

## کتابیات

قرب الاسناد	علل الشرائع	بلد الامین
بشارة المصطفى	دعائم الاسلام	امالی الصدوق
فلاح السائل	عقائد	تفسیر الامام
ثواب الاعمال	عدت	امالی الشیخ
احتیاج	اعلام الوری	تمحیص
مجالس المفید	عیون و المحاسن	عمدة
فرست النجاشی	عز و الدرر	مصباح الشریع
جامع الاخبار	غیبة الشیخ	مصباحین
جمال الاسبوع	غوالی الثالی	معانی الاخبار
جنت	تحف العقول	مکارم الاخلاق
فرحت الغری	فتح الابواب	کامل الزیارة
کتاب الاختصاص	تفسیر علی بن ابراہیم	منہاج
منتخب البصائر	تفسیر فرات بن ابراہیم	مجمع الدعوات
عدد	کتاب الروضة	عیون اخبار الرضا
سر امر	کتاب العتیق الغروی	تنبیہ خاطر
محاسن	مناقب ابن شہر آشوب	کتاب نجوم
ارشاد	قیس المصباح	کفایہ
کشف الیقین	قضاء الحقوق	نہج البلاغہ
تفسیر العیاشی	اقبال الاعمال	غیبة النعمانی
قصص الانبیاء	دروع	ہدایت
استبصار	کمال الدین	تہذیب
مصباح الزائر	کافی	خراج
صحیفۃ الرضا	رجال الکشی	توحید
فقه الرضا	کشف الغتہ	بصائر الدرجات
ضوء الشہاب	مصباح الکفعی	طرائف
روضۃ الواعظین	کنز جامع الفوائد و	فضائل
صراط المستقیم	تاویل الآیات النفاہر	کتابی الحسین بن سعید
امالی الاطہار	مکمل	او لکتابہ والنوادر
طب الامتہ	خصال	من لایحضرہ الفقیہ

## بَحَارُ الْاَنْوَارِ (عربی جلد ۵۲، ۵۳) جلد دوم

### در حالات حضرت امام العصر صاحب الامر علیہ السلام

صفہ نمبر	عنوانات	صفہ نمبر	عنوانات
	<b>باب ۲۴</b>		<b>باب ۲۳</b>
	بہائے قریبی زمانے میں جو لوگ آپ کی زیارت سے مشرف ہوئے		غیبت کبریٰ میں دیدار امام
۳۶	جزیرہ خضراء اور بحر ابیسن کے واقعات	۲۱	آخری تو قیام امام زمانہ علی بن محمد کے نام
۳۶	رسالہ جزیرہ خضراء و بحر ابیسن	۲۲	امام قائم آیام حج میں
۳۶	مؤندرائی کی روایت	۲۳	حضرت خضر و درغیبت میں امام قائم کے لیے مؤنس تنہائی میں
۵۱	مولانا احمد اردبیلی کی ملاقات امام	۲۳	آپ ہر سال فریضہ حج ادا کرتے ہیں
۵۲	امیر اسحاق استرآبادی	۲۴	صاحب الامر کیلئے دو غیبتیں ہوں گی
۵۳	میرزا محمد استرآبادی	۲۵	بہترین جائے قیام طیب ہے
۵۳	ایک فاشانی کا واقعہ	۲۵	مقام روحاء کا سنہرا پہاڑ
۵۵	بحرین میں ایک اناریر خلفاء اربعہ کے نام مع کلمہ شہادتین	۲۶	دوسری غیبت کے بعد ظہور ہوگا
	<b>باب ۲۵</b>	۲۸	غیبت طویل و قصیر
	علامات ظہور و خروج سفیانی	۲۹	امام قائم کسی کی بیعت میں نہ ہوں گے
	اور خروج و جمال کا ذکر	۳۰	دو غیبت میں لوگوں کے اقوال
		۳۱	چند علامتیں قبل از ظہور
		۳۲	غیبت میں آپ کا قول
۶۰	نزول حضرت عیسیٰ اور امام قائم کی اقتدار میں نماز ادا کرنا	۳۳	بیت الحمد کا چراغ روشن ہی رہے گا

اس کتاب "بحار الانوار" جلد دوم کے ترجمے کے  
جلد حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں  
نیز اس ترجمے کا کوئی جزو یا کُل کتاب کا بلا اجازتِ ناشر  
شائع کرنا خلافِ قانون مقصود ہوگا

مصنف	_____	علامہ محمد باقر مجلسیؒ
مترجم	_____	مولانا سید حسن امداد و ممتاز الافاضل
کاتب	_____	سید محمد جعفر حسین زیدی۔ ۳۶ بی۔ لاندھی
طابع	_____	سندھ آفسٹ پریس۔ کراچی
ناشر	_____	محفوظ بک اینجینی مارٹن روڈ۔ کراچی
سن اشاعت	_____	محرم الحرام ۱۴۱۹ھ ہجری ۳۰ اپریل ۱۹۹۸ء

۳۰ اپریل ۱۹۹۸ء

باسمہ سبحانہ تم

علامہ مجلسی علیہ الرحمہ کی شہرہ آفاق کتاب "بحار الانوار" طبع جدید کی  
جلد ۵۲ء مثلاً بر حالات حضرت امام عمرؓ علیہ السلام کی شہرہ آفاق کتاب "بحار الانوار" طبع جدید کی  
ہر تہ نافذ رہا ہے۔ اس سے قبل جلد ۵۱ء کا ترجمہ جو کہ ۲۲ باب پر مشتمل تھا۔ آپ پڑھ  
چکے ہیں۔ اب باب ۲۳ سے باب ۳۱ء کا ترجمہ حاضر خدمت ہے۔

یہ حقیقت ہے کہ ایک ایسے زبان میں بالکل ایسا ہی ہے جیسے کوئی شخص ایک  
شیخی کا علم دوسری شیخی میں اُنڈینے کی کوشش کرے۔ اول تو اُنڈیتے وقت کچھ نہ کچھ جاری رہا  
اور اگر بڑی احتیاط برتی، مگر نہ دیا تو پہلی شیخی میں کچھ پٹا ہوا تو ضرور نہ جائیگا یعنی کرا پورا  
علم دوسری شیخی میں منتقل نہیں ہو سکتا۔

یہی حال ترجمے کا ہے۔ مترجم کتنی ہی کوشش کرے اور احتیاط سے کام لے ایک  
زبان کا پورا پورا مفہوم دوسری زبان میں ادا ہونا مشکل ہے اور وہ بھی آیات قرآنی، احادیثِ رسولؐ  
اور اقوالِ ائمہ معصومین علیہم السلام، جن کے معانی ہم کاتب اپنے تمام اعمان و بطون کے کسی ترجمے میں  
سمٹ آنا تو ممکن ہی نہیں۔ اگر یہ ممکن ہوتا تو نمازوں میں سوومائے قرآنی کی قرات لازم نہ مقرر  
دی جاتی، بلکہ اس کا ترجمہ ہی پڑھ لینا کافی سمجھا جاتا۔

بہر حال کوشش کی گئی ہے کہ ترجمہ صاف و شستہ ہو اپنے من کے واس سے  
والستہ رہے اور اپنے پڑھنے والوں کو مسلسل تک پہنچے میں مدد و معاون ثابت ہو۔

"وَمَا تَوْفِيقِي إِلَّا بِاللَّهِ"  
والسلام۔ سید حسن امداد۔ ممتاز الافاضل

صفحہ نمبر	عنوانات	صفحہ نمبر	عنوانات
۹۳	ندائے آسمانی کو سب اپنی اپنی زبان میں نہیں گے	۶۰	آخر زمانہ میں نیکی کو بدی اور بدی کو نیکی سمجھا جائیگا
۹۴	سفیانی کی انتہائی خباثت	۶۱	خضع البیدار۔ آیت اِنَّ اللہَ قَادِرٌ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ
۹۵	پہلی نذر جبریل کی، دوسری صد ابلیس کی ہوگی	۶۲	ظہور امام قائم اور خروج سفیانی دونوں حتی ہیں
۹۶	جبریل صبح کو اعلان کریں، ابلیس شام کو	۶۳	قبل از ظہور مسلسل کشت و خون
۹۶	چاند گہن پانچ تاریخ کو اور سورج گہن پندرہ	۶۴	زوال بنی عباس کی پیشین گوئی
۹۶	ظہور سے قبل سرخ و سفید اموات	۶۶	ظہور سے پہلے بے مروتی عام ہوگی
۹۷	ظہور سے قبل ایک تہائی آبادی ہوگی	۶۷	فاسقین اہل قبلہ پر عذاب کا ذکر
۹۹	جب ساتھ آدمی دعویٰ نبوت کر لیں گے	۶۸	چند پیشینگوئیاں اور احادیث
	توقیامت آئے گی	۷۰	آیت وَارِی... مِنْ مَّکَانَ بَعِیْدٍ کی تفسیر
۱۰۰	قیامت سے پہلے دس علامات	۷۱	خضع البیدار اور شکر سفیانی
۱۰۲	ماہین حیرہ و کوفہ قتل کثیر کا ہونا	۷۲	آیت "سَالِ سَائِلٌ بَعْدَ اَیِّ" کی تفسیر
۱۰۳	خراسانی، سفیانی اور یامانی سب ایک دن خروج کریں گے۔	۷۲	حدیث رسول اللہ ﷺ
۱۰۳	بنی فلاں کی حکومت کا زوال	۷۳	آل محمد اور آل ابی سفیان کے درمیان جنگ کی بنیاد
۱۰۳	کوفے میں قتل عام	۷۵	دجال کا خروج کہاں سے ہوگا
۱۰۵	موتِ احمر اور موتِ ابیض سے مراد	۷۵	حرص دنیا اور ریاکاری عام ہوگی
۱۰۶	علاماتِ ظہور	۷۶	علمائے دین اور فقہاء و بدترین ہوں گے
۱۰۷	چوبیس ہاشیں	۷۷	اسلام غریبوں میں رہیگا
۱۰۸	بنی عباس کی حکومت کا زوال ہوگا	۸۰	دشمنان آل محمد دجال کے ساتھ ہوں گے
۱۰۹	خروج سفیانی کے بعد امام قائم کا ظہور ہوگا	۸۰	علاماتِ ظہور امام زمانہ ۳ و خروج دجال
۱۰۹	قزوین سے ایک شخص کا خروج	۸۶	کیا دجال اور ابن صیاد ایک شخص کے دو نام ہیں
۱۱۰	فرج کی مجملہ علامات	۹۰	ظہور امام قائم کی علامت
۱۱۱	ظہور سے قبل خوشحالی کا سال ہوگا	۹۱	ظہور کی پانچ علامتیں
۱۱۱	سفیانی کی مدتِ حکومت	۹۱	امام کا ظہور آفتاب سے زیادہ روشن ہوگا
۱۱۲	سفیانی کا کوفے میں ورود	۹۲	سفیانی ماہِ حرج میں خروج کرے گا
۱۱۳	علاماتِ ظہور	۹۲	قبل از ظہور پانچ علامتیں

صفحہ نمبر	عنوانات	صفحہ نمبر	عنوانات
۱۳۷	سفیانی، یامانی اور مروانی کا خروج	۱۱۳	مدتِ اقتدارِ سفیانی۔ سفیانی نصرانی کے بھتیجے
—	حفتِ امام قائم سے قبل ہونا	۱۱۳	دریائے فرات میں شدید سیلاب
۱۵۰	خراسانی و سفیانی کا خروج	۱۱۵	خراسان سے سیاہ علم کوفے میں آئیں گے
۱۵۲	ندائے آسمانی سنو تو فوراً دوڑ پڑو	۱۱۵	امام قائم کا لشکر قلیل سارے شرق و مغرب کو فتح کرے گا
۱۵۲	ظہور کی علامات، خوش بخت وہ جو۔۔	—	آفتاب کے ساتھ ایک نشانی کا طلوع ہونا۔
۱۵۳	ایک لاکھ جابروں کا قتل	۱۱۶	مسجدِ برائے
۱۶۰	فلاں کی موت کے بعد غضب	—	دجال اور اس کے ساتھیوں سے جنگ
۱۶۱	آیت "سَنُرِیْهِمْ" کی تفسیر	۱۲۰	علاماتِ ظہور کی ایک فہرست
۱۶۲	آیت عَذَابُ الْخَزْیِ کی تفسیر	۱۲۱	اُفَاقِ اور اَنْفُس کی تفسیر
۱۶۳	قبل از ظہور شدید گرمی	۱۲۳	آفتاب کا ٹھہر جانا اور اس میں ایک انسانی چہرے کا نمودار ہونا
۱۶۳	علامتِ ظہور ۱۲ ماہ رمضان کو سورج گہن	۱۲۳	آسمان سے ایک آگ اور سرخی کا نمودار ہونا
۱۶۴	آیت "سَالِ سَائِلٌ" کی تاویل	۱۲۵	اہل حق اور اہل باطل جدا کر دیے جائیں گے
۱۶۴	شرق سے ایک قوم حق طلب کرنے کیلئے	۱۲۵	ظہور کی علامتیں
—	خروج کرے گی	۱۲۶	مومنین اور منافقین چھانٹ کر الگ الگ کر دیے جائیں گے
۱۶۵	خراسانی خراسانی بختانی بختانی	۱۳۳	قیامت کے دن لوگوں کی تقسیم
۱۶۶	بیعتِ طفلِ بخرد سال	—	حاملانِ فرش کے خون کے آنسو
۱۶۶	ظہور سے قبل ہر قوم کو حکومت کا موقع دیا جائے گا۔	۱۳۵	آسمان کی گردش کا مطلب
—	—	۱۳۶	ظہور قائم سے قبل لوگ بھوک اور خون میں مبتلا ہوں
۱۶۶	وقتِ ظہور آبادی کا تناسب	۱۳۸	آیت "وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ" کی تفسیر
۱۶۷	بارہ آدمیوں کا دعویٰ کہ ہم نے اُن کی زیارت کی ہے۔	۱۳۹	ظہور قائم کی تین نشانیاں
—	جنگِ قیص	۱۴۰	اعلانِ ظہور کے وقت ابلیس کا اعلان
۱۶۸	ظہور سے چند سال پہلے کا حال	۱۴۱	چاند میں چہرے کا نمودار ہونا
۱۶۸	مقامِ قر قیسا میں خدائی دسترخوان	—	—
۱۶۹	امام کو حکم ظہور اُن کے نام سے ہوگا	—	—
۱۶۹	آیت "اِذَا اخَذَتِ الْاَرْضُ" کی تفسیر	—	—

صفحہ نمبر	عنوانات	صفحہ نمبر	عنوانات
۱۴۲	شکر غضب سے مراد	۲۱۳	عربی مہینوں کی خصوصیات
۱۴۳	امور کچھ حتمی ہوتے ہیں اور کچھ غیر حتمی	۲۱۶	صاحب منبر سلونی نے فرمایا
۱۴۴	اجل محتومہ اور اجل موفوفہ	۲۲۲	علامہ ظہور بروایت سلمان فارسی
۱۴۵	خروج سفیانی اجمعی ہے	۲۲۳	دجال کو سولی دی جائے گی
۱۴۶	خروج شیعہ صابانی۔ بنی عباس کی ازمنہ حکومت	۲۳۰	حدیث معراج میں انکشافات امر
۱۴۷	امر محتوم میں بداد ہے میعاد میں نہیں	۲۳۰	پہلے "حضرت امیر المومنین نے فرمایا..."
۱۴۸	حکومت بنی عباس میں خروج سفیانی ہوگا	<b>باب ۲۶</b>	
۱۴۸	بنی عباس اور مروانیوں میں جنگ		
۱۴۸	سفیانی کا عہد حکومت صرف نو ماہ	<b>حالاتِ یومِ ظہور</b>	
۱۴۹	خروج سفیانی اور اس کا حشر		
۱۸۰	خروج یانی اور سفیانی کی مثال	۲۳۲	ظہور امام جمعہ کے دن ہوگا۔ سب پہلے
۱۸۲	شکر سفیانی۔ سفیانی کا حلیہ اور اوصافِ زیلہ	۲۳۲	حضرت جبریل بیعت کریں گے
۱۸۲	علامہ ظہور قدرے تفصیلاً	۲۳۳	حجۃ عشق کی تفسیر۔ اس میں سنِ امام
۱۹۶	علامہ بزبان رسول اللہ	—	قائم پوشیدہ ہے
۲۰۱	بنی عباس کا زوال	۲۳۳	امام عصر بوقتِ ظہور جوان ہوں گے
۲۰۲	دنیا کا بُرا حال	۲۳۳	امام عصر کی حکومت چالیس سال ہے گی
۲۰۳	امام ہندی سفیانی کو قتل کریں گے	۲۳۵	صرف ایک شب میں اقتدار قائم ہوگا
۲۰۳	امام ہندی، امام حسین کی نویں پشت میں ہوں گے	۲۳۶	امام زمانہ کا بوقتِ ظہور انشاء ہوگا
۲۰۳	از خطبہ "لَوْ لَوْ" امیر المومنین	۲۳۶	آپ کا ظہور آفتاب کے زیادہ روشن ہوگا
۲۰۶	مطلع فجر اور مطلع آفتاب ایک ہی ہوتا ہے	۲۳۸	در حقیقت ہر امام قائم بامر اللہ ہے
۲۰۷	پریشانی کی کوئی بات نہیں ہے	۲۳۹	آیت "فَاِذَا انْقَرَضَی النَّاقُورُ" کی تفسیر
۲۰۷	شام میں تین جھنڈوں کا اجتماع	۲۴۰	آیت "اِنَّ نَّشَا نُنْزِلُ" کی شانِ ولی
۲۱۰	حضرت محمد حنفیہ سے روایت	۲۴۱	" " " " " "
۲۱۱	سفیانی انھیں گھاس کی طرح کاٹ ڈالے گا	۲۴۲	" " " " " "
۲۱۲	حیرہ اور کوفہ کے درمیان قتل عام	۲۴۲	" " " " " "
۲۱۳	اس وقت جاتے امن مکہ ہوگا	۲۴۲	امام عصر کے لیے پیری نہیں ہے
		۲۴۳	آپ کا ظہور بروزِ عاشور ہوگا

صفحہ نمبر	عنوانات	صفحہ نمبر	عنوانات
۲۶۰	قبل از ظہور حتمی امور شیطان بھی نڈر کرے گا	۲۳۳	سب پہلے جبریل بیعت کریں گے
۲۶۰	علی اور ان کے شیعوں کا میاب ہیں نہاد	۲۳۳	آپ کی فوج کے ہر سپاہی کی تلوار کے اوپر
۲۶۳	اعلانِ حق سے کون متعارف ہوگا	—	ایک کلمہ تحریر ہوگا
۲۶۴	خبردار ہو جاؤ جنگ کیوں کرتے ہو لوگ	۲۳۵	ہر تلوار پر ہزار کلمے تحریر ہوں گے۔
۲۶۴	بھاگ کر حرم میں پناہ لیں گے	۲۳۵	اصحابِ امام کی بادلوں پر سواری
۲۶۴	لَيْسَ خَلْقُكُمْ فِي الْاَرْضِ كِتْفِير	۲۳۶	آپ دیکھنے میں تیس سال کے معلوم ہوں گے
۲۶۶	امام کا نام بیکر نڈر ہوگی ظہور بروزِ عاشور	۲۳۶	لوگ تو امام عصر کو کبیر السن خیال کریں گے
۲۶۶	علامتِ ظہور شام میں فتنہ برپا ہوگا	۲۳۷	ندائے آسمانی کیلئے ابو جعفر منصور کی روایت
۲۶۷	دشمن سے ایک آواز	۲۳۸	اصحابِ امام قائم ہی امتِ معدودہ ہیں
۲۶۸	امام قائم حجرِ اسود کے پاس کھڑے ہوں گے	۲۳۹	آفتاب سے ایک جسم نمودار ہوگا۔ اور۔۔۔
۲۶۹	اعلانِ حق کی پہچان	۲۵۱	۲۳ تاریخ کو نام کا اعلان۔ عاشورہ محرم کو ظہور
۲۷۰	ندائے آسمانی، ابو دوانیق کی روایت	۲۵۲	آسمان وزمین سے اعلان۔ اعلانِ جبریل کو
۲۷۱	امام زمانہ کے پاس تبرکاتِ رسول ہوں گے	—	سب نہیں گے
۲۷۳	حضرت زبیر بن علی کے لیے حضرت امام	۲۵۳	امام قائم کے تین نام، امام قائم کی حکومت
—	جعفر صادق نے فرمایا:	—	۳۰ سال رہے گی
۲۷۴	ظہور قائم سے قبل ہم میں سے خروج	۲۵۳	امام قائم کی مدتِ حکومت۔ آپ کا ظہور طاق
—	کرنے والا ہلاک ہوگا	—	سال میں ہوگا۔
۲۷۵	زمانہ غیبت میں ہیں کیا کرنا چاہیے ؟	۲۵۳	ظہور کے بعد تمام ممالک کے شیعہ آپ کے پاس
۲۷۵	پانچ کتابوں میں ایک سی روایت	—	جوق در جوق جمع ہوں گے
۲۷۶	آیت سَدْرُيْهَمُ الْاَيْتَانِ کی تفسیر	۲۵۵	آپ کی حیات پر شک کیا جائے گا
۲۷۶	وقتِ ظہور کی ایک خاص علامت	۲۵۵	امام قائم ظہور کے بعد مندرجہ ذیل آیت کی
۲۷۷	بوقتِ ظہور امام زمانہ کی شان	—	تلاوت فرمائیں گے (اشعراء آیت ۲۱)
۲۷۸	ظہور کی پانچ علامتیں	۲۵۶	ندائے آسمانی اور اعلانِ ایلیسی
۲۷۹	دو طرح کی نڈر ہوگی۔ جب تم صبح کے وقت	۲۵۸	آسمانی نڈر کا ذکر قرآن میں ہے۔ کتابِ جدید
—	اٹھو گے تو۔۔۔	—	پر بیعت
۲۸۰	آپ کے علم کے پھریرے کی عبارت ؟	۲۵۹	ندائے آسمانی سن کر لوگ بیعت کریں گے



صفحہ نمبر	عنوانات	صفحہ نمبر	عنوانات
۳۰۹	امام قائمؑ جفر احمر پر عمل کریں گے	۲۸۰	تمام بزرگوں کے وارث امام زمانہؑ ہیں
۳۱۰	امام قائمؑ کے پاس عصائے موسیٰ ہے	۲۸۳	امام زمانہ کے لیے براق لایا جائے گا
۳۱۱	آنحضرتؐ کی زہرہ امام قائمؑ کے جسم پر ہوگی	۲۸۴	مقام زمی طوسی میں انتظار
۳۱۲	امام قائمؑ حضرت داؤدؑ کے مانند مقدمات کے فیصلے کیا کریں گے	۲۸۴	آنحضرتؐ امام قائمؑ کو کتاب جدیدیں گے
—	امام زمانہ ۲ کے فیصلے	۲۸۶	امام قائمؑ کے لشکریوں کی شان
۳۱۲	امام زمانہ ۲ کے فیصلے	۲۸۸	بعدِ خروجِ عمل امام زمانہ ۲
۳۱۳	امام زمانہ انبیاء کی طرح فیصلہ کریں گے	۲۸۹	یوم نور و یوم ظہور امام ۲
۳۱۴	سورہ رحمن آیت ۲۱ کی تفسیر		
۳۱۵	امام زمانہ کی سواری میں ابر صعب ہوگا		
۳۱۵	امام قائمؑ کی مخصوص سواری		
۳۱۶	حضرت امام علی بن موسیٰ علیؑ سلام کا حکم		
۳۱۷	امام قائمؑ کی جہانی قوت	۲۹۲	نظام زمینداری کا خاتمہ، تین جدید احکام کا نفاذ
۳۱۸	دو القرنین کی غیبت	۲۹۲	امام زمانہ کے ساتھ نو قبیلوں کے افراد ہوں گے
۳۲۰	مساجد کے میناروں کی تعمیر بدعت ہے	۲۹۳	علم کا بھیرا اور تلوار امام زمانہؑ اللہ کے حکم سے گویا ہوں گے
۳۲۰	لشکرِ امام زمانہؑ کی تعداد	—	شب معراج امام قائمؑ کا تذکرہ
۳۲۱	آپؐ کے ظہور کا علم کیسے ہوگا	۲۹۶	امام حسینؑ کے دشمنوں کا قتل
۳۲۲	منجھ سے نجات کی طرف امام قائمؑ کی روانگی	۲۹۸	جفر احمر سے مراد
۳۲۳	امام قائمؑ صاحبِ معرفت ہوں گے	۲۹۹	مَنْ دَخَلَ كَانْ اَمِيْنَا کی تفسیر
۳۲۴	اسلام میں دو خون ہیں، نعتِ امام قائمؑ، کیتے فرشتوں کا نزول	۳۰۰	حضرت امام قائمؑ کیلئے فرشتوں کا نزول
—	حضرت جبریلؑ آپؐ کے علمبردار ہوں گے	۳۰۲	حضرت محمدؐ رحمت ہیں اور قائمؑ نعت ہیں
۳۲۵	منبرِ کوفہ سے خطبہ امام زمانہ ۲	۳۰۲	امام قائمؑ وارثِ انبیاؑ ہیں
۳۲۶	اصحابِ امام قائمؑ کے فضائل	۳۰۵	حکومتِ امام قائمؑ کی آپک جھلک
۳۲۷	ادھانِ اصحابِ امام قائمؑ	۳۰۶	فضائلِ مسجدِ سیدہ اور امام قائمؑ کا قیام
۳۲۸	امام قائمؑ کے پیشِ نظر دنیا کی مثال	۳۰۷	شیبہ کی اولاد پر حدِ سرقہ جاری ہوگی
۳۳۰	امام قائمؑ کے دستِ مبارک کا اعجاز	۳۰۸	امام قائمؑ کی سربراہی میں جہاد
۳۳۰	امام قائمؑ کے دستِ مبارک کا اعجاز		امام قائمؑ ۲ اور کتاب و سنت

صفحہ نمبر	عنوانات	صفحہ نمبر	عنوانات
۳۳۸	آپ کے دور حکومت میں کوئی حاجت مند ہوگا	۳۳۱	مومنین قبروں میں ایک دوسرے کو ظہورِ امام زمانہ
۳۵۰	جبریلؑ پہلے بیعت کریں گے	—	کی مبارکباد دیں گے
۳۵۱	اہل قریش کا قتل، بنی ثنیہ کے ہاتھ کاٹے	۳۳۲	امام قائمؑ کی نصرت غیر مسلم بھی کریں گے
—	جائیں گے	۳۳۳	قبل از قیامت کوفے میں مومنین کا اجتماع
۳۵۲	فرقہ پریزیہ زیدہ اور منافقوں کا قتل۔	۳۳۴	مومنین کا کوفے میں اجتماع، کوفے کی آبادی
۳۵۲	جدید احکامات جاری ہوں گے	—	میں توسیع
۳۵۳	عدل و اسلام کا بول بالا ہوگا	۳۳۵	لوگوں پر زبردست رقت طاری ہوگی
۳۵۴	کوفے کی چار مساجد کا انہدام	۳۳۶	مسجد سہلہ امام قائمؑ کی قیام گاہ
۳۵۵	قرآن کی تعلیم تنزیل کے مطابق ہوگی	۳۳۶	امام قائمؑ کو سلام کرنے کا طریقہ
۳۵۶	مقدّمات کے فیصلے الہام کے ذریعے ہوں گے	۳۳۷	اصحاب امام قائمؑ کی آزمائش مسجد الحرام
۳۵۶	آپ کا دور حکومت اُنیس سال ہوگا	—	اور مسجد الرسولؐ کی دوبارہ تعمیر
۳۵۷	بند اگر ساری حکومت ہوتی تو.....	۳۳۸	وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِينَ کی تفسیر، نیا
۳۵۷	وَلَا أَسْأَلُہُ کی شان نزول (آل عمران)	—	نظام حکومت
۳۵۸	بہر حال اسلام قبول کرنا پڑیگا	۳۳۸	حدیث امیر المومنینؑ کا ایک جزو
۳۵۹	علامات بعد ظہور	۳۳۹	مسجد کوفہ کی از سر نو تعمیر
۳۶۹	امام زمانہؑ کچھ لوگوں کو زندہ کر کے قبروں سے	۳۴۱	اہل عرب کے لیے بدترین دور، امام قائمؑ
—	برآمد کریں گے۔	—	کے اصحاب جوان ہوں گے
۳۷۰	اسلام سارے ادیان پر غالب ہوگا	۳۴۲	بیعت امامؑ درمیان رکن و مقام
۳۷۱	بالآخر ترک و کفر کو ترک کرنا ہی پڑے گا	۳۴۲	آیت - یَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْرَبُوا
۳۷۱	امام قائمؑ اور ان کے اصحاب کا مسکن	۳۴۳	ہم سے جنگ کرنے والا دجال کا ساتھی
۳۷۲	امام قائمؑ میں چار انبیاء کی شبابہت	۳۴۳	زاد سفر کے بدلے حجر موسیٰؑ ساتھ ہوگا
۳۷۲	ابدل شام اور اشراف عراق کا اجتماع	۳۴۴	بیار شفا پائیں گے۔ اصحاب قائمؑ کیسے ہوں گے؟
۳۷۳	امام قائمؑ کے ساتھ اہل عرب کی قلت ہوگی	۳۴۵	ہمارے شیعوں کے اوصاف
۳۷۴	شان ظہور اور خروج	۳۴۶	امام قائمؑ کی مسیحا، شیعوں کی توت مت و بشارت
۳۷۶	اہل قریش کا قتل عام، ایک فیصلہ	۳۴۶	پورا علم سائیس حروف پر مشتمل ہے
۳۷۷	خانہ کعبہ کے لیے ایک نذر	۳۴۸	بیرون کوفہ ایک مسجد کی تعمیر جس کی بنیاد روزگار ہوگی

صفحہ نمبر	عنوانات	صفحہ نمبر	عنوانات
۳۰۲	مومنین کو قوت والیں کردی جائے گی	۳۰۹	غارِ انہاکہ سے کتب آسمانی برآمد کریں گے
۳۰۲	امام قائم مسجد کوذ کا قبلہ درست کریں گے	۳۸۰	تاہوت آدم اور عاصی موسیٰ کے وارث
۳۰۳	از سر نو تعلیم قرآن مسجد کوذ میں عجمی قرآن کی تعلیم دیں گے۔	۳۸۱	امام زمانہ کی حکومت میں جیسے میں دوبار تنخواہ اور سال میں دو پونس ملیں گے
۳۰۴	اصحاب امام قائم کے خیمے مسجد کوذ میں حکومت حق و باطل۔ اپنے ہاتھ کی تحصیل سے ہدایت حاصل کرو	۳۸۲	منبر کوذ پر سرسبز بہر عہد نامہ سنانا۔
۳۰۵	اہل حق اور باطل پرستوں میں علیحدگی ہوگی	۳۸۲	آپ اسلام کو جدید انداز میں پیش کریں گے
۳۰۶	اُس وقت کیلئے بہر صورت تیار رہو تاکہ۔۔۔	۳۸۳	سیرت رسول اللہ اور سیرت قائم میں فرق
۳۰۷	اسلام غرباء سے چلا ہے اور خوشخبری ہے	۳۸۴	سیرت امام قائم علیہ السلام
۳۰۸	غرباء کے لیے	۳۸۵	امام قائم کے شیعہ تا ابد غالب رہیں گے
۳۰۸	اوصاف امام قائم ناقابل بیان ہیں	۳۸۵	اسلامی احکام کی تجدید ہوگی
۳۰۸	حضرت امیر المومنین کا قول	۳۸۵	قتل کی ابتداء قریشیوں سے ہوگی
۳۰۹	علم رسول اللہ کی خصوصیت	۳۸۶	امجدید کے ساتھ ظہور۔ لباس اور غذا میں آدگی
۳۱۰	رسول اللہ کا علم مبارک امام قائم کے ساتھ ہوگا	۳۸۶	آپ کی غذا نان شعیر ہوگی
۳۱۱	اصحاب امام باطلوں پر سوار ہو کر مکہ و مدینہ	۳۸۷	آپ کا خون ہر شے پر طاری ہوگا
۳۱۲	اصحاب امام قائم کے اوصاف مفقودوں کو	۳۸۸	قیص رسول امام قائم کے جسم پر ہوگی
۳۱۳	آیت۔ اَمْثَلُ شَجَبِ الْمَصْطَر۔ کی تفسیر	۳۸۹	تین سو تیرہ فرشتوں کا نزول
۳۱۴	تین سو تیرہ اولاد عجم ہوں گے	۳۹۰	ہر سپاہی کے لیے تلوار نازل ہوگی
۳۱۵	ثنیہ ذی طوی میں نزول اجلال	۳۹۳	وہ دور بہت جانفشانی کا ہوگا
۳۱۵	شیعہ نوجوانوں کا اجتماع	۳۹۴	اگر امت کو حکومت ملے۔۔۔
۳۱۶	آیت "فَسَوْفَ يَأْتِي اللَّهُ" کی تفسیر	۳۹۵	علم رسول کا پھر میرا اور اقی جنت کا ہوگا
۳۱۶	شیعہ شیر کے مانند بہادر ہوں گے	۳۹۷	علم رسول اللہ جبریل لائیں گے
۳۱۷	حکم خدا کا صحیح نفاذ ہوگا	۳۹۸	تاویل قرآن پر جنگ ہوگی
۳۱۷	ایک عجیب واقعہ	۳۹۹	امام قائم کو فرماحتوں کا سامنا
۳۱۹	حکومت امام قائم میں شیعوں کا اقتدار	۴۰۰	تاویل قرآن پر جہاد ہوگا۔ اہل شرق و غرب مختار ہوگی

صفحہ نمبر	عنوانات	صفحہ نمبر	عنوانات
۳۲۰	مسجد سہلہ مسکن امام قائم	۳۱۹	یہ دور خاموشی کا ہے
۳۲۲	حضرت امام قائم آنحضرت کی سیرت پر عمل کریں گے۔	۳۲۰	امیر المومنین آنحضرت علی کے لیے مخصوص لقب ہے۔ (کسی اور امام کیلئے نہیں)
۳۲۳	ظہور امام قائم کی روایات کو نزول حضرت عیسیٰ سے منسوب کر دیا گیا۔	۳۲۱	اللہ تعالیٰ کا وعدہ پورا ہو گیا۔ ناصی امام قائم کے دور حکومت میں۔ (تفسیر آیات قرآن)
۳۲۵	حضرت ادریس کے صحیفے میں کیا تحریر ہے	۳۲۳	بنی شیبہ کی سزا امام قائم کا پہلا عدل
۳۲۶	غیبت کی وجہ	۳۲۵	چھت دار مسجدیں۔ تصویر دار مسجدیں
۳۲۷	وقت ظہور کو ثابت قدم رہے گا	۳۲۵	مسجد کوذ کے وسط میں چار خیمے
۳۲۷	کوفہ میں مومنین کا اجتماع	۳۲۶	کوفہ میں چار نئی ساجد تعمیر ہوں گی
۳۲۸	مجھے وہ مقام زیادہ پسند ہے جہاں۔۔۔	۳۲۷	حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ کی طرح امام قائم کے خلاف بھی خروج ہوگا۔
۳۲۸	امام قائم اہل کو شکست دیں گے۔ روجھاؤ کے درختوں کو نکال کر جلائیں گے	۳۲۸	ناصریوں کے ساتھ کیا سلوک ہوگا
۳۲۹	چہار دیواری کا انہدام	۳۲۸	امام قائم کے ظہور کا اہم مقصد
۳۵۰	حکومت امام آپ کے اصحاب کے اوصاف	۳۲۹	آپ کا مسکن مسجد سہلہ ہوگا
۳۵۱	عہد نامہ رسول آپ کی جیب میں ہوگا	۳۳۱	ابلیس کی مہلت کا اختتام
۳۵۲	دشمنوں آپ کا برتاؤ کیا ہوگا؟	۳۳۱	رجبہ کوذ کا دھندہ نکالاجائے گا
۳۵۳	سفینی بیعت کے پھر جائے گا۔	۳۳۲	آیت "قُلْنَا احْسُوا" خیدین کی تشریح
۳۵۵	چلراہل روم اسلام قبول کر لیں گے	۳۳۳	ر و ی کون الدیہ۔۔۔ اللہ کی تاویل
۳۵۷	آپ نیکو کار اور برکار کو پہچان لیں گے۔ غی اور امامی وحی میں فرق۔ تلوار کے نوکچہ نہ ہوگا	۳۳۴	امام قائم بربری کی نفی کریں گے۔ آپ کے اوپر سایہ ابر ہوگا۔
۳۵۹	اراضی کا صیغ صرف	۳۳۵	میرے بعد بارہ امام ہوں گے۔ بارہ ائمہ کے اسمائے گرامی۔ (حدیث)
۳۶۰	دیوار گوش دارد آپ کی مدت حکومت میں اضافہ۔	۳۳۷	سب سے آخری امام وہ ہوگا۔۔۔۔۔ مجھ سے
۳۶۱	متر بزار صدیقین آپ کے ساتھ ہوں گے	۳۳۹	سب سے زیادہ مشابہ ہوگا
۳۶۲	ذریعہ مواصلات	۳۴۰	امام قائم قریہ یمن سے ظہور فرمائیں گے
۳۶۳	امام قائم کی سواری کا گھوڑا حضرت جنت کی دعا	۳۴۰	حضرت رسول خدا پر سلام کا مطلب

صفحہ نمبر	عنوانات	صفحہ نمبر
۵۱۸	رجعت صرف مومن خالص اور شریکین کے لئے ہے	
"	حضرت رسول خدا اور حضرت امیر المومنین کی رجعت	۴۶۸
۵۱۹	رجعت دطاغوت کا ذکر چھوڑو	۴۷۲
"	سوال رجعت قبل از وقت ہے	۴۷۴
۵۲۰	ہر مومن کیلئے رجعت ہے	۴۷۵
"	اہل عراق منکرین رجعت ہیں	۴۸۳
"	حمران بن اعین اور میر بن عبدالعزیز کی رجعت	۴۸۴
۵۲۱	قتل فی سبیل اللہ سے مراد	۴۸۹
۵۲۲	تمام انبیاء رجعت فرمائینگے	۴۹۰
۵۲۳	يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَأَنْذِرْ	۴۹۱
"	کی تفسیر	۴۹۳
۵۲۴	قیامت سے پہلے دوبارہ حیات اور پھر موت	۴۹۳
"	لشکر امیر المومنین اور لشکر المیس میں جنگ	۴۹۵
۵۲۷	حضرت امام حسین اور حساب خلق	۴۹۷
"	سب سے پہلے حضرت امام حسین رجعت فرمائیں گے	۵۰۳
۵۲۸	ہر شخص کی حقیقت سامنے آجائے گی	
"	ہر مظلوم اپنا قصاص لے گا	
۵۳۰	زمانہ رجعت میں حکومت آئمہ	
۵۳۱	امیر المومنین صاحب کرامات و درجات ہیں	
۵۳۱	وَلَهُ أَسْلَمٌ..... کُزَّهَا... کی تفسیر	

## باب ۲۸

ظہور امام کے وقت کیا ہوگا؟  
تمام انبیاء کا دین اسلام ہی تھا  
شریعتیں چار ہیں  
یہود، نصاریٰ اور صابئی کے معانی  
امام قائم صحف آسمانی کی تلاوت کریں گے  
ظہور دابہ، دو بھائیوں کے منہ پھر جائیگا قصہ  
کعبہ اور کربلا کی منزلت  
مدینہ منورہ میں آمد امام قائم

امام قائم کی کوفی طرف روانگی  
سفیان بن ذریج کر دیا جائیگا  
رجعت امام حسین اور دیگر اصحاب  
رجعت حضرت امیر المومنین علیہ السلام  
رجعت حضرت سیدالاکبر حضرت رسول خدا  
مصائب جناب فاطمہ زہرا و امیر المومنین

رجعت کا ذکر قرآن میں ہے  
اللہ نے ممتد کو اپنی کتاب میں حلال قرار دیا ہے

## باب ۲۹

زمانہ رجعت امام قائم

صفحہ نمبر	عنوانات	صفحہ نمبر
۵۶۲	آیہ رجعت اور آیہ قیامت	۵۳۷
۵۶۳	زمانہ رجعت میں آئمہ طاہرین سے وعدہ الہی پورا ہوگا	۵۳۸
۵۶۵	آیہ رجعت	۵۴۰
"	حضرت امام حسینؑ نے قبل از شہادت اپنے اصحاب کو رجعت کی تفصیل بتائی	۵۴۱
۵۶۹	ایام اللہ تین ہیں	۵۴۱
"	مومن کے لئے قتل اور موت دونوں ہیں	۵۴۲
۵۷۲	زمانہ رجعت کی زندگی زیادہ طویل ہوگی	"
"	وعدہ خدا رجعت میں پورا ہوگا	۵۴۶
۵۷۳	موت اور قتل میں فرق	"
۵۷۵	مومن کیلئے قتل اور موت دونوں ہیں	۵۵۱
"	اسے قریش اس وقت تمہارا کیا حال ہوگا؟	۵۵۲
۵۷۶	رجعت میں کون اندھا ہوگا؟	"
۵۷۷	بنی اسرائیل میں ایک شخص کی رجعت	۵۵۳
۵۷۸	شب معراج رجعت پر گفتگو	۵۵۶
۵۸۰	ہمارا امر مشکل بلکہ دشوار ترین ہے	۵۵۷
۵۸۳	رجعت میں بھی حضرت علی امیر خلافت ہوں گے	۵۵۸
۵۸۵	رجعت میں کون لوگ ہوں گے؟	۵۵۹
۵۸۶	رجعت سے قاریہ نکال کر تے ہیں	"
۵۸۷	حضرت امیر المومنین سے پوچھا گیا کہ.....	۵۶۰
۵۹۲	حضرت امیر المومنین کی بار بار رجعت	۵۶۱

حضرت علی زمانہ رجعت میں  
آنحضرت پر زمانہ رجعت میں سب ایمان لائیں گے  
رجعت پر کچھ لوگ ایمان رکھتے ہیں  
زمانہ رجعت میں لوگ ظلم کا فدیہ دینگے  
زمانہ رجعت میں ہر قوم کے کچھ لوگ محشور ہوں گے  
زمانہ رجعت میں ناصبیوں کا حال  
معتزب اقوام کی رجعت نہیں  
دائید الارض سے مراد حضرت امیر المومنین ہیں  
آئمہ طاہرین علیہم السلام آیات الہی میں قرآن مجید میں حضرت موسیٰ و فرعون کا قصہ  
حضرت رسول اللہ بھی رجعت فرمائینگے  
عذاب المادنی سے مراد  
زمانہ رجعت میں ایمان لانا مفید نہ ہوگا  
بنی آئہ کی رجعت  
کلمہ باقیہ کی تفسیر اور دُخان مبین کی تفسیر  
یہ تو رجعت ہی میں پت چلے گا  
کافروں کو محوِ قیامت مہلت ہے دو  
رسول اللہ کا آخری دور رجعت ہوگا  
حدیث رسول ہے کہ لے علی  
رجعت حق ہے۔ امام رضا  
ماہ جمادی در جب کے در میان عجائب کا ظہور ہوگا  
حضرت امیر المومنین نے فرمایا  
مردے قبروں سے نکل کر کفار کو قتل کریں گے

صفحہ نمبر	عنوانات	صفحہ نمبر	عنوانات
۶۲۹	زیارت الربیعین میں رجعت کا ذکر	۵۹۴	صَدِّیقِ اَنْتَ
۶۳۰	رجعت کا منکر ہم میں سے نہیں ہے	۵۹۵	امام رضا سے پوچھا گیا
"	ایک گروہ شیعہ کی رجعت	۵۹۶	سب سے پہلے حضرت امام حسینؑ اور
۶۳۲	رجعت آئینہ قرآنی میں	"	یزیدؑ کی رجعت ہوگی
۶۳۳	زیارت حضرت امام حسینؑ میں	۵۹۷	حضرت علیؑ سے وعدہ رجعت قرآن میں
"	رجعت کا بیان	"	رجعت میں اہل بیتؑ علی جمع ہوں گے
۶۳۴	زیارت حضرت عباسؑ میں رجعت	"	عبداللہ بن شریک کی رجعت
"	کا ذکر	۵۹۸	اسماعیل بن جعفر کی رجعت
"	حسین بن روح سے منقول	"	اصبح بن نباتہ کی آخری روایت ہے
"	زیارت میں رجعت	۵۹۹	داؤد رقی اور رجعت
"	تیسری شعبان کی زیارت میں رجعت	"	عجیب و غریب واقعہ
۶۳۵	زیارت سرداب میں رجعت کا ذکر	۶۰۰	حضرت امیر المومنینؑ کا خطبہ محزون
"	ایک دوسری زیارت میں بھی	"	ترجمہ خطبہ محزون
"	ذکر رجعت	۶۱۰	"صبر کرو" زمانہ رجعت میں ظالم
۶۳۶	ایک اور زیارت میں رجعت	۶۲۳	افسوس کریں گے
"	کا بیان	"	وعدہ آخرت سے مُراد
"	امام زمانہؑ کے لشکر میں شرکت	۶۲۴	امام حسینؑ کے اصحاب کی شانِ رجعت
"	کی دُعا	"	رجعت میں میرے اہلبیتؑ کا اجتماع
۶۳۶	دُعائے عہد	۶۲۵	دجال کے دوستوں سے جنگ کی مثال
۶۳۸	ترجمہ دُعائے عہد	"	جناب فاطمہؑ زہراؑ کا انتقام لیا جائیگا
۶۴۰	آنحضرتؐ اور قبورِ ائمہؑ کی زیارت	۶۲۶	جمادی ورجب میں بارش
"	میں ذکر رجعت	"	امام کے ساتھ مالک اشتربھی ہونگے
۶۴۱	قبضِ روحِ مومن اور رجعت	۶۲۷	کمرہ آفتاب میں انسانی جسم
۶۴۲	امیر المومنینؑ نے ارشاد فرمایا؟	"	ہر مومن کی قبر میں کوئی جاکر کہے گا
"	زیارت امام حسینؑ میں رجعت	"	زیارت جامع و زیارت ودارع میں
"	کے فترے	"	رجعت کا ذکر
۶۴۳	ابوجہر ثمالی کی روایت	۶۴۳	

صفحہ نمبر	عنوانات	صفحہ نمبر	عنوانات
۶۷۸	رجعت امام حسینؑ علیہ السلام	۶۴۳	عروۃ عقرونی کی روایت
۶۸۰	رجعت پر گواہی	"	دعا و یوم دحو الارض میں رجعت کا ذکر
"	رجعت کیلئے اللہ کا وعدہ	۶۴۵	قَتَلَ الْاِنْسَانَ مَا اَكْفَرَا
۶۸۱	فتران میں رجعت کا ذکر	"	کی تاویل
"	عذاب کے ساتھ	۶۴۶	دَابَّة الارض سے مراد
۶۸۲	دَابَّة الارض سے مراد	۶۴۷	امام فاطمہؑ کے بعد امام حسینؑ
"	رجعت پر ایمان نہ رکھنے والے	"	کی رجعت
۶۸۳	وَالْتَهَكَرَا اِذَا اجْلَھَا کی تفسیر	"	منتصر اور سفاح سے مُراد
"	منکرین رجعت کیلئے قرآنی آیت	۶۴۸	حضرت امیر المومنینؑ کا ارشاد: کہ میں ....
"	سے رد	"	میں قسیم الجنة والتار ہوں
۶۸۵	امیر المومنینؑ نے فرمایا:	۶۴۹	اللہ حق کو اہل حق کی طرف پلٹائیگا
"	"میں صاحب عصا و میم ہوں"	"	رجعت امام حسینؑ کی خبر
۶۸۶	میں بار بار رجعت کرنے والا ہوں	۶۵۱	عذاب رجعت کی خبر سورہ طور میں ہے
"	میری ذریت کے ذریعہ نصر مومنین	۶۵۲	آیت سورہ قلم کی تفسیر
"	اِنَّہُمْ یُکِیْدُوْنَ کی تفسیر	"	سورہ مدثر کی تفسیر
۶۸۷	قَدْ مَدَدَ عَلَیْہِمْ رَبُّھُمْ	"	رجعت رسول اللہؐ و امیر المومنینؑ
"	کی تفسیر	"	و مدتِ حکومت
۶۸۸	کَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ کی تفسیر	۶۵۶	حضرت اسماعیلؑ بن حزقیل کی
"	وعدے کے دن سے مراد رجعت ہے۔	"	آرزوئے رجعت
"	رجعت کا منکر ہے	۶۵۸	قبر امام حسینؑ پر ملائکہ رجعت
"	اس آیت کا مطلب جابرؑ کو معلوم ہے	"	کے منتظر ہیں۔
۶۸۹	جابرؑ اس آیت کی تلاوت	۶۶۰	یَوْمَ نَرْجِفُ الرَّجْفَةَ کی تاویل
"	کر تا ہے۔	۶۶۱	کَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ کی تفسیر
"	مومن کی سند رجعت پر ایمان ہے۔	"	مومن طاق اور ابو حنیفہ کی حکایت رجعت
"	نوٹ: مؤلف کا خیال بابت رجعت	۶۶۲	ذوالفقارین کی تعریف
۶۹۱	رجعت متواتر احادیث سے ثابت ہے۔	۶۶۴	اِنَّ بِشَآئِزِ نَزْلِ عَلَیْہِمْ کی تفسیر
"	وہ علماء و ثقافت شیعہ جنہوں نے	۶۷۸	رجعت کی مخصوص آیت



# باب ۲۳

غیبت کبریٰ میں دیدارِ امام کے دعوے دار  
آخری توفیقِ امام زمانہ علی بن محمد کے نام

(۱)

ابوالحسن سمری کے پاس (حضرت امام قائم علیہ السلام کی طرف سے) ایک توفیق  
(تحریر) آئی جس کا مضمون مندرجہ ذیل ہے:

وَاٰیةٌ لِّیْهِۦۤ اٰتٰی بِنُوحٍ عَلٰی بْنِ مُحَمَّدٍ السَّمَرِیِّ! اَسْمَعُ! اَعْظَمَ اللّٰهُ اَجْرَ  
اِخْوَانِكَ فِیْكَ فَاَنْتَ مَيِّتٌ مَا بَیْنَكَ وَبَیْنَ سِتَّةِ اَیَّامٍ  
فَاَجْمَعْ اَمْرَكَ وَلَا تُؤَمِّرْ اِلٰی اَحَدٍ یَّقُوْمُ مَقَامَكَ بَعْدَ  
وَفَاتِكَ فَقَدْ وَقَعَتِ الْغَیْبَةُ الشَّامَّةُ فَلَا ظَهْرَ اِلَّا بَعْدَ  
اِذْنِ اللّٰهِ تَعَالٰی ذَكَرَهُ - وَذَلِكَ بَعْدَ طَوَّلِ الْاَمَدِ وَقَسْوَةِ الْقُلُوْبِ  
وَامْتِلَافِ الْاَرْضِ جَوْرًا - وَسَيَاقِيْ مِنْ شِیْعَتِيْ مَنْ مَيَّنَ عَنِ  
الْمُسَاهِدَةِ قَبْلَ خُرُوجِ السَّفِيَّانِ وَالصَّيْحَةِ فَهَوَّكَ دَابَّ  
مُفْتَرٍ - وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ -

(اے علی بن محمد سمری سنو! اللہ تعالیٰ تمہاری وفات پر تمہارے بھائیوں کو صبر کا  
عظیم ثواب عطا فرمائے۔ اس لیے کہ اب تمہاری موت چھ میں واقع ہو جائے گی لہذا  
تم اپنے تمام کام سمیٹ لو۔ اور آئندہ اپنی وفات کے بعد کے لیے کسی کو اپنا قائم  
مقام مقرر کرنے کی وصیت نہ کرنا۔ کیونکہ اب غیبتِ تامہ واقع ہو چکی ہے، اور  
بغیر حکمِ خدا کے اب ظہور نہ ہوگا اور وہ بھی ایک طویل عرصے کے بعد، جب  
لوگوں کے دل سخت ہو جائیں گے اور زمین ظلم و جور سے بھر جائے گی اور آئندہ  
میرے شیعوں میں سے کچھ لوگ مجھے دیکھنے کا دعویٰ کریں گے لیکن جو شخص خروج  
سفیانی سے قبل مجھے دیکھنے کا دعویٰ کرے وہ جھوٹا اور مفتری ہے۔)

(اور نہیں ہے کوئی طاقت اور نہیں ہے کوئی قوت سوائے اللہ

بزرگ و برتر کی مدد کے۔)

(احتیاجِ طبیبی)

☆ حسن بن احمد مکتب سے بھی اسی کے مثل روایت نقل ہوئی ہے۔  
(اکمال الدین)

نوٹ : شہادہ اس روایت میں نیابت و سفارت کے ساتھ مشاہدہ اور روایت مراد ہے۔ ورنہ بیشمار روایتیں ایسی ہی جن میں لوگوں نے امام قائم کی زیارت کا شرف حاصل کیا ہے۔

## امام قائمؑ ایام حج میں

ابی اور ابن ولید اور ابن متوکل اور ماجیلویہ اور عطار سب نے محمد عطار سے انھوں نے فزاری سے، انھوں نے اسحاق بن محمد سے، انھوں نے یحییٰ بن مثنیٰ سے، انھوں نے ابوبکر سے، انھوں نے عبید بن زرارہ سے روایت بیان کی ہے اس کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا، آپ نے فرمایا:

”يُفْقَدُ النَّاسُ إِمَامَهُمْ فَيُشْهَدُ هُمْ الْمَوْسَمُ فَيَرَاهُمْ وَلَا يَرَوْنَهُ“

(لوگ اپنے امام کو گم کیے ہوئے ہوں گے۔ امام حج کے موقع پر لوگوں کو دیکھیں گے مگر اُن کو کوئی نہ دیکھ سکے گا۔)

☆ ابی نے سعد سے، سعد نے فزاری سے اسی کے مثل روایت کی ہے۔ (غیبۃ طوسی)  
☆ مظفر علوی نے ابن عیاشی سے، انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے جبریل بن احمد سے، انھوں نے موسیٰ بن جعفر بغدادی سے، انھوں نے حسن بن محمد صیرفی سے، انھوں نے یحییٰ بن مثنیٰ سے اسی کے مثل

روایت نقل کی ہے۔ (غیبۃ طوسی)

☆ ایک جماعت ”رواہ“ نے تلکبری سے، انھوں نے احمد بن علی سے انھوں نے اسدی سے، انھوں نے سعد سے، انھوں نے فزاری

سے اسی کے مثل روایت کی ہے۔ (غیبۃ طوسی)

☆ محمد بن بہام نے جعفر بن محمد بن مالک سے، انھوں نے حسن بن محمد صیرفی سے، انھوں نے یحییٰ بن مثنیٰ سے اسی کے مثل روایت کی ہے۔ (غیبۃ نعمانی)

☆ کلینی نے محمد عطار سے (انھوں نے جعفر بن محمد سے، انھوں نے اسحاق بن محمد سے اسی کے مثل روایت کی ہے۔ (غیبۃ نعمانی)

☆ کلینی نے حسن بن محمد سے، انھوں نے جعفر بن محمد سے، انھوں نے قاسم بن اسماعیل سے، انھوں نے یحییٰ بن مثنیٰ سے اسی کے مثل روایت کی ہے۔ (غیبۃ نعمانی)

## حضرت خضرؑ دو غیبت میں امام قائمؑ کھیلے مونس تنہائی میں

مظفر علوی نے ابن عیاشی سے انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے جعفر بن احمد سے انھوں نے ابن فضال سے، انھوں نے حضرت امام رضا علیہ السلام سے روایت نقل کی ہے  
قَالَ: ”إِنَّ الْخَضِرَ شَرِبَ مِنْ مَاءِ الْحَيَاةِ فَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ حَتَّى يُنْفَخَ فِي الصُّورِ وَإِنَّهُ لَيَأْتِينَا فَيَسْلِمُ عَلَيْنَا فَتَسْمَعُ صَوْتَهُ وَلَا نَرَى شَخْصَهُ وَإِنَّهُ لَيَحْضُرُ حَيْثُ ذَكَرُ فَمَنْ ذَكَرَهُ مِنْكُمْ فَلْيَسْلِمْ عَلَيْهِ وَإِنَّهُ لَيَحْضُرُ الْمَوَاسِمَ فَيَقْضِي جَمِيعَ الْمُنَاسِكَ وَيَقْفُ بِعُرْفَةِ قِيَوْمٍ عَلَى دُعَاءِ الْمُؤْمِنِينَ وَسَيُؤْنِسُ اللَّهُ بِهِ وَخَشَةَ قَائِمِنَا عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي غَيْبَتِهِ وَيَصِلُ بِهِ وَحَدِيثُهُ“

آپ نے فرمایا: (حضرت خضر علیہ السلام نے آپ حیات پیا اور وہ زندہ ہیں اور نہیں مریں گے جب تک کہ صور بھونکا جائے گا۔ وہ برابر آیا کرتے ہیں اور ہمیں سلام کرتے ہیں۔ ہم اُن کی آواز سنتے ہیں اُن کو دیکھتے نہیں۔ تم لوگوں پر لازم ہے کہ جب اُن کا تذکرہ کرو تو علیہ السلام کہا کرو۔ وہ حج کے موقع پر بھی جاتے ہیں اور تمام مناسک حج بجالاتے ہیں۔ مقام عرفات پر وقوف کرتے ہیں اور زمین کی دعاؤں پر آمین کہتے ہیں اور اُن ہی کے ذریعے سے اللہ تعالیٰ ہمارے قائم علیہ السلام کے زمانہ غیبت میں اُن دل بہلائیں گے اور تنہائی میں وہ اُن سے ملاقات کرتے رہیں گے۔)

## آپ ہر سال فریضہ حج ادا کرتے ہیں

☆ ابن متوکل نے جبریل سے، انھوں نے محمد بن عثمان عمری سے روایت کی ہے اُن کا



”وَاللّٰهُ اِنَّ صَاحِبَ هٰذَا الْاَمْرِ يَخْضُرُ الْمَوْسِمَ كُلَّ سَنَةٍ

فَيُرَى النَّاسُ وَيَعْرِفُهُمْ وَيَكُونُهُ وَلَا يَعْرِفُونَهُ۔“

محمد عمری کہتے ہیں (خدا کی قسم، حضرت صاحب الامر علیہ السلام ہر سال حج کے لیے تشریف لاتے ہیں، وہ سب کو دیکھتے ہیں اور پہچانتے ہیں اور ان کو بھی سب دیکھتے ہیں لیکن پہچانتے نہیں ہیں (کہ یہ امام قائم ہیں)۔

(اکمال الدین)

### ۵ صاحب الامر کیلئے دو غیبتیں ہونگی

روایت کی ہے احمد بن ادریس نے علی بن محمد سے، انھوں نے فضل بن شاذان سے، انھوں نے عبداللہ بن جبید سے، انھوں نے عبداللہ بن مستنیر سے، انھوں نے مفضل بن عمر سے اور مفضل کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابو عبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا، آپ نے فرمایا:

” اِنَّ صَاحِبَ هٰذَا الْاَمْرِ غَيَّبَتَيْنِ اِحْدَاهُمَا تَطُولُ حَتّٰی

يَقُولُ بَعْضُهُمْ مَاتَ ، وَيَقُولُ بَعْضُهُمْ قَتِلَ ، وَيَقُولُ بَعْضُهُمْ

ذَهَبَ حَتّٰی لَا يَبْقٰى عَلٰی اَمْرِهِ مِنْ اَصْحَابِهِ اِلَّا نَفَرٌ يَسِيرٌ لَا

يُطْلِعُ عَلٰی مَوْضِعِهِ اَحَدٌ مِنْ وَلَدِهِ وَلَا غَيْرِهِ اِلَّا الْمَوْلٰى

الَّذِي يَلِيْ اَمْرَهُ ۔“

(اس صاحب الامر کے لیے دو غیبتیں ہیں ان میں سے ایک غیبت بہت طویل ہوگی اتنی طولانی ہوگی کہ کچھ لوگ کہیں گے کہ وہ مر گئے، کچھ کہیں گے وہ قتل ہو گئے، کچھ کہیں گے وہ کہیں چلے گئے اور اب ان کے اصحاب میں سے چند لوگ باقی ہیں جو ان کی امامت کے قائل ہیں۔ اپنا پرایا کوئی نہیں جانتا کہ ان کی جائے رہائش کہاں ہے سوائے ان کے خادم کے جو ان کی خدمت پر

مامور ہے۔) (غیبت طوسی)

★ کلینی نے محمد بن یحییٰ سے، انھوں نے احمد بن محمد سے، انھوں نے حسین بن سعید سے، انھوں نے ابن ابوعمر سے، انھوں نے ہشام بن سالم سے،

انھوں نے حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے اور ہم سے

بیان کیا قاسم بن محمد بن حسین بن حازم نے، انھوں نے عبید بن ہشام سے انھوں نے ابن مستنیر سے انھوں نے مفضل بن فضال سے اسی کے مثل روایت کی ہے۔

### ۶ بہترین جائے قیام طیبہ ہے

انہی اسناد کے ساتھ مفضل سے، انھوں نے ابن ابی نجران سے، انھوں نے علی بن ابی حمزہ سے، انھوں نے ابو بصیر سے، اور ابو بصیر نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت نقل کی ہے کہ آپ نے فرمایا:

” لَا بُدَّ لِمُصَاحِبِ هٰذَا الْاَمْرِ مِنْ عَزَلَةٍ وَلَا بُدَّ فِيْ عَزَلَتِهِ

مِنْ قُوَّةٍ وَمَا يَشَاوِيْنِ مِنْ وَحْشَةٍ وَنَعْمَ الْمَنْزِلُ طَيِّبَةٌ ۔“

(اس صاحب الامر کے لیے عزلت و گوشہ نشینی لازمی ہے اور اسی گوشہ نشینی میں

قوت لازمی ہے، صرف تیس آدمی ان کی تنہائی میں مونس ہوں گے اور بہترین

جائے قیام طیبہ (مدینہ) ہے۔) (غیبت طوسی)

### ۷ مقام روحاء کا سہرا پہاڑ

ابن ابی حنیہ نے ابن ولید سے، انھوں نے صفار سے، صفار نے ابن معروف سے انھوں نے عبداللہ بن حمدویہ بن براء سے، انھوں نے ثابت سے، ثابت نے اسماعیل سے انھوں نے عبدالاعلیٰ آل سام کے غلام سے روایت کی ہے اس کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ میں حضرت ابو عبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کے ساتھ سفر کیلئے گیا جب ہم لوگ مقام روحاء پہنچے تو آپ نے وہاں ایک سنہری پہاڑی کو دیکھ کر فرمایا

” تَرٰنِيْ هٰذَا الْجَبَلُ ؟ هٰذَا جَبَلُ يَدْعُوْهُ رَضْوٰی مِنْ جَبَلِ قَارَسَ

اَحْبَبْنَا فَنَقَلَهُ اللّٰهُ اِلَيْنَا ، اَمَّا اِنَّ فِيْهِ كُلَّ شَجَرَةٍ مُّطْعَمٍ

وَنَعْمَ اَمَانٌ لِّلْخَائِفِ مَرَّتَيْنِ اَمَّا اِنَّ رِصَاحَ هٰذَا الْاَمْرِ

فِيْهِ غَيَّبَتَيْنِ وَاحِدَةٌ قَصِيْرَةٌ وَالْاُخْرٰى طَوِيْلَةٌ ۔“

(تم اس پہاڑ کو دیکھتے ہو؟ اس پہاڑ کا نام جبل رضوی ہے جو قارس کے پہاڑوں میں سے

ایک پہاڑ تھا، اس نے ہماری محبت کا اظہار کیا تو اللہ تعالیٰ نے اس کو وہاں سے

یہاں منتقل کر دیا۔ دیکھو، اس پر بہر درخت ثمر دار ہے اور یہ ایک خائف کے لیے

بہترین جائے امان قرار پائے گا، اس لیے کہ صاحب امر کی دو غیبتیں ہوں گی: ایک

غیبت قسیر (دو روز کی غیبت طویل و کبریٰ)۔

## دوسری غیبت کے بعد ظہور ہوگا

۱

فضل بن شاذان نے عبداللہ بن جبہ سے، انھوں نے سلم بن جناح جعفی سے انھوں نے حازم بن حبیب سے روایت کی ہے اُن کا بیان ہے کہ حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا:

”یا حازم! اِنَّ لِصَاحِبِ هَذِهِ الْأُمْرِ غَيْبَتَيْنِ يَظْهَرُ فِي الثَّانِيَةِ إِنْ جَاءَكَ مَنْ يَقُولُ إِنَّهُ نَفَضَ يَدَهُ مِنْ تَرَابِ قُبْرِهِ فَلَا تَصَدِّقْهُ“

(اے حازم! اس صاحب امر کے لیے دو غیبتیں ہیں اور وہ دوسری غیبت کے بعد ظہور کریں گے۔ اگر کوئی شخص تمہارے پاس آکر یہ کہے کہ میں نے ان کی قبر کی خاک سے اپنا ہاتھ آلود کیا ہے تو اس کو سچ نہ سمجھنا۔) (غیبۃ طوسی)

## حضرت یوسف سے مشابہت

۹

علی بن احمد نے عبید اللہ بن موسیٰ علوی سے، انھوں نے احمد بن حنبل سے، انھوں نے احمد بن ہلال سے، انھوں نے ابن ابی نجران سے، انھوں نے فضالہ سے، انھوں نے سدر صیرفی سے روایت کی ہے اُن کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابو عبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا، آپ نے فرمایا:

”إِنَّ فِي صَاحِبِ هَذِهِ الْأُمْرِ لَشَبَهَ مِنْ يُوسُفَ“  
(اس صاحب امر میں حضرت یوسف علیہ السلام سے کچھ مشابہت ہوگی)

میں نے عرض کیا: گویا آپ اُن کی غیبت یا حیرت کی طرف اشارہ فرما رہے ہیں؟  
قَالَ ۴: ”مَا يَنْكُرُ هَذَا الْخَلْقُ الْمَلْعُونُ أَشْبَاهَ الْخَنَازِيرِ مِنْ ذَٰلِكَ؟ إِنْ إِخْوَةُ يُوسُفَ كَانُوا عُقْلَاءَ الْبَنَاءِ أَسْبَاطًا أَوْلَادُ أَنْبِيَاءٍ دَخَلُوا عَلَيْهِ فَكَلَّمُوهُ وَخَاطَبُوهُ وَنَا جَرُوهُ وَرَادُّوهُ وَكَانُوا إِخْوَتِهِ وَهُوَ أَخُوهُمْ لَمْ يَعْرِفُوهُ حَتَّى عَرَفَهُمْ نَفْسُهُ“ وَقَالَ لَهُمْ: أَنَا يُوسُفُ. ”فَعَرَفُوهُ حِينَئِذٍ فَمَا يَنْكُرُ هَذِهِ الْأُمَّةُ الْمُتَحَدِّثَةُ أَنَّ يَكُونَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يُرِيدُ فِي وَاقْتِ (مِنْ الْأَوْقَاتِ) أَنْ يَسْتَرْحِمَهُ عَنْهُمْ

لَقَدْ كَانَ يُوسُفُ إِلَى مَلِكٍ مِصْرَ وَكَانَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ أَبِيهِ مَسِيرَةُ ثَمَانِيَةِ عَشَرَ يَوْمًا - فَلَمَّا أَرَادَ أَنْ يَعْلَمَهُ مَكَانَهُ لَقَدْ رَعَى ذَٰلِكَ (وَاللَّهُ لَقَدْ سَارَّ يَعْقُوبَ وَوَلَدَهُ عِنْدَ الْبَشَارَةِ تِسْعَةَ أَيَّامٍ مِنْ بَدْوِهِمْ إِلَى مِصْرٍ) -

فَمَا تَنْكُرُ هَذِهِ الْأُمَّةُ أَنَّ يَكُونَ اللَّهُ يَفْعَلُ بِحُجَّتِهِ مَا فَعَلَ بِيُوسُفَ أَنْ يَكُونَ صَاحِبَكُمْ الْمُظْلَمُ الْمَجْجُودُ حَقُّهُ صَاحِبِ هَذِهِ الْأُمْرِ يَزِدُّ بَيْنَهُمْ وَيَمْشِي فِي أَسْوَاقِهِمْ وَيُطَافِرُ شَرَهُمْ وَلَا يَعْرِفُونَهُ حَتَّى يَأْذَنَ اللَّهُ لَهُ أَنْ يَعْرِفَهُمْ نَفْسُهُ كَمَا أَدْنَى لِيُوسُفَ حَتَّى قَالَ لَهُ إِخْوَتِهِ: إِنَّكَ لَا أَنتَ يُوسُفُ؟ قَالَ: أَنَا يُوسُفُ۔“

آپ نے فرمایا: (یہ خنزیر جیسے ملعون لوگ اس سے کیوں انکار کرتے ہیں۔ غور کرو کہ حضرت یوسف علیہ السلام کے بھائی عقل و فہم والے تھے اسباط تھے اولادِ انبیاء تھے۔ یہ سب جس وقت حضرت یوسف علیہ السلام کے پاس گئے تو اُن سے گفتگو بھی کی مخاطبت بھی کی اُن سے مال کا لین دین بھی کیا، تو یہ سب بالآخر حضرت یوسف علیہ السلام کے بھائی ہی تو تھے اور وہ حضرت اُن سب کے بھائی تھے؟ مگر جب تک حضرت یوسف علیہ السلام نے اُن سے اپنا تعارف نہیں کرایا، وہ لوگ انھیں پہچان ہی نہ سکے۔ چنانچہ حضرت یوسف علیہ السلام نے جب یہ کہا کہ میں یوسف ہوں تو اُن لوگوں نے پہچان لیا۔ پھر اس امت متحیرہ کو اس امر کیوں انکار ہے۔؟ اللہ تعالیٰ کا ارادہ ہے کہ ایک بہت تک اپنی حجت کو ان لوگوں سے پوشیدہ رکھے۔ حضرت یوسف علیہ السلام تو مصر کے بادشاہ تھے اور اُن کے درمیان اور اُن کے والد کے مابین صرف اٹھارہ دن کی مسافت تھی اگر اللہ چاہتا کہ انھیں حضرت یوسف علیہ السلام کی جائے سکونت کا علم ہو جاتے تو وہ اس پر قادر تھا۔ (خدا کی قسم، جب حضرت یعقوب علیہ السلام کو خوشخبری ملی تو وہ اپنی اولاد کے ساتھ صرف نو دن میں مصر پہنچ گئے۔ تو اللہ تعالیٰ تو اللہ تعالیٰ اگر اپنی حجت کے ساتھ وہی کرے جو اُس نے حضرت یوسف علیہ السلام کے ساتھ کیا تو اس میں اس امت کو کیوں انکار ہے۔ ہو سکتا ہے کہ وہ تمہارا صاحب الامر ان ہی لوگوں میں گھومے پھرے، اُن کے بازاروں میں خرید و فروخت کرے

اُن کے ساتھ بیٹھ اُٹھے اور یہ لوگ اس کو نہ پہچانیں جب تک اللہ تعالیٰ انھیں حکم نہ دے کہ اب تم خود اپنا تعارف کرادو، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت یوسف علیہ السلام کو حکم دیا تو (اُنھوں نے اپنا تعارف کرایا) ان کے بھائیوں نے اُن سے کہا: ارے تم ہی یوسف ہو۔ (اُنھوں نے کہا، ہاں میں یوسف ہوں۔) (غیبۃ نعمانی)

- ★ کلینی نے علی بن ابراہیم سے، اُنھوں نے محمد بن حسین سے، اُنھوں نے ابن ابی نجران سے اسی کے مثل روایت کی ہے۔ (غیبۃ نعمانی)
- ★ دلائل الامامة طبری میں علی بن ہبہ اللہ نے ابو جعفر سے، اُنھوں نے اپنے والد سے، اُنھوں نے سعد بن عبد اللہ سے، اُنھوں نے محمد بن خالد برقی سے، اُنھوں نے اپنے والد سے، اُنھوں نے فضالہ سے اسی کے مثل روایت نقل کی ہے۔ (دلائل طبری)

### غیبتِ طول و غیبتِ قصیر

ابن عقدہ نے علی بن حسن تمیمی سے، اُنھوں نے عمرو بن عثمان سے، اُنھوں نے ابن محبوب سے، اُنھوں نے اسحاق بن عمار سے روایت کی ہے۔ اُن کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا، آپ نے فرمایا:

”قَالَ ۱۰: ”لِلْقَائِمِ غَيْبَتَانِ أَحَدَاهُمَا طَوِيلَةٌ وَالْأُخْرَى قَصِيرَةٌ. فَلَا أُولَى يَعْلَمُ بِمَكَانِهِ فِيهَا خَاصَّةٌ مِّنْ شِيعَتِهِ وَالْأُخْرَى لَا يَعْلَمُ بِمَكَانِهِ فِيهَا (إِلَّا) خَاصَّةٌ مَّوَالِيَهُ فِي دِينِهِ“

آپ نے فرمایا (امام قائم کے لیے دو غیبتیں ہیں ایک ان میں سے طویل ہوگی اور دوسری قصیر۔ پس پہلی غیبت (غیبتِ صغریٰ) میں آپ کے مخصوص شیعوں کو آپ کا مسکن (جائے قیام) معلوم ہوگا لیکن دوسری غیبت (غیبتِ کبریٰ) میں آپ کی جائے رہائش کا علم سوائے آپ کے خاص خادموں کے اور کسی کو نہ ہوگا) (غیبۃ نعمانی)

### غیبتِ صغریٰ و کبریٰ میں فرق

کلینی نے محمد بن یحییٰ سے، اُنھوں نے محمد بن حسین سے، اُنھوں نے ابن محبوب سے اُنھوں نے اسحاق سے روایت کی ہے۔ اُن کا بیان ہے کہ: حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے

فرمایا: ”لِلْقَائِمِ غَيْبَتَانِ أَحَدَاهُمَا قَصِيرَةٌ وَالْأُخْرَى طَوِيلَةٌ (الغیبتہ) الْأُولَى لَا يَعْلَمُ بِمَكَانِهِ (فِيهَا) إِلَّا خَاصَّةٌ شِيعَتُهُ وَالْأُخْرَى لَا يَعْلَمُ بِمَكَانِهِ فِيهَا (إِلَّا) خَاصَّةٌ مَّوَالِيَهُ فِي دِينِهِ“

(امام قائم کے لیے دو غیبتیں ہوں گی ایک ان میں سے قصیر (صغریٰ) دوسری طویل (کبریٰ) پہلی غیبت میں سوائے چند مخصوص شیعوں کے آپ کا جائے قیام کسی کو معلوم نہ ہوگا اور دوسری غیبت میں سوائے آپ کے مخصوص خادموں کے آپ کی رہائش کا علم کسی کو نہ ہوگا۔) (غیبۃ نعمانی)

### امام قائم کسی کی بیعت میں نہ ہوں گے

ابن عقدہ نے علی بن حسن سے، اُنھوں نے ابن ابی نجران سے، اُنھوں نے علی بن مہزیار سے، اُنھوں نے حماد بن عیسیٰ سے، اُنھوں نے ابراہیم بن عمر کناسی سے، اُن کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا: آپ نے فرمایا:

”إِنَّ لِّصَاحِبِ هَذَا الْأَمْرِ غَيْبَتَيْنِ“ وَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ ”لَا يَقُومُ (أَنْقَائِم) (و (لِأَحَد) فِي عُنُقِهِ بَيْعَةٌ“

(بلاشبہ اس صاحب امر کے لیے دو غیبتیں ہوں گی۔) اور یہ فرماتے ہوئے سنا: (وہ ظہور و خروج فرمائیں گے تو اُن کے لیے کسی کی بیعت نہ ہوگی) بلکہ اُنکی بیعت کی جائے گی۔

### دوسری غیبت کے بعد ظہور ہوگا

(ابن عقدہ نے) قاسم بن محمد بن حسین بن حازم نے اپنی کتاب میں عیسیٰ بن ہشام سے، اُنھوں نے ابن جبہ سے، اُنھوں نے سلمہ بن جناح سے، اُنھوں نے حازم بن حبیب سے روایت کی ہے۔ اُن کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: (فرزند رسول!) اللہ تعالیٰ آپ کا بھلا کرے، میرے والدین بغیر حج کیے مر گئے اور اللہ تعالیٰ نے روزی بھی اچھی دی ہے۔ آپ کا کیا حکم ہے؟ میں ان دونوں کی طرف سے فریضہ حج ادا کروں۔؟

آپ نے فرمایا: ہاں، ضرور کرو۔ یہ عمل اُن دونوں کے لیے مُشَدِّد کا سبب بنے گا۔

(غیبۃ نعمانی)

ثُمَّ قَالَ ۞: يَا حَازِمُ! إِنَّ لِمَا حَبَّ هَذَا الْأَمْرُ غَيْبَتَيْنِ يَنْظُرُ فِي  
الْثَانِيَةِ فَمَنْ جَاءَكَ يَقُولُ: إِنَّهُ نَفَضَ يَدَهُ مِنْ تَرَابِ  
قَبْرِهِ فَلَا تَصَدَّقْهُ ۞

پھر آپ نے فرمایا (اے حازم! اس صاحب الامر کے لیے دو غیبتیں ہیں، وہ دوسری غیبت  
کے بعد ظاہر ہوں گے پس اگر کوئی شخص اگر تجھ سے یہ کہے کہ اُس کا ہاتھ اُنکی  
قبر کی خاک سے آلودہ ہو چکا ہے (یعنی وہ مر چکے ہیں اور اس نے انکی قبر کو اپنے  
ہاتھ سے مٹی دی ہے) تو اُس کے اس قول کو سچ نہ سمجھنا۔ (وہ جھوٹا ہوگا۔)

(غیبت لعلی)

### آپ کیلئے دو غیبتیں ہیں

۱۴

حازم بن حبیب سے ایک دوسری روایت بھی قدرے فرق سے مروی ہے۔ اُن کا  
بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا: میرے والد کا انتقال ہو گیا،  
وہ ایک مرد عجم تھے۔ میرا ارادہ ہے کہ میں اُن کی طرف سے حج ادا کروں اور کچھ صدقہ دوں؟ اس سے  
متعلق آپ کا کیا حکم ہے؟

آپ نے فرمایا: ہاں ضرور کرو اس کا ثواب ان کو پہنچے گا۔

پھر فرمایا: اے حازم! اس صاحب الامر کے لیے دو غیبتیں ہوں گی۔  
پھر آپ نے وہی فرمایا جو اس سے پہلے کی حدیث میں مذکور ہے۔

(غیبت لعلی)

### دو غیبت میں لوگوں کے اقوال

۱۵

انہی اسناد کے ساتھ عبدالکریم نے علامہ سے، انھوں نے محمد سے، انھوں نے حضرت  
ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ میں نے آنجناب کو فرماتے ہوئے سنا کہ  
”إِنَّ لِلْقَائِمِ غَيْبَتَيْنِ يُتَقَالُ فِي أَحَدَاهُمَا هَلَكٌ وَلَا يُدْرَى  
فِي آخَرٍ وَإِذَا سَلَكَ“

(امام قائم کے لیے دو غیبتیں ہوں گی، ایک غیبت میں تو لوگ یہاں تک  
کہنے لگیں گے کہ وہ ہلاک ہو گئے اور کسی کو علم نہیں کہ کس وادی میں جا پہنچے۔)

(غیبت لعلی)

### ہر موسم حج میں آپ کی موجودگی

۱۶

انہی اسناد کے ساتھ عبدالکریم نے ابوبکر اور یحییٰ بن عثمان سے، انھوں نے زرارہ سے

اور زرارہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا، آپ نے فرمایا  
قَالَ ۞: ”إِنَّ لِلْقَائِمِ غَيْبَتَيْنِ يُرْجَعُ فِي أَحَدَاهُمَا وَالْآخَرُ لِي  
لَا يَدْرِي أَيْنَ هُوَ؟ يَشْهَدُ الْمَوَاسِمُ، يَرَى النَّاسُ  
وَلَا يَرَوْنَهُ“

آپ نے فرمایا (امام قائم کے لیے دو غیبتیں ہیں۔ ایک میں تو اُن کی طرف رجوع کیا جانا  
ممکن ہوگا، مگر دوسری میں تو کسی کو علم ہی نہ ہو سکے گا کہ وہ کہاں ہیں۔ وہ  
مواسم حج میں جائیں گے تو وہ سب کو دیکھیں گے لیکن انھیں کوئی نہ دیکھ سکیگا  
(غیبت لعلی)

### چند علامتیں قبل از ظہور

۱۷

ابن عقدہ نے محمد بن مفضل بن ابراہیم بن قیس اور سعدان بن اسحاق بن سعید  
اور احمد بن حسن بن عبد الملک اور محمد بن احمد بن حسن قسطلانی سے روایت ہے کہ انھوں نے کہا  
ہم سے بیان کیا حسن بن محبوب نے، انھوں نے ابراہیم خارفی سے، انھوں نے ابوبصیر سے روایت  
کی ہے۔ ابوبصیر نے کہا کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا کہ حضرت امام  
محمد باقر علیہ السلام فرمایا کرتے تھے کہ:

”قَائِمُ آلِ مُحَمَّدٍ كَيْفَ لِي دَوَّغِيَّتَيْنِ هُونُ لِي، أَنْ يَسَّ مِنْهُ سَيِّئٌ مِنْ دَوَّغِيَّتَيْنِ  
طَوِيلٌ هُونُ لِي“

آپ نے فرمایا: ”نَعَمْ، وَلَا يَكُونُ ذَلِكَ حَتَّى يَخْتَلِفَ السَّيْفُ بَنِي فُلَانٍ وَ  
تَضَيِّقَ الْخَلْقَةَ وَيُظْهِرَ السُّفْيَانِي وَيَشْتَدَّ الْبَلَاءُ  
وَيُشْمَلُ النَّاسُ مَوْتٌ وَ قَتْلٌ يَلْجَأُونَ فِيهِ إِلَى حَرَمِ  
اللَّهِ وَحَرَمِ رَسُولِهِ“

(ہاں، اُن کا ظہور اُس وقت تک نہ ہوگا جب تک کہ بنی فلان میں تلوار نہ چلے  
حلقہ تنگ نہ ہو جائے، سفیانی خروج نہ کرے، بلائیں شدید نہ ہو جائیں  
اور لوگ مرنے اور قتل نہ ہونے لگیں، تو اُس وقت لوگ جاکر حرم خدا  
اور اس کے رسول کے حرم (مکہ و مدینہ) میں پناہ لینے لگیں گے۔)

(غیبت لعلی)

### آپ کیلئے دو غیبتیں ہیں

۱۸

کلینی نے محمد بن یحییٰ سے، انھوں نے احمد بن ادریس سے، انھوں نے حسن بن علی کوئی

انہوں نے علی بن حسان سے، انہوں نے عبدالرحمن بن کثیر سے، انہوں نے مفضل بن عمر سے روایت کی ہے۔ اُن کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا آپ نے فرمایا یقول: "إِنَّ لِصَاحِبِ هَذَا الْأَمْرِ غَيْبَتَيْنِ فِي إِحْدَاهُمَا يَرْجِعُ فِيهَا إِلَى أَهْلِهِ وَالْأُخْرَى يُقَالُ فِي آخِرِ وَاِدِّ سَلَكٌ"

آپ فرماتے ہیں (اس صاحب الامر کے لیے دو غیبتیں ہوں گی۔ اُن میں سے پہلی غیبت میں تو وہ اپنے اہل سے ملیں گے، مگر دوسری میں تو لوگ یہ کہنے لگیں گے، وہ کسی وادی میں چلے گئے۔)

میں نے عرض کیا: جب ایسا دور آجائے تو ہمارے لیے کیا حکم ہے؟

قَالَ: "إِنْ إِذْعَى مَدَّعٍ فَاسْأَلُوهُ عَنْ تِلْكَ الْعُظَايِمِ الَّتِي يَجِيبُ فِيهَا مِثْلُهُ"

فرمایا: (اس دور میں اگر کوئی مدعی امامت آئے تو اُس سے اُن امور کے بارے میں سوال کرو جو امامت کے لیے لازمی و ضروری ہیں۔)

(غیبت لغائی)

### غیبت میں آپ کا قول

(۱۹)

ابن عقدہ نے قاسم بن محمد سے، انہوں نے عبید بن شہام سے، انہوں نے عبداللہ بن جبہ سے، انہوں نے احمد بن نصر سے، انہوں نے مفضل سے، مفضل نے روایت بیان کی ہے حضرت ابو عبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ آپ نے فرمایا:

"إِنَّ لِصَاحِبِ هَذَا الْأَمْرِ غَيْبَتَةً يَقُولُ فِيهَا "فَقَرَرْتُ مِنْكُمْ لَمَّا خِفْتُكُمْ فَوَهَبَ لِي رَبِّي حُكْمًا وَجَعَلَنِي مِنَ الْمُرْسَلِينَ"

(یقیناً ماس صاحب الامر کے لیے غیبت ہے جس میں وہ کہیں گے کہ

"میں خدا کے حکم سے تم لوگوں کے خوف سے تم سے علیحدگی اختیار کرتا ہوں اور اللہ نے مجھے مرسلین میں سے قرار دیا ہے۔"

(غیبت لغائی)

### دور غیبت میں بہترین قیام

(۲۰)

کلینی نے اپنے کچھ چنیدہ اصحاب سے، انہوں نے احمد بن محمد سے، انہوں نے وشاء سے، انہوں نے (علی) البرجرہ سے، انہوں نے حضرت ابو عبداللہ امام جعفر صادق سے روایت نقل کی ہے کہ آنجناب نے فرمایا:

قَالَ ۴: "لَا بُدَّ لِصَاحِبِ هَذَا الْأَمْرِ مِنْ غَيْبَةٍ وَلَا بُدَّ لَهُ فِي غَيْبَةٍ مِنْ عَزْلَةٍ وَنِعْمَ الْمُنْزِلُ طَيِّبَةٌ وَمَا شَلَا تَيْنِ مِنْ وَحْشَةٍ"

آپ نے فرمایا (اس صاحب الامر کے لیے غیبت ضروری ہے اور اس غیبت میں گوشہ نشینی لازم ہے اور بہترین جائے قیام طیبہ (مدینہ) ہے اور تمہیں کے ساتھ اُن کا جی نہ گھبراتے گا۔)

کلینی نے علی سے، علی نے اپنے والد سے، انہوں نے ابن ابو عمیر سے۔

انہوں نے ابو ایوب خزاز سے، انہوں نے محمد بن مسلم سے اسی کے مثل روایت نقل کی ہے۔

(غیبت لغائی)

### بیت الحمد کا چراغ روشن ہی رہیگا

(۲۱)

عبدالواحد بن عبداللہ نے احمد بن محمد بن رباح سے، انہوں نے محمد بن عباس سے انہوں نے ابن بطاٹی سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے مفضل سے روایت کی ہے مفضل کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا، آپ نے فرمایا:

"إِنَّ لِصَاحِبِ الْأَمْرِ نَبِيًّا يُقَالُ لَهُ: بَيْتُ الْحَمْدِ فِيهِ سِرَاجٌ"

بیزھر منڈا یوم وَلَدِ إِلَى يَوْمٍ يَقُومُ بِالسَّيْفِ لَا يَطْفِئُ

(صاحب الامر کا ایک گھر ہے جس کو بیت الحمد کہتے ہیں، اُس میں ایک چراغ آپ کی ولادت کے دن سے روشن ہے اور جس دن آپ تلوار لے کر ظہور فرمائیں گے اُس دن تک روشن رہے گا۔ کبھی نہ بجھے گا۔)

محمد حمیری نے اپنے والد سے، انہوں نے محمد بن عیسیٰ سے، انہوں نے محمد بن عطاء سے، انہوں نے سلام بن ابی عمیرہ سے، انہوں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے اسی کے مثل روایت نقل کی ہے۔

(غیبت لغائی)

# بَحَارُ الْاَنْوَارِ

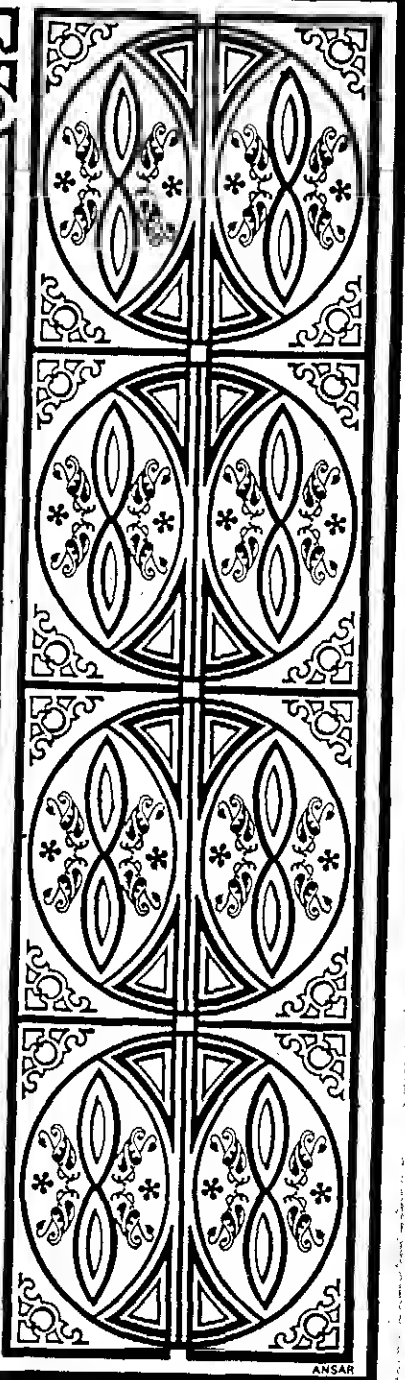


## باب ۲۴

### بست و چہارم



ہمارے قریبی زمانے میں جو لوگ  
آپ کی زیارت سے مشرف ہوئے



## باب ۲۳

### جزیرہ خضراء اور بحر ابیض کے واقعات

صاحب سمارالانوار فرماتے ہیں کہ میں نے نقشہ جزیرہ خضراء اور بحر ابیض کے متعلق ایک مشہور رسالہ دیکھا جس کو میں چاہتا ہوں کہ یہاں نقل کروں، اس لیے کہ وہ رسالہ بھی اُس شخص کے ذکر پر مشتمل ہے جس نے جزیرہ خضراء کو دیکھا ہے اور اس میں عجیب و غریب باتیں تحریر ہیں اور چونکہ میں نے اس نقشہ کو اصول کی کسی معتبر کتاب میں نہیں پایا، اس لیے اس کو ایک علیحدہ باب میں بعینہ نقل کر رہا ہوں۔

### رسالہ جزیرہ خضراء و بحر ابیض مازندرانی کی روایت

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
حمد اُس خدا کی جس نے ہم لوگوں کو اپنی معرفت کی طرف ہدایت فرمائی اور اس کا شکر کہ اُس نے ہمیں سردار کونین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنتوں پر چلنے کی توفیق عطا فرمائی اور ہمیں حضرت علی علیہ السلام اور آنجناب کی اولاد ائمہ معصومین علیہم السلام کی محبت کے لیے مخصوص فرمایا۔ اللہ اپنی رحمتیں نازل فرمائے، ان تمام طہیتین و طاہرین حضرات پر اور سلام ہو جیسا کہ سلام کا حق ہے۔

اما بعد۔ میں نے حضرت امیر المومنین سید الوصیین و حجت رب العالمین اور امام المتقین علی بن ابی طالب علیہ السلام کے خزانے میں شیخ فاضل و عالم و عامل فضل بن یحییٰ بن علی طہیبی کو فی قدس سرہ کے ہاتھ کا تحریر کردہ ایک رسالہ پایا جو مندرجہ مضموں پر مشتمل ہے۔

الحمد للہ رب العالمین و صلی اللہ علی محمد وآلہ وسلم  
اما بعد۔ حقیق طالب عفو باری فضل بن یحییٰ بن علی طہیبی امامی کو فی عرض کرتا ہے کہ میں نے دو فاضل و عالم و عامل شیخ شمس الدین نجیح حلی اور شیخ جلال الدین عبداللہ بن حرام حلی قدس اللہ وجہہما

سے روئے اقدس سید الشہداء حضرت ابو عبد اللہ الحسین علیہ السلام میں ۱۵ شعبان ۶۹۹ ہجری کو یہ روایت سُنی اور خود ان دونوں حضرات نے یہ روایت سائرہ میں شیخ صالح زین الدین علی بن فاضل مازندرانی مجاور نجف اشرف کی زبان مبارک سے سُنی تھی۔ یہ حکایت خود مازندرانی موصوف کچھ چشم دید حالات پر مشتمل ہے۔ اے سنکر مجھے شیخ مازندرانی سے ملنے کا بھی شوق ہوا اور دعا کی کہ آسانی سے ہی کہیں اُن سے میری ملاقات ہو جائے، تاکہ یہ سب کچھ میں خود بھی اُن کی زبان سے سُن لوں، اور یہ خیال کر کے میں نے سائرہ کا ارادہ کیا۔ اتفاق کی بات کہ اسی سال ماہ شوال میں شیخ مذکور جگہ آئے ہوئے تھے جس کی خبر مجھے سید فخر الدین حسن بن علی موسوی مازندرانی سے معلوم ہوئی جو جگہ کے رہنے والے تھے جب وہ مجھ سے ملنے کے لیے آئے تو اُنٹائے گفتگو میں اُنھوں نے یہ بھی بیان کیا کہ شیخ زین الدین علی بن فاضل آجکل حلقہ میں انہی کے مکان میں مقیم ہیں۔ اس خبر کو سنکر مارے خوشی کے بیتاب ہو گیا اور میں فوراً سید فخر الدین کے ہمراہ حلقہ کے لیے روانہ ہو گیا اور اُن کے مکان پر پہنچ کر شیخ زین الدین علی بن فاضل کی خدمت میں حاضر ہوا، سلام کیا، دست بوسی کی۔

اُنھوں نے میرے متعلق سید فخر الدین سے دریافت کیا کہ یہ کون ہیں؟

سید فخر الدین نے میرا تعارف کرایا۔ یہ سن کر وہ اُٹھے اور مجھے اپنی جگہ بٹھا دیا اور بڑی محبت سے پیش آئے۔ میرے والد اور میرے بھائی صلاح الدین کی خیریت دریافت کی جنہیں وہ پہلے ہی سے جانتے تھے اور میں اُس زمانے میں بسندہ تحصیل علم شہر واسط میں مقیم تھا۔ غرض، شیخ موصوف سے باتیں ہوتی رہیں جس سے اُن کے علم و فضل کا اندازہ ہوا اور میں نے سمجھ لیا کہ موصوف علم فقہ و حدیث وغیرہ بہت سے علوم کے جاننے والے ہیں۔ اس کے بعد میں نے اُن سے اُس واقعے کے متعلق دریافت کیا جو شیخ شمس الدین اور شیخ جلال الدین سے سُنا تھا۔ اُنھوں نے صاحب خانہ سید فخر الدین جن اور بہت سے علمائے حلقہ کی موجودگی میں، جو اُن سے ملاقات کے لیے تشریف لائے تھے، اول سے آخر تک پورا قصہ بتاریخ پندرہ شعبان ۶۹۹ ہجری بیان کیا۔ جو اُن ہی سے سُنے ہوئے الفاظ میں بیان کیا جاتا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ بعض مقامات پر اُن کے الفاظ محفوظ نہ رہے ہوں۔ لیکن باعتبار معنی مطلب کوئی فرق نہیں ہوگا۔

شیخ زین الدین علی بن فاضل نے بیان کہ چند سال میرا قیام دمشق میں رہ چکا ہے وہاں شیخ عبدالرحیم کے پاس (اللہ اُن کو ہدایت کی توفیق دے) علم اصول و ادب پڑھا کرتا تھا اور شیخ زین الدین علی مغربی سے علم قرأت حاصل کیا کرتا، جو ساتوں قرأتوں اور بہت سے علوم، صرف و نحو منطق معانی و بیان و اصول فقہ و اصول کلام کے ماہر تھے۔ بہت نرم طبیعت اور صلح پسند واقع ہوئے تھے اور ایسے نیک آدمی کہ کبھی کسی بحث میں مذہبی تعصب سے کام نہ لیتے تھے۔ جب کبھی مذہب شیعہ کا ذکر آتا



تو کہہ کرتے کہ اس مسئلے میں علمائے امامیہ کا یہ قول ہے۔ برخلات دوسرے مدرسین کے، جو ایسے موقع پر یہ کہا کرتے کہ رافضیوں کے علماء کا یہ خیال ہے۔ اسی بنا پر میں نے شیخ اندلسی مالکی کے سوا سب کے یہاں آمد و رفت ترک کر دی، بس ان ہی سے تحصیل علم کرتا رہا۔

ایک مرتبہ اتفاقاً ان کو دمشق۔ شام۔ سے مصر کے شہروں کی طرف جانے کی ضرورت پیش آئی چونکہ مجھے ان سے، اور انھیں مجھ سے خاص محبت ہو گئی تھی اس لیے مجھے ان کی جدائی اور انھیں میری علیحدگی گران تھی۔ بالآخر طے یہ پایا کہ میں بھی ان کے ساتھ سفر کروں۔ چنانچہ وہ مجھے بھی دوسرے غریب طلباء کے ہمراہ لیکتے۔

جب ہم مصر کے مشہور شہر قاہرہ پہنچے تو جامع ازہر میں ہمارا قیام ہوا اور وہاں پر بہت دنوں تک درس و تدریس کا سلسلہ جاری رہا۔ شیخ کی خبر آمد کو سنکر علماء و فضلاء شوقِ ملاقات کو آتے اور علمی فیوض سے مستفیض ہوتے رہے، نو ماہ تک وہاں بڑا خوشگوار علمی ماحول رہا۔ یکایک ایک قافلہ اندلس سے وارد ہوا، ان میں سے ایک شخص نے ہمارے استاد کو ان کے والد کا خط دیا جس میں لکھا تھا کہ میں سخت علیل ہوں اور دل چاہتا ہے کہ تمھاری صورت دیکھ لوں، لہذا جلد پہنچو، تاخیر نہ کرنا، تاکید ہے۔ اس خط کو پڑھ کر شیخ اس قدر بیچین ہوئے کہ رونے لگے اور فوراً سفر کے لیے آمادہ ہو گئے

ہم چند طلباء بھی ان کے ساتھ روانہ ہو گئے۔ جب اندلس کی پہلی بستی میں پہنچے تو مجھے ایسا شدید بخار آیا کہ مزید حرکت کرنے کے قابل نہ رہا۔ میری یہ حالت دیکھ کر شیخ فرطِ محبت سے رو دیے اور کہنے لگے تمھاری جُباتی مجھ پر شائق ہے، مگر کیا کروں مجبور ہوں کہ سفر جاری رکھوں، چنانچہ اُس بستی کے خطیب کے دس درہم دیے اور میری تیمار داری کی ہدایت کی اور کہا کہ صحت کے بعد اس کو میرے پاس پہنچا دینا۔ اور مجھ سے بھی انھوں نے آنے کا وعدہ لے لیا۔ یہ انتظام کر کے وہ اپنے وطن کی طرف روانہ ہو گئے جہاں کی مسافت دریائی راستے سے پانچ روز کی تھی۔ شیخ کی روانگی کے بعد تین دن تک شدتِ مرض میں پڑا رہا۔ جب بخار سے افاتہ ہوا اور طبیعت کسی قدر بہتر ہوئی تو ایک روز میں اپنی تیام گاہ سے باہر نکلا کہ ذرا اس بستی کو گھوم پھر کر دیکھوں۔

اندلس کی اس بستی کے گلی کوچوں میں گھومتا پھرتا میں ایک ایسی جگہ جا پہنچا جہاں ایک قافلہ دریائے مغربی کے ساحلی پہاڑوں سے آیا ہوا تھا۔ یہ لوگ اُن اور روضن وغیرہ فروخت کرتے تھے۔ میں نے ان کے بارے میں معلومات فراہم کیں تو پتہ چلا کہ یہ لوگ علاقہ بربر کے قریب سے آئے ہیں اور وہ علاقہ رافضیوں کے زیرِ تسلط ہے۔

یہ سنکر مجھے ایک طرح کی فزحت محسوس ہوئی اور دل میں اس جزیرے کے دیکھنے کا شوق پیدا ہوا اور یہ بھی معلوم ہوا کہ یہاں سے وہاں تک پچیس روز کی مسافت ہے جس میں دور دراز کا ایسا راستہ ہے

کہ دورانِ راہ نہ کوئی آبادی ہے نہ پانی دستیاب ہوتا ہے لیکن اس سفر کے بعد دیہات کا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے۔ چنانچہ میں نے اس قافلے والوں میں سے ایک شخص سے اُس غیر آباد اور بے آب و گیاہ سفر کے لیے ایک گدھاتین درہم کراتے پر لے لیا اور اس قافلے کے ساتھ روانہ ہو گیا۔ اس سفر میں آبادی کے مقامات پیدل طے کرتا ہوا چلا جا رہا تھا کہ معلوم ہوا، اب رافضیوں کے جزیرے تک پہنچنے کے لیے تین دن کی راہ مسافت باقی ہے۔ یہ سنکر میں بلا توقف ہمت کر کے تنہا اس طرف کوچل پڑا۔ اور بہر صورت اُس جزیرے میں جا پہنچا۔

وہاں جا کر دیکھا کہ ایک شہر ہے جو چہار دیواری کے اندر محفوظ ہے اور بڑی بڑی مضبوط عمارتیں ہیں اور یہ شہر دریا کے کنارے پر واقع ہے۔ میں اُس کے ایک بڑے دروازے سے کہ جس کا نام "دروازہ بربر" ہے شہر کے اندر داخل ہوا اور اس کی سڑکوں پر پھر تار مارا۔ بعض لوگوں سے وہاں کی مسجد کا پتہ دریافت کیا اور میں مسجد تک جا پہنچا جو بڑی بلند و وسیع اور شہر کے مغرب میں لب دریا واقع تھی مسجد میں داخل ہو کر میں سمتِ شمال کی طرف بیٹھ گیا تاکہ کچھ آرام کر لوں۔ اتنے میں مؤذن نے اذانِ دینی شروع کر دی اور حجت علیٰ خیر العلل کی صدا بھی بلند کی، اور بعد فراغت تعجیلِ ظہور حضرت صاحبِ الامر کے لیے دعا بھی کی جسے سنکر میں بے اختیار رونے لگا۔ پھر جوق در جوق لوگ مسجد میں آنے لگے اور وضو کرنے کے لیے اس چشمے پر جاتے جو مسجد کے مشرق میں ایک درخت کے نیچے جاری تھا۔ میں ان کا طریقہ وضو دیکھ دیکھ کر خوش ہو رہا تھا کہ یہ لوگ اسی طرح وضو کر رہے ہیں جو ائمہ اہل بیت سے منقول ہے اس کے بعد ایک صاحبِ بہت خوش شکل نہایت سکون و وقار کے ساتھ مسجد میں داخل ہوئے اور محراب میں پہنچ کر اقامت کہی اور سب لوگ صف بستہ ہو گئے اور ائمہ طاہرین علیہم السلام کے طریقہ کے مطابق جملہ ارکان و واجبات و مستحبات کے ساتھ ہاجاتِ نماز ادا کی، اسی طرح تعقیبات و نیجات کی صورت بھی رہی۔ چونکہ میں مکانِ سفر کی بنا پر شریکِ جماعت نہ ہو سکا، اس لیے سب لوگ میری طرف تعجب خیز نظروں سے ٹکنے لگے، اس لیے کہ میرا شریکِ جماعت نہ ہونا انھیں ناگوار گذرا۔ پھر مجھ سے پوچھنے لگے تم کہاں کے باشندہ ہو؟ تمھارا فریب کیا ہے؟

میں نے کہا میں عراق کا رہنے والا ہوں، میرا مذہب اسلام ہے اور میں اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ، وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ اَرْسَلَهُ بِالْهُدٰى وَرَدِّنَا لِلْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الْاٰلِيَانِ كُلِّهَا وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ کہتا ہوں۔

وہ کہنے لگے کہ: اِن شہادتوں سے کوئی فائدہ نہیں، بجز اس کے کہ دنیا میں جان محفوظ رہے۔ تم ایک اور شہادت کہیں نہیں دیتے، تاکہ بے حساب جنت میں داخل ہو جاؤ؟

میں نے کہا: خدا آپ لوگوں پر رحمت نازل فرمائے، آپ مجھے ہدایت فرمائیے کہ وہ کوئی شہادت ہے۔؟

ان کے امام مسجد نے کہا: تیسری شہادت اس امر کے بارے میں کہ امیر المؤمنین یسوع المنتقیں، تائید الخراج الحلیں علی بن ابی طالب اور ان جناب کی اولاد میں گیارہ ائمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بلا فضل خلیفہ ہیں جن کی اطاعت اللہ نے اپنے بندوں پر واجب کی ہے اور انہی حضرات کو اپنے امر و نہی کے اولیاء قرار دیا ہے، اور روئے زمین پر دنیا میں اپنی جہتیں اور ساری مخلوق کے لیے باعث امن و امان قرار دیا ہے کیونکہ صادق و امین رسول رب العالمین نے ان ہی حضرات کی امامت کی بحکم خدا نے عز و جل خبر دی ہے اور شب معراج آنحضرت کو جو آواز آئی تھی اُس میں یکے بعد دیگرے ہر ایک امام کا نام بتا دیا گیا تھا۔

یہ کلام شکر میں نے اللہ سبحانہ کا شکر ادا کیا اور دل ہی دل میں اتنا خوش ہوا کہ تمام تکان سفر جاتی رہی۔

پھر میں نے جواب دیا: میرا مذہب بھی تو یہی ہے۔

یہ سنکر وہ لوگ سب کے سب مجھ پر مہربان ہوئے اور انھوں نے میرے قیام کے لیے مسجد ہی میں ایک کمرہ دیدیا پھر جب تک میں وہاں مقیم رہا، لوگ میری بڑی عزت و خاطر و مدارات کرتے رہے۔ بلکہ امام مسجد تو دن ہو یا رات کسی وقت مجھ سے جدا نہ ہوتے۔

ایک روز امام مسجد سے میں نے اہل شہر کے معاش کے متعلق سوال کیا کہ یہاں پر کہیں کھیتی باڑی کے آثار نظر نہیں آتے، پھر یہاں کے لوگ غلہ کہاں سے لاتے ہیں؟

انھوں نے کہا: جزیرہ خضراء سے۔ جو بحر ابیض میں اولاد صاحب الامر علیہ السلام کے جزیروں میں سے ایک جزیرہ ہے۔

میں نے سوال کیا: سال میں کتنی مرتبہ وہاں سے سامان آتا ہے؟

انھوں نے جواب دیا: دو مرتبہ۔ اس سال ایک مرتبہ آچکا ہے اور ایک بار آنا باقی ہے، میں نے پھر سوال کیا: پھر دوسری مرتبہ آنے کے لیے اب کتنے دن باقی ہیں؟ انھوں نے جواب دیا: چار مہینے۔

میں اس مدت کو سنکر کسی قدر مضطرب ہوا، اور وہاں چالیس روز مقیم رہا اور اس دوران شب و روز دعائیں کیا کرتا کہ جلد روزی بھیجے۔ چالیسویں روز انتظار میں بیقرار ہو کر دریا کے کنارے جا پہنچا اور اُس طرف دیکھنے لگا جس طرف سے سامان رسد آ یا کرتا تھا۔ یکایک

دور سے ایک سفید چنر دریا میں حرکت کرتی ہوئی نظر آئی۔ میں نے لوگوں سے دریافت کیا کہ کیا اس دریا میں سفید جالور بھی ہوتے ہیں؟

انھوں نے کہا: نہیں، ایسا تو نہیں ہے، کیا تم نے کچھ دیکھا ہے؟

میں نے کہا: ہاں، وہ دیکھو!

چنانچہ دیکھتے ہی وہ لوگ بہت خوش ہوئے اور کہنے لگے، یہ تو وہی کشتیاں ہیں جو فرزند ان امام علیہ السلام کے یہاں سے سالانہ آیا کرتی ہیں۔

ابھی یہ باتیں ہو ہی رہی تھیں کہ تھوڑی ہی دیر میں وہ کشتیاں بالکل سامنے آ گئیں اور ان کی یہ آمد قبل از وقت تھی۔ سب سے پہلے بڑی کشتی کنارے پر آ گئی، پھر دوسری، پھر تیسری اور اسی طرح سات کشتیاں کنارے آ گئیں۔ بڑی کشتی سے ایک بزرگوار میانہ قد خوش منظر و خوبصورت اترے اور سیدھے مسجد میں چلے گئے۔ وہاں جا کر وضو کیا، نماز ظہر پڑھا، اور فارغ ہو کر میری طرف متوجہ ہو کر سلام کیا۔ میں نے جواب سلام دیا۔

انھوں نے پوچھا: تمہارا کیا نام ہے؟ پھر خود ہی بولے: میرا خیال ہے کہ تمہارا نام علی ہے؟ میں نے عرض کیا: آپ نے صحیح فرمایا، میرا ہی نام ہے۔

پھر وہ مجھ سے ایسی باتیں کرنے لگے جیسے وہ مجھے پہچانتے ہیں۔ یہ بھی پوچھا کہ تمہارے والد کا کیا نام ہے؟ پھر خود ہی کہا کہ غالباً ان کا نام فاضل ہے؟

میں نے عرض کیا: درست فرمایا آپ نے۔ ان کا یہی نام ہے۔

ان کی گفتگو سے مجھے یقین ہونے لگا کہ شام سے مہر کے سفر میں ان کا اور میرا ساتھ ضرور رہا ہے۔ میں نے ان سے دریافت کیا: آپ کو میرا اور میرے والد کا نام کیسے معلوم ہوا؟ کیا آپ دمشق سے مہر کے سفر میں میرے ساتھ رہے ہیں؟

انھوں نے فرمایا: نہیں۔

میں نے عرض کیا: تو پھر مہر سے اندس تک میرے ہم سفر رہے ہوں گے؟

انھوں نے فرمایا: مولا صاحب الامر کے حق کی قسم ایسا بھی نہیں ہے بلکہ مجھے تمہارا حال اور شکل و شمائل اور تمہارے والد کا نام یہ سب پہلے ہی سے بتا دیا گیا ہے اور یہ حکم ہوا ہے کہ تمہیں لیسکر جزیرہ خضراء جاؤں۔

یہ سنکر مجھے بڑی خوشی ہوئی کہ میرا نام بھی وہاں مذکور ہے۔ اگرچہ ان بزرگوار کے متعلق یہ معلوم ہوا تھا کہ جب آتے ہیں تو تین دن سے زیادہ نہیں رہتے، مگر اس مرتبہ ایک ہفتہ سے زیادہ قیام کیا اور سارا سامان تقسیم کر کے، رسیدیں حاصل کیں اور عازم سفر ہوئے اور مجھے بھی اپنے ساتھ لے لیا۔

ان بزرگ کا نام شیخ محمد تھا۔

شیخ زین الدین علی بن فاضل کا بیان ہے کہ مجھے شیخ محمد کے ہمراہ اس بحری سفر میں سولہ روز گزرے۔ سولہویں دن میں نے دیکھا کہ دریا کا پانی انتہائی سفید ہے۔ میں اسے غور سے دیکھتا رہا۔

شیخ محمد نے کہا: کیا بات ہے، تم کیا دیکھ رہے ہو؟

میں نے عرض کیا: میں دیکھتا ہوں کہ اس پانی کا رنگ عام دریاؤں کے پانی سے متغیر ہے۔  
 انھوں نے کہا: یہی بحیرہ ابیض ہے اور وہ سامنے جزیرہٴ حضار ہے یعنی سبز جزیرہ۔  
 اس جزیرے کو چاروں طرف سے پانی نے اس طرح محفوظ کیا ہوا ہے جیسے ایک مضبوط دیوار جو قلعے کا کام دیتا ہے۔ جب مخالفین اس جزیرے میں آنے کا قصد کرتے ہیں تو حکیم خدا اور ہمارے مولا حضرت صاحب الامر علیہ السلام کے قدموں کی برکت سے دشمنوں کی کشتیاں مضبوط ترین ہونے کے باوجود غرق ہو جاتی ہیں۔  
 یہ سن کر میں نے تھوڑا سا پانی چلوں لیس کر چکھا تو ذائقے میں بالکل آبِ فرات کے مثل تھا۔  
 الغرض اس بحر ابیض کو طے کر کے ہم لوگ حبزیرہٴ حضار میں پہنچ گئے۔ خداوند عالم اس کو ہمیشہ آباد رکھے۔ جب ہم شہر میں داخل ہوئے تو دیکھا کہ دریا کے کنارے بڑے بڑے سات مضبوط قلعے ہیں جن کے اندر آبادی محفوظ ہے، نہریں جاری ہیں۔ طرح طرح کے میوے دار درخت پُرسپار ہیں۔ بیشمار بازار، بکثرت حمام، اور لوگ پاک و پاکیزہ لباس پہنے نظر آتے ہیں۔ یہ منظر دیکھ کر مجھے اتنی فرحت محسوس ہوئی کہ معلوم ہوتا تھا کہ کہیں میری روح پرواز نہ کر جائے۔ تھوڑی دیر میں نے اپنے رفیق سفر شیخ محمد کے یہاں آرام کیا۔ پھر وہ مجھے جامع مسجد لے گئے، جہاں لوگ کا بڑا مجمع تھا اور ان کے درمیان ایک صاحب بڑے سکون و وقار کے ساتھ تشریف فرما تھے جنکی شان و شوکت و جلالت ناقابلِ بیان ہے معلوم ہوا کہ ان کا نام سید شمس الدین محمد عالم ہے اور قرآن و فقہ کا درس دے رہے ہیں اور حضرت صاحب الامر علیہ السلام کی جانب سے تمام ضروری مسائل پر سیر حاصل روشنی ڈالتے ہیں۔

جب میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے مجھے کمال شفقت اپنے قریب بٹھایا، اور سفر کی زحمتوں کے متعلق مجھ سے سوال کیا، تشفی دی اور فرمایا کہ تمہارے بارے میں مجھے پہلے ہی خبر مل چکی تھی اور شیخ محمد کو بھی میں نے ہی تمہیں اپنے ہمراہ لانے کے لیے روانہ کیا تھا۔ اس کے بعد میرے قیام کے لیے مسجد کے کمرے میں سے ایک کمرہ خالی کرایا اور فرمایا کہ یہ جگہ تمہارے لیے باعثِ خلوت و راحت ہے۔ چنانچہ میں اُٹھ کر اُس کمرے میں گیا اور عصر تک وہاں آرام کیا۔ پھر میری خبر گیری و خدمت پر پلٹا

ایک خادم نے مجھ سے کہا کہ آپ کہیں باہر نہ جائیں کیونکہ سید صاحب موصوف مع مصاحبین تشریف لانے والے ہیں اور شام کا کھانا آپ کے ساتھ ہی تناول فرمائیں گے۔

میں نے کہا: بہتر ہے، بسر و چشم حاضر ہوں۔

چنانچہ تھوڑی ہی دیر میں سید صاحب (خداوند عالم انھیں سلامت رکھے) اپنے اصحاب کے ہمراہ تشریف لائے۔ دسترخوان پچھلایا گیا، کھانا چُنا گیا، اور ہم نے مل کر کھانا کھایا بعد فراغت، ہم سب نماز مغربین کے لیے مسجد میں گئے۔ نماز سے فارغ ہو کر سید صاحب اپنے مکان تشریف لے گئے اور میں اپنی قیامگاہ پر آگیا۔ اٹھارہ روز میرا وہاں قیام رہا۔ اس دوران نماز جمعہ بھی میں نے سید صاحب کی اقتداء میں ادا کی۔ بعد نماز جمعہ میں نے ان سے سوال کیا کہ کیا آپ نے نماز جمعہ واجب کی نیت سے ادا فرمائی ہے؟

• انھوں نے فرمایا: ہاں، ایسا ہی ہے۔ کیونکہ وجوب کی تمام شرائط پائی جاتی ہیں۔ اس لیے میں نے واجب کی نیت سے نماز ادا کی ہے۔

• میں نے سوال کیا: کیا امام موجود ہیں؟

• انھوں نے فرمایا: نہیں اس وقت حاضر نہیں ہیں لیکن میں آنجناب کا نائب خاص اور اس امر پر ان کی طرف سے مامور ہوں۔

• میں نے سوال کیا: اے میرے سردار! کیا آپ نے امام کو دیکھا ہے؟

• انھوں نے فرمایا: نہیں، البتہ میرے والد فرماتے تھے کہ میں نے آنجناب کا کلام تو سنا تھا مگر زیارت نہیں کی۔

پھر سید صاحب نے فرمایا کہ میرے جد نے امام سے کلام بھی کیا تھا اور زیارت سے بھی مشرف ہوئے تھے۔

• میں نے عرض کیا: اے میرے سردار! اس کا کیا سبب ہے کہ بعض لوگ تو حضرت کی زیارت سے مشرف ہوتے ہیں اور بعض محروم رہتے ہیں؟

• انھوں نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا ہے فضل و احسان فرماتا ہے۔ یہ اُس کی حکمت بالغہ اور عظمتِ قاہرہ ہے۔ دیکھو! بندوں ہی میں سے تو کچھ بندے نبوت و رسالت اور ولایت کے لیے مخصوص کیے گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان انبیاء و مرسلین اور اوصیاء متعینین کو اپنی ساری مخلوق پر حجت اور اپنے بندوں کے درمیان ان کو وسیلہ اور ذریعہ قرار دیتا رہا ہے تاکہ جو شخص ہلاک اور گمراہ ہو وہ تمام حجت کے بعد ہلاک ہو اور جو زندہ رہے اور ہدایت پائے وہ بھی دلیل و حجت کے

ساتھ زندہ رہے۔ اسی بنا پر خداوند عالم کی اپنے بندوں پر مہربانی ہے کہ وہ کسی وقت زمین کو اپنی جنت کے وجود سے خالی نہیں چھوڑتا، اور ہر جنت خدا کے لیے ناپ وسفیر کی ضرورت بھی لازمی ہے جو اس کی طرف سے لوگوں تک احکام کی تبلیغ کرتا ہے۔ اس کے بعد سید سید محمد اللہ نے مجھے اپنے ساتھ لیا اور شہر کے باہر اگر باغات کی طرف چل دیے میں نے دیکھا کہ ان باغات میں نہریں جاری ہیں اور انواع و اقسام کے ایسے عمدہ پھل اور ایسے شیریں میوے ہیں جیسے انگور، انار اور امروہ وغیرہ جن کی مثال عراق، عرب، عجم اور شام میں بھی نہیں۔ ابھی ہم ایک باغ سے دوسرے باغ کی سیر میں مصروف تھے کہ ایک حسین و جمیل شخص اونچی لباس پہنے ہوئے ہماری طرف سے گذرا اور سلام کر کے آگے بڑھ گیا۔ مجھے اس کا یہ ادب بہت پسند آیا۔ میں نے سید سید محمد اللہ سے دریافت کیا: یہ کون شخص تھا؟

انہوں نے فرمایا: تم یہ سامنے جو پہاڑ دیکھتے ہو اس کے اوپر ایک نہایت خوشنما مقام ہے جہاں سایہ دار درخت کے نیچے پانی کا چشمہ ہے اس کے آگے اینٹوں کا بنا ہوا قتبہ ہے۔ شیخ اور اس کے ساتھ ایک اور آدمی ہے دونوں اس قتبہ کے خادم ہیں۔ میں ہر جمعہ کی صبح کو وہاں جاتا ہوں اور امام علیہ السلام کی زیارت اور دو رکعت نماز پڑھتا ہوں، یہیں سے مجھ کو ایک نامہ ملتا ہے جس میں مومنین کے معاملات سے متعلق تمام وہ ضروری باتیں درج ہوتی ہیں جن کا میں حاجت مند ہوتا ہوں اور ان ہی ہدایات پر عمل کرتا ہوں۔ مناسب ہے کہ تم بھی اس مقام پر جباؤ اور امام علیہ السلام کی زیارت پڑھو۔

چنانچہ میں اس پہاڑ پر گیا اور اس قتبہ کو ویسا ہی پایا جیسا کہ جناب سید سید محمد اللہ نے بیان فرمایا تھا، دونوں خادم وہاں موجود تھے جن میں سے ایک نے میرا خیر مقدم کیا، مگر دوسرے کو میرا آنا گوارا گذرا۔ تاہم پہلے شخص نے دوسرے کو سمجھایا کہ تمھیں ناخوش نہ ہونا چاہیے، میں نے اسے سید شمس الدین محمد عالم کے ہمراہ دیکھا ہے۔

یہ سن کر وہ بھی میری طرف متوجہ ہوا اور اس نے بھی خوش آمدید کہا، دونوں مجھ سے بات چیت کرتے رہے، پھر انہوں نے مجھے روٹی اور انگور کھلائے اور اس چشمے کا پانی پلایا۔ بعد میں نے وضو کر کے دو رکعت نماز پڑھی۔ اس کے بعد میں ان خادموں سے دریافت کیا کہ تم لوگوں نے امام علیہ السلام کو دیکھا ہے؟

انہوں نے کہا: امام علیہ السلام کو دیکھنا نامکن ہے۔ اور یہیں اجازت نہیں ہے کہ کسی سے ایسی بات کریں۔

پھر میں نے ان سے اپنے لیے دعا کی التماس کی اور انہوں نے دعا کی، اس کے بعد میں وہاں سے شہر میں واپس آکر جناب سید سید محمد اللہ کے مکان پر حاضر ہوا تو معلوم ہوا کہ وہ موجود نہیں ہیں تو میں شیخ محمد کے پاس گیا، جو مجھے اپنے ہمراہ کشتی میں لے کر آئے تھے اور ان سے پورا واقعہ پہاڑ پر جانے اور ایک خادم کے ناخوش ہونے کا بیان کیا۔

• شیخ محمد نے کہا: اس میں خادم کی ناخوشی اس لیے تھی کہ سوائے سید شمس الدین محمد عالم جیسے لوگوں کے کسی دوسرے کو اس پہاڑ پر جانے کی اجازت نہیں ہے۔

• پھر میں نے شیخ محمد سے سید صاحب کے حالات دریافت کیے۔

• انہوں نے کہا: سید صاحب، حضرت امام زمانہ علیہ السلام کی اولاد میں سے ہیں۔

• امام علیہ السلام کی پانچویں پشت میں ہیں اور آنجناب کے حکم سے نائب خاص ہیں۔

• شیخ زین الدین علی بن فاضل مازندرانی ناقل ہیں کہ سید شمس الدین محمد عالم (اللہ تعالیٰ ان کو طویل عمر کرامت فرمائے) سے میں نے عرض کیا کہ اگر آپ اجازت مرحمت فرمائیں تو بعض مسائل جنکی مجھے احتیاج رہتی ہے آپ کی خدمت میں پیش کروں اور خواہش ہے کہ قرآن مجید سناؤں اور علوم دینیہ کے بعض مشکل مقامات آپ سے حل کروں۔

• سید صاحب نے میری درخواست منظور فرمائی اور کہا کہ جب ایسے ضروری امور ہیں تو بہتر ہے کہ قرآن مجید سے ابتداء کرو۔

• چنانچہ میں نے قرآن مجید کی قرأت شروع کی جب قاریوں کے اختلافی مقامات آتے تو میں کہتا کہ اس کو حمزہ (قاری) نے اس طرح پڑھا ہے، کسائی نے یہ کہا ہے، عاصم کا یہ قول ہے ابو عمرو بن کثیر کی قرأت اس طرح ہے۔

• سید صاحب نے فرمایا: مجھے ان سے کوئی تعلق نہیں۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آخری حج کو افرمایا تو جبریل امین نازل ہوئے اور کہا کہ اے محمد! قرآن مجید کو میرے سامنے تلاوت کیجیے تاکہ سورتوں کے اوائل و اواخر اور ان کی شان نزول آپ کو بتادی جائے۔

• پس حضرت امیر المومنین اور ان کے فرزند امام حسن و امام حسین، ابی بن کعب، عبداللہ بن مسعود، حذیفہ یامی، جابر بن عبداللہ انصاری، ابوسعید خدری، حسان بن ثابت اور ان کے علاوہ دوسرے اصحاب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جمع ہوئے اور آپ نے اول سے آخر تک قرآن مجید کی تلاوت فرمائی جن مقامات پر اختلاف تھا جبریل امین نے آنحضرت سے بیان کر دیا اور امیر المومنین نے اس کو پوست پر تحریر فرمایا

پس تمام قرآن مجید حضرت امیر المؤمنین و وصی رسول رب العالمین کی قرأت سے ہے۔

• میں نے عرض کیا: اے میرے سید و سرور! میں یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ بعض آیات بعض دیگر آیتوں سے غیر مربوط ہیں، ان کے ماقبل و مابعد میں بظاہر کو ربط ہی نہیں ہے میں ان کے سمجھنے سے قاصر ہوں۔؟

• آپ نے فرمایا: صحیح کہتے ہو، ایسی ہی صورت ہے۔ اس کا سبب یہ ہے کہ جب سید البشر حضرت محمد بن عبد اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس دار فنا سے دار بقا کی طرف کوچ فرمایا تو خلافت ظاہری کے دور حکومت میں جو کچھ ہوا وہ تو ظاہری ہے لیکن اس وقت امیر المؤمنین علیہ السلام خود جمع شدہ قرآن مجید کو ایک کپڑے میں لپیٹ کر مسجد لائے سب لوگوں کی موجودگی میں، فرمایا: یہ کتاب اللہ حق سبحانہ تعالیٰ ہے اور حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھے حکم فرما گئے ہیں کہ تمہارے سامنے پیش کر دوں، تاکہ اُس دن کے لیے امام حجت ہو جائے جبکہ خداوند عالم کے سامنے میری تمھاری پیشانی ہوگی۔؟

اس کا جواب دو شخصوں نے یہ دیا کہ ہم تمہارے قرآن کے محتاج نہیں ہیں۔

• امیر المؤمنین نے فرمایا: میرے حبیب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمہارے اس جواب کی بھی خبر دے گئے ہیں لیکن میں نے تو اس وقت تم سے حجت پوری کر دی ہے۔

• یہ فرما کر امیر المؤمنین ۴ اس قرآن کو لیے ہوئے اپنے بیت الشرف تشریف لے گئے، مگر بارگاہ الہی میں عرض کرتے جاتے تھے کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو حق ہے، تو واحد و یکتا ہے، نیز کوئی شریک نہیں، اس امر کا کوئی رد کرنے والا نہیں جو تیرے علم میں گزر چکا ہے اس کو کوئی روک نہیں سکتا جو تیری حکمت کا تقاضہ ہو پس اُس روز جبکہ تیری جناب میں حاضری ہوگی تو میرے لیے گواہ رہنا۔

اس کے بعد مسلمانوں کو یہ حکم دیا گیا کہ تم میں سے جس کے پاس قرآن کی جو آیت یا سورۃ ہو اس کو لبیک دربار میں آئے۔

اس پر ابو عبیدہ بن جراح حضرت عثمان و سعد بن ابی وقاص، معاویہ بن ابی سفیان عبد الرحمن بن عوف، طلحہ بن عبد اللہ، ابوسعید خدری، حسان بن ثابت اور دوسرے لوگ آئے سب نے قرآن جمع کیا اور وہ آیتیں نکال دی گئیں جن میں مطاعن تھے اور ان بد اعمالیوں کا ذکر تھا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کے بعد لوگوں سے صاف ہوئے والی تھیں۔ اسی وجہ سے تم

سے لکھا ہوا حضرت صاحب الامر علیہ السلام کے پاس محفوظ ہے جس میں ہر چیز کا بیان ہے یہاں تک کہ کسی کے بدن پر خراش کر دینے کے بدلے کا بھی ذکر ہے۔ لیکن اس میں کوئی شک و شبہ نہیں کہ موجودہ قرآن کلام الہی ہے۔ یہ امر اسی طرح حضرت صاحب الامر علیہ السلام کی طرف سے ہم تک پہنچا ہے۔

غرضیکہ جناب سید سے خدا ان کو سلامت رکھے، میں نے نو گنے مسائل سے زیادہ کے جوابات حاصل کیے جو میرے پاس ایک مجلد میں جمع ہیں، میں نے اس کا نام "فوائد شمسیہ" رکھا ہے اور میں نے ان مسائل سے، سوائے مومنین مخلصین کسی کو مطلع نہیں کیا ہے۔

الغرض جب تیسرا اجتماع آیا جو مہینے کے جمعوں میں سے درمیانی جمعہ تھا اور ہم نماز جمعہ سے فارغ ہوئے تو سید صاحب سدا افاضات مومنین کی غرض سے بیٹھ گئے تو مسجد کے باہر بڑے شور و غل کی آواز میرے کانوں میں آئی۔

• میں نے سید صاحب سے دریافت کیا: یہ کیا شور ہے؟

• انھوں نے فرمایا: یہ ہمارے لشکر کے امراء ہیں جو ہر مہینے کے درمیانی جمعہ کے روز جمع ہو کر سوار ہوتے ہیں اور حضرت صاحب الامر علیہ السلام کے ظہور کا انتظار کرتے ہیں۔ یہ سن کر میں نے اس جلوس کو دیکھنے کی اجازت چاہی۔

• سید صاحب نے اجازت دی اور میں مسجد سے نکل کر باہر آیا، دیکھا کہ بڑا مجمع ہے تسبیح و تحمید تہلیل کی آوازیں بلند ہو رہی ہیں اور حضرت قائم بامر اللہ اور ناصح لہرین اللہ حم د بن حسن، مہدی خلف صالح صاحب الزمان علیہ السلام کے ظہور کی سب مل کر دعائیں مانگ رہے ہیں۔

• میں یہ دیکھ کر واپس ہوا تو سید صاحب نے پوچھا: تم نے شکر دیکھا؟

• میں نے عرض کیا: جی ہاں دیکھا۔

• آپ نے فرمایا: شمار بھی کیا؟

• میں نے عرض کیا: جی نہیں۔

• آپ نے فرمایا: یہ پورے تین سو ناصر ہیں، ابھی تیرہ ناصر اور باقی ہیں۔ خداوند عالم اپنی مشیت سے جلد اپنے ولی کے لیے فرج و کشادگی فرمائے واللہ۔ یقیناً وہ جو آدو کریم ہیں نے عرض کیا: میرے سرور! یہ سب کب ہوگا؟

• آپ نے فرمایا: اس کا علم بس اللہ سبحانہ کو ہے جو اُس کی مشیت پر موقوف ہے جس کی چند علامتوں میں سے یہ بھی ہے کہ ذوالفقار نیام سے برآمد ہو کر عربی زبان میں کہے گی "لے ولی اللہ! اللہ کا نام لبیک اٹھ کھڑے ہوں اور اللہ کے دشمنوں کو قتل کیجیے۔"

اس کے علاوہ تین آوازیں بلند ہوں گی جن کو تمام انسان سُنیں گے۔ ایک آواز یہ ہوگی کہ ”اے گروہِ مؤمنین قیامت قریب ہے“ دوسری یہ کہ ظالموں پر خدا کی لعنت“ تیسری یہ ہوگی کہ ”آفتاب کی کرنوں سے ایک جسم ظاہر ہو کہ ندا دے گا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت صاحب الامرؑ م ح م د“ بن حسنؑ مہدیؑ کو مبعوث فرمایا ہے اُن کی بات سنو اور اُن کی اطاعت کرو۔“

مسئلہ (۱)

میں نے عرض کیا: اے میرے سردار! ہمارے منشاخ نے کچھ احادیث حضرت صاحبؑ سے منسوب کی ہیں کہ جو کوئی زمانہ غیبت کبریٰ میں مجھے دیکھنے کا دعویٰ کرے وہ جھوٹا ہے۔ اس کے باوجود خود آپ کے یہاں آنجنابؑ کو دیکھنے والے کہتے ہیں؟

جواب

آپ نے فرمایا: یہ درست ہے۔ مگر حضرت صاحب الامر علیہ السلام نے یہ اُس وقت ارشاد فرمایا تھا جب غیبت کبریٰ کے آغاز ہی میں دشمنوں کی کثرت تھی جن میں اپنے بھی تھے اور اغیار بھی، اور وہ زمانہ خلفاء بنی عباس کی ظالمانہ حکومت کا تھا کہ بیچارے شیعہ آپہن میں بھی حضرت صاحب الامرؑ کے متعلق بات چیت بھی نہ کر سکتے تھے لیکن اب وہ زمانہ گزر چکا ہے، دشمن مایوس ہو گئے، ہمارے شہر اُن کی دسترس میں نہیں اور اُن کے ظلم و ستم سے محفوظ ہیں اور حضرت کی برکت سے کوئی یہاں تک نہیں پہنچ سکتا۔

مسئلہ (۲)

پھر میں نے دریافت کیا: علمائے شیعہ نے ایک حدیث امام علیہ السلام سے اس طرح کی روایت کی ہے کہ آنجنابؑ نے اپنے شیعوں پر جس کو مباح قرار دیا ہے؟ آپ اس کے بارے میں کیا فرماتے ہیں؟

جواب

آپ نے فرمایا: ہاں، آنجنابؑ نے رخصت دیدی ہے اور اولاد علیؑ میں سے اپنے شیعوں کے بیٹے کو مباح کر دیا ہے اور ارشاد فرمایا ہے کہ ان کے واسطے خمس حلال ہے۔

مسئلہ (۳)

میں نے دریافت کیا: دوسرے مسلمانوں کے قیدیوں، کینزوں اور غلاموں کو شیعہ خرید سکتے ہیں؟

جواب

آپ نے فرمایا: ہاں، اُن کے قیدیوں سے بھی اُن کے غیر کے قیدیوں میں سے بھی۔ کیونکہ آنجنابؑ کا ارشاد ہے کہ تم اُن سے اُس چیز کا معاملہ (خرید و فروخت) کر جس کے ساتھ وہ خود معاملات کرتے ہیں۔ (یہ موطر الذکر دو مسئلے فوائدِ شمسیہ میں نوے مسائل کے علاوہ ہیں) شیخ زین الدین علی بن فاضل مازندرانی کا بیان ہے کہ جناب سید نے (اللہ اکو زنده و سلامت رکھے) یہ بھی فرمایا: حضرت کا ظہور رکن و مقام کے درمیان کچھ عرصہ سے طاق سال (جو دو تیسیم نہ ہو سکے مثلاً ۱-۳-۵ وغیرہ وغیرہ) میں ہوگا مؤمنین منتظر رہیں۔

میں نے عرض کیا: اے میرے سردار! میں یہ چاہتا ہوں کہ اب آپ ہی کے زیر سایہ حاضر رہوں، تاہیں کہ خداوندِ عالم حضرتؑ کو ظہور کا اذن عطا فرمائے۔

آپ نے فرمایا: تمھاری وطن والہی کے بارے میں پہلے ہی میرے پاس آنجنابؑ کا حکم آچکا ہے جس کی مخالفت ہمارے لیے نامکن ہے۔ تم عیالدار ہو اور تمھیں اُن سے جدا ہونے کا کافی مدت گزر چکی ہے، مزید اُن سے دور رہنا تمھارے لیے جائز نہیں ہے۔ یہ سنکر میں بہت متاثر ہوا اور رونے لگا۔ پھر عرض کیا: کیا یہ ہو سکتا ہے کہ میرے بارے میں حضرتؑ سے رجوع کیا جائے؟

آپ نے فرمایا: نہیں۔

میں نے عرض کیا: اچھا جو کچھ میں نے یہاں دیکھا یا سنا ہے اس کو دوسروں سے بیان کرنے کی اجازت ہے یا یہ بھی نہیں؟

آپ نے فرمایا: اس میں کوئی مضائقہ نہیں، تم مؤمنین سے بیان کر سکتے ہو تاکہ اُن کے دل مطمئن رہیں، سوائے فلاں فلاں امور کے جن کو کسی پر ظاہر نہ کرنا۔

میں نے عرض کیا: حضرتؑ کے جمالِ مبارک کی زیارت نصیب ہو سکتی ہے؟

آپ نے فرمایا: یہ بھی ممکن نہیں، لیکن ہر مومن مخلص حضرتؑ کو دیکھتا ہے لیکن پہچانتا نہیں، کہ یہ امام زمانہؑ ہیں۔

میں نے عرض کیا: میرے سردار! میں تو حضرتؑ کے مخلص غلاموں میں سے ہوں لیکن زیارت سے محروم نہیں ہو سکا۔

آپ نے فرمایا: تم نے دوسری مرتبہ حضرتؑ کی زیارت کا شرف حاصل کیا ہے۔ ایک تو اُس وقت جب پہلی مرتبہ تم سامرہ آئے تھے اور تمھارے ہمسفر لوگ تم سے آگے بڑھ گئے تھے۔ تم ایک ایسی نہریں پہنچے جس میں پانی نہ تھا، وہاں تم نے سفید و سیاہ رنگ کے گھوڑے پر ایک سوار کو آتے ہوئے دیکھا تھا جن کے ہاتھ میں ایک لانا سا نیزہ تھا اُس کی سنان و شمشیر تھی تم دیکھ کر ڈر گئے تو انھوں نے تمھارے پاس آکر کہا کہ خوف نہ کرو چلے جاؤ تمھارے ساتھی فلاں درخت کے نیچے تمھارا انتظار کر رہے ہیں۔

سید صاحب کے اس بیان سے سارا واقعہ مجھے یاد آگیا میں نے عرض کیا: بیشک ایسا ہی ہوا تھا۔ پھر فرمایا: دوسری مرتبہ جب تم اپنے استاد اندلسی کے ہمراہ دمشق سے مصر کی جانب جا رہے تھے اور قافلہ سے جدا ہو گئے تھے، تم پر بہت خوف طاری تھا اُس وقت سفید پیشانی کے گھوڑے پر ایک سوار آئے تھے جن کے ہاتھ میں نیزہ تھا انھوں نے فرمایا تھا کہ دروست

تمہارے دامنی جانب جو دیہات ہے اس میں جا کر شب بسر کرو وہاں کے لوگوں سے بلاخوف اپنا مذہب ظاہر کر دینا کیونکہ یہ چند دیہات جو دمشق کے جنوب میں واقع ہیں ان کے باشندے سب کے سب مومنین مخلصین ہیں اور طریقہ امیر المومنین جعفر علی بن ابی طالب و ائمہ معصومین علیہم السلام سے متمسک ہیں۔

اننا بیان کر کے سید صاحب نے مجھ سے دریافت کیا: اے ابن فاضل! کیا ایسا ہوا تھا؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں، ایسی صورت پیش آئی تھی۔ پھر میں وہاں گیا، شب بھر بڑے آرام سے سویا، انھوں نے میری بڑی عزت کی، جب میں نے ان سے انکا مذہب پوچھا تو انھوں نے صاف کہہ دیا کہ ہم امیر المومنین، وصی رسول رب العالمین اور ان کی ذریت ائمہ معصومین علیہم السلام کے مذہب پر ہیں۔ میں نے ان سے یہ بھی پوچھا کہ تم نے اس مذہب کو کیسے اختیار کیا اور کس نے تمہاری رہبری کی؟

ان لوگوں نے جواب دیا تھا کہ جب حضرت ابوذر غفاریؓ رکو مدینہ منورہ سے نکلا گیا اور شام بھیجا گیا تو معاویہ نے انھیں ہماری طرف نکال باہر کیا، تو وہ اس سرزمین پر آ گئے۔ بس ان ہی کی وجہ سے اللہ کی برکتیں ہمارے شامل حال ہوئیں۔

پھر میں نے بھی ان لوگوں سے اپنا مذہب ظاہر کر دیا تھا۔ جب صبح ہوئی تو میں نے ان لوگوں سے خواہش ظاہر کی کہ مجھے میرے خانے تک پہنچا دیا جائے۔ انھوں نے دو آدمی میرے ساتھ کر دیے جنھوں نے مجھے قافلہ تک پہنچا دیا۔

سید صاحب سے میں نے یہ بھی دریافت کیا کہ میرے سردار! کیا امام قائم علیہ السلام حج کے لیے تشریف لے جاتے ہیں؟

انھوں نے فرمایا: اے ابن فاضل! تمام دنیا مومن کے لیے ایک قدم ہے تو پھر ان حضرت کا کیا ذکر ہے جن کے وجود کی برکت سے اور ان کے آباؤ اجداد علیہم السلام کے قدم میں منت لزوم کی برکت سے عالم کا وجود ہوا ہے۔ ہاں حضرت ہر سال حج ادا فرماتے ہیں اور مدینہ و عراق و طوس میں اپنے آباؤ اجداد کرام معصومین کی زیارت کر کے یہاں واپس تشریف لاتے ہیں۔

اس کے بعد سید صاحب نے فرمایا کہ اب تم بلا تاخیر عراق واپس جاؤ اور جلد بلاد مغرب سے رخصت ہو جاؤ اور مجھے آپ نے پانچ درہم عطا فرمائے جن پر یہ تحریر کندہ تھی:

”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ النَّاسِ خَيْرًا بِأَمْرِ اللَّهِ“

وہ درہم میرے پاس تبرکات الہیہ محفوظ ہیں۔

پھر انھوں نے مجھے ان ہی کشتیوں کے ساتھ واپس کر دیا جن کے ذریعے سے میں آیا تھا۔ یہاں تک کہ بربر کے اُس شہر تک پہنچ گیا جہاں سے میں داخل ہوا تھا۔ یہاں پہنچ کر میں نے وہ جوار گندم جو میرے ساتھ تھے ایک سو چالیس سونے کے دیناروں میں فروخت کیے اور سید صاحب کے حکم کے مطابق میں نے اندلس کا راستہ اختیار نہیں کیا، بلکہ مغربی شہر طرابلس پہنچا اور وہاں کے حاسیوں کے ہمراہ مکہ پہنچ کر حج سے فراغت پا کر عراق آ گیا۔ اب یہ ارادہ ہے کہ تاحیات نجف اشرف میں قیام کروں اور یہیں موت آجائے۔

شیخ زین الدین علی بن فاضل مازندرانی کا بیان ہے کہ میں نے جزیرہ خضر میں علامہ امامیہ سے صرف پانچ علماء کا تذکرہ سنا تھا۔ سید مرتضیٰ موسوی، شیخ ابو جعفر طوسی، محمد بن یعقوب کلینی، ابن بابویہ قمی اور شیخ ابوالقاسم جعفر بن سعید حلی۔

(نوٹ: ) یہاں ہم چند حکایتیں اور لکھتے ہیں جنہیں ہم نے اپنے قریبی زمانے کے لوگوں سے سنا ہے:-

### ۱ مولانا احمد اردبیلی کی ملاقات امام

بہت سے لوگوں نے سید فاضل امیر عظام سے روایت کی ہے۔ ان کا بیان ہے کہ: ایک شب میں روضہ نجف اشرف کے صحن میں تھا۔ شب کا زیادہ حصہ گزر چکا تھا اور میں صحن کے اندر ادھر ادھر پھر رہا تھا کہ دیکھا، ایک شخص روضہ مقدسہ کی طرف جا رہا تھا۔ میں بھی اس کی طرف بڑھا اور قریب جا پہنچا تو دیکھا کہ وہ میرے استاد فاضل و عالم تھی و زکی مولانا احمد اردبیلی ہیں یہ جان کر میں نے ان سے خود کو چھپا لیا۔ دیکھا کہ وہ روضہ اقدس کے دروازے پر پہنچے، روٹنے کا دروازہ متقل تھا، مگر ان کے پیچھے ہی کھل گیا اور وہ روضے میں داخل ہو گئے۔ میں نے کان لگا کر سنا تو معلوم ہوا کہ وہ کسی سے آہستہ آہستہ باتیں کر رہے ہیں۔ تھوڑی دیر کے بعد وہ روضے سے باہر آ گئے اور دروازہ بند ہو گیا۔ وہ نجف اشرف سے کوفہ کی جانب روانہ ہوئے، میں بھی ان کے تعقب میں چل دیا، مگر اس طرح کہ وہ مجھے نہ دیکھ سکیں۔ وہ مسجد کوفہ میں داخل ہوئے اور اس محراب کے پاس پہنچ گئے جہاں امیر المومنین علیہ السلام نے شہادت پائی تھی۔ وہاں دیر تک ٹھہرے رہے پھر مسجد سے نکل کر نجف اشرف کا رخ کیا۔ میں بھی پیچھے پیچھے چلتا رہا، ابھی وہ مسجد حنّانہ پہنچے ہی تھے کہ مجھے کھانسی آگئی جسے میں ضبط نہ کر سکا۔

آواز سن کر وہ میری طرف متوجہ ہوئے اور مجھے پہچان کر پوچھا کہ تم میرے علام ہو؟

میں نے عرض کیا: جی ہاں۔



آپ نے فرمایا: تم یہاں کیا کر رہے ہو؟  
 میں نے عرض کیا: جب آپ روضہ مقبرہ میں داخل ہوئے تھے میں اُسی وقت سے آپ کے نقش قدم پر چلا آ رہا ہوں، اور میں آپ کو صاحبِ قبر (امیر المومنین) کی قسم دیتا ہوں کہ آپ کے اس شب میں جو کچھ درپیش آیا ہے شروع سے آخر تک سب بتا دیجیے۔  
 آپ نے فرمایا: اچھا، میں اس شرط پر بتاتا ہوں کہ جب تک میں زندہ ہوں کسی کو نہ بتانا۔  
 اور آپ نے جب مجھ سے پکا عہد لے لیا تو فرمایا: سنو! میں چند مسائل پر غور کر رہا تھا جب کچھ نتیجہ خاطر خواہ نہ برآمد ہوا تو سیدھا حلالِ شکلات امیر المومنین علیہ السلام کی بارگاہ میں پہنچ گیا۔ روضہ کا دروازہ مقفل تھا لیکن میرے پہنچنے ہی بغیر کسی کلید کے کھل گیا، جیسا کہ تم نے دیکھا ہوگا۔ میں نے روضہ میں داخل ہو کر اللہ تعالیٰ کی جناب میں دعا کی کہ میرے مولا مجھے سوالات کا جواب عطا فرمادیں تو مطمئن ہو جاؤں، معاً قبر مبارک سے ناگاہ آدازائی کہ مسجد کو نہ جاکر اپنے زمانے کے امام سے مسائل کا حل دریافت کر دو۔  
 چنانچہ میں محرابِ مسجد کو نہ میں گیا، وہاں امام زمانہ موجود تھے، آنجناب سے مسائل دریافت کیے، اور اب میں مطمئن ہو کر اپنے گھر جا رہا ہوں۔

### ۲ امیر اسحاق استرآبادی

مجھ سے میرے والد رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا کہ میرے زمانے میں ایک مرد شریف و صالح جن کا نام امیر اسحاق استرآبادی تھا، نے چالیس حج پایادہ کیے تھے، ان کے لیے لوگوں میں مشہور تھا کہ انھیں طے الارض (زمین کا ان کے لیے پست جانا) درپیش آتا تھا۔  
 چنانچہ ایک مرتبہ جب وہ اصفہان آئے تو میں نے ان سے ملاقات کی اور دریافت کیا کہ لوگوں میں مشہور ہے کہ آپ کو طے الارض ہوتا ہے، کیا یہ درست ہے؟  
 انھوں نے جواب دیا: (ہاں) اس کا سبب یہ ہے کہ ایک سال میں دیگر حاجیوں کے ساتھ بیت اللہ الحرام کی طرف حج کے لیے چل دیا، جب ہمارا قافلہ مکہ مکرمہ سے سات یا نو منزل کے فاصلے پر تھا تو میں قافلے سے بچھڑ گیا۔ اور اس عالم تنہائی میں راستے اور قافلے کی تلاش میں حیران و پریشان تھا، مزید برآں شدتِ پیاس نے بھیجیں کر دیا، جب پریشانی زیادہ لاحق ہوئی اور زندگی سے مایوس ہونے لگا تو ناچا دیمیں نے آواز دی "اے صالح اور اے ابو صالح! اللہ آپ پر رحمت نازل فرمائے، مجھے راستہ بتا دیجیے" اتنا کہنا تھا کہ صحرا کے بالکل آخری سرے پر مجھے ایک بزرگ نظر

دیکھتے ہی دیکھتے جب وہ قریب پہنچے تو وہ ایک جوان خوب رو اور خوش پوشاک گندی رنگ، وضع قطع میں شریف، اونٹ پر سوار پانی کا مشکیزہ لیے چلا آ رہا ہے۔ میں نے ان کو سلام کیا، انھوں نے جواب سلام دیا۔

پھر مجھ سے پوچھا: تم پیاسے ہو؟  
 میں نے عرض کیا: جی ہاں۔  
 چنانچہ انھوں نے میری طرف مشکیزہ بڑھا دیا۔ میں نے لیسکر پانی پیا۔  
 پھر انھوں نے دریافت کیا: تم اپنے قافلے میں پہنچنا چاہتے ہو؟  
 میں نے عرض کیا: جی ہاں۔

انھوں نے مجھ اپنے ساتھ ملتے پر بٹھالیا اور مکہ کی جانب رخ کیا اور روانہ ہو گئے۔ میرا معمول تھا کہ روزانہ حرزِ یحییٰ پڑھا کرتا تھا چنانچہ میں نے پڑھنا شروع کیا، تو انھوں بعض مقامات پر مجھے ٹوکا اور فرمایا، یہ نہیں، بلکہ اس کو اس طرح پڑھو۔ ابھی تھوڑی ہی دیر ہوئی تھی کہ انھوں نے ایک مقام پر پہنچ کر دریافت کیا: اس مقام کو پہچانتے ہو؟  
 جب میں نے اسے پہچاننے کے لیے ادھر ادھر نظریں دوڑائیں تو معلوم ہوا کہ ابیں ابط پہنچ چکا ہوں۔

انھوں نے فرمایا: اچھا، اب تم اتر جاؤ۔  
 میں اتر گیا، اور پلٹ کر دیکھا تو وہ نگاہوں سے غائب ہو چکے تھے۔  
 اب مجھے محسوس ہوا کہ وہ امام قائم علیہ السلام تھے۔ مجھے ان کی حیدرائی اور انھیں نہ پہچانے پر بڑا افسوس اور ندامت ہوئی۔ الغرض جب ہمارا قافلہ مکہ پہنچا اور اہل قافلہ نے مجھے دیکھا، درآنحالیہ وہ لوگ میری زندگی سے مایوس ہو چکے تھے، تو انھوں نے مشہور کر دیا کہ مجھے طے الارض ہوا ہے۔  
 راوی کا بیان ہے کہ میرے والد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میں نے آنجناب کے سامنے حرزِ یحییٰ پڑھا اور آپ نے اس کی تصحیح فرمائی اور پڑھنے کی اجازت دی۔ واللہ اعلم

### ۳ میرزا محمد استرآبادی

سید السند فاضل الکامل میرزا محمد استرآبادی سے روایت ہے، انھوں نے بیان کیا کہ ایک شب میں بیت الحرام کا طواف کر رہا تھا کہ ناگاہ ایک خوب صورت نوجوان تشریف لاتے اور طواف کرنے لگے۔ جب میرے قریب پہنچے تو انھوں نے ایک سرخ گلاب کے پھولوں کا گلہ رستہ مجھے دیا، حالانکہ اُس وقت اُس کا موسم نہ تھا۔ میں نے بڑی خوشی سے لیسکر سوکھا اور دریافت کیا: اے میرے سردار!

- یہ کہاں سے دستیاب ہوا ؟
- انھوں نے فرمایا: خرابات (کھنڈرات) سے۔
- یہ فرما کر وہ غائب ہو گئے اور مجھے نظر نہ آئے۔

## ایک قاشانی کا واقعہ

(۴)

اہل بیان نجف اشرف میں سے کچھ لوگوں نے مجھ سے بیان کیا کہ قاشان کا ایک شخص حج بیت اللہ کے قصد سے چلا اور جب وہ نجف اشرف پہنچا تو شدید بیمار ہو گیا، یہاں تک دونوں پاؤں خشک ہو گئے اور چلنے پھرنے کے قابل نہ رہا۔ اُس کے رفقاء سفر نے اُسے ایک مرد صالح کے پاس چھوڑ دیا، جو روضۂ مقدسہ کے اندر مدرسے کے ایک کمرے میں رہا کرتا تھا، اور خود وہ لوگ حج کے لیے روانہ ہو گئے۔

وہ مرد صالح اُس قاشانی کو روزانہ اپنے حجرے میں بند کر کے در نجف کی تلاش میں صحرایہ طرف چلا جاتا، ایک دن اُس قاشانی نے اُس مرد صالح سے کہا: میں اس حجرے میں رہتے رہتے تنگ آ گیا ہوں، آپ مجھے بھی اپنے ساتھ لے چلیں اور صحرائیں کسی مقام پر بٹھا کر خود آپ جہاں چاہیں چلے جائیں۔

اُس نے یہ بات منظور کر لی اور مجھے اپنے ساتھ لیجا کر مقام قائم علیہ السلام پر بٹھا دیا جو نجف اشرف کی آبادی سے باہر تھا۔ اس نے وہاں حوض میں اپنی قمیص دھو کر ایک درخت پر خشک ہونے کے لیے ڈال دی اور خود صحرایہ طرف روانہ ہو گیا، اور میں محزون و غموم بیٹھا ہوا یہ سوچتا رہا کہ آخر میرا انجام کیا ہوگا۔

اتنے میں میری نظر ایک خوش شکل گندمی رنگ کے جوان پر پڑی، جو صحن میں داخل ہوا اور مجھ پر سلام کیا اور امام قائم علیہ السلام کی عمارت میں داخل ہو گیا۔ وہاں اُس نے نہایت خضوع و خشوع کے ساتھ چند رکعات نماز پڑھی۔ بعد فراغت میرے پاس آیا اور میرا حال دریافت کیا میں نے کہا: میں تو ایسے مرض میں مبتلا ہو گیا ہوں کہ نہ تو یہ مرض ہی جاتا ہے اور نہ میں تیرا ہوں کہ اس سے پیچھا چھوٹے۔

اُس نے کہا: غم نہ کر اللہ تجھے دونوں امور عطا فرمائے گا۔

جب وہ جوان یہ کہہ کر چلا گیا تو میں نے دیکھا کہ وہ قمیص زمین پر گر رہی ہوئی ہے، تو بیاختہ میں نے اٹھ کر وہ قمیص اٹھالی اور اُسے دھو کر پھر درخت پر ڈال دیا اب مجھے خیال آیا کہ میں تو اُنٹے کے قابل نہ تھا، یہ کیا ہوا گویا میں مریض ہی نہ تھا لیکن میں سمجھ گیا کہ وہ امام قائم تھے۔ یہ خیال آتے ہی میں باہر صحن

کی طرف دوڑا، مگر کوئی نظر نہ آیا۔ اب تو مجھے سخت ندامت ہوئی۔ کچھ دیر کے بعد جب وہ مرد صالح صحرائے واپس آیا تو مجھے دیکھ کر حیران ہو گیا۔ اور مجھ سے دریافت کیا کہ یہ کیسے ہو گیا۔ ؟ میں نے سارا قصہ بیان کر دیا، تو وہ بھی اپنی محرومی پر افسوس کرنے لگا پھر میں اُس کے ساتھ حجرے میں واپس آ گیا۔

لوگوں کا بیان ہے کہ وہ اپنے رفقاء حج کی واپسی تک صحت مند رہا۔ جب وہ لوگ واپس آ گئے اور اُس نے اُن کو دیکھا تو پھر بیمار پڑ گیا اور مر گیا اور اُسے صحن میں دفن کر دیا گیا۔ اس طرح امام قائم علیہ السلام نے فرمایا تھا کہ دونوں امور سوچائیں گے تو وہ قول اس طرح درست ہو گیا کہ فقہ اہل نجف میں بہت شہور ہے۔ مجھ سے وہاں کے ثقہ لوگوں نے بیان کیا۔

## بحرین میں ایک انار پر خلفاء الراجلہ کے نام مع کلمہ شہادتین تحریر تھا

(۵)

علامہ مجلسی علیہ الرحمہ کا بیان ہے کہ میں نے بعض معتد اور ثقہ افاضل سے سنا ہے کہ: جس وقت بحرین انگریزوں کی حکومت میں تھا تو انھوں نے ایک مسلمان کو اس خیال سے بحرین کا حاکم مقرر کر دیا تاکہ مسلم حکمران کی وجہ سے وہاں کے تعمیری و اصلاحی حالات قابل اطمینان رہیں مگر چونکہ مسلمان کو حاکم مقرر کیا تھا وہ پکا ناصبی (دشمن اہل بیت) تھا اور اُس کا وزیر اُس سے بھی زیادہ ناصبی اور دشمن اہل بیت رسول تھا۔ اور ہمیشہ بحرین کے مومنین کے درپے اذیت رہتا۔ اور نوع بہ نوع مکرو و جیلہ کر کے انھیں نقصان پہنچا رہتا تھا۔

ایک روز اُس نے بحرین کے حاکم کو ایک ایسا انار پیش کیا جس پر یہ عبارت کندہ تھی: ”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ الْبُوبُكَ وَعُمَرُ وَعِثْمَانُ وَعَلِيٌّ خُلَفَاءُ رَسُولِ اللَّهِ“

حاکم نے جب اس انار کو دیکھا اور غور کیا تو سمجھ گیا کہ اس پر کچھ کندہ ہے وہ قدرتی تحریر ہے جو اصلاً انار کے ساتھ منقش ہے۔ اس کا تعلق کسی انسان کی کارگری سے نہیں ہو سکتا۔ وہ متعجب ہو کر وزیر سے کہنے لگا کہ یہ تحریر رافضیوں کے مذہب کو جھٹلانے کے لیے بڑی روشن دلیل ہے اور بڑی مضبوط و قوی حجت ہے۔ سب ان لوگوں کے متعلق تمھاری کیا رائے ہے ؟

وزیر نے کہا: یہ بڑے ہی متعجب لوگ ہیں دلیلوں کو بھی جھٹلا دیتے ہیں، تاہم مناسب

کہ ان کو طلب کریں اور یہ انار دکھائیں۔ اگر انھوں نے اس کو تسلیم کر لیا اور اپنے مذہب کو چھوڑ دیا تو آپ کو بڑا ثواب ملے گا اور اگر انکار کیا اور اپنے ہی مذہب پر جمے رہے تو انھیں ان تین صورتوں میں سے کوئی ایک صورت اختیار کرنے کا حکم دیجیے۔ وہ جس کو چاہیں اپنے لیے پسند کر لیں۔

(۱) یا تو جزیہ دیں اور ذلیل ہو کر رہیں۔

(۲) یا اس دلیل کا جواب لائیں (جو بشکل انار سامنے ہے)

(۳) یا ان میں سے مردوں کو قتل کر دیا جائے اور عورتوں اور بچوں کو قیدی بنالیا جائے، اور ان کا مال، مالی غنیمت شمار کیا جائے۔

وزیر کی یہ رائے حاکم بھرن کو پسند آئی اور بڑے بڑے علماء، فضلاء و اخبار اور نجباء سادات بیکوکار کو حاضر ہونے کا حکم دیا گیا۔ جب سب جمع ہو گئے تو ان کے سامنے وہ انار پیش کیا اور کہا کہ آپ لوگ اس کا شافی جواب دیں، ورنہ تم سب کو قتل کر دیا جائے گا، تمھاری عورتوں اور بچوں کو قیدی بنالیا جائے گا اور تمھارا سب مال و اسباب ضبط کر لیا جائے گا۔ ورنہ آپ لوگ جزیہ دینا قبول کریں اور کفار کی طرح ذلت کے ساتھ زندگی بسر کریں۔

جب انھوں نے یہ سب کچھ سنا تو ان میں سے جو سب سے زیادہ مقتدر حضرات تھے وہ کہنے لگے کہ اے امیر! ہم تین روز کی مہلت مانگتے ہیں ممکن ہے کہ ہم اس کا خاطر خواہ جواب لے آئیں جس سے آپ راضی ہو جائیں اور ہماری دلیل کو تسلیم کر لیں۔ اگر ہم تین روز میں جواب نہ پیش کر سکے تو پھر آپ کو اختیار ہوگا، جو سلوک چاہیں ہمارے ساتھ کریں۔

حاکم نے ان کی یہ درخواست منظور کر لی اور یہ لوگ وہاں سے نہایت خوفزدہ اور حیرت کے عالم میں واپس لوٹے اور اپنا ایک جلسہ منعقد کیا، اتفاقاً رات سے یہ طے پایا کہ شہر کے صالح اور زاہد اشخاص میں سے دس آدمیوں کا انتخاب کیا جائے، پھر ان کس میں سے بھی تین اشخاص منتخب کر لیے جائیں چنانچہ ایسا ہی کیا اور تین آدمیوں کا انتخاب عمل میں آیا۔ پہلے دن ان تینوں میں سے ایک صاحب کو اس کام پر مامور کیا گیا کہ آج شب کو جنگل میں جا کر عبادت الہی میں مشغول رہیں بعد حضرت حجت علیہ السلام سے استخانتہ کریں شاید حضرت اس مصیبت سے نجات کا کوئی طریقہ تعلیم فرمائیں۔

بہر حال وہ صاحب صراحت گئے اور تمام شب خضوع و خشوع کے ساتھ عبادت اور تضرع و زاری میں گزار دی اور بارگاہ الہی میں رعائیں کیں۔ حضرت حجت علیہ السلام سے فریاد کرتے رہے مگر خاطر خواہ نتیجہ برآمد نہ ہوا اور ناکام واپس ہوئے۔ پھر دوسری شب کو دوسرے بزرگ گئے، وہ بھی شب بھر ہی عمل بمالائے اور نامراد واپس ہوئے، اب تو مومنین کی بیکرازی بڑھ گئی۔ پھر تیسری شب کو تیسرے بزرگ جو بڑے متقی و پرہیزگار اور فاضل تھے جن کا نام محمد بن عیسیٰ تھا، سر و پا برہنہ صراحتیں نکل کھڑے ہوئے رات

بہت اندھیری تھی، رو رو کر دعائیں کرتے رہے اور امام زمانہ سے استخانتہ کیا کہ ہم سے اس مصیبت کو دفع کیجیے۔ جب شب کا آخری حصہ آیا تو انھوں نے ایک آواز سنی کہ کوئی یہ خطاب کر رہا ہے کہ: ”اے محمد بن عیسیٰ! تمھاری یہ کیا حالت ہے اور اس وقت صحرائیں کیوں آہ و زاری کرتے ہو؟“

• انھوں نے جواب دیا کہ مجھے میرے حال پر رہنے دو میں ایک بڑی مصیبت کا مارا یہاں اپنے امام سے مدد کا طالب ہوں بس انکی خدمت میں اپنی مصیبت کو پیش کروں گا۔  
• پھر آواز آئی ”اے محمد بن عیسیٰ! میں ہی صاحب الامر ہوں تم اپنی حاجت بیان کرو۔“  
• محمد بن عیسیٰ نے کہا: اگر آپ ہی صاحب الامر ہیں تو سارا قصہ آپ خود ہی جانتے ہیں مجھے بیان کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

• آپ نے فرمایا: ہاں تم ٹھیک کہتے ہو جس مقصد کے لیے تم یہاں آئے ہو تمہیں حاکم نے ڈرایا دھکایا ہے مجھے معلوم ہے۔

• محمد بن عیسیٰ کہتے ہیں کہ یہ کلام معجز بیان سن کر میں اس جانب رخ کیا جس طرف سے یہ آواز آئی تھی اور عرض کیا: اے میرے مولا! جب سب کچھ آپ کو معلوم ہے تو ہم سے اس مصیبت کو دفع کیجیے کیونکہ آپ ہی ہمارے ملجا و ماویٰ اور اس مصیبت کے دفع کرنے پر سجدہ اللہ قادر ہیں۔

• آپ نے فرمایا: اے محمد بن عیسیٰ! غور سے سنو! وزیر کے گھر میں ایک انار کا درخت ہے جس وقت اس میں انار آنے لگتے ہیں تو اس وزیر نے مٹی کا ایک سانچہ بنایا ہے اس کے دو حصے ہیں دونوں میں وہ عبارت لکھی ہے، وہ اس سانچے کو انار پر باندھ دیتا ہے انار جیسے جیسے فربہ ہوتا رہتا ہے وہ عبارت اس پر کندہ ہو جاتی ہے جب مکمل انار تیار ہو جاتا ہے تو وزیر اس سانچے کو انار سے الگ کر لیتا ہے۔ لہذا تم لوگ صبح کو حاکم کے پاس جا کر کہو کہ اس کا جواب وزیر کے مکان پر پہنچ کر دیا جائے گا۔ پھر جب حاکم اس بات پر راضی ہو جائے تو تم گھر کے اندر داخل ہو کر دہنی جانب ایک بالاخانہ دیکھو گے۔ حاکم کو اس کے اوپر لیجانا، اگرچہ وزیر اس سے انکار کرے گا، مگر تم اپنی بات پر جمے رہنا اور وزیر کو اپنے ساتھ رکھنا وہ تم سے پیلے اوپر نہ جانے پائے۔ جب تم بالاخانے پر پہنچو گے تو طاق میں ایک سفید پتیلی رکھی ہوئی دیکھو گے پس اس پر قبضہ کر لینا اس میں وہ سانچہ موجود ہے پھر انار کو اس کے قالب میں رکھ کر حاکم کو دکھا دینا تو اس کا سارا منہ حاکم پر واضح ہو جائے گا۔

پھر آپ نے فرمایا: اے محمد بن عیسیٰ! تم حاکم سے کہنا، اور اب ہمارا دوسرا معجزہ بھی دیکھو وہ یہ ہے کہ وزیر کو حکم دیجیے کہ وہ اس انار کو توڑے جس کے اندر سوائے راکھ اور دھوئیں کے کچھ نہیں ہے

چنانچہ حاکم کے حکم سے جب وزیر اس انار کو توڑے گا تو وہ راکھ اور دھواں اُڑ کر اُس کے چہرے اور دارِ صہی کو اپنی لپیٹ میں لے لیگا اور وہ ذلیل ہو جائے گا۔  
 امام علیؑ سلام کی ہدایت کو سن کر محمد بن عیسیٰ کی خوشی کا ٹھکانہ نہ رہا، حضرت کے سامنے کی زمین کو بوسہ دیا اور نہایت مسرت کے ساتھ شہر میں واپس آگئے اور اپنے تمام لوگوں کو کامیابی کی خوشخبری سنائی۔ علیؑ القباہ تمام علماء وغیرہ جمع ہو کر حاکم کے پاس جا پہنچے اور محمد بن عیسیٰ نے امام علیؑ سلام کی ہدایات کے مطابق وہ سب باتیں حاکم پر ظاہر کر دیں۔

جب حاکم نے وزیر کی اس چالاکی کا عمل یقین کر لیا اور اس کا سارا مکروہ حیلہ حاکم پر ظاہر ہو گیا تو اس نے محمد بن عیسیٰ سے پوچھا کہ یہ بتاؤ یہ سب کچھ تم کہ کس نے بتایا؟  
 اُنھوں نے جواب دیا کہ حجتِ خدا امام زمان علیؑ سلام نے مجھے مطلع فرمایا ہے۔  
 حاکم نے دریافت کیا کہ تمہارے امام کون ہیں؟  
 اُنھوں نے ہر ایک امام کے نام سے اُسے آگاہ کیا اور مزید جو کچھ بتانا تھا سب بتا دیا۔  
 حاکم نے کہا: آپ اپنا ماتمہ بڑھائیے تاکہ میں اس مذہب پر بیعت کروں۔

یہ کہہ کر حاکم نے کلمہ پڑھا:  
 "وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ وَأَنَّ عَلِيًّا وَلِيُّ اللَّهِ وَوَصِيحُ رَسُولِ اللَّهِ وَخَلِيفَتُهُ بِإِذْنِ اللَّهِ"

پھر باقی ائمہ علیہم الصلوٰت والسلام میں سے ہر ایک کا نام لیکر اُن کی امامت و ولایت کا اقرار کیا اور بہترین صاحبِ ایمان ہو گیا۔ اور اس مکار وزیر کو قتل کر دیا۔ نیز اہل بحرین سے معذرت چاہی اور اُن کے ساتھ اعزاز و اکرام سے پیش آنے لگا۔

یہ واقعہ اہلِ ایمان بحرین میں بہت مشہور ہے اور فاضلِ مشق محمد بن عیسیٰؑ کی قبر بھی وہیں ہے جس کی زیارت کے لیے لوگ بکثرت آتے رہتے ہیں۔

# بَحَارُ الْأَخْوَارِ



## بَابُ ۲۵

### بِسْتِ وَ پَنجَم



علاماتِ ظہورِ خروجِ سفیانی  
 اور خروجِ دَجَّال کا ذکر

## باب ۲۵

علامات ظہور، خروجِ سفیانی اور خروجِ دجال کا ذکر

نزولِ حضرت عیسیٰ اور امام قائمؑ  
کی اقتدا میں نماز ادا کرنا ①

ملاحقانی نے جلودی سے، انھوں نے ہشام بن جعفر سے، ہشام نے حماد سے حماد  
عبداللہ بن سلیمان سے (جو کتبِ سادی کے قاری تھے) روایت کی ہے، اُن کا بیان ہے کہ میں نے  
انجیل میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اوصاف کا ذکر پڑھا، اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا  
اے عیسیٰ ”ارْفَعَكَ اِلَيْنَا ثُمَّ اَهْبَطَكَ فِيْ اٰخِرِ الزَّمَانِ لِتُرَىْ اُمَّةٌ ذٰلِكَ  
النَّبِيُّ الْعَجَابُ وَلِتَعْلَمَنَّهُمْ عَلٰى اللُّغَيْنِ الدَّجَالُ اَهْبَطَكَ  
فِيْ وَقْتِ الصَّلَاةِ لِتُصَلِّيَ مَعَهُمْ اِنَّهُمْ اُمَّةٌ مَّرْجُوْمَةٌ“  
اے عیسیٰ (میں تمہیں انجی طرٹ اٹھاؤں گا اور پھر تمہیں آخر زمانہ میں نازل کروں گا تاکہ  
تم اُس نبی کی امت کے عجائب دیکھو اور دجال ملعون کے مقابلے میں ان کی مدد  
کرو تمہیں عین نماز کے وقت پرنازل کروں گا، تاکہ تم ان کی معیت میں نماز بھی  
پڑھو، اس لیے کہ وہ امتِ مرجومہ ہیں۔)

(امالی صدوق)

آخر زمانہ میں نیکی کو بدی اور  
بدی کو نیکی سمجھا جائے گا ②

ہارون نے ابنِ صدقہ سے، انھوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام  
سے اور آپ نے اپنے پدر بزرگوار سے روایت نقل فرمائی ہے کہ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
نے اپنے اصحاب سے فرمایا:

”وَكَيْفَ بِكُمْ اِذَا فُسِدَ نِسَاؤُكُمْ وَفُسِقَ شَبَابُكُمْ وَلَمْ تَأْمُرُوا  
الْمَعْرُوفَ وَلَمْ تَنْهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ“ ؟

آپ نے فرمایا ”و“ اُس وقت تمہارا کیا حال ہوگا جب تمہاری عورتیں فاسد ہو جائیں گی اور  
تمہارے جوان فاسق ہو جائیں گے، اور جب تم لوگ نیکی کا حکم دینے سے  
گریز کر دو گے اور کسی کو بُرائی سے منع نہ کرو گے ؟“

عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! کیا ایسا بھی ہوگا ؟  
قَالَ ۳: ”نَعَمْ وَشَرُُّ مِنْ ذٰلِكَ“ ؟ ”كَيْفَ بِكُمْ اِذَا اَمَرْتُمْ بِالْمُنْكَرِ  
وَسَهَيْتُمْ عَنِ الْمَعْرُوفِ“

آپ نے فرمایا (ہاں، بلکہ اس سے بھی بدتر ہوگا،) بتاؤ، اُس وقت تم لوگوں کا کیا حال  
ہوگا جب تم بُرائی کا حکم دو گے اور نیکی سے روکو گے)

عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! کیا ایسا بھی ہوگا ؟  
قَالَ ۴: ”نَعَمْ، وَشَرُُّ مِنْ ذٰلِكَ، كَيْفَ بِكُمْ اِذَا رَاَيْتُمُ الْمَعْرُوفَ  
مُنْكَرًا وَالْمُنْكَرَ مَعْرُوفًا“

آپ نے فرمایا: (ہاں، بلکہ اس سے بھی بدتر ہوگا۔ اُس وقت تمہارا کیا حال ہوگا جب  
تم لوگ نیکی کو بدی سمجھنے لگو گے اور بدی کو نیکی سمجھو گے ؟)

(قریب الاسناد)

### خُفِّ البَيِّدَا ③

حنان سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے زمین  
کے شق ہونے کے متعلق دریافت کیا تو آپ نے فرمایا:

قَالَ ۵: ”اَنَا صُهْرًا عَلٰى الْبَرِيدِ عَلٰى اُثْنَى عَشْرِ مِيلًا مِنَ الْبُرَيْدِ الَّذِي  
يَذَاتُ الْجَيْشِ“

آپ نے فرمایا: (مقام صفراء میں جو مکہ و مدینہ کے درمیان ایک وادی ہے اور ذات الجیش  
سے بارہ میل دور ہے)

(قریب الاسناد)

### ایک آیت کی تفسیر ④

ابو جارد نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے قرآن مجید  
کی آیت ”اِنَّ اللّٰهَ قَادِرٌ عَلٰى اَنْ يُنْزِلَ اٰیَةً“ (سورۃ الاحقاف ۳)  
(بیشک اللہ اس پر قادر ہے کہ آیت (نشانی) نازل کر دے)

کی تفسیر میں ارشاد فرمایا:۔

قَالَ: "وَسَيُرِيكَ فِي آخِرِ الزَّمَانِ آيَاتٍ مِنْهَا دَابَّةُ الْأَرْضِ  
وَالدَّجَالُ وَنُزُولُ عِيسَى بْنِ مَرْيَمَ وَطُلُوعُ الشَّمْسِ  
مِنْ مَغْرِبِهَا"

آپ نے فرمایا (اللہ تعالیٰ تمہیں آخری زمانے میں اپنی بہت سی نشانیاں دکھائے گا ان میں  
دَابَّةُ الْأَرْضِ کا ظہور اور دجال کا خروج، حضرت عیسیٰ بن مریم کا آسمان سے  
نزول اور آفتاب کا مغرب سے طلوع ہونا ہے۔)

☆ نیز حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے قرآن مجید کی اس آیت:  
"قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلَى أَنْ يَبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا بَاقًا فَذُكِّرُوا  
رَبِّ السَّمَوَاتِ" (کہہ دیجیے کہ وہ اس بات پر قادر ہے کہ تم پر عذاب بھیجے تمہارے اوپر سے) (الانعام: ۶۰)

کے متعلق روایت ہے۔ آپ نے فرمایا:  
"قَالَ: "مَنْ فُوتَكُمْ" هُوَ الدَّجَالُ وَالصَّبِيحَةُ "أَوْ مَنْ تَحْتَ أَرْجُلِكُمْ"  
"وَهُوَ الْخُسْفُفُ"، "أَوْ يَلْبِسُكُمْ شَيْعًا"، "وَهُوَ اخْتِلَافٌ فِي  
الْيَدَيْنِ، وَطَعَنَ بَعْضُكُمْ عَلَى بَعْضٍ"، "وَيَذِيقُ بَعْضُكُمْ  
بِأَسْنِ بَعْضٍ"، "وَهُوَ يَقْتُلُ بَعْضُكُمْ بَعْضًا وَكُلُّ هَذَا فِي  
أَهْلِ الْقِبْلَةِ"

فرمایا (مَنْ فُوتَكُمْ سے مراد دجال کا خروج اور ندائے آسانی ہے اور "أَوْ مَنْ تَحْتَ أَرْجُلِكُمْ"  
سے مراد زمین کا شق ہونا ہے، اور "أَوْ يَلْبِسُكُمْ شَيْعًا" سے مراد دین  
میں اختلاف، ایک دوسرے پر طعن زنی ہے، اور "وَيَذِيقُ بَعْضُكُمْ بِأَسْنِ  
بَعْضٍ" سے مراد یہ ہے کہ تم لوگ آپس میں ایک دوسرے کو قتل کرو گے اور یہ سب  
کچھ اہل قبلہ (مسلمانوں) ہی کے درمیان ہوگا۔) (قرب الاسناد)

### ظہور امام قائم اور خروج سفیانی دونوں حتیٰ ہی

ابن عینی نے ابن اسباط سے روایت کی ہے کہ حضرت ابوالحسن امام علی الرضاؑ

نے فرمایا:

"کیا تمہارا خیال ہے کہ امام قائم علیہ السلام کا ظہور بغیر سفیانی کے ظہور کے

ہو جائے گا۔ ہرگز ایسا نہیں ہوگا بلکہ ظہور امام قائم بھی سختی اور خروج سفیانی

بھی حتیٰ ہی ہے امام قائم کا ظہور سفیانی کے خروج کے بعد ہی ہوگا۔" (قرب الاسناد)

### قبل از ظہور مسلسل کشت و خون

(۴)

ابن عینی نے بزنطی سے، بزنطی نے حضرت امام رضا علیہ السلام سے روایت کی ہے  
آپ نے فرمایا: "قَدْ آمَ هَذَا الْأَمْرَ قَتْلُ بِيُوحٍ"

(ظہور امام قائم سے پہلے قتل بیوح ہوگا)

میں نے عرض کیا: قتل بیوح کا کیا مطلب ہے؟

آپ نے فرمایا: "ذَائِمٌ لَا يَفْتَرُ"

(مسلسل کشت و خون)

### ظہور قائم سے پہلے چار حادثات

(۵)

اپنے اسناد کے ساتھ راوی کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام رضا علیہ السلام کو  
فرماتے ہوئے سنا:

"يَزْعُمُ ابْنُ أَبِي حَمْزَةَ أَنَّ جَعْفَرَ بْنَ أَرْعَمَ أَنَّ أَبِي الْقَاسِمِ وَمَا عَلِمَ

جعفر بنما يحدث من امر الله فوالله لقد قال الله تبارك و

تعالیٰ یحکم لرسوله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

"مَا أَدْرِي مَا يَفْعَلُ بِي وَلَا يَكْفُرُ أَنْ أَتَّبِعَ إِلَّا مَا يُوحَى إِلَيَّ"

(سورة الاحقاف آیت ۹)

(ابن ابی حمزہ نے یہ سنا کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کا خیال تھا کہ میرے

والد (امام موسیٰ کاظم بن امام جعفر) قائم آل محمد ہیں۔ مگر امام جعفر صادقؑ کو کیا

معلوم کہ اللہ کی طرف سے کیا امر ظاہر ہوگا۔ خدا کی قسم اللہ تبارک و تعالیٰ

قرآن مجید میں اپنے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قول نقل فرماتا ہے کہ:

"میں نہیں جانتا کہ میرے یا تمہارے ساتھ کیا کیا جائے گا میں تو ہر

اُسی کا پیروی کرتا ہوں جو مجھ پر وحی کی جاتی ہے۔"

☆ اور امام ابو جعفر محمد باقر علیہ السلام بھی فرمایا کرتے تھے کہ:

"أَرْبَعَةُ أَحْدَاثٍ تَكُونُ قَبْلَ قِيَامِ الْقَائِمِ تَدُلُّ عَلَى خُرُوجِهِ

مِنْهَا أَحْدَاثٌ قَدْ مَضَى مِنْهَا ثَلَاثَةٌ وَبَقِيَ وَاحِدٌ"

(قبل قیام قائم چار حادثات ہوں گے جو اُنکے خروج کی دلیل ہوں گے ان میں

تین واقعے تو گزر چکے ہیں ایک باقی ہے۔  
ہم لوگوں نے عرض کیا: ہم آپ پر قربان، وہ کون کونسے واقعات ہیں جو گزر چکے؟  
آپ نے فرمایا:

”رجب خلع فیہ صاحب خراسان ورجب و شب فیہ علی  
ابن زبیدہ، ورجب یخرج فیہ محمد بن ابراہیم  
بالکوفۃ“

(ایک وہ رجب جس میں صاحب خراسان نے خلع (خلافت) کیا (یعنی اس  
نے مامون کو خلافت و حکومت سے ہٹایا اور اس کا نام سکون اور خطبوں سے  
نکالا) پھر رجب آیا تو اُس نے ابن زبیدہ پر حملہ کر دیا (اور امین کو حکومت  
سے ہٹا دیا) پھر ماہ رجب آیا تو محمد بن ابراہیم (بن اسماعیل بن ابراہیم  
بن حسن بن امام حسن علیہ السلام المعروف بہ ابن طباطبائی) نے کوفہ میں خروج کیا  
ہم لوگوں نے عرض کیا اور چوتھا رجب اسی سے متصل ہوگا؟  
آپ نے فرمایا: حضرت ابو جعفر علیہ السلام نے اتنا ہی فرمایا تھا۔  
(قرب الاسناد)

### ۱) زوالِ بنی عباس کی پیشینگوئی

اپنے اسناد کے ساتھ راوی کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام رضا علیہ السلام سے دریافت  
کیا کہ یہ امر فرج اب کتنا قریب ہے؟  
آپ نے فرمایا: حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام  
سے نقل فرمایا کہ آپ نے فرمایا:

”اول علامات الفرج سنة خمس وتسعين ومائة في سنة

ست وتسعين مائة تخرج العرب اعنتها وفي سنة سبع و

تسعين ومائة يكون الفنا وفي سنة شان وتسعين و

مائة يكون الحبل: فقال: اما تری بنی ہاشم قد انقلبوا اهلہم اولہم“

فرمایا (فرج کی پہلی علامت ۱۹۵ھ میں ظاہر ہوگی، پھر ۱۹۶ھ میں اہل عرب سے عنان

حکومت چھین جائے گی اور ۱۹۷ھ میں فنا ہے اور ۱۹۸ھ میں جلا وطنی ہے۔

”پھر فرمایا“ کیا تم نہیں دیکھتے کہ بنی ہاشم کے اہل و عیال کو جڑ سے اکھاڑ دیا گیا؟

میں نے عرض کیا: ان لوگوں کے لیے جلا وطنی ہے؟

قال: ”وغیرہم، وفي سنة تسع وتسعين ومائة يكشف الله البلاد  
انشاء الله وفي سنة مائتين يفعل الله ما يشاء“

آپ نے فرمایا: (دوسروں کے لیے بھی اور ۱۹۹ھ انشاء اللہ ساری بلائیں چھٹ جائیں گی اور  
سنہ ۲۰۰ھ میں جو اللہ چاہے گا وہی ہوگا۔)

ہم نے عرض کیا: ہماری جانیں آپ پر قربان، یہ فرمائیں کہ سنہ ۲۰۰ھ میں کیا ہوگا؟

قال: ”لو اخبرت احدا لا خبرتكم ولقد خبرت عما ينكم فما

كان هذا من سراجي ان يظهر هذا مني اليكم ولكن

اذا اراد الله تبارك وتعالى اظهر رشي من الحق لم يقيد

العبياد على سقوه“

آپ نے فرمایا: اگر میں نے کسی اور کو بتایا ہوتا تو مجھ کو بھی بتا دیتا۔ اور میرے خیال میں یہ بھی

مناسب نہیں کہ میری طرف سے اس کا اظہار تم پر ہو۔ مگر جب اللہ تعالیٰ کسی

امر کا اظہار چاہے گا تو کوئی شخص اس کو پوشیدہ نہ رکھ سکے گا۔

میں نے عرض کیا: میری جان آپ پر قربان، آپ نے اپنے پدر بزرگوار کا قول نقل کرتے ہوئے

سال کی ابتداء میں فرمادیا تھا کہ آلِ فلاں کی حکومت فلاں اور فلاں پر ختم ہو جائے

گی اور ان دونوں کے بعد آلِ فلاں کی حکومت نہیں رہے گی۔؟

آپ نے فرمایا: ہاں، میں نے ایسا کہا تھا۔

میں نے عرض کیا: اللہ آپ کو اچھا رکھے، یہ بتائیں کہ جب آلِ فلاں کی حکومت ختم ہو جائیگی تو پھر کیا

قریش میں سے کسی شخص کی حکومت قائم ہوگی؟

آپ نے فرمایا: نہیں۔

میں نے عرض کیا: پھر کیا ہوگا؟

آپ نے فرمایا: وہی ہوگا جو تم اور تمہارے اصحاب کہتے ہو۔

میں نے عرض کیا: یعنی خروجِ سفیانی؟

آپ نے فرمایا: نہیں۔

میں نے عرض کیا: پھر قیامِ قائم؟

آپ نے فرمایا: اللہ جو چاہے گا کرے گا۔

میں نے عرض کیا: پھر تو آپ ہی وہ (قائم) ہیں

آپ نے فرمایا: لا حول ولا قوۃ الا باللہ۔ اور فرمایا: اس زمر (قیام قائم) سے قبل کچھ علامات



ظاہر ہوں گی، حرمین یعنی مکہ اور مدینہ کے درمیان حادثہ رونما ہوگا۔

میں نے عرض کیا: کیا حادثہ؟  
آپ نے فرمایا: نکشت و خون اور فلاں شخص آل فلاں میں سے پندرہ آدمیوں کو قتل کرے گا۔

### ۹ ظہور سے پہلے بے مروتی عام ہوگی

ابی نے محمد بن فضیل سے، انھوں نے اپنے والد سے اور انھوں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ میں نے اُن جناب سے عرض کیا کہ میں آپ پر قربان ہوں میں نے سنا ہے کہ آل جعفر کا ایک جھنڈا ہوگا اور آل عباس کے دو جھنڈے۔ آپ کیا فرماتے ہیں اس کے بارے میں؟

قَالَ: "أَمَّا آلُ جَعْفَرٍ فَلَيْسَ بِشَيْءٍ وَلَا إِلَى شَيْءٍ وَالْأَبَّاسُ فَإِنَّ لَهُمْ مَلَكًا مَبْطُنًا يَقْرَأُونَ فِيهِ الْبُعِيدَ وَيُبَا عِدُونَ فِيهِ الْقَرِيبَ وَسُلْطَانُهُمْ عَسِيرٌ لَيْسَ فِيهِ لَيْسَرٌ حَتَّى إِذَا آمَنُوا مَكَوَالَهُ وَآمَنُوا عِقَابَهُ صَبَحَ فِيهِمْ صَبْحَةٌ لَا يَبْقَى لَهُمْ مُنَادٌ يَجْمَعُهُمْ وَلَا يَسْمَعُهُمْ وَهُوَ قَوْلُ اللَّهِ وَرَحْمَتُهُ إِذَا أَخَذَتِ الْأَرْضُ زُخْرُفَهَا وَأَزْيَنَتْ" (سورہ یونس: ۶۴)

آپ نے فرمایا (آل جعفر کو کسی شمار و قطار میں نہیں، لیکن آل عباس کی حکومت دیر تک رہے گی جس میں وہ لوگ دور والوں کو قریب اور قریب والوں کو دور بھیجیں گے اور اُن کی حکومت بڑی مشکل سے قائم ہوگی یہ کام اُن کے لیے آسان نہ ہوگا مگر جب یہ لوگ اللہ کے عذاب اور اس کی سزا سے بخوف ہو جائیں گے تو ان میں ایک آواز بلند ہوگی اور ادھر ادھر اُن لوگوں کا کوئی پکارنے والا نہ ہوگا جو انھیں بلا کر جمع و متحد کرے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: "یہاں تک کہ زمین اُس سے اپنے زیورات (نباتات وغیرہ) اخذ کر لے اور مرتین ہوگئی۔"

میں نے عرض کیا: میں آپ پر قربان، یہ کب ہوگا؟

قَالَ: "أَمَّا إِنَّهُ لَمْ يَوْقُتْ لَنَا فِيهِ وَقْتُ وَلَكِنْ إِذَا أَحَدٌ شَاكُمْ بِشَيْءٍ فَكَانَ كَمَا نَقُولُ: فَقُولُوا: صَدَقَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَإِنْ كَانَ بَيْنَ ذَلِكَ فَقُولُوا: صَدَقَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ

تُوجِرُوا وَأَمَرَ تَيْنِ

آپ نے فرمایا (میں اس کا کوئی وقت مقرر کر کے نہیں بتایا گیا ہے، مگر اس کا خیال رکھو) جب ہم تم لوگوں سے کچھ کہیں اور وہ قول پورا ہو جائے تو تم لوگ کہو کہ "اللہ اور اُس کے رسول نے سچ فرمایا تھا" اور اگر وہ قول پورا نہ ہو تو بھی کہو کہ "اللہ اور اس کے رسول نے سچ فرمایا تھا"

اس طرح تم کو دو مرتبہ ثواب ملے گا۔

ثُمَّ قَالَ: "وَلَكِنْ إِذَا اشْتَدَّتِ الْحَاجَةُ وَالْفَاقَةُ وَأَنْتُمْ النَّاسُ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ فَوَاحٍ تَوَقَّعُوا هَذَا الْأَمْرَ صَبَاحًا وَمَسَاءً" پھر فرمایا: (مگر ہاں، جب فقر و فاقہ شدید صورت اختیار کر لے گا اور لوگ ایک دوسرے کو نہ پوچھیں گے تو اُس وقت صبح و شام اس امر کی امید رکھو۔)

میں نے عرض کیا: فقر و فاقہ تو سمجھ میں آیا، لیکن ایک دوسرے کو نہ پوچھنے کا کیا مطلب ہے؟

قَالَ: "يَا ابْنِ الرَّجُلِ أَخَاهُ فِي حَاجَةٍ فَيُلْقَاهُ بِغَيْرِ الْوَجْهِ الَّذِي يُلْقَاهُ فِيهِ وَيَكَلِّمُهُ بِغَيْرِ الْكَلَامِ الَّذِي كَانَ يُكَلِّمُهُ" آپ نے فرمایا: (جب ایک شخص دوسرے کے پاس جائے گا تو وہ اس خندہ پیشانی سے اس کے ساتھ پیش نہ آئے گا جس طرح وہ پہلے پیش آیا کرتا تھا اور نہ اس اخلاق سے کلام کرے گا جس طرح پہلے بات کیا کرتا تھا۔)

(تفسیر علی بن ابیہم)

### ۱۰ فاسقین اہل قبلہ پر عذاب کا ذکر

ابو جہار و نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے ایک روایت میں نقل کیا کہ آیت "قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِنْ أَنْتُمْ عَذَابُ بَنِي آدَمَ أَوْ نَحَارًا أَمْ لَا يَسْتَعِجِلُ مِنْهُ الْمُجْرِمُونَ" (سورہ یونس: ۵۰) لے رسول! (کہہ دیجئے: ذرا غور تو کرو، اگر اُس کا عذاب تم پر کسی رات یا کسی دن آجائے تو مجھ م لوگ اُس میں کیوں جلدی کر رہے ہیں۔)

کے متعلق فرمایا: "فَهَذَا عَذَابٌ يَنْزِلُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ عَلَى فُسْقَةِ

أَهْلِ الْقَبِيلَةِ وَهُمْ يَجْحَدُونَ نَزْلَ الْعَذَابِ عَلَيْهِمْ"

(آخری زمانے میں فاسقین اہل قبلہ (مسلمان فاسقین) پر نازل ہوگا

جبکہ وہ اپنے اوپر نازل عذاب سے انکار کرتے ہوں گے۔) (تفسیر علی بن ابیہم)

## ایک آیت کی تفسیر کے تحت چند پیشگوئیاں اور احادیث

۱۱

ابو البجارود نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے اس آیت:  
”وَلَوْ تَرَىٰ إِذْ فُزِعُوا مَكَانًا قَوْتًا“ (سورہ سبا آیت ۵۰)  
(اور لے کاش، تم دیکھتے اُن کو جبکہ وہ گہرائے ہوتے پھرے گے  
اور کوئی جائے قنار نہ پائیں گے۔)

کے متعلق روایت نقل کی ہے کہ امام علیہ السلام نے فرمایا:

قَالَ: ”مِنَ الصَّوْتِ، وَذَلِكَ الصَّوْتُ مِنَ السَّمَاءِ“

(یہ فزع اور خون، آواز سے ہوگی اور آواز آسمان سے آئے گی)

قوله: ”وَ أَخِذُوا مِنْ مَّكَانٍ قَرِيبٍ“ (سورہ سبا آیت ۵۰)  
(اور اٹھیں قریبی جگہ سے اخذ کر لیا جائے گا)

قَالَ: ”مِنْ تَحْتِ أَقْدَامِهِمْ خَسَفَ بِهِمْ“

آپ نے فرمایا: (یعنی اُن کے پیروں (قدموں) کے نیچے کی زمین شق ہو جائے گی اور وہ  
زمین کے اندر سما جائیں گے) (تفسیر علی بن ابیہریم)

★ صاحب کشاف نے ابن عباس سے روایت نقل کی ہے، انھوں نے کہا کہ: یہ آیت

خسف بیداء (بیابان میں زمین شق ہونے) کے متعلق نازل ہوئی ہے۔

★ ابو حمزہ ثمالی سے روایت ہے۔ انھوں نے کہا کہ میں نے حضرت علی بن الحسین اور

حسن بن الحسن بن علی دونوں نے فرمایا کہ اس سے مراد وہ بیابان کا لشکر ہے

جو اپنے قدموں کے نیچے سے عذاب میں ماخوذ ہوں گے۔

★ مجھ سے بیان کیا عمرو بن مرہ اور حران بن اعین نے اور انھوں نے ہاجر مکی

سے سنا اور ہاجر مکی کا بیان ہے کہ میں نے جناب اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کو بیان

کرتے ہوئے سنا، وہ فرماتی ہیں کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد

فرمایا: ”يَعُوذُ عَابِدٌ بِالْبَيْتِ فَيُبْعَثُ إِلَيْهِ جَيْشٌ حَتَّىٰ

إِذَا كَانُوا بِالْبَيْدِ إِذَا بِيَدَاءِ الْمَدِينَةِ خَسَفَ بِهِمْ“

آپ نے فرمایا (ایک پناہ لینے والا خانہ کعبہ میں پناہ لیگا اور اس کی گرفتاری کے لیے

لشکر بھیجا جائے گا، جب وہ لشکر بیابان مدینہ پہنچے گا تو زمین شق ہو جائے  
گی اور سارا لشکر اُس میں سما جائے گا۔)

★ حذیفہ سیانی کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اہل مشرق و مغرب کے  
درمیان فتنے کا ذکر فرما رہے تھے کہ:

”فَبَيْنَاهُمْ كَذَلِكَ يَخْرُجُ عَلَيْهِمُ السُّفْيَانِيُّ مِنَ الْوَادِي

الْيَاسِ فِي فُورِ ذَلِكَ حَتَّىٰ يَنْزِلَ دِمَشْقَ فَيُبْعَثُ جَيْشٌ

جَيْشًا إِلَى الْمَشْرِقِ وَالْآخِرَى الْمَدِينَةَ حَتَّىٰ يَنْزِلُوا

بِأَرْضِ بَابِلَ مِنَ الْمَدِينَةِ الْمَلْعُونَةِ، يَعْنِي بَغْدَادَ فَيَقْتُلُونَ

أَكْثَرَ مِنْ ثَلَاثَةِ آلَافٍ وَيَفْضَحُونَ أَكْثَرَ مِنْ مِائَةِ

امْرَأَةٍ وَيَقْتُلُونَ (سبھا) ثَلَاثَ مِائَةِ كَبْشٍ مِنْ بُنَى

الْعَبَّاسِ“

ثُمَّ يَنْجِدُونَ إِلَى الْكُوفَةِ فَيَخْرِبُونَ مَا حَوْلَهَا، ثُمَّ

يَخْرُجُونَ مُتَوَحِّجِينَ إِلَى الشَّامِ فَتَخْرُجُ رَأْيَةُ هُدًى

مِنَ الْكُوفَةِ فَتَلْحَقُ ذَلِكَ الْجَيْشَ فَيَقْتُلُونَهُمْ لَا

يَفْلِتُ مِنْهُمْ مُخْبِرٌ وَيَسْتَقِذُّونَ مَا فِي أَيْدِيهِمْ مِنْ

السَّبْيِ وَالْعَنَائِمِ وَيَحُلُّ الْجَيْشُ الشَّامِي بِالْمَدِينَةِ

فَيَنْتَهِبُونَهَا ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ بِلِيَالِيهَا۔

ثُمَّ يَخْرُجُونَ مُتَوَحِّجِينَ إِلَى مَكَّةَ حَتَّىٰ إِذَا كَانُوا بِالْبَيْدَاءِ

بَعَثَ اللَّهُ جَبْرَائِيلَ۔ فَيَقُولُ: يَا جَبْرَائِيلُ! اذْهَبْ

فَأَبْدُهِمْ، فَيَضْرِبُهَا بِرِجْلِهِ ضَرْبَةً يَخْسَفُ اللَّهُ بِهِمْ

عِنْدَ هَا وَلَا يَفْلِتُ مِنْهَا إِلَّا رَجُلَانِ مِنَ جَيْشِنَا فَلَذَلِكَ

جَاءَ الْقَوْلُ ”وَعِنْدَ جَيْشِنَا الْخَبَرُ الْيَقِينُ“

فَذَلِكَ قَوْلُهُ: ”وَلَوْ تَرَىٰ إِذْ فُزِعُوا مِنْ مَّكَانٍ قَرِيبٍ“

انحراف فرمایا (ابھی وہ لوگ اسی فتنے میں مبتلا ہوں گے کہ اُن پر سفیانی وادی یا بس

اسی وقت (فوراً بعد) خروج کرے گا اور دمشق میں نازل ہوگا، پھر ایک

لشکر مشرق کی طرف روانہ کرے گا اور دوسرا مدینہ کی طرف اور وہ لوگ بر زمین

بابل کے منہوں شہر (بغداد) میں پڑاؤ ڈالیں گے اور وہاں تین ہزار آدمیوں

زیادہ کو قتل کر دیں گے اور ایک سو عورتوں کو بے عزت کریں گے اور بنی عباس کے تین سو جوانوں کو قتل کر ڈالیں گے۔

پھر وہ کوفہ کی طرف بڑھیں گے اور اس کے قرب و جوار کو تاراج کر دیں گے۔ وہاں سے چل کر شام کی طرف رخ کریں گے۔ اُس وقت ایک ہدایت کا علم کوفہ کے برآمدہ ہو گا اور ان میں کے سب ہی کو قتل کر دے گا، ایک کو بھی زندہ نہ چھوڑے گا اور ان کے قبضے میں جتنے قیدی اور اموال غنیمت ہوں گے سب کو آزاد کر لے گا۔ اور دوسرا لشکر مدینہ پہنچے گا اور وہاں تین دن اور تین رات تک لوٹ مار کرتا رہے گا۔

پھر وہ لشکر وہاں سے نکل کر مکہ کی طرف روانہ ہو گا، جب وہ بیابان میں پہنچے گا تو اللہ تعالیٰ حضرت جبرئیل کو بھیجے گا اور حکم دے گا کہ: "اے جبرئیل! جاؤ اور ان سب کو نیست و نابود کر دو۔"

جبرئیل وہاں آئیں گے اور اپنا پاؤں زمین پر ماریں گے زمین شق ہو جائیگی اور وہ سارا لشکر اس میں سما جائے گا صرف قبیلہ جہینہ کے دو آدمی بچیں گے۔ پس: اسی کے متعلق اللہ تعالیٰ کا قول ہے کہ "وَلَوْ تَرَىٰ إِذْ فُتِحُوا....."

اس روایت کو ثعلبی نے بھی اپنی تفسیر میں لکھا ہے۔

☆ اور ہمارے اصحاب نے بھی حالات امام مہدی علیہ السلام میں حضرت امام جعفر صادق اور امام محمد باقر علیہما السلام سے اسی کے مثل روایت نقل کی ہے۔ (بہار الانوار)

## وَإِنِّي لَهُمُ التَّنَاوُشُ... کی تفسیر

(۱۲)

حسین بن محمد نے معنی سے، انھوں نے محمد بن جہور سے، انھوں نے ابن محبوب سے انھوں نے ابو حمزہ سے روایت کی ہے ابو حمزہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر سے سے قول خدا تعالیٰ: "وَإِنِّي لَهُمُ التَّنَاوُشُ مِنْ مَّكَانٍ بَعِيدٍ" (سورہ سبا آیت ۵۱)

(اور مقام بعید سے اُن کی اُس تک رسائی کیونکر ممکن ہے)

کی تفسیر کے متعلق دریافت کیا تو آپ نے فرمایا:

"وَأَنَّهُمْ طَلَبُوا الْمَسِيدَ مِنْ حَيْثُ لَا يَنَالُ وَقَدْ كَانَ لَهُمْ مَبْدُؤُا مِنْ حَيْثُ يَنَالُ" (یعنی وہ لوگ مابعد سے تلاش کرتے تھے جہاں نہ پہنچ سکتے تھے اور ان کے لیے مبدؤ تھا جہاں پہنچ سکتے تھے۔ نکاح کا ہو گا اور انھیں کوئی فائدہ نہ ہو گا (ان میں سے ایک))

## خَسَفَ بَيْدَاهُ اور لشکر سفیانی

(۱۳)

محمد بن عباس نے محمد بن حسن بن علی بن صباح مدائنی سے، انھوں نے حسن بن محمد بن شعیب سے، انھوں نے موسیٰ بن عمر بن یزید سے، انھوں نے ابن عمیر سے، انھوں نے منصور بن یونس سے، انھوں نے اسماعیل بن جابر سے، انھوں نے ابو خالد کابلی سے، اور ابو خالد نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت نقل کی ہے کہ آپ نے فرمایا:

"يَخْرُجُ الْقَائِمُ فَيَسِيرُ حَتَّى يَمُرَّ بِمَرْ، فَيَبْلُغُهُ أَنْ عَامِلَهُ قَدْ قُتِلَ فَيَرْجِعُ إِلَيْهِمْ فَيَقْتُلُ الْمُقَاتِلَةَ وَلَا يَزِيدُ عَلَى ذَلِكَ شَيْئًا، ثُمَّ يَطْلُقُ فَيَدْعُو النَّاسَ حَتَّى يَنْتَهِيَ إِلَى الْبَيْدَاءِ فَيَخْرُجُ جَيْشًا السَّفِيَانِيَّ فَيَأْمُرُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ الْأَرْضَ أَنْ تَأْخُذَ بِأَقْدَامِهِمْ وَهُوَ قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ "وَلَوْ تَرَىٰ إِذْ فُتِحُوا فَلَاقُوا قُوَّتًا وَأَخَذُوا مِنْ مَّكَانٍ قَرِيبٍ" وَقَالُوا أَمْثَلِيهِ وَأَقْتَلَهُمْ التَّنَاوُشُ مِنْ مَّكَانٍ بَعِيدٍ" (سورہ سبا آیت ۵۱)

(جب امام قائم، خروج کریں گے تو آپ روانہ ہوں گے اور راستے سے گزریں گے وہاں خیر ملے گی کہ ان کا عامل قتل کر دیا تو آپ واپس ہوں گے اور وہاں پہنچ کر جنگ کریں گے پھر وہاں سے چلیں گے اور لوگوں کو اپنی طرف بلائیں گے یہاں تک کہ بیداء (بیابان) میں پہنچیں گے تو اُدھر سے سفیانی کے دو لشکر خروج کریں گے تو اللہ عز و جل زمین کو حکم دے گا کہ ان لوگوں کو اُن کے قدموں کے نیچے ہی سے نکل لے۔ چنانچہ اللہ عز و جل کا یہ قول ہے جو انہی لوگوں کے لیے نازل ہوا کہ:

"اے کاش کہ تم دیکھتے اُن (باطل پرستوں) کو جبکہ وہ گھبراتے ہوتے پھر میں گے اور ان کے لیے کوئی جائے فرار نہ ہوگی اور قریب ہی سے انھیں

اخذ کر لیا جائے گا۔ (یعنی، اخذ و امن مکان قریب) (امام قائم کے قریب) اور وہ کہیں گے کہ ہم اس (حق) یعنی امام قائم پر ایمان لائے۔ مگر اب دور مقام سے اُن کی اس تک رسائی کیونکر ممکن ہے) "وقت کشف راجع من قبیل" (یعنی جبکہ انھوں نے اس سے قبل (امام قائم کو تسلیم نہ کیا) انکار کیا اور دور رہے آئیں بلکہ

## ”سَالَسَائِلُ بَعْدَاقِ“ کی تفسیر میں امام محمد باقر کا قول

(۱۴)

راوی کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ حضرت امام ابو جعفر محمد باقر علیہ السلام سے قرآن مجید آیت ”سَالَسَائِلُ بَعْدَاقِ“ (سورہ معارج آیت ۱) کے بارے میں سوال کیا گیا، تو آپ نے فرمایا:

”وَنَارُ تَخْرُجُ مِنَ الْمَغْرِبِ وَمَلَكٌ يَسُوقُهَا مِنْ خَلْفِهَا  
حَتَّى يَأْتِيَ مِنْ جِبَةِ دَارِ بَنِي سَعْدِ بْنِ هَاشِمٍ عِنْدَ مَسْجِدِهِمْ  
فَلَا تَدْخُلُ دَارَ الْبَنِي أُمَيَّةَ إِلَّا أَحْرَقَتْهَا وَأَهْلَهَا وَلَا  
تَدْخُلُ دَارًا فِيهَا وَتَرَى لَأْوِلَ مُحَمَّدٍ إِلَّا أَحْرَقَتْهَا وَذَلِكَ  
الْمُسَدِّعُ عَلَيْهِ السَّلَامُ“

یعنی (ایک آگ مغرب سے چلے گی اور ایک بادشاہ اُس کو اُس کے پیچھے سے  
پڑھاتا ہوا لائے گا، یہاں تک کہ خانہ سعد بن ہاشم کے پاس اُن لوگوں کی  
مسجد کے قریب جا پہنچے گا اور بنی امیہ کا کوئی گھر بغیر جلانے نہ چھوڑے گا  
اور آل محمد پر جن لوگوں نے ظلم کیا ہے اُن سب کو جلا کر خاک کر دیگا اور  
وہ امام مہدی علیہ السلام ہوں گے۔) (تفسیر علی بن ابراہیم)

### حدیث رسول اللہ

(۱۵)

ابن ولید نے صفار سے، انھوں نے ابن معروف سے، انھوں نے ابن فضال  
سے، انھوں نے طریقت بن ناصح سے، انھوں نے ابو حصین سے روایت کی ہے کہ میں نے حضرت  
امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا، آپ نے فرمایا: کہ ایک مرتبہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
دریافت کیا گیا کہ ساعت (قیامت) کب آئے گی؟

فَقَالَ: ”عِنْدَ إِهْتَانِ بِالْجُومِ وَتَكْذِيبِ بِالْقَدْرِ“  
آپ نے فرمایا: (جب لوگ (علم، نجوم پر ایمان رکھیں گے اور قضا و قدر (الہی)  
کی تکذیب کرنے لگیں گے۔)

## جب تک زمین و آسمان خاموش ہیں تم لوگ بھی خاموشی اختیار کرو

(۱۶)

احمد بن محمد بن عیسیٰ علوی نے حیدر بن محمد سمرقندی سے، انھوں نے ابو عمرو  
الکنتی سے، انھوں نے حمدویہ بن بشر سے، انھوں نے محمد بن عیسیٰ سے، انھوں نے حسین  
بن خالد سے روایت کی، انھوں نے کہا کہ میں نے ایک مرتبہ حضرت ابوالحسن امام رضا علیہ السلام  
سے عرض کیا کہ فرزند رسول! عبد اللہ بن جحید ایک حدیث بیان کرتا ہے اور اس کی تاویل  
کرتا ہے میں چاہتا ہوں کہ وہ حدیث آپ کے سامنے بیان کروں؟

آپ نے فرمایا: وہ کونسی حدیث ہے؟

میں نے عرض کیا: کہ ابن بکیر کہتا ہے کہ مجھ سے عبید بن زرارہ نے بیان کیا کہ  
ایک مرتبہ میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں اُس زمانے میں حاضر تھا  
جب محمد بن عبد اللہ بن حسن نے خروج کیا تھا، اتنے میں ہمارے اصحاب میں سے ایک  
شخص آیا اور اس نے عرض کیا: مولا! میں آپ پر قربان، محمد بن عبد اللہ نے خروج  
کیا ہے اور لوگوں نے ان کی دعوت پر لبیک کہا ہے۔ آپ کیا فرماتے ہیں، کیا خروج  
میں اُن کا ساتھ دیا جائے؟

آپ نے فرمایا:

”أَسْكُنْ مَا سَكَنَتِ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ“

(یعنی)

(تم لوگ اس وقت تک خاموش رہو جب تک زمین و آسمان خاموش ہیں)

عبد اللہ بن بکیر اس کے متعلق کہتا ہے کہ جب یہ معاملہ ہے کہ جب تک آسمان و زمین  
ساکت و خاموش ہیں اُس وقت تک خروج ممکن نہیں تو پھر کوئی امام قائم ہوگا اور نہ کوئی خروج کرے گا  
حضرت ابوالحسن امام رضا علیہ السلام نے فرمایا کہ حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام  
نے درست فرمایا ہے ابن بکیر نے جو اس کا مطلب نکالا ہے وہ غلط ہے۔

حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ اس وقت تک خاموش رہو  
جب تک آسمان و زمین خاموش ہیں۔ (اس کا مطلب یہ ہے کہ جب تک آسمان سے کوئی ندا نہ  
آئے اور جب تک زمین شوق نہ ہو۔)

(۱۷) = راوی کا بیان ہے کہ عبداللہ بن بکیر کہہ کرتے تھے کہ خدا کی قسم اگر عبید بن زرارہ سچ کہتا ہے کہ (امام ابو عبداللہ علیہ السلام نے یہ فرمایا تھا) تو پھر اس کا مطلب یہ ہے کہ نہ تو کوئی خروج ہے اور نہ کوئی قاتل۔

راوی کا بیان ہے کہ امام ابو الحسن رضا علیہ السلام نے فرمایا کہ عبید نے جو حدیث بیان کی وہ درست ہے مگر عبداللہ بن بکیر نے اس کا مطلب نکالا ہے وہ غلط ہے۔ حضرت امام ابو عبداللہ علیہ السلام کے فرمانے کا مطلب یہ ہے کہ جیتنگ آسمان خاموش رہے اور تمھارے امام قائم کے نام کا اعلان نہ کرے اور جیتنگ زمین خاموش رہے اور شکر (سفینی) زمین میں نہ دھنس جائے۔

(معانی الاخبار)

## آل محمد اور آل ابی سفیان کے درمیان جنگ کی بنیاد

(۱۸)

ابن ولید نے محمد عطار اور احمد بن ادریس سے ایک ساتھ اور انھوں نے اشعری سے، اشعری نے سیاری سے، سیاری نے حکم بن سالم سے، اور حکم نے ایک شخص سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو عبداللہ جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ:

”قَالَ: ”إِنَّا وَآلِ ابْنِ سَفْيَانَ أَهْلُ بَيْتَيْنِ نَعَادِيْنَا فِي اللَّهِ“

آپ نے فرمایا (ہم اور آل ابی سفیان دو گھرانوں سے تعلق رکھتے ہیں ہم دونوں کے درمیان اللہ کے معاملے میں جنگ ہے۔)

”قُلْنَا: صَدَقَ اللَّهُ وَ قَالُوا كَذَبَ اللَّهُ“

(ہم کہتے ہیں کہ اللہ نے سچ فرمایا ہے اور وہ کہتے ہیں کہ اللہ نے جھوٹ بولا ہے)

”قَاتَلَ ابُو سَفْيَانَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَقَاتَلَ مُعَاوِيَةَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ وَقَاتَلَ يَزِيدُ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ وَ السُّفْيَانِيُّ يُقَاتِلُ الْقَائِمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ“

(اور اسماءات پر ابوسفیان نے رسول اللہ ﷺ سے جنگ کی، معاویہ نے علی بن ابی طالب سے جنگ کی، یزید بن معاویہ نے حسین بن علی سے جنگ کی اور سفینی امام قائم سے جنگ کرے گا۔)

(معانی الاخبار)

## دجال کا خروج کہاں ہوگا

(۱۹)

معاویہ بن حکیم نے محمد بن شعیب بن غزوہ سے، انھوں نے ایک شخص سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام کے پاس بلخ سے ایک شخص آیا تو آپ نے اس سے فرمایا: اے خراسانی! تو فلاں فلاں وادی کے بارے میں کچھ واقفیت رکھتا ہے؟

- اس نے عرض کیا: جی ہاں۔
- آپ نے فرمایا: تو اس وادی میں شکتہ و واشگافۃ مقام کو بھی جانتا ہے؟ جو ایسا ایسا ہے؟
- اس نے عرض کیا: جی ہاں۔

پھر فرمایا: ”مِنْ ذَٰلِكَ يَخْرُجُ الدَّجَالُ“

(اسی جگہ سے دجال خروج کرے گا)

راوی کا بیان ہے کہ پھر ایک یمنی شخص سے آپ نے فرمایا: اے یمنی! تم اس شعب گھاٹی سے واقف ہو؟

- اس نے عرض کیا: جی ہاں:
- آپ نے فرمایا: اُس گھاٹی میں جو فلاں قسم کا درخت ہے اُسے بھی پہچانتے ہو؟
- اس نے عرض کیا: جی ہاں۔
- آپ نے فرمایا: اور اس درخت کے نیچے ایک بڑی چٹان کو بھی دیکھ لے؟
- اس نے عرض کیا: جی ہاں۔
- آپ نے فرمایا: ”فَتِلْكَ الصَّخْرَةُ الَّتِي حَفَظْتَ الْوُجُوحَ مَوْتِي“

علیٰ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

(وہی وہ چٹان ہے جس کے نیچے الواج مومنی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے محفوظ ہیں۔)

(بصار الدرجات)

## حرص دنیا اور ریاکاری عام ہوگی

(۲۰)

ابی نے علی سے، علی نے اپنے والد سے، انھوں نے فوسلی سے، فوسلی نے سکونی سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو عبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

قَالَ ۛ: "سَيَأْتِي عَلَى أُمَّتِي زَمَانٌ تَخِثُ فِيهِ سَرَائِرُهُمْ وَ تَحْسَنُ فِيهِ عِلَالَتُهُمْ طَعَا فِي الدُّنْيَا لَا يُؤِيدُونَ بِهِ مَا عِنْدَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ يَكُونُ أَمْوُهُمْ رِيَاءً لَا يُخَالِطُهُ خَوْفٌ، يَعْتَمِدُ اللَّهُ مِنْهُ بِعِقَابٍ فَيَكْذِبُونَ دُعَاءَ الْغُرْيِقِ فَلَا يَسْتَجَابُ لَهُمْ"

آپ نے فرمایا: (میری امت پر ایک ایسا وقت بھی آئے گا جس میں لوگوں کا باطن گندہ ہوگا اور ظاہر اُن کا حسین و خوبصورت ہوگا، دنیا حاصل کرنے کی حرص میں لگے رہیں گے اور جو (ثواب و اجر) اللہ کے پاس ہے اس کی خواہش بھی نہ کریں گے، اُن کے ہر کام میں بے دھرمی رہا کاری ہوگی، اللہ تعالیٰ کی طرف سے اُن پر بالعموم عذاب مسلط ہوگا اور وہ دعاء غریق پڑھتے رہیں گے مگر اُن کی دعاء قبول نہ ہوگی۔) (ثواب الاعمال)

### علمائے دین اور فقہاء بدترین ہوں گے

(۲۱)

اسناد بالا کے ساتھ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

قَالَ ۛ: "سَيَأْتِي زَمَانٌ عَلَى أُمَّتِي لَا يَبْقَى مِنَ الْقُرْآنِ إِلَّا رُسْمُهُ وَلَا مِنَ الْإِسْلَامِ إِلَّا اسْمُهُ، يَسْتَوُونَ بِهِ وَهُمْ أَعْبَدُ النَّاسِ مِنْهُ، مَسَاجِدُهُمْ عَامِرَةٌ وَهِيَ خَرَابٌ مِنَ السُّدَى، فَقَهَاءُ ذَلِكَ الزَّمَانِ شَرُّ فَقَهَاءِ تَحْتَ ظِلِّ السَّمَاءِ مِنْهُمْ خَرَجَتِ الْفِتْنَةُ وَالْيَهُودُ تَعُودُ"

آپ نے فرمایا: (میری امت پر ایک زمانہ ایسا بھی آئے گا کہ جس میں قرآن بطور رسم رہ جائے گا۔ اسلام کا صرف نام رہ جائے گا، کہتے کہ مسلمان ہوں گے مگر اسلام سے بہت دور ہوں گے، اُن کی مسجدیں آباد نظر آئیں گی مگر ہدایت سے خالی ہوں گی۔ اُس زمانے کے (علمائے دین و) فقہاء زیر آسمان بدترین فقیہ ہوں گے، فتنے اُن ہی کی طرف سے شروع ہوں گے اور پھر اُن ہی کی طرف پلٹ کر جائیں گے۔)

(ثواب الاعمال)

### اسلام غریبوں میں رہے گا

(۲۲)

ابن مغیرہ نے اسناد کے ساتھ سکونی سے اور سکونی نے حضرت امام جعفر صادق علیہ وسلم سے اور آپ نے اپنے آباؤ اجداد سے اور انھوں نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت نقل فرمائی ہے کہ آنحضرت نے ارشاد فرمایا:

قَالَ ۛ: "إِنَّ الْإِسْلَامَ بَدَأَ غَرِيبًا وَسَيَعُودُ غَرِيبًا كَمَا بَدَأَ فَطُوبَى لِلْغُرَبَاءِ"

آپ نے فرمایا: (بلاشبہ و یقیناً) اسلام غریبوں سے شروع ہوا اور غریبوں میں پلٹ کر جائے گا پس اُن غریبوں کا کیا کہنا، وہ بڑے خوش نصیب ہیں۔) (اکمال الدین)

غیبت نعلانی میں بھی حضرت امام جعفر صادق بن امام محمد باقر علیہما السلام سے اسی کے مثل روایت ہے۔ (غیبت نعلانی)

### غریبوں میں اسلام

(۲۳)

منظفر علوی نے ابن عیاشی سے، انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے جعفر بن احمد سے، انھوں نے عمر کی سے، انھوں نے ابن فضال سے، انھوں نے حضرت امام رضا علیہ السلام سے اور آپ نے اپنے آباؤ اجداد سے روایت کلبے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ:

"إِنَّ الْإِسْلَامَ بَدَأَ غَرِيبًا وَسَيَعُودُ غَرِيبًا فَطُوبَى لِلْغُرَبَاءِ"

(اسلام غریبوں سے شروع ہوا اور غریبوں ہی میں واپس جائے گا پس کیا کہنا غریبوں کا وہ بڑے خوش نصیب ہیں۔) (اکمال الدین)

### علامہ قبل از ظہور

(۲۴)

ابن عصام نے کلینی سے، انھوں نے قاسم بن عمار سے، انھوں نے اسماعیل بن عقیق قرظی سے، انھوں نے علی بن اسماعیل سے، انھوں نے عاصم بن حمید سے انھوں نے محمد بن مسلم سے اور محمد نے بیان کیا کہ میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کو فرمایا ہوتے سنا۔ آپ نے فرمایا:

يَقُولُ " اَلْقَائِمُ مَنْصُورٌ بِالرُّعْبِ مُوْبِدٌ بِالتَّصْبُرِ طَاطِبٌ لَهٗ الْاَرْضُ وَ  
تَطْمِنُ لَهٗ الْكُفُورُ وَ يَبْلُغُ سُلْطَانُهُ الْمَشْرِقَ وَالْمَغْرِبَ  
وَيُظْهِرُ اللّٰهُ بِهِ دِيْنَهُ وَتُوكِّدُهُ الْمَشْرِقُ كُنْ .  
فَلَا يَبْقَى فِي الْاَرْضِ خَرَابٌ اِلَّا عَمَرَ وَ يَنْزِلُ رُوحُ اللّٰهِ  
عِيسَى بْنِ مَرْيَمَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ فَيُصَلِّيْ خَلْفَهُ

آپ نے فرمایا (امام قائم رعب و دیر سے مدیافتہ ہوں گے، اُن کو اللہ کی طرف  
سے نصرت حاصل ہوگی، اُن کے لیے زمین سمٹ جائے گی اور زمین کے  
پوشیدہ خزانے اُن پر ظاہر ہو جائیں گے۔ اُن کی سلطنت سارے مشرق  
و مغرب پر پھیل جائے گی، اللہ تعالیٰ اُن کے ذریعے سے اپنے دین  
کو ظاہر و غالب کرے گا خواہ مشرکین اسے کتنا ہی ناپسند کریں۔  
پھر زمین پر جتنے غیر آباد اور کھنڈرات ہیں وہ سب آباد ہوں گے، اور  
حضرت عیسیٰ بن مریم علیہا السلام روح اللہ آسمان نازل ہوں گے، اور  
وہ امام قائم کی اقتدار میں نماز پڑھیں گے۔

راوی کا بیان ہے کہ میں نے عرض کیا: فرزند رسول! آپ کے قائم کب ظہور فرمائیں گے؟  
قَالَ: " اِذَا تَشَبَهَ الرَّجَالُ بِالنِّسَاءِ ، وَ النِّسَاءُ بِالرِّجَالِ ، وَ انْتَفَى  
الرِّجَالُ بِالرِّجَالِ وَ النِّسَاءُ بِالنِّسَاءِ وَ رَكِبَ ذَوَاتُ الْفُرُوجِ  
الشُّرُوجَ ، وَ قِيلَتْ شَهَادَاتُ الزُّوَرِ وَ رَدَّتْ شَهَادَاتُ  
الْعَدْلِ ، وَ اسْتَخَفَّتِ النَّاسُ بِالْءِمَاءِ ، وَ ارْتَكَبَ  
الزِّنَا ، وَ اَكَلَ الرِّبَا ، وَ انْتَفَى الْاَشْرَارُ مَخَافَةَ  
الْاِسْتِزْمِ ، وَ خَرُوجِ السَّفِيَا فِي مَنَ الشَّامِ وَ الْيَمَانِ  
مِنَ الْيَمَنِ ، وَ خَسَفَ بِالْبَيْدَارِ وَ قُتِلَ غُلَامٌ مِنْ  
اَلِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ وَسَلَّمَ بَيْنَ الرُّكْنِ وَ  
الْقَامِ اسْمُهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ النَّفْسُ الزَّكِيَّةُ  
وَ جَاءَتْ صَيِّعَةٌ مِنَ السَّمَاءِ بِاَنَّ الْحَقَّ فِيهِ وَ فِي  
شَيْعَتِهِ ، فَعِنْدَ ذَلِكَ خُرُوجُ قَائِمِنَا .

آپ نے فرمایا: (جب مرد خود کو عورتوں کے مشابہ اور عورتیں خود کو مردوں کے  
مشابہ بنائیں گی۔ اور مرد اپنی خواہش مردوں سے پوری کرنے لگیں گے

اور عورتیں اپنی جنسی خواہش عورتوں سے پوری کرنے پر اکتفا کریں گی،  
عورتیں زمین کسی ہوئی سواروں پر سوار ہوں گی، جھوٹی گواہیاں قبول کی جائیں  
گی اور صاحبان عدل کی گواہیاں مسترد کر دی جائیں گی۔ انسانوں کے خون  
کو معمولی سمجھا جائے گا۔ زنا کا ارتکاب (کثرت سے) ہوگا۔ لوگ سود خوروں  
گے۔ اشرار کی زبانوں سے لوگ ڈریں گے۔ سفیائی شام سے اور یامان  
سے خروج کریں گے اور یامان میں زمین شق ہوگی اور آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم  
کا ایک نوجوان جس کا نام محمد بن حسن نفس رکتیہ ہے رکن و مقام کے درمیان  
قتل کر دیا جائے گا، اور آسمان سے ندا آئے گی کہ حق اس میں (قائم ہیں)  
تھے اور اس کے شیعوں میں ہے تو اس وقت ہمارا قائم خروج کرے گا۔

ثُمَّ قَالَ: " فَاِذَا خَرَجَ اَسْنَدُ ظَمْرُهُ اِلَى الْكُفْبَةِ وَ اجْتَمَعَ  
اِلَيْهِ ثَلَاثَ مِائَةٍ وَ ثَلَاثَةُ عَشَرَ رَجُلًا وَ اَوَّلُ مَا  
يُنْطَقُ بِهِ هَذِهِ الْاَيَةُ " بَقِيَّةُ اللّٰهِ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ  
كُنْتُمْ مُؤْمِنِيْنَ " (سورہ ہود آیت ۸۷)

ثُمَّ يَقُولُ: " اَنَا بَقِيَّةُ اللّٰهِ فِي اَرْضِهِ " فَاِذَا اجْتَمَعَ  
اِلَيْهِ الْعَقْدُ وَ هُوَ عَشْرُ الْاَلْفِ رَجُلٌ خَرَجَ فَلَا يَبْقَى  
فِي الْاَرْضِ مَعْبُودٌ دُونِ اللّٰهِ عَنَى وَ جَلَّ مِنْ صَنَمٍ وَ عِيْرٍ  
اِلَّا وَتَعَتْ فِيْهِ نَارٌ فَاحْتَرَقَ ، وَ ذَٰلِكَ بَعْدَ غَيْبَةِ  
طَوْبِيْلِهِ ، لِيَعْلَمَ اللّٰهُ مَنْ يُّطِيعُهُ بِالْغَيْبِ وَ يُؤْمِنُ بِهِ  
پھر آپ نے فرمایا (اور جب وہ ظہور کرے گا تو کعبہ کی دیوار سے اپنی پشت ٹیک کر کھڑا ہوگا  
اس کے قریب اس وقت تین سو تیرہ آدمی جمع ہوں گے اور سب سے پہلی  
بات جو اس کے منہ سے نکلے گی وہ یہ آیت ہوگی "و اللہ کا بقیہ (نشانی)  
تم سے بہتر ہے (تمہارے لیے اچھا و فائدہ مند ہے) اگر ایمان والے ہو)  
پھر وہ کہیں گے کہ اللہ کی زمین پر میں بقیہ اللہ (اللہ کی نشانی) ہوں۔  
پھر جب دس ہزار آدمی اُن کی بیعت کر لیں گے تو آپ وہاں سے روانہ ہوں  
گے۔ اور روئے زمین پر سوائے اللہ کے ہر وہ چیز جس کی لوگ عبادت  
کرتے ہیں یعنی بت وغیرہ ان سب کو آگ لگا کر جلا ڈالیں گے۔ اور یہ طویل  
غیبت بعد ہوگا تاکہ اللہ جان لے کہ ہر غیب کی کون اطاعت کرتا ہے اور کون اس پر ایمان رکھتا ہے۔

## دشمنانِ آلِ محمد و جلال کے ساتھ ہوں

۲۵

محمد بن علی نے مفصل بن صالح اسدی سے، انھوں نے محمد بن مروان سے، انھوں نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”مَنْ أَبْغَضَنَا أَهْلَ الْبَيْتِ بَعَثَهُ اللَّهُ يَهُودِيًّا“

جو شخص ہم اہل بیت سے بغض رکھے گا اللہ تعالیٰ اس کو یہودی بنا کر مبعوث کرے گا۔

عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! اگرچہ وہ کلمہ شہادتین (لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ) پڑھتا ہو؟

قَالَ: ”نَعَمْ إِنَّمَا اخْتَجِبَ بِمَا تَيْنِ الْكَلِمَتَيْنِ عِنْدَ سُفِكَ دَمِهِ أَوْ يُؤَدِّي الْحُزْبِيَّةَ وَهُوَ صَاحِرٌ“

آپ نے فرمایا: (ہاں، وہ کلمہ شہادتین پڑھنے سے تو قتل ہونے اور جزیہ دینے سے بچ جائے گا۔)

ثُمَّ قَالَ: ”مَنْ أَبْغَضَنَا أَهْلَ الْبَيْتِ بَعَثَهُ اللَّهُ يَهُودِيًّا“

(جو شخص ہم اہل بیت سے بغض رکھے گا اس کو اللہ تعالیٰ یہودیوں کی صف میں مبعوث کرے گا۔)

عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! یہ کیوں؟

قَالَ: ”إِنَّ أَذْرَكَ الدَّجَالِ أَمِّنَ بِهِ“

آپ نے فرمایا: (اس لیے کہ اگر وہ دجال کے دور کو پائے تو اُس پر ایمان لے آئے گا)

(الماست)

## علاماتِ ظہورِ امام زمانہ و خروجِ دجال

۲۶

طالقانی نے جلودی سے، انھوں نے حنین بن معاذ سے، انھوں نے قیس بن حفص سے، انھوں نے یونس بن ارقم سے، انھوں نے ابوسبیر ثیبانی سے، انھوں نے ضحاک بن مزاحم سے، انھوں نے نزال بن سبرہ سے روایت نقل کی ہے۔ اُن کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ حضرت علی بن ابوطالب علیہ السلام نے ہم سے اپنے خطبے میں فرمایا تو پہلے آپ اللہ کی حمد و ثناء بجالائے پھر فرمایا:

ثُمَّ قَالَ: ”يَسْلُوْنِي أَيُّهَا النَّاسُ قَبْلَ أَنْ تَفْقِدُوْنِي“

(اے لوگو! پوچھ لا مجھ سے، قبل اس کے، کہ تم مجھ کو نہ پاؤ)

یہ بات آپ نے تین مرتبہ فرمائی۔ تو صعصعہ بن صوحان اُٹھے اور عرض کیا: اے امیر المومنین! دجال کب خروج کرے گا؟

حضرت نے فرمایا: اچھا بیٹھ جاؤ، اللہ تعالیٰ نے تمہاری بات کو سن لیا اور اُسے علم ہے کہ تم اس بہانے کیا پوچھنا چاہتے ہو۔ تو سنو! خدا کی قسم، اس سلسلے میں سوال کرنے والے کو جتنا علم ہے اتنا ہی مسئول کو ہے۔ مگر اتنا بتا دینا ضروری سمجھا ہوں کہ اس کی چند علامات و واقعات ہیں جو یکے بعد دیگرے رونما ہوں گے جس طرح ایک قدم کے بعد دوسرا قدم، اگر تم چاہو تو میں تمہیں اس سے مطلع کر دوں؟

صعصعہ نے عرض کیا: جی ہاں، یا امیر المومنین! ارشاد فرمائیں۔

آپ نے فرمایا: اچھا، تو ان علامتوں کو یاد رکھنا اور اب بغور سنو!

ثُمَّ قَالَ: ”إِذَا آمَنَتِ النَّاسُ الصَّلَاةَ، وَأَضَاعُوا الْأَمَانَةَ وَاسْتَحَلُّوا الْكُذْبَ وَآكَلُوا الرِّبَا، وَآخَذُوا الرُّشَا، وَشَهِدُوا الْبُيُوتَانِ، وَبَاعُوا الدِّينَ بِالْدُّنْيَا، وَاسْتَعْلَوْا السُّفَهَاءَ، وَشَاوَرُوا النِّسَاءَ وَقَطَعُوا الْأَرْحَامَ وَاتَّبَعُوا الْأَهْوَاءَ وَاسْتَحَقُّوا بِالْأَمْوَالِ“

وَكَانَ الْحَيْثُ ضَعُفًا، وَالظُّلُمُ فُخْرًا وَكَانَتِ الْأُمَرَاءُ فَجْرَةً، وَالْوُزَرَاءُ ظُلْمَةً وَالْعُرَاقَاءُ خَوْنَةً وَالْقُرَّاءُ فَسَقَةً، وَظَهَرَتِ شَهَادَاتُ الزُّورِ، وَاسْتَعْلَنَ الْفُجُورُ وَقَوْلُ الْبُيُوتَانِ وَالْأَثَمُ وَالطُّغْيَانُ۔

وَجَلِيَّتِ الْمَصَاحِفُ، وَزُخِرَتْ الْمَسَاجِدُ وَطَوَّلَتْ الْمَنَارُ وَالْأَشْرَارُ، وَارْتَدَحَتِ الشُّفُوفُ، وَاخْتَلَفَتِ الْأَهْوَاءُ وَنَقَضَتِ الْعُقُودُ، وَاقْتَرَبَ الْمُوَعُودُ وَشَارَكَ النَّبَاءُ أَرْوَاجَهُمْ فِي التِّجَارَةِ حِرْصًا عَلَى الدُّنْيَا، وَغَلَبَتِ أَصْوَاتُ الْفُسَّاقِ وَاسْتَمَعَ مِنْهُمْ، وَكَانَ رَعِيْمُ الْقَوْمِ أَرْدَ لِسَمِّهِ وَاتَّقَى الْفَاجِرَ خَفَافَةً شَرِّهِ وَصَدَّقَ الْكَاذِبَ وَأَوْثَنَ الْخَائِنَ



وَ اتَّخَذَتِ الْقِيَانُ وَالْمَعَارِفُ ، وَلَعَنَ آخِرُ هَذِهِ  
الْأُمَّةِ أَوْلَهَا ، وَرَكِبَ ذَوَاتُ الْفُرُوجِ السَّرُوجَ -  
وَنَشَبَهُ النِّسَاءُ بِالرِّجَالِ وَالرِّجَالُ بِالنِّسَاءِ ، وَشَهِدَ  
شَاهِدٌ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَسْتَشْهَدَ وَشَهِدَ الْآخَرُ قَضَاءً  
لِذَا مَا يَغْبِرُ حَقَّ عَرَفِهِ وَتَفَقَّهَ بَحِيرُ الدِّينِ وَآثَرُوا  
عَمَلِ الدُّنْيَا عَلَى الْآخِرَةِ ، وَلَبَسُوا جُلُودَ الْبُضَائِ  
عَلَى قُلُوبِ الدِّيَابِ ، وَتَلَوُا مِنْ آتِنِ مِنَ الْجِبْرِ  
وَأَمْرٌ مِنَ الصَّبْرِ ، فَعِنْدَ ذَلِكَ الْوَحَا الْوَحَا الْعَجَلُ  
الْعَجَلُ ، خَيْرُ الْمَسَاكِينِ يَوْمَ يَبْدَأُ بَيْتُ الْمُقَدَّسِ لِبَنَاتِهِ  
عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَتَمَتَّى أَحَدُهُمْ أَنَّ مِنْ سَكَنِهِ  
( جب لوگ نماز کو بے جان اور مردہ کر دیں گے ، امانتوں کو ضائع کرنے لگیں گے  
جھوٹ بولنے کو حلال سمجھیں گے ، سود کھانے لگیں گے ، رشوت لینے لگیں گے  
مضبوط عمارتیں تعمیر کرنے لگیں گے ، دنیا کے عوض دین کو فروخت کرنے لگیں گے  
سفیہوں و بد عقلوں ( بوقوفوں ) کو عامل و حاکم بنانے لگیں گے عورتوں  
سے مشورہ کرنے لگیں گے قطع رحم کرنے لگیں گے ، اپنی خواہشات کی پیروی  
کرنے لگیں گے اور کسی کا خون بہانا معمولی بات سمجھنے لگیں گے ۔

جب حلم اور بردباری کو کمزوری سمجھا جائے گا ، ظلم پر فخر کیا جائے گا ، امراء  
فسق و فجور میں مبتلا ہوں گے ، وزراء ظالم ہوں گے ، علماء و عرفاء خائن  
ہوں گے ، قاریانِ قرآن فاسق ہوں گے ، جھوٹی گواہیاں دی جانے  
لگیں گی ، فسق و فجور ، کذب و بہتان ، گناہان و سرکشیاں بالعلن  
ہونے لگیں گی ۔

جب صحف ( قرآن پاک کی تحریروں ) کو مزین کیا جائے گا ، مسجدیں آراستہ  
و پیرستہ کی جائیں گی ، اونچے اونچے مینار بنائے جائیں گے ، شریر لوگوں  
کو مکرم سمجھا جائے گا ، صفوں میں ٹہری بھڑ بھڑا ہوگی ، لوگوں کی خواہشات  
مختلف ہوں گی ، عہد و پیمان توڑ دیے جائیں گے ، وقت موعود قرب ہوگا ۔  
تحصیلِ دنیا کے لالچ میں عورتیں اپنے مردوں کے ساتھ تجارت میں شریک ہوں گی  
فاسقوں کی آواز میں بلند ہوں گی اور ان ہی کی بات سنی جائے گی ، قوم کے سردار

رذیل لوگ ہوں گے ، شر و فساد کے خوف سے فاسق و فاجر سے ڈرا جائے گا  
جھوٹے کو سچا کہا جائے گا ، خیانت کرنے والے کو امانت دار سمجھا جائے گا  
آلاتِ سرود و غنا کا استعمال عام ہوگا ، اس اُمت کے آخرین ، اولین کو بُرا  
کہیں گے ، عورتیں زین کسے ہوتے گھوڑوں ( کاروں ) پر سوار ہوں گی ۔

عورتیں مردوں سے مشابہ ہوں گی اور مرد عورتوں جیسی شکلیں بنا کر ان سے  
مشابہ ہوں گے ، فقہاء کا تفقہ غیر دین کے لیے ہوگا ، دنیا کے کاموں کو آخرت  
( کے کاموں ) پر ترجیح دی جائے گی ، بھڑیلے ( صفِ انسانوں ) کے جسموں پر  
گو سفندوں ( بکریوں وغیرہ ) کی کھال ہوگی ، اُن کے دل مردار کی طرح بدبودار  
اور مبزر ( ایسے ) سے زیادہ کڑوے ہوں گے ۔ اُس وقت اُمید کھوار سمجھو  
کہ اب خروجِ جلد اور عنقریب یعنی بہت جلد ہونے والا ہے ۔ اور اس وقت  
سکونت کے لیے بہترین مقام بیت المقدس ہوگا ۔ لوگوں پر ایک ایسا زمانہ  
آنے والا ہے جس میں ہر شخص کو یہ تمنا ہوگی کہ کاش میں بیت المقدس میں ہی  
سکونت اختیار کرتا ۔

پھر اصبح بن نباتہ اُٹھے اور عرض کرنے لگے : یا امیر المومنین ! یہ دجال کون ہے ؟  
آپ نے فرمایا : سنو !

” اَلَا اِنَّ الدَّجَالَ صَاحِبُ بْنُ الصَّيْدِ فَالشَّقِيُّ مَنْ صَدَّقَهُ  
وَالسَّعِيدُ مَنْ كَذَّبَهُ ، يَخْرُجُ مِنْ بَلَدَةٍ يُقَالُ لَهَا  
اَصْبَهَانَ مِنْ قَرْيَةٍ تَعْرُبُ بِالْيَسُودِيَّةِ عَيْنُهُ الْيَمْنَى  
مَمْسُوحَةٌ وَالْآخَرَى فِي جَبْهَةِ تَضِيئُ كَأَنَّهَا  
كَوْكَبُ الصُّبْحِ ، فِيهَا عِلْقَةٌ كَأَنَّهَا مَمْرُوحَةٌ الدَّمُ  
بَيْنَ عَيْنَيْهِ مَكْتُوبٌ ( کافر ) يَقْرَأُ كُلَّ كَاتِبٍ  
وَأُحِقَّ ۔

يَخُوضُ الْبَحَارَ وَتَسِيرُ مَعَهُ الشَّمْسُ بَيْنَ يَدَيْهِ جَبَلٌ  
مِنْ دُخَانٍ وَخَلْفَهُ جَبَلٌ أَبْيَضُ يَرَى النَّاسُ أَنَّهُ  
طَعَامٌ ، يَخْرُجُ فِي قَحْطٍ شَدِيدٍ ، تَحْتَهُ حِمَارٌ أَسْفَلَ  
خَطْوَةَ حِمَارِهِ مِثْلُ ، تَلْعَوِي لَهُ الْأَرْضُ مِنْزِلًا مِنْزِلًا  
وَلَا يَمُرُّ بِمَا إِلَّا غَارَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ ۔

يُنَادِي بِأَعْلَى صَوْتِهِ يَسْمَعُ مَا بَيْنَ الْخَافِقَيْنِ مِنَ  
الْحَيِّ وَالْأَنْسِ وَالشَّيَاطِينِ يَقُولُ: اَلَيْسَ أَوْلِيَا فِي  
أَنَا الَّذِي خَلَقْتُ فَسْوَحِي، وَقَدْ رَفَعْتُ أُنَا رَبِّكُمْ  
الْأَعْلَى، وَكَذَّبَ عَدُوُّ اللَّهِ إِنَّهُ لَا غُورَ يُطْعِمُ الطَّعَامَ  
وَيُنْشِئُ فِي الْأَسْوَاقِ وَإِنَّ رَبَّكُمْ عَزَّ وَجَلَّ لَيْسَ بِأَعُورَ  
وَلَا يُطْعِمُ وَلَا يُنْشِئُ وَلَا يُزُولُ (تَعَالَى اللَّهُ عَنْ ذَلِكَ  
عَلَوْا كَبِيرًا)

الْأَوَّلِ إِنَّ أَكْثَرَ أَشْعَاعِهِ يَوْمَئِذٍ أَوْلَادُ الزَّانَا وَأَصْحَابُ  
الطَّيَالِسَةِ الْخُضَرِ، يَقْتُلُهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِالشَّامِ عَلَى  
عَقَبَةٍ تَعْرِثُ بِعَقَبَةِ آفِيقٍ لِسَلَاثِ سَاعَاتٍ مِنْ يَوْمِ  
الْجُمُعَةِ، عَلَى يَدَيِ مَنْ يُصَلِّي الْمَسِيحَ عِيسَى بْنِ مَرْيَمَ  
خَلْفَهُ -

آپ نے فرمایا: سنو! دجال کا اصلی نام صائد بن صید ہے جو اس کی تصدیق کرے گا، وہ  
بدبخت ہوگا، جو اس کی تکذیب کرے گا وہ نیک بخت ہوگا۔ وہ اصفہان  
کے ایک قریب یہودیہ سے خروج کرے گا، وہ دابہ آنکھ سے کاٹا ہوگا، باتیں  
آنکھ اس کی پیشانی پر ہوگی جو صبح کے ستارے کی طرح چمکتی ہوگی جس میں خون  
کے مانند ایک لوتھڑا ہوگا، اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان "کافر"  
لکھا ہوگا جسے ہر پڑھا لکھا اور ان پڑھ بھی پڑھے گا، وہ سمندروں میں اتر  
گا، آفتاب اس کے ساتھ ساتھ چلے گا، اُس کے آگے دھوئیں کا پہاڑ ہوگا  
اس کے پیچھے ایک سفید پہاڑ ہوگا جسے لوگ کھانے (طعام) کا پہاڑ بھیجیں گے  
وہ شدید قحط کے زمانے میں خروج کرے گا۔ سفید گدھے پر سوار ہوگا، اُس کے  
گدھے کا ایک قدم ایک میل کا ہوگا، گھاٹ گھاٹ پر اس کے لیے زمین سٹ  
جائیں گی جس پانی سے گزرے گا وہ قیامت تک کے لیے خشک ہو جائے گا۔  
وہ بلند آواز سے پکارے گا کہ اُسکی آواز کو دنیا بھر کے تمام جن و انس اور  
شیاطین سنیں گے۔ وہ کہے گا "اے میرے دوستو! میں ہی وہ ہوں جس نے  
خلق کیا اور درست کیا، مقدر کیا اور ہدایت کی، میں تم لوگوں کا رب اعلیٰ  
ہوں۔" وہ دشمن خدا جھوٹ کہے گا اس لیے کہ وہ کاٹا ہوگا، وہ کھانا کھا

اور بازاروں میں پھرے گا، اور تم لوگوں کا رب نہ کاٹا ہے، نہ کھا تا پیتا ہے اور  
نہ چلتا پھرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان تمام باتوں سے بہت بلند ہے۔  
(اے لوگو!) سن لو، اس کی پیروی کرنے والوں میں اکثر لوگ ولد الزنا ہوں گے اور وہ  
سبز رنگ کی ٹوپیاں پہنے ہوئے ہوں گے۔ اللہ عزت و بزرگی والا اس کو جمع کرے  
دن تین گھری دن چڑھے شام کے اندر عقبہ افیق میں اس کے ہاتھوں قتل  
کراوے گا جس کی اقتدا میں حضرت عیسیٰ مسیح ناز پر نہیں گے (امام تائم کے ہاتھوں)۔  
پھر فرمایا: آگاہ رہو کہ اس کے بعد طامة الکبریٰ (قیامت - مصیبت) ہے۔

ہم نے عرض کیا: یا امیر المؤمنین! یہ کیا ہے؟

قَالَ ۴: "خُرُوجُ دَابَّةٍ مِنَ الْأَرْضِ، مِنْ عِنْدِ الصَّفَا، مَعَهَا خَنَازِمُ  
سُلَيْمَانَ ۵. وَعَصَى مُوسَى، تَضَعُ الْخَنَازِمُ عَلَى وَجْهِ كُلِّ  
مُؤْمِنٍ، فَيُطْعِمُ فِيهِ "هَذَا مُؤْمِنٌ حَقًّا" وَتَضَعُ  
عَلَى وَجْهِ كُلِّ كَافِرٍ فَيَكْتُبُ فِيهِ "هَذَا كَافِرٌ حَقًّا"  
حَتَّى أَنَّ الْمُؤْمِنَ لَيُنَادِي: السُّؤْلُ لَكَ يَا كَافِرٌ، وَإِنَّ  
الْكَافِرَ لَيُنَادِي طُوبَى لَكَ يَا مُؤْمِنٌ! وَوَدِدْتُ أَنِّي الْيَوْمَ  
مِثْلُكَ فَأَفُوزَ فَوْزًا، ثُمَّ تَرْفَعُ الدَّابَّةُ رَأْسَهَا فَيُرَاهَا  
مِنْ بَيْنِ الْخَافِقَيْنِ بِإِذْنِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ بَعْدَ طُلُوعِ الشَّمْسِ  
مِنْ مَوْجِبِهَا فَيَعْنَدُ ذَلِكَ تَرْفَعُ التَّوْبَةُ فَلَا تُؤْتَى تَقْبَلُ  
وَلَا عَمَلٌ يُرْفَعُ وَوَلَا يَنْفَعُ نَفْسًا إِيْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ أَمِنَتْ  
مِنْ قَبْلُ أَوْ كَسَبَتْ فِي إِيْمَانِهَا خَيْرًا ۶"

آپ نے فرمایا: (کوہ صفا سے دابہ زمین سے خروج کرے گا جس کے پاس حضرت سلیمان کی  
انگوٹھی اور حضرت موسیٰ کا عصا ہوگا وہ اُس انگوٹھی کو مومن کی پیشانی پر رکھے گا  
تو اسکی پیشانی پر نقش ہو جائے گا کہ یہ حقیقتاً مومن ہے اور ہر کافر کی پیشانی پر  
رکھے گا تو اُس پر نقش ہو جائے گا کہ یہ حقیقتاً کافر ہے۔ اور مومن پکار کر کہے گا  
اے کافر! تجھ پر ویل ہو، اور کافر پکار کر کہے گا کہ اے مومن! تمہارے لیے خوشخبری  
ہے۔ کاش آج میں تمہارے مانند ہوتا تو بڑی کامیابی حاصل کرتا۔

پھر وہ دابہ آفتاب کے مغرب سے طلوع ہونے کے بعد اپنا سر اٹھائے گا جسے  
جنگم خدا ساری دنیا دیکھے گی، اُس وقت توبہ کا موقع نکل چکا ہوگا پھر کسی

کی توبہ قبول ہوگی اور نہ اُس کے کوئی عمل خیر کام آئے گا، اور اگر اس سے پہلے کوئی شخص ایمان نہیں لایا ہے اور اُس نے کوئی نیک کام کیا ہے تو اس وقت اس کا ایمان لانا یا عمل خیر کرنا بے سود ہوگا۔

پھر آپ نے فرمایا: اب اس کے بعد کیا ہوگا، یہ مجھ سے نہ پوچھو، اس لیے کہ میرے حبیب (محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے مجھ سے عہد لے لیا ہے کہ یہ بات میں سوائے اپنی عترت کے اور کسی کو نہ بتاؤں۔

نزال بن سبرہ نے صعصعہ سے پوچھا کہ امیر المؤمنین علیؑ نے اپنے اس قول سے کیا مراد لیا ہے؟ صعصعہ نے جواب دیا: اے ابن سبرہ! وہ ذات جس کے پیچھے حضرت عیسیٰ بن مریمؑ نماز پڑھیں گے وہ عترت رسولؐ میں سے بارہواں اور اولاد حبیب بن علیؑ کا نواں ہوگا، اور درحقیقت وہی آفتاب ہے جو مغرب سے طلوع ہوگا اور رُکن و مقام کے درمیان ظہور فرمائے گا۔ وہ ساری روئے زمین کو پاک کرے گا، میزانِ عدل قائم کرے گا کوئی شخص کسی پر ظلم نہ کر سکے گا اور اسی کے متعلق امیر المؤمنین علیؑ سلام نے ارشاد فرمایا ہے کہ اُن کے حبیب نے اُن سے عہد لے لیا ہے وہ یہ بات اپنی عترت کے سوا اور کسی کو نہ بتائیں۔

(اکمال الدین)

☆ ایوب نے نافع سے اُنھوں نے ابن عمر سے، اُنھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اسی کے مثل روایت نقل کی ہے۔ (اکمال الدین)

## کیا دجال اور ابنِ صیاد ایک شخص کے دو نام ہیں

۲۷

محمد بن عمر بن عثمان ان ہی اسناد کے ساتھ مشایخ سے، اُنھوں نے ابو عبیدہ موصلی سے، اُنھوں نے عبدالاعلیٰ بن حماد سے، اُنھوں نے ایوب سے، ایوب نے نافع سے، نافع نے ابن عمر سے روایت کی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے اصحاب کے ساتھ نمازِ فجر ادا فرمائی اور بعد فراغت نماز اپنے اصحاب کو سیکر مدینہ کے اندر ایک گھر کے دروازے پر تشریف لے گئے۔ دروازے پر دستک دی تو ایک عورت نکلی اور پوچھنے لگی: کیا بات ہے اے ابوالقائم! آپ نے فرمایا: اے عبداللہ کی ماں! مجھے عبداللہ سے ملنے کی اجازت دے۔

اس نے کہا: اے ابوالقائم! آپ عبداللہ سے مل کر کیا کریں گے، خدا کی قسم وہ تو قطعی فاترالعقل ہے۔ حد یہ ہے کہ وہ اپنے کپڑوں ہی میں بول و براز کر دیتا ہے جبکہ وہ

ایک امر عظیم کا دعویٰ کرتا ہے۔

• آپ نے فرمایا: تو مجھے اُس سے ملنے کی اجازت تو دے۔

• اُس نے کہا: اچھا، تو پھر آپ تشریف لے جائیں لیکن آپ ہی اس کے ذمے دار ہو گئے

• آپ نے فرمایا: ہاں، میں ذمے دار ہوں۔

• اُس نے کہا: تو پھر اندر آجائیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اندر تشریف لے گئے تو دیکھا کہ وہ ایک چادر میں

پیٹا ہوا آہستہ آہستہ کچھ بڑبڑا رہا ہے۔

• اُس کی ماں نے کہا: خاموش ہو جا، اور اٹھ کر بیٹھ۔ یہ دیکھ تیرے پاس حضرت محمد

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے ہیں۔

چنانچہ وہ بیٹنکر خاموش ہو گیا اور اٹھ کر بیٹھ گیا اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سے مخاطب ہو کر بولا: اگر تم مجھے چھوڑ دو تو میں تمہیں بتاؤں کہ کیا وہ وہی (اللہ) ہے؟

• آنحضرت نے فرمایا: تو کیا دیکھتا ہے؟

• اُس نے کہا: میں حق اور باطل کو دیکھ رہا ہوں، اور یہ بھی دیکھ رہا ہوں کہ عرش

پانی پر تیر رہا ہے۔

• آنحضرت نے فرمایا: تو کلمہ پڑھو کہ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَنْیُّ رَسُوْلُ اللّٰهِ

• اُس نے کہا: بَلْ تَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَنْیُّ رَسُوْلُ اللّٰهِ۔

(بلکہ آپ کو اسی دیں کہ نہیں ہے کوئی خدا سوائے اللہ کے اور یہ کہ میں

(عبداللہ)۔ اللہ کا رسول ہوں یا اللہ تعالیٰ نے تم کو مجھ سے زیادہ رسالت کا حقدار

نہیں بنایا ہے۔

پھر جب دوسرا دن آیا تو آنحضرت نے اپنے اصحاب کے ساتھ نمازِ فجر ادا فرمائی،

اور بعد فراغت نماز اپنے اصحاب کے ساتھ اُس کے دروازے پر پہنچے، دستک دی۔ اس کی ماں

نے کہا اللہ آجائیں۔ آپ اندر تشریف لے گئے۔ آپ نے دیکھا کہ وہ ایک درخت پر بیٹھا ہوا

چڑیوں کی طرح چیہا رہا ہے۔

• اُس کی ماں نے کہا: خاموش ہو جا اور نیچے اتر آ۔ یہ دیکھ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تیرے پاس آتے ہیں۔

• وہ خاموش ہو گیا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مخاطب ہو کر کہنے لگا

”اگر تم مجھے چھوڑ دو تو میں بتاؤں کہ کیا وہ (اللہ) وہی ہے؟“

تیسرے دن آنحضرتؐ نے اپنے اصحاب کے ساتھ نماز فجر فرمائی اور اصحاب کے ساتھ اُس کے گھر پر تشریف لائے تو آپؐ نے دیکھا کہ وہ گوسفندوں (بکریوں وغیرہ) کے درمیان موجود ہے ان ہی کی زبان میں باتیں کر رہا ہے۔

اُس کی ماں نے کہا: خاموش ہو جا۔ اور بیٹھ جا۔ یہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تیرے پاس آئے ہیں۔

اتفاق کی بات یہ کہ اسی دن سورہ دُخان کی چند آیات نازل ہوئی تھیں جنہیں نبی اکرمؐ نے نماز میں تلاوت فرمایا تھا۔

آپؐ نے اُس سے فرمایا: کہہ کہ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاِنِّي رَسُوْلُ اللّٰهِ اُس نے کہا: بَلَن تَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ اِنِّي رَسُوْلُ اللّٰهِ وَمَا جَعَلَ اللّٰهُ يَذْلِكَ اَحَقَّ مَعْنٰی

(بلکہ آپؐ ہی کو ہی دین کہ اس اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور یہ کہ "اللہ کا رسول تو میں ہوں آپؐ کو اللہ نے مجھ سے زیادہ رسالت کا حقدار نہیں بنایا ہے) آنحضرتؐ نے فرمایا: میں نے ایک چیز تیرے لیے اپنے دل میں چھپائی ہے۔

اُس نے کہا: وہ الدُّخ الدُّخ آنحضرتؐ نے فرمایا: دور ہو جا مردود، تو مطالعہ غیب کی منزل تک نہیں پہنچ سکتا تیری امید پوری نہیں ہو سکتی جو تیرے تقدیر میں ہے وہی تجھے ملے گا۔

اس کے بعد آپؐ نے اپنے اصحاب سے متوجہ ہو کر فرمایا:

”اَتَيْتُمُ النَّاسَ! مَا بَعَثَ اللّٰهُ نَبِيًّا اِلَّا وَقَدْ اَنْذَرَهُمْ قَوْمَهُ الدَّجَالَ وَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ قَدْ اَخْرَجَ اِلَيْكُمْ هَذَا اَفَمَا تَشَابِهَ عَلَيْكُمْ مِنْ اَمْرٍ فَاِنَّ رَبَّكُمْ لَيْسَ بِاَعْوَرٍ اِنَّهُ يَخْرِجُ عَلَى حِسَابٍ عَرْضُ مَا بَيْنَ اَذْنَيْهِ مِثْلُ يَخْرِجُ وَمَعَهُ جَنَّةٌ وَنَارٌ وَجَبَلٌ مِنْ خُبْرٍ وَنَهْرٌ مِنْ مَاءٍ۔ اَكْثَرُ اَسْمَاعِ الْيَهُودِ وَالنِّسَاءِ الْاَعْرَابُ يَدْخُلُ اَقَاقِي الْاَرْضِ كُلِّهَا اِلَّا مَكَّةَ وَلَا بَيْتَهُمَا وَالْمَدِيْنَةَ وَلَا بَيْتَهَا۔“

آپؐ نے فرمایا (اللہ تعالیٰ نے جب بھی کسی نبی کو مبعوث فرمایا، اُس نے ہمیشہ اپنی قوم کو دجال سے ڈرایا (کہہ ہیں دجال پیدا نہ ہو) مگر اللہ عزوجل نے اس کی پیدائش کو تم لوگوں کے اس زمانے کے لیے مقرر کر دیا تھا۔ لہذا، انہیں کہیں تم لوگ شیعہ میں گرفتار نہ جاؤ۔

جان لو کہ تم لوگوں کا پروردگار کا نام نہیں ہے۔ یہ (دجال) ایک ایسے گدھے پر غرور کرے گا جس کے دونوں کانوں کے درمیان ایک میل کا فاصلہ ہوگا۔ وہ غرور کرے گا اور اُس کے ساتھ جنت و جہنم ہوں گے۔ رُطیوں کا ایک پہاڑ ہوگا اور پانی کی ایک نہر ہوگی۔ اُس کی پیروی کرنے والے اکثر یہودی اور عورتیں اور اعراب (اہل عرب) ہوں گے۔ وہ ساری دنیا میں پھرے گا مگر مکہ اور مدینہ میں داخل نہیں ہو سکے گا۔

کتاب شرح السنۃ " میں ابوسعید خدری سے یہی قصہ منقول ہے۔ اس میں یہ تحریف ہے کہ آنحضرتؐ نے اس سے پوچھا: بتا، تو کیا دیکھ رہا ہے؟ اُس نے کہا: میں ایک تخت سمندر پر دیکھ رہا ہوں۔

آپؐ نے فرمایا: وہ ابلیس کا تخت سمندر پر ہے جسے تو دیکھ رہا ہے۔ ابوسلیمان کا بیان ہے کہ میرے نزدیک یہ قصہ اُس وقت پیش آیا جب آنحضرتؐ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور یہود اور ان کے خلفاء کے درمیان صلح ہوئی اور یہ ابن صیاد بھی اس صلح میں شامل تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ اطلاع ملی تھی کہ اس کو کھانت کا دعویٰ ہے، اس لیے آپؐ نے اُس کا امتحان لیا اور آزمائش کے بعد یہ چلا کہ یہ کوئی کاہن یا ساحر ہے یا کوئی جن یا شیطان اس کے تابع ہے۔

اقول (میرے نزدیک) : عامہ کے درمیان اس امر میں اختلاف ہے کہ یہ ابن صیاد ہی دجال ہے یا دجال کوئی اور ہے۔ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ یہ نہیں، کوئی اور ہے۔ اس لیے کہ ایک روایت میں ہے کہ یہ ابن صیاد تائب ہو گیا تھا اور اس نے مدینہ میں انتقال کیا، جب اس کے چہرے سے

کفن ہٹایا گیا تو لوگوں نے دیکھا کہ وہ مرا ہوا پڑا ہے۔ اور ابوسعید خدری سے بھی ایسی ہی روایت ہے جو اس امر کی دلیل ہے کہ وہ ابن صیاد دجال نہیں ہے۔

اور کچھ لوگوں کا خیال ہے کہ یہ ابن صیاد ہی دجال ہے۔ اور یہ روایت ابن عمر اور جابر بن عبد اللہ انصاری کی ہے۔

شیخ صدوق علیہ الرحمۃ اس روایت کو پیش کر کے فرماتے ہیں کہ یہ دشمنانِ دین و نکرین دجال کے وجود کو تسلیم کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اس کے لیے غیبت ہے۔ یہ ایک مدت طویل تک باقی رہے گا اور آخری زمانے میں غرور کرے گا۔ ایسی روایتوں کو تو صحیح سمجھے ہیں مگر تسلیم نہیں کرتے۔ امام قائم کے وجود کو انکی غیبت کو۔ حالانکہ امام قائم کیلئے نبی اکرمؐ و آلہ کی نص ہے۔

## ظہورِ امام قائمؑ کی علامت

۲۸

ابی نے حمیری سے، حمیری نے احمد بن ہلال سے، احمد نے ابن محبوب سے، انھوں نے ابویوب اور علا سے، انھوں نے محمد بن مسلم سے اور محمد بن مسلم کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا، آپ نے فرمایا:

” اِنَّ بَقِيَامَ الْقَائِمِ عَلَامَاتٌ تُكُونُ مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ لِلْمُؤْمِنِينَ (بیشک ظہورِ امام قائمؑ کی اللہ عزوجل کی طرف سے مومنین کیلئے کچھ نشانیاں ہیں۔)

میں نے عرض کیا: مولا! میں آپ پر قریان، وہ نشانیاں کیا ہیں؟

قال: ” قَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ” وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ “ یعنی مومنین قبل خروج القائم ” بِشَيْءٍ “ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوعِ وَنَقْصِ مِّنَ الْأَمْوَالِ وَالْأَنْفُسِ وَالتَّمْرِاتِ وَبَشِيرِ الصَّابِرِينَ “ (سورة البقرة ۱۵۵)

( اللہ عزوجل کا قول ” ہم تمھارا امتحان ضرور لیں گے یعنی قبل قیام قائمؑ مومنین کا امتحان لیں گے۔ کچھ خوف، اور بھوک اور جانوں و اموال اور بھلوں سے (اولادوں) کے نقصان سے، اور صبر کرنے والوں کو بشارت دیدیجے۔ )

قال: ” نَبْلُوهُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ مِنْ مُّكَلِّدٍ بَنِي فُلَانٍ فِي الْخَرِ مُسْطَاطِئِهِمْ وَالْجُوعِ “ بغلا اسعارهم ” وَنَقْصِ مِّنَ الْأَمْوَالِ “ قال كَسَادِ التَّجَارَةِ وَقِلَّةِ الْفَضْلِ، وَنَقْصِ مِّنَ الْأَنْفُسِ قال مَوْتٌ دَرِيعٌ وَنَقْصِ مِّنَ التَّمْرِاتِ قِلَّةٌ رِّيعٌ مَا يَزِرُ عَ وَبَشِيرِ الصَّابِرِينَ، عِنْدَ ذَلِكَ يَتَعَجَّلُ الْفَرَجُ “

آپ نے فرمایا: (ہم اُن لوگوں کا امتحان لیں گے سلاطین بنی فلاں کے خوف سے اور بھوک سے غلے کی گرانی کے ساتھ، اموال میں کمی سے یعنی کساد بازاری اور قلتِ نفع سے انفس میں نقص سے یعنی حادثاتی اموات سے اور نقصِ ثمرات سے، یعنی قلتِ پیداوار سے اور صابرین کو بشارت دیدو کہ اب جلد ہی فرج اور ظہورِ امام قائمؑ ہونے والا ہے۔

ثُمَّ قَالَ ” يَا مُحَمَّدُ! هَذَا تَأْوِيلُهُ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ ” وَمَا يُعَلِّمُ تَأْوِيلَهُ إِلَّا اللَّهُ وَالرَّاسِخُونَ فِي الْعِلْمِ “ (آل عمران ۷۰) پھر فرمایا: (اے محمد! دیکھو اس آیت کی تاویل یہ ہے کہ اللہ فرماتا ہے کہ اس کا تاویل راہنوں فی العلم ہی جانتے ہیں۔)

## ظہور کی پانچ علامتیں

۲۹

ابی نے حمیری سے، حمیری نے ابراہیم بن ہزیر سے، انھوں نے اپنے بھائی علی سے انھوں نے ابواری سے، انھوں نے صفوان سے، انھوں نے محمد بن حکیم سے، انھوں نے میمون البان سے، انھوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے۔

قال: ” خَمْسٌ قَبْلَ قِيَامِ الْقَائِمِ “ أَلْيَمَانِي، وَالشَّفِيعَانِي وَالْمُنَادِي تِنَادِي مِّنَ السَّمَاءِ وَخَسَفَتِ بِالْبَيْدَاءِ وَقَتْلُ النَّفْسِ الزَّكِيَّةِ “ آپ نے فرمایا (قبل قیام قائمؑ پانچ علامتیں ظاہر ہوگی۔ خروجِ یمانی، خروجِ شفیعی، نداء آسمانی زمین کاشفی بیابانی اور قتلِ نفسِ زکیہ) (اکمال الدین)

## قتلِ نفسِ زکیہ اور ظہورِ امامؑ میں پندرہ شبوں کا فاصلہ

۳۰

ابن ولید نے صفار سے، انھوں نے ابن معروف سے، انھوں نے علی بن ہزیر سے انھوں نے حجال سے، انھوں نے ثعلبہ سے، انھوں نے شعیب حداد سے، انھوں نے صالح مولیٰ بنی العذرار سے روایت کی ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا: آپ نے فرمایا:

” لَيْسَ بَيْنَ قِيَامِ قَائِمِ آلِ مُحَمَّدٍ وَبَيْنَ قَتْلِ النَّفْسِ الزَّكِيَّةِ إِلَّا خَمْسَةُ عَشْرَ لَيْلَةً “

(قیامِ قائم آلِ محمدؑ اور قتلِ نفسِ زکیہ کے درمیان صرف پندرہ راتوں کا فاصلہ ہوگا۔) (اکمال الدین، غنیۃ طوسی، کتاب الارشاد)

## امام کا ظہور آفتاب سے زیادہ روشن ہوگا

۳۱

ابن ولید نے ابن ابان سے، انھوں نے ابواری سے، انھوں نے نصر سے، انھوں نے یحییٰ حبلی سے، انھوں نے حارث بن مغیرہ سے، انھوں نے میمون البان سے روایت کی ہے کہ ایک مرتبہ میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کے پاس نیچے کے اندر حاضر تھا، آپ نے نیچے کا پرہ اٹھایا اور فرمایا:

قال: ” اِنَّ اَمْرًا لَّيُوقَدُّ كَاَنَّ لَكَ اَبْنٌ مِّنْ هَذَا الشَّمْسِ! “

ثُمَّ قَالَ: ” يَنَادِي مُنَادٍ مِّنَ السَّمَاءِ اِنَّ فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ هُوَ الْإِمَامُ “

بِاسْمِهِ وَيَنَادِي ابْلِيسُ مِنَ الْأَرْضِ لَكَ نَادِي بِرَسُولِ اللَّهِ لَيْلَةَ الْعَقَبَةِ “

آپؐ نے فرمایا: (جب ہمارا صاحب امر ظہور کرے گا، تو اس کا ظہور اس آفتاب سے بھی زیادہ واضح و روشن ہوگا۔)

پھر فرمایا: (آسمان سے نام لیکر اعلان ہوگا کہ فلان ابن فلان امام ہیں۔ اور اہل بیتیں زمین سے ندادے گا جیسا کہ اس نے شب عقبہ ندادی تھی۔) (اکمال الدین)

### ۳۲ سفیانی ماہِ جب میں خروج کریگا

انہی اسناد کے ساتھ ابوازی سے، انھوں نے صفوان سے، انھوں عیسیٰ بن اعمیٰ سے، انھوں نے معلیٰ بن خنیس اور انھوں نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت نقل کی ہے کہ:

قَالَ: "إِنَّ أَمْرَ السَّفِيَانِيِّ مِنَ الْأَمْرِ الْمُحْتَمَمِ وَخُرُوجِهِ فِي رَجَبٍ" آپؐ نے فرمایا: (سفیان کا خروج بلاشبہ ختمی امر ہے اور اس کا خروج ماہِ رجب میں ہوگا۔) (اکمال الدین)

### ۳۳ ندائے آسمانی ماہِ رمضان میں ہوگی

انہی اسناد کے ساتھ ابوازی سے، انھوں نے حارث بن عیسیٰ سے، انھوں نے ابراہیم بن عمر سے، انھوں نے ابو ایوب سے، انھوں نے حارث بن مغیرہ سے، انھوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ:

قَالَ: "الصَّيْحَةُ الَّتِي فِي شَهْرِ رَمَضَانَ تَكُونُ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ لِثَلَاثٍ وَعَشْرِينَ مَضِينَ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ" آپؐ نے فرمایا: (ندائے آسمانی ۲۳ ماہِ رمضان شبِ جمعہ میں ہوگی)

### ۳۴ قبل از ظہور پانچ علامتیں

انہی اسناد کے ساتھ ابوازی سے، انھوں نے ابن ابی عمیر سے، انھوں نے عمر بن مختلہ سے اور انھوں نے بیان کیا کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا:

قَالَ: "قَبْلَ قِيَامِ الْقَائِمِ خَمْسُ عَلَامَاتٍ مَحْتَمَلَاتٍ: الْيَمَانِيُّ وَالسَّفِيَانِيُّ وَالصَّيْحَةُ وَقَتْلُ النَّفْسِ الزَّكِيَّةِ وَالْخُفَّاءِ الْبَيْدَاءِ" آپؐ نے فرمایا: (قبل قیام قائم، پانچ نشانیاں ختمی طور پر ظاہر ہوں گی۔ خروجِ یامانی، خروجِ سفیانی، ندائے آسمانی، قتلِ نفسِ زکیہ اور بیابان میں زمین کا شق ہونا۔) (اکمال الدین، غنیۃ الثقات)

### ۳۵ ندائے آسمانی سب اپنی زبان میں نہیں گے

ابن ابی عمیر سے، سعد نے ابن ابی الخطاب سے، انھوں نے جعفر بن بشیر سے، انھوں نے ہشام بن سالم سے، انھوں نے زرارہ سے، زرارہ نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت نقل کی ہے کہ:

قَالَ: "يَنَادِي مُنَادٍ بِاسْمِ الْقَائِمِ عَلَيْهِ السَّلَامُ" (ایک منادی امام قائم علیہ السلام کا نام لیکر ندادے گا)

میں نے عرض کیا: کیا یہ نداء مخصوص لوگوں کے لیے ہوگی یا عوام کے لیے بھی؟

قَالَ: "عَامٌ يَسْمَعُ كُلُّ قَوْمٍ بِلِسَانِهِمْ"

آپؐ نے فرمایا: (یہ نداء عام ہوگی اور اسے ہر قوم اپنی اپنی زبان میں سنے گی۔)

میں نے عرض کیا: جب نام کے ساتھ اعلان ہوگا تو پھر امام قائم علیہ السلام کی مخالفت کون کریگا؟

قَالَ: "لَا بَيْدَ عَسَمِ الْبَلِيسِ حَتَّى يَنَادِيَ فِي آخِرِ اللَّيْلِ فَيَشْكُكُ النَّاسُ" آپؐ نے فرمایا: (مگر ابلیس لوگوں کو اب بھی نہ چھوڑے گا اور وہ آخر شب میں اعلان کرے گا اور لوگ شک میں مبتلا ہو جائیں گے۔)

### ۳۶ سفیانی کا نام و نسب حلیہ

ماجیلویہ نے اپنے چچا سے، انھوں نے کوئی سے، انھوں نے ابن ابی عمیر سے، انھوں نے ابن اذینہ سے، اور انھوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے آپؐ نے اپنے پدر بزرگوار سے روایت نقل فرمائی ہے۔ آپؐ نے فرمایا کہ حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا:

قَالَ: "يَخْرُجُ ابْنُ أَكَلَةَ الْكَبَادِ مِنَ الْوَادِي الْيَابِسِ وَهُوَ رَجُلٌ رُبْعَةٌ وَحَشَى الْوَجْهَ ضَعْمُ السَّامَةِ يُوْجِهُهُ أَشْرُ الْجَدْرِ إِذَا رَأَيْتَهُ حَبَبَتُهُ أَعْوَرُ إِسْمُهُ عَثَانُ وَابْنُهُ عَثْبَسَةُ وَهُوَ مِنْ وَلَدِ أَبِي سَفِيَانَ حَتَّى يَأْتِيَ أَرْضَ قَوَارٍ وَمَعِينٍ" فَيَسْتَوِي عَلَى مَنْبَرِهَا

آپؐ نے فرمایا: (بندہ جگر خوارہ کا ایک فرزند وادیِ یابس سے خروج کرے گا جو میانہ قد کا آدمی ہوگا، اس کا چہرہ ڈراؤنا اور سر بڑا ہوگا۔ چہرے پر چمپک کے دانے ہونگے۔ جب اُسے دیکھو گے تو سمجھو گے کہ یہ کانا ہے۔ اس کا نام عثمان اس کے باپ کا نام عتبسہ

اور وہ اولاد ابوسفیان سے ہوگا جو کوفہ آئے گا اور منبر کوفہ پر چڑھ بیٹھے گا۔  
(اکمال الدین)

### سفیانی کی انتہائی خباثت

۳۷

سہلانی نے علی سے، علی نے اپنے والد سے، انھوں نے ابن ابی عمیر سے، انھوں نے حماد سے، حماد نے عمر بن یزید سے روایت کی ہے، اُن کا بیان ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے ایک مرتبہ مجھ سے فرمایا:

”إِنَّكَ لَوَرَأَيْتَ السُّفْيَانِيَّ رَأَيْتَ أَخْبَثَ النَّاسِ، أَشْقَى  
أَحْمَرِ أَرْزَقٍ، يَقُولُ: يَا رَبِّ يَا رَبِّ رُبَّمَا لَلنَّارِ وَلَقَدْ بَلَغَ  
مِنْ خُبَيْثِهِ أَنَّهُ يَدْفَنُ أُمَّمَ وَلَكِنَّهُ وَهِيَ حَيَّةٌ مَخَافَةَ  
أَنْ تَدَلَّ عَلَيْهِ“

(اگر تم سفیانی کو دیکھو گے تو اس کو لوگوں میں سب سے زیادہ خبیث یاؤ گے  
زرد و سرخ و نیلے رنگ کا ہوگا وہ یارب یارب کہتا ہوا ہوگا مگر جہنم میں  
جائے گا۔ اور اس کی خباثت کی ایک دلیل یہ ہے کہ وہ اپنی ام ولد کو زمین میں  
زندہ دفن کر دے گا، اس دُرسے کہ کہیں وہ اس کی خباثت کی نشاندہی نہ کرے۔)  
(اکمال الدین)

### سفیانی صرف آٹھ ماہ قابض رہے گا

۳۸

ابی اور ابن ولید نے محمد بن ابوالقاسم سے، انھوں نے کوفی سے، اُس نے حسین بن  
سفیان سے، انھوں نے قتیبہ بن محمد سے، انھوں نے عبداللہ بن ابی منصور سے روایت کی ہے  
اُن کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سفیانی کا نام پوچھا تو آپ نے فرمایا  
”قَالَ: «وَمَا تَصْنَعُ يَا سَعِيدُ؟ إِذَا مَلَكَ كُنُوزَ الشَّامِ الْخَمْسِ:

دمشق و حمص و فلسطين و الاردن و قنسرين  
فَتَوَقَّعُوا عِنْدَ ذَلِكَ الْفَرَجَ“

آپ نے فرمایا (تمہیں اس کے نام سے کیا کام، سنو! جب وہ شام کے پانچ علاقوں دمشق  
حمص، فلسطین، اردن اور قنسیرین کے خزانوں پر قابض ہو جائے، تو  
اُس وقت فرج و ظہور امام قائم کی توقع رکھو۔)

میں نے عرض کیا: وہ نو چھینے قابض رہے گا؟

آپ نے فرمایا: ”نہیں، صرف آٹھ چھینے۔ اس سے ایک دن بھی زیادہ قابض نہیں رہے گا۔“ (اکمال الدین)

### پہلی نذا جبریل کی، دوسری صد ابلیس کی ہوگی

۳۹

ماجیلویہ نے اپنے چچا سے، انھوں نے ایک کوفی سے، کوفی نے اپنے والد سے، انھوں نے  
ابو مغرار سے، انھوں نے معقل بن خنیس سے، معقل نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام  
سے روایت کی ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا:

”صَوْتُ جِبْرِيلَ مِنَ السَّمَاءِ وَ صَوْتُ ابليسَ مِنَ الْأَرْضِ  
فَاتَّبِعُوا الصَّوْتِ الْأَوَّلَ وَ آيَاكُمْ وَ الْآخِرَ أَنْ تَفْتَنُوا بِهِ“

(آسمان سے پہلے جبریل کی آواز آئے گی، اس کے بعد زمین سے ابلیس کی آواز  
آئے گی۔ لہذا پہلی آواز کی پیروی کرنا اور دوسری آواز سے اجتناب کرنا کہیں  
اس سے فتنے میں مبتلا نہ ہو جانا۔)  
(اکمال الدین)

### جبریل صبح کو اعلان کریں گے، ابلیس شام کو

۴۰

ابن متوکل نے حمیری سے، انھوں نے ابن عیسیٰ سے، انھوں نے ابن محبوب سے، انھوں  
نے ثمالی سے روایت کی ہے ثمالی کا بیان ہے کہ میں نے ایک مرتبہ حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے  
عرض کیا کہ حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام فرمایا کرتے تھے کہ سفیانی کا خروج ایک حتمی امر ہے  
آپ نے فرمایا: ہاں

”قَالَ: «نَعَمْ، وَ اخْتِلَافَ وَلَدِ الْعَبَّاسِ مِنَ الْمَحْتَمِمْ، وَ قَتْلِ النَّفْسِ الزَّكِيَّةِ

مِنَ الْمَحْتَمِمْ وَ خُرُوجِ الْقَائِمِ مِنَ الْمَحْتَمِمْ“

آپ نے فرمایا: (ہاں، اولاد عباس میں اختلاف بھی حتمی ہے، اور قتل نفسِ زکیہ بھی حتمی ہے  
اور ظہور امام قائم بھی حتمی ہے۔)

میں نے عرض کیا: اور وہ نذا کیسی ہوگی؟

”قَالَ: «يُنَادِي مُنَادٍ مِنَ السَّمَاءِ أَوَّلَ النَّهَارِ أَلَا إِنَّ الْحَقَّ فِي عَلِيِّ وَ

شَيْعَتِهِ، ثُمَّ يَنَادِي ابليسَ لعنه الله في آخر النهار أَلَا إِنَّ

الْحَقَّ فِي السُّفْيَانِي وَ شَيْعَتِهِ فَيَدْرَأُ عَنْكَ ذَلِكَ الْمُبْطَلُونَ“

آپ نے فرمایا (ایک منادی آسمان سے صبح کے وقت ندا دے گا کہ آگاہ رہو کہ حق علی اور اُن کے  
شیعوں میں ہے۔ پھر شام کے وقت ابلیس ندا دے گا کہ آگاہ رہو حق سفیانی

اور اُس کے ماننے والوں میں ہے اس وقت اہل باطل شک میں مبتلا ہو جائیں گے۔) (اکمال الدین)

## ۴۱ چاند گہن پانچ تاریخ کو اور سورج پندرہ کو ہوگا

ابن ولید نے ابن ابان سے، انھوں نے ابو ہریرہ سے، انھوں نے نصر سے، نصر نے یحییٰ حبشی سے، انھوں نے حکم الخياط سے، انھوں نے محمد بن ہمام سے، انھوں نے ورد سے اور ورد نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت نقل کی ہے کہ:

قَالَ: "أَيَّتَانِ بَيْنَ يَدَيِ هَذَا الْأَمْرِ خُسُوفُ الْقَمَرِ لَخْمِسَ وَخُسُوفُ الشَّمْسِ لَخْمِسَةَ عَشْرَةٍ وَلَمْ يَكُنْ ذَلِكَ مِنْذُ هَبْطِ آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِلَى الْأَرْضِ وَعِنْدَ ذَلِكَ سَقَطَ حَسْبُ الْمُنْجَمِينَ"

آپ نے فرمایا (ظہور سے پہلے دو نشانیاں یاد رکھو۔ پانچویں تاریخ کو چاند گہن اور پندرہ تاریخ کو سورج گہن اور جب سے حضرت آدم علیہ السلام زمین پر اترے آج تک ایسا کبھی نہیں ہوا اور اس وقت منجمین کا سارا حساب غلط ہو جائے گا۔)  
(اکمال الدین)

## ۴۲ ظہور سے قبل سرخ و سفید اموات

انہی اسناد کے ساتھ ابو ہریرہ نے صفوان سے، صفوان نے عبدالرحمن بن حجاج سے، انھوں نے سلیمان بن خالد سے کی ہے سلیمان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ:

قَالَ: "قَدْ آمَّ الْقَائِمُ، مَوْتَانِ: مَوْتُ أَحْمَرٍ وَمَوْتُ أَبْيَضٍ حَتَّى يَذْهَبَ مِنْ كُلِّ سَبْعَةِ خَمْسَةِ فَأَلْوَتْ الْأَحْمَرُ السَّيْفَ، وَالْمَوْتُ الْأَبْيَضُ الطَّاعُونَ"

آپ نے فرمایا: (ظہور امام قائم علیہ السلام کے قبل دو قسم کی اموات ہوں گی۔ موت سرخ، اور سفید موت، اور ان میں سے ہر سات میں سے پانچ آدمی ختم ہو جائیں گے۔ سرخ موت، تلوار سے اور سفید موت طاعون سے واقع ہوگی۔)  
(اکمال الدین)

## ۴۳ پانچ ماہ رمضان کو سورج گہن ہوگا

ابن متوکل نے سعد آبادی سے، انھوں نے برقی سے، برقی نے اپنے والد سے، اور انھوں نے ابوبصیر سے روایت کی ہے کہ ابوبصیر نے بیان کیا کہ حضرت امام جعفر صادق نے فرمایا:

قَالَ: "تَنْكَسِفُ الشَّمْسُ لَخْمِسَ مَضْيِينَ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ قَبْلَ قِيَامِ الْقَائِمِ عَلَيْهِ السَّلَامُ"

آپ نے فرمایا (قبل از قیام قائم علیہ السلام ۵ ماہ رمضان کو سورج گہن ہوگا)

## ۴۴ ظہور سے قبل ایک تہائی آبادی ہوگی

انہی اسناد کے ساتھ ابو یوب سے، انھوں نے ابوبصیر اور محمد بن مسلم سے روایت نقل کی ہے کہ ان دونوں نے بیان کیا کہ ہم نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق کو فرمایا ہوئے سننا کہ:

قَالَ: "لَا يَكُونُ هَذَا إِلَّا مَرَّحَتِي يَذْهَبُ ثُلُثُ النَّاسِ"

آپ نے فرمایا (یہ ظہور اس وقت ہوگا جب دنیا کی آبادی دو تہائی ختم ہو جائے گی)

کہا گیا: پھر باقی کیا رہ جائے گا؟

قَالَ: "أَمَّا تَرْضَوْنَ أَنْ تَكُونُوا الثَّلَاثُ الْبَاقِي"

آپ نے فرمایا: (کیا تم اس بات سے خوش نہیں ہو کہ وہ باقی ایک تہائی تم لوگ ہو گے)

(اکمال الدین)

## ۴۵ اہل بیت نبی کی حکومت آخری

زمانے میں قائم ہوگی

قرقارہ نے نصر بن لیث مروزی سے، انھوں نے ابی طلحہ جمدری سے، انھوں نے ابن لہیع سے، انھوں نے ابی زرہ سے، انھوں نے عبداللہ بن رزین سے، انھوں نے عمار بن یاسر سے روایت نقل کی ہے۔ انھوں نے فرمایا کہ:

قَالَ عَمَّارٌ: "إِنَّ دَوْلَةَ أَهْلِ بَيْتِ بَيْتِكُمْ فِي آخِرِ الزَّمَانِ وَلَكِنَّا أَمَّا نَا فَإِذَا رَأَيْتُمْ فَأَلْزَمُوا الْأَرْضَ وَكَفُّوا حَتَّى تَجِيءَ أَمَّا رَأَتَا فَإِذَا اسْتَشَارَتْ عَلَيْكُمْ السُّرُومُ وَالْتَرَكُ وَجَمَزَتِ الْجُبُوشُ وَمَاتَ خَلِيفَتُكُمُ الَّذِي يَجْمَعُ الْأَمْوَالَ وَاسْتَخْلَفَ بَعْدَهُ رَجُلًا صَحِيحًا، فَيَخْلَعُ بَعْدَ سِنِينَ مِنْ بَيْعَتِهِ وَيَأْتِي هَلَاكُ مَلِكِهِمْ مِنْ حَيْثُ بَدَأَ، وَيَتَخَالَفُ التُّرُكُ وَالسُّرُومُ وَتَكْثُرُ الْخُوبُ فِي الْأَرْضِ"



وینادی منادی عن سور دمشق: وَيَل لَّاهِلِ الْأَرْضِ مَنْ  
شَرَّ لَدَا اقْتَرَبَ وَيَخْشَفُ بِغَرْبِي مَسْجِدَهَا حَتَّى  
يَخْرُجَ حَاطِبُهَا وَيَنْظُرُ ثَلَاثَةَ أَنْفَرٍ بِالشَّامِ كُلِّهَا يَطْلُبُ  
الْمَلِكَ رَجُلٌ أَبْقَعَ وَرَجُلٌ أَصْهَبُ وَرَجُلٌ مِنْ أَهْلِ بَيْتِ  
أَبِي سَفْيَانَ، يَخْرُجُ فِي كَلْبٍ وَيَحْضُرُ النَّاسُ بِدِمَشْقٍ وَ  
يَخْرُجُ أَهْلُ الْغَرْبِ إِلَى مِصْرٍ -

فَإِذَا دَخَلُوا فَتَلَكَ أَمَارَةُ السَّفْيَانِي، وَيَخْرُجُ قَبْلَ ذَلِكَ  
مَنْ يَدْعُو لِأَبِي مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَتَنْزِلُ التُّرُكُ الْحَبِيرَةَ  
وَتَنْزِلُ التُّرُومُ فَلَسْطِينَ وَيَسْبِقُ عَبْدُ اللَّهِ حَتَّى يَلْتَقَى  
جَنُودَهَا بِقَرْقِيسَا عَلَى النَّهْرِ، وَيَكُونُ قِتَالٌ عَظِيمٌ وَ  
يَسِيرُ صَاحِبُ الْمَغْرِبِ فَيَقْتُلُ الرِّجَالَ وَيَسْبِي النِّسَاءَ ثُمَّ  
يَرْجِعُ فِي قَيْسٍ حَتَّى يَنْزِلَ الْجَزِيرَةَ السَّفْيَانِي فَيَسْبِقُ  
الْيَمَانِي وَيَحْزُزُ السَّفْيَانِي مَا جَمَعُوا -

ثُمَّ يَسِيرُ إِلَى الْكُوفَةِ فَيَقْتُلُ إِعْوَانَ أَلِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَالِهِ وَسَلَّمَ وَيَقْتُلُ رَجُلًا مِنْ مُسْتَبْسِمٍ، ثُمَّ يَخْرُجُ الْمُهْدِي  
عَلَى لَوَائِهِ شُعَيْبُ بْنُ صَالِحٍ فَإِذَا رَأَى أَهْلَ الشَّامِ قَدْ  
اجْتَمَعَ أَمْرَهَا عَلَى ابْنِ أَبِي سَفْيَانَ اتَّحَقُّوا بِمَكَّةَ فَعَدَا  
ذَلِكَ يَقْتُلُ النَّفْسَ الرَّكِيَّةَ وَأَخُوهُ بِمَكَّةَ ضَيْعَةً  
فَيَنَادِي مَنَادٌ مِنَ السَّمَاءِ: أَيُّهَا النَّاسُ! إِنَّ أَمِيرَكُمْ  
فُلَانٌ وَذَلِكَ هُوَ الْمُهْدِي الَّذِي يَمْلِكُ الْأَرْضَ  
قَسْطًا وَعَدْلًا كَمَا مَلِكْتُ فَلْنَمَّا وَجُورًا -

عقارب پائے زنیار تم لوگوں کے نبی اکرم کے اہل بیت کی حکومت آخری زمانے میں آئے گی اور  
اس کی کچھ علامات ہیں جب تم لوگ اس کو دیکھو تو زمین پر گر کر بیٹھ جانا اور  
خاموش رہنا یہاں تک وہ علامتیں ظاہر ہوں۔

جب روم و ترک تم لوگوں پر حملہ کریں، فوجیں تیار کی جائیں اور تمہارا وہ خلیفہ  
جو مالی اندوڑی کرتا ہو امر جائے، اس کے بعد اس کا جانشین ایک صحیح آدمی  
ہوگا مگر اس کی بیعت کے چند سال بعد اس کو حکومت سے ہٹا دیا جائے، اور

اور جس طرف سے اُن کی حکومت شروع ہوتی تھی (منجانب فراسان) اسی جانب اُن کی ہلاکت بھی شروع ہو۔  
ترک اور روم مقابل ہو جائیں اور زمین پر جنگ کا بازار گرم ہو جائے، اور دمشق کی شہر پناہ سے ایک منادی نوا  
کرے کہ اہل زمین کے لیے دلیل شر و فساد قریب ہے۔ اس کی مسجد کے مغربی حصے کی زمین شق ہو جائے، اور  
اُس کی چہار دیواری منہدم ہو جائے اور شام سے تین نفر حصولِ اقتدار کے لیے نکلیں گے ایک اہلن (چنگیز)  
ایک سُرخ اور ابوسفیان کے خاندان کا ایک شخص جو نسب لوگوں کو دمشق لاتے گا اور اہل مغرب کو مصر کی طرف  
نکال دے گا۔

جب یہ لوگ دمشق میں داخل ہوں گے تو یہی خروجِ سفیانی کی علامت ہوگی اور اس سے پہلے ایک  
شخص خروج کرے گا جو آلِ محمد کی طرف لوگوں کو دعوت دے گا، اہل ترک حیرہ میں پڑاؤ ڈالیں گے  
اور اہل روم فلسطین میں، اور عبداللہ آگے بڑھے گا یہاں تک کہ دونوں کے لشکر نہرِ قریسہ پر مقابل ہوں گے  
اور جنگ عظیم واقع ہوگی اور شاہِ مغرب چلے گا تو وہ مردوں کو قتل کرے گا اور عورتوں کو قید کرے گا۔ پھر  
قیس واپس ہوگا یہاں تک کہ جزیرہ میں سفیانی وارد ہو جائے گا پھر یہاں بڑھے گا اور جو کچھ لوگوں نے  
جمع کیا ہوگا سب پر قابض ہو جائے گا۔

پھر وہ کوفہ آئے گا اور آلِ محمد کے اعوان و انصار کو قتل کرے گا بلکہ اس شخص کو بھی قتل کرے گا  
جس کا نام ان کے ناموں پر ہے۔ پھر امام مہدی خروج کریں گے جن کے جنڈے پر شعیب بن صالح ہو گئے  
جب اہل شام یہ دیکھیں گے کہ ان کی حکومت ابنِ ابی سفیان پر استوار و مستحکم ہو گئی تو وہ مکہ پہنچیں گے  
اُس وقت نفسِ زکیہ اور اُن کے بھائی کا قتل ہوگا، اس وقت آسمان سے ایک منادی ندا دے گا کہ تمہارا  
امیر فلاں یعنی امام مہدی ہیں جو زمین کو عدل و انصاف سے اسی طرح بھر دیں گے جس طرح وہ ظلم و جور  
سے بھری ہوئی ہوگی۔

### (۴۶) جب سادھ آرمی دعویٰ نبوت کر لیں گے تو قیامت آئے گی

۱۔ ایک جامعہ "رواہ" نے تلعبری سے، انھوں نے احمد بن علی رازی سے، انھوں نے محمد بن  
علی سے، انھوں نے عثمان بن احمد سماک سے، انھوں نے ابراہیم بن عبداللہ ہاشمی سے، انھوں نے یحییٰ بن  
ابطالب سے، انھوں نے علی بن عاصم سے، انھوں نے عطار بن سائب سے اور انھوں نے اپنے والد  
سے، انھوں نے عبداللہ بن عمر سے روایت کی ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا  
لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَخْرُجَ نَحْوُ مِائَتَيْنِ كَذَّابًا  
كُلُّهُمْ يَقُولُونَ أَنَا نَبِيٌّ  
(مینیہ طوسی)

"قیامت اس وقت تک نہ ہوگی جب تک کہ سادھ کا دعویٰ نبوت نہ کر لیں کہ میں نبی ہوں۔" (کنز العمال)

## ظہورِ امام قائم سے قبل بنی ہاشم میں بارہ آدمی دعویٰ امامت کریں گے

(۴۷)

فضل بن شاذان نے وراثت سے، انھوں نے احمد بن عائد سے، انھوں نے ابو نعیم سے روایت کی ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ:

”لَا يَخْرُجُ الْقَائِمُ حَتَّى يَخْرُجَ إِثْنَيْ عَشَرَ مِنْ بَنِي هَاشِمٍ كُلُّهُمْ يَدْعُو إِلَى نَفْسِهِ“

”امام قائم علیہ السلام کا ظہور اس وقت تک نہ ہوگا جب تک کہ بنی ہاشم میں سے بارہ آدمی ایسے نہ نکلیں جو اپنی (امامت کی) طرف لوگوں کو دعوت دیں۔“

(غیبہ طوسی)

## قیامت سے پہلے دس علامات

(۴۸)

ابن فضال نے حماد سے، انھوں نے حسین بن مختار سے، انھوں نے ابو نعیم سے، انھوں نے عامر بن داود سے روایت کی ہے کہ حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ:

”عَشْرٌ قَبْلَ السَّاعَةِ لَا بُدَّ مِنْهَا: الشَّفَايَةُ وَالْذَّجَالُ وَالْذُّخَانُ وَالْذَّابَّةُ وَخُرُوجُ الْقَائِمِ وَطُلُوعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا وَنُزُولُ عِيسَى وَخَسْفُ الْمَشْرِقِ وَخَسْفُ بَجِيزَةِ الْعَرَبِ وَنَارٌ تَخْرُجُ مِنْ قَعْرِ عَدَنٍ لَسَوْفَ النَّاسَ إِلَى الْمُخَشَرِّ“

(غیبہ طوسی)

”قیامت سے قبل دس باتیں لازمی ہیں۔ سفای، دجال، دُخان (دھواں) داہ، خورجِ قائم، مغرب سے آفتاب کا طلوع ہونا، مشرق میں زمین کا شق ہونا، نزولِ عیسیٰ، جزیرہ عرب میں زمین کا شق ہونا، دربارِ عدن کی تہ سے آگ کا بلند ہونا جو لوگوں کو محشر کی طرف لیجائے گی۔“

## قبل از ظہور پانچ علامتیں

(۴۹)

ابن فضال نے حماد سے، حماد نے ابراہیم بن عمر سے، عمر بن حنظلہ سے روایت

کی ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ:

”خَمْسٌ قَبْلَ قِيَامِ الْقَائِمِ مِنَ الْعَلَامَاتِ: الصَّيْحَةُ وَالشَّفَايَةُ وَالْخَسْفُ بِالْبَيْدَاءِ وَالْخُرُوجُ الْيَكْرِي وَالْقَتْلُ النَّفْسِ الزَّكِيَّةُ“

”امام قائم کے ظہور سے قبل پانچ علامات ظاہر ہوں گی، ندائے آسمانی، خسروجِ سفیانی، بیابان میں زمین کا شق ہونا، خسروجِ یکاری، اور قتلِ نفسِ زکیہ۔“

## ماہینِ حیرہ و کوفہ قتلِ کثیر کا ہونا

(۵۰)

فضل بن شاذان نے نصر بن مزاحم سے، نصر نے عمرو بن شمر سے، عمرو نے جابر سے روایت کی ہے، جابر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابو جعفر امام نضر باقر علیہ السلام سے عرض کیا کہ یہ امر کب ظہور پزیر ہوگا؟

آپ نے فرمایا: ”أَتَى يَكُونُ ذَالِكُ يَاجَابِرُ وَلَمَّا تَكْثُرُ الْقَتْلُ بَيْنَ الْحَيْرَةِ وَالْكُوفَةِ“

”اے جابر! یہ ابھی کہاں ہو سکتا ہے، ابھی توجرو اور کوفہ کے درمیان کثیر لوگ قتل ہوتے ہیں۔“

(غیبہ طوسی - ارشاد)

## مسجدِ کوفہ کی عقبی دیوار منہدم ہوگی

(۵۱)

فضل نے ابن ابی نجران سے، انھوں نے محمد بن سنان سے، انھوں نے حسین بن مختار سے اور حسین نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا:

”إِذَا هُدمَ حَائِطُ مَسْجِدِ الْكُوفَةِ مُؤَخَّرَهُ مِمَّا يَلِي دَارَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ، فَعِنْدَ ذَلِكَ زَوَالُ مَلِكِ بَنِي فُلَانٍ أَمَّا إِنْ هَادَمَهُ لَا يَبْنِيهِ“

”جب مسجدِ کوفہ کے پیچھے کی طرف کی دیوار جو عبد اللہ بن مسعود کے گھر سے متصل ہے منہدم ہو جائے گی اس وقت بنی فلان کی حکومت کو زوال آئے گا۔“

(غیبہ طوسی، ارشاد)

## خراسانی، سفیانی اور یامانی سب ایک دن خروج کریں گے

(۵۲)

فضل نے سیف بن عمیرہ سے، انھوں نے بکر بن محمد ازدی سے، محمد ازدی نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ:

”خُرُوجُ الثَّلَاثَةِ الْخُرَاسَانِيَّةِ وَالسَّفْيَانِيَّةِ وَالْيَمَانِيَّةِ فِي سَنَةٍ وَاحِدَةٍ فِي شَهْرٍ وَاحِدٍ فِي يَوْمٍ وَاحِدٍ وَ لَيْسَ فِيهَا رَأْيَةٌ بَاهِدِي مِنْ رَأْيَةِ الْيَمَانِيَّةِ يَهْدِي إِلَى الْحَقِّ“

”خراسانی، سفیانی اور یامانی کا خروج ایک ہی سال، ایک ہی مہینہ اور ایک ہی دن میں ہوگا۔ یامانی کا جھنڈا ہدایت کا علم ہوگا وہ حق کی طرف ہدایت کرے گا۔“

(غیبۂ طوسی، ارشاد)

(۵۳) سفیانی سے قبل مصری و یامانی خروج کریں گے

فضل نے ابن فضال سے، انھوں نے ابن بکیر سے، انھوں نے محمد بن مسلم سے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا کہ سفیانی سے پہلے مصری اور یامانی خروج کریں گے۔

(غیبۂ طوسی)

(۵۴) عبداللہ کے بعد مہینوں اور دنوں کی حکومت چلے گی

فضل نے عثمان بن عیسیٰ سے، عثمان نے درست سے، درست نے عمار بن مروان سے، عمار نے ابولہبیر سے، اور ابولہبیر کہتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا آپ نے فرمایا:

”مَنْ يَضْمَنُ لِي مَوْتَ عَبْدِ اللَّهِ اَضْمَنْ لَهُ الْقَائِمَ“

”تم قال: اذا مات عبد الله لم يجتمع الناس بعده على احد ولم يتناه هذا الامر دون صاحبكم انشاء الله ويذهب ملك سنين ويصير ملك الشهور والايام

فقلت: يطول ذلك

قال: كذا... جو شخص عبداللہ کی موت کی ضمانت دے، میں اس کے لیے

امام قائم کی ضمانت لینے کو تیار ہوں اس لیے کہ عبداللہ کے مرنے کے بعد مسلمان کسی ایک شخص کی حکومت پر متفق نہ ہوں گے اور اس حکومت کو تمہارے امام سے کوئی روک نہیں سکتا، انشاء اللہ پھر رسول کی حکومت ختم ہو کر مہینوں اور دنوں کی حکومت چلے گی۔

میں عرض کیا کہ یہ سلسلہ طویل ہوگا؟  
آپ نے فرمایا: ہرگز نہیں۔“

(غیبۂ طوسی)

(۵۵) بنی فلان کی حکومت کا زوال

فضل نے محمد بن علی سے، انھوں نے سلام بن عبداللہ سے، انھوں نے ابولہبیر سے اور ابولہبیر نے بکر بن حرب سے اور بکر نے کہا کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ:

”لا يكون فساد ملك بني فلان حتى يختلف سيفي بني“

”فلان فاذا اختلفوا كان عند ذلك فساد ملكهم“

”بنی فلان کی حکومت اس وقت تک زوال پذیر نہیں ہو سکتی جب تک کہ

بنی فلان کی دو تلواریں آپس میں نہ ٹکرائیں۔ جب دونوں ٹکرائیں گی تو انکی

حکومت زوال پذیر ہو جائے گی۔“

(غیبۂ طوسی)

(۵۶) ماہین مکر و مدنیہ کشت و خون

فضل نے برزنجی سے، برزنجی نے حضرت ابوالحسن امام رضا علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا:

”ان من علامات الفرج حدثا يكون بين الحرمين“

قلت: وائشي يكون الحدث؟

فقال: عصبية تكون بين الحرمين ويقتل فلان من ولد

(غیبۂ طوسی، ارشاد)

فلان خمسة عشر كبشا۔“

”فرج دکشا دگی کی علامات میں سے ایک علامت ایک حادثہ ہے جو مکر

اور مدنیہ کے درمیان واقع ہوگا۔“

میں عرض کیا: وہ کیا حادثہ ہوگا؟

آپ نے فرمایا: کشت و خون اور فلان میں فلان کی اولاد میں پندرہ مہینہ (چوالیس) کو قتل کر دیا۔“

## ۵۷ کوفہ میں قتل عام

فضل نے ابن فضال و ابن البجران سے، انھوں نے حماد بن عیسیٰ سے، انھوں نے ابراہیم بن عمر بمانی سے، انھوں نے ابوبصیر سے اور ابوبصیر نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا:

”لَا يَذْهَبُ مَلَكٌ هَؤُلَاءِ حَتَّى يَسْتَعْرِضُوا النَّاسَ بِالْكَوْفَةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى رُؤُوسٍ تَسْتَدْرِفِيهَا بَيْنَ الْمَسْجِدِ وَاصْحَابِ الصَّابُونَ“

”ان لوگوں کی سلطنت اس وقت تک نہیں جائے گی جب تک یہ لوگ کوفہ میں بروز جمعہ لوگوں کو ترسیخ نہ کریں گے گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ مسجد اور اصحاب صابون کے درمیان تندر کے بہت سے سر ہیں۔“ (غیبۃ طوسی - ارشاد)

## ۵۸ دورِ غیبت میں مسلمانوں کا حال

فضل نے عبداللہ بن جبہ سے، انھوں نے ابوعمار سے، انھوں نے علی بن ابومغیرہ سے، انھوں نے عبداللہ بن شریک عامری سے، انھوں نے عمیر بن نفیل سے روایت کی ہے، عمیر کا بیان ہے کہ میں نے دخترِ امام حسن ابن علی علیہ السلام کو کہتے ہوئے سنا کہ

”لَا يَكُونُ هَذَا إِلَّا مَا الَّذِي تَنْتَظِرُونَ حَتَّى يَبْدَأَ بَعْضُكُمْ مِنْ بَعْضٍ، وَيَلْعَنُ بَعْضُكُمْ بَعْضًا، وَيَتَفَلَّ بَعْضُكُمْ فِي وَجْهِ بَعْضٍ وَحَتَّى يَشْهَدَ بَعْضُكُمْ بِالْكَفْرِ عَلَى بَعْضٍ“

قلت: ما في ذلك خير؟

قالت: الخيّر كله في ذلك عند ذلك يقوم قائمنا فيرفع ذلك كله“

”جس امر کا تم لوگوں کو انتظار ہے وہ اُس وقت تک نہ ہوگا جب تک کہ تم لوگ ایک دوسرے سے بیزار نہ ہو جاؤ، ایک دوسرے پر لعنت نہ کرنے لگو، ایک دوسرے کے منہ پر نہ تھو کو گے اور ایک دوسرے کو کافر نہ کہنے لگو گے۔“

میں نے کہا: پھر اس میں بھلائی تو کچھ بھی نہ رہی؟

انھوں نے کہا: ساری بھلائی تو اسی میں ہے، اس لیے کہ اُس وقت ہمارا قائم ظہور کرے گا اور یہ تمام باتیں ختم ہو جائیں گی۔ (غیبۃ طوسی)

## ۵۹ موتِ احمر اور موتِ اَبیض سے مراد

فضل نے علی بن اسباط سے، انھوں نے محمد بن ابوالبلاد سے، انھوں نے علی بن محمد اودی سے، انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے اُنکے جد سے روایت کی ہے کہ اُن کا بیان ہے کہ حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا کہ:

”بَيْنَ يَدَيِ الْقَائِمِ مَوْتٌ أَحْمَرٌ وَمَوْتٌ أَبْيَضٌ وَجَرَادٌ فِي حِينِهِ وَجَرَادٌ فِي غَيْرِ حِينِهِ أَحْمَرٌ كَأَنَّ الدَّمَ فَأَمَّا الْمَوْتُ الْأَحْمَرُ فَالْسَيْفُ، وَأَمَّا الْمَوْتُ الْأَبْيَضُ فَالطَّاعُونَ“

”امام قائم سے پہلے موتِ احمر (سرخ موت) ہوگی، موتِ اَبیض (سفید موت) ہوگی، موسم کی ٹڈیاں ہوں گی اور بغیر موسم کی ٹڈیاں ہوں گی، جو خون کے مانند سرخ ہوں گی، لیکن موتِ احمر (سرخ موت) تلوار سے قتل ہے اور موتِ اَبیض (سفید موت) طاعون سے ہلاکت ہے۔“ (غیبۃ طوسی، ارشاد، غیبۃ لغائی)

## ۶۰ اہل بیتِ نبی کی طرف سے دعوتِ آخر زمانہ میں ہوگی

فضل نے نصر بن مزاحم سے، انھوں نے ابولہبید سے، انھوں نے ابو زرہ سے، انھوں نے عبداللہ بن زین سے، انھوں نے عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے آپ نے فرمایا:

”دُعَاةُ أَهْلِ بَيْتِ نَبِيِّكُمْ فِي آخِرِ الزَّمَانِ فَالزُّمُوا الْأَرْضَ وَكُفُّوا حَتَّى تَرَوْا قَادِرَتَهَا، فَإِذَا خَالَفَ التُّرُكُ الرُّومَ وَكَثُرَتِ الْحُرُوبُ فِي الْأَرْضِ وَيَنَادِي مُنَادٌ عَلَى سُورٍ دَمَشَقَ: وَيَلِ لَازِمٌ مَعَن شَرْقًا اقْتَرِبَ وَيَخْرُ (ب) حَائِطُ مَسْجِدِهَا“

”تمہارے نبی کے اہل بیت کی طرف سے دعوتِ آخر زمانہ میں ہوگی۔ لہذا جب تک تم لوگ اس دعوت کے قائل نہ ہو نہ دیکھو تو زمین پکڑ لو اور خاموش رہو تاوقتیکہ ترک کے لوگ روم کی مخالفت کریں اور روئے زمین پر جنگوں کی کثرت نہ ہو اور دمشق کی شہر سپاہ پر ایک منادی ندا کرے کہ شرقِ قریب، اور دمشق کی مسجد کی دیوار منہدم نہ ہو جائے۔“

(غیبۃ طوسی)

## علامات ظہور

(۶۱)

فضل نے ابن ابونجران سے، انھوں نے محمد بن سنان سے، انھوں نے ابو جارد سے  
انھوں نے محمد بن بشر سے اور انھوں نے محمد بن حنفیہ علیہ السلام سے روایت کی ہے محمد بن بشر کا بیان  
ہے کہ میں نے آنجناب سے عرض کیا کہ اب تو یہ امر بہت طویل ہو گیا، آخر یہ حال کب تک ایسا ہی رہے گا؟  
آنجناب نے اپنا سر مبارک ہلایا اور فرمایا:

” اَتَى يَكُونُ ذَلِكَ وَلَمْ يَعْصِ الزَّمانُ ؟ اَتَى يَكُونُ ذَلِكَ وَلَمْ  
يَجْهُوا الْاِخوان ؟ اَتَى يَكُونُ ذَلِكَ وَلَمْ يَظْلِمِ السُّلطان ؟ اَتَى  
يَكُونُ ذَلِكَ وَلَمْ يَقُمْ الزَّندِيقُ مِنْ قَرْوَيْنِ فِيهِ تَكْ سَتُورِها  
وَيَكْفُرُ صَدُورِها ، وَيَخْتَرُ سَوْرِها ، وَيَذْهَبُ بِهَجْتِها ؟ مَنْ  
فَرَّ مِنْهُ اَدْرَكَهْ وَمَنْ جَارِبَهْ قَتَلَهْ ، وَمَنْ اَعْتَزَلَهْ اَفْقَرَوْ  
مَنْ تَابَعَهْ كَفَرُ حَتَّى يَقُومَ بَاكِيانَ : بَاكٍ يَبْكِي عَلَى دِينِهْ  
وَبَاكٍ يَبْكِي عَلَى دُنْيَاہْ ۔“

” ابھی یہ کیسے ہو سکتا ہے؟ ابھی تو کاٹ کھانے والا زمانہ نہیں آیا، ابھی یہ کیسے  
ہو سکتا ہے ابھی تو بھائیوں نے بھائیوں پر جفا نہیں کی ہے۔ ابھی یہ کیسے ہو  
سکتا ہے؟ ابھی تو سلطانِ وقت نے ظلم نہیں کیا ہے۔ ابھی یہ کیسے ہو سکتا ہے؟  
ابھی تو زندقین نے قزوین سے خروج بھی نہیں کیا ہے کہ ان کی پردہ دری کرے  
اور ان کے نکلنے کی راہوں کو بند کر دے، ان کی شہر بنیادوں کو تبدیل کر دے، ان کی  
مسترتوں کو مٹا دے اور جو ان سے فرار کی کوشش کرے اسے گرفتار کرے، جو ان سے  
جنگ کرے اسے قتل کر دے، جو انھیں چھوڑ کر گوشہ نشین بن جائے وہ محتاج ہو جائے  
جو ان کی اتباع کرے کافر ہو جائے یہاں تک کہ دو قسم کے رونے والے ہوں گے ایک  
اپنے دین کے لیے روتا ہوگا اور دوسرا اپنی دنیا کے لیے۔“

## ظہور کی علامات

(۶۲)

فضل نے حسن بن محبوب سے، انھوں نے عمرو بن ابومقدام سے، انھوں نے  
جابر جعفی سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا:

” الزَّمانُ لا يَزَالُ يَتَحَرَّكُ يَدًا وَلَا رَجُلًا حَتَّى تَبْرُحَ عَلَامَاتُ اَذْكُرْها“

لَكَ وَمَا اَرَاكَ تَدْرِكُ ، اِخْتِلَافُ بَنِي فُلانٍ وَمَنادٍ بِنادِي  
مِنَ السَّماِ يَجِئُكُمْ الصَّوْتُ مِنْ نَاحِيَةِ دِمَشْقَ بِالْفَتْحِ  
وَخَسَفُ قَرْيَةٍ مِنْ قَرْيَةِ الشَّامِ تَسْتَقِي الْجَابِيَةِ وَاسْتَقْبَلُ  
اِخوانَ التُّركِ حَتَّى يَنْزِلُوا الْحِجْرِيَّةَ وَاسْتَقْبَلُ مَارِقَةَ الرُّومِ  
حَتَّى يَنْزِلُوا الرَّمْلَةَ فَتَلْكَ السَّنَةُ فِيْها اِخْتِلَافُ كَثِيرٍ فِي  
كُلِّ اَرْضٍ مِنْ نَاحِيَةِ الْمَغْرِبِ فَأَوَّلُ اَرْضٍ تَخْرُبُ الشَّامُ  
يَخْتَلِفُونَ عِنْدَ ذَلِكَ عَلَى ثَلَاثِ رَايَاتٍ : رَايَةَ الْاَصْهَبِ  
وَرَايَةَ الْاَبْقَعِ وَرَايَةَ السَّفْيَانِيِّ ۔“

” تم لوگ زمین پکڑے بیٹھے رہو کوئی ہاتھ پاؤں نہ ہلاؤ جب تک کہ وہ علامات نہ  
دیکھ دو جس کو میں بیان کرتا ہوں حالانکہ میں جانتا ہوں کہ تم لوگ وہ زمانہ  
نہ پاس کو گے۔ (وہ علامات یہ ہیں)

بنی فلان میں اختلافات، آسمان سے منادی کی نرا، دمشق کی جانب سے  
فتح کی آواز بلند ہونا، شام کے ایک قریے کا زمین میں دھنس جانا جس کا نام  
جابیہ ہے ترک اخوان کا آگے بڑھ کر جزیرے میں منزل کرنا، مارقہ روم کا لگے  
بڑھ کر رط میں اترا اور اس سال مغرب کی جانب کے ہر خطے میں اختلافات پیدا  
ہونا۔ سب سے پہلے ملک شام کی تباہی جس میں تین جھنڈے بلند ہوں گے  
ایک چنگبر جھنڈا، ایک سرخ جھنڈا اور ایک سفیانی کا جھنڈا۔“

(عنایت طوسی، ارشاد)

## چوبیس بارشیں

(۶۳)

احمد بن علی رازی نے مقانعی سے، انھوں نے بکار بن احمد سے، انھوں نے حسن  
بن حسین سے، انھوں نے عبداللہ بن بکر سے، انھوں نے عبدالملک بن اسماعیل الاسدی سے انھوں نے  
اپنے والد سے، انھوں نے کہا کہ مجھ سے سمیع بن جبیر نے بیان کیا:

” السَّنَةُ الَّتِي يَقُومُ فِيْها الْمَسَدِيُّ تَهْطُرُ اَرْبَعًا وَعَشْرِينَ مَطَرَةً  
يَدْرِى اَثَرُها وَبَرَكَتُها“

” جس سال امام مہدی علیہ السلام کا ظہور ہوگا اس سال چوبیس مرتبہ پانی برسے  
گا اور اس کے اثرات اور برکات نظر آئیں گے۔“

(عنایت طوسی)

## بنی عباس کی حکومت کا زوال

(۶۳)

”کعب الاحبار سے روایت ہے اُن کا قول ہے کہ جب بنی عباس میں سے  
” اذ املك رجل من بنی العباس یقال له : عبد الله وهو ذو العین  
بہا افتتحوا وبہا یختمون وهو مفتاح البلاء وسیف الفناء  
فاذا قرئ له کتاب بالشام : من عبد الله عبد الرحمن امیر المؤمنین  
لم یلبثوا ان یبلغکم ان کتاباً قرئ علی منبر مصر : من  
عبد الله عبد الرحمن امیر المؤمنین  
وفی حدیث اخر قال :

” الملک لبنی العباس حتی یبلغکم کتاب قرئ بمصر من  
عبد الله عبد الرحمن امیر المؤمنین واذا کان ذالک فهو  
زوال ملکهم وانقطاع مدّتهم فاذا قرئ علیکم اول النہار  
لبنی العباس من عبد الله امیر المؤمنین فانظروا کتاباً یقرأ  
علیکم من اخر النہار من عبد الله عبد الرحمن امیر المؤمنین  
وویل لعبد الله من عبد الرحمن “

” جب بنی عباس میں سے وہ شخص بادشاہ ہوگا جس کے نام کا پہلا حرف عین (ع)  
ہوگا یعنی عبداللہ۔ تو عبداللہ نامی سے یہ سلطنت شروع ہوگی اور عبداللہ  
نامی پر سلطنت ختم بھی ہوگی۔ وہ مصائب کی کچی اور فنا کی تلوار ہوگا۔ جب شام  
میں اس کا اعلان پڑھا جائے گا کہ اللہ کے بندے (رحمن کے بندے) عبداللہ امیر  
المؤمنین کی طرف سے (اہل شام پر واضح ہو) تو فوراً ہی تم لوگوں کو یہ اطلاع ملے  
گی کہ منبر مصر پر یہ اعلان پڑھا گیا ہے کہ اللہ کے بندے عبدالرحمن امیر المؤمنین  
کی طرف سے (اہل مصر پر واضح ہو کہ)

دوسری حدیث میں یہ ہے کہ بنی عباس کی حکومت چلتی رہے گی یہاں تک کہ  
تم لوگوں کو یہ اطلاع ملے گی کہ مصر میں یہ اعلان پڑھ کر سنایا گیا ہے کہ اللہ کے  
بندے عبدالرحمن امیر المؤمنین کی طرف سے (اہل مصر پر واضح ہو کہ)۔ اور جب  
ایسا ہوگا تو یہی بنی عباس کی سلطنت کے زوال اور مدت حکومت کے ختم ہونے  
کا وقت ہوگا۔ جب صبح کو بنی عباس کی طرف سے یہ اعلان پڑھا جائے گا کہ عبداللہ

امیر المؤمنین کی طرف سے، تو انتظار کرنا کہ شام کو یہ اعلان پڑھا جائے گا کہ اللہ  
کے بندے عبدالرحمن امیر المؤمنین کی طرف سے۔ اور عبدالرحمن کی طرف سے  
عبداللہ پر سخت ضرب (ویل) ہوگی۔ “

## خروج سفیانی کے بعد امام قائم کا ظہور ہوگا

(۶۵)

”حذلم بن بشیر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام علی بن الحسین علیہ السلام سے  
عرض کیا کہ مجھے حضرت امام مہدیؑ کے ظہور کے متعلق کچھ بتائیں کہ اس کی نشانیاں کیا ہیں ؟  
آپ نے فرمایا :

” یكون قبل خروجه خرج رجل یقال له عوف السلمي بارض  
الجزيرة ویكون ما وراة تکریت وقتله به مسجد دمشق ثم یكون  
خروج شعيب بن صالح من سمرقند ثم ینخرج السفیانی تلحون  
من الوادی البالیس وهو من ولد عتبة بن ابی سفیان فاذا  
ظہر السفیانی اختفی المہدی ثم ینخرج بعد ذالک

” ظہور امام مہدیؑ علیہ السلام سے پہلے ایک شخص خروج کرے گا جس کا نام  
عوف بن سلمی ہوگا اور وہ جزیرہ سے خروج کرے گا اس کا مرکز تکریت ہوگا اور  
مسجد دمشق میں اس کا قتل ہوگا۔ پھر سمرقند سے شعیب بن صالح خروج کرے گا  
پھر سفیانی تلحون وادی بایس سے خروج کرے گا جو عتبہ بن ابی سفیان کی  
اولاد میں سے ہوگا۔ جب سفیانی خروج کرے گا تو اس وقت امام مہدیؑ خود  
کو پوشیدہ کر لیں گے اس کے بعد ظہور کریں گے۔ “

(غیبۃ طوسی)

## قرظون سے ایک شخص کا خروج

(۶۶)

” حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی گئی ہے کہ آپ نے فرمایا :  
” ینخرج بقزون رجل اسمه اسم نبی یسرع الناس الی طاعته  
المشرك والمومن یملأ الجبال خوفاً “

” قرظون سے ایک شخص خروج کرے گا جس کا نام ایک نبی کا نام ہوگا لوگ اسکی  
اطاعت میں بہت جلد بازی سے کام لیں گے لیکن اس کے خوف سے مشرک اور  
مومن سے پہاڑ بھر جائیں گے۔ “  
(عینۃ طوسی)

## پندرہ رمضان کو سورج گہن اور آخری تاریخوں میں چاند گہن

(۶۷)

فضل بن شاذان نے احمد بن محمد بن ابونصر سے، انھوں نے ثعلبیہ سے، ثعلبیہ نے بدر بن خلیل ازری سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ:

”آیتان تکنونان قبل القاسم لم یكونا منذ هبط آدم عليه السلام إلى الارض تنكشف الشمس في النصف من شهر رمضان والقمر في الآخر“

فقال الرجل: یا ابن رسول الله تنكشف الشمس في آخر الشهر والقمر في النصف؟

فقال ابو جعفر: إني لا أعلم بما تقول ولكنهما آیتان لم یكونا منذ هبط آدم عليه السلام“

”قبل ظہور امام قائمؑ دو نشانیاں ایسی ظاہر ہوں گی جو حضرت آدم علیہ السلام کے زمین پر وارد ہونے سے لیکر اُس وقت تک کبھی ظاہر نہیں ہوتی ہوگی۔ ایک تو پندرہ ماہ رمضان کو سورج گہن اور دوسری نشانی اسی کی آخری تاریخ میں چاند گہن کا ہونا۔“

یہ سکر ایک شخص نے عرض کیا: فرزند رسولؐ سورج گہن تو مہینے کی آخری تاریخوں میں ہوا کرتا ہے اور چاند گہن نصف ماہ میں۔؟

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: تم جو کچھ کہنا چاہتے ہو میں جانتا ہوں لیکن ایسی نشانیاں حضرت آدم علیہ السلام کے زمین پر اترنے سے لیکر اُس وقت تک کبھی رونما نہ ہوتی ہوں گی۔“

## فرج کی مجملہ علامت

(۶۸)

فضل نے ابن اسباط سے، انھوں نے حسن بن جہم سے روایت کی ہے انھوں نے حضرت ابوالحسن امام رضا علیہ السلام سے فرج و کشادگی کے متعلق سوال کیا تو آپ نے فرمایا: کیا میں تمہیں مجملہ تاہوں یا تفصیل کے ساتھ؟

میں نے عرض کیا، مجملہ ہی بتا دیجیے۔

آپ نے فرمایا: ”

”إذَا تحركت رایات قیس بمصر و رایات کندیہ بخراسان أو ذکر غیور کندیہ“

”جب قیس کے جھنڈے مصر سے اور کندیہ کے جھنڈے خراسان سے حرکت کریں۔“ (تو سمجھ لینا کہ فرج و کشادگی قریب ہے) (ارشاد، غنیۃ شیخ)

## ظہور سے قبل خوشحالی کا سال ہوگا

(۶۹)

فضل نے ابن محبوب سے، انھوں نے بطائی سے، انھوں نے ابوبصیر سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ:

”إِنَّ قَدَامَ الْقَاسِمِ لِسَنَةِ غِيَاةٍ يَفْسُدُ الثَّرَى فِي النَّحْلِ فَلَا تَشْكُوا فِي ذَلِكَ“

”امام قائم علیہ السلام کے ظہور سے قبل جو سال ہوگا وہ اتنی سرسبز و شادابی کا سال ہوگا اور اس میں اسقدر پیداوار ہوگی کہ کھجوریں درختوں پر سڑ جائیں گی اور (انھیں کوئی توڑنے والا نہ ہوگا) اس میں شک نہ کرنا۔“ (غنیۃ طوسی)

## اہل حبشہ کے ہاتھوں انہدام کعبہ

(۷۰)

فضل نے احمد بن عمر بن سالم سے، انھوں نے یحییٰ بن علی سے، انھوں نے ربیع سے، انھوں نے ابولبید سے روایت کی ہے اُن کا قول ہے کہ:

”تَخِيْرُ الْحَبَشَةِ الْبَيْتَ فَيَكْسِرُونَهُ وَيُؤْخِذُ الْحَجَمَ فَيَنْصِبُ فِي مَسْجِدِ الْكُوفَةِ“

”اہل حبشہ خانہ کعبہ کو مسمار کریں گے اور حجرِ اسود کو لیجا کر مسجد کوفہ میں نصب کیا جائے گا۔“ (غنیۃ طوسی)

## سفینی کی مدت حکومت

(۷۱)

فضل نے ابن ابی عمیر سے، انھوں نے ابن اذینہ سے، انھوں نے محمد بن سلم سے روایت کی ہے اُن کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا

آپ نے فرمایا: "إِنَّ السَّفِيَّانِ يَمْلِكُ بَعْدَ ظَهْرِهِ عَلَى الْكُورِ الْخَمْسَ حِمْلٍ  
امراً ۚ ثُمَّ قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: "اسْتَغْفِرُ اللَّهَ حِمْلُ حِمْلٍ وَهُوَ مِنْ  
الْأَمْرِ الْمَحْتَمُومِ الَّذِي لَا بُدَّ مِنْهُ"  
"سفیان بن عروج کے بعد پانچ علاقوں پر عورت کے حمل کی مدت کے برابر (نواہ)  
حکومت کریگا۔" پھر فرمایا: استغفر اللہ، اونٹ کے مدت حمل کے برابر اور یہ  
حتیٰ امر ہے اس کا ہونا لادہ و لازمی ہے۔" (غیبۃ طوسی)

## ٤٦ سفیانی کا کوفہ میں ورود اور علی کے شیعہ کے سر کی قیمت ایک ہزار درہم

فضل نے اسماعیل بن مہران سے، انھوں نے عثمان بن جبہ سے، انھوں نے  
عمر بن ابان کلبی سے روایت کی ہے اور انھوں نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام  
سے روایت نقل کی ہے کہ آپ نے فرمایا:

"كَأَنِّي بَالِسَفِيَّانِي أَوْ بِصَاحِبِ السَّفِيَّانِي قَدْ طَرَحَ رَحْلَهُ فِي  
رَحْبَتِكُمْ بِالْكُوفَةِ، فَنَادَى مُنَادِيَهُ مِنْ جَاوِزِ أَسْ شَيْعَةِ  
عَلَى فَلَهُ الْفِ دَرَاهِمُ، فَيُثَبِّبُ الْجَارَ عَلَى جَارِهِ، وَيَقُولُ: هَذَا  
مِنْهُمْ، فَيَضْرِبُ عَنْقَهُ وَيَأْخُذُ الْفِ دَرَاهِمُ"

"گو یا میں دیکھ رہا ہوں کہ سفیانی یا اس کے کسی مصاحب نے تمہارے کوفہ کے  
باہر پڑاؤ ڈالا ہے اور اس کی طرف سے کوئی منادی ندا دے رہا ہے کہ جو شخص علی  
کے شیعہ ہیں سے کسی شیعہ کا سر کاٹ کر لائے گا اس کو ایک ہزار درہم دوں گا  
یہ سن کر ایک پڑوسی اپنے پڑوسی پر چھپے گا اور کہے گا کہ یہ بھی ان میں سے ہے اور  
اس کا سر کاٹ کر لیجائے گا اور ایک ہزار درہم وصول کرے گا۔

پھر فرمایا: "أَمَّا إِنَّ أَمْرَكُمْ يَوْمَئِذٍ لَا يَكُونُ إِلَّا لَوْلَا الْبَغْيَا وَكَأَنِّي  
أَنْظُرُ إِلَى صَاحِبِ الْبَرَقِ ۚ قُلْتُ: وَمَنْ صَاحِبُ الْبَرَقِ؟  
فَقَالَ: رَجُلٌ مِنْكُمْ يَقُولُ يَقُولُكُمْ يَلْبِسُ الْبَرَقَ فَيُحْشِكُمْ فَيَعْرِفُكُمْ  
وَلَا تَعْرِفُونَهُ فَيَغْزِيكُمْ رَجُلًا أَمَّا إِنَّهُ لَا يَكُونُ إِلَّا ابْنُ لُجَيْءٍ"  
"اور اس وقت تم لوگوں پر حاکم اور امیر کوئی نانا زادہ ہوگا۔ اور گویا کہ میں دیکھ رہا ہوں

کہ ایک نقاب پوش: "میں نے عرض کیا کہ وہ نقاب پوش کون ہے؟"  
فرمایا: وہ تم ہی میں سے ایک شخص ہوگا جو تم ہی لوگوں جیسی باتیں کرے گا اور وہ  
نقاب پوش ہوگا اور تم لوگوں کی نشاندہی کرے گا، وہ تم لوگوں کو پہچانتا ہوگا  
مگر تم لوگ اُسے نہ پہچانتے ہو گے اور تم میں سے ایک ایک مرد کی نشاندہی کرے گا  
اور وہ بھی زنا زادہ ہوگا۔" (غیبۃ طوسی)

## ٤٧ علاماتِ ظہور

ایک جماعت نے ابو الفضل شیبانی سے، انھوں نے ابو نعیم نضر بن عاصم ابن مغیرہ  
عمری سے، انھوں نے ابو یوسف یعقوب بن نعیم عمرو قرظہ کاتب سے، انھوں نے احمد ابن  
محمد اسدی سے، انھوں نے محمد بن احمد سے، انھوں نے اسماعیل بن عباس سے، انھوں نے  
مہاجر بن حکیم سے، انھوں نے معاویہ بن سعید سے، انھوں نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر بن علی  
علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام نے فرمایا کہ:  
"إِذَا اخْتَلَفَ رُحَمَاءُ بِالشَّامِ فَهُوَ آيَةٌ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ تَعَالَى"

قيل: ثُمَّ مَهْ ۚ

قال: ثُمَّ رَجْفَةٌ تَكُونُ بِالشَّامِ فَتَهْلِكُ فِيهَا مِائَةُ أَلْفٍ يَجْعَلُهَا  
اللَّهُ رَحْمَةً لِلْمُؤْمِنِينَ وَعَذَابًا عَلَى الْكَافِرِينَ فَإِذَا كَانَ ذَلِكَ  
فَانْظُرُوا إِلَى أَصْحَابِ الْبَرَادِيزِ الشَّهْبِ وَالرَّايَاتِ الصَّغْرِ  
تَقْبِلُ مِنَ الْمَغْرِبِ حَتَّى تَحُلَّ بِالشَّامِ فَإِذَا كَانَ ذَلِكَ فَانْتَظِرُوا  
خَسْفًا بِقَرْيَةٍ مِنْ قَرْيِ الشَّامِ يُقَالُ لَهَا: خَرَشْنَا، فَإِذَا  
كَانَ ذَلِكَ فَانْتَظِرُوا ابْنَ أَكْلَةَ الْأَكْبَادِ الْبَوَادِي الْيَابِسِ ۚ  
"جب شام میں دو نیزے آپس میں ٹکرائیں تو یہ بھی اللہ کی نشانیوں میں سے  
ایک نشانی ہے۔"

عرض کیا گیا: پھر کیا ہوگا؟

فرمایا: پھر شام میں ایک زبردست زلزلہ آئے گا جو مؤمنین کے لیے رحمت اور کافروں  
کے لیے عذاب ہوگا۔ اس زلزلے سے ایک لاکھ آدمی مر جائیں گے جب ایسا  
ہو تو پھر دیکھنا کہ ایک لشکر مغرب سے سرخ گھوڑوں پر سوار زرد پرچم لہراتا ہوا  
آئے گا اور شام میں وارد ہوگا جب ایسا ہوگا تو یہ بھی دیکھ لینا کہ شام کا ایک قریہ



جس کا نام خرشنا ہے زمین میں دھنس جائے گا جب یہ بھی ہو چکے تو پھر دیکھنا  
کہ وادی یا بس سے ہندہ جگر خوارہ (جگر چبانے والی) کا بیٹا (سفیانی) خروج  
کرے گا۔ (غیبۃ طوسی ۲)

### ۴۴) مدتِ اقتدارِ سفیانی

قرقارہ نے محمد بن خلف سے، انھوں نے حسن بن صالح بن اسود سے، انھوں نے  
عبد الجبار بن عباس بہرانی سے، انھوں نے عمار دھنی سے روایت کی ہے۔ اُن کا بیان ہے کہ  
حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا:

”کمر بعدون بقاء السفیانی فیکم ؟“

قال: قلت: حمل امرأة تسعة اشهر

قال: ما اعلمکم یا اهل الکوفة۔“

”تم لوگوں کا کیا خیال ہے سفیانی کی حکومت تم لوگوں پر کتنے دنوں تک رہے گی؟  
میں نے عرض کیا: ایک عورت کے مدتِ حمل کے برابر یعنی نو ماہ۔“

فرمایا: اے اہل کوفہ! تم لوگوں میں یہ شخص کتنا زیادہ جاننے والا ہے۔

(غیبۃ طوسی)

### ۴۵) سفیانی نصرانی کے بھیس میں

قرقارہ نے اسماعیل بن عبد اللہ بن میمون سے، انھوں نے محمد بن عبد الرحمن سے،  
انھوں نے جعفر بن سعد کاہلی سے، انھوں نے اعش سے، انھوں نے بشیر بن غالب سے اور بشیر کا  
بیان ہے کہ: ”یقبل السفیانی من بلاد الروم منتصراً فی عنقہ صلیب و  
هو صاحب القوم“

”سفیانی بلادِ روم سے نصرانی کے بھیس میں آئے گا اس کے گلے میں صلیب

(غیبۃ طوسی ۲)

لٹکی ہوگی اور وہ قوم کا سردار ہوگا۔“

### ۴۶) دریائے فرات میں شدید سیلاب

احمر بن علی رازی نے محمد بن اسحاق مقری سے، انھوں نے مقانعی سے، انھوں نے  
بکارس سے، انھوں نے ابراہیم بن محمد سے، انھوں نے جعفر بن سعد اسدی سے، انھوں نے اپنے والد  
سے اور انھوں نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت نقل کی ہے کہ:

”عام أو سنة الفتح ینشق الفرات حتی یدخل ازقة الکوفة“  
”فتح (ظہور) کے سال دریائے فرات میں ایسا زبردست سیلاب آئے گا کہ کوفہ کی  
گلیوں تک پانی بھر جائے گا“ (غیبۃ طوسی ۲)

### ۴۷) خراسان سے سیاہ علم کوفہ آئیں گے

فضل نے محمد بن علی سے، انھوں نے عثمان بن احمد سماک سے، انھوں نے ابراہیم بن  
عبد اللہ ہاشمی سے، انھوں نے ابراہیم بن ہانی سے، انھوں نے نعیم بن حماد سے، انھوں نے سعید سے  
انھوں نے ابو عثمان سے، انھوں نے جابر سے اور جابر نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے  
روایت کی ہے کہ:

”تنزل الرايات السود التي تخرج من خراسان الى الکوفة۔“

فاذا ظهر المهدي بعث اليه بالبيعة“

”وہ سیاہ علم خراسان سے نکل کر کوفہ تک آئیں گے جب حضرت امام مہدی

ظہور فرمائیں گے تو وہ بیعت کے لیے بھیج دیے جائیں گے۔“ (غیبۃ طوسی ۲)

### ۴۸) امام قائم کا لشکر قلیل سارے مشرق و مغرب کوفہ کرے گا

قرقارہ نے محمد بن خلف حماد سے، انھوں نے اسماعیل بن ابان ازری سے، انھوں نے  
سفیان بن ابراہیم جریری سے، انھوں نے اپنے والد سے سنا وہ کہتے تھے کہ:

”النفس الزکیة غلام من آل محمد اسمہ محمد بن الحسن یقتل

بلا جرم ولا ذنب فاذا قتلوه لم یبق لهم فی السماء عاذرو

لا فی الارض ناصر، فعند ذلک یبعث الله قائماً آل محمد

فی عصبة لهم اذ فی اعین الناس من الکحل، فاذا خرجوا

سبکی لهم الناس، لا یرون الا انفسهم یختطفون، یفتح الله

لهم مشارق الارض ومغاربها الا وهم المؤمنون حقاً الا

ان خیر الجهاد فی اخر الزمان“

”نفسِ زکیہ آلِ محمد میں سے ایک کس نہ ہوگا جس کا نام محمد بن حسن ہوگا۔“

اور وہ بے جرم و بے قصور قتل کر دیا جائے گا۔ جب وہ لوگ اس کو قتل کر دیں گے تو پھر آسمان پر ان کے لیے کوئی معذرت چاہنے والا نہ ہوگا اور نہ زمین پر ان کا کوئی مددگار ہوگا، اُس وقت اللہ تعالیٰ قائم آل محمد کو ایک ایسے مختصر سے گروہ کے ساتھ بھیجے گا جو لوگوں کی آنکھوں میں سرمے سے بھی کم ہوں گے۔ جب یہ لوگ خروج کریں گے تو سب لوگ ان کو دیکھ کر رونے لگیں گے۔ اُن کا خیال ہوگا کہ یہ بیچارے تو زرادیریں آپکے لیے جاتیں گے مگر اللہ تعالیٰ ان ہی کے ذریعے سے سارے مشرق و مغرب کے ممالک کو فتح کر دے گا۔ آگاہ ہو وہی لوگ حقیقی مومن ہوں گے۔ اور یہ بھی سُن لو کہ بہترین جہاد آخر زمانہ کا ہے۔“

(غیبۃ موسیٰ)

### ۴۹ آفتاب کے ساتھ ایک نشانی کا طلوع ہونا

قرقارہ نے عباس بن یزید بحرانی سے، انھوں نے عبدالرزاق بن ہمام سے، انھوں نے معمر سے، معمر نے ابن طاووس سے، انھوں نے علی بن عبداللہ بن عباس سے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا کہ: ”لا یشیخ المسدئی حتی تطلع مع الشمس ایۃ“

”حضرت امام مہدیؑ اُس وقت ظہور و خروج فرمائیں گے جب آفتاب کے ساتھ ایک نشانی بھی طلوع ہوگی۔“

(غیبۃ موسیٰ)

### ۸۰ مسجد براءثا

محمد بن شہدی نے محمد بن قاسم سے، انھوں نے احمد بن محمد سے، انھوں نے اپنے مشایخ سے، انھوں نے سلیمان اعش سے، انھوں نے جابر بن عبداللہ انصاری سے، اور انھوں نے کہا کہ مجھ سے خادم رسول اللہ بن مالک نے بیان کیا کہ:

”و لما رجع امیر المؤمنین علی بن ابیطالب علیہ السلام من قتال اهل النہروان نزل براءثا وکان بہا راہب فی قلایتہ و کان اسمہ الحباب، فلما سمع الراہب الصیحة والعسکو آشرف من قلایتہ الی الارض فنظر الی عسکر امیر المؤمنینؑ فاستفطع ذلک ونزل مبادراً فقال: من ہذا؟ ومن رئیس ہذا العسکر؟

فقیل لہ: ہذا امیر المؤمنین وقد رجع من قتال اهل النہروان

فجاء الحباب مبادراً یتحطی الناس حتی وقف علی امیر المؤمنین فقال: السلام علیک یا امیر المؤمنین حقاً حقاً؛ فقال لہ: وما علمک باقی امیر المؤمنین حقاً حقاً؟ قال لہ: سبذاک اخبرنا علماؤنا واحبارنا۔

فقال لہ: باحباب!۔ فقال لہ الراہب: وما علمک باسی؟ فقال: آعلمنی بذلک حبیبی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔

فقال لہ الحباب: مد یدک فاننا أشہد ان لا إله الا اللہ و انت محمد رسول اللہ و انت علی بن ابی طالب وصیتہ۔

فقال لہ امیر المؤمنین علیہ السلام: و آیین تاوی؟ فقال: اکون فی قلائیۃ لی ہہنا۔ فقال لہ امیر المؤمنینؑ بعد یدومک ہذا الا تسکن فیہا، و لکن ابن ہرہنا مسجداً و اسمہ باسم بانیہ فبناہ رجل اسمہ براءثا فسقی المسجد ببرائثا باسم البانی لہ۔

ثم قال: ومن این تشرب یا حباب! فقال: یا امیر المؤمنین من دجلة ہہنا۔ قال: فلم لا تحفر ہہنا عیناً أو بئراً فقال لہ: یا امیر المؤمنین کما حفرنا بئراً و جداولنا مالحة غیر عذبة، فقال لہ امیر المؤمنینؑ: احفر ہہنا بئراً فحفر فخرجت علیہم صخرة لم یستطیعوا قلعہا فقلعہا امیر المؤمنینؑ فانقلعت عن عین احدى من الشہد والذین من الزبید۔

فقال لہ یا حباب! یکون شربک من ہذہ العین اما انتہ یا حباب! سببنی الی جنب مسجدک ہذا مدینۃ و تکثر الجبابرة فیہا و تعظم البلاء حتی انتہ لیرک فیہا کل لیلۃ جمعة سبعون الف فرج حرام فإذا عظم بلاؤہم شدوا علی مسجدک بفقوۃ ثم وابنہ بنین ثم وابنہ لایہدمہ الا کافر ثم بیتاً۔ فاذا فعلوا ذلک منعوا الحج ثلاث سنین واجتوقت خضرہم وسلط اللہ علیہم رجلاً من اهل السفح لا یدخل بلد الا اہلک و اہلک

أهله ثم ليعد عليهم مرة أخرى ثم يأخذهم القحط والغلا  
ثلاث سنين حتى يبلغ بهم الجهد ثم يعود عليهم  
ثم يدخل البصرة فلا يدع فيها قائية إلا سخطها واهلكها  
واسخط أهلها، وذلك إذا عمرت الخربة وبنى فيها مسجد  
جامع، فعند ذلك يكون هلاك البصرة، ثم يدخل مدينة  
بناها الحجاج يقال لها واسط، فيفعل مثل ذلك ثم يتوجه نحو  
بغداد، فيدخلها عفواً ثم يلتجئ الناس إلى الكوفة ولا  
يكون بلد من الكوفة تشوش الأمر له ثم يخرج هو والذى  
ادخله بغداد نحو قبرى لينبشه فيتلقاها هما السفيا فيهنهما  
ثم يقتلهما ويوجه جيشاً نحو الكوفة فيستعبد بعض أهلها  
ويجئ رجل من أهل الكوفة فيلجئهم إلى سور من لجا  
اليها آمن، ويدخل جيش السفيا في الكوفة فلا يدعون  
احداً إلا قتلوه وإن الرجل منهم ليمر بالذرة المطروحة  
العظيمة فلا يتعرض لها ويرى الصبي الصغير فيلحقه  
فيقتله.

فبعد ذلك باحباب يتوقع بعدها هيهاث هيهاث وأموها  
عظام وفتن كقطع الليل المظلم فاحفظ عني ما أقول لك يا حبا  
ترجمہ ” جب امیر المومنین علیؑ سلام اہل نہروان سے جنگ کر کے واپس ہوئے تو راہ  
میں آپ نے مقام بُرائنا پر منزل فرمائی، وہاں ایک راہب جس کا نام حباب تھا  
اپنے دیر میں رہتا تھا جب اس نے اپنے دیر کے قریب لشکر کے شور و غل کی  
آواز سنی تو اس نے جھانک کر دیکھا تو یہ امر اس کو قبیح محسوس ہوا۔ فوراً دیر سے  
اترا اور کہنے لگا یہ فوج کیسی ہے؟ اور اس کا سردار کون ہے؟ تو اس سے کہا  
گیا کہ اس کے امیر سردار امیر المومنین ہیں جو جنگ نہروان سے واپس ہوئے  
ہیں۔ یہ سکر وہ جمع کو چیرتا ہوا آیا اور امیر المومنین کے سامنے کھڑا ہو گیا اور بولا:  
اے واقعی اور حقیقی امیر المومنین! آپ پر میرا سلام ہو۔

آپ نے فرمایا: تجھے کیسے معلوم ہوا کہ میں واقعی اور حقیقی امیر المومنین ہوں؟  
وہ بولا: اس بات کی خبر ہمارے علماء اور دینی پیشواؤں نے دی ہے۔

— آپ نے فرمایا: اے حباب!  
— اُس نے کہا: آپ کو میرا نام کیسے معلوم ہوا؟  
— آپ نے فرمایا: اس کی خبر میرے حبیب رسول اللہ ﷺ نے مجھے دی ہے  
— حباب نے کہا: اب آپ اپنا ہاتھ بڑھائیں، پس میں گواہی دیتا ہوں کہ نہیں کوئی  
— اللہ سوائے اللہ کے محمد ﷺ کے رسول ہیں اور بیشک آپ علی ابن ابی طالب  
ان کے وصی ہیں۔

— امیر المومنین نے فرمایا: تم کہاں رہتے ہو؟  
— اس نے کہا: یہاں میرا ایک دیر ہے اسی میں رہتا ہوں۔  
— آپ نے فرمایا: اب آج کے بعد اس میں نہ رہو، بلکہ اس کے بدلے یہاں ایک مسجد  
بنو اور اس کے بانی کے نام پر اس مسجد کا نام رکھ دینا۔  
چنانچہ ایک شخص نے جس کا نام بُرائنا تھا وہاں ایک مسجد تعمیر کرا دی، اس لیے اسکے  
بانی کے نام پر اس مسجد کا نام مسجد بُرائنا رکھ دیا گیا۔

— آپ نے پھر پوچھا: اے حباب! تم یہاں پانی کہاں سے پیتے ہو؟  
— اُس نے عرض کیا: یا امیر المومنین! دریائے جہل سے پانی لاتا ہوں۔  
— آپ نے فرمایا: پھر تم یہاں ایک چشمہ یا کنواں کیوں نہیں کھود لیتے؟  
— عرض کیا: یا امیر المومنین! جب بھی یہاں کنواں کھودتا ہوں کھار پانی نکلتا ہے،  
میٹھا پانی نکلتا ہی نہیں۔

— آپ نے فرمایا: اچھا، اس مقام پر کنواں کھودو۔  
جب وہاں سے کھودا گیا تو ایک بہت بڑی پتھر ملی چٹان نکلی جس کو  
لوگ اکھاڑ نہ سکے۔ چنانچہ امیر المومنین علیؑ سلام نے اس چٹان کو  
ایک اشارے سے اکھاڑ پھینکا اور جو پانی وہاں سے برآمد ہوا وہ  
شہر سے زیادہ شیریں اور کھن سے زیادہ لذیذ تھا۔

— پھر آپ نے فرمایا: اے حباب! اب تم اس چشمے سے پانی پیتے رہنا، مگر سنو!  
عنقریب تمہاری اس مسجد کے پہلو میں ایک شہر آباد ہوگا اور اس میں ظالموں اور  
بدکاروں کی کثرت ہوگی، ہر شب جمعہ ستر ہزار حرام کاریوں کا ارتکاب ہوگا اور  
تمہاری اُس مسجد پر ہاتھ مارا جائے گا اور اس کو ایک کافر منہدم کرے گا۔ تین  
سال تک حج روک دیا جائے گا، لوگوں کی زراعتیں جلادی جائیں گی، اور پھر ان

لوگوں پر ایک بکا مسلط ہوگا۔ وہ جس شہر میں جائے گا اسے برباد کرے گا اور اہل شہر کو ہلاک کرے گا، پھر وہ واردِ بصرہ ہوگا اور وہاں کے ہر تن کو گرائے گا وہاں کے باشندوں کو بے سکون کر دے گا۔ اس کے بعد کھنڈرات پھر سے آباد ہوں گے اور وہاں ایک جامع مسجد تعمیر ہوگی، اس کے بعد بصرہ پھر سے تباہ ہوگا۔ وہ بکا رہیاں سے شہر واسط میں جائے گا جس کو حجاج نے آباد کیا ہوگا اور اس شہر کے ساتھ بھی وہی سلوک کرے گا، پھر بغداد پہنچے گا اس کو مٹائے گا، لوگ وہاں سے بھاگ کر کوفہ میں پناہ لیں گے۔ پھر وہ اور حبش نے اس کو بغداد آنے کی دعوت دی ہوگی دونوں میری قبر کھودنے کے لیے چلیں گے۔ ان دونوں کا مقابلہ سفیانی سے ہوگا اور وہ انھیں شکست دے گا اور انھیں قتل کر دے گا اور اس کی فوج کو نہ کی جانب بڑھے گی اور کوئے میں داخل ہوگی تو وہاں وہ جس کو چاہے گا قتل کرے گا حتیٰ کہ ایک بچے کو پائے گا اسے بھی قتل کر دے گا۔ پھر اس وقت اے حباب! افسوس افسوس، بڑے بڑے مظالم اور قتلوں کی امید رکھو، اور جو کچھ میں بتا رہا ہوں اسے یاد رکھو۔“

(کشف الیقین)

### ۸۱) دجال اور اس کے ساتھیوں جنگ

سعد نے احمد بن محمد اور عبد اللہ بن عامر بن سعد سے، انھوں نے محمد بن خالد سے انھوں نے ابو حمزہ ثمالی سے روایت کی ہے اور ابو حمزہ ثمالی کا بیان ہے کہ حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ حضرت امیر المومنین علیہ السلام فرمایا کرتے تھے کہ:

”من اراد ان یقاتل شیعة الدجال فلیقاتل البابی علی دم عثمان بن ابی اہل نہروان ان من لقی اللہ مؤمناً بان عثمان قتل مظلوماً لقی اللہ عز وجل ساخطاً علیہ ولا یدرك الدجال۔“

فقال رجل: یا امیر المومنین! فان مات قبل ذلک؟

قال: فیبعث من قبره حتی لا یؤمن به وان رغب انفسه۔“

و جو شخص یہ چاہتا ہے کہ دجال کے پیروکاروں سے جنگ کرے تو اسے چاہیے کہ وہ عثمان کے قتل پر اور اہل نہروان پر رونے والوں سے جنگ کرے اور اگر کوئی مسلمان ایمان رکھتا ہو اللہ سے ملاقات کرے گا کہ وہ مظلوم قتل ہوئے تو اللہ تعالیٰ

اس پر سخت غضبناک ہوگا اور وہ دجال کو نہ پاے۔  
میں ایک شخص نے کہا: یا امیر المومنین! وہ اس سے قبل ہی مر گیا؟  
آپ نے فرمایا: پس اللہ اس کو قبر سے اٹھائے گا حتیٰ کہ وہ ایمان نہ لائے

### ۸۲) علاماتِ ظہور کی ایک فہرست

شیخ مفید علیہ الرحمہ نے اپنی کتاب ”الارشاد“ کے باب اول صفحہ ۳۳۶ میں یہ ذکر فرمایا ہے کہ بہت سی احادیث میں ان علامات و حادثات کا تذکرہ ہے جو امام قائم کے قیام و ظہور سے پہلے وقوع پذیر اور رونما ہوں گے۔

”ان میں سے مندرجہ ذیل ہیں“

مثلاً ”خروج السفیانی و قتل الحسنی و اختلاف بنی العباس فی الملك

الدنیائی و کسوف الشمس فی النصف من شهر رمضان و خسوف القمر

فی اخره علی خلاف العادات و خسف بالیداء و خسف بالمغرب و خسف

بالمشرق و رکود الشمس من عند الزوال الی اوسط اوقات العصر و طلوعها

من المغرب و قتل نفس زکیة بظہر الکوفة فی سبعین من الصالحین

و ذبح رجل ما شئ بین الزکین و المقام و هدم محاط مسجد الکوفة و

اقبال رایات سود من قبل خراسان و خروج الیمانی و ظہور المغربی بمصر و

تملكه الشامات و نزول الترك الجزیره و نزول الروم الرملة

و طلوع نجم بالمشرق یعنی القمر ثم ینعطف حتی یکاد یدلّ بقی

طرفاه و حمرة ینظر فی السماء و ینشر فی افاقها و ینظر بالمشرق طویل و یتقی

فی الجوش ثلاثة ايام و خلع العرب اعنتها و تمکنها البلاد و خروجها عن

سلطان العجم و قتل اهل مصر امیرهم و خراب الشام و اختلاف ثلاث

رایات فیہ و دخول رایات قیس العرب الی مصر و رایات کندیة الی

خراسان و ورود خیل من قبل العرب حتی تربط بفناء الحیره و اقبال رایات

سود من المشرق نحوها و یبقی فی الفرات حتی یدخل الماء ازمة الکوفة

و خروج ستین کذاباً کلهم یدعی النبوة و خروج اشاعش من

الابی طالب کلهم یدعی الامامة لنفسه و اخراق رجل عظیم القدر من

شیعة بنی العباس بن جلوم و خائفین و عقد الجسر من الی الکرخ

بمدينة السلام و ارتفاع ریح سودا و بها فی اول النهار و زلزلة حتی

ينخسف كشيونتها، وخوف يشمل اهل العراق وبغداد وموت ذليج فيه و نقص من الاموال والانس والشمس لم ت -

وجاد يظهر في اوانه وفي غير اوانه، حتى يأتي على الزرع والغلات وقلة ريع لما يزرعه الناس، واختلاف صنفيين من البعج وسفك دماء كثيرة فيما بينهم وخروج العبيد عن طاعات ساداتهم وقضاء مواليتهم ومسح لقوم من اهل البدع حتى يصيروا قردة وخنازير، وغلبة العبيد على بلاد السادات ونيل من السامح حتى يسمع اهل الارض كل اهل لغة بلغتهم، ووجه صدره يظهر للناس وفي عين الشمس واموات ينشرون من القبر حتى يرجعوا الى الدنيا فيتعارفون فيها ويتزاورون -

ثم رجعنا ذلك باربع وعشرين مطرة يتصل فتحي به الارض بعد موتها وتعرف بركاتها وتنزل بعد ذلك كل عاهة عن معتقد الحقين شبيعة المهدي عليه السلام، فيعرفون عند ذلك ظهوره بمكة فيتوجهون نحوه لنصرتهم كما جاءت بذلك الاخبار

ومرجلة هذه الاحداث محتومة ومنها مشروطة، والله اعلم بما يكون وانما ذكرناها على حسب ما ثبت في الاصول وقضتها الاثر المنقول والله نستعين (كتاب الارشاد)

ترجمہ: ” خروج سفیانی، ایک حسنی کا قتل، دنیاوی سلطنت کے لیے بنی عباس میں اختلاف پندرہ رمضان کو شروع کریں، اور اسی ماہ کے آخر میں چاند گرہن جو بالکل خلاف عادت ہوگا بیابان میں زمین کا دھنس جانا، مغرب میں زمین کا دھنس جانا، مشرق میں زمین کا دھنسنا وقت زوال سے عصر کے وقت تک آفتاب کا ٹھہر جانا اور حرکت نہ کرنا اور اس کا مغرب سے طلوع ہونا، ستر صالحین کے ساتھ نفس زکیہ کا پشت کو فیر قتل کیا جانا، ایک مرد باغی کا رکن و مقام کے درمیان ذبح کیا جانا، مسی کو فیر کی دیوار کا منہ مہم کیا جانا، ایک مغربی شخص کا مصر میں فروغ کرنا اور شام کے تمام علاقوں پر قبضہ کر لینا، ٹھکر کا ریل میں نازل ہونا۔ اور مشرق سے ایک ستارے کا طلوع ہو کر چاند کی طرح چمکنا پھر اُس کا اس طرح

مڑنا کہ جیسے اُس کے دونوں کنارے آپس میں ملنے ہی والے ہیں، آسمان میں سرخی کا نمودار ہونا اور پھر اُس کا تمام آفاق پر پھیل جانا، مشرق سے ایک طویل آگ کا ظاہر ہونا اور رخصا میں تین یا سات دن تک باقی رہنا، اہل مصر کا اپنے امیر کو قتل کرنا، شام کی برادری تین جھنڈوں

میں اختلاف، قیس اور عرب کے جھنڈوں کا مصر میں داخل ہونا، کندہ کے جھنڈوں کا خراسان میں داخل ہونا اور عرب کی طرف سے ایک فوج کا آنا اور صحن حیرہ میں پڑاؤ ڈالنا، سیاہ جھنڈوں کا مشرق سے اس طرف آنا اور دریائے فرات میں طغیانی اور کوفے کی گلیوں میں پانی بھر جانا۔

ساتھ عدد دعوی داران نبوت کا ظہور، آل ابی طالب میں سے بارہ دعوی داران امام کا ظہور، جلولا اور خاقین کے درمیان بنی عباس کے ایک عظیم القدر شخص کا آگ میں جلایا جانا، مدینۃ السلام اور بغداد میں کرخ کے قریب ایک پل کی تعمیر، صبح کے وقت سیاہ آنکھ کا بلند ہونا اور زلزلہ اور اکثر کازمین میں دھنس جانا، اہل بغداد اور اہل عراق پر خوف و ہراس چھا جانا، جان و مال اور ثمرات کا تلف ہونا۔

بڈیوں کا موسم اور بلا موسم ظاہر ہونا جو کھیتوں اور غلوں کو چٹ کر جائیں گی کاشتکاروں کی پیداوار میں کمی، عجم کے دو گروہوں میں جنگ اور آپس میں بہت زیادہ خونریزی، غلاموں کا اپنے آقاؤں کی اطاعت سے باہر ہو جانا اور اپنے مالکوں کو قتل کرنا، اہل بدعت میں سے ایک گروہ کا مسیح ہو کر بندر اور سور بن جانا، سادات کے شہر پر غلاموں کا اقتدار، آسمان سے ایک اعلان جس کو ہر قوم اپنی زبان میں سن لیگی آفتاب کے اندر ایک جسد کا چہرہ وسیع نمودار ہونا، مردوں کا قبور سے برآمد ہونا اور دنیا میں پھر واپس ہونا اور ایک دوسرے کو پہچاننا اور ملاقات کرنا۔

اور حتی طور پر سب چالیس دن تک بارش کا ہونا جس سے مردہ زمین زندہ ہو جائیگی اس کی برکتیں ظاہر ہوں گی اور اہل حق یعنی امام مہدی علیہ السلام کے ماننے والوں کی تمام مصیبتیں دور جائیں گی۔ اس وقت انھیں معلوم ہوگا کہ مکہ میں آپ کا ظہور سوچ کا بے توبہ آپ کی نصرت کے لیے پہنچنا۔ یہ سب علامات احادیث میں ہیں۔

مگر ان تمام واقعات و حادثات میں بعض حتمی ہیں اور بعض مشروط ہیں اور اللہ ہی کو معلوم ہے کہ اس میں حتمی کیا ہے اور مشروط کیا ہے۔ ہم نے احادیث میں جو کچھ پایا وہ مختصراً نقل کر دیا ہے۔ (کتاب الارشاد)

### آفاق اور انفس کی تفسیر

(۸۳)

علی بن ابی حمزہ نے حضرت ابوالحسن امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے اللہ تعالیٰ کے اس قول یعنی آیت ”سَنُفَسِّمُ الْاَفَاقَ فِي الْاَفَاقِ وَفِي اَفْئِسِهِمْ“ (سورہ حٰجَّہ ۲۷)

ترجمہ: "عنقریب ہم اُن کو اپنی نشانیاں دکھانے والے ہیں آفاق میں اور ان کے نفسوں میں"

مذکورہ آیت کی تفسیر میں امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا کہ:

"الفتن فی آفاق الارض والمسخر فی اعداء الحق"

آفاق میں نشانوں کا مطلب زمین میں فتنے و فساد اور نفسوں میں

نشانوں کا مطلب دشمنانِ خدا کا مسخر ہونا ہے"

(الارشاد)

آفتاب کا ٹھہر جانا اور اسمیں

ایک انسانی چہرے کا نمودار ہونا

(۸۳)

وہب بن حفص نے ابوبصیر سے روایت کی ہے کہ میں نے حضرت ابوجعفر امام محمد باقر علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ کے اس قول یعنی آیت:

"ان نشاء نُنْزِلُ عَلَيْهِنَّ مِنَ السَّمَاءِ آيَةً فَظَلَّتْ

اَعْنَُقُهُمْ لَهَا خَاضِعِينَ" (سورۃ الشعراء آیت ۴)

اگر ہم چاہتے تو ہم اُن پر آسمان سے کوئی آیت (نشانی) نازل کرتے

جس کے آگے عاجزی کے ساتھ اُن کی گردنیں جھک جاتیں"

(مذکورہ آیت کی تفسیر میں بیان فرماتے ہوئے سنا: آپ نے فرمایا:

"سيفعل الله ذلك بهم"

قلت: من هم؟

قال: بنو أمية وشيعتهم

قلت: وما الآية؟

قال: ركود الشمس من بين زوال الشمس الى وقت العصر وخروج

صدر رجل ووجه في عين الشمس يعرف بحسبه ونسبه

وذلك في زمان السفيا في وعندها يكون بواره وبوار قومه"

ترجمہ: "اللہ تعالیٰ ان لوگوں کے ساتھ ایسا کرے گا"

میں نے عرض کیا: وہ کون لوگ ہوں گے؟

آپ نے فرمایا: بنی امیہ اور اُن کے شیعہ (گروہ اور ماننے والے)

میں نے عرض کیا: وہ آیت اور نشانی کیا ہوگی؟

آپ نے فرمایا: آفتاب کا وقتِ زوال سے عصر کے وقت تک ٹھہر جانا حرکت نہ کرنا۔ اور

اس کے اندر ایک انسانی سینے اور منہ کا ظاہر ہونا جس کا حسب و نسب

جانا پہچانا ہوا ہوگا۔ اور یہ سفیانی کے دور میں رونما ہوگا اور اس وقت

سفیانی اور اس کی قوم تباہ ہی ہوگی۔"

(الارشاد)

آسمان ایک لگ اور سرخی کا نمودار ہونا

(۸۵)

حسین بن زید نے منذرجوزی سے روایت کی ہے اور منذر نے حضرت ابوعب اللہ

امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت نقل کی ہے کہ میں نے آپ کو فرماتے ہوئے سنا آپ نے فرمایا

"يُزَجِرُ النَّاسَ قَبْلَ قِيَامِ الْقَائِمِ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنْ مَعَاصِيهِمْ بِنَارِ تَطْهَرُ

لَهُمْ فِي السَّمَاءِ وَحُمُرَةُ تَجَلَّى السَّمَاءِ وَخَسَفَ بَبْغَدَادَ وَخَسَفَ

بِبِلْدَةِ الْبَصْرَةِ وَدُمَاءُ تَسْفِكُ سِهَا وَخَرَابٌ دَوْرَهَا وَفَنَاءٌ بَقَعَ

فِي أَهْلِهَا وَشَمُولُ أَهْلِ الْعِرَاقِ خَوْفٌ لَا يَكُونُ مَعَهُ قَرَارٌ"

ترجمہ: "قبل قیام و ظہور قائم علیہ السلام لوگوں کو ان کے گناہوں پر ایک لگ اور سرخی سے

ڈرایا جائے گا جو آسمان میں نمودار ہوگی۔ شہر بغداد اور شہر بصرہ میں زمین شق ہوگی

(سین کشت و خون ہوگا گھر کے گھر خراب و سار ہو جائیں گے۔ اہل عراق پر خون

طاری ہوگا انہیں چین و سکون نہ آئے گا۔"

(الارشاد)

اہل حق اور اہل باطل جدا کر دیے جائیں گے

(۸۶)

عجلان بن صالح سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابوعب اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام

کو فرماتے ہوئے سنا۔ آپ نے فرمایا:

"لَا تَمْصِي الْأَيَّامَ وَاللَّيَالِي حَتَّى يَبْدَأَ مِنْ السَّمَاءِ: يَا أَهْلَ الْحَقِّ

اعْتَزِلُوا يَا أَهْلَ الْبَاطِلِ اعْتَزِلُوا فَيَعْزِلُ هَوْلَاءُ مِنْ هَوْلَاءُ وَ

يَعْزِلُ هَوْلَاءُ مِنْ هَوْلَاءُ"

قال قلت: اصلحك الله يخالط هَوْلَاءُ وَهَوْلَاءُ بَعْدَ ذَلِكَ التَّوَادُّ؟

قال: كَلَّا إِنَّهُ يَقُولُ فِي الْكُتُبِ "مَا كَانَتْ اللَّهُ لِيَسْذَرَ الْمُؤْمِنِينَ

عَلَى مَا أَنتَ عَلَيْهِ حَتَّى يَمِيزَ الْخَبِيثَ مِنَ الطَّيِّبِ" (آل عمران آیت ۱۰۶)

ترجمہ حدیث: ”کچھ زیادہ دن نہ گزریں گے کہ آسمان سے اعلان ہوگا ”اے اہل حق! تم ایک طرف ہو جاؤ اور اے اہل باطل! تم ایک طرف ہو جاؤ“ تو یہ دونوں الگ الگ ہو جائیں گے۔

میں نے عرض کیا: اللہ آپ کا بھلا کرے، یہ فرمائیے کہ کیا یہ دونوں جدا ہونے کے بعد پھر مل جائیں گے؟

آپ نے فرمایا: ہرگز نہیں، اللہ تعالیٰ خود اپنی کتاب میں فرماتا ہے: ”اور اللہ صاحبان ایمان کو اس حالت میں چھوڑنے والا نہیں ہے کہ جس میں تم ہو، تا ایسکے وہ پاکیزہ لوگوں کو خبیث لوگوں سے الگ نہ کرے

### ظہور کی علامتیں

(۸۶)

جابر جعفی نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے آپ فرمایا

کرتے تھے:

”الزمر الارض لا تحرك يدك ولا رجلك ابداً حتى ترى علاماً اذ كرهالك في سنة وترى منادياً يتادى بدمشق وخسف بقربة من قراها ويسقط طائف من مسجد ها، فاذا رأيت الترك جازوها فاقبلت الترك حتى نزلت الجزيرة واقبلت الروم حتى نزلت الرملة وهي سنة اختلاف في كل ارض من ارض العرب۔

وإن اهل الشام يختلفون عند ذلك على ثلاث رايات الاصعب والابقع والسفيا في مع بنى ذنب الحمار مضرو مع السفيا في احواله من كلب فيظهر السفيا في ومن معه على بنى ذنب الحمار حتى يقتلوا قتلاً لم يقتله شيء قط ويحضر رجل بدمشق فيقتل هو ومن معه قتلاً لم يقتله شيء قط وهو من بنى ذنب الحمار وهي الآية التي يقول الله تبارك وتعالى:

”فَاخْتَلَفَ الْأَحْزَابُ مِنْ بَيْنِهِمْ فَوَيْلٌ لِلَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ

(سورة مريم آیت ۳۷)

مَشْهَدِ يَوْمِ عَظِيمٍ

ولنظهر السفيا في ومن معه حتى لا يكون له همة إلا آل محمد صلى الله عليه وسلم وشيعتهم فيبعث بعثاً إلى الكوفة فيصاب بأناس من شيعه آل محمد بالكوفة قتلاً وصلباً ويقبل راية من خراسان حتى ينزل لساحل الداجلة، يخرج رجل من الموالي ضعيف ومن تبعه فيصاب بظهر الكوفة ويبعث بعثاً إلى المدينة فيقتل بها رجلاً ويهرب المهدي والمنصور منها ويؤخذ آل محمد صغيروهم وكبيرهم لا يترك منهم احداً إلا حبس ويخرج الجيش في طلب الرحلين

ويخرج المهدي منها على سنة موسى خائفاً يتربى حتى يقدم مكة، ويقبل الجيش حتى إذا نزلوا البسائر وهو جيش الامارات خسف بهم فلا يفلت منهم الا مخبر فيقوم القائل بين الركن والمقام فيصلى وينصرف ومنعه وزيره فيقول: يا ايها الناس انا نستنصر الله على من ظلمنا وسلب حقنا، من يحاجتنا في الله فانا اولى بالله ومن يحاجتنا في ادم فانا اولى الناس بادم ومن حاجتنا في نوح فانا اولى الناس بنوح ومن حاجتنا في ابراهيم فانا اولى الناس بابراهيم ومن حاجتنا ب محمد فانا اولى الناس ب محمد ومن حاجتنا في النبيين فنحن اولى الناس بالنبيين ومن حاجتنا في كتاب الله فنحن اولى الناس بكتاب الله۔ انا نشهد وكل مسلم اليوم انا قد ظلمنا وطرنا وبنغي علينا، واخرجنا من ديارنا واموالنا واهالينا وفهنا إلا انا نستنصر الله اليوم وكل مسلم۔

ويجيء والله ثلاث مائة وبضعة عشر رجلاً فيهم خمسون امرأة يجتمعون بمكة على غير ميعاد قزعا كقزع الخريف، يتبع بعضهم بعضاً وهي الآية التي قال الله تعالى: ”اَيْنَمَا تَكُونُوا يُاتِكُمُ اللَّهُ جَبِيحاً إِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ شَيْءٍ قَدِيرٌ“

فَيَقُولُ رَجُلٌ مِنَ آلِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ الْقَرْيَةُ الْغَالِمَةُ أَهْلُهَا :

ثَمَّ يُخْرِجُ مِنْ بَكَّةَ هُوَ وَمِنْ مَعَهُ الشَّلَا ثَمَانِيَةٌ وَبَضْعَةُ عَشْرِ بَيَاقُوتَ بَيْنَ الزُّكْنِ وَالْمَقَامِ مَعَهُ عَهْدُ نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَابِئَتُهُ ، وَسَلَاحُهُ ، وَوَزِيرُهُ مَعَهُ ، فَيَنَادِي الْمَنَادِيُّ بِبَكَّةَ بِاسْمِهِ وَأَمْرَهُ مِنَ السَّمَاءِ حَتَّى يَسْمَعَهُ أَهْلُ الْأَرْضِ كُلُّهُمْ اسْمُهُ اسْمُهُ نَبِيٌّ .

مَا أَشْكَلَ عَلَيْكُمْ فَلَمْ يَشْكَلْ عَلَيْكُمْ عَهْدُ نَبِيِّ اللَّهِ ﷺ وَابْنَتُهُ وَسَلَاحُهُ وَالنَّفْسُ الزَّكِيَّةُ مِنَ وَلَدِ الْحُسَيْنِ فَإِنْ أَشْكَلَ عَلَيْكُمْ هَذَا فَلَا يَشْكَلْ عَلَيْكُمْ الصَّوْتُ مِنَ السَّمَاءِ بِاسْمِهِ وَأَمْرُهُ إِيَّاكُمْ وَشَذَازُ مَنْ آلِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّ إِبْرَاهِيمَ مُحَمَّدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَعَلَى رَابِئَةٍ وَبَغِيضٍ هُوَ رَايَاتُ فَالْزَمِ الْأَرْضَ وَلَا تَتَّبِعْ مِنْهُمْ رَجُلًا أَبَدًا حَتَّى تَرَى رَجُلًا مِنْ وَلَدِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ ، مَعَهُ عَهْدُ نَبِيِّ اللَّهِ ﷺ وَرَابِئَتُهُ وَسَلَاحُهُ فَإِنَّ عَهْدَ نَبِيِّ اللَّهِ ﷺ صَارَ عِنْدَ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ ثَمَّ صَارَ عِنْدَ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، وَيَفْعَلُ اللَّهُ مَا يَشَاءُ .

فَالزَّمِ هَؤُلَاءِ أَبَدًا وَإِيَّاكَ وَمَنْ ذَكَرْتَ لَكَ فَذَا خُورِجُ رَجُلٍ مِنْهُمْ مَعَهُ ثَلَاثُ مِائَةٍ وَبَضْعَةُ عَشْرِ رَجُلًا وَمَعَهُ رَابِئَةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامِدًا إِلَى الْمَدِينَةِ حَتَّى يَمُوتَ بِالْبِيدَارِ حَتَّى يَقُولَ : هَذَا مَكَانُ الْقَوْمِ الَّذِينَ يَخْضَعُونَ بِرُؤُوسِهِمْ هُوَ هِيَ الْآيَةُ الَّتِي قَالَ اللَّهُ : «وَأَقَامَتِ الَّذِينَ كَفَرُوا الْبَسِيَّاتِ أَنْ يَخْضَعُوا لِلَّهِ بِهَهُمُ الْأَرْضُ أَوْ يَأْتِيَهُمُ الْعَذَابُ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُونَ» (سُورَةُ الْغُلُوبِ آيَةُ ٢٥) «أَوْ يَأْخُذَهُمْ فِي تَقْلُبِهِمْ فَبِمَا هُمْ بِمُجْرِمِينَ» (سُورَةُ الْغُلُوبِ آيَةُ ٢٦) :

فَإِذَا قَدِمَ الْمَدِينَةَ أَخْرَجَ مُحَمَّدُ بْنُ الشَّجَرِيِّ عَلِيَّ سَنَةَ يَوْسُفَ ثَمَّ يَأْتِي الْكُوفَةَ فَيُطِيلُ بِهَا الْمَلِكُ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَمُوتَ حَتَّى يَظْهَرَ عَلَيْهَا ثَمَّ يَسِيرُ حَتَّى يَأْتِيَ الْعَدَا

هُوَ وَمِنْ مَعَهُ وَقَدْ أَحَقَّ بِهِ نَاسٌ كَثِيرٌ وَالسَّفِيَانِيُّ يَوْمَئِذٍ بِوَادِي الرَّمْلَةِ .

حَتَّى إِذَا اتَّقَوْا وَهُمْ يَوْمَ الْإِبْدَالِ يُخْرِجُ أَنَا سَ كَانُوا مَعَ السَّفِيَانِيِّ مِنْ شَبْعَةَ آلِ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَيُخْرِجُ نَاسٌ كَانُوا مَعَ آلِ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِلَى السَّفِيَانِيِّ ، فَهُمْ مِنْ شَبْعَةٍ حَتَّى يَلْحَقُوا بِهِمْ وَيُخْرِجُ كُلُّ نَاسٍ إِلَى رَابِئَتِهِمْ وَهُمْ يَوْمَ الْإِبْدَالِ .

قَالَ أَمْرُ الْبُزْجِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ : وَيَقْتُلُ يَوْمَئِذٍ السَّفِيَانِيُّ وَمِنْ مَعَهُ حَتَّى لَا يَدْرِكَ مِنْهُمْ مَخْبِرٌ ، وَالْخَائِبُ يَوْمَئِذٍ مَنْ خَابَ مِنْ غَنِيمَةِ كَلْبٍ ، ثَمَّ يَقْبَلُ إِلَى الْكُوفَةِ فَيَكُونُ مَنْزِلُهُ بِهَا . فَلَا يَتْرُكُ عَبْدًا مُسْلِمًا إِلَّا اشْتَرَاهُ وَأَعْتَقَهُ وَلا غَارِمًا إِلَّا قَضَى دَيْنَهُ ، وَلَا مَظْلُومًا إِلَّا أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ إِلَّا رَدَّهَا وَلَا يَقْتُلُ مِنْهُمْ عَبْدًا إِلَّا أَدَّى ثَمَنَهُ ، «دِيَّةً مُسَلِّمَةً» إِلَى أَهْلِهَا ، وَلَا يَقْتُلُ قَتِيلًا إِلَّا قَضَى عَنْهُ دَيْنَهُ وَحَقَّ عِيَالَهُ فِي الْعَطَا حَتَّى يَبْدَأَ الْأَرْضَ قِسْطًا وَعَدْلًا كَمَا مَلَأَتْ ظُلْمًا وَجَوْرًا وَعَدُوًّا وَاسْكَنَهُ هُوَ وَاهْلُ بَيْتِهِ الرَّحْبَةَ .

وَالرَّحْبَةُ إِنَّمَا كَانَتْ مَسْكَنَ نُوحٍ وَهِيَ أَرْضُ طَبِيبِهِ وَلَا يَسْكُنُ رَجُلٌ مِنْ آلِ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَلَا يَقْتُلُ إِلَّا بِأَرْضِ طَبِيبَةٍ ذَاكِيَّةٍ فَهُمْ الْأَوْصِيَاءُ الطَّيِّبُونَ .

ترجمہ حدیث : امام محمد باقر علیہ السلام :

”آپ نے فرمایا : زمین پر پڑے رہنا اور نہ ہار کھی اپنے ہاتھ پاؤں کو حرکت میں نہ لانا جب تک وہ علامات نہ دیکھ لو جن کی میں نشاندہی کر رہا ہوں ۔ ایک سال تم دیکھو گے کہ دمشق میں ایک منادی ندا دے رہا ہے اور اس کا ایک قریہ زمین میں دفن کیا ہے ، اس کی مسجد کا ایک حصہ گر پڑا ہے جب تم دیکھو کہ ترک آگے بڑھ گئے ہیں اور جزیرے میں اترے ہیں ، اور اہل روم بھی بڑھے ہیں ، انھوں نے رملہ میں اپنا پڑاؤ ڈالا ہے اور اس سال سرزمین عرب کے ہر حصے میں اختلاف ہی



اختلاف پیدا ہو گیا ہے۔  
اور یہ کہ اہل شام میں مختلف جھنڈوں تلے ہوں گے، ایک جھنڈا تو چنگبر لوگا، دوسرا سرخ اور میسر سفیانی کا۔ اور سفیانی کے ساتھ ہی کلب کے لوگ ہوں گے جو اس کے ماموں گئے ہوں گے۔ سفیانی اور اس کے ساتھی بنی ذنب الحار پر غالب آئیں گے اور ان کا ایسا قتل عام کریں گے کہ ایسا کبھی نہ کیا ہوگا اور بنی ذنب الحار کا جو شخص دشمن میں آئے گا تو وہ مع اپنے ساتھیوں کے قتل ہو جائے گا۔ چنانچہ قرآن مجید کی یہ آیت ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

”و پس گروہوں نے آپس میں اختلاف کیا اور حیف ہے ان پر جو یوم عظیم کی پیشی سے انکاری ہیں۔“ (سورہ مہم آیت ۳۷)

سفیانی اور اس کے ساتھی فروج کریں گے اور ان کا مقصد صرف آل محمد اور ان کے شیعہ ہوں گے۔ چنانچہ وہ ایک فوج کو ذبح بھیجے اور وہاں بہت سے آل محمد کے شیعہ قتل کیے جائیں گے یا رسول پر لٹکاتے جاتیں گے۔ اور فراسان سے ایک پرچم آئے گا جو ساحل دجلہ پر اترے گا اور فوج کا ایک دستہ مرینے کی جانب بھیجے گا وہاں ایک شخص کو قتل کیا جائے گا تو امام مہدیؑ اور منصور مدینے نکل جائیں گے اور آل محمد کے سب چھوٹے بڑے گرفتار کر لیے جائیں گے اور قید کر لیے جائیں گے پھر ان دونوں کی تلاش میں فوج نکلے گی حضرت امام مہدیؑ حضرت موسیٰؑ کی طرح وہاں سے خائف و مترقب وہاں سے نکل کر مکہ کی طرف روانہ ہوں گے اور فوج انکی فکر میں آئے بڑھے گی جب وہ بیابان میں پہنچے گی تو زمین شق ہو جائے گی اور سب اس میں سما جائیں گے سوائے ایک خبر دینے والے کے اور کوئی نہ بچے گا۔ اس وقت امام مہدیؑ علیہ السلام رکن و مقام کے درمیان کھڑے ہو کر نماز پڑھیں گے اور ان کے ساتھ ان کا وزیر بھی ہوگا۔ پھر آپ جمع کو خطاب فرمائیں گے: ”ایہا الناس! جن لوگوں نے ہم پر ظلم کیا ہے اور ہمارے حقوق ہم سے چھین لیے ہیں ہم ان کے مقابلے میں اللہ کی مدد چاہتے ہیں، اب جو شخص اللہ کے بارے میں ہم سے بحث کرنا چاہے وہ آئے ہم ثابت کریں گے کہ اللہ ہمارا اور ہم اس سے زیادہ اللہ کے حقدار ہیں، اور جو ہم سے آدم کے لیے بحث کرے گا تو ہم ثابت کریں گے کہ ہم لوگوں سے زیادہ حضرت آدم کے وارث و حقدار ہیں، اور جو شخص ہم سے نوح کے بارے میں بحث کرے گا تو ہم ثابت کریں

کہ ہم نوح کے سب سے زیادہ وارث و حقدار ہیں، اور جو ہم سے حضرت ابراہیم کے متعلق بحث کرے گا تو ہم ثابت کریں گے کہ ہم حضرت ابراہیم کے سب سے زیادہ وارث و حقدار ہیں اور جو شخص ہم سے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق بحث کرے گا تو ہم ثابت کریں گے کہ ہم تمام لوگوں میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سب سے زیادہ وارث و حقدار ہیں اور جو شخص ہم سے انبیائے کرام کے متعلق بحث کرے گا تو ہم ثابت کریں گے کہ ہم انبیائے کرام کے سب سے زیادہ وارث و حقدار ہیں اور جو شخص ہم سے کتاب خدا کے متعلق بحث کرے گا تو ہم یہ بھی ثابت کریں گے کہ ہم کتاب خدا کے سب سے زیادہ وارث و حقدار ہیں۔

بیشک ہم گواہی دیتے ہیں اور آج تمام مسلمان گواہی دیں گے کہ ہم لوگوں پر ظلم کیا گیا، ہمیں ہمارے حقوق سے محروم کیا گیا، ہم سے بغاوت کی گئی، ہمیں ہمارے گھروں سے، ہمارے اموال سے، ہمیں ہمارے اہل خاندان سے جدا کر دیا گیا اور نکال دیا گیا، اور قہر و ستم ڈھائے گئے، آج ہم اور تمام مسلمان اللہ سے نصرت کے طالب ہیں اور داد خواہ ہیں۔

اور سجدائین سو دس سے کچھ زیادہ (۳۱۳) لوگ آئیں گے جن میں پچاس عورتیں ہوں گی جو سب مکہ میں جمع ہوں گے جس طرح بادلوں کے ٹکڑے ایک کے پیچھے ایک موسم خزاں یعنی برسات میں جمع ہوا کرتے ہیں۔ اور اسی کے متعلق اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا ہے:

”و جہاں کہیں بھی تم ہو گے اللہ تم سب کو یکجا جمع کرے گا بیشک اللہ ہر شے پر قدرت رکھتا ہے۔“ (سورہ بقرہ ۱۸۸)

پھر آل محمدؑ میں سے ایک شخص کہے گا کہ یہ وہ قریب ہے جس کے باشندے بڑے ظالم ہیں۔

اس کے بعد (حضرت امام مہدیؑ علیہ السلام) اور ان کے ساتھ ۳۱۳ آدمی جنھوں نے رکن و مقام کے درمیان ان سے بیعت کی ہوگی مکہ سے فروج کریں گے ان کے ساتھ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تمام تبرکات اور علم آنحضرتؐ کا اور آپ کے اسلحہ (وغیرہ) ہوں گے اور امام مہدیؑ علیہ السلام کے ساتھ ان کا وزیر بھی ہوگا، مکہ میں ایک منادی ان کے نام کے ساتھ ان کی امامت کا اعلان کرے گا جس کو تمام اہل زمین سنیں گے، ان کا نام ان کے نبی کا نام ہوگا۔

اگر اس میں تم لوگوں کو کوئی اشکال و قباحت درپیش ہو تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تبرکات، ان کے علم اور ان کے اسلئے ہیں تو کوئی اشکال و قباحت نہ ہونی چاہیے اور اگر اس کے ماننے میں بھی اشکال و تردد ہو تو ان کے نام کے ساتھ ان کی امامت کا آسمان سے اعلان ہونے میں تو کوئی اشکال نہ ہوگا۔ اور آل محمد میں شاذ شاذ لوگوں سے خود کو بچانا کیونکہ محمد اور علی کی آل کا پرچم ایک ہوگا اور ان کے علاوہ دوسروں کے مختلف پرچم ہوں گے۔ لہذا تم کو زمین پر طے رہنا لازم ہے اور ان میں سے کسی ایک شخص کی بھی اتباع نہ کرنا جب تک کہ تم یہ نہ دیکھو کہ وہ شخص اولادِ امام حسین میں سے ہے اور اس کے پاس نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تبرکات آنحضرت کا پرچم اور آپ کے اسلئے ہیں کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تبرکات حضرت علی ابن ابی طالب کے پاس رہیں گے پھر ان سے حضرت محمد بن علی کو ملیں گے اور اللہ جو چاہے گا کرے گا۔

پھر تم ان حضرات کے دامن سے متمسک رہنا اور ان لوگوں سے بچنا جن کا میں نے ذکر کیا ہے۔ جب ان میں کوئی ایسا شخص خروج کرے جس کے ساتھ ۲۱۳ آدمی ہوں اور اس کے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تبرکات ہوں اور وہ مہینے کا قصد کرے اور بیابان سے گزرے اور کہے کہ یہ جگہ اس قوم کی ہے جو زمین میں دھنس جائے گی۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

وَوَسَّيَاوَهُ لَوُكَّ جَنُودٍ نَّزَعَتْ بَرِيءٍ تَدْرِيسٍ كَيْسٍ اِبْنِ اَبِي كَوَّاسٍ بَاتٍ مِّنْ اَمَانٍ مِّنْ خِيَالٍ كَرْتِ هَبِي كَلَّ اللّٰهُ اُخْبِسَ زَمِيْنٍ مِّنْ دَهْشَادٍ يَّا اُنْظُرْ اُسْ طَرَفٍ مِّنْ عَذَابٍ اَجَا نِيْ جَسْنِ كَا اُخْبِسَ شَعُوْرٌ مَّحِيْ نَهْ يَّوْءٍ يَّا وِهْ اُنْ كُوْجِلْتِ مَہْرَتِ اِبْنِيْ كَرَفْتِ مِيْنِ لِّئَلَّيْ اَوْرُوْهْ اُسْ كُوْجَا جَرَنْہِيْنِ كَرَسَكْتِ ۔“ (سورہ نمل آیت ۴۵-۴۶)

جب وہ مدینہ پہنچیں گے تو محمد بن شہری حضرت یوسف علیہ السلام کی سنت کے مطابق نکلے گا۔ پھر آپ کو فہ آئیں گے اور وہاں طویل عرصہ تک جب تک اللہ تعالیٰ کا حکم ہوگا ٹھہریں گے اور اس پر لٹھ حاصل کریں گے پھر وہاں سے وہ اور ان کے رفقاء روانہ ہوں گے اور مقام عذرا پر پہنچیں گے (اور یہ دمشق میں وہ مقام ہے جہاں معاویہ نے حجر بن عدی کو قتل کیا تھا اور بہت سے لوگ آپ کے ساتھ ہو جائیں گے اور سفیانی ان دنوں وادیِ رمل میں ہوگا۔

لے اور امام حسین کی اولاد میں سے نفس ریکتہ

اب جبکہ دونوں کی (افواج میں) ٹر بھڑکی تو وہ دنِ اولِ بدل کا ہوگا۔ یعنی شیعانِ آلِ محمد میں سے جو لوگ سفیانی کی فوج ہوں گے وہ اُسکی فوج سے نکل کر امام مہدی علیہ السلام کی فوج میں آجائیں گے اور سفیانی کے ماننے والوں میں سے جو لوگ امام مہدی کی فوج میں ہوں گے وہ اُس سے نکل کر سفیانی کی فوج میں چلے جائیں گے اور ان لوگوں میں سے ہر ایک اپنے اپنے پرچم تلے پہنچ جائے گا اور وہی یومِ ابدال یعنی اولِ بدل کا دن ہوگا۔

امیر المومنین نے فرمایا کہ اس دن سفیانی اور اس کے سارے ساتھی قتل ہو جائیں گے انکی خبر دینے والا بھی نہ بچے گا، اُس دن بنی کلب کے مالی غنیمت سے جو محروم رہا وہ واقعی محروم رہا۔ پھر آپ وہاں سے کوثر تشریف لائیں گے اور اسی کو ابی منزل بنائیں گے۔

پس آپ کسی ایک بھی مسلمان غلام کو نہ چھوڑیں گے سب کو خرید کر آزاد کر دیں گے اور ہر قرضدار کا قرض ادا فرمائیں گے اور ہر ایک کی گردن پر اگر کسی کا مظلمہ اور بار ہوگا تو اس کو بھی ادا کریں گے۔ اگر کوئی غلام قتل ہو ہے تو اس کا خون بہا اُس کے وراثہ کو ادا کریں گے، اگر کوئی مرد آزاد قتل ہو ہے تو اس کا قرض آپ ادا کریں گے اور اس کے اہل و عیال کو عطا و بخشش سے نوازیں گے، یہاں تک کہ زمین عدل و انصاف سے اسی طرح بھر جائیگی جس طرح وہ اس سے پہلے ظلم و جور سے بھری ہوگی۔ پھر آپ اور آپ کے اہل بیت مقامِ رجبہ میں سکونت اختیار فرمائیں گے جو ایک پاک و طیب جگہ ہے اور حضرت نوح کی جائے سکونت تھی۔

(تفسیر عیاشی)

مومنین و منافقین چھانٹ کر  
الگ الگ کر دیے جائیں گے

۸۸

جہابی نے محمد بن موسیٰ حفرمی سے، انھوں نے مالک بن عبید اللہ سے، انھوں نے علی بن معبد سے، انھوں نے اسحاق بن ابویحییٰ کعبی سے، انھوں نے سفیان ثوری سے، انھوں نے منصور رجبی سے، انھوں نے خراش سے، انھوں نے حذیفہ بن یمانی سے روایت کی ہے کہ خلیفہ کا بیان ہے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ”یَمِيْنُ اللّٰهُ اَوْلِيَاءَهُ وَاَصْفِيَآءَهُ حَتّٰی يَطْلُقَهُمُ الْاَرْضُ مِنَ الْمُنَافِقِيْنَ وَ“

الضَّالِّينَ وَاِتِّسَامُ الضَّالِّينَ وَحَتَّى تَلْتَقَى بِالرَّجُلِ يَوْمَئِذٍ  
خَمْسُونَ امْرَاةً هَذِهِ تَقُولُ : يَا عَبْدَ اللَّهِ اسْتَرْفِنِي وَهَذِهِ  
تَقُولُ : يَا عَبْدَ اللَّهِ اَوْفِنِي

ترجمہ اور اللہ تعالیٰ اپنے اولیاء اور برگزیدہ بندوں کو منافقین اور گمراہوں اور ان کی  
اولاد سے چھانٹ چھانٹ کر الگ کر دے گا۔ حدیث ہے کہ ایک مرد کے پاس  
پچاس پچاس عورتیں آئیں گی، ایک کہے گی، اے بندہ خدا! تو مجھے فریاد  
دوسری کہے گی، اے بندہ خدا! تو مجھے اپنی پناہ میں لے لے۔

### قیامت کے دن لوگوں کی تقسیم

(۸۹)

ابن عقدہ نے احمد بن محمد دینوری سے، انھوں نے علی بن حسن کوفی سے، انھوں نے  
عمرو بنت اوس سے، اس نے کہا مجھ سے بیان کیا میرے جد خضر بن عبدالرحمن نے، اور خضر نے  
عبداللہ بن حمزہ سے، انھوں نے کعب الاحبار سے روایت کی ہے، کعب کہتے ہیں کہ:  
”اِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ حَشَى الْخَلْقَ عَلٰى اَرْبَعَةِ اَصْنَافٍ: صَف  
رُكْبَانٍ، وَصَفٌ عَلٰى اَقْدَامِهِمْ يَمْشُونَ، وَصَفٌ مَكْبُوتُونَ  
وَصَفٌ عَلٰى وُجُوهِهِمْ صَفْرٌ يَكْفُرُ عَنْهُمْ فَمَا لَا يَعْقِلُونَ  
وَلَا يَكْتُمُونَ وَلَا يُؤْذِنُ لَهُمْ فَيَعْتَذِرُونَ اُولَئِكَ الَّذِينَ  
تَلْفَحُ وُجُوهُهُمُ النَّارُ وَهُمْ فِيهَا كَالْحِجَارِ...“

ترجمہ ” قیامت کے دن تمام لوگ چار قسموں میں ہوں گے۔ کچھ لوگ اپنی اپنی سواروں  
پر آئیں گے، کچھ لوگ پا پیادہ آئیں گے، کچھ لوگ جھکے ہوئے آئیں گے اور کچھ  
لوگ منہ کے بل گرتے پڑتے، اندھے، بہرے اور گونگے آئیں گے وہ بات نہ  
کر سکیں گے اور نہ انھیں یہ اجازت ہوگی کہ وہ اپنے گناہوں کا کوئی عذر پیش  
کر سکیں۔ یہ وہ لوگ ہوں گے جن کے چہرے آتش جہنم سے جھلے ہوئے اور  
وہ اپنے ہونٹ لٹکائے ہوئے ہوں گے۔

پس کہا گیا کہ اے کعب! وہ لوگ کون ہوں گے جو اپنے چہروں کے بل

محسوس ہوں گے اور ان کا یہ حال بد ہوگا؟

کعب نے جواب دیا: وہ لوگ گمراہ اور مرتد اور بیعت کر کے ٹوٹنے والے ہوں گے اور وہ اللہ کی  
بارگاہ میں اس حال میں پیش ہوں گے، انھوں نے اپنے حلیفہ اپنے نبی کے وصی

اپنے عالم اپنے فاضل اور حاملِ نوار، ولیِ حوضِ کوثر اور اس دنیا کے بعد  
اس عالمِ آخرت میں سب کی امید گاہ سے جنگ کی، حالانکہ وہ ایسے صاحبِ علم  
ہیں کہ جن کی ذاتِ کرامی سے ناواقفیت کا سوال ہی نہیں پیدا ہوتا، اور یہی وہ  
خدا کی طرف سے حجت ہیں کہ جس نے ان کو چھوڑا وہ ہلاک ہوا اور سیدھا جہنم  
میں گیا۔

ربِّ کعبہ کی قسم، وہ علی ہی ہیں جو سب سے زیادہ صاحبِ علم ہیں، منزل  
تسلیم و تصدیقِ اسلام میں سب سے مقدم و سبقت کرنے والے اور سب سے  
زیادہ صاحبِ حلم ہیں۔

کعب کو ان لوگوں پر تعجب ہوا جنھوں نے علی پر دوسروں کو مقدم کیا  
جو امام قائم مہدی علیہ السلام کے بارے میں شک کرتے ہیں، جو زمین کی کایا ہی  
بٹ دیں گے اور عیسیٰ بن مریم ان کے متعلق نصاریٰ روم و چین کے سامنے  
گواہ ہوں گے۔ امام مہدی نسلِ علی سے ہوں گے اور وہ تمام لوگوں کے مابین  
خلق و خلق، صورت و ہیبت میں حضرت عیسیٰ سے سب زیادہ مشابہ ہوں گے  
امام قائم علیہ السلام حضرت علی علیہ السلام کی نسل سے ہوں گے اور وہ  
اسی طرح غیبت میں ہوں گے جیسے حضرت یوسف علیہ السلام غیبت میں تھے  
اور وہ اسی طرح واپس آئیں گے جیسے حضرت عیسیٰ علیہ السلام واپس آئیں گے  
پھر وہ غیبت کے بعد سرخ ستارے کے طلوع ہونے اور رے کے برآمد ہونے  
اور بغداد کی زمین کے دھنس جانے اور فوجِ سفیانی اور اولادِ عباس کے  
آرمینہ و آذربایجان کے جوانوں کے ساتھ جنگ ہو جانے کے بعد ہی ظہور  
کریں گے۔

یہ وہ جنگ ہوگی جس میں ہزاروں ہزار قتل ہوں گے، ہر ایک چکدار  
تلوار لیے ہوئے ہوگا اور سب سیاہ پرچم کے تلے ہوں گے، یہ جنگ موتِ احرار  
اور طاعونِ اکبر کا پیش خیمہ ہوگی۔

(غیبتِ نقابی)

### حاملانِ عرش کے خون کے آنسو

(۹۰)

انھیں اسناد سے خضر بن عبدالرحمن نے اپنے والد سے، انھوں نے اپنے

دادا عمر بن سعد سے روایت کی ہے کہ حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ:

”لَا يَقُومُ الْقَائِمُ حَتَّى تَفْقَأَ عَيْنُ الدُّنْيَا وَتُظْهِرَ الْحَمَرُ  
فِي السَّمَاءِ وَتَلْكَ دُمُوعُ حِمْلَةِ الْعَرْشِ عَلَى أَهْلِ الْأَرْضِ  
وَحَتَّى يُظْهِرَ فِيهِمْ قَوْمَ الْأَخْلَاقِ لَهُمْ يُدْعَوْنَ لَوْلَدِي  
وَهُمْ بَرَاءٌ مِنْ وَلَدِي“ (غیبتہ نعلانی)

”امام قائمؑ اس وقت ظہور و قیام کریں گے جب دنیا کی آنکھیں اندھی ہو چکی  
ہوں گی اور آسمان پر سرخی نمودار ہوگی اور یہ سرخی درحقیقت حاملانِ عرش  
کے خون کے آئینوں کے جوہر اہل زمین کے حالِ زار پر بہائیں گے، یہ اس  
وقت ہوگا جب ایسے بد اخلاق لوگ پیدا ہوں گے کہ جب وہ اپنے بیٹے اور  
اولاد کو پکاریں گے اور وہ ان کی ایک نہ سنیں گے اور وہ ان سے بیزار ہونگے“  
(غیبتہ نعلانی)

### (۹۱) آسمان کی گردش کا مطلب

محمد بن ہمام نے حمید بن زیاد سے، حمید نے حسن بن محمد بن سماء سے انھوں  
نے احمد بن الحسن سے، انھوں نے زائد بن قدامہ سے اور زائدہ نے عبدالکریم سے روایت  
کی ہے، اُن کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کے سامنے  
امام قائم علیہ السلام کا ذکر آیا تو آپ نے فرمایا:

”وَإِنِّي يَكُونُ ذَلِكَ وَلَمْ يَسْتَدِرِ الْفَلَكَ حَتَّى يَقَالَ مَاتَ  
أَوْ هَلَكَ“ فِي أَمْتٍ وَادَّ سَلَكُ

فَقُلْتُ: وَمَا اسْتِدَارَةُ الْفَلَكَ؟

فَقَالَ: اخْتِلَافُ الشَّيْعَةِ بَيْنَهُمْ

ترجمہ: ”ابھی یہ کہاں ممکن ہے ابھی تو آسمان ہی گردش میں نہیں آیا، اور یہ اس وقت  
ہوگا جب لوگ یہ کہنے لگیں کہ (صاحب الامر امام قائمؑ) مر چکے یا کسی دوسری  
وادی میں نکل گئے۔“

میں نے عرض کیا: آسمان کی گردش کا کیا مطلب ہے؟

آپ نے فرمایا: شیعوں کے درمیان آپس کا اختلاف“

(غیبتہ نعلانی)

### (۹۲) شہ ہجری کے بعد کیا ہوگا

ابن عقدہ نے حمید بن زیاد سے، انھوں نے علی بن صباح سے، علی نے ابوالحسن

بن محمد سے، انھوں نے جعفر بن محمد سے، جعفر نے ابراہیم بن عبد الحمید سے، ابراہیم نے ابن طلحہ  
سے، ابن طلحہ نے ابن نباتہ سے، اور ابن نباتہ نے حضرت ابوالامام علی علیہ السلام سے روایت  
کی ہے کہ آپؑ نے ارشاد فرمایا:

”يَأْتِيكُمْ بَعْدَ الْخَمْسِينَ وَالْمِائَةِ أُمَرَاءُ كُفْرَةٍ وَأُمَرَاءُ خَوْنَةٍ  
وَعِرْفَاءُ فُسْقَةٍ، فَتَكْثُرُ التَّجَارُ وَتَقْلُ الْأَرْبَاحُ وَيَشْفُو  
السَّرْبَاءُ، وَتَكْثُرُ أَوْلَادُ الزِّنَاءِ وَتَتَنَكَرُ الْمَعَارِفُ وَتُعْظَمُ  
الْأَهْلَةُ وَتَكْتَفِي النِّسَاءُ بِالنِّسَاءِ، وَالرِّجَالُ بِالرِّجَالِ“  
فَحَدَّثَ رَجُلٌ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنَّهُ  
قَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ حِينَ يَحْدُثُ بِهَذَا الْحَدِيثُ:

فَقَالَ لَهُ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ! وَكَيْفَ نَصْنَعُ فِي ذَلِكَ الزَّمَانِ؟

فَقَالَ: الْهَرَبُ الْهَرَبُ وَإِنَّهُ لَا يَزَالُ عَدَلَ اللَّهِ مَبْسُوطًا عَلَى هَذِهِ  
الْأُمَّةِ مَا لَمْ يَمْلُ قَرَأٌ وَهُوَ إِلَى أَمْرٍ أَلْهَمَ وَمَا لَمْ يَزَلْ  
أَبْرَارُهُمْ يَنْهَى فَتَجَارَهُمْ، فَإِنْ لَمْ يَفْعَلُوا شَرُّ اسْتَقْرُوا:  
فَقَالُوا: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ قَالَ اللَّهُ فِي عَرْشِهِ: كَذَبْتُمْ لِسْتَرْ  
بِهَا صَادِقِينَ“ (غیبتہ نعلانی)

ترجمہ: ”شہ ہجری کے بعد تم پر ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ جب کافر لوگ امیر و حاکم بنیں گے  
خیانت کرنے والے امین سمجھے جائیں گے، فاسق لوگ عارف باللہ کہے  
جائیں گے، تجارت کثرت سے ہوگی مگر منافع کم ہوگا، سود کا کاروبار کھلے عام  
ہوگا، زنا زادوں کی کثرت ہوگی، نیکی کو بدی سمجھا جائے گا، خوبصورت و  
حسین لڑکوں کی تعظیم کی جائے گی، عورتیں عورتوں پر اکتفا کریں گی، اور مرد  
مردوں پر اکتفا کریں گے۔“

ایک شخص کا بیان ہے کہ جس وقت امیر المؤمنین علیہ السلام ارشاد فرما رہے  
تھے تو ایک شخص مجمع سے اٹھا اور:

حُاسٌ لَمْ يَعْزُضْ كَمَا: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ! پھر ایسے دور میں ہم لوگوں کے لیے کیا لازم ہے؟

آپؑ نے فرمایا: بھاگو بھاگو (ان سب سے دور رہو) اللہ تعالیٰ کے عدل کا سایہ اس  
امت پر ہمیشہ رہے جب تک کہ اُن کے قاریانِ قرآن اپنے حاکموں کی طرف  
مائل نہ ہوں اور جب تک اس امت کے نیک بندے، فاجروں کو بُرائیوں کے

از کتاب منع نہ کرتے رہیں گے۔ اگر وہ ایسا نہ کریں گے اور من زبان سے کہتے رہیں گے کہ لا الہ الا اللہ تو اللہ تعالیٰ کہے گا کہ تم جھوٹے ہو، سچے نہیں ہو۔“

### ۹۳ ﴿ظہور قائم سے قبل لوگ بھوک اور خوف میں مبتلا ہوں گے﴾

ابن عقدہ نے احمد بن یوسف سے، انھوں نے ابن مہران سے، انھوں نے ابن بطائی سے، انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے ابوبصیر سے روایت کی ہے اور ابوبصیر کا بیان ہے کہ: حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ:

”لَا بُدَّ أَنْ يَكُونَ قَدْ آمَرْنَا الْقَائِمُ سَنَةَ تَجْعُ فِيهَا النَّاسُ وَ يَصِيبُهُمْ خَوْفٌ شَدِيدٌ مِنَ الْقَتْلِ، وَ نَقْصٌ مِنَ الْأَمْوَالِ وَ الْأَنْفُسِ وَ الثَّمَرَاتِ فَإِنَّ ذَلِكَ فِي كِتَابِ اللَّهِ لَبَيِّنٌ ثَرَّ بَلَا هَذِهِ الْأَيَّةُ :

”وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِنَ الْخَوْفِ وَالْجُوعِ وَ نَقْصٍ مِنَ الْأَمْوَالِ وَ الْأَنْفُسِ وَ الثَّمَرَاتِ وَ كَثِيرٍ مِنَ الضَّرْبِ“ . . . . . (سورة البقرة آیت ۱۵۵)

ترجمہ: ”امام قائم علیہ السلام کے قیام سے قبل ایک سال لازمی ایسا آئے گا کہ لوگ بھوک اور فتنے میں مبتلا ہوں گے اور انھیں قتل کا شدید خوف ہوگا، اُن کو جان مال اور بھلوں کا نقصان اٹھانا پڑے گا۔ اس لیے کہ یہ بات کتاب خدا میں آچکی ہے“ پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

ترجمہ آیت: ”اور البتہ تم تعین کچھ خوف اور بھوک اور جانوں و مالوں اور بھلوں کے نقصان سے ضرور آزمائیں گے اور صبر کرنے والوں کو بشارت دیدے۔۔۔“

(غیبۃ لغانی)

### ۹۴ ﴿آیت ”وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ...“ کی تفسیر﴾

علی بن احمد نے عبید اللہ بن موسیٰ علوی سے، انھوں نے علی بن ابراہیم بن ہاشم سے انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے محمد بن حفص سے، انھوں نے عمرو بن شعراء سے، انھوں نے جابر الجعفی سے روایت بیان کی ہے اور جابر الجعفی کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس آیت ”وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِنَ الْخَوْفِ وَالْجُوعِ...“

کے متعلق دریافت کیا تو آپ نے فرمایا:

”يَا جَابِرُ! ذَلِكَ خَاصٌّ وَعَامٌّ فَأَمَّا الْخَاصُّ مِنَ الْجُوعِ بِالْكُوفَةِ يَخْصُ اللَّهُ بِهِ أَعْدَاءَ آلِ مُحَمَّدٍ فِيهِلَكُمْ وَأَمَّا الْعَامُّ فَالْشَّامُ يَصِيبُهُمْ خَوْفٌ وَ جُوعٌ مَا أَصَابَهُمْ سَابِقٌ قَطُّ، وَأَمَّا الْجُوعُ فَقَبْلَ قِيَامِ الْقَائِمِ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَأَمَّا الْخَوْفُ فَبَعْدَ قِيَامِ الْقَائِمِ عَلَيْهِ السَّلَامُ“

ترجمہ: ”اے جابر! یہ آیت خاص بھی ہے اور عام بھی خاص تو یہ ہے کہ اہل کوفہ بھوک میں مبتلا ہوں گے اور اس کو اُن مجاہد کے دشمنوں کے لیے مخصوص کر دیا ہے اور عام یہ کہ: بھوک اور خوف میں اہل شام ایسے مبتلا ہوں گے کہ اس پہلے کبھی مبتلا نہیں ہوئے ہوں گے اور قبل ظہور قائم، بھوک میں مبتلا ہوں گے اور بعد ظہور قائم خوف میں مبتلا ہوں گے۔“

### ۹۵ ﴿ظہور قائم کی تین نشانیاں﴾

ابن عقدہ نے محمد بن مفضل سے، انھوں نے ابن فضال سے، انھوں نے ثعلبہ بن ثعلبہ نے معمر بن یحییٰ سے، معمر نے داؤد دجانی سے، انھوں نے حضرت ابوجعفر امام محمد باقر سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا:

”سُئِلَ امِيرُ الْمُؤْمِنِينَ (عَنْ قَوْلِهِ تَعَالَى)

”فَاخْتَلَفَ الْأَحْزَابُ مِنْ بَيْنِهِمْ“ (سورة مريم آیت ۳۷)

فَقَالَ: ”أَنْتَظِرُوا الْفُرَجَ مِنْ ثَلَاثِ“ (سورة زمر آیت ۷۵)

نَقَلْتُ: يَا امِيرُ الْمُؤْمِنِينَ! وَمَا هُنَّ؟

فَقَالَ: اخْتِلَافُ أَهْلِ الشَّامِ بَيْنَهُمُ الرِّايَاتِ السُّودِ مِنْ خِرَاسَانَ

وَالْفُرَجَةُ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ

فَقِيلَ: وَمَا الْفُرَجَةُ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ؟

فَقَالَ: أَمَّا سَعَتُ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي الْقُرْآنِ:

”إِنْ تَشَاءُ نُنْزِلْ عَلَيْكَ مِنَ السَّمَاءِ آيَةً فَظَلَّتْ

أَعْنَاقُهُمْ لَهَا خُضِعِينَ“ (سورة شعراء آیت ۴)

”آية تخويع الفتناء من خدرها وتوقظ الناس وتفرج اليقظان“

ترجمہ: ”حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے قول خدا آیت سورہ مریم:  
 ”فَاَخْلَفَ الْاَوْحَاۗبُ مِنْ بَيْنِهِمْ“ (سورہ مریم ۳۷)  
 (پس گروہوں نے آپس میں اخلاف کیا۔) (سورہ نوح ۶۵)  
 کے متعلق دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا: علامتوں کے بعد فرج و کشادگی  
 کا انتظار کرنا۔“

میں نے عرض کیا: یا امیر المومنین! وہ علامتیں کیا ہیں؟  
 آپ نے فرمایا: اہل شام کا آپس میں اختلاف، سیاہ جھنڈوں کا خراسان کی طرف سے آنا  
 اور ماہ رمضان میں فرج (خوف و دہشت)۔

میں نے عرض کیا: ماہ رمضان میں کیا فرج اور دہشت و خوف؟  
 آپ نے فرمایا: کیا تم لوگوں نے اللہ تعالیٰ کا یہ قول نہیں سنا ہے کہ:  
 ”اِنَّ نَّشَاۗءَ نَزْلِ عَلَیْہِمْ مِّنَ السَّمَآءِ اَیَّۃٌ فَظَلَّتْ  
 اَعْنَاقُہُمْ لَهَا خُضُعًا“ (سورہ شعرا آیت ۴)  
 (اگر ہم چاہتے تو ہم ان کے اوپر آسمان سے کوئی علامت و نشانی نازل  
 کر دیتے جس کے سامنے عاجزی کے ساتھ ان کی گردنیں جھک جاتیں)  
 وہ ایسی آیت اور نشانی ہوگی کہ پردہ نشین عورتیں بھی اس کو دیکھنے کے لیے پردے  
 سے نکل آئیں گی، سوتے ہوئے لوگ جاگ اٹھیں گے، جاگتے ہوئے لوگ خوف  
 سے کانپنے لگیں گے۔“ (غیبۃ نعمانی)

### (۹۶) اعلان ظہور کے وقت ابلیس کا اعلان

ابن عقیل نے احمد بن یوسف سے، احمد نے ابن مہران سے، انھوں نے ابن بطائی  
 انھوں نے اپنے والد سے اور وہ بیہقی اور انھوں نے ابوبصیر سے روایت کی ہے اور ابوبصیر نے  
 کہا کہ حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ:  
 ”اِذَا رَاَیْتُمْ نَارًا مِّنَ الْمَشْرِقِ شَبَّہَ السَّهْوِ الْعَظِیْمِ تَطْلُعُ  
 ثَلَاثَۃً (یا مَرَّۃً اَوْ سَبْعَۃً ، فَنُتَوَّعَا فَرَجَ اَلْمُحَمَّدِ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ  
 عَزَّ وَجَلَّ اِنَّ اللّٰہَ عَزِیْزٌ حَکِیْمٌ  
 تَمَّ قَالَ : الصَّیْحَةُ لَا تَكُوْنُ اِلَّا فِی شَہْرِ رَمَضَانَ شَہْرِ اللّٰہِ وَہِی صَیْحَةُ جَبْرِیْلَ  
 اِلٰی ہٰذَا الْخَلْقِ

تَمَّ قَالَ : یُنَادِی مِّنَ السَّمَآءِ بِاسْمِ الْقَائِمِ عَلَی السَّلَامِ فِیَسْمَعُ مِنْ  
 بِالْمَشْرِقِ وَمِنْ بِالْمَغْرِبِ لَا یَسْقِی رَاقِدًا اِلَّا اسْتِیْقَظَ وَلَا قَائِمًا  
 اِلَّا قَعَدَ ، وَلَا قَاعِدًا اِلَّا قَامَ عَلٰی رَجْلَیْہِ فَنُفَا مِنْ ذٰلِكَ  
 الصَّوْتِ ، فَحَمْدُ اللّٰہِ مِنْ اَعْتَبَرْنَا بِذٰلِكَ الصَّوْتِ فَاَجَابَ ،  
 فَانَّ الصَّوْتِ الْاَوَّلَ هُوَ صَوْتُ جَبْرِائِیْلِ الرُّوْحِ الْاَمِیْنِ ۔

وَقَالَ ۴ : الصَّوْتُ فِی شَہْرِ رَمَضَانَ فِی لَیْلَةِ جُمُعَۃً لَیْلَۃً ثَلَاثَ و  
 عَشْرَہِیْنَ فَلَا تَشْکُوْا فِیْ ذٰلِکَ وَاَسْمَعُوا وَاَطِیْعُوا ، وَفِیْ اٰخِرِ  
 الشَّہْرِ صَوْتُ اِبْلِیْسَ اللَّعِیْنِ یُنَادِی ”اَلَا اِنَّ فُلَانًا قَتَلَ  
 مَظْلُوْمًا لِیَشْکَلَ النَّاسَ یَفْتَنُہُمْ ، فَکُلْ ذٰلِکَ الْیَوْمَ مِنْ  
 شَاکٍ مَّتَحِیْرٌ قَدْ هَوٰی فِی النَّارِ ، وَاِذَا سَمِعْتُمُ الصَّوْتِ  
 فِی شَہْرِ رَمَضَانَ فَلَا تَشْکُوْا اِنَّہُ صَوْتُ جَبْرِائِیْلِ وَعَلَامَۃٌ  
 ذٰلِکَ اِنَّہُ یُنَادِی بِاسْمِ الْقَائِمِ وَاَسْمِ اَبِیہِ حَتّٰی تَسْمَعُوْہُ  
 الْعَذْرَاۃُ فِیْ خَدْرَہَا فَتَحْضُ اَبَاہَا وَاَخَاہَا عَلٰی الْخُرُوْجِ  
 وَقَالَ ۵ : لَا بُدَّ مِنْ ہٰذِیْنِ الصَّوْتِیْنِ قَبْلَ خُرُوْجِ الْقَائِمِ عَلَی السَّلَامِ  
 صَوْتُ مِنَ السَّمَآءِ وَہُوَ صَوْتُ جَبْرِائِیْلِ وَصَوْتُ مِنَ الْاَرْضِ  
 فَہُوَ صَوْتُ اِبْلِیْسَ اللَّعِیْنِ یُنَادِی بِاسْمِ فُلَانٍ اِنَّہُ قَتَلَ مَظْلُوْمًا ۔  
 یَرِیْدُ الْفِتْنَةَ فَاَتَّبِعُوا الصَّوْتِ الْاَوَّلَ وَاَیَاکُمْ وَالْاٰخِرَ اِنْ  
 تَفَتَّنُوْا بِہِ ۔

وَقَالَ ۶ : لَا یَقُوْمُ الْقَائِمُ اِلَّا عَلٰی خَوْفٍ شَدِیْدٍ مِنَ النَّاسِ وَزَلْزَلٍ و  
 فِتْنَةٍ وَّبَلَاءٍ یَّصِیْبُ النَّاسَ طَاعُوْنَ قَبْلَ ذٰلِکَ وَسِیْفٍ  
 قَاطِعٍ بَیْنَ الْعَرَبِ وَاخْتِلَافٍ شَدِیْدٍ بَیْنَ النَّاسِ وَتَشْتِیْتِ  
 فِی دِیْنِہُمْ وَتَغْیِیْرُ فِیْ حَالِہُمْ حَتّٰی یَتَمَتَّی الْمَتَمَتَّی (الموت)  
 صَبَاحًا وَّمَسَاءً مِنْ عَظْمِ مَا یَرِیْ مِنْ کَلْبِ النَّاسِ وَاَكُلِ  
 بَعْضُہُمْ بَعْضًا ۔

فَخُرُوْجُہُ عَلَی السَّلَامِ اِذَا خَرَجَ یَكُوْنُ عِنْدَ الْیَاسِ وَالْقَنُوْطِ  
 مِنْ اَنْ یَّرَیْ وَفَرَجًا فِیْہِ طَوْبُیْ لِمَنْ اِدْرَکَہُ وَكَانَ مِنْ اَنْصَارِہِ  
 وَالْوَسِیْلِ کُلُّ الْوَسِیْلِ لِمَنْ نَاوَاہُ وَخَالَفَہُ وَخَالَفَ اَمْرًا وَكَانَ مِنْ اَعْدَاہُ ۔

وقال عمر: يقوم بامر جديد وكتاب جديد وسنة جديدة وقضاء  
(جديد) على العرب شديد، وليس شأنه إلا القتل لا يستبقى  
أحدًا ولا يأخذ في الله نومة لأثره.

ثم قال ع: إذا اختلف بنو فلان فيما بينهم فعند ذلك (فانتظروا)  
الفرج وليس فرجكم إلا في اختلاف (بني) فلان فإذا اختلفوا  
فتوقعوا الصبيحة في شهر رمضان بخروج القاتل: إن الله  
تفعل ما يشاء، ولن يخرج القاتل ولا ترون ما تحبون  
حتى يختلف بنو فلان فيما بينهم فإذا كان ذلك  
طمع الناس فيهم واختلفت الكلمة وخروج السفيا في.  
وقال علي السلام: لابد لبني فلان أن يملكوا، فإذا ملكوا اختلفوا  
تفرق كلهم وتشتت أمرهم حتى يخرج عليهم الخراسان  
والسفياني: هذا من المشرق، وهذا من المغرب يستبقان  
إلى الكوفة كغرسى رهاق: هذا من هنا، وهذا من هنا  
حتى يكون هلاك بني فلان على أيديهما، أما أنما لا يسبقون  
منهم أحدًا.

ثم قال علي السلام: خروج السفيا في واليماني والخراساني في سنة  
واحدة وفي شهر واحد في يوم واحد ونظام كنظام الخرز تبع  
بعضه بعضًا فيكون البأس من كل وجه، ويل لمن ناواه  
وليس في الرايات هدى من راية اليماني في راية  
هدى لأنه يدعو إلى صاحبكم، فإذا خرج اليماني حرم  
بيع السلاح على (الناس و) كل مسلم وإذا خرج اليماني  
فأنهض إليه، فأن رايته راية هدى ولا يحل لمسلم  
أن يلتوي عليه، فمن فعل فهو من أهل النار لأنه  
يدعو إلى الحق وإلى طريق مستقيم.

ثم قال علي السلام: إن ذهاب ملك بني فلان كقصع الفخار وكوجل  
كانت في بيده فخارة وهو عيشي إذا سقطت من يده و  
هوساه عنها فأنكسرت، فقال حين سقطت: هاهـ

سبه الفزع، فذهاب ملكهم هكذا اغفل ما كانوا عزمه  
وقال علي السلام: علي منبر الكوفة: إن الله عز وجل ذكره قد ربيما قدرو  
قضى بأنه كائن لآية منه، أخذ بني أمية بالسيف جبهة  
وأن أخذ بني فلان بغتة.

وقال علي السلام: لابد من حرق طحون، فإذا قامت على قطبها وثبتت على  
ساقها بعث الله عليها عبدًا عسفًا خاملاً أصله، يكون النضر  
معه، أصحابه الطويلة شعورهم، أصحاب السبال، سود  
ثيابهم، أصحاب رايات سود، ويل لمن ناواه يقتلونهم  
هرجًا.

والله لكائني أنظر إليهم وإلى أفعالهم، وما يلقي من الفجار  
منهم والأعراب الجفافة بسططهم الله عليهم بلا رحمة  
فيقتلونهم هرجًا على مدينتهم بشاطئ الغرات البرية  
والبحرينة جزاء ربما عملوا وما ربك بظالم للعبيد.

ترجمہ: ”آپ نے فرمایا:“

”جب تم لوگ دیکھو کہ مشرق سے ایک عظیم آگ کریم (زعفران ہندو) کے  
مانند نمودار ہوئی جو تین یا سات دن تک برابر روشن رہی تو اس وقت آل محمدؐ  
کے فرج و کشادگی کی توقع رکھنا، انشاء اللہ اور بیشک اللہ تعالیٰ قوی اور  
حکمت والا ہے۔“

پھر فرمایا: صبحہ (باورزندہ اعلان) ماہ رمضان ہی میں ہوگا جو اللہ کا مہینہ ہے اور یہ  
صبحہ اعلان کل مخلوق کے لیے جبرائیل امین کریں گے۔

پھر فرمایا: ایک منادی آسمان سے امام قائم علیہ السلام کے نام کا اعلان کرے گا جسے  
سارے مشرق و مغرب کے لوگ سُنیں گے۔ اس اعلان کو سنکر سوتا ہوا شخص  
جاگ جائے گا، بیٹھا ہو کھڑا ہو جائے گا اور بیٹھا ہوا خون کے مارے کھڑا ہوگا  
گا اور اللہ رحم کریگا اس بندے پر جو اس آواز پر لبیک کہے گا، اس لیے کہ یہ پہلی  
آواز حضرت جبریل روح الامین کی ہوگی۔

پھر فرمایا: یہ اعلان ۲۳ رمضان شب جمعہ میں ہوگا۔ اس اعلان میں کوئی شک نہ کرنا اس  
آواز پر لبیک کہنا اور شام کے وقت دبلیس طعون اعلان کرے گا کہ آگاہ ہوگا

فلان مظلوم قتل کر دیا گیا؛ تاکہ لوگوں کو شک اور فتنے میں مبتلا کر دے۔ اور اُس دن کتنے لوگ ابلیس ملعون کی اس آواز کو سنا کر شک میں پڑیں گے اور وہ واصل جہنم ہوں گے۔ غرض تم لوگ جب ماہ رمضان میں سنو تو شک نہ کرنا کیونکہ اس کی واضح پہچان یہ ہوگی کہ یہ اعلان حضرت امام قائم علیہ السلام سلم سے اور آپ کے پڑ کے نام کے ساتھ ہوگا۔ اس اعلان کو پردہ نشین عورتیں بھی سنیں گی اور اپنے باپ اور بھائیوں کو خروج کرنے کے لیے ہمت بڑھائیں گی پھر فرمایا: یہ دونوں اعلان قبل ظہور امام لازم ہوں گے۔ ایک اعلان آسمان سے جو حضرت جبریل کریں گے اور ایک اعلان زمین سے جو ابلیس لعین کرے گا کہ فلان شخص مظلوم قتل ہوا۔ اس اعلان سے وہ فتنہ برپا کرنا چاہے گا۔ اس لیے تم لوگ پہلی آواز پر لبیک کہنا اور دوسری آواز سے محتاط رہنا ورنہ گمراہ ہو جاؤ گے۔

اور فرمایا: کہ جب امام قائم ظہور فرمائیں گے تو اس سے پہلے لوگوں میں شدید خوف و ہراس ہوگا، زلزلے آئیں گے فتنے برپا ہوں گے لوگ مصائب میں مبتلا ہوں گے۔ طاعون پھیلا ہوا ہوگا۔ عرب کے اندر آپس میں تلواریں چل رہی ہوں گی، ان میں شدید اختلاف ہوگا، ان کے دین میں انتشار ہوگا، لوگ اس قدر بد حال ہوں گے کہ صبح و شام موت کی تمنا کرنے لگیں گے، ایک دوسرے کو کھائے جا رہا ہوگا۔ امام قائم علیہ السلام کا ظہور اُس وقت ہوگا جب لوگ انتہائی مایوسی کے عالم میں ہوں گے، انھیں امید نہ ہوگی کہ اب فرج و کشادگی ہوگی۔ ستناوش بخت ہوگا وہ جو ان کے زمانے کو پائے گا اور ان کے انصاف شامل ہوگا اور بد بخت اور حدود بد نصیب ہوگا وہ جو ان کو تسلیم نہ کرے۔ ان کی مخالفت کرے اور ان کے دشمنوں میں شامل ہو جائے۔

اور فرمایا: کہ امام قائم علیہ السلام امر جدید، کتاب جدید، سنت جدید اور فیصلہ جدید کے ساتھ ظہور فرمائیں گے، وہ اہل عرب پر بہت سخت ہوں گے، ان کی نظر میں ان لوگوں کی سزا صرف قتل ہوگی، وہ ان میں سے کسی ایک کو بھی چھوڑنا نہ چاہیں گے، وہ اللہ کے معاملے میں کسی ملامت کرنے والے کی پروا نہیں کریں گے پھر فرمایا: جب بنی فلان آپس میں اختلاف ہو تو اُس وقت فرج و کشادگی کا انتظار کرنا۔ ان لوگوں کے آپس میں اختلاف ہی کے اندر تم لوگوں کے لیے فرج و کشادگی ہے۔ جب ان میں اختلاف پایا جائے تو توقع رکھنا کہ ماہ رمضان میں امام قائم علیہ السلام

کے ظہور کا اعلان آسمان سے ہوگا، ویسے اللہ جو چاہے کرے۔ مگر امام قائم اُس وقت تک ظہور و خروج نہ کریں گے اور جو کچھ تم لوگ چاہتے ہو وہ اس وقت تک نہ ہوگا جب تک کہ بنی فلان میں اختلاف نہ ہو۔ جب ایسا ہوگا تو دوسرے ان سے حکومت چھین لینے کی کوشش کریں گے کیونکہ انہیں اختلاف پیدا ہو جائے گا اور ان کا کلمہ متفرق ہو جائے گا اور سفیانی خروج کرے گا۔

اور فرمایا: اور یہ بھی لازمی ہے کہ بنی فلان کی حکومت ہو پھر جب یہ حاکم ہو جائیں تو انہیں آپس کے اندر اختلاف پیدا ہو جائے اور یہ سب متفرق ہو جائیں گے۔ انکی حکومت کا شیرازہ بکھر جائے گا اور ان پر خراسانی مشرق سے اور سفیانی مغرب سے خروج کرے گا جیسے دوڑ کے دو گھوڑے ایک ادھر سے دوسرا دھر سے یہاں تک کہ بنی فلان ان دونوں کے ہاتھوں ہلاک ہو جائیں گے اور ان میں سے کوئی باقی نہ رہے گا۔

پھر فرمایا: سفیانی و خراسانی اور یامانی، ان تینوں کا خروج ایک ہی سال ایک ہی مہینہ اور ایک ہی دن میں ہوگا جیسے موجی کی ستاری جو ایک کے پیچھے ایک (دھاگے) ڈالتی ہوئی (چلتی ہے)۔ اُس وقت ہر طرف مایوسی ہی مایوسی ہوگی۔

ان تینوں کے جھنڈوں میں ہدایت کا جھنڈا صرف یامانی کا ہوگا، اس لیے کہ وہ مختار سے امام کی طرف بلائے گا۔ جب یامانی خروج کرے گا تو وہ اسلحوں کی خرید تمام لوگوں خصوصاً تمام مسلمانوں پر حرام کر دے گا اور امام قائم کی طرف چلے گا کیونکہ اس کا جھنڈا ہدایت کا نشان ہوگا۔ اور کسی مسلمان کے لیے یہ جائز نہیں کہ اس کا ساتھ دے، اور جو اس سے گریز کرے گا وہ جتنی ہوگا کیونکہ وہ حق کی طرف بلائے گا اور سیدھے راستے کی طرف دعوت دے گا۔

راوی کا بیان: کہ پھر آپ نے مجھ سے فرمایا: کہ بنی فلان کی حکومت تو اس طرح ٹوٹے گی جیسے کہ مٹی کا پیالہ، اور جیسے کوئی شخص مٹی کے کسی برتن کو ہاتھ میں لیے جا رہا ہو اور اچانک وہ برتن اُس کے ہاتھ سے چھوٹ کر گر پڑے اور پاش پاش ہو جائے اور اُس کے گرتے ہی وہ ہائے گر کے بیٹھ جائے۔ بس اس طرح ان کی حکومت ان کے ہاتھوں سے ٹوٹ جائے گی جبکہ حکومت کے چلے جانے کا انھیں اس سے پہلے وہم و گمان بھی نہ ہوگا۔

الغیر المؤمنین علیہ السلام نے منبر کو نہ پر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے جو کچھ طے کر دیا وہ طے ہے اور جو فیصلہ



کر دیا اس کو ہونا ہے۔ بنی اُمیہ پر حکومت تلوار کے ذریعے بالا اعلان حاصل کر گئے اور بنی فذلان کو ناگہانی طور پر یہ حکومت مل جائے گی۔

نیز فرمایا: اس چٹکی کو لازماً چلنا ہے، اور جب یہ اپنے قطب (کیلی) پر اور اپنے پاؤں اور ساق پر کھڑی ہو جائیگی تو اللہ تعالیٰ ایک ظالم غلام کو، جس کی اصل کا پتہ نہ ہوگا اس کی طرف بھیجے گا اور فتح و نصرت اس کے ساتھ ہوگی، اس کے ساتھیوں کے لیے لیے بال ہوں گے، مونچھیں ہوں گی، سیاہ لباس میں ہوں گے، ان کے پرچم بھی سیاہ ہوں گے۔

خدا کی قسم! گویا میں ان کو دیکھ رہا ہوں، ان کے افعال کو دیکھ رہا ہوں کہ ان کے بدکرداروں اور ظالم عربوں کے اوپر کیا گزرتے گی۔ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کی بد اعمالیوں کے بدلے انھیں (ظالم کی فوج کو) ان لوگوں پر مسلط فرمائے گا جو ان ہی کے شہر میں دیا کے فرات کے کنارے ان کو قتل کریں گے۔ اور تیرا پروردگار اپنے بندوں پر کبھی ظلم نہیں کرتا۔“ (غیبۃ لغمانی)

### ۹۷ چاند میں چہرے کا نمودار ہونا

محمد بن ہمام نے فراری سے، انھوں نے موسیٰ بن جعفر بن وہب سے، انھوں نے وشاء سے، انھوں نے عباس بن عبید اللہ سے، انھوں نے داؤد بن سرجان سے، اور انھوں نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے فرمایا:

”العام السدھی فیہ الصیحة قبلہ الایة فی رجب“

قلت: وما هی؟

قال: وجه یطلع فی القمر، وید بارزۃ۔“

ترجمہ: ”حسب سال آسمان سے صبحہ و آواز سنائی دے گی تو اس سے قبل رجب میں ایک اور نشانی دیکھی جائے گی۔“

میں عرض کیا: وہ نشانی کیا ہوگی؟

فرمایا: چاند کے اندر ایک چہرہ نظر آئے گا۔“ اور ایک ہاتھ اٹھا ہوا ہوگا۔“ (غیبۃ لغمانی)

### ۹۸ ظہور کی حتمی علامتیں

علی بن احمد نے عبید اللہ بن موسیٰ سے، انھوں نے یعقوب بن یزید سے، انھوں نے

زیاد بن مروان سے، انھوں نے عبد اللہ بن سنان سے اور انھوں نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت نقل کی ہے کہ آپ نے فرمایا:

”الشداء من المحتوم والسفیان من المحتوم، وقل النفس الزکیة من المحتوم وکف یطلع من السباء من المحتوم“

وقال علیہ السلام: وفزعة فی شہور رمضان توقظ السائر وتنفزع البیظان وتخرج الفتاة من خدرها۔“

ترجمہ: ”آسمانی ندا حتمی ہے، خروج سفیانی حتمی ہے، قتل نفس زکیہ حتمی ہے اور آسمان سے ایک ہاتھ کا نمودار ہونا حتمی ہے۔“

اور فرمایا: اور ماہ رمضان میں خون و ہراس، سوتے ہوئے لوگوں کا بیدار ہونا اور جاگتے ہوئے لوگوں کا خوف سے کانپنا، اور پردہ نشین عورتوں کا پردے سے باہر نکل آنا۔

### ۹۹ سفیانی، یمانی اور مروانی کا خروج حضرت امام قائم سے قبل ہونا ہے

محمد بن ہمام نے فراری سے، انھوں نے علی بن عاصم سے، انھوں نے بزلفی سے، اور بزلفی نے حضرت امام رضا علیہ السلام سے روایت نقل کی ہے۔ آپ نے فرمایا:

”قبل هذا الامر السفیانی والیمانی والمروانی وشعیب بن صالح فکیف یقول هذا هذا۔“

ترجمہ: ”امام قائم کے ظہور سے پہلے تو سفیانی و یمانی اور مروانی اور شعیب بن صالح کا خروج ہوگا۔ پھر یہ لوگ (یعنی محمد بن ابراہیم وغیرہ) کیسے کہتے ہیں کہ وہ امام قائم ہیں۔“ (غیبۃ لغمانی)

### ۱۰۰ دابة الارض اور صیحه

ابن عقده نے علی بن احمس سے، انھوں نے علی بن مہزیار سے، انھوں نے حماد بن عیسیٰ سے، انھوں نے حسین بن مختار سے، انھوں نے ابن ابی یعفور سے، اور ان کا بیان ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے محمد سے ارشاد فرمایا کہ:

”أَمْسَكَ بِيَدِكَ هَلَاكَ الْفَلَاحِ وَخُرُوجَ السَّفِيَانِ وَقَتْلَ النَّفْسِ  
وَجَيْشِ الْخُسْفِ وَالصَّوْتِ“

قلت: وما الصَّوْتُ؟ هو المَنَادَى؟

قال: نعم، وبه يعرف صاحب هذا الأمر

ثم قال: الفرج كله هلاك الفلاح (من بج عباس)

ترجمہ: ”فلان شخص کی ہلاکت، سفیانی کے خروج، قتل نفسِ زکیہ، شکر کے زمین میں

دھسنے اور صیحه یعنی آسمانی آواز تک اپنا ہاتھ روکے رہو۔“

میں عرض کیا: آواز کیسی؟ کیا آواز دینے والا وہ ہے؟

آپ نے فرمایا: ہاں، وہی آواز صاحب الامر کا تعارف کرائے گی۔

پھر فرمایا: ساری کشادگی تو فلان کی ہلاکت پر ہے (یعنی عباس میں سے)

۶

انہیں اسناد کے ساتھ حسین سے، انہوں نے ابن سیابہ سے، انہوں نے عمران

بن میثم سے، انہوں نے عباہ ابن ربیع سے روایت کی ہے اور عباہ کا بیان ہے کہ میں ایک مرتبہ

حضرت امیر المومنین علیؑ کی خدمت میں حاضر ہوا، میرے ساتھ چار آدمی اور تھے اور میں باپچال

اور ان میں سب سے کم سن تھا۔ آپ کو میں نے فرماتے ہوئے سنا:

يقول: ”حَدَّثَنِي أَخِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ:

”إِنِّي خَاتِمُ الْفَنبِ وَإِنَّكَ خَاتِمُ الْفَوْصِ وَ

كَلَّفْتُ مَالَهُ مِثْلَ الْفَوْصِ“

فَقُلْتُ: مَا أَنْصَفَكَ الْقَوْمُ (يا امير المؤمنين)

فقال: ليس حيث تذهب يا ابن أخ، والله (إني) لَا أَعْلَمُ الْف

كَلِمَةً لَا يَعْلَمُهَا غَيْرِي وَغَيْرُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ

أَشْهَرُ لِيَقْرُدُونَ مِنْهَا آيَةً فِي كِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ، وَهِيَ

”وَإِذَا وَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ أَخْرَجْنَا لَهُمْ دَابَّةً مِنْ الْأَرْضِ

تُكَلِّمُهُمْ أَنَّ النَّاسَ كَانُوا بِآيَاتِنَا لَا يُوقِنُونَ“ (النمل ۸۲)

وَمَا يَتَذَكَّرُونَ مِنْهَا حَتَّى تَذَكَّرُوا

أَلَا أَخْبَرُكُمْ بِأَخِي مَلِكِ بْنِ فُلَانٍ؟

قُلْنَا: بَلَى يَا امير المؤمنين

قال: قتل نفس حرام، في يوم حرام، في بلد حرام عن قوم

من قریش والَّذِي فَلَقَ الْحَبَّةَ وَبَرَأَ النَّسْمَةَ مَا لَهُمْ مَلِكٌ

بعده غير خمسة عشر ليلة

قُلْنَا: هَذَا مِنْ شَيْءٍ أَوْ بَعْدَهُ؟

فقال: صيحة في شهر رمضان، تفزع اليقظان وتوقظ النائم، و

تخرج الفتاة من خدرها

ترجمہ: ”میں نے اپنے بھائی حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے

سنا کہ میں ایک ہزار انبیاء کا خاتم ہوں اور (لے علی!) تم ایک ہزار اوصیاء کے

خاتم ہو۔ اور میں نے ایسی شدید تکالیف برواشت کیں جو کسی نبی نے برواشت نہ کیں۔

میں نے عرض کیا، یا امیر المومنین! قوم نے واقعاً آپ کے ساتھ انصاف نہیں کیا۔

آپ نے فرمایا: لے بیٹھے! تم جیسا کہتے ہو ایسا ہی نہیں ہے بلکہ خدا کی قسم، میں ایک ہزار باتیں

ایسی ہی جنہیں سوائے میرے اور سوائے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے

کوئی اور نہیں جانتا۔ یہ لوگ قرآن مجید کی یہ آیت پڑھتے ہیں مگر اس پر غور نہیں

کرتے۔ ”وَإِذَا وَقَعَ الْقَوْلُ...“ (سورہ نمل پآیت ۸۲)

ترجمہ آیت: ”اور جب ان لوگوں پر وعدہ پورا ہو جائے گا تو ہم ان کے لیے زمین میں سے ایک

دابہ (ذی حیات) کو برآمد کریں گے جو ان سے کلام کرے گا کہ لوگ ہماری آیات پر

یقین نہیں کرتے تھے۔“

درحقیقت یہ لوگ اس پر تدبر اور غور و فکر سے کام لیتے ہی نہیں۔

کیا میں بنی فلان کا آخری بادشاہ تم کو نہ بتا دوں؟

میں نے عرض کیا: جی ہاں، یا امیر المومنین! بتا دیجیے۔

آپ نے فرمایا: قوم قریش میں سے ایک نفس حرام، بروز حرام، شہر حرام میں قتل ہوگا، اُن بات

کی قسم جس نے دے کر کوشگافہ کیا اور ذی حیات کو پیدا کیا اس کے بعد ان کا کوئی

بھی بادشاہ پندرہ دن سے زائد حکومت نہیں کرے گا۔“

میں نے عرض کیا: پھر اس کے پہلے اور اس کے بعد بھی کچھ ہوا ہے؟

آپ نے فرمایا: ماہ رمضان میں ایک صیحه (اعلان) ہوگا جس کو سن کر جاگتے ہوئے خوفزدہ ہو جائیں

گے اور سوتے ہوئے بیدار ہو جائیں گے اور پروردگار نے عورتیں اپنے گھروں سے نکل پڑیں گی۔

(عبیہ نعمانی)

## خراسانی و سفیانی کا خروج

(۱۰۱)

ابن عقده نے یحییٰ بن زکریا بن شیبان سے، انھوں نے ابی سیمان بن کلیب سے انھوں نے ابن بطائنی سے، انھوں نے ابن عیمرہ سے، انھوں نے حفصی سے اور حفصی نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ میں نے آپ کو فرماتے ہوئے سنا کہ:

”لَا بُدَّ أَنْ يَمْلِكَ بَنُو الْعَبَّاسِ فَإِذَا مَلَكَوا وَاخْتَلَفُوا وَتَشَتَّتَ

أَمْرُهُمْ خَرَجَ عَلَيْهِمُ الْخَرَّاسَانُ فِي السَّفِيَانِ هَذَا مِنَ الْمَشْرِقِ وَهَذَا

مِنَ الْمَغْرِبِ، يَسْتَبِقَانِ إِلَى الْكُوفَةِ كَفَرَسَى رَهَانَ هَذَا

مِنْ هَهُنَا وَهَذَا مِنْ هَهُنَا، حَتَّى يَكُونَ هَلَاكُهُمَا عَلَى

أَبَدِيهِمَا أَمَّا أَنْتَهُمَا لَا يَبْقَوْنَ مِنْهُمَا أَحَدًا (ابداً)“

ترجمہ: ”بنی عباس کی حکومت لازمی ہے اور جب ان کو حکومت مل جائے گی تو یہ لوگ

آپس میں اختلاف کریں گے، ان میں پھوٹ پڑے گی پھر ان پر خراسانی اور سفیانی

خروج کریں وہ مشرق سے اور یہ مغرب سے، یہ دونوں کو نہ کی جانب اس طرح

دوڑ لگائیں گے جیسے گھوڑ دوڑ کے دو گھوڑے۔ یہ ادھر سے اور وہ ادھر سے۔

چنانچہ ان دونوں کے ہاتھوں یہ سب ہلاک ہو جائیں گے، اور ان میں سے

کوئی نہ بچے گا۔ (ہمیشہ کے لیے) (غیبۂ نعمانی)

## ظہور کی علامتیں

(۱۰۲)

ابن عقده نے قاسم سے، انھوں نے عبس بن ہشام سے، انھوں نے ابن جبہ سے انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے محمد بن صامت سے، انھوں نے حضرت ابو عبد امام جعفر صادق سے روایت کی ہے۔ اُن کا بیان ہے کہ میں نے آنجناب سے عرض کیا کہ کیا صاحب امر کے ظہور سے پہلے کوئی علامت ہوگی؟

آپ نے فرمایا: ہاں۔

میں نے عرض کیا: وہ کیا علامت ہوگی؟

فقال: ”هَلَاكُ الْعَبَّاسِي، وَخُرُوجُ السَّفِيَانِي وَقَتْلُ النَّفْسِ الزَّكِيَّةِ وَ

الْخُسْفَانُ بِالْبَيْدَامِ، وَالصَّوْتُ مِنَ السَّمَاءِ“

فقلت: جعلت فداك أخاف أن يطول هذا الأمر؟

فقال: لا إنما (هو) كنظام الخرز يتبع بعضه بعضاً - ”ترجمہ: ”آپ نے فرمایا: عباسی کی ہلاکت، سفیانی کا خروج، قتل نفس زکیہ، بیابان میں زمین کا دھنسا، اور صدائے آسمانی“

میں نے عرض کیا: میں آپ پر قرآن مجھے ڈر ہے کہ پھر اس میں بہت دیر لگے گی؟

آپ نے فرمایا: نہیں، یہ تمام باتیں ایک کے پیچھے ایک ہونگی۔“

(غیبۂ نعمانی)

(۱۰۳) ندائے آسمانی سنو تو فوراً دوڑ پڑو، فوراً دوڑ پڑو

ابن عقده نے احمد بن یوسف سے، انھوں نے اسماعیل بن ہران سے، انھوں نے ابن ابی اسحق اور وہیب سے، انھوں نے ابوبصیر سے اور ابوبصیر نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ:

”يَقُومُ الْقَائِمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي وَتَرَمِنَ السَّنِينَ: ثَمَن، وَاحِدَةً، ثَلَاثَ

خَمْسٍ، وَقَالَ ۴: إِذَا اخْتَلَفَتْ بَنُو أُمَيَّةَ ذَهَبَ مَلِكُهُمْ ثُمَّ يَمْلِكُ

بَنُو الْعَبَّاسِ فَلَا يَزَالُونَ فِي عَنُقَانِ مِنَ الْمَلِكِ وَغَضَارَةٍ مِنَ

الْعِيشِ حَتَّى يَخْتَلِفُوا فِيمَا بَيْنَهُمْ (فَإِذَا اخْتَلَفُوا) ذَهَبَ مَلِكُهُمْ

وَاخْتَلَفَ أَهْلُ الشَّرْقِ وَأَهْلُ الْغَرْبِ نَعْمَ وَأَهْلُ الْقَبِيلَةِ وَيَلْقَى

النَّاسُ جَسَدًا شَدِيدًا مَتَمًا يَمُوتُ بِسَرٍّ مِنَ الْخَوْفِ -

فَلَا يَزَالُونَ بِتِلْكَ الْحَالِ حَتَّى يَنَارِيَ مَنَادٌ مِنَ السَّمَاءِ فَإِذَا

نَادَى فَالْغَرْبُ وَالنَّفَرُ، فَوَاللَّهِ لَكَ فِي النَّظَرِ إِلَيْهِ بَيْنَ الرُّكْنِ وَ

الْمَقَامِ، يَبَاجِجُ النَّاسُ بِأَمْرٍ جَدِيدٍ وَكِتَابٍ جَدِيدٍ وَسُلْطَانٍ جَدِيدٍ

مِنَ السَّمَاءِ - أَمَّا إِنَّهُ لَا يَبْرُدُ لَهُ رَايَةٌ أَبَدًا حَتَّى يَمُوتَ -“

ترجمہ: ”امام قائم علیہ السلام کا ظہور کسی طاق سال میں ہوگا جیسے نو، یا ایک، یا تین یا پانچ

پھر فرمایا: جب بنی امیہ میں اختلاف ہوگا تو ان کی سلطنت جاتی رہے گی اور بنی عباس حکمران

ہو جائیں گے اور حکومت کے ابتدائی دور میں وہ بھی بہت عیش سے رہیں گے مگر پھر

ان میں بھی اختلافات پیدا ہو جائیں گے اور ان کی بھی سلطنت جاتی رہے گی اور

پھر اہل مشرق اور اہل مغرب اور ہاں، اہل قبلہ میں اختلافات رونما ہوں گے اور دنیا

خون اور کشمکش سے گذرتی رہے گی اور یہ حال مسلسل رہے گا یہاں تک کہ ایک منادی

آسمان سے ندا دے گا اور جب آسمان سے ندا سنو تو فوراً دوڑ پڑو فوراً دوڑ پڑو اس لیے کہ

گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ رکن و مقام کے درمیان ایک امر جدید و کتاب جدید اور سلطانِ جدید کے لیے حکم و اعلان آسمانی لوگ بیعت کر رہے ہیں۔  
(غیبۂ نعمانی)

## ظہور کی علامات؛ خوش بخت، وہ جو؟

(۱۰۴)

علی بن احمد نے عبید اللہ بن موسیٰ سے، انھوں نے عبداللہ بن حماد سے، انھوں نے ابراہیم بن عبداللہ بن علاء سے، انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے آپ نے فرمایا کہ حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے اپنے بعد سے قیام حضرت قائم علیہ السلام تک کے لیے کچھ باتیں بیان فرمائی ہیں چنانچہ ایک مرتبہ حضرت امام حسین علیہ السلام نے عرض کی، یا امیر المومنین! اللہ تعالیٰ ان ظالموں سے زمین کو کب پاک کرے گا؟

آپ نے فرمایا: ”لَا يَطْمِئُنُّ اللَّهُ الْأَرْضَ مِنَ الظَّالِمِينَ حَتَّى يَسْفِكَ الدَّمَ الْحَرَامَ“  
ترجمہ (اللہ تعالیٰ زمین کو طمئنین اس وقت تک پاک نہ کرے گا جب تک حرام خون نہ بہ جائے)

اس کے بعد آپ نے ایک طویل حدیث میں بنی اُمیہ اور بنی عباس کی حکومتوں کا ذکر کیا اور فرمایا:

”إِذَا قَامَ الْقَائِمُ بِخِرَاسَانَ وَغَلِبَ عَلَى الْأَرْضِ كُوفَانُ وَالْمَلْتَانُ وَجَارَ جَزِيرَةُ بَنِي كَاوَانَ، وَقَامَ مَنَا قَائِمٌ بِجِيلَانَ وَاجَابَتْهُ الْأُبُرُ وَالْذُّبُلُ وَظَهَرَتْ لَوْلْدَى رَايَاتِ التُّرْكِ مُتَفَرِّقَاتٌ فِي الْأَقْطَارِ وَالْحَرَامَاتِ وَكَافُوا بَيْنَ هُنَاكَ وَهَنَاتِ۔“

اِذَا خَرِبَتِ الْبَصْرَةُ وَقَامَ أَمِيرُ الْأُمُورَةِ (فَحْكِي ۴ حكاية طويلة)  
ثم قال: إِذَا جَهَزَتِ الْأَلْوَنُ وَصَفَّتِ الصُّفُوفُ وَقَتْلُ الْكَبْشِ الْخُرُوفُ  
هَنَّاكَ يَقُومُ الْخُرُوفُ وَيُشَوِّرُ النَّاسُ وَيَهْلِكُ الْكَافِرُ - ثُمَّ يَقُولُ الْقَائِمُ  
الْمَا مَوْلُ، وَالْأَمَامُ الْمَجْهُولُ، لَهُ الشَّهْرُ وَالْفَضْلُ وَهُوَ مِنْ  
وُلْدِكَ يَا حُسَيْنَ لَا ابْنَ مِثْلِهِ يَظْهَرُ بَيْنَ الرُّكْنَيْنِ فِي دَرَسَيْنِ  
بِالْيَمِينِ يَظْهَرُ عَلَى الثَّقَلَيْنِ وَلَا يَتْرُكُ فِي الْأَرْضِ الْإِدْنَيْنِ  
طَوْبُ لِمَنْ أَدْرَكَ زَمَانَهُ وَلَحِقَ أَوَانَهُ وَنَشَدَ أَيَّامَهُ۔“

ترجمہ: ”جب خراسان سے ایک کھڑا ہونے والا کھڑا ہوگا اور سرزمینِ کرمان و ملتان پر قبضہ کرے گا اور بنی کاوان کے جزیرے (بحرے کا ایک جزیرہ) کو پار کر کے گادیم میں ایک کھڑا ہونے والا جیلان سے کھڑا ہوگا جسے آبر اور دیم تسلیم کریں گے اور

میری اولاد میں سے ایک کے لیے متفرق جھنڈے قطار در قطار ادھر ادھر سے بلند ہوں گے، اور جب شہرِ بصرہ برباد ہوگا، امیر الامر اٹھے گا۔۔۔“

اور اس کے بعد آپ نے ایک حکایت بیان فرمائی: پھر فرمایا:

”جب ہزاروں کاشکرتیاد ہوگا اور صفیں باندھ لی جائیں گی اور بکرا ذبح ہوگا، اس وقت دوسرا کھڑا ہوگا، وہ اس کا انتقام لے گا اور کافر ملک ہوگا اس کے بعد وہ قائم مامول اور امام غیر متعارف (صاحب الامر علیہ السلام) جو صاحبِ فضل و شرف ہوگا ظہور کرے گا۔ اور اے حسین! وہ تمہاری اولاد میں سے ہوگا اور ایسا فرزند کوئی نہ ہوگا۔ وہ دو دو کمون کے درمیان ظہور کرے گا جو ساری دنیا پر غالب آجائے گا زمین کا کوئی حصہ نہ چھوڑے گا۔ خوش نصیب ہوگا وہ شخص جو اس کے زمانے کو پایا گیا اور اس کے دور میں اس کو دیکھے گا۔“

(غیبۂ نعمانی)

## ایک لاکھ جابروں کا قتل

(۱۰۵)

ابن عقدہ نے محمد بن مفضل اور سعد بن اسحاق اور احمد بن حسین بن عبدالملک اور محمد بن احمد سے، انھوں نے ابن محبوب سے اور ابن محبوب کا بیان ہے کہ کلینی کے قول کے مطابق علی بن ابراہیم نے اپنے والد اور محمد بن یحییٰ سے، انھوں نے ابن عیسیٰ اور علی بن محمد وغیرہ سے انھوں نے سہل سے انھوں نے ابن محبوب سے انھوں نے کہا اور ہم سے بیان کیا عبدالواحد بن عبداللہ نے انھوں نے احمد بن محمد بن ابی یاسر سے، انھوں نے احمد بن ہلیل سے، انھوں نے عمرو بن ابومقدام سے، انھوں نے جابر سے روایت کی ہے اور جابر کا بیان ہے کہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا:

”يَا جَابِسُ الزُّمَرِ الْأَرْضَ وَلَا تَحْرِكْ يَدًا وَلَا رِجْلًا حَتَّى تَرَى عِلَامَاتِ  
اذْكُرْهَا إِنْ أَدْرَكَتَهَا۔“

أَوَّلَهَا اخْتِلَافُ بَنِي الْعَبَّاسِ وَأَرَاكَ تَدْرِكُ ذَلِكَ وَلَكِنْ حَدَّثَ بِهِ  
(مَنْ) بَعْدِي عَتَى وَمَنَادٌ يَنَادِي مِنَ السَّمَاءِ وَيَجِيئُكَ الصَّوْتُ مِنْ  
نَاحِيَةِ دِمَشْقَ بِالْفَتْحِ وَتَخْسَعُ قَرْيَةُ مَنْ قَرَى النَّشَامُ تَسْقَى  
الْجَنَابِيَّةُ وَتَقْسُطُ طَائِفَةٌ مِنْ مَسْجِدِ الْإِلَهِينِ وَمَارِقَةُ تَمْرٍ  
مِنْ نَاحِيَةِ التُّرْكِ وَيَعْقُبُهَا هَرَجُ الرُّومِ وَسَيَقْبَلُ إِخْوَانُ التُّرْكِ حَتَّى  
يَنْزِلُوا الْجَنَازَةَ وَسَتَقْبَلُ مَارِقَةُ الرُّومِ حَتَّى يَنْزِلُوا الرَّمْلَةَ فَتَكُنْ  
السَّنَةُ يَا جَابِسُ اخْتِلَافٌ كَثِيرٌ فِي كُلِّ أَرْضٍ مِنْ نَاحِيَةِ الْمَغْرِبِ۔“

فأول أرض المغرب أرض الشام يختلقون عند ذلك على ثلاث  
رايات ، راية الاصب وراية الابقع وراية السفيا في  
فيلقى السفيا في الابقع فيقتتلون ويقتله السفيا في ومن  
معه ويقتل الاصب ، ثم لا يكون له هبة إلا الاقبال نحو  
العراق ويترجى حيشه بقرقisia فيقتتلون بها فيقتل من الجبارين  
مائة الف ، ويبعث السفيا في جيشا الى الكوفة وعدتهم  
سبعون الفا فيصيبون من اهل الكوفة قتل وصلبا وسبيا  
فبيئهم كذلك اذا قبلت رايات من قبل خراسان  
تطوى المنازل طيا حثيثا ومعهم نفر من اصحاب القاتل ثم  
يخرج رجل من موالى اهل الكوفة في ضعفاء فيقتله امير جيش  
السفيا في بين الحيرة والكوفة ويبعث السفيا في جيشا الى  
المدينة فينفر المهدى منها الى مكة ، فيبلغ امير جيش  
السفيا في ان المهدى قد خرج الى مكة ، فيبعث جيشا  
على اثره فلا يدركه حتى سيدخل مكة حائفا يتربص على  
سنه موسى بن عمران -

قال ٣: وينزل امير جيش السفيا في البيدر فينادى مناد من السماء:  
يا بيدل ابا بيدى القوم فيخسف بهم فلا يغفل منهم الا  
ثلاثة نفر - يحول الله وجوههم الى اقفيتهم وهم من كل  
وفيهم نزلت هذه الآية:  
”يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّا نَزَّلْنَا مُصَدِّقًا  
لِّمَا مَعَكُمْ مِّن قَبْلُ إِنَّ تَطْهِيسَ وَجُوهًا قَدْرُدَّهَا عَلَى  
أَذْبَارِهَا“ (سورة النساء آيت ٤٤)

قال ٤: والقائم يومئذ بمكة وقد اسند ظهره الى البيت الحرام  
مستجيرا به ينادى: يا ايها الناس انا استنصر الله و  
من آجبا بنا من الناس ، وانا اهل بيت نبيكم محمد و  
نحن اولى الناس بالله وبمحمد صلى الله عليه وسلم  
فمن حاجنى في ادم فانا اولى الناس بادم ، ومن

حاجنى في نوح فانا اولى الناس بنوح ومن حاجنى في ابراهيم  
فانا اولى الناس بابراهيم ومن حاجنى في محمد صلى الله عليه وسلم  
فانا اولى الناس بمحمد ومن حاجنى في النبيين فانا اولى الناس  
بالنبيين : ليس الله يقول في محكم كتابه :

” إِنَّ اللَّهَ اصْطَفَىٰ آدَمَ وَنُوحًا وَآلَ إِبْرَاهِيمَ وَ  
الْعِمْرَانَ عَلَى الْعَالَمِينَ ذُرِّيَّةً بَعْضُهَا مِن بَعْضٍ  
بِخُصٍّ وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ “ (سورة عمران ٣٣)

فانا بقیة من ادم وذخيرة من نوح ومصطفى من ابراهيم  
وصفوة من محمد صلى الله عليه وسلم - الا ومن حاجنى في  
كتاب الله فانا اولى الناس بكتاب الله ، الا ومن حاجنى في  
سنة رسول الله صلى الله عليه وسلم فانا اولى الناس بسنة رسول الله  
فاشهد الله من سمع كلامي اليوم لتابلغ الشاهد منكم الغائب  
واسألكم بحق الله ورسوله وبحقنى - فان لم عليكم  
حقى القرني من رسول الله - الا اغتصمونا ، ومنعتهمونا ممن  
يظلمنا ، فقد اخفنا وظلمنا وطردنا من ديارنا وابنا لنا و  
بغى علينا ودفعنا عن حقنا فأتوا اهل الباطل علينا -  
فأله الله فينا لا تخذلونا وانصرونا ينصركم الله -

قال ٥: فيجمع الله عليه اصحابه ثلاثمائة وثلاثة عشر رجلا  
ويجمعهم الله على غير ميعاد قزعا كقزع الخريف (وهي)  
يا جابر الآية التي ذكرها الله في كتابه :

” أَيْنَمَا تَكُونُوا يَأْتِ بِكُمُ اللَّهُ جَمِيعًا إِنَّ اللَّهَ عَلَى  
كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ “ (سورة البقرة ١٢٨)

فيبايعونه بين الزكن والمقام ومعه عهد رسول الله  
صلى الله عليه وسلم قد توارثته الابناء عن الآباء والقائم  
رجل من ولد الحسين علي السلام يصلح الله له امره في ليلة  
فما أشكل على الناس من ذلك يا جابر ! فلا يشكل عليهم  
ولادته من رسول الله ووراثته العلماء عالما بعد عالم

فان أشكل هذا كله عليهم فان الصوت من السماء لا يشكل عليهم اذا نودي باسمه واسم آبائه وأمه -

ترجمہ

”امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: اے جابر! بس زمین پکڑے رہو اور ہاتھ پاؤں کو بالکل نہ ہلاؤ جب تک کہ وہ علامات نہ دیکھ لو جن کو میں بیان کرتا ہوں:

ان میں سب سے پہلے بنی عباس کا اختلاف ہے اور میں نہیں دیکھتا کہ میں اس وقت تک موجود رہوں لیکن خیر تم میرے بعد لوگوں سے بیان کر دینا۔ اور پھر آسمان سے ایک منادی کی ندا، اور دمشق کی طرف سے فتح کی آواز کا بلند ہونا، اور شام کے ایک قریہ ”جانبیہ“ کا زمین میں دھنس جانا، اور مسجد دمشق کی دائیں جانب سے ایک حصّہ کا گر جانا، ترک کی جانب سے خارجیوں کا خروج اور اہل روم کا ان کے تعاقب میں نکلنا، پھر اخوان ترک کا آگے بڑھنا اور جزیرے میں وارد ہونا، اور روم کے خوارج کا پیشقدمی کرنا اور منزل رملہ پر قیام کرنا، اے جابر! اس سال دیا پر مغر میں ہر طرف اختلاف ہی اختلاف ہوگا۔

اور دیا مغرب میں سب سے پہلا ملک شام ہے جس میں اختلاف رونما ہوگا اور ان کے تین جھنڈے ہوں گے۔ ایک سیاہ و سفید، دوسرا سرخ اور تیسرا سفیانی کا جھنڈا، پھر سفیانی کی ان لوگوں سے جنگ ہوگی اور وہ سب قتل ہوں گے اس کے بعد سفیانی عراق کی طرف پیشقدمی کریگا اور اس کا لشکر مقام قریسا سے گذریگا اور وہاں ایک لاکھ جابروں کا قتل کریگا، اس کے بعد سفیانی سترہ ہزار کا لشکر کو ذروانہ کریگا جو اہل کوفہ میں سے کچھ کو قتل کریگا، کچھ کو سولی پر لٹکائے گا اور کچھ کو گرفتار کرے گا۔

ابھی یہ لوگ اس کارزار میں مشغول ہوں گے کہ خراسان کی جانب سے چند جھنڈے آہستہ آہستہ منازل راہ طے کرتے ہوئے آگے بڑھیں گے اور ان کے ساتھ قائم کے اصحاب میں سے بھی کچھ لوگ ہوں گے، اس کے بعد اہل کوفہ کے موالیوں میں ایک شخص آگے بڑھے گا جسے سفیانی کا امیر لشکر حیرہ اور کوفہ کے درمیان قتل کر دیا گا۔ پھر سفیانی ایک لشکر مدینہ بھیجے گا تو امام مہدی وہاں سے نکل کر مکہ چلے جائیں گے اور سفیانی کے امیر لشکر کو جب یہ اطلاع ملے گی کہ امام مہدی مکہ چلے گئے تو وہ ان کے تعاقب میں فوج بھیجے گا اور وہ امام مہدی (حضرت موسیٰ کے طریقے کے مطابق خائف ہو کر مکہ میں داخل ہوں گے۔

اور فرمایا: اور ادھر سفیانی کا لشکر ایک بیابان میں پڑاؤ ڈالے گا تو آسمان سے ایک منادی ندا دے گا کہ اے بیابان اس قوم کو نیست و نابود کر دے۔ چنانچہ زمین شق ہو جائے گی اور پورا لشکر زمین میں دھنس جائے گا، صرف تین آدمی باقی بچیں اور اللہ تعالیٰ ان کے چہروں کو کتوں کی شکل میں مسخ کر کے ان کی پشت کی طرف موڑ دے گا اور قرآن مجید کی یہ آیت ان ہی کے متعلق ہے:

ترجمہ آیت: ”اے وہ لوگو! جن کو کتاب دی گئی ہے ایمان لاؤ اس پر جو ہم نے

نازل کیا، جو تصدیق کرنے والا ہے اُس کی جو تمہارے پاس پہلے

سے (موجود ہے)، اس سے پیشتر کہ ہم چہرے بگاڑ دیں اور ان کو

پیٹھ کی طرف پھیر دیں ...“ (سورہ نساء آیت ۴۸ کا ترجمہ)

آپ نے فرمایا: امام قائم علیہ السلام اس روز مکہ میں ہوں گے اور اپنی پشت خانہ کعبہ پر ٹیکے ہوئے اللہ سے پناہ کے طالب ہوں گے اور فرمائیں گے: اے لوگو! میں اللہ سے مدد کا طلبگار ہوں اور ان لوگوں سے بھی نصرت کا طالب ہوں جو میری آواز پر استیجاب کریں سنو! میں تمہارے نبی حضرت محمدؐ کے اہل بیت میں سے ہوں اور تمام لوگوں میں سب سے زیادہ حضرت محمدؐ کا وارث اور حقدار ہوں۔

اور جو مجھ سے حضرت آدمؑ کے متعلق بحث کریگا تو میں ثابت کروں گا کہ میں آدمؑ کا بھی سب سے زیادہ وارث اور حقدار ہوں اور جو مجھ سے حضرت نوحؑ کے بارے میں بحث کریگا تو میں ثابت کروں گا کہ نوحؑ کا بھی سب سے زیادہ وارث ہوں، اور جو مجھ سے حضرت ابراہیمؑ کے متعلق بحث کرے گا تو میں ثابت کروں گا کہ میں ابراہیمؑ کا بھی لوگوں میں سب سے زیادہ وارث و حقدار ہوں اور جو مجھ سے حضرت محمد مصطفیٰ اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں بحث کریگا تو میں ثابت کروں گا کہ میں حضرت محمد مصطفیٰ اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بھی لوگوں میں سب سے زیادہ وارث اور حقدار ہوں اور جو شخص مجھ سے انبیاء کے متعلق بحث کریگا تو میں ثابت کروں گا کہ میں لوگوں میں سب سے زیادہ وارث انبیاء اور حقدار ہوں۔ کیا اللہ تعالیٰ نے اپنی حکم کتاب میں یہ نہیں فرمایا کہ:

”ویشک اللہ نے آدمؑ اور نوحؑ اور آل ابراہیمؑ اور آل عمران کو تمام

جہانوں (کے لوگوں) پر (فوقیت و بکریہ) منتخب کیا“ (آل عمران ۳۴)

چنانچہ میں آدمؑ کا بقیہ، نوحؑ کا ذخیرہ، ابراہیمؑ کا برگزیدہ اور خلاصہ محمدؐ ہوں

آگاہ رہو کہ اگر کوئی شخص مجھ سے کتابِ خدا کے متعلق بحث کریگا تو میں ثابت کروں گا کہ میں تمام لوگوں میں سب سے زیادہ کتابِ خدا کا وارث اور حقدار ہوں اور سن لو جو شخص مجھ سے سنتِ رسولِ خدا کے متعلق بحث کریگا تو میں یہ ثابت کروں گا کہ میں تمام لوگوں میں سب سے زیادہ سنتِ رسولِ خدا کا وارث اور حقدار ہوں، لہذا اس وقت جو لوگ میری تقریریں رہے ہیں میں انہیں اللہ کا واسطہ دیتا ہوں کہ وہ میری یہ باتیں ان لوگوں تک پہنچا دیں جو یہاں موجود نہیں ہیں۔

اور اب میں تم لوگوں کو اللہ اور اس کے رسول کے حق اور خود اپنے حق کا واسطہ دیکر سوال کرتا ہوں، اس لیے کہ رسول اللہ کے قریبدار ہونے کی وجہ سے میرا حق بھی تو تم لوگوں پر ہے، کہ تم لوگ ہماری مدد کرو اور ہم پر ظلم کرنے والوں کو روکو، اس لیے کہ ہماری بہت تخفیف ہو چکی ہے ہم پر بہت ظلم ہو چکے ہیں، ہمیں ہمارے دیار و اسار سے نکالا گیا، ہمیں ہمارے اہل خاندان سے چھڑا دیا گیا، ہمارے ساتھ بغاوت کی گئی، ہمیں ہمارے حق سے محروم کیا گیا، اب تم باطل پرستوں سے ہمارا انتقام لو۔

ہمارے معاملے میں اللہ کو پہچانو اور اللہ کو پہچانو تو ہمارا ساتھ نہ چھوڑو ہماری مدد کرو تو اللہ تمہاری مدد کرے گا۔

آپ نے فرمایا: پھر اس کے بعد اللہ تعالیٰ امام کے پاس ان کے تین سوتیرہ اصحاب کو جمع فرمایا جس طرح موسمِ برسات کے بادل کے ٹکڑے ادھر ادھر سے آکر ایک جگہ جمع ہو جاتے ہیں۔ اور اے جابر! اسی کا تذکرہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں فرمایا ہے:

”وتم جہاں کہیں بھی ہو گے اللہ تم کو یکجا جمع کر دیگا۔ بیشک اللہ ہر شے پر قدرت رکھتا ہے۔“ (سورۃ البقرۃ ۱۲۸)

پس لوگ رکن و مقام کے درمیان امام قائم علیہ السلام کی بیعت کریں گے اور آپ کے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وہ تبرکات ہوں گے جو آپ نے انبیاء کی وراثت میں اپنے آباؤ کے ذریعے سے پائے تھے۔ اور امام قائم علیہ السلام حضرت امام حسین علیہ السلام کی اولاد میں سے ہوں گے اور اللہ تعالیٰ ایک ہی رات میں ان کے تمام امور درست کر دیگا اور لوگوں کو ان کے پہچاننے میں مشکل نہ ہوگی اور نہ ان کو سمجھنے میں وقت ہوگی کہ یہ رسول اللہ

کی نسل سے ہیں اور رسول اللہ کا علم آپ کے پاس وراثتاً ایک عالم کے بعد دوسرے عالم کے ذریعے سے پہنچا ہے۔ اے جابر! اگر بالفرض یہ شکل بھی ہوا تو پھر آسمان کی نڈ کے بعد کوئی مشکل نہ رہے گی۔ اس لیے کہ آسمان سے ان کے نام، ان کے پدر بزرگوار کے نام اور ان کی والدہ گرامی کے نام کے ساتھ یہ اعلان ہوگا۔ “ (غیبۃ لغانی، اختصاص، تفسیر عیاشی)

### ۱۰۶) خروجِ سفیانی اور ظہور قائم ایک ہی سال میں ہوگا

ابن عقدہ نے قاسم بن محمد سے، انھوں نے عیسیٰ بن ہشام سے، انھوں نے ابن جبہ سے، انھوں نے محمد بن سلیمان سے، انھوں نے علاء سے، انھوں نے محمد بن مسلم، انھوں نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے آپ نے فرمایا:

”السفیانی والقائم في سنة واحدة“

(خروجِ سفیانی اور امام قائم علیہ السلام کا ظہور ایک ہی سال میں ہوگا۔)

(غیبۃ لغانی)

### ۱۰۷) مشرق سے آگ کا نمودار ہونا

ابن عقدہ نے احمد بن یوسف سے، انھوں نے اسماعیل بن مہران سے، انھوں نے ابن بھاتی سے، انھوں نے اپنے والد اور وہیب سے، انھوں نے ابوبصیر سے اور ابوبصیر نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا:

”بینا الناس وقوفاً بعرفات إذا أتاهم ركب على ناقه ذعبله يخبرهم بموت خليفة، عند موته فرج آل محمد و فرج الناس جميعاً۔“

وقال: إذا رأيتم علامة في السماء: ناراً عظيمة من قبل المشرق تطلع ليال، فعندها فرج الناس وحقه امر القائم بقليل۔“

ترجمہ ”ایک مرتبہ جب لوگ عرفات کے اندر وقوف میں تھے کہ ایک شخص ایک تیز رفتار ناقہ پر سوار آیا اور اس نے لوگوں کو خلیفہ وقت کی موت کی اطلاع دی اور یہ کہ اس کی موت سے آل محمد و بلکہ تمام مسلمانوں کو کٹا دگی نصیب ہوگی۔“ پھر آپ نے فرمایا کہ جب تم لوگ یہ آسمانی نشانی دیکھو کہ ایک

عظیم آگ مشرق کی جانب سے نمودار ہوئی اور وہ کئی شب تک روشن رہی تو اس وقت تم لوگوں کو فرج و کشادگی نصیب ہوگی اور یہ امام قائمؑ کے ظہور کے کچھ ہی دن پہلے ہوگی۔“  
(غیبۃ لغائی)

### فلان کی موت کے بعد غضب

(۱۰۸)

علی بن احمد نے عبید اللہ بن موسیٰ سے، انھوں نے محمد بن موسیٰ سے، انھوں نے احمد بن ابو احمد سے، انھوں نے محمد بن علی سے، انھوں نے علی بن حکم سے، انھوں نے عمرو بن شریب سے، انھوں نے جابر سے، انھوں نے ابوطیفیل سے روایت کی ہے کہ ایک مرتبہ ابن الکوا نے حضرت امیر المومنین علیؑ سے غضب کے متعلق دریافت کیا، تو آپ نے ارشاد فرمایا:

”ہیہات الغضب ہیہات مونات فیہات مونات وراکب الذیعلبة وما راکب الذیعلبة، مختلط جوفہا بوضینہا یخبرہم بخبر یقتلونہ، ثم الغضب عند ذلک“

ترجمہ: ”افسوس غضب افسوس، اس میں تو موتی ہی موتی ہیں۔ اور تیز رفتار ناقہ سوار، ایسا تیز رفتار ناقہ جو بالکل پتلا و بلا ہوگا اور وہ لوگوں کو خبر دے گا کہ لوگوں نے اس (فلان) کو قتل کر دیا، اس کے بعد تو پھر غضب ہی ہوگا۔“

### سب کم بن خلیفہ خدا

(۱۰۹)

احمد بن ہودہ نے ابراہیم بن اسحاق سے، انھوں نے عبداللہ بن حماد سے، انھوں نے ابن ابی مالک سے، انھوں نے محمد بن ابی حکم سے، انھوں نے عبداللہ بن عثمان سے، انھوں نے حصین مکی سے، انھوں نے ابوطیفیل سے، انھوں نے حذیفہ بن یان سے، انھوں نے کہا:

”یقتل خلیفۃ مالہ فی السماء عاذر ولا فی الارض ناصرو یخلفہ خلیفۃ حتی یمشی علی وجہ الارض لیس لہ من الامر شیء و یستخلف ابن الستہ

قال فقال ابوطیفیل ریا ابن اخی الینخی انا و انت من کوردہ

قال قلت؛ ولیم تسمی یا خال! ذالک؟

قال: لان حذیفۃ (حدثنی انّ الملك یرجع فی اهل النبوة ترجمہ: ”ایک خلیفہ قتل کیا جائے گا کہ جس کا آسمان پر ہی نہ کوئی عاذر ہوگا اور نہ

زمین پر کوئی ناصر۔ اور ایک خلیفہ سے خلیع خلافت کر لی جائے گی پھر وہ زمین پر عام لوگوں کی طرح پیدل ہی گھومتا پھرے گا اور حکومت میں اسکا کوئی دخل نہ ہوگا اور پھر ایک چھ سال کا لڑکا خلیفہ ہوگا۔  
حصین مکی کا بیان ہے کہ پھر ابوطیفیل نے کہا: اے بھانجے! کاش ہم اور تم دونوں اس وقت موجود ہوتے۔

میں نے کہا: ماموں جان! آپ کو اس کی تمنا کیوں ہوئی؟  
انھوں نے کہا: اس لیے کہ حذیفہ نے کہا ہے کہ اس دور میں حکومت اہل بیت نبوت کی طرف پلٹ کر آئے گی۔“  
(غیبۃ لغائی)

### آیہ سَرُّهُمْ اَیَّتِنَا... کی تفسیر

(۱۱۰)

ابن عقدہ نے احمد بن یوسف سے، انھوں نے ابن مہران سے، انھوں نے ابن بطائنی سے، انھوں نے اپنے والد سے اور وہیب سے، انھوں نے ابوبصیر سے روایت کی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے اس آیت الہی کی تفسیر دریافت کی:

”سَرُّهُمْ اَیَّتِنَا فی الْاَفَاقِ وَ فی اَنْفُسِهِمْ حَتّٰی یَبْیِّنَ لَہُمْ اَنَّهُ الْحَقُّ“

(سورہ حُجَّہ السَّجَدۃ آیت ۵۳)

قال: ”یرید فی الفہم المسخ، و یرید فی الافاق: اِنْتِظِصِ الْاَفَاقِ عَلَیْہِمْ فِی رَدِّ قَدَرۃِ اللّٰہِ فِی اَنْفُسِهِمْ وَ فی الْاَفَاقِ فَقَوْلُہُ: حَتّٰی یَبْیِّنَ لَہُمْ اَنَّهُ الْحَقُّ“ یعنی بذالک خروج الغائر هو الحق من اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ یراہُ ہذا الخلق لا بُدَّ مِنْہُ۔“

ترجمہ: ”آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اپنی نشانیوں کو ان کے نفسوں ہی میں دکھائے گا اُن کی صورتوں کو مسخ کر دیگا، اور آفاق عالم میں اس طرح دکھائے گا کہ ان کے لیے آفاق عالم کی فضا کو تنگ کر دے گا، اس طرح وہ اللہ کی قدرت کو اپنے نفس میں اور آفاق میں دیکھیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد کہ: تاکہ اُن پر واضح ہو جائے کہ یہی حق ہے۔“ اس سے مراد اللہ تعالیٰ نے ظہور امام قائمؑ کو کیا ہے کہ یہ حق ہے اور یہ منجانب اللہ ہے یہ سب مخلوق کو دکھایا جائے گا اور یہ لازمی ہونا ہے۔“

(غیبۃ لغائی)



## ”عَذَابُ الْخَزْيِ فِي الْحَيَاةِ“

(سُورَةُ حَمَّ السَّجْدَةِ آيَتِ ۱۶)

الدُّنْيَا وَالْعَذَابُ الْآخِرَةُ کی تفسیر

ابن عقدہ نے علی بن حسین سے، انھوں نے حماد بن عیسیٰ سے، انھوں نے حسین بن مختار سے، اور انھوں نے علی بن مہزیار سے، انھوں نے حماد بن عیسیٰ سے، انھوں نے حسین بن مختار سے، اور انھوں نے ابوبصیر سے روایت کی ہے ابوبصیر کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ میں نے حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ سے قول خدا ”عَذَابُ الْخَزْيِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَالْعَذَابُ الْآخِرَةُ“... ترجمہ کرتے: (ہم انھیں) حیاتِ دنیا میں رسوا کرنا (لا عذاب) یں گے اور آخرت کا عذاب اس سے بھی زیادہ ہوگا) مذکورہ بالا آیت کی تفسیر دریافت کی: تو آپ نے فرمایا:

”قَالَ ۴: ”وَآيَةُ خَزْيٍ يَا ابَا بَصِيرٍ! أَشَدُّ مِنْ أَنْ يَكُونَ الرَّجُلُ فِي بَيْتِهِ وَحِجَالِهِ وَعَلَىٰ إِخْوَانِهِ وَسُطْحِ عِيَالِهِ إِذْ شَقَّ أَهْلُهُ الْجُيُوبَ عَلَيْهِ وَصَرَخُوا - فَيَقُولُ النَّاسُ مَا هَذَا؟ فَيَقَالُ مَسَخَ فُلَانٍ السَّاعَةِ“

فقلت: قبل قیام القاتل أو بعده؟

قال ۵: لا، بل قبله“

ترجمہ: ”آپ نے فرمایا: اے ابوبصیر! اب اس سے بڑھ کر عذاب اور کیا ہوگا کہ ایک شخص اپنے گھر میں، اپنے اہل خاندان اور اہل و عیال کے ساتھ بیٹھا ہوگا کہ اچانک اُس کے اہل و عیال اپنے گریبان پھاڑنے لگیں گے اور چیخنے چلانے لگیں گے لوگ پوچھیں گے کہ کیا ہو گیا تم لوگوں کو؟۔۔ انھیں بتایا جائے گا کہ ابھی ابھی فُلان شخص کا چہرہ مسخ ہو گیا۔

میں عرض کیا: یہ بات ظہورِ قائم ۴ سے پہلے ہوگی یا ظہور کے بعد؟ آپ نے فرمایا: نہیں، بلکہ ظہور سے قبل۔

## تبرکاتِ رسولِ خدا ۱۱۳

علی بن احمد نے عبید اللہ بن موسیٰ سے، انھوں نے محمد بن موسیٰ سے، انھوں نے احمد بن الواحش سے، انھوں نے یعقوب بن سراج سے روایت کی ہے، اور یعقوب کا بیان ہے کہ میں نے ایک مرتبہ حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ علیہ السلام سے عرض کیا کہ آپ حضرت

شیعوں کو فرج و کشادگی کب نصیب ہوگی؟

قال ۶: ”إِذَا اخْتَلَفَ وَلَدُ الْعَبَّاسِ وَوَحَّى سُلْطَانُهُمْ وَطَمَعَ فِيهِمْ مَنْ لَمْ يَكُنْ يَطْمَعُ، وَخَلَعَتِ الْعَرَبُ أَعْتَمَتَهَا وَرَفَعَ كُلُّ ذِي صِيحَةٍ صِيصِيَّتَهُ، وَظَهَرَ السَّفِيَانُ وَالْيَمَانِيُّ وَتَحَرَّكَ الْحَسَنِيُّ خَرَجَ صَاحِبُ هَذَا الْأَمْرِ مِنَ الْمَدِينَةِ إِلَى مَمْلَكَةِ بَدْرَاثِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ“

قلت: وما تراث رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم؟

فقال: سيفه ودرعه وعتامته وبرده وقضيبه وفرسه ولأمته وسرجه“

ترجمہ: ”آپ نے فرمایا: جب اولادِ عباس میں اختلاف ہوگا، اُن کی سلطنت کمزور ہو جائے گی اور ایسے ایسے لوگ اس کی طرح کریں گے جنھوں نے سلطنت کی کبھی خواہش نہ کی تھی اور اہل عرب سے غنان حکومت چھین لی جائے گی اور سبیل اس کی طرف اپنے سینک اٹھائے گا سیفِ یانی اور یانی فروج کریں گے اور حسنی حرکت میں آئے گا، صاحب الامر مدینہ سے مکہ کی طرف تمام تبرکاتِ رسول اللہ لیکر چلے جائیں گے۔

میں نے عرض کیا: تبرکاتِ رسول اللہ (میں) کیا ہوگا؟

آپ نے فرمایا: آنحضرتؐ کی تلوار، آنحضرتؐ کی زرہ، آنحضرتؐ کا علم، آنحضرتؐ کی ردا، آنحضرتؐ کا عصا، آنحضرتؐ کی سواری کا گھوڑا، آنحضرتؐ کے اسلحہ جنگ اور آنحضرتؐ کی زین۔“

(غیبۃ لغانی)

## قبل از ظہورِ شدیدِ گری

۱۱۳

محمد بن ہمام نے خزاری سے، خزاری نے معاویہ بن جابر سے، معاویہ نے بزنطی سے روایت کی ہے، بزنطی کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام رضا علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا، آپ نے فرمایا کہ: ”قبل هذا الامر يروح فلان ماله البسوح فحجبت سمعت اعرابيا يقول: هذا يوم بسوح - فقلت له: ما البسوح؟

فقال: الشد يد العرش“ (ترجمہ) ”ظہورِ قائم سے قبل بسوح ہوگا“ میں بسوح کے معنی نہ سمجھا

اس بعد میں مجھ کو کیا تو ایک عرب کو کہتے ہوئے سنا کہ آج بہت بسوح ہے۔ میں نے پوچھا: بسوح کیا؟ اُس نے کہا شدید گری؟

## علامتِ ظہور ۱۴ رمضان کو سورج گہن

(۱۱۳)

بطائنی نے ابوبصیر سے اور ابوبصیر نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا:

”علامة خروج المهدي كسوف الشمس في شهر رمضان ليلة ثلاث عشرة واربع عشرة منه“ (غیبتِ نعمانی)  
ترجمہ ”حضرت امام مہدی کے ظہور کی علامت یہ (بھی) ہے کہ ماہِ رمضان کی تیرہ اور چودہ کو سورج گہن ہوگا۔“

## آیت سأل سائل بعذاب واقع کی تاویل

(۱۱۵)

محمد بن بہام نے فرماری ہے، انھوں نے ابن ابی الخطاب سے، انھوں نے حسین بن علی سے، انھوں نے صالح بن سہل سے، انھوں نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر بن امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت بیان کی ہے کہ آپ نے قولِ خدا ”سَأَلَ سَائِلٌ بِعَذَابٍ وَاقِعٍ“ (التَّحَاةِ) کے متعلق فرمایا:

”تاويلها يأتي عذاب يقع في الشيعة يعني ناراً حتى ينتهي الى الكناسة بنى اسد حتى يمتد بتقيف لا يبدع وتراً لول محمد إلا أخرقته وذلك قبل خروج القائم“  
ترجمہ ”اس کی تاویل یہ ہے کہ جانوروں کے ہاڑے میں آگ لگے گی جو کناستہ بنی اسد تک پہنچے گی اور وہاں سے گذر کر تقيف تک اور آلِ محمد کے کسی دشمن کو بغیر جلائے نہ چھوڑے گی اور یہ ظہورِ امام قائم علیہ السلام سے پہلے ہوگا۔“

(غیبتِ نعمانی)

نیز جابر نے بھی حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے اسی کے مثل روایت کی ہے۔

(غیبتِ نعمانی)

مشرق سے ایک قوم حق طلب کرنے کے لیے خسرو ج کرے گی

(۱۱۶)

ابن عقده نے علی بن حسین سے، انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے احمد بن عمر سے، انھوں نے حسین بن موسیٰ سے، انھوں نے معمر بن یحییٰ بن سام سے، انھوں نے

ابو خالد کابل سے اور ابو خالد کابل نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا:

”كأني بقوم قد خرجوا بالمشرق، يطلبون الحق فلا يعطونه ثم يطلبونه فلا يعطونه فإذا رأوا ذلك وضعوا سيوفهم على عواتقهم فيعطون ما سألوا فلا يقبلونه حتى يقوموا ولا يدفعونهم إلا إلى صاحبكم قتلهم شهداء أمّا أنا فإني أدركت ذلك لا بقيت نفسي لصاحب هذا الأمر“

ترجمہ: ”گو یا میں دیکھ رہا ہوں کہ ایک قوم مشرق سے حق طلب کرنے کے لیے نکلی مگر اسکو حق نہ دیا گیا، انھوں نے پھر حق طلب کیا مگر پھر بھی حق نہ دیا گیا۔ جب ان لوگوں نے یہ دیکھا کہ انھیں ان کا حق نہیں دیا جا رہا ہے، تو انھوں نے اپنی تلواریں کاڈھے پر رکھ لیں۔ یہ دیکھ کر لوگ جلدی سے ان کا حق دینے کے لیے تیار ہو گئے، مگر انھوں نے اب اس کو قبول کرنے سے انکار کیا اور جنگ کے لیے کھڑے ہو گئے، پھر یہ لوگ اس حکومت کو (حاصل کر کے) تمہارے امام کے سوا کسی اور کے حوالے نہیں کریں گے، ان کے قتل ہونے والے شہید ہوں گے، اور اگر میں اس زمانے تک رہتا تو صاحب الامر کے لیے خود کو باقی رکھتا۔“

(غیبتِ نعمانی)

## خراسانی خراسانی سبجتانی

(۱۱۷)

ابن عقده نے علی بن حسین سے، انھوں نے یعقوب سے، انھوں نے زیاد بن قزی سے، انھوں نے ابن اذینہ سے، انھوں نے معرون بن خربوذ سے اور معرون کا بیان ہے کہ میں جب بھی حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا آپ کو یہی فرماتے ہوئے سنا کہ ”خراسان خراسان سبستان سبستان“

(خراسان خراسان سبستان سبستان)

گویا آپ اسی کی بشارت دیا کرتے تھے۔

(غیبتِ نعمانی)

## بیعت طفلِ خرد سال

(۱۱۸)

ابن عقده نے علی سے، علی نے حسن اور محمد ابن علی بن یوسف سے، ان دونوں نے اپنے والد سے، ان کے والد نے احمد بن عمر حلبی سے، انھوں نے صالح بن ابو اسود سے، اور

انہوں نے ابو الجارود سے، ابو الجارود کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا: آپ نے فرمایا کہ:

”و اذا ظهرت بيعة القصب قام كل ذي صيصية بصيصيته“  
(جب نو عمر لوگ کی بیعت ظاہر ہوگی تو ہر بیل اپنے سینگ اٹھائے گا۔) (غیبہ نعمانی)

**ظہور سے قبل ہر قوم کو حکومت**

**کا موقع دیا جائے گا:**

(۱۱۹)

ابن عقیل نے علی سے، انہوں نے محمد بن عبد اللہ سے، انہوں نے ابن ابی عمیر سے انہوں نے ہشام بن سالم سے، انہوں نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا:

”ما يكون هذا الا مرحق لا يبقى صنف من الناس الا (قد)

وتوا على الناس حتى لا يقول (قائل): انا لو ولينا لعد لنا ثمر

يقوم القائل بالحق والعدل“..... (غیبہ نعمانی)

ترجمہ: ”صاحب الامر کا ظہور اس وقت تک نہ ہوگا جب تک کہ ہر قوم کو حکومت کا موقع نہ

دے دیا جائے، تاکہ کوئی یہ نہ کہہ سکے کہ اگر ہماری حکومت ہوتی تو ہم عدل

قائم کرتے، ان سب کے بعد امام قائم، حق و عدل کے ساتھ ظہور کریں گے۔“

**وقت ظہور آبادی کا تناسب**

(۱۲۰)

انہیں اسناد کے ساتھ ہشام نے زرارہ سے روایت کی ہے، ان کا بیان ہے کہ میں نے ایک مرتبہ حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے دریافت کیا کہ ندائے حق کیلئے؟

قال: ”ای والله حتى يسمع كل قوم بلسانهم“

وقال: ”لا يكون هذا الا مرحق يذهب تسعة اعشار الناس“ (غیبہ نعمانی)

ترجمہ: ”آپ نے فرمایا: خدا کی اس ندائے حق کو ہر قوم اپنی اپنی زبان میں سنے گا۔“

نیز فرمایا: صاحب الامر کا ظہور اس وقت تک نہ ہوگا جب تک کہ انسانوں کی آبادی کا

دس حصوں میں سے نو حصے آبادی ختم نہ ہو جائے۔“

(غیبہ نعمانی)

**بارہ آدمیوں کا دعویٰ کہ ہم نے ان کی زیارت کی ہے**

(۱۲۱)

عبدالواحد نے احمد بن محمد سے، انہوں نے احمد بن علی حمیری سے، انہوں نے حسن بن ایوب سے، انہوں نے عبدالکریم سے، عبدالکریم نے ایک شخص سے اور اس نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا

”لا يقوم القائم على السلام حتى يقوم اشرارنا عشر رجلا كلهم يجمع

على قول انه قد راوه في كذا بونهم“ (غیبہ نعمانی)

ترجمہ: ”حضرت امام قائم علیہ السلام اس وقت تک ظہور نہ کریں گے جب تک کہ بارہ آدمی

اٹھ کر اس امر کا دعویٰ نہ کریں کہ ہم نے ان جناب کو دیکھا ہے اور لوگ انکی

نکذیب کریں گے۔“

**جنگ قیس**

(۱۲۲)

محمد بن بہام نے حمید بن زیاد سے، حمید نے حسن بن محمد بن ساعد سے، حسن نے احمد بن حسن میثقی سے، میثقی نے ابو الحسن علی بن محمد سے، ابو الحسن نے معاذ بن مطر سے معاذ نے ایک شخص سے، اس نے کہا میں ابوسیار کے علاوہ کسی سے نہیں سنا، ابوسیار کا بیان حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ:

”قبل قيام القائم يحرك حرب قيس“ (غیبہ نعمانی)

ترجمہ: ”قبل ظہور امام قائم، جنگ قیس حرکت میں آئے گی۔“

**سفینی کی آنکھ پھوڑنے والا**

(۱۲۳)

علی بن حسین نے محمد بن یحییٰ سے، انہوں نے محمد بن حسن سے، انہوں نے محمد بن علی کوئی سے، انہوں نے محمد بن سنان سے، انہوں نے عبید بن زرارہ سے، اور عبید بن زرارہ کا بیان ہے کہ حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کے سامنے جب سفینی کا ذکر آیا تو آپ نے فرمایا

”الحق يخرج ذللك، ولم يخرج كاسر عينه بصنعاء“

ترجمہ: ”ابھی وہ کہاں خروج کر لیا، ابھی تو صنعاء سے اس کی آنکھ پھوڑنے والا

بھی نہیں نکلا ہے۔“

(غیبہ نعمانی)

## ظہور سچہ سال پہلے کا حال (۱۲۴)

ابن عقدہ نے علی بن حسن بمبلی سے، انھوں نے محمد بن عمر بن یزید اور محمد بن بن خالد سے، انھوں نے حماد بن عثمان سے، انھوں نے عبد اللہ بن سنان سے، انھوں نے محمد بن ابراہیم بن ابی بلاد سے، انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے ابن نباتہ سے روایت کی ہے، اور ابن نباتہ کا بیان ہے کہ میں نے (ابوالائمہ حضرت امام) علی علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا: یقول: "إِنَّ بَيْنَ يَدَيِ الْقَائِلِ سَنِينَ خَدَّاعَةٍ يَكْذِبُ فِيهَا الصَّادِقُ وَيَصْدَقُ فِيهَا الْكَاذِبُ وَيَقْرُبُ فِيهَا الْمَاحِلُ (وَفِي حَدِيثٍ) يَنْطِقُ فِيهَا الرُّوَيْبِضَةُ"

قلت: وما الرُّوَيْبِضَةُ وما الماحل؟ قال: "أَمَّا تَقْرُؤُ الْقُرْآنِ قَوْلُهُ "وَهُوَ شَدِيدُ الْمَحَالِ" (رُفِعَ آيَةُ ۱۶) قَالَ: (يُرِيدُ الْمَكْرَ) فَقُلْتُ: وَمَا الْمَاحِلُ؟ قَالَ: يُرِيدُ الْمَكَارَ"

ترجمہ: "ظہور امام القاسم سے پہلے چند سال دھوکہ دینے والے ایسے آئیں گے کہ جن میں سچے کی تکذیب کی جائے گی اور جھوٹے کی تصدیق۔ مکاروں کو تقرب حاصل ہوگا اور روئبضہ (دیکھنے) بولنے لگیں گے۔"

میں نے عرض کیا: اور روئبضہ اور ماحل سے کیا مراد ہے؟ آپ نے فرمایا: قرآن پڑھنے والے۔ قول خدا ہے "اور وہ شدید تدبیروں والا ہے" پھر فرمایا (مکر)۔۔۔۔۔ (روئبضہ معنی وہ بولنے والا جو مسائل عوام میں لطف سے عاری ہو) میں نے عرض کیا: اور ماحل کے معنی کیا ہیں؟ آپ نے فرمایا: مکار۔

(غیبہ نغانی)

## مقام قرعہ میں خدائی دسترخوان (۱۲۵)

عبدالواحد نے محمد بن جعفر قرشی سے، انھوں نے ابن ابی الخطاب سے، انھوں نے محمد بن سنان سے، انھوں نے حذیفہ بن منصور سے اور انھوں نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا:

"إِنَّ اللَّهَ مَأْدُةٌ وَفِي غَيْرِ هَذِهِ الرِّوَايَةِ مَا دَبَّةٌ بِقَرَقِيسَا يَطْلُعُ مَطْلَعُ مِنَ السَّمَاءِ فَيَنَادِي: يَا طَيْرُ السَّمَاءِ عَرِّيَا سَبَاعِ الْأَرْضِ هَلِّمُوا إِلَى الشَّيْعِ مِنْ لَحْمِ الْجَبَّارِينَ" (غیبہ نغانی) ترجمہ: "قرعہ میں اللہ کی طرف سے ایک دسترخوان سجایا جائے گا اور آسمان سے ایک اعلان کرنے والا اعلان کرے گا کہ لے لے طاغران فضا اور لے زمین کے درندو! آؤ اور جباروں کے گوشت سے اپنا پیٹ بھرو۔"

## امام کو حکیم ظہور ان کے نام سے ہوگا (۱۲۶)

احمد بن ہوزہ نے ابراہیم بن اسحاق سے، انھوں نے عبد اللہ بن حماد سے، انھوں نے ابو بصیر سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: "يَنَادِي بِأَسْمِ الْقَائِلِ يَا فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ (رَقْمٌ) ترجمہ: "امام قائم کا نام لیکر آؤ آدمی جائیگی کہ لے فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ اُمُّهُ كَهْرُطٌ هُوَ۔" (غیبہ نغانی)

## آیت اذا اخذت الارض زخرفها کی تفسیر (۱۲۷)

علی بن احمد نے عبید اللہ بن موسیٰ سے، انھوں نے عبد الرحمن بن قاسم سے، انھوں نے محمد بن عمر بن یونس سے، انھوں نے (ابراہیم بن ہراسہ سے، ابراہیم نے اپنے والد سے) انھوں نے علی بن حنظل سے، انھوں نے محمد بن بشیر سے روایت کی ہے اور محمد بن بشیر نے کہا کہ میں نے حضرت محمد بن حنفیہ سلام اللہ علیہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ آپ نے فرمایا: یقول: "إِنَّ قَبْلَ رَايَاتِنَا رَابِعَةٌ لِأَلِ جَعْفَرٍ وَآخِرُهَا لِأَلِ مُرْدَاسٍ فَأَمَّا رَابِعَةُ أَلِ جَعْفَرٍ فَلَيْسَتْ بِشَيْءٍ وَلَا إِلَى شَيْءٍ فَغَضِبْتُ وَكُنْتُ أَقْرَبَ النَّاسِ إِلَيْهِ"

فَقُلْتُ: جَعَلْتَ فُذَاكَ إِنْ قَبْلَ رَايَاتِكُمْ (رَايَاتٍ)؟

قَالَ: أَيْ وَاللَّهِ إِنْ بَنَى مُرْدَاسٌ مَلَكًا مُوَلَّدًا لَا يَعْرِفُونَ فِي

سُلْطَانِهِمْ شَيْئًا مِنَ الْخَيْرِ سُلْطَانُهُمْ عَسْرَلَيْسَ بَسْرٍ يَدْنُونَ

فِيهِ الْبَعِيدَ وَيَقْصُونَ فِيهِ الْقَرِيبَ حَتَّى إِذَا آمَنُوا مَكَرَ اللَّهِ وَ

عَقَابَهُ صَبَحَ بِهِمْ صَبْحَةً لَمْ يَبْقَ لَهُمْ (رَاعٍ يَجْمَعُهُمْ)

مَنَادٌ يَسْمَعُهُمْ وَلَا جَمَاعَةٌ يَجْتَمِعُونَ إِلَيْهَا وَقَدْ ضَرَبَهُمُ  
اللَّهُ مَثَلًا فِي كِتَابِهِ: "حَقٌّ إِذَا أَخَذَتِ الْأَرْضُ زُخْرُفَهَا  
وَأَزْيَنْتْ" (سورہ یونس ۷۳)

ثُمَّ رَحِلْتُ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَنَفِيَّةِ بِاللَّهِ أَنَّ هَذِهِ الْآيَةَ نَزَلَتْ فِيهِمْ  
فَقُلْتُ: جَعَلْتَ فِدَاكَ لَقَدْ حَدَّثَنِي عَنْ هَؤُلَاءِ بَأْسٌ عَظِيمٌ فَمَتَى  
يَهْلِكُونَ؟

فَقَالَ: وَيْحَكَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّ اللَّهَ خَالَفَ عِلْمَهُ وَقَدْ مَوَقَّتَيْنِ  
وَإِنَّ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ وَعَدَ قَوْمَهُ (ثَلَاثِينَ يَوْمًا) وَكَانَ  
فِي عِلْمِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ زِيَادَةُ عَشْرَةِ أَيَّامٍ لَمْ يَخْبِرْ بِهَا مُوسَى  
فَكَفَرَ قَوْمَهُ، وَاتَّخَذُوا الْعَجَلَ مِنْ بَعْدِهِ لَمَّا جَازَ  
عِنْدَهُ الْوَقْتُ۔

وَإِنَّ يُونُسَ وَعَدَ قَوْمَهُ الْعَذَابَ، وَكَانَ فِي عِلْمِ اللَّهِ  
أَنَّهُ يَغْفُو عَنْهُمْ، وَكَانَ مِنْ أَمْرِهِ مَا قَدْ عَلِمْتَ وَلَكِنْ  
إِذَا رَأَيْتَ الْحَاجَةَ قَدْ ظَهَرَتْ، وَقَالَ الرَّجُلُ: بَيْتُ  
اللَّيْلَةِ بَغِيرُ عِشَاءٍ وَحَتَّى (يَلْتَقَاكَ الرَّجُلُ بِوَجْهِ ثَمَرٍ)  
يَلْتَقَاكَ بِوَجْهِ آخِرٍ۔

قُلْتُ: هَذِهِ الْحَاجَةُ قَدْ عَرَفْتُهَا وَالْأُخْرَى أَعَى شَيْءٌ هِيَ؟  
قَالَ: يَلْتَقَاكَ بِوَجْهِ طَلْقٍ، فَإِذَا جِئْتَ شَتَقْرَضَهُ قَرْضًا  
لَقِيكَ بِغَيْرِ ذَلِكَ الْوَجْهِ، فَعِنْدَ ذَلِكَ تَقَعُ الصَّيْحَةُ  
مِنْ قَرِيبٍ۔

ترجمہ: "آپ نے فرمایا: ہمارے جھنڈوں سے پہلے آل جعفر اور آل مرداس کے جھنڈے  
بند ہوں گے۔ لیکن آل جعفر کا شمار تو کسی میں نہ ہوگا۔

(یہ سنکر مجھے طیش آیا حالانکہ میں ان کا سب سے زیادہ مقرب تھا)

میں نے عرض کیا: میں آپ پر قربان کیا آپ حضرات کے جھنڈوں سے پہلے اور بھی جھنڈے  
بند ہوں گے؟

آپ نے فرمایا: اَللّٰہُ خدائی قسم آل مرداس کی شاہی باتدار ہوگی۔ یہ لوگ اپنی شاہی  
میں خیر کو نہ پہنچیں گے کیونکہ ان کی شاہی میں بہت درستی و سستی ہوگی، نری تو

تو بالکل نہ ہوگی، وہ اپنے دور والوں کو قریب اور قریب والوں کو دور کر گئی  
جب ان کو اس وجہ سے کہ تو اللہ تعالیٰ ان کو سزا دینے کی تدبیر کرے گا اور  
پھر ان پر ایک طائف (چیخ) پڑے گی جس سے ان کا کوئی گتہ بان جو ان کے  
گلے کو جمع کرے باقی نہ رہیگا اور نہ کوئی آواز دینے والا ہوگا، جو انہیں یکجا جمع  
کرے اور نہ ان کی کوئی جماعت ہوگی جس میں وہ اکٹھے ہو کر بیٹھ سکیں۔ چنانچہ اللہ عزوجل  
ان ہی لوگوں کی مثال اپنی کتاب میں بیان فرماتی ہے: (سورہ یونس آیت ۱۴)  
ترجمہ آیت: "یہاں تک کہ زمین نے اپنے زیورات (دھینے و خرنپے) نکالے اور زمین ہو گئی  
اور اہل زمین نے خیال کیا کہ بیشک وہ اس پر قادر ہیں (یعنی وہ ان کی ملکیت میں)  
لیکن ناگہان اُس (زمین) پر سہارا حکم (عذاب) آپہنچا کسی رات کو یاد نہ کرے،  
پس ہم نے اس سب (آرائش و حرام) کو مٹا دیا گویا کہ وہ کل تھی  
یہی نہیں۔"

اس کے بعد حضرت محمد خفیفہؑ نے کہا بخدا یہ آیت ان ہی لوگوں کے لیے نازل ہوئی ہے۔  
میں نے عرض کیا: میں آپ پر قربان، آپ نے تو یہ بہت اہم بات بتائی ہے۔ یہ بھی فرمائیے کہ یہ  
لوگ کب ہلاک ہوں گے؟

آپ نے فرمایا: وہ ہوتے پرے محمد (بن بشیر) اللہ تعالیٰ کا علم وقت معین کرنے والوں کے اوقات  
(بتانے والوں) کے خلاف ہوتا ہے۔ حضرت موسیٰ نے اپنی قوم سے وعدہ کیا (تیس  
دن کا) اور اللہ تعالیٰ کے علم میں دس دن سے زیادہ تھے، مگر یہ بات اللہ نے  
حضرت موسیٰؑ کو نہیں بتائی تھی۔ (موسیٰ کے وعدے کو پورا نہ ہوتا دیکھ کر) موسیٰ کی  
قوم کا فر ہو گئی اور جب وقت وعدہ تجاوز کر گیا تو ان لوگوں کے گوسالہ کی پرستش  
شروع کر دی۔

حضرت یونس علیہ السلام نے اپنی قوم سے عذاب کا وعدہ کیا، مگر اللہ تعالیٰ  
کے علم میں تھا کہ ان لوگوں کو معاف کر دیا جائے گا اور پھر جو کچھ ہوا وہ تمہیں معلوم  
ہے (لہذا صبح وقت تو نہیں بتایا جاسکتا البتہ اتنا یاد رکھو کہ) جب یہ دیکھو کہ  
فادہ کشی ہر طرف چھا گئی اور لوگ کہیں کہ آج رات ہم بغیر کچھ کھائے ہو سو سوتے  
تھے اور جب تم سے ایک شخص کسی رُخ سے لے اور دوسرے وقت وہ شخص کسی  
اور رُخ سے ملے لگے۔

میں نے عرض کیا: فادہ کشی کی بات تو سمجھ میں آگئی، مگر یہ اور رُخ کا کیا مطلب ہے؟

آپ نے فرمایا: مطلب یہ ہے کہ ایک شخص تم سے کشادہ روئی سے ملے مگر جب تم اس سے قرض لینا چاہو تو پھر اس کی وہ کشادہ روئی نہ رہے، تو بس سمجھ لو کہ آسمانی ڈانٹ (رجح) عنقریب پڑنے ہی والی ہے۔“ (غیبۂ نعمانی)

### شکرِ غضب مراد

(۱۲۸)

محمد بن ہمام نے حمید بن زیاد سے، انھوں نے محمد بن علی بن غالب سے، انھوں نے یحییٰ بن عظیم سے، انھوں نے ابو جہیل سے، انھوں نے جابر سے، انھوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا راء امیر المومنین بن نجبر نے، انھوں نے کہا کہ ایک شخص حضرت امیر المومنین علیہ السلام کی خدمت میں آیا اور اس کے ساتھ ابن سودا بھی تھا، اس نے کہا: یا امیر المومنین! یہ شخص اللہ اور اس کے رسول پر جھوٹ لگاتا ہے اور گواہ آپ کو بناتا ہے کہ آپ نے بتایا ہے۔

امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: کیا کوئی بہت لمبی چڑی بات ہے، یہ کیا کہتا ہے؟ اس نے کہا: یہ لشکرِ غضب کا ذکر کرتا ہے۔

آپ نے فرمایا:

”خَلَّ سَبِيلَ الرَّجُلِ: اَوَّلِيكَ تَوَمُّ يَأْتُونَ فِي اخِرِ الزَّمَانِ قَرْعَ كَقَرْعِ الْخَرِيفِ الرَّجُلِ وَالرَّجُلَانِ وَالشَّلَاةِ، فِي كُلِّ قَبِيلَةٍ حَتَّى يَبْلُغَ تِسْعَةَ اَمَّا وَاللَّهِ اِنِّي لَأَعُوْنُ امِيْرَهُمْ وَاسْمُهُ وَمَنَاخٌ رَكَابُهُمْ ثَمَرُ نَضَضٍ وَهُوَ يَقُولُ (بَاقِرًا) بَاقِرًا بَاقِرًا ثُمَّ قَالَ: ذَالِكَ رَجُلٌ مِنْ ذُرِّيَّتِي يَبْقُرُ الْحَدِيثَ بَقْرًا۔“

ترجمہ: ”اس شخص کو نہ روکو چھوڑ دو۔ (شکرِ غضب) ایک قوم ہوگی آخری زمانے میں آئے گی اور وہ برسات کے بادلوں کی طرح ٹکڑے ٹکڑے جمع ہوگی ہر قبیلے سے ایک ایک، دو دو اور تین تین یہاں تک کہ نو نو اس میں ہوں گے۔ بخدا میں تو ان کے سردار کو بھی پہچانتا ہوں، اس کا نام بھی جانتا ہوں اور ان لوگوں کی سواریوں کے باندھنے کی جگہ بھی جانتا ہوں۔“

پھر آپ یہ فرماتے ہوئے چلے: (باقر) باقر باقر اور فرمایا میری ذریت میں سے ایک شخص ہوگا جو حدیث کو کھولے گا جو کھولنے کا حق ہے۔“

(غیبۂ نعمانی)

### دورِ غضب

(۱۲۹)

علی بن حسین مسعودی نے محمد عطار سے، انھوں نے محمد بن حسن رازی سے، انھوں نے محمد بن علی کوئی سے، انھوں نے عبدالرحمن بن ابوحمار سے، انھوں نے یعقوب بن عبداللہ اشعری سے، انھوں نے عتبہ بن سعدان بن یزید سے، انھوں نے احنف بن قیس سے اور احنف کا بیان کہ ایک مرتبہ میں اپنی ایک ضرورت کے لیے حضرت ابوالاکہ امام علی علیہ السلام کی خدمت میں تھا کہ ابن کوٹا و شیت بن رجب دونوں آگئے اور انھوں نے آپ سے ملنے کی اجازت چاہی۔ حضرت علی نے مجھ سے فرمایا کہ تم نے پہلے ہی اپنی حاجت بیان کر لی، اب اگر کہو تو میں ان دونوں کو بلالوں؟ میں نے عرض کیا: یا امیر المومنین! انھیں بلا لیجیے۔

آپ نے ان کو اجازت دی۔ جب وہ دونوں آئے تو آپ نے فرمایا: کیا امر داعی ہوا جو تم دونوں حسد و را میں میرے خلاف جنگ کے لیے نکل کھڑے ہوئے؟ انھوں نے کہا: ہم چاہتے تھے کہ آپ غیظ و غضب میں آجائیں۔

آپ نے فرمایا: تم دونوں پر وائے ہو، کیا ہمارے عہد حکومت میں غیظ و غضب ممکن ہے؟ یا آئندہ ہو سکتا ہے؟ غضب کا دور تو اس وقت آئے گا جب ایسے ایسے واقعات ہوں گے۔ (غیبۂ نعمانی)

### سفیانی کے دورِ حکومت کی مدت

(۱۳۰)

ابن عقدہ نے محمد بن مفصل بن ابراہیم سے، انھوں نے ابن فضال سے، انھوں نے ثعلبہ سے، انھوں نے عیسیٰ بن امین سے اور عیسیٰ بن امین نے حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا:

”السفیانی من المحتوم وخروجه من اول خروجه الى اخره خمسة عشر: ستة اشهر يقاتل فيها فاذا ملك السكور الخمس ملك تسعة اشهر ولم يزد عليها يوماً۔“ (غیبۂ نعمانی)

ترجمہ: ”سفیان کا خروج ارحمی ہے اور اس کے ابتدائے خروج سے لیکر آخری پندرہ مہینے کی مدت ہوگی، جس میں چھ مہینے وہ جنگ کرتا رہے گا اور جب پانچوں علاقوں پر قابض ہو جائے گا تو نو ماہ حکومت کرے گا، اور اس سے زیادہ وہ ایک دن بھی نہیں کر سکے گا۔“

(غیبۂ نعمانی)

### (۱۳۱) امور کچھ حتمی ہوئیں اور کچھ غیر حتمی

ابن عقده نے قاسم بن محمد بن حسین سے، انھوں نے عیسیٰ بن ہشام سے، انھوں نے محمد بن بشیر احوال سے، انھوں نے ابن جبہ سے، انھوں نے عیسیٰ بن اعمین سے، انھوں نے معلق بن خنیس سے روایت کی ہے اور معلق کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا، آپ فرما رہے تھے کہ

”من الامور محتومہ ومنہ ما لیس بمحتوم ومن المحتوم

خروج السفیانی فی رجب“

ترجمہ ”کچھ امور حتمی ہوتے ہیں اور کچھ امور غیر حتمی اور سفیانی کا خروج حتمی ہے جو ماورج میں ہوگا۔“ (غیبۃ نعمانی)

### (۱۳۲) خروج سفیانی حتمی ہے

ابن عقده نے علی بن الحسن سے، انھوں نے عباس بن عامر سے، انھوں نے عبد اللہ بن بکر سے، انھوں نے زرارہ سے، زرارہ نے عبد الملک بن اعمین سے اور عبد الملک بن اعمین کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا کہ وہاں حضرت امام قائمؑ کا تذکرہ آیا: میں نے عرض کیا کہ میں چاہتا ہوں کہ سفیانی کا خروج نہ ہو اور امام قائمؑ کا ظہور ہو جائے؟ فقال: ”لا والله إني لمن المحتوم الذي لا بد منه“

آپ نے فرمایا: ”نہیں، بخدا بلاشبہ یہ (خروج سفیانی) تو یقیناً حتمی ہے اس کا ہونا لازمی ہے۔“ (غیبۃ نعمانی)

### (۱۳۳) اجل محتومہ اور اجل موقوفہ

ابن عقده نے علی بن حسین سے، انھوں نے محمد بن خالد اصم سے، انھوں نے ابن بکر سے، انھوں نے ثعلبہ سے، انھوں نے زرارہ سے، انھوں نے حران بن اعمین سے، انھوں نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے قول خدا:

”وَلَمَّا قَضَىٰ آجُلُهُ وَأَجَلَ يُسَبِّتُ عَصَافًا“ (سورہ النعام ۲)

کی تفسیر کے بارے میں روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا:

”إنهما أجلان: أجل محتوم وأجل موقوف“

قال له حران: ما المحتوم؟

قال: الذي لا يكون غيره

قال حران: وما الموقوف؟

قال: هو الذي لله فيه المشيئة

قال حران: اني لأرجو أن يكون أجل السفیانی من الموقوف

فقال ابو جعفر: ”لا والله إني من المحتوم“

ترجمہ: ”آپ نے فرمایا: اجل (وقت) دو قسم پر ہے۔ ایک اجل حتمی اور دوسری اجل موقوف۔“

حران نے کہا: اجل حتمی کیا ہے؟

آپ نے فرمایا: اجل حتمی تو یہ ہے کہ اس کے سوا کچھ اور نہ ہوگا۔

حران نے پوچھا: اور اجل موقوف کیا ہے؟

آپ نے فرمایا: اجل موقوف یہ ہے کہ اس میں اللہ کی مشیت اسکو چاہے تو ہو جائے۔

اور اگر نہ چاہے تو نہ ہو، یہ اس کی مشیت پر موقوف ہے۔

حران نے کہا: میں چاہتا ہوں کہ خروج سفیانی امر موقوف ہو۔؟

حضرت ابو جعفرؑ نے فرمایا: نہیں، خدا کی قسم یہ تو امر محتوم ہے۔

(غیبۃ نعمانی)

### (۱۳۴) خروج سفیانی امر حتمی ہے

ابن عقده نے محمد بن سالم سے، انھوں نے عبد الرحمن ازری سے، انھوں نے عثمان بن سعید طویل سے، انھوں نے احمد بن مسلم سے، انھوں نے موسیٰ بن بکر سے، انھوں نے فضیل سے اور انھوں نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے:

قال: ”إن من الامور أمورا موقوفة وأمورا محتومة وإن السفیانی

من المحتوم الذي لا بد منه۔“ (غیبۃ نعمانی)

ترجمہ: ”آپ نے فرمایا: بعض امور موقوفہ اور بعض امور محتومہ (حتمی) ہوتے ہیں اور خروج سفیانی حتمی امور میں سے ہے۔“

### (۱۳۵) خروج سفیانی

محمد بن ہمام نے فزازی سے، انھوں نے عباد بن یعقوب سے، انھوں نے خلاد صالح سے، انھوں نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا:

”السفیانی لابد منه ولا يخرج الا فی رجب“ (خروج سفیانی لازماً اور ماہ رجب میں ہوگا)

فقال له رجل: يا ابا عبد الله! اذا خرج فما حالنا؟

قال: "اِذَا كَانَ ذَلِكَ فَالْكَفَّ"

ترجمہ: ایک شخص نے آپ سے پوچھا: اے ابو عبد اللہ! جب اس کا خروج ہوگا تو اس وقت ہمارا کیا حال ہوگا؟

آپ نے فرمایا: "جب ایسا امر رونما ہو تو تم ہماری ہی طرف رہنا۔"

(غیبہ نعمانی)

محمد بن حسین نے بھی حفصہ اور اس نے عباد سے اسی کے مثل روایت کی ہے۔ (امالی)

### خروج شیعبانی

(۱۳۶)

احمد بن یوزہ نے ابراہیم بن اسحاق سے، انھوں نے عبد اللہ بن حماد انصاری سے، انھوں نے عمرو بن شمر سے، انھوں نے جابر جعفی سے روایت کی ہے اور جابر جعفی کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے سفیانی کے متعلق دریافت کیا تو آپ نے فرمایا:

فقال: "وَأَتَى لَكُمُ بِالسَفْيَانِيِّ، حَتَّى يَخْرُجَ قُبْلَهُ الشَّيْبَانِيُّ يَخْرُجُ

بَارِضَ كَوْفَانٍ يَنْبِغُ كَمَا يَنْبِغُ الْمَاءُ فَيَقْتُلُ وَفَدَ كَمَا فَتَوَقَّعُوا

بَعْدَ ذَلِكَ السَّفْيَانِيُّ، وَخُرُوجُ الْقَائِمِ عَلَيْهِ السَّلَامُ" (غیبہ نعمانی)

آپ نے فرمایا: "تمہیں سفیانی سے کیا مطلب؟ جب تک کہ اس سے پہلے شیعبانی خروج نہ کرے

جو سرزمین کوفان سے اس طرح نکلے گا جس طرح پانی چشمے سے پھوٹ کر نکل پڑتا

ہے اور وہ تمہارے گروہ کو قتل کرے گا۔ اس کے بعد سفیانی کا خروج اور امام قائم

کا ظہور ہوگا۔" (غیبہ نعمانی)

### بنی عباس کی ازسرنو حکومت

(۱۳۷)

محمد بن ہمام نے فراری سے، انھوں نے حسن بن علی بن یسار سے، انھوں نے خلیل بن

راشد سے، اور انھوں نے بطانتی سے، روایت کی ہے۔ بطانتی کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ میں مکہ

سے مدینہ جاتے ہوئے حضرت ابوالحسن امام موسیٰ کاظم بن امام جعفر صادق علیہ السلام کی معیت میں سفر

کر رہا تھا۔ ایک دن آپ نے مجھ سے فرمایا:

"تَوَاتَّ أَهْلُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ خُرُوجَ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ لِسُقْيَتِ

الْأَرْضِ دَمَاءَهُمْ حَتَّى يَخْرُجَ السَّفْيَانِيُّ"

قلت له: يا سيدي! أمره من المحتوم؟

قال: "من المحتوم"، ثم اطرق، ثم رفع رأسه

وقال: "ملك بنو العباس مكر وخدع يذهب حتى لم يبق منه

شيء، ويتجدد حتى يقال: ما مَرَبَ شيءٌ"

آپ نے فرمایا: "خروج سفیانی سے پہلے اگر سارے اہل آسمان و اہل زمین بنی عباس کے مقابلے

میں جنگ کریں تو ان کے خون سے زمین رنگین ہو جائے گی"

میں نے عرض کیا: مولا و آقا! کیا سفیانی کا خروج حتمی ہے؟

آپ نے فرمایا: "ہاں" یہ امر حتمی ہے۔"

پھر سر اقدس جھکا کر ذرا خاموش ہو گئے، اس کے بعد سر اقدس بلند کیا اور فرمایا:

"بنی عباس نے رکاری اور فریب کاری سے حکومت حاصل کی ہے اور وہ ان کے

ہاتھ سے اس طرح نکل جائے گی جیسے اس سے قبل کچھ تھا ہی نہیں، اس کے بعد

ازسرنو ان کی حکومت اس طرح قائم ہو جائے گی جیسے کچھ گیا ہی نہ تھا۔"

(غیبہ نعمانی)

### امیر محموم میں بداء ہے، میعاد میں نہیں

(۱۳۸)

محمد بن ہمام نے محمد بن (احمد بن) عبد اللہ خالنجی سے، انھوں نے داؤد بن الوائغ

سے روایت کی ہے، ان کا بیان ہے کہ میں ایک مرتبہ حضرت ابو جعفر امام محمد تقی بن امام علی الرضا علیہ السلام

کی خدمت میں حاضر تھا۔ وہاں سفیانی اور اس کے متعلق جو روایات مشہور ہیں ان کا تذکرہ شروع ہوا کہ

اس کا خروج حتمی ہے، تو میں نے ان جناب سے عرض کیا: امیر محموم (حتمی امر) میں بھی اللہ تعالیٰ کیلئے

بداء (حکم جدید) ممکن ہے؟

قال: "نعم، قلنا له: فنحن ان يبعدو الله في القائل؟"

قال: "القائل من الميعاد"

آپ نے فرمایا: "ہاں" بداء (حکم جدید ممکن ہے)

میں نے عرض کیا: مجھے تو ڈر ہے کہ ظہور امام قائم کے متعلق اللہ تعالیٰ بداء نہ کرے؟

آپ نے فرمایا: "امام قائم کے لیے بداء نہیں (حکم جدید نہیں) ہے اس لیے کہ یہ میعاد کے متعلق ہے"

(والله لا يخلع وعده)

اور اللہ خلاف وعدہ نہیں کرتا

وقوله تعالى "ان الله لا يخلع الميعاد" (بیشک اللہ میعاد کی مخالفت نہیں کرتا) (غیبہ نعمانی)



### حکومت بنی عباس میں خروج سفیانی ہوگا

(۱۳۹)

علی بن احمد نے عبید اللہ بن موسیٰ سے، انھوں نے احمد بن ابی حمزہ سے، انھوں نے محمد بن علی قرشی سے، انھوں نے حسن بن ابراہیم سے روایت کی ہے اور حسن بن ابراہیم کا بیان ہے کہ میں نے ایک مرتبہ حضرت ابوالحسن امام علی الرضا علیہ السلام سے عرض کیا: اللہ آپ کو سلامت رکھے، لوگ کہتے ہیں کہ جب بنی عباس کی حکومت چلی جائے گی تو سفیانی کا خروج ہوگا؟

قال: "كذبوا ان الله ليقوم وان سلطانهم لقائم"

آپ نے فرمایا: "وہ غلط کہتے ہیں کہ اس کا خروج ہوگا۔ اور بیشک ان ہی کی سلطنت میں خروج ہوگا" (یعنی اس سلطنت بنی عباس میں نہیں بلکہ دوبارہ جب ان کی سلطنت قائم ہوگی تب سفیانی کا خروج ہوگا۔)

(غیبہ نغانی)

### بنی عباس اور مروانیوں میں جنگ

(۱۴۰)

احمد بن ہودہ نے ابراہیم بن اسحاق سے، انھوں نے عبید اللہ بن حماد سے، انھوں نے حسین بن ابوالعدا سے، انھوں نے ابن ابی یعفر سے روایت کی ہے ابن ابی یعفر کا بیان ہے کہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ:

"ان لول العباس وللمرواني لوقعة بقرقيسا يشيب فيها الغلام الحزور، ويرفع الله عنهم النص ويوحى الى طير السماء سباع الارض: اشبعي من لحوم الجبارين ثمر يخرج السفیانی" ترجمہ: "بنی عباس اور مروانیوں کے درمیان مقام قرقيسا میں ایسی جنگ چھڑے گی کہ اس میں نوجوان (بڑے) بوڑھے ہو جائیں گے، اور اللہ تعالیٰ ان لوگوں کے درمیان سے فتح و نصرت کو اٹھائے گا، اور طائرانِ فضا (آسمانی) اور زمین کے درندوں کی ہون و حی کرے گا کہ ان جباروں (ظالموں) کے گوشت سے اپنا پیٹ بھرو۔ اس (واقعے) کے بعد سفیانی خروج کریگا۔"

(غیبہ نغانی)

### سفیانی کا عہد حکومت صرف نو ماہ

(۱۴۱)

ابن عقیقہ نے علی بن حسن تیملی سے، انھوں نے عباس بن عامر ابن ربیع سے،

انھوں نے محمد بن ربیع اقرع سے، انھوں نے ہشام بن سالم سے، انھوں نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق بن امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا:

"اذا استولى السفیانی علی الکورا الخمس فعذوا له تسعة

اشهر" و زعمه هشام ان الکورا الخمس دمشق و فلسطین و الاردن

و حمص و حلب (غیبہ نغانی)

آپ نے فرمایا: "جب سفیانی پانچ علاقوں پر قابض ہو جائے گا تو اس کے لیے نو مہینے شمار کرو

(اس کے بعد وہ ختم ہو جائیگا)"

(ہشام کا خیال ہے کہ پانچ علاقوں سے مراد، دمشق، فلسطین، اردن، حمص

اور حلب ہے۔)

### خروج سفیانی اور اس کا حشر

(۱۴۲)

علی بن احمد نے عبید اللہ بن موسیٰ سے، انھوں نے عبید اللہ بن محمد سے، انھوں نے محمد بن خالد سے، انھوں نے حسن بن مبارک سے، انھوں نے ابوالاسحاق بہدانی سے، انھوں نے حارث سے، انھوں نے حضرت ابوالاثر امام علی بن ابوطالب علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا:

"المهدی أقبل جعد بحدّة خال یكون مبداه من قبل

المشرق، و اذا كان ذلك خرج السفیانی فیملک قدر

حمل امرأة تسعة اشهر یخرج بالشام فینقاد له اهل الشام

الا طوائف من المقیمین علی الحق، یعضهم الله من الخرج

معه، و یأتی بالمدينة بجیش جرّار، حتی اذا انتهی الی

بیداء المدينة خسف الله به و ذلك قول الله عزوجل فی

کتابه: "و لو ترى اذ فرعون اقلد قوت و اخذ دامن

مکابن قریب" (سورة السبا آیت ۵۱)

ترجمہ: "امام مہدی کی آنکھیں ابھری ہوتی، بال گھنگھریالے اور رخسار پر ایک تل ہوگا

وہ مشرق سے ظہور کریں گے۔ جب ایسا ہوگا تو سفیانی شام میں خروج کرے گا اور

ایک عورت کے مت حمل کے برابر یعنی نو ماہ حکومت کریگا۔ تمام اہل شام اسکی

اطاعت کر لیں گے سوائے چند کے جو حق پر قائم رہیں گے اور اللہ تعالیٰ انھیں

سفیانی کے ساتھ خروج سے بچالے گا اور وہ ایک فوج بھرا لیکر مدینہ کی طرف بڑھے گا

جب مدینہ سے متصل بیابان میں پہنچے گا تو بیابان کی زمین شق ہو جائے گی اور سارا لشکر اس میں دھنس جائے گا۔ اسی کے متعلق اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں ارشاد فرمایا ہے:

”اور اے کاش، تم دیکھتے اُن (باطل پرستوں) کو، جب وہ گھبرائے ہوئے ہوں گے اور کوئی جائے فرار نہ پائیں گے اور قریب ہی سے انھیں لے لیا جائیگا (لے لیے جائیں گے)۔“ (ترجمہ سورہ سبا آیت ۵۱)

(غیبۂ نغمانی)

### خروج یمانی اور سفینی کی مثال

(۱۴۳)

علی بن احمد نے عبید اللہ بن موسیٰ سے، انھوں نے ابراہیم بن ہاشم سے، انھوں نے ابن ابی عمیر سے، انھوں نے شام بن سالم سے اور شام نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا:

”الیمانی والسفینی کفر سنی رِهان“  
 ”(خروج) یمانی اور سفینی (کی مثال) ایسی ہے جیسے گھوڑ دوڑ کے دو گھوڑے“ یعنی دونوں کا خروج ساتھ ساتھ ہوگا۔ (غیبۂ نغمانی)

### ظہور کی علامات

(۱۴۴)

علی بن احمد نے عبید اللہ بن موسیٰ سے، انھوں نے محمد بن موسیٰ سے، انھوں نے احمد بن ابی احمد سے، انھوں نے اسماعیل بن عیاش سے، انھوں نے مہاجر بن حلیم سے، انھوں نے مغیرہ بن سعد سے، انھوں نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا:

”اذا اختلف رمحان بالشام لم تزل الا عن آية من آیات الله“ قبیل: دواھی یا امیر المومنین؟

قال: ”رجفة تكون بالشام ميهلك فيها اكثر من مائة الف يجعله الله رحمة للمومنين وعذابا على الكافرين فاذا كان كذلك فانظروا الى اصحاب البراذين الشهب المحذوفة والرايات الصفرة تقبل من المغرب حتى تحل الشام وذلك عند الجوع الاكبر والموت الاحمر فاذا كان ذلك فانظروا خسف قرية من قري دمشق يقال لها

حرشا (خریشا) فاذا كان ذلك خرج ابن اكلة الاكباد من الوادي حتى يستوي على منبر دمشق فاذا كان ذلك فانظروا خروج المهدي ۴“

(غیبۂ نغمانی)

ترجمہ: ”جب شام میں دوزخ سے نکلے گا تو اللہ کی نشانوں میں سے ایک نشانی منجلی (اور واضح) ہوگی۔“

میں نے عرض کیا: یا امیر المومنین! وہ کیا ہوگی؟

آپ نے فرمایا: ”شام میں زلزلہ آئے گا جس میں ایک لاکھ سے زیادہ آدمی ہلاک ہوں گے۔ یہ زمین کے لیے رحمت اور کافروں کے لیے عذاب ہوگا۔ جب ایسا ہو تو تم دیکھو گے کہ مغرب کی جانب سے کچھ لوگ ایسے سرخ گھوڑوں پر سوار ہو کر آئیں گے جن کے چھوٹے چھوٹے کان اور چھوٹی چھوٹی دم ہوں گی اور زرد جھنڈے ہوں گے، پھر قتل کا بازار گرم ہوگا اور چیخ و پکار مچے گی، جب ایسا ہو تو تم دیکھو گے کہ دمشق کے قریبوں میں سے ایک قریہ زمین میں دھنس گیا ہوگا جس کا نام ”حرشا (خریشا) ہے۔ جب ایسا ہوگا تو ہندہ جگر غوارہ کا فرزند وادی سے فروغ کرے گا اور اگر منبر دمشق پر بیٹھے گا اور جب ایسا ہو تو اُس وقت امام جہدی علیہ السلام کا انتظار کرو۔“ (غیبۂ نغمانی)

### شکر سفینی

(۱۴۵)

محمد بن ہمام نے فزاری سے، انھوں نے حسن بن وہب سے، انھوں نے اسماعیل بن ابان سے، انھوں نے یونس بن یعقوب سے روایت کی ہے یونس کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ:

”اذا خرج السفینی بیعت جیشا الینا وجیشا الیکم فاذا کان كذلك فاستنوا علی صعب وذلول“

(غیبۂ نغمانی)

آپ نے فرمایا: ”جب سفینی خروج کرے گا تو ایک لشکر ہماری جانب اور ایک لشکر تم لوگوں کی طرف بھیجے گا۔ جب ایسا ہو تو تم لوگ ہماری جانب چلے آنا۔“

### سفینی کا حلیہ اور اوصافِ رذیلہ کا ذکر

(۱۴۶)

ابن عقدہ نے حمید بن زیاد سے، انھوں نے علی بن صباح سے، انھوں نے ابو علی حسن بن محمد سے، انھوں نے جعفر بن محمد سے، انھوں نے ابراہیم بن عبد الحمید سے، انھوں نے ابو ایوب خزاز

ہے، انھوں نے محمد بن مسلم سے اور انھوں نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کیا ہے کہ آپ نے فرمایا:

”السفیانی احمر اشقر اذرق لم یعبدا الله قط ولم یرمک ولا المدینة قط یقول: یارب ثاری والنار، یارب ثاری والنار“ ترجمہ ”سفیانی، سرخی مائل بھورے اور نیلے رنگ کا ایک آدمی ہوگا جس نے نہ کبھی اللہ کی عبادت کی ہوگی اور نہ اُس نے کبھی مکہ و مدینہ دیکھا ہوگا اور بار بار کہے گا ”پروردگار میں انتقام لوں گا خواہ میں جہنم میں چلا جاؤں۔ پروردگار میں انتقام لوں گا خواہ میں جہنم ہی میں چلا جاؤں۔“ (غنیۃ لغائی)

### علامہ ظہورِ قدرے تفصیل

(۱۲۶)

روضۃ الکافی میں محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، انھوں نے اپنے بعض اصحاب اور علی بن ابراہیم سے، علی بن ابراہیم نے اپنے والد سے، انھوں نے ابن ابی عمیر سے، انھوں نے محمد بن ابی حمزہ سے، انھوں نے حران سے روایت کیا ہے کہ ایک مرتبہ حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق کے ساتھ شیعوں کی حالت زار کا ذکر آیا تو آپ نے خود اپنا حال بیان فرمایا:

فقال ۲: ”انی سرت مع اخی جعفر (المنصور) وهو فی مرکبہ وهو علی فرس و بین یدیه خیل ومن خلفہ خیل وأنا علی حمار الی جانبہ“ فقال لی: یا ابا عبد الله! قد کان ینبغی لك ان تفرج بما اعطانا الله من القوة وفتقر لنا من العز ولا تخبر الناس انک احمق بهذا الامر منا واهل بیتک فتغربنا بک وبهم۔ قال: فقلت: ومن رفع هذا الیک عتی فقد کذب۔

فقال: اتحلفت علی ما تقول

ترجمہ ”ایک مرتبہ ابو جعفر منصور (دوایقی) اپنے لاؤ لشکر کے ساتھ کہیں جا رہا تھا اسکے آگے اور پیچھے سواروں کا دستہ تھا۔ وہ خود گھوڑے پر سوار تھا اور میں اُس کے پہلو میں ایک گدھے پر سوار تھا۔ اسی دوران وہ میری طرف متوجہ ہوا اور بولا بے ابو عبد الله! اللہ تعالیٰ نے ہمیں جو قوت و عزت عطا کی ہے اس پر آپ کو خوش ہونا چاہیے، نہ کہ آپ یہ کہیں کہ تم اور تمہارے اہل بیت اس حکومت کے ہم لوگوں سے زیادہ اس حکومت کے ہمدرد ہیں اس سے تو ہم ان کے اور تمہارے ساتھ بری پرچہ روئے ہیں میں نے کہا: کیا تمہیں بولا اُس نے کہا: حلف ہے کہو:

قال: فقلت: ان الناس سحرة۔ یعنی۔ یحبتون ان یفسدوا قلبک علی۔ فلا تمکنہم من سماعک فانما الیک احوج منک الینا۔ فقال لی: تذکر یوم سالتک: ”هل لنا ملک؟“ نعم، طویل عریض شدید فلا تنزلون فی معملۃ من امرکم، وفسحة من دنیاکم حتی تصیبوا منا وها حراماً فی شہر حرام فی بلد حرام؟“ فعرفت انہ قد حفظ الحدیث:

فقلت: لعل الله عز وجل ان یکفیک فانی لم اخصک بهذا انتما هو حدیث رویتہ۔ ثمر لعل غیرک من اهل بیتک ان یتولی ذالک فسکت عتی۔

ترجمہ ”میں نے کہا: لوگ بہت شعبہ باز ہیں اور وہ یہ چاہتے ہیں کہ تمہارے دل میں میری طرف سے برائی ڈالیں۔ تم ”ان سنی سنائی باتوں پر اعتبار نہ کرو اس لیے کہ جتنی تمہیں میری ضرورت ہے اس سے زیادہ مجھے تمہاری ضرورت ہے۔“

منصور نے کہا: کیا آپ کو یاد ہے ایک دن میں نے آپ سے دریافت کیا تھا کہ کیا ہم لوگوں کے لیے حکومت ہے؟ آپ نے کہا تھا کہ ہاں، بڑی لمبی چوڑی حکومت ہوگی اور تم لوگوں کو اس کے لیے اللہ کی طرف سے بہت ملے گی۔ اور تمہاری دنیا میں تمہیں کشادگی ملے گی، یہاں تک کہ تم لوگ شہر محترم (مدینہ) کے اندر زیادہ محترم میں ہمارے ایک محترم شخص کا خون بہاؤ گے۔؟

پس میں سمجھ گیا کہ میری وہ بات اس کو یاد ہے اس لیے میں نے جواب دیا۔ پھر تو میری صفائی کے لیے یہی بات تمہارے لیے کافی ہوئی چاہیے، اور یہ بات ہر طرف سے متعلق نہیں ہے بلکہ میں نے ایک حدیث کی روایت کی تھی ہو سکتا تھا کہ تمہارے ہی خاندان میں سے کسی اور شخص کو یہ حکومت ملتی۔۔۔۔۔ یہ سن کر وہ خاموش ہو گیا۔

فلما رجعت الی منزلی اتا فی بعض موالینا، فقال: جعلت فداک واللہ لقد رايتک فی مرکب اخی جعفر وانت علی حمار وهو علی فرس وقد اشرت علیک بکلمتک کانتک نعتہ: فقلت بیخی و بین نفسی: هذا حجة الله علی الخلق وصاحب هذا الامر الذی یقتدی بہ وهذا الآخر یعمل بالجدور ویقتل اولاد الانبیاء وسفک الدماوی الارض بدلاً لریح الله وهو فی مرکبہ وانت علی حمار فدخلنی

من ذالك شلق حتى خفت على ديني ونفسي -

قال: فقلت: لو رايت من كان حولي، وبين يدي ومن خلفي وعن يميني وعن شمالي من الملائكة لاحتقرته واحتقرت ما هو فيه - فقال: الآن سكن قلبي - ثم قال: الى متى هؤلاء يملكون؟ او متى الراحة منهم؟

فقلت: أليس تعلم ان لكل شئ مدته؟ قال: بلى

فقلت: هل ينفعك عليك؟ ان هذا الامر اذا جاء كان اسرع من طرفة العين. انك لو تعلموا الهدى عند الله عز وجل وكيف هي كنت لهدأ شدة بغضا ووجدت وجه اهل الارض ان يدخلوه في اشد ما هم فيه من الؤلم لم يقدر دافلا يستغفر تلك الشيطان فان العزة لله ولرسوله وللمؤمنين ولكن المنافقين لا يعلمون -

الا تعلم ان من انتظرا مرنا وصبر على ما يرى من الاذى والنحو هو غدا في زموتنا -

(الف) فاذا رايت الحق قد مات وذهب اهله ورايت الجور قد شمل البلاد، ورايت القرآن قد خلق واحداث فيه ما ليس فيه ووجه على الاهواء، ورايت الذين قد انكفأ كما ينكفي الاناء

(ز) ورايت اهل الباطل قد استعلوا على اهل الحق ورايت الشر ظاهرا لا ينهي عنه ويعد راصحابه ورايت الفسق قد ظهر واكتفى الرجال بالرجال والنساء بالنساء ورايت المؤمن صامتا لا يقبل قوله: ورايت الفاسق بكذب ولا يرد عليه كذبه وفريته ورايت الصغير يستحق بالكييد، ورايت الارحام قد تقطعت ورايت من يمتدح بالفسق يضحك منه ولا يرد عليه قوله -

(ح) ورايت يعطى ما تعطى المرأة، ورايت النساء يتزوجن النساء

ورأيت النساء قد كثر، ورايت الرجل ينفق المال في غير طاعة الله فلا ينهي ولا يؤخذ على يديه ورايت الناظر يتعوذ بالله مما يرى المؤمن فيه من الاجتهاد، ورايت الجار يؤذي جاره وليس له مانع -

(٣) ورايت الكافر فرحا لما يرى في المؤمن مراحا لما يرى في

الارض من الفساد، ورايت الخمر تشرب علانية ويجمع عليها من لا يخاف الله عز وجل، ورايت الامر بالمعروف ذليلا ورايت الفاسق فيما لا يحب الله قويا محمودا، ورايت اصحاب الايات يحرقون ويحتقر من يحبهم، ورايت سبيل الخير منقطعاً وسبيل الشر مسلوكا، ورايت بيت الله قد عطل و يؤمر بتركه، ورايت الرجل يقول ما لا يفعله -

(٤) ورايت الرجال يتسمنون للرجال والنساء للنساء ورايت الرجل معيشته من ديرة، ومعيشة المرأة من فرجها ورايت النساء يتخذن المجالس كما يتخذها الرجال -

(٥) ورايت التائيت في ولد العباس قد ظهر واظهر والخصا وامتشطوا كما تمتشط المرأة لزوجها، واعطوا الرجال الاموال على فروجهم، وتنوفس في الرجل وتغاي عليه الرجال وكان صاحب المال اعز من المؤمن، وكان الربا ظاهرا لا يغير وكان الزنا بمتدح به النساء -

(٦) ورايت المرأة تصانع زوجها على نكاح الرجال ورايت

اكثر الناس وخير بيت من يساعد النساء على فسقهن ورايت المؤمن مخزونا محتقرا ذليلا، ورايت البدع والزنا قد ظهر، ورايت الناس يعتدون بشاهد الزور ورايت الحرام يحلل، ورايت الحلال يحرم، ورايت الدين بالزأى، وعطل الكتاب واحكامه، ورايت الليل لا يستخفى به من العورة على الله -

(٧) ورايت المؤمن لا يستطيع ان ينكر الا بقلبه، ورايت

العظيم من المال ينفق في سخط الله عز وجل -

(٨) — ورأيت الولاة يقرّبون اهل الكفر ويباعدون اهل الخير، ورأيت الولاة يرتشون في الحكم، ورأيت الولاية قبالة لمن زاد -

(٩) — ورأيت ذوات الارحام يكرهن، ويكتفى بهن ورأيت الرجل يقتل على ( التهمة وعلى ) الظنة ويتأير على الرجل الذكر قيذله نفسه وماله، ورأيت الرجل يعير على إتيان النساء، ورأيت الرجل يأكل من كسب امرأته من الفجور، يعلم ذلك وقيم عليه، ورأيت المرأة تقهر زوجها، وتعمل ما لا يشتهي وتنفق على زوجها -

(١٠) — ورأيت الرجل يكرى امرأته وجاريته ويرضى بالثدي من الطعام والشراب، ورأيت الايمان بالله عز وجل كثيرة على الزور، ورأيت القمار قد ظهر، ورأيت الشراب تباع ظاهراً ليس عليه مانع، ورأيت النساء يبذلن أنفسهن لأهل الكفر، ورأيت الملاهي قد ظهرت يمز بها لا ينعها أحدٌ أحدًا، ولا يجترى أحد على منعها ورأيت الشرهين يستذلّه الذي يخاف سلطانه، ورأيت أقرب الناس من الولاة من يمتدح بشت من اهل البيت، ورأيت من يحبنا يزور ولا يقبل شهادته، ورأيت الزور من القول يتنافس فيه -

(١١) — ورأيت القرآن قد ثقل على الناس استماعه، وخفت على الناس استماع الباطل ورأيت الجار يكرى الجار خوفاً من لسانه، ورأيت الحدود قد عطلت وعمل فيها بالاهواء، ورأيت المساجد قد زخرفت، ورأيت أصدق الناس عند الناس المفتري الكذب، ورأيت الشر قد ظهر والسعي بالنميمة، ورأيت البغي قد فشا، ورأيت

(١٢) — ورأيت طلب الحج والجهاد لغير الله، ورأيت السلطان يذلّ للكافرين، ورأيت الخراب قد أديل من العون، ورأيت الرجل معيشته من بخس المكيال والميزان ورأيت سفك الدماء يستخف بها -

(١٣) — ورأيت الرجل يطلب الرئاسة لعرض الدنيا ويشهر نفسه بغبث اللسان ليتقى وتسند اليه الامور، ورأيت الصلاة قد استخف بها، ورأيت الرجل عنده المال الكثير لم يركه منذ ملكه، ورأيت الميت ينشر من قبره ويؤدي وتباع أكفانيه ورأيت الهرج قد كثر -

(١٤) — ورأيت الرجل يسمى نشوان، ويصبح سكران لا يهتم بما ( يقول ) الناس فيه ورأيت البها توترنكج، ورأيت البها توترنكج بعضها بعضاً، ورأيت الرجل يخرج الى مصلاه ويرجع وليس عليه شيء من ثيابه، ورأيت قلوب الناس قد قست وجهدت أعينهم وثقل الذكركم عليهم ورأيت السحت قد ظهر يتنافس فيه، ورأيت المصلي إنما يصلي ليراة الناس -

(١٥) — ورأيت الفقيه يتفقه لغير الدين يطلب الدنيا والرئاسة، ورأيت الناس مع من غلب، ورأيت طالب الحلال يذم ويغير، وطالب الحرام يمدح ويعظم ورأيت الحرمين يعمل فيهما بما لا يحب الله لا ينعهم مانع ولا يحول بينهم وبين العمل القبيح أحد ورأيت المعارف ظاهرة في الحرمين -

(١٦) — ورأيت الرجل يتكلم بشيء من الحق ويأمر بالمعروف وينهى عن المنكر فيقوم اليه من ينصحه في نفسه فيقول هذا عنك موصوع، ورأيت الناس ينظر بعضهم لبعض ويتقصدون باهل الشرور، ورأيت مسلك الخير وطريقه خالياً لا يسلكه أحد، ورأيت الميت يهترء به فلا يغفر له أحد

(۱۷) — ورأيت كل عام يحدث فيه من البدعة والشئ أكثر مما كان ، ورأيت الخلق والمجالس لا يتابعون إلا الأغنياء ورأيت المحتاج يعطى على الضحك به ، ويرحم بغير وجه الله ، ورأيت الآيات في السماء لا يفرح لها أحد ، ورأيت الناس يتسافدون كما تسافد البهائم ، لا ينكر أحد منكراً يخوفنا من الناس ، ورأيت الرجل ينفق الكثير في غير طاعة الله ، وينع اليسير في طاعة الله .

(۱۸) — ورأيت العقوق قد طهر ، واستخفت بالوالدين ، وكان من أسوء الناس حالاً عند الولد ويفرح بأن يفترى عليهما (۱۹) — ورأيت النساء قد غلبن على الملك وغلبن على كل امر ، لا يؤقى إلا ما لهن فيه هوى ، ورأيت ابن الرجل يفترى على أبيه ، ويدعو على والديه ، ويفرح بموتها ، ورأيت الرجل إذا مر به يوم ولم يكسب فيه الذنب العظيم من فجور أو بخس مكيال أو ميزان أو غشيان حرام أو شرب مسكر كثيراً حزينا يحسب أن ذلك اليوم عليه وضیحة من عمره .

(۲۰) — ورأيت السلطان يحتكر الطعام ، ورأيت اموال ذوي القربى تقسم في الزور ويتقامر بها ويشرب بها الخمر ورأيت الخمر يتد اوى بها ، وتوصف للمرضى ويستشفى بها ، ورأيت الناس قد استودوا في ترك الامر بالمعروف والنهي عن المنكر وترك التدین به ، ورأيت رياح المنافقين واهل النفاق رائحة ، ورياح اهل الحق لا تحرك .

(۲۱) — ورأيت الاذان بالاجر والصلاة بالاجر ، ورأيت المساجد محتشية من لا يخاف الله مجتمعون فيها للغبية واكل لحوم اهل الحق ويتواصفون فيها شراب المسكر ، ورأيت السكران ان يصلى بالناس فهو لا يعقل ولا يشان بالسكر

واذا سكر اكرم واتقى وخيف ، وترك لا يعاقب ويعذر بسكرة .

(۲۲) — ورأيت من اكل اموال اليتامى يحدث ، ورأيت القضاة يقضون بخلاف ما امر الله ، ورأيت الولاة ياتمنون الخونة للطمع ، ورأيت الميراث قد وضعت الولاة لاهل الفسوق والجرعة على الله يأخذون منهم ويخلونهم وما يشتهون ، ورأيت المنابر يؤمر عليها بالتقوى ولا يعمل القائل بما يأمر .

(۲۳) — ورأيت الصلاة قد استخفت بأوقاتها ، ورأيت القصة بالشفاعة لا يراد بها وجه الله وتعطى لطلب الناس ، ورأيت الناس همهم بطونهم وفروجهم لا يبالون بما أكلوا وبما نكحوا ، ورأيت الدنيا مقبلة عليهم ورأيت اعلام الحق قد درست .

(هدايت) — فكن على حذر واطلب من الله عز وجل النجاة واعلم ان الناس في سخط الله عز وجل (وانما يهملهم لا يريد اذ بهم) ، فكن مترقباً ! واجتهد ليوالك الله عز وجل في خلاف ما هم عليه ، فان نزل بهم العذاب وكنت فيهم ، عجلت الى رحمة الله ، وإن آخرت ابتداو كنت قد خرجت منها فيه ، من الجرعة على الله عز وجل واعلم ان الله لا يضيع أجر المحسنين : وَاِنَّ رَحْمَةَ اللَّهِ قَرِيبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِينَ .

ترجمہ :

”اب جب میں اپنے گھر واپس ہوا ، تو میرا ایک دوست دیر سے پاس آیا اور بولا : (مولا آقا) میں آپ پر قربان ، میں نے ابوجعفر (منصور دوانیقی) کے گھوڑ سواروں کے درمیان اور اس کی ہر کانی میں آپ کو دیکھا کہ آپ تو گدھے پر سوار ہیں اور وہ گھوڑے پر ۔ اور وہ آپ سے اس طرح (کبر و نخوت کے انداز میں) مڑبڑ کر آپ سے باتیں کر رہا تھا گویا آپ اُس کے ماتحت و ملازم ہیں ، معاً میں نے

اپنے دل میں کہا کہ یہ تو ساری مخلوق پر اللہ کی طرف سے رحمت ہے اور ایسے صاحبِ ایم ہیں جن کی اقتدار کی جاتے اور یہ (مکنت و بدبخت) ظلم پرور، انبیاء کی اولاد کو قتل کرتا ہے اور زمین پر خون بہاتا ہے جو اللہ عزوجل کو ناپسند ہے، اپنے گھوڑے پر سوار ہے، اور یہ (دام) گدھے پر۔ یہ دیکھ کر میرے دل میں شکسا پیدا ہوا اور خطرہ بھی لاحق ہوا کہ میں بیدین نہ ہو جاؤں۔؟

پس میں نے کہا: ”کاش، تم میرے آگے، میرے پیچھے اور میرے راست و چپ ملا کر کی فوج دیکھ لیتے تو تمہاری نظریں ابو جعفر (منصور دوانیقی) اور اس کا وہ سارا لاشکر حقیر اور بیچ ہو جاتا۔

یہ سنا کر اس نے کہا، جی ہاں، اب میرے دل کو سکون میسر ہوا ہے، مگر یہ بھی تو فرمائیے کہ یہ سب لوگ کب تک حکومت کرتے رہیں گے؟ اور ان ظالموں سے کب چھٹکارا نصیب ہوگا؟

میں نے کہا: کیا تم نہیں جانتے کہ ہر شے کی ایک مدت مقرر ہے؟  
اُس نے کہا: جی ہاں۔

میں نے کہا: پھر اگر تمہیں مزید معلوم ہو جائے تو اُس سے ملو کیا فائدہ ہوگا۔ اور سو! وقت جب آئے گا تو بس پلک جھپکنے سے بھی کم عرصے میں (سب معاملہ درہم و برہم ہو جائیگا) کاش تمہیں یہ معلوم ہو جاتا کہ اللہ عزوجل کی نظریں یہ لوگ کتنے بُرے اور بدبخت ہیں تو پھر تم ان سے اس سے بھی زیادہ نفرت کرنے لگتے، اور اگرچہ یہ لوگ شدید گناہوں میں مبتلا ہیں مگر اس کے باوجود اگر تم اور تمام اہل زمین ملکر ان کی حکومت کو ختم کرنے کی کوشش کریں تو بھی ختم نہیں کر سکتے (اس لیے کہ ان کے لیے مدت مقرر ہے) لہذا: دیکھو! کہیں شیطان تمہیں فریب میں مبتلا نہ کر دے اور عزت تو صرف اللہ اور اس کے رسول اور مومنین کے لیے ہے لیکن منافقین اس کو نہیں سمجھتے۔

کیا تمہیں نہیں معلوم: جو شخص چارے صاحب امر کا انشکار کرے اور وہ خوف اور اذیتیں جو وہ دیکھ رہا ہے ان پر صبر کرے تو وہ کل (بروز قیامت) ہمارے گروہ میں ہوگا۔  
(اب سوال یہ کہ ہمارا صاحب امر کب آئے گا) تو سنو!

ترجمہ (الف) ”جب تم دیکھو کہ حق بالکل بے جان ہو چکا ہے اور اہل حق دنیا سے رخصت ہو گئے اور دیکھو کہ ظلم و جور کا ابادل سارے شہروں پر چھا گیا ہے، جب دیکھو کہ قرآن مجید کو فرسودہ و کتاب کہنے سمجھ لیا گیا ہے اور اس میں وہ نئی نئی باتیں پیدا کی جا رہی ہیں جو ہیں

نہیں ہیں اور اپنی خواہشات کے مطابق اس کی توجیہات بیان کی جا رہی ہیں، اور جب دیکھو دین کو اس طرح الٹ پلٹ دیا گیا ہے جس طرح بالی کو الٹ پلٹ دیا جاتا، اور جب دیکھو کہ اہل باطل، اہل حق پر چھلگے نہیں، اور جب دیکھو کہ بُرائیاں کھلے عام ہو رہی ہیں اور اُنہیں کوئی روکنے والا نہیں ہے اور بُرائی کرنے والا عزت بھی نہیں چاہتا، اور جب دیکھو کہ فسق و فجور کھلم کھلا ہو رہا ہے، اور مرد پرورد، اور عورت پر عورت اکتفا کر رہی ہے، اور دیکھو کہ مومن بیچارہ اور خاموش ہو کر رہ گیا ہے اس کی بات کوئی نہیں مانتا، اور دیکھو کہ فاسق جھوٹ بول رہا ہے اور اس کی تردید نہیں کی جاتی۔ اور دیکھو کہ چھوٹے بڑوں کی تحقیر کر رہے ہیں، اور دیکھو کہ قطع رحم کیا جا رہا ہے اور دیکھو کہ فسق و فجور کی تعریف اور مدح کی جا رہی ہے اور کوئی اس کی تردید کرنے والا نہیں ہے۔

(۲) اور دیکھو کہ بڑوں کو بھی اس طرح مہر دیا جا رہا ہے جیسے عورت کو مہر دیا جاتا ہے، اور عورتیں، عورتوں سے تزویج و نکاح کرتی ہیں، اور دیکھو کہ عورتوں کی کثرت ہو گئی ہے، اور دیکھو کہ مرد اپنا مال غیر اطاعتِ خدا میں صرف کر رہے ہیں مگر انہیں منع نہیں کیا جاتا، ان کا ہاتھ نہیں پکڑا جاتا، اور دیکھو کہ ایک پڑوسی دوسرے پڑوسی کو ستا رہا ہے اور کوئی مانع نہیں ہے۔

(۳) اور جب دیکھو کہ مومن کا حال زار دیکھ کر کافر خوش ہو رہا ہے اور وہ زمین پر فتنہ و فساد دیکھ کر شخی سے اتر رہا ہے، اور دیکھو کہ شراب علانیہ پینے جانے لگی ہے اور وہ لوگ جو خوفِ خدا سے نہیں ڈرتے شراب نوشی پر ایکایکے ہیں، اور دیکھو کہ امر بالمعروف (نیکی کا حکم) کرنے والا ذلیل سمجھا جانے لگا، اور فاسق وہ کام کرنے لگا جو اللہ کو پسند نہیں اور اُس کی تعریف کی جاتی ہے، اور دیکھو کہ صاحبانِ آیات، اور اُن سے محبت رکھنے والوں کی تحقیر کی جاتی ہے، اور دیکھو کہ خیر اور نیکی کے راستے بند ہیں اور شر کے راستے کھلے ہوئے ہیں، اور دیکھو کہ اللہ کا گھر بالکل معطل اور اُسے چھوڑنے کا حکم دیا جاتا ہے، اور دیکھو کہ لوگ جو کہتے ہیں اُس پر خود عمل نہیں کرتے۔

(۴) اور جب دیکھو کہ مرد، مرد کے لیے اور عورت، عورت کے لیے آراستہ کی جانے لگی ہیں، بالکل اسی طرح جیسے کسی عورت کو اُس کے شوہر کے لیے آراستہ کیا جاتا ہے، اور دیکھو کہ لوگ اپنے ساتھ (اپنی دُبیوں) بد فعلی کے لیے مال فروغ

کرتے ہیں اور عورتوں نے بے حیائی کو اپنی معیشت قرار دیا ہے، اور دیکھو کہ عورتیں، مردوں کی طرح مجالس میں جاتی ہیں۔

(۵) اور جب دیکھو کہ اولاد عباس میں نسوانیت ظاہر ہو رہی ہے خضاب لگا رہے ہیں اور وہ اس طرح لنگھی کرتے ہیں جس طرح عورتیں اپنے شوہروں کیلئے کرتی ہیں اور لوگوں کو خود سے بدفعی کرنے کیلئے پیسے دیتے ہیں اور ان لوگوں میں آپس میں نفسا نفی کا عالم ہے اور مومن سے زیادہ، دولت مندوں کی عزت کی جاتی ہے، اور سود خوری عام ہے، اس کو عیب نہیں سمجھا جاتا، اور زنا کاری عورتوں کے لیے قابل تعریف (فیشن) ہو گئی ہے۔

(۶) اور جب دیکھو کہ عورت خود اپنے شوہر کو مرد سے بدفعی کرنے کی طرف رغبت دلاتی ہے، اور دیکھو کہ بہترین خاندان (بائی فیملی) وہ سمجھا جاتا ہے جو اپنی عورتوں کی فسق و فجور کے لیے بہت افزائی کرے، اور دیکھو کہ مومن غمرہ ہے اور لوگ اس کو حقیر و ذلیل سمجھتے ہیں، اور دیکھو کہ بدعت اور زنا عام ہے لوگ جھوٹی گواہیوں کے عادی ہو گئے ہیں، حرام کو حلال اور حلال کو حرام کر دیا گیا ہے، قرآن کے احکام معطل کر دیے گئے ہیں، اور دین کو قیاس پر اور بالکل اپنی رائے پر منحول کر دیا ہے، اور اللہ کی نافرمانی اور گناہ کے لیے رات کے پردے کی بھی ضرورت نہیں سمجھی جاتی ہے۔

(۷) اور جب دیکھو کہ مومن زبان نہیں کھول سکتا کہ کسی کو بُرائی سے روک سکے اور وہ اپنے دل ہی دل میں کڑھ رہا ہے، اور دیکھو کہ مال کا ایک بڑا حصہ اللہ عزوجل کی نافرمانی کے لیے خرچ کیا جا رہا ہے۔

(۸) اور جب دیکھو کہ حکام وقت اہل کفر کو اپنے قریب اور اہل خیر (نیکیوں) کو اپنے سے دور رکھتے ہیں، اور احکام جاری کرنے کے لیے بھی رشوت طلب کرتے ہیں اور دیکھو کہ ملازمت اُسے دی جاتی ہے جو زیادہ رشوت دے۔

(۹) اور جب دیکھو کہ عورتیں، عورتوں سے نکاح کرنے لگی ہیں اور اسی پر اتکھا کر رہی ہیں، اور دیکھو کہ مرد صرف تہمت اور شبہ کی بناء پر قتل کیے جاتے ہیں، اور لوگ اپنے ساتھ بدفعی کے لیے رقم بیٹے ہیں، اور دیکھو کہ عورت سے مباشرت کو مرد کے لیے معیوب سمجھا جاتا ہے، اور مرد اپنی عورت سے پیشہ کرتا، اُسی کمائی پر گزارہ کرتا اور باوجود علم کے اس پر راضی رہتا ہے، اور دیکھو کہ عورت اپنے شوہر

کو ڈانٹ ڈپٹ کرتی ہے اور وہ کام کرتی ہے جو شوہر کو ناپسند ہیں اور اپنے شوہر کا خرچ اپنے کسب سے چلاتی ہے۔

(۱۰) اور جب دیکھو کہ مرد اپنی زوجہ یا اپنی کنیز کو کرائے پر چلاتا ہے، اور لقمہ حرام اور شراب کو پسند کرتا ہے، اور اللہ پر ایمان کا اکثر دار و مدار جھوٹ اور مکاری پر ہے، اور کھلے بندوں جو اکیلے جاتے ہیں، کھلم کھلا شراب فروشی ہوتی ہے اور اس کا روکنے والا بھی کوئی نہیں ہے، اور دیکھو کہ عورتیں خود کو کافروں کے حوالے کر رہی ہیں، اور لہو و لعب (کھیل کود، راگ رنگ وغیرہ) عام طور پر جاری ہے اور کوئی روکنے والا ان افعال سے منع کرنے اور روکنے کی جرات نہیں رکھتا، طاقت اور قوت والا شریفوں کو ذلیل کرتا ہے، اور دیکھو کہ والیان سلطنت کا سب سے زیادہ مقرب وہی بن جاتا ہے جو ہم اہل بیت کو بُرا کہے، اور جب ہمارے دوستوں کو جھوٹا اور کتا سمجھا جانے لگا اور ان کی گواہی قبول نہیں کی جاتی، اور جب جھوٹ بولنے اور مکاری کرنے میں ایک دوسرے پر سبقت لیجانے کی کوششیں کی جائیں۔

(۱۱) اور جب دیکھو کہ قرآن مجید کی تلاوت کا سننا لوگوں پر باہ ہے، اور دیکھو کہ سفہائے باطل کا سننا لوگوں کو بہت پسند ہے، ظالم و جابر کا اکرام اُس کا پڑوسی اس لیے کرتا ہے کہ وہ اُس کی زبان سے ڈرتا ہے، اور شریعت کی مقرر کردہ سزائیں معطل ہیں اور ان میں اپنی خواہش کے مطابق عمل ہوتا ہے، اور دیکھو کہ مسجدوں کو خوب آراستہ کیا گیا ہے، اور لوگوں کے نزدیک سب سے زیادہ سچا وہ ہے جو جھوٹ اور افتراء سے کام لیتا ہو، شر اور غیبت و چغلی پوری کھلے عام ہو گئی ہے، بغاوت اور نافرمانی علانیہ ہو رہی ہے، اور غیبت بطور خوشخبری سنائی جاتی ہے۔

(۱۲) اور جب دیکھو کہ حج اور جہاد غیر خدا کی خوشنودی کے لیے کیا جا رہا ہے، اور سلطان وقت ایک کافر کو خوش کرنے کے لیے مومن کو ذلیل کرتا ہے، اور دیکھو کہ تعمیر پر تخریب غالب ہے، اور دیکھو کہ ناپ تول میں کمی اور کھوٹ اور اشیاء میں ملاوٹ لوگوں کی معیشت اور پیشہ بن گیا ہے، اور جب کسی کا خون بہا نامعمولی سی بات ہے۔

(۱۳) اور جب دیکھو کہ لوگ دنیاوی ریاست بڑھانے کے لئے سرکاری حاصل کرتے ہیں، وہ اپنی بدزبانی سے خود کو مشہر کرتے ہیں، تاکہ ان سے ڈرا جائے اور تمام امور میں لوگ بس انہی کی طرف رجوع کریں۔ اور جب دیکھو کہ نماز کا مذاق اڑایا جاتا ہے



اور دیکھو کہ لوگوں نے بہت زیادہ مال جمع کر لیا ہے مگر رکوۃ کبھی ادا نہیں کی اور دیکھو کہ میت کو قبر سے نکال کر اسے اذیت دی جاتی ہے اور اس کا نقیض بیجا جارہا ہے۔ اور دیکھو کہ ہرج مرج میں اضافہ ہو رہا ہے۔ (ملہ، فتنہ و فساد)

(۱۴) اور جب دیکھو کہ لوگ صبح و شام شراب کے نشے میں چور رہتے ہیں اور انہیں پروا نہیں ہے کہ اور لوگ اسے دیکھیں گے، اور دیکھو کہ جانوروں کا بھی نکاح و بیاہ رچایا جانے لگا ہے، اور دیکھو کہ ایک جانور دوسرے کو بھجوا رکھا ہے اور دیکھو کہ آدمی اپنے مصلے پہنچاتا ہے اور پلٹ کر آتا ہے مگر اس کے جسم پر کوئی لباس نہیں، اور دیکھو کہ لوگوں کے دل سخت ہو گئے ہیں، آنکھیں پتھر اگتیں اور ذکر خدا ان کی طبیعت پر بار ہے، اور دیکھو کہ حرام کاری کھل کر جاری ہے، بلکہ باہم مقابلہ ہوتا ہے کہ کون حرام کاری میں فرسٹ اور کون سیکنڈ ہے تاکہ انعام حاصل کرے) اور دیکھو کہ نماز پڑھنے والا دوسروں کو دکھانے کے لیے نماز پڑھتا ہے۔

(۱۵) اور جب دیکھو کہ فقیہ حصول دنیا اور طلب ریاست و منفعت کے لیے فقہ کا علم حاصل کرتا ہے دین کے لیے نہیں، اور دیکھو کہ لوگ اسی کا ساتھ دیتے ہیں جس کو غلبہ حاصل ہو رہا ہے، حرام کمانے والوں کی تعریف اور مرج کی جانی ہے، اور دیکھو کہ حرمین شریفین (مکہ و مدینہ) میں ایسے کام کیے جانے لگے ہیں جن کو اللہ پسند نہیں کرتا، اور از کتاب ناپسندیدہ پر انہیں کوئی منع کرنے والا بھی نہیں ہے، ان کے درمیان اور ان اعمال بیچ کے درمیان کوئی حائل ہونے والا بھی نہیں ہے، اور دیکھو کہ حرمین شریفین میں گانا بجانا کھلے عام ہو رہا ہے۔

(۱۶) اور جب دیکھو کہ ایک شخص حق بات کہہ رہا ہے نیکی کا حکم دے رہا ہے، بُرائی سے روک رہا ہے اور اس کے مقابلے پر دوسرا شخص اٹھ کر کہتا ہے کہ یہ سب کچھ تم اپنی طرف سے کہہ رہے ہو (یہ حکم خدا اس طرح نہیں ہے) اور لوگ ایک دوسرے کا منہ دیکھ رہے ہیں، اور اہل شرک پیروی کرنے پر لوگوں نے گٹھ جوڑ کر لیا ہے، اور دیکھو کہ خیر اور بھلائی کا راستہ خالی پڑا ہوا ہے اس پر کوئی چلنے والا نہیں ہے، اور دیکھو کہ میت پر کوئی رونے والا نہیں، بلکہ اس کا استہزاء و مذاق اڑایا جا رہا ہے۔

(۱۷) اور جب دیکھو کہ بدعتوں اور شرارتوں میں ہر سال اضافہ ہو رہا ہے اور

دیکھو کہ محتاجوں کو دیتے بھی ہیں لیکن ان کا مذاق اڑایا جاتا ہے، اللہ کی خوشنودی یا اس کے حکم کے لیے نہیں دیا جاتا اور ان پر غیر خدا کے لیے رحم و کرم کیا جا رہا ہے۔ اور جب دیکھو کہ آسمان پر نشانیاں ظاہر ہو رہی ہیں اور ان سے کوئی خوفزدہ نہیں ہے، اور دیکھو کہ لوگ جانوروں کی طرح جفتی کھاتے ہیں اور لوگوں کے ڈر سے کوئی ان کو منع کرنے والا نہیں ہے، اور دیکھو کہ لوگ اللہ کی نافرمانی میں تو کثیر مال صرف کر رہے ہیں اور اطاعتِ خدا میں تھوڑا سا مال خرچ کرنے کو منع کر رہے ہیں۔

(۱۸) اور جب دیکھو کہ نافرمانی علانیہ ہونے لگی، اور والدین کو ذلیل کیا جانے لگا ہے اور ان پر افترا پردازی کر کے خوش ہوتے ہیں

(۱۹) اور جب دیکھو کہ عورتیں ملک پر غالب ہیں، ہر معاملے میں مردوں کے اوپر حاوی ہیں، ہر کام ان ہی کی مرضی سے ہوتا ہے، اور جب دیکھو کہ بیٹا اپنے باپ پر غلط الزام لگاتا ہے، اور اپنے والدین کے لیے بددعا کرتا ہے اور انکی موت پر خوش ہوتا ہے، اور دیکھو کہ آدمی پر ایک دن ایسا گذر گیا کہ جس میں وہ کوئی گناہ عظیم نہ کر سکا ہو جیسے فجور و بدکاری، ناپ تول میں کمی، شراب نوشی وغیرہ تو اس کو بڑا دکھ اور رنج ہو رہا ہے اور سمجھتا ہے کہ میرا یہ دن تو بالکل بیکار گذر گیا۔

(۲۰) اور جب دیکھو کہ بادشاہ خود بھی اشیاء خورد و نوش کی ذخیرہ اندوزی میں ملوث ہو رہا ہے، اور دیکھو کہ اپنے عزیزوں اور قریبداروں کا مال دھوکے سے تقسیم کر لیا جاتا ہے اور اس مال سے قمار بازی اور شراب نوشی کی جاتی ہے۔ اور دیکھو کہ مریض کا علاج شراب سے کیا جانے لگا اور مریض کو اس کے فوائد بتائے جاتے ہیں، اور دیکھو کہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر اور دیانتداری کو ترک کیے ہوئے ہیں، جب دیکھو کہ نفاق کی ہوائیں مسلسل چل پڑی ہیں، اور اہل حق کی ہوائیں ساکن ہو چکی ہیں۔

(۲۱) اور جب دیکھو کہ اذان کہنے اور نماز پڑھانے کی اجرت لی جاتی ہے اور مسجد ایسے لوگوں سے بھری ہوتی ہے جو خوفِ خدا نہیں رکھتے، اور مسجد میں ان کا مجمع صرف اس لیے ہے کہ غیبت کریں اور اہل حق کا گوشت کھائیں اور شراب کی تعریف اور توصیف بیان کریں، اور دیکھو کہ نشے کی حالت میں لوگوں کو نماز پڑھائی جاتی ہے اور اس کو بُرا نہیں سمجھا جاتا، بلکہ اگر وہ نشے میں ہو تو اس کی زیادہ عزت ہوتی ہے اور

اُس سے ڈرا جاتا ہے، لوگ اُس سے خوفزدہ ہیں اور اُس کی شراب نوشی اور نشے کے بارے میں طرح طرح کے عذر بہانے اور تاویلات پیش کی جاتی ہیں۔

(۲۲) — اور جب دیکھو کہ یتیموں کا مال کھانا قابلِ تعریف کام سمجھا جا رہا ہے اور دیکھو کہ فیصلے اللہ کے احکام کے خلاف کیے جانے لگے، اور دیکھو کہ والی سلطنت خیانت اور طمع کرنے لگے، بادشاہ اہل فسق و فجور کو میراث عطا کر رہا ہے اور اللہ کے خلاف جرأت کی جانے لگی، اور جو چاہتے ہیں کرتے ہیں کوئی منع کرنے والا نہیں، اور دیکھو کہ منبروں سے زہد و تقویٰ کی گفتگو ہو رہی ہے لیکن خود حکم دینے والا اعلیٰ سے خالی ہے (صرف دوسروں کو حکم دیتا ہے)۔

(۲۳) — اور جب دیکھو کہ نماز کو اس کے وقت پر نہیں پڑھا جاتا اور اوقات نماز کی بے قدری کی جاتی ہے، اور دیکھو کہ صدقہ دیا بھی جاتا ہے تو خدا کی خوشنودی کے لیے نہیں بلکہ لوگوں کی خوشنودی کے لیے، اور دیکھو کہ لوگوں کو صرف اپنے پیٹ اور خواہشاتِ شہوانی کی فکر ہے وہ یہ نہیں سوچتے کہ کیا کھا رہے ہیں، اور کس سے نکاح کر رہے ہیں، اور دیکھو کہ لوگوں کے پاس دولت دنیا خوب آ رہی ہے، اور جب دیکھو کہ حق کا پرچم کہیں بلند نہیں ہو رہا ہے۔

حکم امام ۴: پس تم کو چاہیے کہ اُس وقت تم ڈرتے رہو اور اللہ عزوجل سے اپنی نجات کی دعا کرتے رہو، اور یہ سمجھ لو کہ سب غضب الہی کی لپیٹ میں ہیں مگر اُس نے ان لوگوں کو اپنی کسی مصلحت کی بناء پر مہلت دے رکھی ہے، پھر تم انتظار کرو کہ اللہ عزوجل تمہیں وہ دکھا دے جو ان سب کے برخلاف ہے۔ اب اگر ان پر عذاب نازل ہوا اور تم ان کے درمیان موجود تو فوراً وہاں سے بھاگ نکلو، تو اللہ تم پر رحم کرے گا، ورنہ وہاں رہے تو تم خود بھی اس عذاب کی لپیٹ میں آ جاؤ گے۔ اور یہ یاد رکھو کہ:

”اللہ عزوجل نیکی کرنے والوں کے ثواب کو کبھی ضائع نہیں کرتا“ اور اللہ کی

رحمت نیکی کرنے والوں کے باکمال قریب ہے۔“ (کافی، (سورۃ توبہ ۱۲۰۔ سورۃ نساء ۵۷)

علامہ ظہور بزبان رسول اللہ ص

(۱۳۸)

جابر ابن عبد اللہ انصاری سے روایت ہے کہ حضرت رسول اللہ ص کے ساتھ آپ کے آخری حج (حجۃ الوداع) کے موقع پر پیش بھی حج کیا، جب آنحضرت ص تمام مناسک حج سے فارغ ہوئے تو

مجھے سے رخصت ہونے کے لیے کعبہ کے پاس تشریف لائے۔ آپ نے در کعبہ کے حلقے کو کپڑا اور بلند آواز سے ارشاد فرمایا: اَيُّهَا النَّاسُ! (اے لوگو!)

آپ کی یہ آواز سن کر اہل مسجد اور اہل بازار سب جمع ہو گئے تو آپ نے ارشاد فرمایا: سنو! میں وہ باتیں بتاتا ہوں جو میرے بعد رونما ہوں گی، لہذا جو اس وقت یہاں موجود ہیں وہ ان باتوں کو دوسروں تک پہنچا دیں، جو یہاں موجود نہیں ہیں۔

یہ فرما کر آپ پر گریہ طاری ہو گیا، آپ کو دیکھ کر سارا مجمع رونے لگا جب گریہ موقوف ہوا تو

قَالَ ۴: اَعْلُوا رَحِمَكُمُ اللّٰهُ اِنَّ مَثَلَكُمْ فِي هَذِهِ الْيَوْمِ كَمَثَلِ وَرَقِ

الاشوك فِيهِ الْيَوْمَ اَرْبَعِينَ وَمِائَةً سَنَةً ثُمَّ يَأْتِي مِنْ بَعْدِ

ذَلِكَ شَوْكٌ وَوَرَقٌ اِلَى مِائَتَيْ سَنَةٍ ثُمَّ يَأْتِي مِنْ بَعْدِ

ذَلِكَ شَوْكٌ لَا وَرَقَ فِيهِ حَتَّى لَا يَرَى فِيهِ اِلَّا سُلْطَانًا جَائِرًا

اَوْ غَنًى بَخِيلًا اَوْ عَالِمًا رَاغِبًا فِي الْمَالِ اَوْ فَقِيرًا كَذَّابًا اَوْ

شَيْخًا فَاجِرًا اَوْ صَبِيًّا وَفَحٍّ اَوْ امْرَأَةً رَعْنَاءً

ثُمَّ يَكُونُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّوْا اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم

فَقَامَ اِلَيْهِ سُلَيْمَانُ الْفَارِسِيُّ وَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اخْبِرْنَا

مَتَى يَكُوْنُ ذَٰلِكَ؟

فَقَالَ ۵: يَا سُلَيْمَانُ اِذَا قُلْتَ عَلِمَاؤُكُمْ وَذَهَبْتَ قِرَاؤُكُمْ وَقَطَعْتَ

زَكَاتَكُمْ وَاظْهَرْتُمْ مَنَكَرَاتَكُمْ، وَعَلَتْ اَصْوَاتُكُمْ فِي مَسَاجِدِكُمْ

وَجَعَلْتُمُ الدُّنْيَا فَوْقَ رُؤُوسِكُمْ وَالْعِلْمَ تَحْتَ اَقْدَامِكُمْ وَ

الْكُذْبَ حَدِيثَكُمْ وَالْغِيْبَةَ فَالْكَيْدَ، وَالْحَرَامَ غَنِيْمَتَكُمْ

وَلَا يَرِحُ كَبِيرُكُمْ صَغِيرُكُمْ، وَلَا يُوقِرُ صَغِيرُكُمْ كَبِيرُكُمْ۔

فَعِنْدَ ذَٰلِكَ تَنْزِلُ اللَّعْنَةُ عَلَيْكُمْ وَيُجْعَلُ بِأَسْمِكُمْ

بَيْنَكُمْ وَبَقِي الدِّينِ بَيْنَكُمْ لَفْظًا بَاسْتَكْمَرُ۔

فَاِذَا اَوْتِيْتُمْ هَذِهِ الْخُصَالَ تَوَقَّعُوا الرِّيحَ الْحَمْرَاءَ

اَوْ مَسْحًا اَوْ قَذْفًا بِالْحِجَارَةِ وَتَصْدِيقَ ذَٰلِكَ فِي كِتَابِ اللّٰهِ

عَزَّ وَجَلَّ: ”قُلْ هُوَ النَّقَادِرُ عَلٰى اَنْ يَّبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا

مِنْ قَوْفِكُمْ اَوْ مِنْ تَحْتِ اَرْجَلِكُمْ اَوْ يَلْبَسَكُمْ شَيْعًا وَيَذِيْقَ

بَعْضُكُمْ بِأَسْ بَعْضٍ اَنْظُرْ كَيْفَ نَصَرَتْ الْاٰيَاتُ لِسَلْمَتِهِمْ يَفْقَهُوْنَ“ (سورۃ

(الآيت)

۲) فقار اليه جماعة من اصحابه فقالوا: يا رسول الله اخبرنا  
متى يكون ذلك ؟

۳) فقال: "عند تأخير الصلوات، واتباع الشهوات وشرب  
القهوات، وشتم الأباء والأمهات -

۴) حق ترون الحرام مغنماً، والزكاة مغرماً، واطاع  
الرجل زوجته وجفاجاره وقطع رحمه وذهبت رحمة  
الكابر وقتل حياء الاضاغر وشيّد والبنيان وظلموا  
العبيد والامام وشهدوا بالهوى وحكوا بالجور ويسبّ  
الرجل آباءه ويحسد الرجل اخاه ويعامل الشركاء بالخيانة  
وقتل الوفاء وشاع الزنا وتزين الرجال بثياب النساء  
وسلب عنهن قناع الحياء ودبت الكبر في القلوب كدبيب  
السم في الابدان وقتل المعروف وظهرت الجرائم و  
هونت العظام وطلبوا المدح بالمال وانفقوا المال للفساد  
وشغلوا بالدنيا عن الآخرة، وقتل الورع وكثرت الطمّح و  
الهرج والمرج، واصبح المؤمن ذليلاً ومنافق عذيراً،  
مساجدهم معمورة بالأذان وقلوبهم خالية من الايمان، و  
استخفوا بالقرآن، وبلغ المؤمن عنده كل هوان -

۵) فعند ذلك تری وجوههم وجوه الادميين وقلوبهم

قلوب الشياطين، كلاهم اهل من العسل وقلوبهم امل  
من الحنظل، فهم ذئاب وعليهم ثياب، ما من يوم الا  
يقول الله تبارك وتعالى:

"اَفَبِي تَفْتَرُونَ؟ اَمْ عَلَيَّ تَجْتَرُونَ؟" "وَاَفَصَبْتُمْ  
اَنَّمَا خَلَقْنَاكُمْ عَبَثًا وَاَنْتُمْ اِلَيْنَا لَا تَرْجِعُونَ" (سورة مؤمن آیت ۱۵)

فَوَعَزَّنِي وَّجَلَّالِي، لَوْلَا مَنْ يَعْصِدُنِي فُخْلَصًا مَا اَمَلْتُ مِنْ يَغْصِنِي  
طُرْفَةَ عَيْنٍ وَّ لَوْلَا وَرْدُ الْوَرَعَيْنِ مِنْ عِبَادِي لَمَا اَنْزَلْتُ  
مِنَ السَّمَاءِ قَطْرَةً وَّلَا اَنْبَتُ وَرْقَةً خَضَاءً فَوَاعَجَبَا  
لِقَوْلِ الرَّسُولِ الَّذِي رَأَوْا قَدْ طَالَ اَمَلُهُمْ وَقَصُرَتْ اَجَالُهُمْ

وَيَطْمَعُونَ فِي جُأْوَرَةٍ مَوْلاَهُمْ وَلَا يَصِلُونَ اِلَى ذَلِكَ  
اِلَّا بِالْعَمَلِ وَلَا يَتِمُّ الْعَمَلُ اِلَّا بِالْعَقْلِ "

ترجمہ:

آپ نے فرمایا: "اللہ تم لوگوں پر رحم کرے یہ سمجھ لو کہ آج کل تمہاری مثال اُس پودے کے مانند  
ہے جس میں صرف پتے ہی پتے ہیں کوئی کانٹا نہیں ہے اور یہ صورت مسئلہ تک  
رہے گی، پھر اس میں پتے اور کانٹے دونوں پیدا ہوں گے اور یہ صورت مسئلہ  
تک رہے گی۔ اس کے بعد اس (پودے) میں صرف کانٹے ہی کانٹے پیدا ہونگے  
جتنا ایک بھی نہ ہوگا یعنی اس (زمانے) میں ظالم و جاہل بادشاہ، دولت مند بخیل  
دنیا کے حریف عالم، جھوٹے فقیر، فاسق بوڑھے، بد چلن لڑکے اور رعوت  
رکھنے والی عورت کے سوا کوئی نظر نہ آئے گا۔"

یہ فرما کر آپ نے پھر گریہ فرمایا:

۱) یہ سن کر سلمان فارسی اٹھے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! ایسا کب ہوگا؟  
آپ نے فرمایا: "اے سلمان! ایسا اُس وقت ہوگا جب تم میں علماء کی قلت ہوگی، قرآن مجید  
کے قاری گزر جائیں گے، جب تم زکوٰۃ دینا بند کر دو گے، علانیہ گناہوں کا ارتکاب  
کرنے لگو گے، مسعودوں میں شور و غل مچاؤ گے، دولت دنیا کو اپنے سروں پر  
اور علم کو پاؤں کے نیچے رکھو گے، تمہاری باتیں جھوٹ پر مبنی ہوں گی، غیبت کو  
تفریح جان لو گے، حرام کی کمائی کو غنیمت سمجھو گے۔ تمہارے بڑے تمہارے چھوٹوں  
مہربانی نہ کریں گے اور تمہارے چھوٹے تمہارے بڑوں کی عزت نہ کریں گے اس وقت  
تم پر لعنتیں برسیں گی، تمہارے اندر آپس میں لڑائی جھگڑے ہوں گے اور دین  
کا صرف لفظ رہ جائے گا جو صرف تمہاری زبانوں پر ہوگا۔"

جب تم میں یہ باتیں آجائیں تو پھر تم امید رکھو کہ سرخ آندھیاں آئیں گی،  
صورتیں سبز ہو جائیں گی، پتھروں کی بارش ہوگی اور اس کی تصدیق اللہ تعالیٰ  
نے اپنی کتاب میں اس طرح فرمائی ہے:

ترجمہ آیت: "کہہ دیجیے: وہ اس بات پر قادر ہے کہ تم پر، تمہارے اوپر سے یا تمہارے پاؤں  
کے نیچے سے عذاب بھیجے، یا تمہیں گروہ بندی میں ملوث کر کے ایک (گروہ)  
کو دوسرے (گروہ) سے ضرر کا مزہ اچکھائے۔ دیکھو تو سہی ہم کس طرح آیات کو  
کھول کر بیان کرتے ہیں۔ شاید (کاش) کہ وہ سمجھ سکیں۔" (الاعلام آیت ۵۰)

(۳) یہ سب صحابہ کی ایک جماعت اٹھی اور عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ سب کچھ ہوگا؟ آپ نے ارشاد فرمایا: ”یہ سب اُس وقت ہوگا جب تم لوگ نماز میں تاخیر اور لیت و لعل (یعنی تساہلی اور لاپرواہی) کرنے لگو گے اور اپنی خواہشات کی پیروی کر دے گے، قہوہ (شراب) پینے لگو گے، اپنے باپوں اور ماؤں کو گالیاں دینے لگو گے۔“

(۴) یہاں تک کہ مال حرام کو غنیمت اور زکوٰۃ کو نقصان سمجھنے لگو گے۔ مرد اپنی زوجہ کا تابع اور اطاعت گزار ہوگا، بیوی پر ظلم و جفا کی جائے گی، رشتہ داروں سے برسرِ لکے لگے گی، بزرگوں میں مہربانی نہ رہے گی، خردوں میں شرم و حیا کی قلت ہوگی، مستحکم عمارتیں تعمیر کی جائیں گی، غلاموں اور کینیزوں پر ظلم ہوگا

اپنی خواہشات کے مطابق شہادتیں ہوں گی، نا انصافی سے فیصلے ہوں گے۔ بیٹا اپنے باپ کو گالیاں دے گا، بھائی اپنے بھائی سے حسد کرے گا، شریک کار بددیانتی کریں گے، بیوفائی بڑھ جائے گی، زنا کاری عام ہو جائے گی، مرد و عورتوں کا لباس بہنیں کے، عورتوں کی ردائے حیا چھین جائے گی، تکبر و لوگوں کے ملامت میں اس طرح پھیل جائے گا جیسے جسم میں زہر پھیلتا ہے، نیکیاں کم ہونے لگیں گی، جرائم میں ترقی ہو جائے گی، رقم دیکر لوگ اپنی تعریف چاہیں گے، گانے بجانے پر مال صرف کیا جائے گا، آخرت کو چھوڑ کر لوگ دنیا طلبی میں مشغول ہو جائیں گے تقویٰ کی کمی ہو جائے گی، حرص و لالچ بڑھ جائے گا، مومن کو ذلیل اور منافق کو عزت دار سمجھا جائے گا، مساجد اذان سے معمور ہوں گی مگر لوگوں کے قلوب ایمان سے خالی ہوں گے، قرآن کو معمولی و سبک سمجھا جائے گا، مومن کو لوگوں سے بہر صورت تو بہن نصیب ہوگی۔

(۵) اُس وقت تم دیکھو گے کہ ان لوگوں کی صورتیں تو آدمیوں جیسی ہوں گی مگر

ان کے قلوب شیاطین کے قلوب کی مانند ہوں گے، ان کی گفتگو شہد سے زیادہ شیریں، مگر دل اندرائن (زہر) سے زیادہ تلخ ہوں گے، وہ درحقیقت بھیڑیے ہوں گے جو انسانوں کا لباس پہنے ہوں گے۔ ہر روز اللہ تبارک و تعالیٰ انھیں پکار کر کہے گا۔ ”تم لوگ مجھ سے دھوکہ کر رہے ہو یا واقعا مجھ سے گستاخ ہو گئے ہو؟“

آیت کا ترجمہ: ”کیا تم سمجھتے ہو کہ ہم نے تمھیں بیکار پیدا کیا ہے اور اب تم لوگ ہمارے پاس پلٹ کر نہ آؤ گے۔“ (ترجمہ سورہ مومنون ۱۱۵)

(۶) میں اپنی عزت و جلال کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ اگر تم میں ہمارے چند غلصہ بندے

نہ ہوتے جو خلوص سے ہماری عبادت کرتے ہیں تو ان گناہگاروں کو چشم زدن کے لیے بھی مہلت نہ دیتا۔ اگرچہ متقیوں کا تقویٰ نہ ہوتا تو آسمان سے ایک قطرہ پانی کا نہ برسنا اور نہ زمین سے ایک پتہ نباتات کا اُگنا۔ پس بڑا تعجب ہے اس قوم جس نے مال و دولت کو اپنا خدا سمجھ لیا ہے، اُن کی تمنائیں اور آرزوئیں بڑی طویل و ولیض ہیں مگر عرص بڑی کم ہیں، چاہتے ہیں کہ اپنے مالک کا تقرب حاصل کریں مگر یہ بغیہ عمل کے ممکن نہیں اور عمل بغیہ عقل کے ناممکن ہے۔“

(جامع الاخبار)

### بنی عباس کا زوال

(۱۴۹)

علی نے اپنے والد سے، انھوں نے ابن محبوب سے، انھوں نے اسحاق بن عمار سے انھوں نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا:

”لا ترون ماتحتیون حتی یختلف بنو فلان فیما بینہم، فاذا اختلفوا طمع الناس وتفرقت الكلمة وخرج السفیانی“  
”تم لوگ جو کچھ چاہتے ہو وہ اُس وقت تک نہ ہوگا، جب تک بنی فلان کے اندر بھوٹ نہ پڑ جائے۔ اُن کی باہمی جھگڑا کو دیکھ کر لوگ ان کی حکومت چھیننے کی لالچ نہ کریں، اور جب تک کلمہ میں اختلاف نہ ہو جائے اور سفیانی خروج نہ کرے۔“ (کافی)

### شیعوں کا حال زار

(۱۵۰)

عبد اللہ احمد بن محمد سے، احمد نے ابن ابی نجران سے، انھوں نے محمد بن سنان سے انھوں نے ابو الجارود سے، اور انھوں نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے قال: ”لا ترون الذی تنظرون، حتی تنکونوا کالمغزی المواءتی لابیالی الخالس ابن یصنع یہا منہا لیس لکم شرف ترفوتہ ولا سناد لتسندون الیہ امرکھ۔“

آپ نے فرمایا: ”تم لوگ جس امر کا انتظار کر رہے ہو وہ اُس وقت تک نہ دیکھ سکو گے جب تک کہ تم لوگ اُن بے جان بکروں کے مانند نہ جاؤ کہ شیر جس پر چاہے پنجہ مار دے جب تک تم میں کوئی ہنر و شرف نہ رہ جائے کہ جس سے تم ترقی کرو، جب تک تم میں کوئی ایسی مرکزی شخصیت نہ ہو کہ تم اس کی طرف اپنے امور میں رجوع کرو۔“ (کافی)

### (۱۵۱) دنیا کا برا حال

عذہ نے سہل سے، انھوں نے موسیٰ بن عریقل سے، انھوں نے ابو شیبہ محامل سے، انھوں نے عبداللہ بن سلیمان سے، انھوں نے حضرت ابو عبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ حضرت امیر المومنین علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ:

”لَيَأْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يُظَوِّفُ فِيهِ الْفَاجِرَ وَيَقْرِبُ فِيهِ

الْمَاجِنَ وَيُضَعِفُ فِيهِ الْمُنِصِفَ“

قال فقيل له: ”متى ذاك يا امير المومنين؟“

فقال: ”اذا اتخذت الامانة مغنما والزكوة مغرمًا والعبادة

استطالة“ والصلة منًا“

قال فقيل له: متى ذاك يا امير المومنين؟

فقال: ”اذا تسلطن النساء وسلطن الاماء وامر الصبيان

لوگوں پر ایک زمانہ ایسا آئے گا جس میں ناسق و فاجر کو اچھا سمجھا جائے گا

بے حیا و بے شرم کو تقرب نصیب ہوگا، منصف مزاج کو کمزور سمجھا جائے گا۔“

آپ سے عرض کیا گیا: یا امیر المومنین! ایسا کب ہوگا؟

آپ نے فرمایا: جب دوسرے کی امانت کو مالی غنیمت، زکوٰۃ کو نقصان، عبادت کو بے عزت

اور لامائل رشتہ داروں کے ساتھ حسن سلوک کو احسان سمجھ لیا جائیگا۔“

عرض کیا گیا: یہ سب کب ہوگا؟ یا امیر المومنین!

آپ نے فرمایا: جب عورتوں اور کینڑوں کا تسلط ہوگا، جب کسین بچوں کو امیر و حاکم بنایا

(کافی)

جائے گا۔“

### (۱۵۲) ایک بد صورت اعرابی کی لشکر کشی

عذہ نے سہل سے، سہل نے اسماعیل بن مہران سے، انھوں نے محمد بن منصور

خراسانی سے، انھوں نے علی بن سوید اور محمد بن یحییٰ سے، انھوں نے محمد بن حسین سے، انھوں

نے ابن بزیع سے، انھوں نے اپنے چچا حمزہ سے، انھوں نے علی بن بن سوید اور حسن بن محمد

سے، انھوں نے محمد بن احمد نہدی سے، انھوں نے اسماعیل بن مہران سے، انھوں نے محمد بن منصور

سے، انھوں نے علی بن سوید سے روایت ہے کہ انھوں نے حضرت ابوالحسن امام موسیٰ کاظم کو حکم

آپ قید خانے میں تھے خط لکھا اور آپ سے چند مسائل دریافت کیے، آپ نے اس کے جوابات دیے  
ان میں سے ایک یہ بھی تھا:

”اذا رأيت المشوّة الاعرابی فی جففل جرّار فانظر فرجک

ولشيعتك المومنين، واذا انكسفت الشمس فارقم بصرك

الى السماء وانظر ما فعل الله عزّ وجلّ بالمومنين، فقد

فسّرت لك جملاً جملاً وصلى الله على محمد وآله الاخيار“

ترجمہ: ”جب تم ایک بد صورت اعرابی کو ایک لشکر جرّار میں دیکھو تو اس وقت اپنے

لیے اور اپنے مومنین شیعوں کے لیے فرج و کشادگی کا انتظار کرو۔ اور جب

آفتاب کو گہن لگے تو اپنی نگاہ اٹھا کر آسمان کی طرف دیکھو کہ اللہ عزّ وجلّ

نے مومنین کے ساتھ کیا کیا ہے۔ میں نے یہ بات تم کو جملہ بتادی ہے۔ اور اللہ

تخبر اور ان کی آلِ اخیار پر اپنی رحمت نازل فرمائے۔“ (کافی)

### (۱۵۳) امام مہدی سفیانی کو قتل کریں گے

حمید بن زیاد نے عبید اللہ دہقان سے، عبید اللہ نے طاہری سے، طاہری نے

محمد بن زیاد سے، محمد نے ابان سے، ابان نے صباح بن سیاہ سے، صباح نے ابن خنيس سے

اور ابن خنيس روایت کرتے ہیں کہ میل یک مرتبہ عبداللہ بن نعیم اور سید و غیرہ کے بہت سے خطوط

دیکھ کر حضرت ابو عبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا۔ یہ اس وقت کی بات ہے

جب (ابو مسلم خراسانی کا) سیاہ پوش لشکر اولاد بنی عباس کے ظہور سے پہلے ظاہر ہوا تھا۔ آپ نے

ان خطوط کو زمین پر پھینک دیا، اس میں تحریر تھا کہ ہم لوگ اس معاملے میں آپ کی طرف رجوع کرتے ہیں۔

قال: ”اَفْتُ مَا اَنَا لَهُوْلَاوْ بامام اما يعلمون انه انما

يقتل السفیانی“

آپ نے فرمایا: ”افسوس افسوس، میں ان لوگوں کا امام نہیں، کیا ان لوگوں کو نہیں معلوم

کہ وہ (صاحب امر) سفیانی کو قتل کرے گا۔“ (کافی ۲)

### (۱۵۴) امام مہدی، امام حسین کی نویں پشت میں ہونگے

جابر ابن عبداللہ انصاری سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا

”منا مہدی ہذا الامّة اذا صارت الدّنيا هرجا ومرجا“

وتظاهرت الفتن وتقطعت السبل وأغار بعضهم على بعض  
فلا كبير يرحم صغيراً ولا صغير يوقر كبيراً، فيبعث الله  
عنه ذاك همداناً، التاسع من صلب الحسين يفتح حصون  
الفسالة وقلوباً غفلاً يقوم في الدين في آخر الزمان كما  
قمت به في أول الزمان ويملا الأرض عدلاً كما ملئت جوراً“  
آپ نے فرمایا: اس امت کا مہدی ہم اہل بیت میں سے ہوگا۔ جب ساری دنیا ہرج و مرج  
میں مبتلا ہوگی، ہر طرف فتنے سر اٹھائیں گے، ہر جانب رہزنی کا دور ہوگا  
ایک دوسرے پر ڈاکہ زنی کرے گا، نہ بڑا چھوٹے پر مہربانی کرے گا اور  
نہ چھوٹا بڑے کی توقیر کرے گا، تو اللہ تعالیٰ ہم میں سے ایک مہدی کو بھیجے گا  
جو نسل حسین میں نویں پشت میں ہوگا۔ وہ گمراہی کے قلعوں اور غافل دلوں  
کو فتح کرے گا۔ اور وہ دین کو آخر زمانہ میں اسی طرح قائم کرے گا جس طرح  
ابتدائی زمانے میں قائم ہوا تھا اور زمین کو عدل و انصاف سے اسی طرح بھر دیگا  
جس طرح وہ ظلم و جور سے بھری ہوگی۔“ (کفایہ)

### از خطبہ لؤلؤ امیر المؤمنین ۴

(۱۵۵)

علقہ بن قیس سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ امیر المؤمنین علیہ السلام ہم لوگوں کو منبر کوثر  
سے ایک خطبہ دیا جو ”خطبہ لؤلؤ“ کے نام سے مشہور ہے۔ اس خطبے میں جہاں آپ نے اور بہت سی باتیں  
فرمائیں، وہاں آخر میں یہ بھی ارشاد فرمایا:

”ألا وإني ناطع عن قوسب ومنطلق الى المغيب فارتقبوا  
الفتنة الأموية والمملكة الكسروية وإماتة ما أحياءه  
الله وإحياء ما أماته الله واتخذوا صوامعكم بيوكم  
وعضوا على مثل جمر الغضا واذكروا الله كثيراً فذكره  
أكبر لو كنتم تعلمون۔“

ثُمَّ قَالَ: وَتَبْنِي مَدِينَةً يُقَالُ لَهَا الزُّورَاءُ بَيْنَ دَجْلَةٍ وَدَجِيلٍ وَ  
الْفَوَاتِ، فَلَوْ رَأَيْتُمْ هَؤُلَاءِ مَشِيدَةً بِالْجِصِّ وَالْأَجْرِ مِنْ غُرْفَةٍ  
بِالذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَاللَّازُورِدِ وَالْمُرِّ وَالرَّخَامِ وَأَبْوَابِ  
الْعَاجِ، وَالْخَيْمِ وَالْقَبَابِ وَالسَّارَاتِ۔

وقد عليت بالساج والعرعر والصنوبر والشب و  
شيدات بالقصور وتوالت عليها ملك بنى شيصان (شیطان)  
اربعة وعشرون ملكاً، فيسرف السفاح والمقلات والجيج  
والخمر وبع والمظفر والموت، والتظار والكيش والمهور  
والعتار والمظلم والمستصعب والعلام والرهبان و  
الخليج والسيار والمترون والكديد والاكثب المسن  
والاكتب والوسيم والصيلا والعينوق۔

وتعمل القبة الغبراء ذات الفلاة الحمراء وفي عقبها  
قائم الحق يسفر عن وجهه بين الاقاليم كالقمر المضيئ  
بين الكواكب الدرية۔

ألا وإن لخروجه علامات عشرة أولها طلوع الكوكب  
ذی الذنب ويقارب من الحادی ويقع فيه هرج و مرج  
وشغب وذلك علامات الخصب۔

ومن العلامة الى العلامة عجب، فاذا انقضت العلامات  
العشرة إذ ذاك ينظر القمر الزهر وتمت كلمة الاخلاص  
لله على التوحيد “ (کفایہ)

ترجمہ: ”آگاہ ہو جاؤ، میں عنقریب کوچ کرنے والا اور پردے میں جانے والا ہوں راب  
تم اسکی امیر رکھو کہ بنی امیہ کے فتنے ہوں گے کسری جیسی سلطنت ہوگی جس چیز  
کو اللہ نے زندہ کیا ہے، وہ مردہ کر دی جائے گی اور جسے اللہ نے مردہ کیا ہے وہ  
زندہ کی جائے گی۔ اب اپنے گھروں کو اپنا عبادت خانہ بنالینا اور دانتوں کا کاسے  
چبانا اور بہت زیادہ اللہ کا ذکر کرتے رہنا، اس لیے کہ اللہ کا ذکر بہت عظمت والی  
چیز ہے اگر تم سمجھ لو۔“

پھر فرمایا: دیکھنا دجلہ و جیل و فرات کے درمیان مقام زوراء پر ایک شہر آباد ہوگا۔  
کاش تم دیکھتے کہ اس میں ایسے پختہ مکانات ہوں گے جو اینٹ اور چونے سے بنے  
ہوں گے جن کو سونے چاندی، لاجورد، سنگ مرمر، سنگ رخام سے زینت دی  
گئی ہوگی، اس میں ہاتھی دانت کے دروازے ہوں گے، نیچے اور قتبہ اور طرح طرح کے  
پردے ہوں گے۔

ان میں ساگون و سرو اور صنوبر ہیں، اس میں بہت سے قصر ہیں اور بنی شعیصان (شیطان) کے چوبیس سلاطین اس کے والی ہوں گے جن کے یہ نام ہیں: سفاح، مقلاص و جوج و خدوع و مظفر و موت و نظار و کبش و مہتور، و غثار و مصطم، و مستعصب، و علام و ربانی و خلیع و سیار و مروت، و کدیر و اکتب، و مروت، و الکلب، و وسیم و صیلام و عینوق۔ اور ایک خاکستری رنگ کا قتیہ سرخ صحراییں تعمیر کیا جائے گا جس کے عقب میں قائم ہوں گے جن کا چہرہ اس طرح چمکتا ہوگا جیسے ستاروں کے درمیان چاند۔

اور آگاہ رہو کہ اس کے ظہور کی دس علامات ہیں۔ سب سے پہلے دھارستارہ طلوع ہوگا اس کے بعد عجیب سے عجیب تر علامتیں ظاہر ہوں گی یہاں تک کہ دس علامات ظاہر ہو چکیں گی، تب وہ چمکتا ہوا چاند (امام قائم) نمودار ہوگا، اور اللہ تعالیٰ کا کلمہ توحید تمام کو پہنچے گا۔ (کفایہ)

### مطلع فجر اور مطلع آفتاب ایک ہی ہوتا ہے

(۱۵۶)

سالم ابی خدیجہ نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت بیان کی، سالم کا بیان ہے کہ ایک شخص نے آپ سے یہ سوال کیا تھا اور میں بھی سن رہا تھا۔ آپ اس کا جواب دے رہے تھے۔ سائل نے عرض کیا کہ میں فجر کی نماز پڑھنے کے بعد بقدر واجب ذکر الہی کرتا ہوں پھر جا ہوتا ہوں کہ لیٹ رہوں اور طلوع آفتاب سے پہلے سو رہوں مگر میں اس کو ناپسند کرتا ہوں۔

آپ نے فرمایا: یہ کیوں؟

اس نے عرض کیا: اس لیے کہ کہیں آفتاب اپنے مطلع کو چھوڑ کر کسی دوسرے مطلع سے طالع نہ ہو جائے آپ نے فرمایا: نہیں اس میں کوئی ابہام نہیں ہے۔ دیکھو! جس جگہ سے فجر طالع ہوتی ہے وہیں سے آفتاب بھی طالع ہوگا۔ لہذا جب تم ذکر الہی کر چکو تو اب تمہارے سورہے میں کوئی حرج نہیں۔

قول امام کا عنی متن یہ ہے:

”لیس بذالک خفاء، انظر من حیث یطلع الفجر، فمن ثمّ

تطلع الشمس، لیس علیک من حرج ان تنام اذا کنت قد

ذکرت اللہ“ (تہذیب جلد ۱ ص ۲۶۷ - اور استبصار جلد ۱ ص ۱۷۷)

### پریشانی کی کوئی بات نہیں ہے

(۱۵۷)

علی بن بابویہ نے محمد بن یحییٰ سے، انھوں نے محمد بن احمد سے، صفوان بن یحییٰ نے محمد بن عمار سے، انھوں نے ابی عبیدہ خدّار سے روایت کی ہے، ان کا بیان ہے کہ میں نے ایک مرتبہ حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے ظہور صاحب اللام کے بارے میں دریافت کیا کہ یکب ہوگا؟

قال ۴ ”ان كنته تؤملون ان یحییکم من وجه فلا تنکرونه“ آپ نے فرمایا: جب تم لوگوں کو یہ امید ہے کہ وہ بہر صورت آئے گا تو پھر پریشان ہونے کی کیا بات ہے۔ (کتاب الامتہ والتبصرہ)

### قرب قیامت میں چند امراض

ہارون بن موسیٰ نے محمد بن موسیٰ سے، انھوں نے محمد بن علی بن خلف سے، انھوں نے موسیٰ بن ابراہیم سے، انھوں نے حضرت امام موسیٰ بن امام جعفر صادق سے، اور آپ نے اپنے پیر بزرگوار سے، اور ان جناب نے اپنے آبا کے کرام سے اور ان جناب نے فرمایا کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”ظہور البواسیر وموت الفجاءة والجذام من اقتراب الساعة“ ”قرب قیامت میں مرض بواسیر، مرگ مفاجات اور جذام ظاہر ہونگے“

(کتاب الامتہ والتبصرہ)

### حکومت بنی عباس کے بعد ہی فرج

(۱۵۸)

### اور کشادگی کا زمانہ آئے گا۔

کتاب الملحاح بطائنی میں ابویصر سے روایت ہے کہ حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اس سے کہیں بالاتر ہے کہ وہ زمین کو بغیر امام عادل کے چھوڑے تو میں نے عرض کیا: مولا! میں آپ پر قریب، کوئی ایسی بات تو بتائیں جس سے دل کو سکون ہو۔

قال ۴ ”یا ابا محمد! لیس یرى امّة محمد فرجاً ابداً مادام لولہ

بنی قسطن ملک حتی ینقرض ملکهم فاذا انقرض ملکهم

اتاج اللہ لامّة محمد برجل مثاھل البیت یشیر بالتقی و یعل

بالهدی ولا یأخذ فی حکمہ الرشا

وَاللّٰهُ اِنِّیْ لَا اَعْرِفُهُ بِاسْمِهِ وَاسْمِ اَبِيهِ ، ثُمَّ يَاتِنَا الْخَلِيْفَةُ الْقَصْرَةُ ، ذُو الْاِخَالِ وَالشَّامَتَيْنِ الْقَائِمَةُ الْعَادِلُ ، الْحَافِظُ لِمَا اسْتَوْعَبَ يَمْلِكُهَا عَدْلًا وَتَسْطَاكُمَا مِلَاَهَا الْفَجَّارُ جَوْرًا وَظُلْمًا ۔“

آپ نے فرمایا ”اے ابو محمد! انت محمد کو اُس وقت تک فرج و کشادگی نصیب نہ ہوگی جب تک کہ نبی مُلّان کی حکومت ختم نہیں ہو جاتی۔ جب ان کی حکومت ختم ہو جائے گی تو اللہ تعالیٰ امت محمد کو ہم اہل بیت میں سے ایک ایسا شخص عطا کرے گا جو حقیقی ہوگا، عادل بہ ہدایت ہوگا اور رشوت ستانی نہیں کرے گا۔

اور خدا کی قسم، میں اس کا اور اس کے والد کا نام بھی جانتا ہوں۔ پھر اس کے بعد ایک شخص آئے گا جو گداز بدن، میانہ قدر ہوگا اس کے زُحار پیرتل ہوگا، درش پر زلفیں ہوں گی۔ وہ تمام (انبیاء کی) امانتوں کا محافظ ہوگا اور زمین کو عدل و داد سے اس طرح بھرے گا جس طرح ظالموں اور فاجروں نے اُسے ظلم و جور سے بھر رکھا ہوگا۔“

### شام میں تین جھنڈوں کا اجتماع

(۱۵۹)

سید علی بن عبد الحمید کی کتاب ”سرور اہل ایمان“ میں مرقوم ہے کہ جابر نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے۔ آپ نے فرمایا:

قال ۴: ”وَالزُّمَرُ الْاَرْضُ وَلَا تَحْرُكُ بِيَدٍ اَوْ لَا رِجْلًا حَتّٰی تَرٰی عِلَامَاتِ اَذْكُرَهَا لَكَ ، وَمَا اَرَاكَ تَدْرِكُ ذَالِكَ ، اَخْتِلَافُ بَيْنِ الْعِبَادِ وَمَنَادُ بِنَادٍ مِنَ السَّمَاءِ وَخُفْ فِي قُوْبَةٍ مِنْ قُرَى الشَّامِ بِالْجَابِيَةِ وَنَزُولُ النَّوْكَ الْجَوْرِ وَنَزُولُ الزُّمَرِ الرَّمْلَةِ وَاَخْتِلَافُ كَثِيرٍ عِنْدَ ذَالِكَ فِي كُلِّ اَرْضٍ حَتّٰی تَخْرُبَ الشَّامَ وَيَكُوْنُ سَبَبُ ذَالِكَ اِجْتِمَاعُ ثَلَاثِ رَايَاتٍ فِيْهِ : رَايَةُ الْاَصْحَبِ وَرَايَةُ الْاَبْقَعِ وَرَايَةُ السَّفِيَانِيَّةِ ۔“

آپ نے فرمایا ”تم بالکل ہاتھ پاؤں نہ ہلاؤ، زمین پکڑے رہو جب تک وہ علامات ظاہر نہ ہو جائیں جنہیں میں بیان کرتا ہوں، اگرچہ مجھے نظر نہیں آتا کہ تم اُس وقت تک رہو گے: بندوں میں اختلاف، آسمان سے منادی کی نرا، شام کے ایک قریہ ”جابیہ“ کا زمین

میں دھنس جانا، ترک کا جزیرہ میں وارد ہونا، رومیوں کا رملہ میں نازل ہونا اور اُس وقت ساری روئے زمین پر اختلاف ہی اختلاف، اور ملک شام کی بربادی اور اس کا سبب یہ کہ وہاں تین جھنڈے جمع ہو جائیں گے۔ اصہب کا جھنڈا، ابقع کا جھنڈا اور سفیانی جھنڈا۔“ (سرور اہل ایمان)

### شام میں تین جھنڈوں سے ڈرو

(۱۶۰)

برید نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے آپ نے فرمایا:

قال ۴: ”يَا بَرِيدُ! اتَّقِ جَمْعَ الْاَصْحَبِ“

قلت: وما الاصحاب؟

قال ۴: ”الْاَبْقَعُ“

قلت: وما الابقع؟

قال ۴: ”الْاَبْرِصُ“، وَاتَّقِ السَّفِيَانِيَّةَ وَاتَّقِ الشَّرِيدِيْنَ مِنْ وَلَدِ فُلَانٍ يَاتِيَانِ

مَكَّةَ ، يَقْسِمَانِ بِهَا الْاَمْوَالَ يَتَشَبَّهَانِ بِالْقَائِمِ عَلَي السَّلَامِ ، وَاتَّقِ

الشَّذَاذَ مِنْ آلِ مُحَمَّدٍ ۔“

قلت: ويبريد بالشذاذ الزيدية لضعف مقالتهما واما كونهم

من آل محمد لانهم من بني فاطمة ۔“

ترجمہ: ”اے برید! اصہب کے اجتماع سے ڈرتے رہنا۔

میں عرض کیا: اصہب کیا ہے؟

فرمایا: ابقع

میں عرض کیا: ابقع سے بھی واقف نہیں ہوں۔؟

فرمایا: ”ابرس اور سفیانی سے بھی ڈرنا۔ فُلان کی اولاد میں ان دونوں سے ڈرنا جو گھر

سے نکلے ہوئے ہیں وہ مکہ میں آئیں گے اور وہاں اموال تقسیم کر کے امام قائم ہوئے

سے مشابہت کی کوشش کریں گے اور اُس شخص سے بھی ڈرنا جو آل محمد میں سے ہوگا مگر

ان سے کنارہ کش ہو گیا ہے۔

(غالباً اس سے آپ کی مراد زید یہ ہیں جو آل محمد میں سے شمار ہوتے ہیں اس لئے کہ اولاد ظاہر ہیں)



## حضرت محمد حنفیہ سے روایت

(۱۶۱)

باسناد احمد بن عمر بن مسلم نے محمد بن سنان سے، انھوں نے ابو جبار دوسے انھوں نے محمد بن بشر سمرانی سے روایت کی ہے محمد بن بشر سمرانی کا بیان ہے کہ میں نے ایک مرتبہ حضرت محمد بن حنفیہ سے عرض کیا: میں آپ پر قربان، میں نے سنا ہے کہ آل جعفر کا بھی ایک جھنڈا ہوگا اور آل فلان کا بھی ایک جھنڈا ہوگا۔ کیا اس کے متعلق آپ کو بھی کچھ معلوم ہے؟

قال: "أما راية بني جعفر فليست بشيء وإنما راية بني فلان (فان)

لهم ملكا يقربون فيه البعيد ويبعدون فيه القريب عسر ليس فيهم لير تصيبهم فيه فزعات ورعدات كل ذلك ينجلي عندهم كما ينجلي السحاب حتى إذا آمنوا واطمأنوا وطمأنوا ان ملكهم لا يزل فيصير فيهم صيحة فلم يبق لهم راع يجمعهم

ولاداع يسعهم، وذلك قوله تعالى:

”حَتَّىٰ إِذَا أَخَذَتِ الْأَرْضُ زُخْرُفَهَا وَازْبَيَّتْ وَطْنَهَا  
أَهْلَهَا أَنْفَعُ قُدْرُونَ عَلَيْهِمْ آتَاها أَمْرًا لَيْلًا أَوْ نَهَارًا  
فَجَعَلْنَاهَا حَصِيدًا كَأَن لَّمْ تَغْنَبْ بِالْأَمْسِ كَذَلِكَ نَفْصِلُ  
الْآيَاتِ لِقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ“ (سورة يونس آیت ۶۲)

(ترجمہ روایت)

فرمایا: ”آل جعفر کا جھنڈا تو کسی شار میں نہیں، ہاں بنی فلان کا جھنڈا، تو وہ حکومت کرے گا اور اس حکومت میں نزدیک کے لوگ دور اور بعید کے لوگ قریب کیے جائیں گے ان لوگوں پر بڑی سختی ہوگی، نرمی کا نام بھی نہ ہوگا۔ اس میں ان لوگوں کو گرج اور چمک کا بھی سامنا ہوگا، مگر یہ سب بادل کی طرح چھٹ جائیں گے اور جب ان کو ہر طرح سے اطمینان ہوگا اور وہ یہ سمجھ لیں گے کہ اب ہماری حکومت کو زوال نہیں تو ان سے اندر ایک آواز بلند ہوگی جس کو وجہ سے نہ ان میں کوئی گتہ بان باقی رہے گا جو سب کو جمع کرے گا اور نہ کوئی ایسا پکارنے والا ہوگا جس کی بات سب سنیں اور اسی کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

”ترجمہ بیت ۱۱: حتی کہ زمین نے اپنے زلیزات اخذ کر لیے اور زمین گمان کیا کہ بلاشبہ وہ اس پر تفرار میں، ناگمان ہمارا اذباب، حکم کسی رات یا کسی دن کو آپہنچائیں گے ہم نے اسے اس طرح

کاٹ ڈالا جیسے کہ وہ کل تھی ہی نہیں، ہم اپنی آیتوں کو اس طرح تفصیل سے بیان کرتے ہیں، ان لوگوں کے واسطے جو غور و فکر کرنے والے ہیں۔“

میں نے عرض کیا: میں آپ پر قربان، کیا اس کے لیے کوئی وقت مقرر ہے؟

فرمایا: نہیں، اس لیے کہ اللہ کا علم وقت مقرر کرنے والوں پر غالب ہے۔ دیکھو کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ سے تیس دن کا وعدہ کیا، مگر اس میں دس دن کا مزید اضافہ فرمادیا اور یہ بات نہ حضرت موسیٰ کو بتائی اور نہ بنی اسرائیل کو۔ جب تیس دن پورے ہو گئے تو بنی اسرائیل نے کہا کہ موسیٰ نے ہمیں دھوکا دیا اور انھوں نے گویا سالہ کی پریشانی شروع کر دی۔ (اس لیے کوئی وقت مقرر نہیں بتایا جاسکتا)۔  
تر قال: ”ولاكن اذا كثرت الحاجه والفاقة في الناس، واستقر بعضهم بعضاً ففعل ذلك توقعوا امر الله صباحاً ومساءً“  
ترجمہ: ”لیکن جب لوگوں کی حاجات میں کثرت اور فقر و فاقہ میں زیادتی ہو جائے اور اور بعض بعض سے انکار کرے تو اس وقت توقع رکھو کہ امر الہی صبح یا شام

آیا ہی چاہتا ہے۔“

میں نے عرض کیا: میں آپ پر قربان، فقر و فاقہ تو میں سمجھ گیا، مگر انکار کی بات سمجھ میں نہیں آئی؟  
آپ نے فرمایا: ”ایک شخص اپنے دوست کے پاس کسی ضرورت کے لیے جائے تو اس کا دوست اس سے اس طرح بات نہیں کریگا جس طرح پہلے کرتا تھا بلکہ اب اس کا لہجہ بدلا ہوا ہوگا۔“

## ○ سفیانی انھیں گھاس کی طرح کاٹ ڈالے گا

انھیں اسناد کے ساتھ عثمان بن عیسیٰ سے، انھوں نے بکر بن محمد ازدی سے انھوں نے سدر سے روایت کی ہے اور سدر نے کہا کہ مجھ سے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: ”یا سدر! الزم بیتک وکن حلياً من احلاسہ واسکن ماسکن الليل والتهار فاذا بلغ انت السفیانی قد خرج فارحل الينا ولوعی رجلك“

قلت: جعلت فداك هل قبل ذلك شيء؟

قال: ”نعم، (و اشار بيده بثلاث اصابعه الى الشام)

وقال: ”ثلاث رايات، راية حسنية وراية أموية وراية قيسية“

فیناھم (علی ذلک) اذ قد خرج السفیان فی حصدھم  
حصد الزرع ما رأیت مثله قط۔“

آپ نے فرمایا: ”اے سردار تم اپنے گھر میں بیٹھے رہو اور (اس طرح) جیسے رہو (جس طرح یہ ہیں  
اور آسمان جیسے ہوتے اور ساکن ہیں)۔ اور جب تمہیں سفیان نے خروج کی خبر  
پہنچے تو فوراً ہمارے پاس پہنچو خواہ تم کو پاسبانہ چل کر ہی پہنچنا پڑے۔“

میں نے عرض کیا، میں آپ پر قربان، کیا اس سے پہلے بھی کچھ ہوگا؟

آپ نے فرمایا: ”ہاں“

پھر انہی تین انگلیوں سے شام کی طرف اشارہ کیا اور۔۔۔

فرمایا: ”تین جھنڈے ہوں گے، حسنی جھنڈا، اموی جھنڈا اور قیسیہ جھنڈا۔ ابھی  
یہ لوگ اسی حال میں ہوں گے کہ سفیان خروج کرے گا اور ان لوگوں (تینوں) کو  
گھاس کی طرح کاٹ کر رکھ دے گا۔“ (روضۃ الکافی ص ۲۷۱)

### ۱۶۲) حیرہ اور کوفہ کے درمیان قتل عام

جابر نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ:  
قال: ”یا جابر! لا یظہر القاتل حتی یشمل اهل البلاد فتنة یطلبون  
منہا المخرج، فلا یجدونہ، فیکون ذلک بین الحیرة و  
الکوفة، قتلہم فیہا علی السری وینادی مناد من السماء۔“  
آپ نے فرمایا: ”اے جابر! امام قائم علیہ السلام کا ظہور اس وقت ہوگا جب حیرہ و کوفہ  
کے درمیان اہل بلاد فتنوں میں گھرے ہوتے ہوں گے اور اس سے نکلنے کی  
راہ تلاش کرتے ہوں گے اور ان کے مقتولین ندی کے کنارے پڑے ہونگے  
کہ اتنے میں آسمان سے ایک منادی نرا دے گا۔“

### ۱۶۳) سفیان اور اولاد شیخ کا خروج

اپنے اسناد کے ساتھ حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے ایک طویل روایت  
منقول ہے جس میں آپ نے فرمایا کہ:

”لا یکون ذلک حتی یخرج خارج من ال ابی سفیان یملک  
تسعة اشہم کحمل المرأة، ولا یکون حتی یخرج من ولد الشیخ

فیسیر حتی یقتل ببطن النجف۔ فواللہ کأفی النظر الی  
رماحہم و سیوفہم و امتعتہم (الی حائط من حیطان  
النجف، یوم الاثنين، ویستشهد یوم الاربعاء۔“

آپ نے فرمایا: ”ظہور امام قائم م۔“ اس وقت ہوگا جب آل ابی سفیان میں سے ایک  
خروج کرنے والا نواہ، عورت کے مدت حمل کے برابر، حکومت کرے گا۔ اور  
یہ اس وقت ہوگا جب اولاد شیخ میں سے ایک شخص خروج کرے گا اور نجف کے  
درمیان قتل کر دیا جائے گا۔ خدا کی قسم گویا میں ان کے بنزوں، تلواروں اور  
ان کے سارے سامانوں کو نجف کے ایک باغ میں دیکھ رہا ہوں۔ یہ دن پیر  
(دوشنبہ) کا ہوگا اور وہ چہار شنبہ (بدھ) کو قتل کر دیا جائے گا۔“

### ۱۶۴) اسوقت جائے امن مکہ ہوگا

ابو حمزہ ثمالی سے روایت ہے۔ ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام  
کو فرماتے ہوئے سنا، آپ نے فرمایا کہ:

”اذا سمعتم باخلاف الشام فیما بینہم فالهرب من الشام فان  
القتل بہا والفتنة  
قلت: الی اہل البلاد؟  
فقال: الی مکة فانہا خیر بلد یدہرب الناس الیہا  
قلت: فالکوفة؟

قال: الکوفة ما ذال یلقون؟ یقتل الرجال الا شامحاً ولکن  
الویل لمن کان فی اطرافہا، ما ذال یمر علیہم من اذی بہم  
وتسبی بہا رجال ونساء و احسنہم حالاً من یعبء الفرات  
ومن لا یکون شہداً لہا۔ قال: فما تری فی مکان سوادھا؟  
فقال: سیدہ یعنی لا

تفرق! الخروج منہا خیر من المقام فیہا۔۔۔۔ قلت: کم یکون ذلک  
قال: ساعة واحدة من نہار۔۔۔۔ قلت: ما حال من یخذ منہم  
قال: لیس علیہم بائس اما انہم سیتقدہم اقواماً لہم عند اهل الکوفة  
یومئذ قدر، اما لا یجوزون بہم الکوفة۔“

آپؐ نے فرمایا: ”جب تم سنو کہ اہل شام کے درمیان باہم اختلاف پیدا ہو گیا ہے تو شام سے بھاگ نکلو۔ اس لیے کہ یہ وہاں فتنہ اور خونریزی ہوگی۔“

میں نے عرض کیا: وہاں سے بھاگ کر میں کس شہر میں جاؤں؟  
آپؐ نے فرمایا: ”مکہ چلے جانا“ اس لیے کہ وہ بہترین شہر ہے لوگ بھاگ کر وہیں پناہ میں گئے ہیں نے عرض کیا: اور کوفہ؟

آپؐ نے فرمایا: کوئی پر کیا افتادہ آئے گی، تمہیں معلوم ہے؟ شامیوں کے سوا وہاں کے باشندوں میں مردوں کو قتل کیا جائے گا اور اس کے اطراف میں رہنے والوں پر تو افسوس ہی افسوس ہے کہ ان کے اوپر کیا مصائب گزر جائیں گے۔ وہاں کے مرد اور عورتوں کو قیدی بنا لیا جائے گا مگر سب سے اچھا وہ رہے گا جو فرات کو عبور کر کے اُس پار ہو جائے اور اس کا شاہرہ ہی ذکر سے (کہ وہاں کیا ہو رہا ہے)

میں نے عرض کیا: سوا کوفہ کے رہنے والوں کے متعلق کیا راتے ہے؟  
آپؐ نے فرمایا: وہاں قیام کرنے سے بہتر ہے کہ وہاں سے نکل جائیں۔

میں نے عرض کیا: یہ سب کتنے عرصے میں ہو جائے گا؟  
آپؐ نے فرمایا: صرف دن کی ایک ساعت میں۔  
میں نے عرض کیا: اور جو لوگ ان میں سے گرفتار ہوں گے ان کا کیا حشر ہوگا؟  
آپؐ نے فرمایا: ان کو کوئی گزند پہنچے گی۔ اس لیے کہ ان کو وہ لوگ چھڑالیں گے جن کی قدر و منزلت اہل کوفہ کے نزدیک اُس وقت نہ ہوگی، اور انہیں گرفتار کر کے کوفہ سے باہر نہیں بھیجا جائے گا۔“

### عربی مہینوں کی خصوصیات

(۱۶۵)

انہیں اسناد کے ساتھ حسین بن ابو علاء نے ابوبصیر سے روایت کی ہے اور ابولہبیر نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے اُن جناب سے عرض کیا:

”سألتہ عن رجب؟ قال: ذلک شہر کانت الجاہلیۃ تعظمہ  
وکأنوا یستونہ الشہر الاصح۔“

ثَلثُ: شَعْبَانُ؟ قال: تَشَعَّبَتْ فِيهِ الْأُمُورُ۔

ثَلثُ: رَمَضَانُ؟ قال: شَهْرُ اللَّهِ تَعَالَى وَفِيهِ يَنَادِي بِأَسْرَ صَاحِبُكُمْ وَأَسْمَاءُ

ثَلثُ: فَشَوَّالُ؟ قال: فِيهِ يَشُولُ أَمْرُ الْقَوْمِ۔

ثَلثُ: فِذْوَالْقَعْدَةِ؟ قال: يَقْعُدُونَ فِيهِ۔

ثَلثُ: فِذْوَالْحِجَّةِ؟ قال: ذَٰلِكَ شَهْرُ الدَّامِ۔

ثَلثُ: فَالْحَرَمِ؟ قال: يَحْرَمُ فِيهِ الْحَرَامُ وَيَحِلُّ فِيهِ الْحَرَامُ۔

ثَلثُ: صَفَرٌ وَرَجَبٌ؟ قال: فِيهِمَا خَزْيٌ فَطَيْعٌ، وَامْرُ عَظِيمٌ۔

ثَلثُ: جُمَادَى؟ قال: فِيهِمَا الْفَتْحُ مِنْ أَوَّلِهِمَا إِلَى آخِرِهِمَا۔

ترجمہ: ”میں نے ماہِ رجب کے متعلق دریافت کیا؟ تو فرمایا یہ وہ مہینہ ہے کہ ایامِ جاہلیت میں بھی اس کو معظم سمجھا جاتا تھا اور اہل عرب اس کو ماہِ اہم کہتے تھے (بہر اہمیت)۔  
میں نے عرض کیا: اور شعبان؟ فرمایا: اس میں تمام امور درست ہو جاتے ہیں۔ (شاخیں پھوٹتی ہیں)  
میں نے عرض کیا: اور رمضان؟ فرمایا: یہ تو اللہ تعالیٰ کا مہینہ ہے اسی میں تو تمہارے صاحبِ امر کے نام کا ان کے والد بزرگوار کے نام کے ساتھ آسمان سے اعلان ہوگا۔

میں نے عرض کیا: پھر شوال؟ فرمایا: اس میں قوم کے کام سمٹ جاتے ہیں۔

میں نے عرض کیا: اور ذوالعقدہ؟ فرمایا: اس میں قوم بھیجی رہتی ہے۔

میں نے عرض کیا: ذی الحجہ؟ آپؐ نے فرمایا: یہ خون کا مہینہ ہے (فریبانی کا)

میں نے عرض کیا: اور محرم؟ آپؐ نے فرمایا: اس میں حلال حرام ہوتا ہے اور حرام حلال۔

میں نے عرض کیا: اور صفر و ربیعِ اول و ربیعِ الثانی؟ فرمایا: اس میں شرم ہی شرم اور مصیبت ہی مصیبت ہے اور ایک بڑا حادثہ ہے۔

میں نے عرض کیا: اور جمادی؟ آپؐ نے فرمایا: اس میں فتح ہے اول میں بھی اور آخر میں بھی۔

### جب خروجِ سفیانی ہو، تو.....

(۱۶۶)

انہیں اسناد کے ساتھ اسماعیل بن مہران سے، انہوں نے ابنِ عمر سے، اور انہوں نے حفصہ سے روایت کی ہے، اُن کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے عرض کیا کہ جب سفیانی کا خروج ہوگا تو اُس وقت ہم لوگ کیا کریں؟

قال: ”تَغَيَّبُ الرِّجَالُ وَجُوهًا مِنْهُ وَلَيْسَ عَلَى الْعِيَالِ بَأْسٌ، فَإِذَا ظَهَرَ عَلَى الْأَكْوَارِ الْخَمْسُ يَعْنِي كُورَ الشَّامِ فَانْفِرُوا إِلَى صَاحِبِكُمْ“

آپؐ نے فرمایا: ”تم میں جتنے مرد ہیں وہ تو روپوش ہو جائیں، اور اہلِ عیال کو کوئی گزند نہیں ہوگا۔

جب وہ شام کے پانچوں علاقوں پر قبضہ کرے تو تم لوگ اپنے صاحبِ امر کے پاس چلے جانا۔“



(۷) فَبَيْنَمَا هُمْ عَلَى ذَلِكَ إِذْ أَقْبَلَتْ خَيْلُ الْيَمَانِيِّ وَالْخُرَّاسَانِيِّ  
يَسْتَبِقَانِ كَاتِبًا فَرَسِي دِهَانٍ شَعَثٌ غَيْرُ جَرْدٍ أَصْلَابِ  
نَوَاطِي وَأَقْدَاحٍ إِذَا انْظُرْتَ أَحَدَهُمْ بِرَجُلِهِ بَاطِنُهُ فَيَقُولُ:  
لَا خَيْرَ فِي مَجْلِسِنَا بَعْدَ يَوْمِنَا هَذَا اللَّهُمَّ فَا تَا الثَّائِبُونَ وَ  
هُمُ الْإِبْدَالُ الَّذِينَ وَصَفَهُمُ اللَّهُ فِي كِتَابِهِ الْعَزِيمِ:  
” إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ التَّوَّابِينَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِينَ “ (البقرة ۲۲۲)  
وَنَظَرَ أَوْ هَدَمَ مِنْ آلِ فَحْمَدٍ -

(۸) وَيُخْرِجُ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ نَجْرَانَ يَسْتَجِيبُ لِلْإِمَامِ فَيَكُونُ  
أَوَّلُ النَّصَارَى إِجَابَةً فِيهِمْ دَرَبِيْعَتُهُ وَبِدْقُ صَلِيبِهِ  
فَيُخْرِجُ بِالْمَوَاتِي وَضَعْفَاءِ النَّاسِ، فَيَسِيرُونَ إِلَى النَّخِيلَةِ  
بِأَعْلَامٍ مَهْدَى فَيَكُونُ مُجْمَعُ النَّاسِ جَمِيعًا فِي الْأَرْضِ كُلِّهَا  
بِالْفَارُوقِ فَيَقْتُلُ يَوْمَئِذٍ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ ثَلَاثَةَ  
أَلْفِ أَلْفٍ يَقْتُلُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا فَيَوْمَئِذٍ تَأْوِيلُ هَذِهِ الْآيَةِ  
” فَمَا زَالَتْ تِلْكَ دَعْوَاهُمْ حَتَّى جَعَلْنَاهُمْ حَصِيدًا  
خَمِيدِينَ “ (سُورَةُ الْأَنْبِيَاءِ آيَةُ ۱۵)

(۹) وَيُنَادِي مُنَادٌ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ مِنْ نَاحِيَةِ الْمَشْرِقِ عِنْدَ  
الْفَجْرِ: يَا أَهْلَ الْبِلَادِ اجْتَمِعُوا! وَيُنَادِي مُنَادٌ مِنْ  
قَبْلِ الْمَغْرِبِ بَعْدَ مَا يَغِيبُ الشَّمْسُ: يَا أَهْلَ الْبَاطِلِ اجْتَمِعُوا:  
وَمَنْ الْغَدَّ عِنْدَ الظُّهْرِ تَسْلُوكُ الشَّمْسِ وَتَصْفَرُ فَتَصِيرُ  
سُودَاءَ مُظْلَمَةٍ، وَيَوْمَ الثَّلَاثِ يَفْرُقُ اللَّهُ بَيْنَ الْحَقِّ وَالْبَاطِلِ  
وَتُخْرِجُ دَابَّةَ الْأَرْضِ وَتَقْبَلُ الرُّومَ إِلَى سَاحِلِ الْبَحْرِ عِنْدَ  
كَهْفِ الْغَفِيَةِ، فَيُبْعَثُ اللَّهُ الْغَفِيَةَ مِنْ كَهْفِهِمْ مَعَ  
كَلْبِهِمْ، مِنْهُمْ رَجُلٌ يَقَالُ لَهُ: مَلِيخَا وَأَخْرَجْمَلَاهَا وَ  
هَٰذَا الشَّاهِدَانِ الْمُسْلِمَانِ لِلْقَائِمِ عَلَيْهِ السَّلَامُ

(امیر المومنینؑ نے فرمایا) سہ سہ

ترجمہ روایت ” اے لوگو! مجھ سے جو پوچھنا چاہتے ہو سوال کرو قبل اس کے کہ مجھے تم نہ پاسکو۔  
کیونکہ مجھے آسمان کے راستوں کا تمام علم سے زیادہ علم ہے اور میں زمین کے

راستوں کا تمام جاننے والوں میں سب سے بہتر جاننے والا ہوں۔ میں دین کا  
یعسوب (سردار) ہوں، میں مومنوں کا یعسوب (امیر) ہوں، اور میں  
مستقیوں کا امام ہوں، اور میں بروہی قیامت لوگوں کا حساب و کتاب لینے والا  
ہوں، میں قاسمِ نار اور خازنِ جنت ہوں، میں حوضِ کوثر کا صاحب و  
مالک ہوں اور صاحبِ میزان ہوں، میں صاحبِ اعراف ہوں اور ہم میں سے  
ہر امام اپنے تمام اہلِ ولایت (محبوں) کو جاننے والا ہوگا۔ اسی کیلئے اللہ تعالیٰ  
نے ارشاد فرمایا ہے۔

(ترجمہ آیت) ” اس کے سوا نہیں ہے کہ آپ ایک نذیر و تنبیہ کرنے والے ہیں اور ہر قوم  
کے لیے ایک ہادی ہوا کرتا ہے۔ “ (رُحَدَّ آیت ۷)

(۲) آگاہ ہوئے لوگو! مجھ سے سوال کرو جو تم چاہو۔ قبل اس کے کہ تم مجھ کو  
نہ پاسکو۔ اس لیے کہ میرے سینے میں علم خزینے موجود ہیں، لہذا سوال کرو مجھ  
سے، قبل اس کے کہ مشرق سے ایک فتنہ اُٹھے اور خو خوار کشتے کی طرح اپنی ہی  
ٹانگ کو پھاڑ کھائے اور مغرب سے ایک آگ بلند ہو جو بڑی بڑی کھڑکیوں کو جلا  
ڈالے اور تم جینے ہی رہ جاؤ کہ ہائے وہ (صاحبِ امر) کہاں گئے، بلکہ آسمان  
کا گردشِ دن بھی لائے گی کہ تم لوگ کہو گے کہ وہ (صاحبِ امر) یا تو مر گئے  
یا کسی دوسری وادی میں چلے گئے۔ اور اسی دن اس آیت کی تائید بھی تمہارے  
سامنے آئے گی: (سُورَةُ بَنِي إِسْرَائِيلَ آيَةُ ۶)

(ترجمہ آیت) ” پھر ہم نے تمہیں اُن کے اوپر غلبہ عطا کر کے تمہارے دن پھیر دیے  
اور ہم نے اموال اور بیٹوں سے تمہاری مدد کی اور تمہیں کثرتِ اولاد عطا کی “  
اور اُن کے ظہور کے لیے بہت سی علامتیں ردنا ہوں گی۔ پہلی علامت  
کونے کا خندق و رمد سے حصار۔ کونے کی گلیوں میں مشکیزوں کا پھٹنا، مساجد  
کا چالینش شبِ معطل رہنا، ہیکل و مجسمے کا انکساث، سب بڑی مسجد کے اطراف  
مختلف جھنڈوں کا لہرانا، جس میں قاتل و مقتولین دونوں جہنمی ہوں گے، بہت  
تیزی کے ساتھ قتل اور پٹانسی کی موت ہوگی، پشتِ کونہ پر ستر آدمیوں میں نفسِ  
زکیہ کا قتل، رکن و مقام کے درمیان ایک شخص کا ذبح کیا جانا، بت خانے میں  
ایک سفید سروالے کو قید کر کے قتل کرنا۔

(۴) اور سرخ جھنڈے کے ساتھ سفیانی کا خروج، جس کا سردار شکر بنی کلب

میں سے ایک شخص ہوگا اور بارہ ہزار سواروں کا ایک لشکر سفینیانی کی فوج میں سے مکہ اور مدینہ روانہ ہوگا جس کا سردار نبی امیہ میں سے ایک شخص "حزمیہ" نامی ہوگا جو بائیں آنکھ سے کانٹا ہوگا اس کی آنکھ پر سخت قسم کا (آنکھ میں گہرا اور واضح قسم کا) ناخن (ناخن) ہوگا جس کے جھنڈے کو کوئی روک نہ سکے گا اور وہ مدینہ میں ایک گھر میں ٹھہرے گا جس کا نام دارالاحسن اموی ہوگا۔ پھر وہ آل محمد کے ایک شخص کی تلاش میں ایک فوج کا دستہ روانہ کرے گا اور اس کے پاس شیعوں کا ایک گروہ جمع ہو جائے گا جو اسے مکہ کیلین پلٹا دیگا اس کا سردار بنی غطفان کا ایک شخص ہوگا۔ جب وہ سفید بیابان کے وسط میں پہنچے گا تو زمین دھنس جائیگی سب کا سب دستہ اس میں سما جائے گا سوائے ایک شخص کے کوئی نہ بچے گا اور اس کا بھی چہرہ پشت کی طرف مڑ جائے گا تاکہ لوگ اسے دیکھ کر ڈریں کہ اللہ تعالیٰ نے اس کا چہرہ موڑ کر کیسی سخت سزا دی ہے۔ اور آئندہ عبرت حاصل کریں۔ اُس دن لوگوں کو اس آیت کی تاویل کا پتہ چلے گا:

ترجمہ آیت: "اور لے کاش تم دیکھتے ان (باطل پرستوں) کو جبکہ وہ گھبرائے ہوئے ہوں گے اور کوئی جائے فرار نہ پائیں گے اور قریب ہی سے وہ لے ڈالے جائیں گے۔" (سورۃ سبا آیت ۵۱)

(۵) اور (سفینیانی) ایک لاکھ تیس ہزار کا لشکر کو فوج بھیجے گا جو روحاء اور فاروق میں پڑاؤ ڈالے گا، اس میں سے ساٹھ ہزار فوجی کو فہم میں محکمہ نخیدہ میں حضرت ہود علیہ السلام کی قبر کے پاس خیمہ زن ہوں گے، پھر یوم نینت لوگ ان پر یلغار کریں گے اور ان لوگوں کا سردار ایک جبار عنید و سرکش ہوگا جسے کامن و ساحر کہہ کر پکارا جائے گا اور وہ شہر زوراء سے اُن پر خروج کرے گا جسکے ساتھ پانچ ہزار کامن ہوں گے اور وہ وہاں کے پل پر ستر ہزار آدمیوں کو قتل کرے گا، تین دن تک دریا تے فزات خون سے رنگین رہے گا اس میں لاشیں مڑیں گی، کو فہم سے ستر ہزار لڑکیاں قید کر کے محلوں میں بٹھا کر انھیں مقام ثویہ غریٰ بیجا یا جائے گا۔

(۶) پھر کو فہم سے ایک لاکھ افراد نکلیں گے جن میں مشرک و منافق سب ہی ہوں گے اور وہ دمشق پہنچیں گے، انہیں روکنے والا کوئی نہ ہوگا اور وہی ارم ذات العباد ہے۔ اور زمین کے مشرقی حصے سے کچھ جھنڈے آئیں گے جنکا

پھر برا نہ تو سوتی ہوگا اور نہ کتان کا، نہ ریشمی۔ اس کے اوپر سیبہ اکبر کی مہر لگی ہوگی جس کی قیادت آل محمد میں سے ایک شخص کرے گا جو مشرق سے ظاہر ہوگا۔ اس کے پھر میرے کی خوشبو مغرب تک پہنچے گی وہ خوشبو مسک (مسک) جیسی ہوگی، اُس کے آگے آگے ایک ماہ کی مسافت تک رعب و دبہ چلے گا اور وہ اپنے آباؤ اجداد کے خون کا انتقام لینے کے لیے کو فہم میں نزول اجلال فرمائے گا۔ ابھی وہ لوگ اسی حال میں ہوں گے کہ خراسانی اور یامانی کا کردہ آگے بڑھے گا اور ایک دوسرے پر سبقت لیجانے کی کوشش کرے گا اور جب انہیں سے ایک دیکھے گا تو کہے گا کہ اب آج کے بعد بیٹھنے میں کوئی بھلائی نہیں، سپور دگار! "ہم لوگ توبہ کرتے ہیں۔" اور یہی وہ ابدال ہیں کہ جنکا اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب عزیز میں ذکر فرمایا ہے: (سورۃ البقرہ آیت ۲۲۲) کا ترجمہ:

ترجمہ آیت: "بیشک اللہ توبہ کرنے والوں سے محبت رکھتا ہے اور پاک و پاکیزہ لوگوں کو پسند کرتا ہے۔" اور وہ آل محمدؐ کی فرد کے منتظر ہوں گے۔

(۸) پھر اہل بخران میں سے ایک شخص نکھے گا جو امامؐ کی دعوت پر بتیک کہیگا اور وہ نصاریٰ میں سے پہلا شخص ہوگا جو بتیک کہیگا اور وہ اپنا کلیسا منہدم کر دیگا اور صلیب کو توڑ ڈالے گا اور موالیوں اور ضعفا کو لیکر نکھے گا اور علم ہدایت لیے ہوئے خیمہ پہنچے گا اور مقام فاروق پر تمام دنیا کے انسانوں کا مجمع ہوگا اور وہ آپس میں ایک دوسرے کو قتل کریں گے اور اس دن تین لاکھ آدمی قتل ہوں گے، اور اُس دن اس آیت کی تاویل ظاہر ہوگی: (سورۃ انبیاء آیت ۱۵)

ترجمہ آیت: "پس اُن کی یہ پکار جاری رہی، یہاں تک کہ ہم نے انھیں کٹی ہوئی کھیتی (اور) بھی ہوئی رکھ بنا دیا۔" - تنوار کے ذریعے سے۔

(۹) ماہ رمضان میں صبح کے وقت مشرق سے ایک منادی ندا کرے گا: اے اہل ہدایت! تم سب ایک جگہ جمع ہو جاؤ۔ پھر مغرب سے شام کے وقت جبکہ شفقت کی سُرخی ختم ہو جائے گی، ایک منادی ندا دیگا کہ اے اہل باطل! تم سب بھی ایک جگہ اکٹھے ہو جاؤ۔ اور اس کے دوسرے ہی دن ظہر کے وقت آفتاب رنگ بدلتے گا، پہلے زرد ہو جائے گا، پھر سیاہ اور تیسرے دن اللہ تعالیٰ حق و باطل کو جدا جدا کر دے گا اور دابۃ الارض کا ظہور ہوگا، اور روم بڑھ کر ساحل سمندر تک آجائے گا، جہاں اصحاب کہف مخدو خواب ہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ اصحاب کہف

کو مع ان کے کہتے کے مبعوث فرمائے گا جنہیں سے ایک مرد کا نام ملیگا اور دوسرے کا نام خلا ہا ہے۔ اور یہ دونوں امام قائم علیہ السلام کی امامت کو تسلیم کر لیں گے اور ان کے گواہ بنیں گے۔“ (العدد)

### علامہ ظہور برایت سلمان فارسی

(۱۶۸)

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ میں حضرت امیر المومنین علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا، اس وقت آپ تنہا تشریف فرما تھے میں نے عرض کیا یا امیر المومنین! آپ کی اولاد میں سے امام قائم کب تشریف لائیں گے؟ یہ سنکر آپ نے ایک ٹھنڈی سانس لی اور فرمایا: ”لَا يَبْدَأُ الْقَائِمُ حَتَّى يَكُونَ أُمُورُ الصَّبِيَّانِ، وَيُضَيِّعَ حَقُوقَ الرَّحْمَنِ، وَيَتَغَتَّى بِالْقُرْآنِ، فَذَا قَاتَلَتْ مَمْلُوكُ بْنُ عَبَّاسٍ أُولَى الْعَمَى وَالْإِلْتِبَاسِ، أَصْحَابُ الرَّحَى عَنْ الْإِقْوَاسِ بَوَّحَةٌ كَالْتَرَّاسِ، وَخَرِبَتِ الْبَصْرَةُ، هَذَا يَقُومُ الْقَائِمُ مِنْ وَلَدِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ“ (العدد)

ترجمہ ”وہ اس وقت ظہور کریں گے جب بچوں کی حکمرانی ہونے لگے اور حقوق اللہ کو ضائع کیا جائے گا، اور قرآن کو گانے کے طور پر پڑھا جائے گا، جب سلاطین بنی عباس کو قتل کیا جانے لگے گا، بصرہ برباد ہوگا، اُس وقت امام حسین کی اولاد میں سے امام قائم کا ظہور ہوگا۔“

### بہت سی علامات ظاہر ہو چکیں

(۱۶۹)

کتاب العدد میں مرقوم ہے کہ:

”قَدْ ظَهَرَ مِنَ الْعِلَامَاتِ غَدَّةٌ كَثِيرَةٌ مِثْلُ: خَرَابِ حَائِطِ مَسْجِدِ الْكُوفَةِ، وَقَتْلِ أَهْلِ مِصْرَ امِيرِهِمْ، وَزَوَالِ مَلِكِ بَنِي الْعَبَّاسِ عَلَى يَدِ رَجُلٍ خَرَجَ عَلَيْهِمْ مِنْ حَيْثُ بَدَأَ مَلِكُهُمْ وَمَوْتِ عَبْدِ اللَّهِ أَخْرِ مَمْلُوكِ بْنِ الْعَبَّاسِ، وَخَرَابِ الشَّامَاتِ، وَمَسْأَلِ الْجَبِيسِ مِثْلِي الْكَرْخِ بِبَغْدَادَ، كُلُّ ذَلِكَ فِي مَدَّةٍ بِسِيرَةِ وَانْشِقَاقِ الْفُرَاتِ وَسَيَصِلُ الْمَسَارُ إِلَى اللَّهِ إِلَى أَرْقَةِ الْكُوفَةِ.“

ترجمہ روایت: ”امام قائم کے ظہور کی جو علامات بتائی گئی ہیں اکثر ظاہر ہو چکی ہیں، مثلاً مسجد کوفہ کی دیوار کا منہدم ہونا، اہل مصر کا اپنے امیر کو قتل کرنا۔ بنی عباس کی حکومت کا ایک ایسے شخص کے ہاتھوں زوال جس نے ان کے اوپر روپوشی کی اور ان کی حکومت کو ختم ہی کر دیا، اور بنی عباس کے آخری بادشاہ کی موت اور شام کے علاقوں کی تباہی، محلہ کرخ (کوفہ) سے متصل جسر بغداد کا بڑھنا۔ یہ سب مختصر سی مدت ہی میں ظہور پذیر ہو گیا اور درجائے فرات میں انشقاق ہو چکا ہے انشاء اللہ اس کا پانی کوفہ کی گلیوں میں بھی جا پہنچے گا۔“

### خروج یمانی و سفیانی

(۱۷۰)

حسین بن ابراہیم قزوینی نے محمد بن وہبان سے، انھوں نے احمد بن ابراہیم سے، انھوں نے حسن بن علی زعفرانی سے، انھوں نے برقی سے، انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے ابن ابوعبیر سے، انھوں نے ہشام بن سالم سے روایت کی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کے سامنے سفیانی کا ذکر ہوا تو آپ نے فرمایا:

”أَمَّا الرِّجَالُ فَتَوَارَى وَجُوهُهُمَا عَنْهُ وَأَمَّا النِّسَاءُ فَلَيْسَ عَلَيْهِنَّ بَأْسٌ“ (مالی شیخ)

”اس وقت مرد تو روپوش ہو جائیں گے اور عورتوں کو کوئی گزند نہ پہنچے گا۔“

ان ہی اسناد کے ساتھ ہشام بن سالم سے یہ بھی روایت ہے کہ جب طالب حجت نے خروج کیا تو حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے عرض کیا گیا کہ امید ہے کہ یہ یمانی ہو آپ نے فرمایا: ”لا، الیمانی یتوالی علیاً، وھذا یدبراً منہ“ (نہیں، یمانی تو حضرت علی سے تولا رکھتا ہوگا اور یہ ان کا دشمن اور تبرا رکھتا ہے)

اور ان ہی اسناد کے ساتھ ہشام بن سالم سے یہ روایت بھی ہے کہ حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا:

”الیمانی والسفیانی کفَرَسَی رِہَان“

(یمانی اور سفیانی کا خروج گھوڑ دوڑ کے دو گھوڑوں کی طرح (ساتھ ساتھ) ہی ہوگا۔)

## دجال کو سولی دی جائے گی

(۱۶۱)

شیخ احمد بن محمد کتاب المہذب وغیر میں ان ہی اسناد کے ساتھ معلیٰ بن خنیس سے روایت کی ہے کہ معلیٰ بن خنیس نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ قال: "یوم النیروز هو الیوم الذی یظہر فیہ قائمنا اهل البیت وولایة الامر، ویظہرہ اللہ تعالیٰ بالسد جال فیصلبہ علی کناسۃ الکوفۃ"

ترجمہ "آپ نے فرمایا: یوم نوروز وہ دن ہے جس میں ہم اہل بیت کے قائم و ولی امر ظہور کریں گے اور اللہ تعالیٰ انہیں دجال پر فتح و ظفر عطا فرمائے گا اور وہ دجال کو کناسہ کوفہ میں سولی پر لٹکا دیں گے"

### ملا و اعلیٰ میں کس امر پر اختلاف ہوا

(۱۶۲)

### حدیث معراج میں انکشاف امر

کتاب المحتضر میں حسن بن سیمان نے شیخ صالح ابو محمد حسن کی کتاب المعراج کے حوالے سے نقل کیا ہے ان ہی کی اسناد کے ساتھ صدوق سے، انہوں نے ابن ادریس سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے سہیل سے، انہوں نے محمد بن آدم نسائی سے، انہوں نے اپنے والد آدم بن ابویاس سے، انہوں نے مبارک بن فضالہ سے، انہوں نے وہب بن منبہ سے مرفوعاً اور انہوں نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ ابن عباس کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"اِنَّهُ لَمَّا عَرَجَ بِي رَبِّيَ جَلَّ جَلَالُهُ، اَتَانِي الشَّدَاءُ: يَا مُحَمَّدُ! قُلْتُ: لَبَّيْكَ رَبَّ الْعِظَمَةِ لَبَّيْكَ، فَأَوْحَى إِلَيَّ: يَا مُحَمَّدُ! فِيمَ اخْتَصَمَ الْمَلَاءُ الْاَعْلَى؟

قُلْتُ: اَللّٰهُ! لَا اَعْلَمُ لِيْ - فَقَالَ لِيْ: يَا مُحَمَّدُ! هَلْ اتَّخَذْتَ مِنْ الْاَدَمِيِّينَ وَزِيْرًا وَاَخًا وَوَصِيْرًا مِنْ بَعْدِكَ؟

فَقُلْتُ: اَللّٰهُ! وَمَنْ اَتَّخِذُ؟ تَخَيَّرْتُ لِيْ يَا اَللّٰهُ! فَأَوْحَى إِلَيَّ: يَا مُحَمَّدُ! قَدْ اخْتَرْتَ لَكَ مِنَ الْاَدَمِيِّينَ عَلِيَّ بْنَ اَبِي طَالِبٍ فَقُلْتُ: اَللّٰهُ! اِبْنِ عَمِّيْ؟ فَأَوْحَى إِلَيَّ: يَا مُحَمَّدُ! اِنَّ عَلِيًّا وَاَزَلَّتْ

ووارث العلم من بعدك وصاحب لوائك لواء الحمد يوم القيامة وصاحب خضك، يسقى من ورد عليه من مومني أمتك -

ثُمَّ أَوْحَى إِلَيَّ أَنِّي قَدْ أَقْسَمْتُ عَلَى نَفْسِي تَسْمِيْحًا لَا

يُشْرِبُ مِنْ ذَلِكَ الْخَوْضِ مِغْضًا لَكَ وَلَا هَلْ بَيْتِكَ وَذَرْيَتِكَ الطَّيِّبِينَ، حَقًّا (حَقًّا) أَقُولُ يَا مُحَمَّدُ! لَا دَخَلَ الْجَنَّةَ جَمِيعَ أُمَّتِكَ إِلَّا مِنْ أَلِيٍّ -

(۲) فَقُلْتُ: اَللّٰهُ! وَاحِدٌ يَأْتِي دَخَلَ الْجَنَّةَ؟

فَأَوْحَى إِلَيَّ: بَلَى يَا أَلِيٍّ -

قُلْتُ: وَكَيْفَ يَا أَلِيٍّ؟

فَأَوْحَى إِلَيَّ: يَا مُحَمَّدُ! اخْتَرْتَكَ مِنْ خَلْقِي وَاخْتَرْتَ لَكَ وَصِيْرًا مِنْ بَعْدِكَ وَجَعَلْتَهُ مِنْكَ بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى إِلَّا أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدَكَ وَالْقِيَمَةُ مَحَبَّتُهُ فِي قَلْبِكَ وَجَعَلْتَهُ أَبَا لَوْلَاكَ فَحَقُّهُ بَعْدَكَ عَلَى أُمَّتِكَ كَحَقِّكَ عَلَيْهِمْ فِي حَيَاتِكَ فَمَنْ جَعَدَ حَقُّهُ جَعَدَ حَقُّكَ وَمَنْ أَلِيٍّ أَنْ يُوَالِيَهُ فَقَدْ أَلِيٍّ أَنْ يَدْخُلَ الْجَنَّةَ -

(۳) فَخَرَرْتُ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ سَاجِدًا شَاكِرًا لِمَا أَنْعَمَ عَلَيَّ

فَإِذَا مَنَادَ بِنَادِيٍّ، يَا مُحَمَّدُ! ارْفَعْ رَأْسَكَ، سَلْنِيْ أَعْطَكَ

فَقُلْتُ: اَللّٰهُ! أَجْمَعُ أُمَّتِيْ مِنْ بَعْدِيْ عَلَى وَلايَةِ عَلِيٍّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ

لِيَرْدُوا عَلَيَّ جَمِيعًا حَوْضِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ -

(۴) فَأَوْحَى إِلَيَّ: يَا مُحَمَّدُ! اِنِّيْ قَدْ قَضَيْتُ فِيْ عِبَادِيْ

اِنْ اخْلَقْتُمْ وَقَضَايَ مَا ضَرَفْتُ فِيْهِمْ لَأَهْلِكَ بِهِ مِنْ أَشْيَاءَ

وَأَهْدَى بِهِ مِنْ أَشْيَاءَ وَقَدْ أَتَيْتُهُ عَلَيْكَ مِنْ بَعْدِكَ

وَجَعَلْتَهُ وَزِيْرَكَ وَخَلِيْفَتَكَ مِنْ بَعْدِكَ عَلَى أَهْلِكَ وَ

أُمَّتِكَ عَزِيْمَةً مَّتَى: لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ أَبْغَضَهُ وَ

عَادَاهُ وَأَنْكَرَ وَلايَتَهُ مِنْ بَعْدِكَ فَمَنْ أَبْغَضَهُ أَبْغَضَكَ

وَمَنْ أَبْغَضَكَ أَبْغَضَنِيْ وَمَنْ عَادَاهُ فَقَدْ عَادَاكَ وَمَنْ

عَادَاكَ فَقَدْ عَادَانِيْ، وَمَنْ أَحَبَّهُ فَقَدْ أَحَبَّنِيْ وَمَنْ



أحبك فقد أحبني -

(۶) وقد جعلت (له) هذه الفضيلة واعطيتك أن  
أخرج من صلبه أحد عش مدياً كله من ذريتك  
من البكر البتول، آخر رجل منهم يصلّي خلفه عيسى  
ابن مريم، يملأ الأرض عدلاً كما ملئت جوراً وظلماً  
أنجي به من السلكة واهدى به من الضلالة وأبى  
به إلا عملي وأشفى به المريض -

(۷) قلت: إلهي! فمتى يكون ذلك؟  
فأوحى إليّ عز وجل: يكون ذلك إذا رفع العلم وظهر الجبل وكثر  
القرآن وقلّ العمل وكثر القتل (القتل) وقلّ الفقهاء  
الهادون وكثر فقهاء الضلالة الخونة وكثر الشعراء -

(۸) وعند (ذلك) ثلاثة خسوف، خسف بالشرق وخسف  
بالمغرب، وخسف بجزيرة العرب وخراب البصرة على يدي  
رجل من ذريتك يتبعه الزّوج وخروج ولد من ولد  
الحسن بن عليّ وظهور الدجال يخرج بالشرق من  
سجستان، وظهور السفيا في -

(۹) قلت: إلهي! وما يكون بعدى من الفتن؟  
فأوحى إليّ: وأخبرني ببلاء بني أمية وفتنة ولد عتي  
وما هو كائن إلى يوم القيامة، فأوصيت بذلك ابن عتي  
حين هبط إلى الأرض وأذيت الرسالة فليله الحمد  
على ذلك كما حمده النبيون وكما حمده كل  
شيء قبلي وما هو خالفه إلى يوم القيامة -

آنحضرت نے ارشاد فرمایا: (ترجمہ حدیث معراج)

”جب میرا پروردگار مجھے معراج پر لے گیا تو آواز آئی تو میں نے عرض کیا:  
حاضر ہوں تیری بارگاہ میں لے صاحب غلت پروردگار! میں حاضر ہوں، تو اللہ تعالیٰ نے  
میرے وطن وحی فرمائی: لے محمد! تمہیں معلوم ہے کہ ملاہ اعلیٰ میں کس امر پر اختلاف ہوا تھا؟  
میں نے عرض کیا: پروردگار! مجھے تو اس کا علم نہیں۔

اللہ تعالیٰ نے مجھ سے ارشاد فرمایا: لے محمد! کیا آدمیوں میں سے اپنا کوئی وزیر، اور بھائی اور  
اپنا وصی بھی منتخب و مقرر کیا ہے؟ اپنے بعد کے لیے؟

میں نے عرض کیا: پروردگار! اور لے میرے معبود! میں کس کو منتخب کروں؟  
پس میری طرف وحی فرمائی: لے محمد! میں نے علی بن ابی طالب کو آدمیوں میں سے تمہارے  
لیے منتخب کر دیا ہے۔

میں نے عرض کیا: لے میرے معبود! کیا میرے چچا زاد (بھائی) کو؟  
پس میری طرف وحی فرمائی: لے محمد! بلاشبہ تمہارے بعد علی ہی تمہارا وارث اور تمہارے  
علم کا وارث اور قیامت کے دن تمہارا حامل ہوا، یعنی ہوا، جہر کا اٹھانے  
(اور بلند کرنے) والا، اور تمہارے حوض (کوثر) کا ساتی ہوگا۔ تمہاری اُمت  
میں سے جو محمد پر ایمان لانے والا وہاں وارد ہوگا وہ (علی) اُسے آبِ کوثر سے  
سیراب کرے گا۔

اور یہ بھی وحی کی گئی: (لے محمد!) میں نے اپنے نفس و ذات کی قسم کھائی ہے کہ جو بھی تمہارا  
دشمن، تمہارے اہل بیت کا دشمن اور تمہاری پاکیزہ ذریت کا دشمن ہوگا، وہ  
اس حوض (کوثر) سے پانی نہیں پیے گا۔ اور لے محمد! میں سچ ہی کہتا  
ہوں کہ تمہاری ساری اُمت کو داخل جنت کر دینا کا سوائے ان لوگوں کے جو  
جنت میں داخل ہونے سے انکار کریں گے۔

(۳) میں نے عرض کیا: لے میرے معبود! بھلا کوئی جنت میں جانے سے بھی انکار کرے گا؟  
وحی کی گئی میری طرف: ہاں ہاں انکار کرے گا۔  
میں نے عرض کیا: کوئی کیسے انکار کرے گا؟

میری طرف وحی آئی: لے محمد! میں نے اپنے تمام بندوں اور مخلوق میں تم کو منتخب کیا اور  
تمہارے بعد کے لیے تمہارا ایک بھی بھی منتخب فرمایا ہے اور اس کو  
تم سے دہی نسبت و منزلت عطا فرمائی جو باروں کو مٹاتی ہے۔ تمہاری سوائے اس کے

کہ تمہارے بعد کوئی نبی نہ ہوگا اور میں نے اس کی محبت تمہارے دل میں ڈال دی  
تمہارے فرزندوں کا اسے والد بنایا، پس تمہارے بعد تمہاری امت پر اس کو  
وہی حق حاصل ہوگا جو تمہیں اپنی زندگی میں اُن لوگوں کے اوپر حاصل ہے۔ اب  
جو اُس کے حق سے انکار کرے گا، اُس نے گویا تمہارے حق سے انکار کیا۔ جس نے  
اُس کی ولایت سے انکار کیا گویا اُس نے جنت میں جانے سے انکار کیا۔

(۴) یہ سنکر میں نے اللہ کا شکر ادا کرنے کے لیے فوراً سرسجدے میں دکھایا  
کہ اللہ کا یہ بہت بڑا کرم ہے۔ اتنے میں ایک منادی نے ندا دی کہ اے محمد! اپنے  
سر کو سجدے سے اٹھاؤ۔ تم مجھ سے جو مانگو گے میں عطا کروں گا۔

میں نے عرض کیا: اے میرے معبود! میری ساری امت کو علی بن ابی طالب کی ولایت متحد کر دے  
تاکہ یہ سب کے سب قیامت کے دن میرے پاس میرے خوض (کوثر) پر  
وارد ہوں۔

(۵) پس وحی کی گئی میری طرف: اے محمد! میں نے اپنے بندوں کے لیے اُن کو پیدا کرنے  
سے قبل ہی فیصلہ کر لیا ہے اور میرا فیصلہ اُن میں نافذ ہو کر رہے گا کہ میں جس کو  
چاہوں گا اس (علی) کی وجہ سے ہلاک کروں گا اور جسے چاہوں گا اس کی وجہ سے  
ہدایت دوں گا۔ اور میں نے تمہارے بعد تمہارا علم اُس کو عطا فرمادیا ہے اور  
اُس کو تمہارا وزیر بنایا ہے، تمہارے بعد تمہارے اہل اور تمہاری امت پر  
اُس کو تمہارا خلیفہ مقرر فرمادیا ہے۔ اور میں نے طے کر لیا ہے کہ جو اسے بغض  
اور دشمنی رکھے گا اور اس کی ولایت سے انکار کرے گا وہ جنت میں ہرگز نہ جائیگا  
اور یہ سمجھ لو کہ: جس شخص نے اس (علی) سے عداوت کی اُس نے گویا تم سے عداوت کی، اور  
جس نے تم سے عداوت کی گویا اُس نے مجھ سے عداوت کی۔ اور جس نے  
اُس سے محبت کی اُس نے تم سے محبت کی، اور جس نے تم سے محبت کی اُس نے  
مجھ سے محبت کی۔

(۶) اور میں نے اُس (علی) کے لیے یہ فضیلت بھی قرار دی ہے، اور یہ کہ  
اُس کے صلب سے آگیا وہ جہدی پیدا کروں گا۔ اور یہ سب کے سب تمہاری  
ذریعت اور بتول کی اولاد میں سے ہوں گے جن میں آخری جہدی وہ ہوگا جس کے  
پچھے عیسیٰ ابن مریم نماز پڑھیں گے اور وہ زمین کو عدل و داد سے اس طرح  
بھر دے گا جس طرح وہ ظلم و جود سے بھری ہوئی ہوگی۔ میں اُس کے ذریعے

لوگوں کو ہلاکت سے نجات دوں گا اور گمراہی سے ہدایت کی طرف لاؤں گا، اور اس  
کے ذریعے سے اندھوں کو آنکھیں اور سیاروں کو شفا بخشوں گا۔  
میں نے عرض کیا: اے میرے معبود! یہ کب ہوگا؟

پس میری طرف وحی آئی کہ یہ اُس وقت ہوگا جب علم دنیا سے اٹھ جائے گا، جہل چھا جائیگا  
قاریوں کی کثرت ہوگی، عمل کم ہوگا، قتل زیادہ ہوگا، ہدایت کرنے والے فقہاء  
کم اور گمراہ اور خیانت کرنے والے فقہاء کی کثرت ہوگی اور شعراء کی زیادتی  
ہوگی۔

(۸) (یہ اُس وقت ہوگا جب) تمہاری امت قبروں کے اوپر مساجد تعمیر کریگی  
مصاحف (قرآن مجید) آراستہ ہوں گے، مسجدوں کی زینت و آرائش ہوگی  
ظلم و فساد کی بہتات اور گناہ علانیہ کیے جائیں گے اور تمہاری امت کو برائی  
اور گناہ کا حکم دیا جائے گا اور انہیں نیکیوں سے روکا جائے گا، مرد پر مرد اکتفا  
کریں گے اور عورت، عورت پر اکتفا کرے گی۔ امر اور حکام کا فرہوں گے  
اور اُن کے حوالی و مولیٰ فاجر ہوں گے اور اُن کے اعوان و انصار ظالم ہوں گے  
اور اُن کے مشیر فاسق ہوں گے۔

(۹) اس وقت تین مقامات کی زمین دھنس جائے گی۔ ایک مشرق کی طرف  
اور دوسری مغرب میں اور تیسری جزیرۃ العرب میں۔ اور تمہاری ذریعت میں  
سے ایک شخص کے ہاتھوں بصرہ برباد ہوگا، جس کی پیروی زلوع کریں گے اور  
اولاد حسن میں سے ایک شخص ظہور کریگا، اور دجال ظاہر ہوگا جو مشرق کی  
جانب سبستان سے نکلے گا اور سفیانی خروج کرے گا۔

(۱۰) میں نے عرض کیا: میرے معبود! میرے بعد کیا فتنے رونما ہوں؟  
پس مجھ پر وحی ہوئی، اور مجھے بنی امیہ کی آفت اور میرے چچا (عباس) کی اولاد  
کے فتنے کے بارے میں بتایا گیا اور قیامت تک ہونے والے واقعات  
کے متعلق بھی بتایا گیا۔ انغص جب میں معراج سے زمین پر واپس آیا تو میں نے اپنے  
ابن عم (حضرت علیؓ) کو اس کی وصیت و ہدایت کی اور اللہ کا پیغام اُن تک پہنچایا  
میں اس بات پر اللہ کی حمد کرتا ہوں جس طرح انبیاء و ماسلف نے اس کی حمد کی ہے  
جس طرح مجھ نے قبل لوگ اس کی حمد کر چکے ہیں اور جس طرح وہ تمام چیزیں جو قیامت تک  
پیدا ہونے والی اُس کی حمد و تعریف کریں گی۔

حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:  
 "يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لَا يَقْرَبُ فِيهِ إِلَّا الْبَاحِلُ وَلَا  
 يَطْرُقُ فِيهِ إِلَّا الْفَاجِرُ وَلَا يَضَعُفُ فِيهِ إِلَّا الْمُنْصَفُ  
 يَعْدُونَ الصَّدَقَةَ فِيهِ غَرْمًا وَصَلَةُ الرَّحِمِ مَتَا  
 الْعِبَادَةِ اسْتِطَالَةً عَلَى النَّاسِ فَعِنْدَ ذَلِكَ يَكُونُ  
 السُّلْطَانُ بِمَشُورَةِ الْأُمَمَاءِ وَإِمَارَةُ الصُّبَّيَّانِ وَتَدْبِيرُ  
 الْخَصِيَّانِ" (بیچ البلاغہ)

ترجمہ: "لوگوں پر ایک ایسا بھی زمانہ آئے گا کہ جس میں چغلیخوڑ مقرب ہوگا، فاجر  
 کو ہرشیار اور زیرک سمجھا جائے گا، انصاف پسند کو کمزور کہا جائے گا  
 صدقہ دیے کو نقصان میں شمار کیا جائے گا، اعزاز کے حقوق کی ادائیگی کو  
 احسان سمجھا جائے گا، عبادت لوگوں پر گراں (ناگوار) ہوگی، اُس وقت  
 حکومت کینزوں کے مشوروں سے ہوگی، بچے امیر اور حاکم ہوں گے، خواہ سرا  
 (نامرد) انتظام حکومت سنبھالیں گے۔" (بیچ البلاغہ)

# بَحَارُ الْأَخْوَارِ



## بَابُ

### بِسْتِ وَشْتَمِ



### حَالَاتِ يَوْمِ ظَهْرٍ

## باب ۲۶

### حالاتِ یومِ ظہور

#### ظہور جمعہ کے دن ہوگا

(۱)

آبی نے سعد سے، سعد نے ابنِ یزید، انھوں نے ابنِ ابوعبیر سے اور انھوں نے متعدد لوگوں سے روایت کی ہے کہ: حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: ”یخرج قائلنا اهل البيت يوم الجمعة الخبز“  
”ہم اہل بیت کا قاتم جمعہ کے دن ظہور و خروج کریگا“ (الغمال)

#### سب پہلے حضرت جبریل بیعت کریں گے

(۲)

آبی نے محمد عطار سے، انھوں نے اشعری، انھوں نے موسیٰ بن عمر سے، انھوں نے ابنِ سنان سے، انھوں نے ابوسعید قماط سے، انھوں نے بکیر بن اعمین سے اور بکیر نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے حجر الاسود اور اس رکن کے متعلق جس میں حجر الاسود رکھا ہوا ہے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا:

”ومن ذلك الزكن يهبط الطير على القائم عليه السلام

فاول من يبايعه ذلك الطير، وهو والله جبريل ۴ والى

ذلك المقام يسند ظهره، وهو الحجة والدليل على

القائم ۳، وهو الشاهد لمن وافى ذلك المكان تمام الخبر

ترجمہ ”اور اسی رکن سے ایک طائر امام قائم علیہ السلام کے پاس اترے گا اور وہ

طائر سب سے پہلے ان کی بیعت کرے گا اور وہ طائر خدا کی قسم حضرت جبریل ۴

ہوں گے اور امام قائم ۴ اپنی پشت کو ٹیک لگاتے ہوئے کھڑے ہوں گے

اور یہ امام قائم ۴ کی حجت و دلیل ہے اور جو شخص اس کے پاس جائے گا

وہ اس کے سامنے امام قائم ۴ کی گواہی دے گا۔“

(علل الشرائع)

## امام عصر کی رعایا نہ ہوں گے

(۳)

حنان بن سدر نے اپنے والد سدر بن حکیم سے، انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے ابوسعید عقیبی سے اور انھوں نے حضرت امام حسن بن علی (علیہما السلام) سے روایت کی ہے کہ:

آپ نے فرمایا: ”ما منا احد الا ويقع في عنقه بيعه لطاغية زمانه الا

القائم الذي يوصي خلفه روح الله عيسى بن مريم فاق

الله عز وجل يخفي ولادته ويغيب شخصه لئلا يكون

لاحد في عنقه بيعة اذا خرج، ذلك التامع من ولد

اخى الحسين ابن سيدة الاماء بطيل الله عمره في غيبته

ثم يظهره بقدرته في صورة شاب ذواربعين سنة

ذلك ليعلم ان الله على كل شئ قدير“ (الاحتجاج)

ترجمہ: ”ہم میں سے کوئی بھی ایسا نہیں جو اپنے زمانے کے کسی ظالم کے تحت حکومت

نہ ہو، سوائے اس امام قائم کے جس کے پیچھے حضرت عیسیٰ ۲ بن مریم مساز

پڑھیں گے۔ اللہ برتر و بزرگ اسی لیے ان کی ولادت اور ان کی ذات کو

غائب رکھے گا، تاکہ وہ کسی کے زیر حکومت نہ رہیں۔ یہ میرے بھائی حسین

کی اولاد میں سے نوین پشت میں ہوں گے اور ایک کینز (سیدۃ الاماء) کے

بطن سے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ ان کی غیبت میں ان کی عمر کو طویل کرے گا

اور جب وہ ظہور کریں گے تو دیکھنے میں معلوم ہوگا کہ یہ چالیس سال کے جوان

ہیں۔ یہ اس لیے کجاں لیا جائے کہ اللہ تعالیٰ بلاشبہ ہر شے پر قادر ہے۔“

(احتجاج)

### حمّ عسّی کی تفسیر اس میں

### سن امام قائم پوشیدہ ہے

(۴)

احمد بن علی اور احمد بن ادریس دونوں

نے محمد بن احمد علوی سے، انھوں نے عمر کی سے، انھوں نے محمد بن جہور سے، انھوں نے سلیمان

بن ساعد سے، انھوں نے عبد اللہ بن قاسم سے، انھوں نے یحییٰ بن میسرہ ثعنی سے اور انھوں

نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے ان کا بیان ہے کہ میں نے ان جناب

کو فرماتے ہوئے سنا: ”(يقول ۴) (حمّ) عسّی عدد ادسنی القائم“

و "ق" جبل محیط بال دنیا من زمرد أخضر وخضرة

السما من ذلك الجبل وعلم كل شيء في "عسق"

ترجمہ: "آپ نے فرمایا: "حکم عشق امام قائم علیہ السلام کے سن کے اعداد میں

اور "ق" ایک پہاڑ ہے جو زمرد سبز کا ہے جو ساری دنیا کو گھیر کھوٹے

ہے اور آسمان پر سبزی درحقیقت اسی پہاڑ کا عکس ہے۔ اور ہر شے کا

علم "عشق" میں مضمر ہے۔" (تفسیر علی بن ابراہیم)

### ۵ امام عصر بوقت ظہور جوان ہوں گے

ابن سعد نے ازدی سے روایت کی ہے اور ازدی کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ میں اور ابوبصیر حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ہمارے ساتھ عبدالعزیز بھی تھے۔ میں نے عرض کیا: مولا!

"آنت صاحبنا؟"

فقال: (فی لصاحبکم!)

ثم: اخذ جلدۃ عضدہ فمدّها:

فقال: أنا شیخ کبیر وصاحبکم شاب حدث

ترجمہ: "کیا آپ ہمارے صاحب الامر ہیں؟"

فرمایا: میں تمہارا امام ہوں۔

پھر: آپ نے اپنے بازو کی جلد کپڑی اور اسے کھینچ کر فرمایا:

دیکھو "میں بہت بوڑھا ہوں (جھریاں پڑی ہوئی ہیں) اور تمہارا صاحب الامر

تو جوان ہوگا۔" (قرب الاسناد)

### ۶ امام عصر کی حکومت چالیس سال رہیگی

زید بن وہب جہنی نے حضرت امام حسن بن علی بن ابی طالب (علیہم السلام) سے

اور آپ نے اپنے والد بزرگوار سے روایت کی ہے:

قال: "یبعث الله رجلاً فی آخر الزمان وکلب من الدهر وجعل من الناس

یؤیدہ الله مملکة یتکتمه ویعصم انصاره وینصره بأیاتہ

ویظہرہ علی الارض حتی یدینوا طوعاً وکرہاً یملا الارض

عدلاً وقسطاً ونوراً وبرهاً یتدین له عرض البلاد وطولها

لا یبقی کافر الا امن ولا طالح الا صلح وتصلح فی ملکہ

السباع، وتخرج الارض نباتها وتنزل السماء برکاتها و

تظہر له الكنوز یملک ما بین الخافقین أربعین عاماً

فطوبی لمن أدرك آیامہ وسع کلامہ۔" (کتاب الاحتجاج)

ترجمہ: "آپ نے فرمایا: "آخر زمانہ میں اللہ تعالیٰ ایک شخص کو مبعوث فرمائے گا جو مرکز زمانہ

اور لوگوں میں غیر معصوم ہو جس کی تائید و نصرت اللہ اپنے فرشتوں سے کریگا

اس کے انصار و مددگاروں کی حفاظت کرے گا، اپنی آیات و نشانیوں سے

اس کی مدد کرے گا اور وہ ساری روئے زمین پر غالب آئے گا، لوگ بخوشی

یا مجبوراً بہر حال دین کو قبول کریں گے، وہ زمین کو عدل و داد سے، نور و بران

سے بھر دیگا، کوئی کافر بغیر ایمان لائے، اور بد اطوار بغیر اصلاح قبول کیے

ہوئے نہ رہے گا۔ اس کی حکومت میں درندے بھی درست ہو جائیں گے اور

زمین اپنی ساری نباتات اُگا دے گی، آسمان سے برکتیں نازل ہوں گی، زمین

کے اندر مدفون خزانے اُس پر ظاہر ہو جائیں گے اور ساری دنیا پر چالیس سال

تک حکومت کرے گا، خوش نصیب ہوگا وہ شخص جو اُس کے دورِ حکومت کو

پائے اور اُس کے کلام کو سنے۔" (کتاب الاحتجاج)

### ۷ صرف ایک شب میں اقدار قائم ہوگا

محمد بن ابراہیم بن اسحاق نے حسین بن ابراہیم بن عبد اللہ بن منصور سے، انھوں نے

محمد بن یارون ہاشمی سے، انھوں نے احمد بن عیسیٰ سے، انھوں نے احمد سلیمان، دہادی سے، انھوں نے

معادیہ بن ہشام سے، انھوں نے ابراہیم بن محمد بن حنفیہ سے، انھوں نے اپنے والد محمد سے، انھوں

نے اپنے والد بزرگوار حضرت امیر المومنین صلوات اللہ علیہ سے روایت نقل کی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ:

حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ:

"المہدی من اهل البیت یصلی اللہ له امرہ فی لیلة"

ترجمہ: "مہدی ہم اہل بیت میں سے ہوگا اللہ ایک ہی شب میں اس کا اقدار اور

اس کی حکومت قائم کر دے گا۔"

(اکمال الدین)

## ۱ امام زمانہ کا بوقتِ ظہور ارشاد ہوگا

طالقانی نے (ابن ہمام) سے، انھوں نے جعفر بن مالک سے، انھوں نے حسن ابن محمد بن سماع سے، انھوں نے احمد بن حارث سے، انھوں نے مفصل بن عمر سے، انھوں نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے اور آپ نے اپنے والد بزرگوار حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت نقل کی ہے کہ آپ نے فرمایا:

”اِذَا قَامَ الْقَائِمُ“ قال: ”فَقَرِيتُ مِنْكُمْ لَمَّا خِفْتُمْ قَوَّهَبَ لِي رَجُلِي حُكْمًا وَجَعَلَنِي مِنَ الْمُرْسَلِينَ“ (اشعار آیت ۲۱)

ترجمہ روایت ”جب امام قائم علیہ السلام ظہور کریں گے تو حضرت موسیٰ کی طرح (یہ کہیں گے) ”رجب آیت“ پس میں تم میں سے راہ فرار اختیار کر گیا، جب میں تم سے خوفزدہ ہو گیا تھا اور میرے پروردگار نے مجھے حکمت عطا کی اور مجھے مرسلین میں سے قرار دیا۔“

(اکمال الدین)

## ۹ آپ کا ظہور آفتاب سے زیادہ روشن ہوگا

ابی اور ابن ولید نے سعد اور حمیری اور احمد بن ادریس نے ابن سب نے ابن عیسیٰ و ابو الی خطاب و محمد بن عبد الجبار اور عبد اللہ بن عامر سے، ان سب نے ابن ابو نجران سے، انھوں نے محمد بن مساور سے، انھوں نے مفصل بن عمر جعفی سے اور انھوں نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ میں نے ان جناب کو فرماتے ہوئے سنا:

يقول: ”اَيَاكُمْ وَالتَّوْبَهُ اَمَّا وَاللّٰهُ لِيُغَيِّبَنَّ اِمَامَكُمْ سَنِيْنًا مِنْ دَهْرِكُمْ وَلِيُبَحِّصَ حَتّٰى يَقَالَ مَا تَاَوْهَلَكْ يَا حَيُّ وَاِذَا سَلَكَ وَلْتَدْمَعَنَّ عَلَيْهِ عَيُونُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَلْتَكْفَأَنَّ كَمَا تَكْفَأُ السَّفَنُ فِيْ اَمْوَاجِ الْبَحْرِ فَلَا يَبْجُوْا اِلَّا مِنْ اِخْذِ اللّٰهِ مِثْقَالَ وَكُتُبٍ فِيْ قَلْبِهِ الْاِيْمَانُ وَاَيُّدُهُ بَرُوْجٌ مِنْهُ وَلَقَدْ فَعَنْ اِثْنَتَا عَشْرَةَ رَايَةً مُّشْتَبِهَةً لَا يَدْرِي اَيُّهُنَّ اَيُّهُنَّ مِنْ اَيُّ“

قال: فَبِكَيْتُ:

فَقَالَ لِيْ: مَا يَبْكِيْكَ يَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ؟

فَقُلْتُ: وَكَيْفَ لَا اَبْكِيْ وَانْتَ تَقُوْلُ تَرْفَعُ اِثْنَتَا عَشْرَةَ رَايَةً مُّشْتَبِهَةً

لَا يَدْرِي اَيُّهُنَّ مِنْ اَيُّ؟ فَبِكَيْفَ تَصْنَعُ؟

قال: فنظروا الى شمس داخلية في الصفة فقال: يا ابا عبد الله ترى هذه الشمس؟ قلت: نعم.

قال: ”والله لا امرنا اباين من هذه الشمس“

ترجمہ: فرمایا ”دیکھو! اس بات کو مشہور نہ کرنا۔ خدا کی قسم تمہارا امام قائم ۴ برسوں تک غیب کے پردے میں پوشیدہ رہے گا، اور اتنی طویل مدت تک غائب رہے گا کہ لوگ کہنے لگیں گے، ”وہ مر گئے یا ہلاک ہو گئے یا کسی دوسری وادی میں چلے گئے“ مومنین کی آنکھوں سے ان کے لیے آنسو جاری ہوں گے اور وہ ایسے تھپیڑے کھائیں گے جیسے کوئی کشتی سمندر میں تھپیڑے کھاتی ہے۔ اس (دور) میں بس وہی شخص (اپنا ایمان) سلامت رکھ سکے گا جس سے روزِ ازل اللہ نے عہد و شہادت لے لیا ہے اور اس کے دل پر ایمان نقش کر دیا ہے۔ اور روح الایمان سے اس کی مدد کی ہے، ان کے ظہور کے وقت بارہ جھنڈے لہراتے ہو گئے اور یہ پتہ بھی نہ چلے گا کہ حق کا جھنڈا کونسا ہے اور باطل کا کونسا جھنڈا ہے، لوگ اشتباہ میں پڑ جائیں گے۔

ادوی کا بیان ہے کہ یہ سنکر میں رونے لگا۔

آپ نے دریافت کیا: کیوں گریہ کرتے ہو؟

میں نے عرض کیا: کیونکہ نہ گریہ کروں جبکہ آپ یہ فرماتے ہیں کہ بارہ جھنڈے بلند ہوں گے جو

مشتبہ حالت میں ہوں گے پتہ نہ چلے گا کہ کونسا جھنڈا کس کا ہے۔ یہ صورت ہوگی

تو اس وقت ہم لوگ کیا کریں گے۔؟

سنکر آپ نے روشندان سے آفتاب کو دیکھا

پھر فرمایا: اے ابا عبد اللہ! تم اس آفتاب کو دیکھتے ہو نا؟

میں نے عرض کیا: جی ہاں۔

آپ نے فرمایا: امام قائم ۴ بخدا، اس سے بھی زیادہ واضح و روشن ہوگا۔ (اس میں

پریشانی کی کیا بات ہے) (اکمال الدین)

غیبتِ نعمانی میں بھی ابن ابی نجران نے محمد بن عیسیٰ و عبد اللہ بن عامر

و ابن ابو خطاب کے حوالے سے اور ان سب نے حمیری و جعفر بن محمد بن مالک

نے محمد بن ہمام کے حوالے سے اسی کے مثل روایت نقل کی ہے۔

غنیہ طوسی میں احمد بن ادریس نے ابن قتیبہ سے، انھوں نے ابن شاذان سے  
 انھوں نے ابن ابی نجران سے اسی کے مثل روایت کی ہے۔  
 (محمد یعقوب) کلینی نے محمد بن یحییٰ سے، انھوں نے احمد بن محمد سے، انھوں نے  
 عبد الکریم سے اور انھوں نے ابن ابی نجران سے اسی کے مثل روایت کی ہے۔ (غنیہ لغائی)

### ① درحقیقت ہر امام قائم بامر اللہ ہے

سنائی نے اسدی سے، انھوں نے سہل سے، اور سہل نے عبد العظیم حسنی سے  
 روایت کی ہے کہ عبد العظیم کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ میں نے حضرت محمد تقی بن حضرت علی بن موسیٰ،  
 سے عرض کیا، میرا خیال ہے کہ اہل بیت محمد میں سے آپ ہی وہ امام قائم ہوں گے جو زمین کو عدل و  
 دار سے بھر دیں گے جس طرح وہ ظلم و جور سے بھری ہوئی ہوگی؟

فقال: "يا ابا القاسم! ما متنا الا قائم بامر الله عز وجل وهاذا الى دينه  
 ولكن القائم الذي يسطر الله به الارض من اهل الكفر والنجس  
 ويملاها عدلا وقسطا هو الذي يخفي على الناس ولادته ويغيب  
 عنهم شخصه ويحرم عليهم تسبيته وهو ستي رسول الله  
 وكنيته وهو الذي تطوى له الارض ويذل له كل صعب  
 يجتمع اليه اصحابه عدّة اهل بدر ثلاثة عشر رجلا من  
 اقاصي الارض وذلك قول الله عز وجل:  
 "آيَاتُكُمُ آيَاتُ بَكْرُمُ اللَّهِ جَمِيعًا إِنَّ اللَّهَ عَلَى كُلِّ  
 شَيْءٍ قَدِيرٌ" (سورة البقرة آیت ۱۷۱)

فاذا اجتمعت له هذه العدّة من اهل الاخلاص اظهر  
 أمره، فاذا اكمل له العقد وهو عشرة الاف رجل خرج  
 باذن الله عز وجل، فلا يزال يقتل اعداء الله حتى يرضى  
 الله عز وجل۔

قال عبد العظیم: فقلت له: يا سيدي! وكيف يعلم ان الله قدر ضی؟  
 قال: يلقى في قلبه الرحمة فاذا دخل المدينة اخرج اللات و  
 العزی فاحرقهما۔

ترجمہ روایت: آپ نے فرمایا: اے ابوالقاسم! ہم میں سے تو ہر امام قائم بامر اللہ ہے اور

اُس کے دین کی طرف ہدایت کرنے والا ہے لیکن وہ امام قائم جو زمین کو اہل کفر  
 اور منکرین سے پاک کرنے کا اور زمین کو عدل و داد سے بھر دے گا، وہ ہوگا جسکی  
 ولادت اور ذات کو لوگوں سے پوشیدہ رکھا جائے گا اور جس کا نام لینا بھی  
 حرام ہوگا، وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہمنام ہوگا اور ہم کنیت ہوگا  
 وہی وہ ہوگا جس کے لیے زمین سمٹے گی، ہر سختی اُس کے لیے آسان ہوگی، زمین کے  
 دور دراز خطوں سے اس کے اصحاب جنگی تعداد اصحاب بدر کے برابر بن سوتیرہ  
 ہوگی اُس کے پاس حج ہوں گے۔ اسی کے لیے اللہ عزوجل کا ارشاد ہے:

ترجمہ آیت: "جہاں کہیں بھی تم ہو (گے) اللہ تم سب کو حج کر کے لے آئے گا  
 بیشک اللہ ہر شے کے اوپر قادر ہے" (البقرة ۱۲۸)

جب آپ کے یہ سارے اصحاب حج ہو جائیں گے تو آپ اپنی حکومت کا اعلان  
 فرمائیں گے اور جب دس ہزار آدمی آپ کے ہاتھ پر بیعت کر لیں گے تب آپ  
 اللہ کے حکم سے خروج فرمائیں گے اور دشمنان خدا کو قتل کرنا شروع کریں گے اور اتنا قتل کریں گے کہ  
 اللہ عزوجل راضی ہو جائے گا۔

عبد العظیم کا بیان ہے کہ میں نے عرض کیا: اے میرے سردار! انھیں (امام قائم) کو (یہ کیسے علم  
 ہو جائے گا کہ اللہ راضی ہو گیا؟

آپ نے فرمایا: وہ (اللہ تعالیٰ) ان کے دل میں رحم ڈال دے گا اور جب وہ مدینہ پہنچیں گے  
 تو لات و عزری (توں) کو نکال کر جلاڈالیں گے۔ (اکمال الدین)  
 کتاب الاجتہاد میں بھی عبد العظیم کی یہی روایت مرقوم ہے۔

### ② "فَاِذَا انْقَرَفَ فِي النَّاقُورِ" کی تفسیر

ایک جماعت رواۃ نے ابو مفضل سے، انھوں نے محمد حیری سے، انھوں نے اپنے والد  
 انھوں نے ابن ابی الخطاب سے، انھوں نے موسیٰ بن سعدان سے، انھوں نے عبد اللہ بن قاسم سے،  
 انھوں نے مفضل بن عمر سے روایت کی ہے کہ ابو مفضل بن عمر کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ میں نے حضرت  
 ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے جابر کی تفسیر سے متعلق دریافت کیا:

فقال: "لا تحدّث به السفله فيذيعونه اما تقرأ كتاب الله  
 "فَاِذَا انْقَرَفَ فِي النَّاقُورِ" (سورة مدثر آیت ۸)

انّ منّا ائمة مستترا فاذا اراد الله اظهرهم امة نكت في قلبه

نکستہ فظہر فقام بامر اللہ“ (غیبۃ طوسی)  
ترجمہ روایت: ”سفلوں اور پشت ذہنیت والوں سے ان کی تفسیر بیان نہ کرنا، ورنہ وہ اس کو مستہر کر دیں گے۔ کیا تم نے قرآن میں یہ آیت نہیں پڑھی ہے:  
ترجمہ آیت: ”پس جب صور میں پھونکا جائے گا۔“ (مذکر آیت ۸)  
بلاشبہ ہم میں سے ایک امام پوشیدہ و مستور ہوگا اور جب اللہ کا ارادہ ہوگا کہ اپنے امر کو ظاہر کرے تو ان کے دل میں یہ بات ڈال دے گا پس وہ ظاہر ہوں گے اور اللہ کے حکم سے قیام کریں گے۔ (کھڑے ہوں گے)  
(غیبۃ طوسی)

★ رجال کشی میں بھی آدم بن محمد بلخی نے علی بن حسن بن ہارون دقاق سے،  
انہوں نے علی بن احمد سے، انہوں نے احمد بن علی بن سیمان سے، انہوں  
نے ابن فضال سے، انہوں نے علی بن حسان سے اور انہوں نے مفضل سے  
یہی روایت بیان کی ہے جو مرقوم ہے۔ (رجال کشی)

### ۱۲) اِنْ نَّشَأْ نُنْزِلْ... کی شان نزول

محمد بن عباس نے عبد اللہ بن اسد سے، انہوں نے ابراہیم بن محمد سے انہوں نے  
احمد بن معمر اسدی سے، انہوں نے محمد بن فضیل سے، انہوں نے کلبی سے، انہوں نے ابوصالح سے  
اور انہوں نے ابن عباس سے اللہ عزوجل کے اس قول (آیت):  
”اِنْ نَّشَأْ نُنْزِلْ عَلَیْہِمْ مِنَ السَّمَاءِ اٰیۃً فَلَظَلَتْ  
اَعْنَاقُہُمْ لَهَا خُضِیْعَیْنِ“ (شورۃ الشعراء آیت ۴)

کی تفسیر میں روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا:

قال: ”ہذہ نزلت فینا وفی بنی اُمیۃ؛ تكون لنا دولة تذلُّ  
اَعْنَاقَہُمْ لنا بعد صعوبۃ وھوان بعد عزّ“  
انہوں نے کہا: ”یہ آیت ہم لوگوں کے متعلق اور بنی اُمیہ کے بارے میں نازل ہوئی ہے ہمارے  
خاندان کو اقتدار حاصل ہوگا اور بنی اُمیہ کی گردنیں دلت کے ساتھ جھک  
جائیں گی۔“

ترجمہ آیت: ”اگر ہم چاہیں تو ہم ان پر آسان سے کوئی آیت (معجزہ) نازل کر دیں جس کے  
سامنے عاجزی کے ساتھ ان کی گردنیں جھک جائیں“ (شورۃ ۴)

### ۱۳) ایت: اِنْ نَّشَأْ نُنْزِلْ... کی شان نزول

محمد بن عباس نے احمد بن حسن بن علی سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے  
اپنے والد سے، انہوں نے محمد بن اسماعیل سے، انہوں نے حنان بن سدير سے اور انہوں نے حضرت  
ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے، ان کا بیان ہے کہ میں نے ایک مرتبہ ان جناب کے  
اللہ عزوجل کے اس قول (آیت):

”اِنْ نَّشَأْ نُنْزِلْ عَلَیْہِمْ مِنَ السَّمَاءِ اٰیۃً فَلَظَلَتْ  
اَعْنَاقُہُمْ لَهَا خُضِیْعَیْنِ“ (الشعراء آیت ۴)

کے متعلق دریافت کیا

قال: ”نزلت فی قائم آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم“ ینادی باسمہ  
من السماء

ترجمہ ”یہ آیت حضرت قائم آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق نازل ہوئی ہے۔  
ان کے نام کا آسمان سے اعلان ہوگا۔“ (تنبیح الفوائد)

### ۱۴) ایت: اِنْ نَّشَأْ نُنْزِلْ... کی شان نزول

محمد بن عباس نے حسین بن احمد سے، انہوں نے محمد بن عیسیٰ سے، انہوں نے یونس سے  
انہوں نے صفوان سے، انہوں نے ابو عثمان سے، انہوں نے معنی بن خنیس سے اور انہوں نے حضرت  
ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے اور ان جناب نے فرمایا کہ حضرت امیر المومنین  
کا ارشاد ہے کہ:

قال: ”انتظروا الفرج فی ثلاث“

قيل: وما هن؟

قال: ”اختلاف اهل الشام بينهم، والرايات السود من خراسان  
والفرقة فی شهر رمضان“

قيل له: وما الفرقة فی شهر رمضان؟

قال: ”اما سمعتم قول الله عزوجل فی القرآن:

”اِنْ نَّشَأْ نُنْزِلْ عَلَیْہِمْ مِنَ السَّمَاءِ اٰیۃً فَلَظَلَتْ  
اَعْنَاقُہُمْ لَهَا خُضِیْعَیْنِ“ (الشعراء آیت ۴)



قال: "إِنَّهُ يَخْرُجُ الْفَتَاةَ مِنْ خَدْرَهَا وَيَسْتَيْقِظُ النَّاهِرَ وَيَفْعُ  
الْبِقْظَانَ -"

ترجمہ: "تین علامتوں کے ظاہر ہونے کے بعد فوج و ظہور امام قائمؑ کا انتظار کرنا۔"  
عرض کیا گیا: وہ تین علامتیں کیا ہیں؟  
فرمایا: "اہل شام کا آپس میں اختلاف، فرسان کی طرف سے سیاہ جھنڈوں کا نمودار  
ہونا، اور ماہ رمضان میں فزع (خوف)۔"

دریافت کیا گیا: ماہ رمضان میں خوف کیسا؟  
فرمایا: "کیا تم لوگوں نے اللہ عزوجل کا یہ قول قرآن مجید میں نہیں سنا ہے کہ:  
"إِنْ تَشَاءُ نُنْزِلُ عَلَيْكُمْ ثَلَاثَ سَمَاءٍ آيَةً فَظَلَّتْ  
أَعْنَاقُكُمْ لِمَا خَضِعْتُمْ" (اشعراء آیت ۴)  
ترجمہ روایت: "یعنی اس وقت عورتیں پردے سے نکل پڑیں گی اور خوابیدہ لوگ نیند سے جاگ  
اٹھیں گے اور خوف سے کانپنے لگیں گے۔" (کنز جات الفوائد)

### ۱۵) آیت: إِنْ تَشَاءُ نُنْزِلُ... کی تفسیر

حسین بن عبید اللہ نے بزوفری سے، انھوں نے احمد بن ادریس سے، انھوں نے  
ابن قتیبہ سے، انھوں نے فضل بن شاذان سے، انھوں نے ابن فضال سے، انھوں نے مثنیٰ  
حناط سے، انھوں نے حسن بن زیاد صیقل سے روایت کی ہے کہ ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت  
ابو عبد اللہ امام جعفر صادق ابن امام محمد باقر علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا:  
يَقُولُ: "إِنَّ الْقَائِمَ لَا يَقُومُ حَتَّى يَنَادِيَ مَنَادٌ مِنَ السَّمَاءِ تَسْمَعُ  
الْفَتَاةَ فِي خَدْرِهَا وَيَسْمَعُ أَهْلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَفِيهِ  
نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ:

"وَإِنْ تَشَاءُ نُنْزِلُ عَلَيْكُمْ ثَلَاثَ سَمَاءٍ آيَةً فَظَلَّتْ  
أَعْنَاقُكُمْ لِمَا خَضِعْتُمْ" (اشعراء آیت ۴)

آپ نے فرمایا: "بلاشبہ حضرت امام قائم علیہ السلام کا ظہور اس وقت تک نہ ہوگا جب تک کہ ایک  
منادی آسمان سے ندا نہ دے گا جسے پردے میں پردہ نشین عورتیں اور تمام مشرق  
اور مغرب والے سُنیں گے۔ اسی کے لیے یہ آیت نازل ہوئی ہے: (آیت مذکور ہے)  
يَقُولُ: "وَإِنْ تَشَاءُ نُنْزِلُ... خَضِعْتُمْ" (اشعراء آیت ۴)

### ۱۶) امام عصرؑ کے لیے پیری نہیں ہے

طالقانی نے احمد بن علی انصاری سے، انھوں نے ہروی سے روایت کیا ہے اور  
ہروی کا بیان ہے کہ میں نے ایک مرتبہ حضرت امام رضا علیہ السلام سے دریافت کیا کہ آپ حضرات  
کے امام قائمؑ کی کیا پہچان ہوگی

قال: "عَلَامَتُهُ أَنْ يَكُونَ شَيْخًا مَسْنُونًا شَابًا الْمَنْظَرُ حَتَّى آتَ  
النَّاطِلُ إِلَيْهِ لِيَحْسِبَهُ ابْنُ أَرْبَعِينَ سَنَةً أَوْ دُونَهَا وَإِنَّ مِنْ  
عَلَامَتِهِ أَنْ لَا يَسْهَرُ بِمَرُورِ اللَّيَالِي وَاللَّيَالِي عَلَيْهِ حَتَّى يَأْتِيَ  
أَجَلُهُ -"

آپ نے فرمایا: "ان کی پہچان یہ ہے کہ وہ بہت کیر السن ہونے کے باوجود جوان نظر آئینگے  
اور دیکھنے والا یہ سمجھے گا کہ یہ زیادہ سے زیادہ چالیس سال کے ہوں گے۔  
دوسری پہچان یہ ہے کہ خواہ کتنا ہی زمانہ گزر جائے مرتے دم تک بوڑھے نہ ہوں گے۔"  
(اکمال الدین)

### ۱۷) آپ کا ظہور بروز عاشورا ہوگا

ابن ادریس نے اپنے والد سے، انھوں نے ابن عیسیٰ سے، انھوں نے ابواری سے،  
انھوں نے بطائی سے، انھوں نے ابو بصیر سے اور ابو بصیر نے حضرت ابو جعفر علیہ السلام سے  
روایت نقل کی ہے کہ آپ نے فرمایا:

"يَخْرُجُ الْقَائِمُ يَوْمَ السَّبْتِ يَوْمَ عَاشُورَاءِ الْيَوْمِ الَّذِي قُتِلَ فِيهِ  
الْحُسَيْنُ عَلَيْهِ السَّلَامُ"

"امام قائم علیہ السلام بروز شنبہ یوم عاشورا، جس دن امام حسین علیہ السلام  
قتل کیے گئے تھے، ظہور و خروج فرمائیں گے۔"

(اکمال الدین)

### ۱۸) سب پہلے جبریل بیعت کریں گے

ابن الولید نے صفار سے، انھوں نے ابن یزید سے، انھوں نے ابن ابو عمیر سے،  
انھوں نے ابان بن عثمان سے، انھوں نے ابان تغلب سے، اور انھوں نے حضرت ابو عبد اللہ  
علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ: آپ نے ارشاد فرمایا:

"إِنَّ أَوَّلَ مَنْ يَبَايِعُ الْقَائِمَ جِبْرِيلُ، يَنْزِلُ فِي صُورَةِ طَيْرٍ بِمِثْلِ

فبإيابه ثم يرضع رجلاً على بيت الله الحرام ورجلاً على بيت المقدس ثم ينادي بصوت طلق ذاق تسعة الخلائق (الاية) : " أَتَى أَهْلَ اللَّهِ فَلَا تَسْتَعْجِلُوهُ " (سورة نحل آیت ۱) ترجمہ : " امام قائمؑ کی سب سے پہلے جبریل بیعت کریں گے وہ ایک سفید طائر کی شکل میں نازل ہوں گے ، ایک پاؤں خانہ کعبہ پر رکھیں گے اور ایک پاؤں ان کا بیت المقدس پر ہوگا اور ایک بلند اور خوش کن آواز کے ساتھ اعلان کریں گے کہ :

ترجمہ آیت " اللہ کا ارمق ہے پس اس کے لیے جلدی مت کرو " (نحل آیت ۱)

ایک دوسری روایت میں ابان بن تغلب نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے اور حضرت امام ابو جعفر محمد باقر علیہ السلام سے بھی اسی کے مثل روایت کی ہے۔ (تفسیر عیاشی)

آپ کی فوج کے ہر سپاہی کی تلوار کے اوپر ایک کلمہ تحریر ہوگا

(۱۹)

ان ہی اسناد کے ساتھ ابان بن تغلب سے روایت ہے کہ حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا : " سَيَأْتِي فِي مَسْجِدِ كَرْثَلَا ثَمَانِيَّةٌ وَثَلَاثَةُ عَشَرَ رَجُلًا يَعْنِي مَسْجِدَ مَكَّةَ - يَعْلَمُ أَهْلَ مَكَّةَ أَنَّهُ لِمُرِيْدِهِمْ (هم) أَبَاوَهُمْ وَلَا أَحَدًا هُمْ ، عَلَيْهِمُ السَّيُوفُ ، مَكْتُوبٌ عَلَى كُلِّ سَيْفٍ كَلِمَةٌ تَفْتَحُ الْفَنْ كَلِمَةٌ ، فَيُبْعَثُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى رِيحًا فَتَنَادِي بِكَلِمَةٍ وَاد : هَذَا الْمَسْجِدُ يَقْضِي بِفُقَهَاءِ دَاوُدَ وَسَلِيمَانَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ لَا بَرِيدَ عَلَيْهِ بَيْتَةٌ - " ترجمہ : " عنقریب تمہاری مسجد (خانہ کعبہ) میں تین سو تیرہ اشخاص ایسے آئیں گے جنکے متعلق اہل مکہ کو قطعی علم نہ ہوگا کہ وہ کب پیدا ہوئے اور ان کے آباء و اجداد کون ہیں۔ ان کے پاس تلواں ہوں گی ، ہر تلوار پر ایک کلمہ مرقوم ہوگا جس سے ہزار ہزار کلمے پیدا ہوں گے ، پھر اللہ تعالیٰ ایک ہوا کو مبعوث فرمائے گا جو ہر وادی میں پکار کر اعلان کرے گی کہ یہ جہدی ہیں حضرت داؤد و سلیمان کے مانند فیصلہ کریں گے اور کسی سے گواہ طلب نہ کریں گے۔ " (اکمال الدین)

ہر تلوار پر ہزار کلمے تحریر ہوں گے

(۲۰)

غیبۃ النبی علی بن حسین نے محمد بن یحییٰ غطار سے ، انھوں نے محمد بن حسن رازی سے ، انھوں نے محمد بن علی کوفی سے ، انھوں نے اسماعیل بن مہران سے ، انھوں نے محمد بن ابو حمزہ سے ، اور انھوں نے ابان بن تغلب سے ایسی ہی روایت مذکور ہے مگر اس میں یہ ہے کہ :

" مَكْتُوبٌ عَلَيْهَا الْفَنْ كَلِمَةٌ كُلُّ كَلِمَةٍ مِفْتَاحُ الْفَنْ كَلِمَةٌ "

" ہر تلوار پر ہزار کلمے تحریر ہوں گے اور ہر کلمے سے ہزار کلمے برآمد ہوں گے "

(غیبۃ النبی)

اصحابِ امامؑ کی بادلوں پر سواری

(۲۱)

ماجیلو نے اپنے چچا سے ، انھوں نے برقی سے ، انھوں نے اپنے والد سے ، انھوں نے محمد بن سنان سے ، انھوں نے مفضل بن عمر سے روایت کی ہے ، مفضل کا بیان ہے کہ حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا :

" لَقَدْ نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ فِي الْمَفْتَقَدِينَ مِنْ أَصْحَابِ الْقَائِمِ "

وَقَوْلُهُ عَزَّوَجَلَّ " آيِنَمَا تَكُونُوا يَا أَيُّهَا اللَّهُ جَمِيعًا " (سورہ بقرہ آیت ۱۲۸)

اِنَّهُمْ الْمَفْتَقَدُونَ عَنْ فَرَشِهِمْ لَيْلًا ، فَيَصْبَحُونَ بِمَكَّةَ وَبَعْضُهُمْ

يَسِيرُ فِي السَّحَابِ نَهَارًا يَعْرِفُ اسْمَهُ وَاسْمَ رَأْسِهِ وَحَلِيَّتَهُ وَ

لَسْبَهُ " قَالَ : فَقُلْتُ : جَعَلْتَ فِدَاكَ آيِسُهُمْ اعْظِمُ اِيْمَانًا ؟

قَالَ : اَلَّذِي يَسِيرُ فِي السَّحَابِ نَهَارًا " (اکمال الدین)

ترجمہ روایت : " امام قائمؑ کے اصحاب کی شان میں یہ آیت نازل ہوتی ہے :

ترجمہ آیت : " جہاں کہیں بھی تم ہو گے اللہ تم سب کو لے آئے گا " (بقرہ ۱۲۸)

ترجمہ روایت : " وہ (اصحابِ امام) رات کے وقت اپنے اپنے فرشِ خواب سے اچانک

غائب ہو جائیں گے اور صبح مکہ میں جا پہنچیں گے اور کچھ لوگ تو دن کے دن

بادلوں پر سوار ہو کر (خدمتِ امامؑ میں) حاضر ہوں گے۔ جن کے نام ان کے

والد کے نام ، ان کا حلیہ اور ان کا نسب امام جانتے ہوں گے۔ "

میں نے عرض کیا : میں آپ پر قربان ، ان دونوں میں از روئے ایمان کون افضل ہے ؟

آپ نے فرمایا : وہ لوگ ، جو دن کے وقت بازلوں پر سوار ہو کر آئیں گے۔ "

(اکمال الدین)

## آپ دیکھنے میں تیس سال کے معلوم ہونگے

(۲۲)

محمد بن بہام نے جعفر بن محمد بن مالک سے، انھوں نے عمر بن طرخان سے، انھوں نے محمد بن اسماعیل سے، انھوں نے علی بن عمر بن علی بن حسین سے، انھوں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا:

”إِنَّ وَلِيَّ اللَّهِ يَحْمَرُّ عَمْرًا هَلِيمَ خَلِيلٍ عَشْرِينَ وَمِائَةَ سَنَةٍ وَيُظْهِرُ فِي صُورَةٍ فَتَى مُوَفَّقٍ ابْنَ ثَلَاثِينَ سَنَةً۔“

ترجمہ: ”بلاشبہ حضرت ولی اللہ (امام عظمیٰ) وقت ظہور حضرت ابراہیمؑ کی عمر کی طرف جو ایک سو بیس سال تھی مگر وہ دیکھنے میں ایک تیس سالہ جوان معلوم ہوتے تھے۔ تیس سال کے جوان ہوں گے۔ (غنیۃ طوسی)“

## ابتداء میں لوگ آپ کا انکار کریں گے

(۲۳)

محمد بن بہام نے حسن بن علی عاقلی سے، انھوں نے حسن بن علی بن ابی حمزہ سے، انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے ابوبصیر سے، انھوں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا:

”لَوْ خَرَجَ الْقَائِمُ لَقَدْ انْكَرَهُ النَّاسُ، يَرْجِعُ إِلَيْهِمْ شَائِبًا مُوَفَّقًا فَلَا يَلْبِثُ عَلَيْهِ إِلَّا كُلُّ مُؤْمِنٍ أَخَذَ اللَّهُ مِثْقَاهُ فِي الذِّئْرِ (الْأَوَّلِ)“

ترجمہ: ”جب امام قائمؑ کا ظہور ہوگا، تو لوگ اُن کے ماننے سے انکار کریں گے، اور آپ اُن کی طرف بھرپور جوان کی صورت میں جائیں گے، لیکن وہ مومن کہ جس سے اللہ تعالیٰ نے عالمِ ذر میں عہد و میثاق لے لیا ہے، فوراً مان لیں گے۔“ (غنیۃ طوسی)

## لوگ تو امام عظمیٰ کو کبیر السن خیال کریں گے

(۲۴)

علی بن حسین مسعودی نے محمد عطار سے، انھوں نے محمد بن حسن وادی سے، انھوں نے محمد بن علی کوئی سے، انھوں نے ابن محبوب سے، انھوں نے ابن جبہ سے، انھوں نے بطائنی سے اور بطائنی نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے مذکورہ بالا روایت کے مثل روایت نقل کی ہے۔ لیکن اس میں یہ مزید ہے کہ سب بڑی آرائش یہ ہے کہ لوگ کبیر السن خیال کریں گے۔

لے غنیۃ نعمانی

## نڈائے آسمانی کھیلے ابو جعفر منصور کی روایت

(۲۵)

الغضائری نے بزوفری سے، انھوں نے احمد بن ادریس سے، انھوں نے ابن قتیبہ سے، انھوں نے ابن شاذان سے، انھوں نے اسماعیل بن صباح سے، انھوں نے کہا کہ میں نے ایک بزرگ سے سنا کہ سیف بن عمیرہ نے بیان کیا کہ ایک مرتبہ میں ابو جعفر منصور (دوانقی) کے پاس تھا میں نے اس کو کہتے ہوئے سنا کہ:

”يَا سَيْفُ بْنُ عَمِيرَةَ لَا بُدَّ مِنْ مَنَادٍ يَنَادِي بِاسْمِ رَجُلٍ مِنْ وَلَدِ أَبِي طَالِبٍ مِنَ السَّمَاءِ“

نقلت: يرويه أحد من الناس؟

قال: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَسَمِعْتُ أَدْنَى مِنْهُ يَقُولُ: لَا بُدَّ مِنْ مَنَادٍ يَنَادِي بِاسْمِ رَجُلٍ مِنَ السَّمَاءِ۔

قلت: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ! إِنَّ هَذَا الْحَدِيثَ مَا سَمِعْتُ بِهِ شَيْئًا قَطُّ فَقَالَ: يَا سَيْفُ! إِذَا كَانَ ذَلِكَ فَتَحْنِ أَوَّلَ مَنْ بِحَبِيبِهِ أَمَّا إِنَّهُ أَحَدُ بَنِي عَمَّتِنَا۔

قلت: أَيْ بَنِي عَمَّتِكُمْ؟

قال: رَجُلٌ مِنْ وَلَدِ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ۔

ثم قال: يَا سَيْفُ! لَوْلَا أَنِّي سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ يَحْدِثُنِي بِهِ ثُمَّ حَدَّثَنِي بِهِ (أَهْلُ الدُّنْيَا مَا قَبِلْتُ مِنْهُمْ وَنَكْتَهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ

ترجمہ: ”اے سیف بن عمیرہ! لا بُدّی ولازمی ہے کہ ابوطالبؑ کی اولاد میں سے ایک شخص کے نام کا اعلان آسمان سے ہو۔“

میں نے پوچھا: کیا اس کے متعلق کسی شخص نے کوئی روایت نقل کی ہے؟

اُس نے کہا: اُس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے میں نے اپنے کانوں سے سنا ہے کہ آسمان سے ایک شخص کے نام کا اعلان ہوگا۔

میں نے عرض کیا: اے امیر المؤمنین! مگر میں نے تو اس قسم کی کوئی حدیث کبھی نہیں سنی۔

ابو جعفر منصورؑ نے کہا: اے سیف! جب ایسا کوئی اعلان ہوگا تو میں سب سے پہلے اس آواز پر لبیک کہوں گا، لیکن یہ کہ وہ میرے چچا کی اولاد میں سے کسی کا نام ہوگا۔

میں نے پوچھا: آپ کے کون سے چچا کی اولاد؟

منصور نے کہا: وہ اولادِ فاطمہ سلام اللہ علیہا میں سے ہوگا۔

پھر کہا: اے سیف! اگر یہ بات میں نے ابو جعفر محمد (باقر) بن علی سے نہ سنی ہوتی تو اگر ساری دنیا بھی کہتی تو اعتبار نہ کرتا، مگر یہ بات تو محمد بن علی (امام محمد باقر) نے کہی ہے۔ (پھر کیسے نہ اعتبار کروں)۔  
(غیبۃ موسیٰ)

☆ کتاب الارشاد میں علی بن بلال نے محمد بن جعفر مؤدب سے، انھوں نے احمد بن ادریس سے اسی کے مثل روایت کی ہے۔ (ارشاد)

### (۲۷) اصحابِ امام قائم ہی اُمتِ معدودہ ہیں

علی نے اپنے والد سے، انھوں نے ابن ابو عمیر سے، انھوں نے منصور بن یونس سے انھوں نے اسماعیل بن جابر سے، انھوں نے ابو خالد سے اور انھوں نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے مندرجہ ذیل آیات کے متعلق سنا:  
”فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ اَيُّهَا تَكُونُ ذَا اَيَّاتٍ بِكُمْ اللّٰهُ جَمِيعًا“ (سورۃ التوبہ ۱۲۸)  
آپ نے فرمایا: اس آیت میں خیرات سے مراد ولایت ہے۔  
اور اللہ تعالیٰ کا یہ قول: اَيُّهَا تَكُونُ ذَا اَيَّاتٍ بِكُمْ اللّٰهُ جَمِيعًا: اس سے مراد امام کے تین سوتیرہ اصحاب ہیں اور وہی خدا کی قسم ”میں گنا گنا یا گروہ“ یعنی اُمتِ معدودہ ہے قال: ”یَجْتَمِعُونَ وَاللّٰهُ فِي سَاعَةٍ وَاحِدَةٍ قَزَعُ كَقَزَعِ الْخُرَيْفِ“  
یعنی (یہ لوگ خدا کی قسم ایک ساعت میں اس طرح جمع ہو جائیں گے جیسے برسات کے بارل جمع ہو جاتے ہیں)۔  
(کافی)

### (۲۸) قبل از ظہور چند حتمی امور

(خط) احمد بن ادریس نے ابن قتیبہ سے، انھوں نے ابن شاذان سے، انھوں نے ابن محبوب سے، انھوں نے ثمالی سے روایت کی ہے، اُن کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ میں نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا (آپ کے پدر بزرگوار) حضرت امام محمد باقر علیہ السلام فرمایا کرتے تھے کہ سفیانی کا خروج حتمی امر ہے، آسمانی نذاحتمی امر ہے، آفتاب کا مغرب سے طلوع ہونا حتمی ہے اور بہت سی باتوں کے لیے وہ جناب فرمایا کرتے تھے کہ یہ امر حتمی ہے۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

”واختلاف بنی فلان من المحتوم و قتل النفس الزکیة من المحتوم و خروج القائم من المحتوم“

قلت: وکیف یكون السداء؟

قال: ینادی مناد من السماء اول النهار یسمعه کل قوم بالنہم  
”اَلَا اِنَّ الْحَقَّ فِی عَلِیٍّ وَ شِیعَتِهِ“

ثم ینادی ابلیس فی اخر النهار من الارض:

”اَلَا اِنَّ الْحَقَّ فِی عَثْمَانَ وَ شِیعَتِهِ“

ف عند ذلک یرتاب المبطلون۔  
(غیبۃ موسیٰ)

ترجمہ روایت: ”اور بنی فلان کے مابین اختلاف بھی امر حتمی ہے اور قتلِ نفسِ زکیہ بھی حتمی امر ہے اور امام قائم کا ظہور بھی امر حتمی ہے۔“

میں نے عرض کیا: ندائے آسمانی کیسی ہوگی؟

آپ نے فرمایا: صبح کے وقت ایک منادی آسمان سے ندا دے گا کہ:

”و آگاہ ہو جاؤ، حق علیٰ اور اُن کے شیعوں میں ہے۔“

پھر شام کے وقت ابلیس ندا دے گا:

”و آگاہ ہو جاؤ، حق عثمان اور اُن کے شیعوں میں ہے۔“

ابلیس کی اس ندا کو سنکر اہلِ باطل شک میں پڑ جائیں گے۔ (غیبۃ موسیٰ)

☆ کتاب الارشاد میں بھی ابن شاذان سے اسی کے مثل روایت ہے۔ (ارشاد)

### (۲۹) آفتاب ایک حتم نمودار ہوگا اور.....

خط (غیبۃ موسیٰ) میں سعد بن حسن بن علی زیتونی اور حمیری سے ایک ساتھ اور انھوں نے احمد

ابن بلال سے، انھوں نے ابن محبوب سے اور انھوں نے حضرت ابو الحسن امام

علی الرضا علیہ السلام سے ایک طویل حدیث نقل کی ہے جسے ہم یہاں بقدر ضرورت مختصر بیان کرتے

ہیں: قال: لا بد من فتنة صماء صیلہ یسقط فیہا کل بطنان و

ولیجة، وذلک عند فقد ان الشیعة الثالث من ولدی

یہی علیہ اهل السماء و اهل الارض و کرم من مؤمن متأسف

حران حزن عند فقد الماء المعین کأقی بہر اسر ما یکونون

وقد نودوا نداً يسمعه من بُعد كما يسمعه من قرب  
يكون رحمة للمؤمنين وعذاباً على الكافرين  
فقلت: أعمّ نداء هو؟

قال: ينادون في رجب ثلاثة اصوات من السماء صوتاً منها:  
"أَلَا لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ"  
والصوت الثاني: "أَرْفَتِ الْأُفُفَةُ يَا مَعْشَرَ الْمُؤْمِنِينَ"  
والصوت الثالث يرون بدنًا بارزاً نحو عين الشمس:

"هَذَا أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ قَدْ كَرَّ فِي هَلَاكِ الظَّالِمِينَ"  
وفي رواية الحميري: والصوت بدن يرى في قرن الشمس يقول:

"إِنَّ اللَّهَ بَعَثَ فَلَانًا فَاسْمِعُوهُ وَاطِيعُوا"  
وقال: جميعاً فعند ذلك يأتى الناس الفرج وتودّ الناس لو كانوا

أحياء ويشفى الله صدور قوم مؤمنين۔" (غنيۃ طوسی)

ترجمہ روایت:

"یہ لازمی ضروری ہے کہ آئندہ ایک سخت اذیت رساں اور مصیبتناک فتنہ کھڑا ہو  
جس میں ساری رازداریاں ختم ہو جائیں گی، اور یہ اُس وقت ہوگا جب ہمارے تیسرے  
نذرندہ سے شیعہ محروم ہو جائیں گے (یعنی امام حسن عسکریؑ کی وفات کے بعد) جس  
پر اہل آسمان اور اہل زمین گریہ کریں گے اور کہتے ہی مؤمنین چشمہ آبِ فیض کے غائب ہونے  
پر متاسف، مغموم اور محزون رہیں گے، گویا میں دیکھ رہا ہوں اُن کا بے حال ہونا کہ اتنے  
میں ان کے لیے ایک نذر آئے گی جس کو دور والے بھی اسی طرح سنیں گے جیسے قریب  
والے۔ یہ نذر مؤمنین کے لیے رحمت ہوگی اور کافروں کے لیے عذاب۔

میں نے عرض کیا: وہ نذر کیا ہوگی؟

آپؑ نے فرمایا: ماہِ رجب میں تین مرتبہ آواز آئے گی۔

پہلی آواز یہ ہوگی: "أَلَا لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ"

دوسری آواز یہ ہوگی: "أَرْفَتِ الْأُفُفَةُ يَا مَعْشَرَ الْمُؤْمِنِينَ"

تیسری آواز کے وقت سورج سے ایک جم غمور ہوگا اور آواز آئے گی:

"هَذَا أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ قَدْ كَرَّ فِي هَلَاكِ الظَّالِمِينَ"

اور ایک روایت میں حمیری کا بیان ہے کہ ایک جم غمور سورج سے نمودار ہوگا اور وہ یہ کہے گا کہ:

"اللہ تعالیٰ نے فلاں کو بھیجا ہے اس کی بات سنو اور اس کی اطاعت کرو"  
اور اُس وقت لوگوں کو فرج و کشادگی نصیب ہوگی، بلکہ مردے بھی متنا کریں گے کہ کاش  
ہم زندہ ہوتے اور مؤمنین کے قلوب کا رنج و غم دور ہو جائے گا۔" (غنیۃ طوسی)

فی: غنیۃ نعمانی میں محمد بن ہمام نے احمد بن مابنداد اور حمیری سے ایک ساتھ اور ان  
دونوں نے احمد بن ہلال سے اسی کے مثل روایت نقل کی ہے (غنیۃ نعمانی)

۲۳ تاریخ کو نام کا اعلان عاشور محرم کو ظہور

(۲۹)

خط: الفضل نے محمد بن علی کوئی سے، انھوں نے وہب بن حفص سے، انھوں نے  
ابو بصیر سے روایت کی ہے اور ابو بصیر نے بیان کیا کہ حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا:  
"إِنَّ الْقَائِمَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ يَنَادِي بِاسْمِهِ لَيْلَةَ ثَلَاثٍ وَعَشْرِينَ"  
ويعقد يوم عاشورا يوم قتل فيه الحسين بن علي عليه السلام  
"۲۳ تاریخ کو امام قائم علیہ السلام کے نام کا اعلان ہوگا اور یوم عاشور محرم  
جس دن امام حسین علیہ السلام کو قتل کیا گیا، ظہور امام قائمؑ ہوگا۔"  
(غنیۃ طوسی)

مُرکن و مقام کے درمیان بیعت

(۳۰)

خط: الفضل نے محمد بن علی سے، انھوں نے محمد بن سنان سے، انھوں نے حجتی بن  
مروان سے، حجتی نے علی بن ہبیز سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام  
نے ارشاد فرمایا:

"كَأَنِّي بِالْقَائِمِ يَوْمَ عَاشُورَاءِ يَوْمَ السَّبْتِ قَائِمًا بَيْنَ الرُّكْنِ وَ

المَقَامِ بَيْنَ بَيْدِيهِ جَبْرِيلُ، يَنَادِي: الْبَيْعَةُ لِلَّهِ فَيَمْلَأُهَا

عَدْلًا كَمَا مَلَأَتْ ظُلُمًا وَجُورًا۔"

ترجمہ: "گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ امام قائم علیہ السلام روزِ شنبہ عاشوراء کے دن

رُکن و مقام کے درمیان کھڑے ہیں اور اُن کے سامنے حضرت جبریلؑ یہ

اعلان کر رہے ہیں کہ "اللہ کے لیے ان کی بیعت کرو، یہ زمین کو عدل و قسط

سے اسی طرح بھر دیں گے جس طرح یہ ظلم و جور سے بھری ہوئی تھی۔"

خط: (غنیۃ طوسی)

### (۳۱) آسمان وزمین سے اعلان

غط : الفضل نے ابن محبوب سے، انھوں نے علی بن ابو حمزہ سے، انھوں نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا :  
 قال : ” خروج القائم من المحتوم “

قلت : وكيف يكون النباء ؟  
 قال : ينادي من السماء اول النهار : ” اَلَا اِنَّ الْحَقَّ فِي عَلِيٍّ “

وَيُشَيِّعُهُ ” ثُمَّ ينادي ابليس في اخر النهار : اَلَا اِنَّ الْحَقَّ فِي عَثْمَانَ وَشِيعَتِهِ “ فعند ذلك يتراب المبتلون “  
 آپ نے فرمایا : ” امام قائم کا ظہور حتمی امر ہے “

میں نے عرض کیا : اُن کے ظہور کا اعلان کیسے ہوگا ؟  
 آپ نے فرمایا : آسمان سے ایک منادی صبح کے وقت نداء کرے گا کہ ” آگاہ ہو جاؤ حق حضرت علیؑ اور ان کے شیعوں میں ہے “

پھر : شام کے وقت ابلیس اعلان کرے گا کہ : ” آگاہ ہو جاؤ حق عثمان اور ان کے شیعوں میں ہے ۔ “

یہ اعلان سنکر اہل باطل شک میں پڑ جائیں گے ۔ غط = (غیبۃ طوسی)

### (۳۲) اعلان جبریل کو سب نہیں گے

غط : (غیبۃ طوسی) میں ہے کہ الفضل نے ابن محبوب سے، انھوں نے ابو ایوب سے، انھوں نے محمد بن مسلم سے، اور ان کا بیان ہے کہ :

” ينادي مناد من السماء باسم القائم فيسمع ما بين المشرق الى المغرب ، فلا يبقى راقد الا قام ، ولا قام الا قعد ، ولا قاعد الا قام على رجليه من ذلك الصوت ، وهو صوت جبريل الروح الامين “

محمد بن مسلم نے کہا : ” آسمان سے ایک منادی امام قائم علیہ السلام کے نام کا اعلان کرے گا جسکو تمام اہل شرق و مغرب نہیں گے جسکو سنکر سونے والے جاگ اٹھیں گے ، جو کھڑا ہو گا وہ بیٹھ جائیگا ، بیٹھا ہو کھڑا ہو جائے گا ۔ اور یہ آواز حضرت جبریل روح الامین کی ہوگی “

### (۳۳) امام قائم کے تین نام

فضل نے اسماعیل بن عیاش سے، انھوں نے اعمش سے، انھوں نے ابی وائل سے، انھوں نے خلیفہ سے روایت کی ہے کہ خلیفہ کا بیان ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سنانے حضرت امام مہدی علیہ السلام کا ذکر ہو رہا تھا کہ میں نے سنا کہ آپ نے ارشاد فرمایا :

” اِنَّهُ يَبَيعُ بَيْنَ التُّوَكُنِ وَالْمَقَامِ اسْمُهُ اَحْمَدُ وَعَبْدُ اللَّهِ وَالْمَهْدِيُّ فَهَذِهِ اَسْمَاؤُهُ ثَلَاثَتُهَا “

(غیبۃ طوسی)

” اُن (امام مہدی) کی میت رکن و مقام کے درمیان ہوگی ، اُن کے

تین نام ہیں احمد ، عبد اللہ اور مہدی “

### (۳۴) امام قائم کی حکومت ۳۰۹ سال ہوگی

فضل نے علی بن عبد اللہ سے، انھوں نے عبد الرحمن بن ابی عبد اللہ سے، انھوں نے ابو اسحاق رود سے روایت کی ہے ، انھوں نے بیان کیا کہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ :

” اِنَّ الْقَائِمَ يَمْلِكُ ثَلَاثَ ثَمَانِئَةٍ وَتِسْعَ سَنِينَ كَمَا لَبِثَ اَهْلُ الْكَفِّ ”

فی کفرہم ، يملك الارض عدلاً وقسطاً كما ملئت ظلماً وجوراً

ويفتح الله له شرق الارض وغربها ، ويقتل الناس حتى لا

يبقى الا دين محمد صلى الله عليه وسلم يسير بسيرة سليمان بن

داود غط = (غیبۃ طوسی)

امام نے فرمایا : ” بلاشبہ امام قائم علیہ السلام تین سو نو سال حکومت کریں گے جتنے عرصے تک

اصحاب کہف کے غار میں رہنے کی خبر ہے ۔ وہ اپنے دور حکومت میں زمین کو

عدل و انصاف سے اس طرح بھر دیں گے جس طرح وہ ظلم و جور سے بھری ہوئی

ہوگی ۔ اللہ تعالیٰ اُن کو سارے شرق و غرب زمین پر فتح عطا فرمائے گا

اور لوگوں کو اتنا قتل کریں گے کہ سوائے دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے

کوئی دین باقی نہ رہے گا ۔ وہ حضرت سلیمان ابن داؤد کی (طرح حکومت

کریں گے) سیرت پر عمل کریں گے ۔ “

(غیبۃ طوسی)

(غطاء یعنی غیبۃ طوسی)

### ۳۵ امام قائم کی مدت حکومت

فضل نے عبد اللہ بن قاسم حفری سے، انھوں نے عبد الکریم بن عمرو خثعی سے، اور خثعی کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے دریافت کیا کہ حضرت امام قائم علیہ السلام کتنے عرصے تک حکومت کریں گے؟  
 قال: "سبع سنين يكون سبعين سنة من سنیکم هذه" (الارشاد)  
 آپ نے فرمایا: "سات سال (حکومت کریں گے) مگر یہ سات سال تم لوگوں کے ستر سال کے برابر ہوں گے۔"

### ۳۶ آپ کا ظہور طاق سال ہی میں ہوگا

ابن محبوب نے علی بن ابو حمزہ سے، انھوں نے ابو بصیر سے، اور ابو بصیر نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا:  
 قال: "لا يخرج القائم الا في وتر من السنين سنة احدى او ثلاث او خمس او سبع او تسع" (الارشاد ص ۲۴)  
 آپ نے فرمایا: "امام قائم علیہ السلام کا ظہور طاق سالوں میں سے کسی سال میں ہی ہوگا جیسے، ایک، تین، پانچ، سات یا نو" (یعنی جو سال دو سے تقسیم نہ ہو)

### ظہور کے بعد تمام ممالک کے شیعہ

### ۳۷ آپ کے پاس جوق در جوق جمع ہونگے

ابی سمینہ نے حضرت ابوالحسن علیہ السلام کے غلام سے روایت بیان کی ہے اُن کا (غلام کا) بیان ہے کہ میں نے حضرت امام ابوالحسن علیہ السلام سے قول خدا کے متعلق دریافت کیا: قوله: "اَيُّنَمَا تَكُونُوا يَأْتِ بِكُمُ اللَّهُ جَمِيعًا" (سورة البقرة ۱۲۸)  
 (جہاں کہیں بھی تم ہو گے، تم کو اللہ یکجا جمع کر دیگا)  
 قال: "وذلك والله ان لو قد قام قائمنا يجمع الله اليه شيعتنا من جميع البلدان" (شعبي = تغیر عیاشی)  
 آپ نے فرمایا: "مخدا جب ہمارے قائم ظہور کریں گے تو اللہ تعالیٰ ہمارے شیعوں کو تمام ممالک سے ان کے پاس جمع کر دیگا۔"

### ۳۸ آپ کی حیات پر شک کیا جائیگا

عبد الواحد بن عبد اللہ نے احمد بن محمد بن رباح سے، انھوں نے احمد بن علی حمیری سے انھوں نے ابن محبوب سے، انھوں نے عبد الکریم بن عمرو اور محمد بن فضیل سے، انھوں نے حماد بن عبد الکریم جلاب سے روایت نقل کی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کے سامنے امام قائم علیہ السلام کا ذکر ہوا تو آپ نے فرمایا:  
 فقال: "امنا انه لو قد قام لقال الناس ائني يكون هذا وقد بليت عظامه مذكذوا كذا" (فی غیبتہ لغائی)  
 پس آپ نے فرمایا: (امام قائم کا) بلاشبہ جب ان کا ظہور ہوگا تو لوگ کہیں گے کہ بھلا یہ قائم کہاں ہو سکتے ہیں، اُن کو تو پیدا ہوتے بھی ایک عرصہ گزر چکا ہے اب تک تو اُن کی ہڈیاں بھی گل چکی ہوں گی۔

### ۳۹ امام قائم ظہور کے بعد اس آیت مندرجہ ذیل کی تلاوت فرمائیں گے

محمد بن بہام نے جعفر بن محمد سے، انھوں نے حسن بن (محمد بن) ساعد سے، انھوں نے حارث انطاہلی سے، انھوں نے مفضل سے۔ (ابن عقدہ نے قاسم بن محمد سے، انھوں نے عبید بن ہشام سے، انھوں نے ابن جبہ سے، انھوں نے احمد بن نصر سے اور انھوں نے مفضل سے روایت نقل کی ہے کہ:  
 حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ:  
 "ان لصاحب هذا الامر غيبة يقول فيها:  
 (الآية) "فَقَرَرْتُ مِنْكُمْ لَئِنْ خِفْتُكُمْ فَوَهَبَ لِي رَبِّي حُكْمًا وَجَعَلَنِي مِنَ الْمُرْسَلِينَ" (اشعور آیت ۱۱)  
 ترجمہ روایت: "بیشک صاحب الامر جب غیبت کے بعد ظہور فرمائیں گے تو اس آیت کی تلاوت فرمائیں:

(ترجمہ آیت) "پس میں تم میں سے جہاں نکلا جب میں تم سے ڈرتا تھا

اور میرے پروردگار نے مجھے حکمت عطا فرمائی اور مجھے مرسلین

میں سے قرار دیا۔" (ابن عقدہ) (غیبتہ لغائی)

☆ عبد الواحد بن عبد اللہ نے احمد بن محمد بن رباح سے، انھوں نے احمد بن علی حیري سے، انھوں نے حسن بن ایوب سے، انھوں نے عبد الکرم خثعمی سے، انھوں نے احمد بن حارث سے، انھوں نے مفضل سے اور مفضل سے حضرت ابو عبد اللہ سے اور آپ نے اپنے پدر بزرگوار حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے اسی کے مثل روایت نقل کی ہے۔ (غیبہ نعمانی)

### نزلت آسمانی اور اعلان ابلیسی

(۴۰) ابن عقده نے علی بن حسن تمیمی سے، انھوں نے عمر بن عثمان سے، انھوں نے ابن محبوب سے، انھوں نے عبد اللہ بن سنان سے روایت کی ہے کہ عبد اللہ کا بیان ہے کہ میں حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں ایک مرتبہ موجود تھا کہ آپ سے ایک شخص نے عرض کیا کہ عوام الناس ہم پر طعنہ زنی کرتے ہیں کہ تم لوگوں کا اعتقاد ہے کہ تمہارے صاحب الامر کے نام کا اعلان ایک منادی آسمان سے کرے گا۔

یہ سن کر حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام جو نیکی کا سہارا لگائے ہوئے تھے سیدھے ہو کر بیٹھ گئے اور ارشاد فرمایا: اچھا، تو پھر تم لوگ اس روایت کو میری طرف سے مت بیان کرو، بلکہ میرے پدر بزرگوار کی طرف منسوب کر کے بیان کرو، اس میں تم پر کوئی حرج نہیں ہوگا اور میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے اپنے پدر بزرگوار حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا: آپ نے فرمایا: **يَقُولُ: "وَاللّٰهُ اِنَّ ذٰلِكَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ لَبَيِّنٌ حَيْثُ يَقُولُ: "اِنَّ نُّشْأَ نُّزُلٍ عَلَيْهِمْ مِنَ السَّمَاءِ اَيَّةٌ فَظَلَّتْ اَعْيُنُنَا قَمَرُ لَهَا خَضِعِيْنَ"** (سورة الشعراء آیت ۴)

فَلَا يَبْقٰى فِي الْاَرْضِ يَوْمَئِذٍ اَحَدٌ اِلَّا خَضَعَ وَذَلَّتْ رِقَبَتُهُ لَهَا فَيَوْمَئِذٍ اَهْلُ الْاَرْضِ اِذَا سَمِعُوا الصَّوْتِ مِنَ السَّمَاءِ: اِلَّا اِنَّ الْحَقَّ فِيْ عِلْيٍّ نَّ اَبِي طَالِبٍ وَشَيْعَتُهُ " فَاِذَا كَانَ الْغَدُ صَدَّ ابْلِيسُ فِي السَّمَوَاتِ حَتَّى يَتَوَارَى عَنْ اَهْلِ الْاَرْضِ ثُمَّ يَنْبَادِي: "اَرَوْا اِنَّ الْحَقَّ فِيْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانٍ وَشَيْعَتِهِ فَاِنَّهُ قَتَلَ

مَنْظُومًا فَاَطْلُبُوا بِدَمِهِ " قَالَ: فَيَنْبِئُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ عَلَى الْحَقِّ وَهُوَ نِدَاءُ

الْاَوَّلُ وَيَتَابِ يَوْمَئِذٍ الَّذِيْنَ فِي قُلُوبِهِمْ مَّرَضٌ وَالْمُرِضُ وَاللّٰهُ عَدَاوَتُنَا، فَحَنَدَ ذٰلِكَ يَتَبَيَّنُ وُجُوْهُنَا وَنَبْنَا وَلَوْ نَا فَيَقُولُوْنَ "اِنَّ الْمُنَادِي الْاَوَّلَ سَحْرًا مِنْ سَحْرِ اَهْلِ هٰذَا الْبَيْتِ ثُمَّ تَلَا ابُو عَبْدِ اِثْمَ تَلَا ابُو عَبْدِ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَوْلَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ: (الاية) "كَوْنُ يَسْرُوْا اَيَّةً يَّعْرَضُوْا وَيَقُوْلُوْا سَحْرٌ مُّسْتَمِرٌّ" (القرآنيۃ ۲) (غیبہ نعمانی)

ترجمہ روایت: "خدا کی قسم یہ بات (نزلے آسمانی) خدا کی کتاب میں صاف صاف، اللہ عزوجل ترجمہ آیت: ارشاد فرماتا ہے "اگر تم چاہتے تو ہم ان پر آسمان سے کوئی آیت نازل کرتے جس کے سامنے عاجزی کے ساتھ ان کی گردنیں جھک جائیں۔"

چنانچہ جبریل علیہ السلام نے (آسمانی ندا) ہوگی روتے زمین پر ہر شخص اطاعت قبول کر لے گا اور عاجزی کے ساتھ اپنی گردن جھکا دیگا اور جب (اہل زمین آسمان کی اس آواز کو سنیں گے کہ: "آگاہ ہو حق علی بن ابیطالب اور ان کے شیعوں میں ہے" تو ایمان لائیں گے۔ دوسرے دن ابلیس ہوا (فضا) میں بلند ہوگا اور اہل بیت کی نگاہوں سے چھپ کر یہ اعلان کرے گا کہ "آگاہ ہو کہ حق عثمان بن عفان اور ان کے شیعوں میں ہے وہ مظلوم قتل کیے گئے، ان کے خون کا انتقام لو۔ پس وہ لوگ جو صاحب ایمان ہوں گے، پہلے ہی اعلان آسمانی پر ثابت قدم رہیں گے، مگر وہ لوگ کہ جن کے دلوں میں مرض ہوگا اور وہ مرض خدا کی قسم ہماری عداوت ہے، وہ شک میں پڑ جائیں گے اور ہم سے برأت کا اظہار کرنے لگیں گے، ہمیں برا کہنے لگیں گے کہ پہلا اعلان اس گھرانے والوں کا سحر و جادو ہے۔"

یہ فرما کر حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اللہ عزوجل کے قول کی تلاوت فرمائی جس کا ترجمہ یہ ہے: (ترجمہ آیت) "اور اگر وہ لوگ کوئی معجزہ دیکھتے ہیں تو روگردانی کرتے ہیں اور کہنے لگتے ہیں کہ یہ تو مسلسل جادو ہے۔" (سورة قمر آیت ۲) (غیبہ نعمانی)

☆ ابن عقده نے محمد بن مفضل اور سعدان بن اسحاق اور احمد بن حسین (اور محمد بن احمد قطوانی) سب نے ابن محبوب سے، انھوں نے عبد اللہ بن سنان سے اسی کے مثل روایت بیان کی ہے۔ (غیبہ نعمانی)

☆ ابن عقده نے قاسم بن محمد بن حسین بن حازم سے، انھوں نے عیسیٰ بن ہشام سے، انھوں نے ابن جبہ سے، انھوں نے عبد الصمد بن بشر سے اور انھوں نے کہا کہ امام سے یہ سوال عامہ ہرانی نے کیا تھا۔

سہ حواہ روایات میں مذکور ہوا ہے اس کے جواب میں حضرت ابو عبد اللہ نے یہ روایت بیان فرمائی



## آسمانی ندا کا ذکر قرآن میں ہے

(۴۱)

ابن عقیلہ نے علی بن حسن سے، انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے احمد بن عمر حلبی سے، ابن عقیلہ نے علی بن حسن سے، انھوں نے فضیل بن محمد سے، اور فضیل نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا:

”قَالَ: ”أَمَّا رَأَيْتَ السَّمَاءَ إِذَا دَلَّ مِنَ السَّمَاءِ بِاسْمِ الْقَائِمِ فِي كِتَابِ اللَّهِ لَبِيتَ“

فَقُلْتُ: ”إِن هُوَ صَلَاحُكَ اللَّهُ؟“  
 فَقَالَ: ”فِي ”طَسَمَ تِلْكَ آيَةُ الْكِتَابِ الْمُبِينِ“ (القصص آیت)  
 قَوْلُهُ: ”إِنْ نَشَأْ نُزِّلْ عَلَيْهِمُ مِنَ السَّمَاءِ آيَةٌ فَظَلَلَتْ  
 أَعْنَاقُهُمْ لَهَا خَاضِعِينَ“ (سورہ الشعراء آیت)  
 قَالَ: ”إِذَا سَمِعُوا الصَّوْتَ أَصْبَحُوا وَكَانَتْ مَاءً عَلَى رُؤُوسِهِمُ الطَّيْرِ“  
 ترجمہ روایت ”یقیناً آسمان سے امام قائم کے نام کے اعلان کا ذکر تو قرآن مجید میں موجود ہے“  
 میں نے عرض کیا: ”وہ ذکر کہاں ہے، اللہ آپ کا بھلا کرے؟“  
 آپ نے فرمایا: ”طَسَمَ تِلْكَ آيَةُ الْكِتَابِ الْمُبِينِ“ میں اس کا ذکر ہے  
 اور اس آیت میں بھی :-

ترجمہ آیت ”اگر تم چاہتے تو آسمان سے اُن پر کوئی آیت نازل کرتے جس کے سامنے  
 عاجزی سے اُن کی گردنیں خم ہو جائیں۔“ (الشعراء آیت ۴)  
 پھر فرمایا: ”جب لوگ اس آواز کو سنیں گے تو ایسے دم بخود ہو جائیں گے جیسے اُن کے  
 سروں کے اوپر طائر بیٹھے ہوئے ہیں۔“ (غیبیہ نقائی)

## کتاب جدید پر بیعت

(۴۲)

ابن عقیلہ نے احمد بن یوسف سے، انھوں نے اسماعیل بن مہران سے، انھوں نے  
 (ابن) بطائی سے انھوں نے (اپنے والد اور وہب سے) انھوں نے ابوبصر سے روایت  
 کی ہے اور ابوبصر نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت نقل کی ہے کہ  
 قَالَ: ”إِذَا صَعِدَ الْعَبَّاسِيُّ أَعْوَادَ مَنْبَرِ مَرْوَانَ أَدْرَجَ مَلِكُ بَنِي الْعَبَّاسِ  
 وَقَالَ: ”قَالَ لِي الْبَيِّنُ: ”لَا بُدَّ لَنَا مِنْ أَوْرَثِ بَيْتِ الْيَقُومِ“

لَهَا شَيْءٌ فَإِذَا كَانَ ذَلِكَ فَكُونُوا أَحْلَاسَ بَيْتِكُمْ (وَالْبَدْوَا مَا  
 الْبَدْنَا) وَالسَّهَاءُ (وَحُصْفُ) بِالْبَيْدِ أَوْ فَإِذَا تَحَرَّكَ مَتَحَرَّكَ  
 فَاسْجُوا إِلَيْهِ وَلَوْ حَبْوًا، وَاللَّهُ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ بَيْنَ الرُّكْنِ وَ  
 الْمَقَامِ يَسْبِغُ النَّاسَ عَلَى كِتَابِ حَدِيدٍ عَلَى الْعَرَبِ شَدِيدٍ  
 وَقَالَ: ”وَيْلٌ لِلْعَرَبِ مِنْ شَرِّ قَدْ اقْتَرَبَ -“ (غیبیہ نقائی)  
 آپ نے فرمایا ”جب مروان کے منبر کی سیڑھیوں پر عباسی چڑھے تو عباس کے خاندان کی  
 حکومت کا خاتمہ ہو جائے گا۔“

نیز فرمایا، میرے پر بزرگوار یعنی حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: ”اور یہ بھی  
 لازمی ہے کہ آذربایجان سے ہمارے لیے کوئی تحریک اُٹھے گی۔ جب ایسا ہوگا تو  
 تم اپنے گھروں میں ہی بیٹھے رہنا جس طرح ہم غار نشین ہیں۔ آسمان سے ندا آئے گی  
 اور بیابان میں زمین دھنس جائے گی، جب چہرہ کرنے والا ظہور کرے تو تم فوراً  
 اس کے پاس پہنچنے کی کوشش کرنا خواہ گھٹنوں کے بل ہی جانا پڑے۔ بخدا میں  
 گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ جیسے وہ رکن و مقام کے درمیان لوگوں سے کتاب جدید  
 پر بیعت لے رہا ہے جو عرب کے لیے بہت گراں گذرے گا۔  
 اور فرمایا: افسوس کہ عرب شر سے بہت قریب ہیں۔“ (غیبیہ نقائی)

## ندائے آسمانی سنکر لوگ بیعت کریں گے

(۴۳)

ابن عقیلہ نے علی بن حسن تمیمی سے، انھوں نے محمد اور احمد  
 نے (یعنی دونوں بھائیوں سے) ان دونوں نے علی بن یعقوب سے، انھوں نے ہارون بن مسلم  
 سے، انھوں نے عبید بن زرارہ سے اور انھوں نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق سے  
 روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا:

”يُنَادِي بِاسْمِ الْقَائِمِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَيُؤْتِي وَهُوَ خَلْفُ الْمَقَامِ،  
 قِيَالُ لَهُ: قَدْ نَوَدَى بِاسْمِكَ فَمَا تَنْتَظِرُ؟ ثُمَّ يُؤْخَذُ بِيَدِهِ  
 فَيُبَايِعُ -“

”جو وقت (آسمان سے) امام قائم علیہ السلام کا نام پکارا جائے گا اس وقت  
 آپ مقام (ابراہیم) کے پیچھے ہونگے۔ ان سے کہا جائے گا کہ آپ کے نام کا اعلان تو  
 ہو چکا ہے اب آپ کو کس بات کا انتظار ہے پھر آپکا ہاتھ پکڑ کر آپ کی بیعت کی جائے گی“ (غیبیہ نقائی)

### قبل از ظہور حتمی امور

(۴۴)

وبہذا الاسناد: بارون مسلم نے (ابو) خالد قاطا سے، انھوں نے حران بن اعین سے، اور حران نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت نقل کی ہے کہ آپ نے فرمایا: **قَالَ: "مَنْ الْمَحْتَمُومُ الَّذِي لَا بَدَّ أَنْ يَكُونَ قَبْلَ قِيَامِ الْقَامِ خُرُوجَ السَّيْفَانِي وَخَسَفَ بِالْبِيدَاءِ وَقَتْلَ النَّفْسِ الزَّكِيَّةِ وَالْمَنَادِي مِنَ السَّمَاءِ"** آپ نے فرمایا: "وہ حتمی امر جو قیام قائم علیہ السلام سے پہلے ظہور پذیر ہوں گے وہ سفیانی کا خروج، بیابان کا زمین میں دھنس جانا، قتلِ نفسِ زکیہ اور ندائے آسمان ہے" (غیبۃ نعمانی)

### شیطان بھی اعلان کرے گا

(۴۵)

ابن عقدہ نے احمد بن یوسف بن یعقوب سے، انھوں نے اسماعیل بن مہران سے، انھوں نے حسن بن علی سے، انھوں نے اپنے والد سے اور وہب بن حفص سے، انھوں نے ناجیہ عمار سے اور انھوں نے کہا کہ میں نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا، آپ نے فرمایا **قَالَ: "إِنَّ الْمَنَادِي يَنَادِي: أَنْتَ الْمَهْدِيُّ فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ بِاسْمِهِ وَاسْمِ أَبِيهِ، فَيَنَادِي الشَّيْطَانُ إِنَّ فُلَانًا وَشِيعَتَهُ عَلَى الْحَقِّ، يَعْنِي رَجُلًا مِنْ بَنِي أُمِّيَّةٍ"** آپ نے فرمایا: "بلاشبہ (آسمان سے) ندا آئے گی کہ فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ امام، مہدی ہیں۔ اور ادھر شیطان، بنی اُمیہ میں ایک شخص کے لیے اعلان کریگا کہ فُلَانُ اور اس کے شیعہ حق پر ہیں۔" (غیبۃ نعمانی)

### علی اور ان کے شیعہ کامیاب ہیں: ندا:

(۴۶)

ابن عقدہ نے علی بن حسن سے، انھوں نے عباس بن عامر سے، انھوں نے ابنِ کبیر سے، انھوں نے زرارہ سے اور زرارہ نے بیان کیا کہ میں نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق کو فرماتے ہوئے سنا: **يَقُولُ: "يَنَادِي مَنَادٌ مِنَ السَّمَاءِ إِنَّ فُلَانًا هُوَ امِيرٌ وَيَنَادِي مُنَادٌ إِنَّ عَلِيًّا وَشِيعَتَهُ (هُمْ) الْفَائِزُونَ"** قلت: فمن يقاتل المهدي بعد هذا؟

**فَقَالَ: إِنَّ الشَّيْطَانَ يَنَادِي: إِنَّ فُلَانًا وَشِيعَتَهُ (هُمْ) الْفَائِزُونَ لِرَجُلٍ مِنْ بَنِي أُمِّيَّةٍ"**

قلت: فمن يعرف الصادق من الكاذب؟

**قَالَ: يَعْرِفُهُ الَّذِينَ كَانُوا يَرَوْنَهُ وَيَقُولُونَ إِنَّهُ يَكُونُ قَبْلَ أَنْ يَكُونَ وَيَعْلَمُونَ أَنَّهُمْ هُمُ الْمُحَقَّقُونَ الصَّادِقُونَ"**

آپ نے فرمایا: "آسمان سے ایک منادی ندا دیگا کہ آگاہ رہو " فُلَانُ امیر ہے اور ایک منادی ندا کرے گا کہ علی اور ان کے شیعہ ہی کامیاب ہیں۔"

میں نے عرض کیا: پھر اس اعلان کے بعد امام مہدی علیہ السلام سے جنگ کون کرے گا؟ آپ نے فرمایا: مگر اس (اعلان) کے بعد شیطان بنی اُمیہ کے ایک شخص کے لیے اعلان کریگا کہ "آگاہ رہو، فُلَانُ اور اس کے شیعہ کامیاب ہیں۔"

میں نے عرض کیا: پھر پتہ کیسے چلے گا کہ سچا کون ہے اور جھوٹا کون ہے؟

آپ نے فرمایا: اس ندا کے ہونے سے پہلے لوگ اس کی روایت کرتے چلے آ رہے ہیں (اس طرح کے دو اعلان ہوں گے) ان کو علم ہو جائے گا کہ ان میں کون سچا ہے" (غیبۃ نعمانی)

### تو پھر امام مہدی سے جنگ کون کریگا؟

(۴۷)

ابن عقدہ نے علی بن حسن سے، انھوں نے (حسن بن علی بن یوسف سے) انھوں نے مشتی سے، انھوں نے زرارہ سے اور انھوں نے کہا کہ میں نے ایک مرتبہ حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا: خدا آپ کو سلامت رکھے، مجھے تعجب ہے جب بیابان میں لشکر کا دھنس جانا، آسمان سے ندا، جیسی علامات کو دیکھ لیں گے تو پھر امام قائم سے ان تمام باتوں کے باوجود کون جنگ کرے گا؟

**فَقَالَ: "إِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَدْعُو عَمْرًا حَتَّى يَنَادِيَ كَمَا نَادَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْعَقَبَةِ"** (غیبۃ نعمانی)

آپ نے فرمایا: "شیطان کب چھوڑ دے گا وہ بھی تو اعلان کریگا جس طرح اس نے یومِ عقبہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے برخلاف اعلان کیا تھا۔"

### سچا اعلان کونسا ہوگا؟ اعتراض

(۴۸)

ابن عقدہ نے علی بن حسن سے، انھوں نے محمد بن عبد اللہ سے، انھوں نے ابنِ عمر سے

انہوں نے ہشام بن سالم سے روایت کی ہے، اُن کا بیان ہے کہ میں نے ایک مرتبہ حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا کہ اسحاق کا بھائی حریری ہم لوگوں پر اعتراض کرتا اور کہتا ہے کہ تم لوگ اس بات کے قائل ہو کہ اُس وقت دوطرح کا اعلان ہوگا، پھر کیسے پتہ چلے گا کہ سچا کون ہے اور جھوٹا کون ؟

نقال: "قولوا له: انّ الذی اخبرنا بذلك و انت تشکر انّ هذا  
 یكون هو الصادق " (غیبۃ نعمانی)  
 آپ نے فرمایا: "اُس سے کہو کہ تم لوگ تو اعلان کے منکر ہو، مگر جن لوگوں نے اس کی خبر دی  
 ہے کہ وہ اعلان ہوگا تو اسی سے پتہ چل جائے گا کہ یہ خبر دینے والا سچا ہے۔"

### (۴۹) اعلانات کے اوقات

ان ہی اسناد کے ساتھ ہشام بن سالم سے روایت ہے کہ حضرت امام ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا:  
 "ہما صیحتان: صیحة فی اول اللیل وصیحة فی اخر اللیلۃ  
 الثانیة۔"

قال فقلت: کیف ذالک ؟  
 فقال: واحدة من السماء وواحدة من الملیس۔  
 فقلت: کیف تعرف هذه من هذه ؟  
 فقال: یعرفها من کان سمع مہا قبل ان تكون۔  
 آپ نے فرمایا: "اُس وقت دو اعلان ہوں گے، ایک اعلان اول شب میں اور دوسرا اعلان  
 آخر شب میں ہوگا۔"

اس نے کہا، میں نے پوچھا: یہ اعلان کیسے ہوگا؟  
 فرمایا: پہلا اعلان آسمان سے ہوگا اور دوسرا اعلان الملیس کرے گا  
 میں نے عرض کیا: پھر ان دونوں میں کیسے پتہ چلے گا کہ یہ اعلان کس کا ہے؟  
 فرمایا: وہ شخص جس نے پہلے ہی سے سنا ہوا ہے کہ اس طرح کے دو اعلان ہوں گے  
 پہلا حق دوسرا باطل (تو اُس کو علم ہو جائے گا وہ اسے پہچان لے گا کہ پہلا اعلان  
 کونسا ہے۔)

(غیبۃ نعمانی)

### (۵۰) اعلان حق سے کون متعارف ہوگا

ابن عقدہ نے علی بن حسن سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے محمد بن خالد سے  
 انہوں نے ثعلبہ بن میمون سے، انہوں نے عبد الرحمن بن مسلمہ سے روایت کی ہے اور عبد الرحمن نے  
 بیان کیا کہ میں نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا کہ ہم ہر لوگ اعتراض  
 کرتے ہیں کہ جب دوطرح کے اعلان ہوں گے تو کیسے پتہ چلے گا کہ حق کون سا اور باطل کونسا ہے؟  
 آپ نے فرمایا: پھر تم لوگوں نے اس اعتراض کا کیا جواب دیا؟  
 میں نے عرض کیا: ہم اس کا کوئی جواب نہ دے سکے۔

نقال: قولوا لهم: یصدق بہا اذا کانت من کان مؤمنًا بہا قبل  
 ان تكون قال الله عز وجل:

الایت: "اَقْمِنْ یٰہْدِیْ اِلٰی الْحَقِّ اَحَقُّ اَنْ یُّتَّبَعَ اَمَنْ لَا یُہْدِیْ  
 اِلَّا اَنْ یُّہْدِیْ فَمَا لَکُمْ فَنَ کَیْفَ تَحْکُمُوْنَ ؟" (سورہ یونس آیت ۳۵)  
 آپ نے فرمایا: ان لوگوں کو یہ جواب دو: اس اعلان کے ہونے سے پہلے جو شخص اس پر ایمان  
 رکھتا ہے وہی حق و باطل میں فرق سمجھ لے گا۔ چنانچہ اللہ عزوجل کا ارشاد ہے:  
 ترجمہ آیت: "پس کیا وہ شخص جو حق کی طرف ہدایت کرتا ہے اس بات کا زیادہ  
 مستحق ہے کہ اُس کی پیروی کی جائے یا وہ شخص جو ہدایت نہیں کر سکتا  
 بلکہ ہدایت کیا جاتا ہے؟ پھر تمہیں کیا ہو گیا ہے کیا حکم لگاتے ہو؟" (یونس ۳۵)

### (۵۱) ندائے آسمانی امام زمانہؑ کے نام سے ہوگی

ابن عقدہ نے علی بن حسن تمیمیؒ کی کتاب جو "رجب" کے حوالے سے، انہوں نے  
 محمد بن عمر بن یزید اور محمد بن ولید بن خالد خزاز سے، انہوں نے حماد بن عیسیٰ سے، انہوں نے  
 عبد اللہ بن سنان سے روایت کی ہے، عبد اللہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق  
 علیہ السلام کو فوراً متہوئے سنا، آپ نے فرمایا:  
 یقول: "اِنَّہُ ینادی باسم صاحب هذا الامر من السماء: الامر  
 لفلان بن فلان ففیسم القتال"  
 آپ نے فرمایا: بیشک صاحب الامرؑ کے نام کے ساتھ ایک منادی آسمان سے ندا دیگا کہ  
 فلان بن فلان صاحب الامر ہیں پس کس لیے جنگ کرتے ہیں؟" (غیبۃ نعمانی)

### خبردار ہو جاؤ... جنگ کیوں کرتے ہو

(۵۲)

ابو سلیمان نے احمد بن ہودہ باہلی سے، انھوں نے ابراہیم بن اسحاق نہادند (رحمۃ اللہ علیہ) سے، انھوں نے عبداللہ بن حماد انصاری سے، انھوں نے ماہ رمضان ۱۲۲ھ میں عبداللہ بن سنان سے یہ روایت کی اور انھوں نے حضرت ابو عبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا کہ آپ نے فرمایا: "یقول: لا ینکون هذا الامر الذی تمذون أعینکم الیہ حتی ینادی مناد من السماء: ألا ین قلنا صاحب الامر فعلم القتال؟" وہ امر جس کی طرف تم لوگ اپنی نگاہیں مرکوز کیے ہوئے ہو وہ اس وقت تک ظاہر نہ ہوگا جب تک کہ ایک منادی آسمان سے یہ ندا نہ کرے گا کہ آگاہ ہو جاؤ کہ فلان صاحب الامر ہے، پھر جنگ کیوں کرتے ہو؟" (غنیۃ لغانی)

### لوگ بھاگ کر حرم میں پناہ لیں گے

(۵۳)

ابن عقدہ نے محمد بن مفضل اور سعدان بن اسحاق اور احمد بن حمین اور محمد بن احمد سب سے، انھوں نے حسن بن محبوب سے، انھوں نے عبداللہ بن سنان سے روایت کی ہے عبداللہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابو عبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا: "یقول: یشتمل الناس موت و قتل حتی یلجأ الناس عند ذلک الی الحرم: فینادی مناد صادق من شدۃ القتل والقتال؟ صاحبکم فلان؟"

آپ نے فرمایا: "اس وقت لوگ موت اور قتل اور جنگ میں مبتلا ہوں گے اور بھاگ کر حرم میں پناہ لیں گے تو ایک سچا منادی نہ اکرے گا کہ یہ قتل و قتال کیوں کرتے ہو، تمہارا صاحب الامر فلان ہے۔" (غنیۃ لغانی)

### لَیَسْتَخْلَفَنَّہُمْ فِی الْأَرْضِ کی تفسیر

(۵۴)

محمد بن ہمام نے فرماری سے، انھوں نے اشعری سے، انھوں نے محمد بن سنان سے انھوں نے یونس بن ظبیان سے اور یونس نے حضرت ابو عبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ: قال "اذا کان لیلۃ الجمعة اھبط الرب تبارک وتعالی ملکاً الی السماء الدنیا، فاذا طلع الفجر نصب محمد بن علی و حسن و حسین

منابر من نور عند البیت المحمود، فیصعدون علیہا و یجمع لہم الملائکۃ والنبیین والمؤمنین ویفتح البواب السماء فاذا زالت الشمس قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم "یا رب میعادک الذی وعدت فی کتابک و ہو ہذہ الایۃ: "

"وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْکُمْ وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَیَسْتَخْلَفَنَّہُمْ فِی الْاَرْضِ کَمَا اَسْتَخْلَفْتُ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِہُمْ" (سورۃ النور آیت ۵۵)

و یقول الملائکۃ والنبیون مثل ذلک ثم یخرو محمد و علی و الحسن و الحسین سجداً ثم یقولون "یا رب اغضب فاتہ قد هتک حریمک و قتل اصغیاؤک و اذل عبادک الصالحون" فیفعل اللہ

ما یشاء و ذلک وقت معلوم۔" (غنیۃ لغانی)

ترجمہ روایت: "آپ نے فرمایا کہ شب جمعہ میں اللہ تعالیٰ ایک فرشتے کو آسمان دنیا پر آتے گا اور طلوع فجر کے وقت حضرت محمد و علی و حسن و حسین کے لیے چند نوری منبر بیت معور کے قریب نصب کیے جائیں گے اور یہ حضرات ان پر بیٹھیں گے اور اللہ تعالیٰ ان کے لیے ملائکہ، انبیاء اور مؤمنین کا مجمع فراہم کرے گا اور آسمان کے دروازے کھول دے گا، پھر زوال آفتاب کے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عرض کریں گے کہ پروردگار! وہ وعدہ جو تو نے اپنی کتاب میں فرمایا ہے کہ:

ترجمہ آیت: "اللہ نے تمہیں سے ان لوگوں سے جو کہ ایمان لائے اور اعمال صالح

بجالائے وعدہ کیا ہے کہ وہ بالقرور ان کو زمین میں خلیفہ

بنائے گا جس طرح کہ ان سے قبل والوں کو اس نے خلیفہ بنایا تھا۔" (نور ۵۵)

اب اس وعدے کو پورا کرنے کا وقت آگیا، اور یہی بات (آنحضرت کی تصدیق میں) تمام انبیاء اور ملائکہ بھی کہیں گے۔ اس کے بعد حضرت محمد و علی و حسن و حسین سجدے میں چلے جائیں گے اور اس کے بعد عرض کریں گے کہ پروردگار! ان لوگوں نے میری ہتک حرمت کی ہے میرے منتخب بندوں کو قتل کیا ہے، میرے صالح بندوں کو ذلیل کیا، ان پر غضب نازل فرما۔ تو اللہ تعالیٰ اس وقت معلوم پر جو چاہے گا کرے گا۔" (غنیۃ لغانی)

### (۵۵) امام کا نام لیکر نذا ہوگی

احمد بن ہودہ نے ابراہیم بن اسحاق سے، انھوں نے عبداللہ بن حماد سے، انھوں نے ابوبصیر سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو عبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ:  
 "قال ۲: " ینادی باسم القائم یا فلان بن فلان - " (قُم) فی الصدوق  
 آپ نے فرمایا: " (نڈائے آسمانی میں) امام قائم کا نام پکارا جائے گا کہ لے فلان بن فلان " (غیبہ لغائی)  
 اور المصدر میں (قُم) کا اضافہ ہے - یعنی لے فلان کھڑے ہوجاؤ

### (۵۶) ظہور بروز عاشور

ان ہی اسناد کے ساتھ ابوبصیر سے روایت ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:  
 " یتقوم القائم یوم عاشور " (غیبہ لغائی)  
 " امام قائم ۲ یوم عاشور ظہور فرمائیں گے "

### (۵۷) علامت ظہور، شام میں فتنہ برپا ہوگا

ابن عقدہ نے محمد بن مفضل اور سعدان بن اسحاق اور احمد بن حسین بن عبدالملک اور محمد بن احمد سب سے، انھوں نے یعقوب بن سراج سے، انھوں نے جابر سے، اور جابر نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت نقل کی ہے کہ ایک مرتبہ آپ نے مجھ سے فرمایا:

" یا جابر! لا یظہر القائم حتی یشمل الشّام فتنۃ یطلبون المخرج منها فلا یجدونه ویکون قتل بین الکوفة والحیرة قتلاھم علی سواء وینادی مناد من السماء " (غیبہ لغائی)  
 " لے جابر! امام قائم ۲ اس وقت تک ظہور نہ کریں گے جب تک کہ شام میں ایک فتنہ برپا نہ ہو جائے، جس سے لوگ نکل بھاگنے کی کوشش کریں گے مگر انھیں کوئی راہ و فرار نہ ملے گی۔ اور کوفہ و حیرہ کے درمیان زبردست خونریزی ہوگی اور آسمان سے ایک منادی نذا دے گا۔ "

(غیبہ لغائی)

### (۵۸) دمشق سے ایک آواز

ان ہی اسناد کے ساتھ ابن محبوب نے عمار سے، عمار نے حمزہ سے، حمزہ نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کیا ہے کہ:  
 "قال ۲: " توقعوا الصوت یا تیمم بفتنة من قبل دمشق فیہ لکم فرج عظیم "  
 آپ نے فرمایا: " اُسید رکھو کہ دمشق کی جانب سے ایک آواز اچانک بلند ہوگی جس میں تمھارے لیے بڑی فرج و کشادگی ہوگی۔ "

(غیبہ لغائی)

### (۵۹) مدت حکومت امام قائم ۲

ابن عقدہ نے علی بن حسن تیلی سے، انھوں نے حسن بن علی بن یوسف سے انھوں نے اپنے والد اور محمد بن علی سے اور انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے احمد بن محمد بن علی سے، انھوں نے حمزہ بن حمران سے، انھوں نے ابن ابویعفور سے اور انھوں نے حضرت ابو عبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ:

" قال ۲: " ملک القائم تسع عشرة سنة واشھم "  
 آپ نے فرمایا: " امام قائم ۲ کی حکومت انیس سال چنواہ رہے گی " (غیبہ لغائی)

### (۶۰) مدت حکومت امام قائم ۲

ابو سیمان بن ہودہ نے نہاوندی سے، انھوں نے عبداللہ بن حماد انھاری انھوں نے ابن ابویعفور سے، اور انھوں نے حضرت ابو عبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ:

" قال ۲: " ملک القائم منا تسع عشرة سنة واشھم "  
 " ہم میں سے امام قائم ۲ انیس سال اور چنواہ حکومت کریں گے "

### (۶۱) مدت حکومت امام قائم ۲

ابن عقدہ نے محمد بن مفضل بن ابراہیم اور سعدان بن اسحاق ابن سعید اور احمد بن حسین بن عبدالملک اور محمد بن احمد بن حسین سے، انھوں نے ابن محبوب سے، انھوں نے عمرو بن

اور انھوں نے جابر بن یزید جعفی اور جابر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر بن علی علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ:

قال: "وَاللّٰهُ يَمْلِكُنَّ رَجُلًا مِّنْ اَهْلِ الْبَيْتِ ثَلَاثَ مِائَةِ سَنَةٍ وَيَزِدَادُ تَسْعًا"

قال فقلت له: متى يكون ذلك؟

قال: "بعد موت القائم" قلت له: وكم يقوم القائم في عالمه حتى يموت؟

قال: "تسعة عشرة سنة من يوم قيامه الى يوم موته" (غيبة لغائی) ترجمہ :- "بخدا ہم اہل بیت میں سے ایک مرد تین سو سال تک حکومت کرے گا لیکن اس میں نو سال کا اور اضافہ کر دیا جائے گا۔" لہ

اس جگہ پہنچے عرض کیا: یہ کب ہوگا؟

آپ نے فرمایا: امام قائم علیہ السلام کی موت (رحلت) کے بعد۔

میں نے آپ سے عرض کیا: امام قائم علیہ السلام کتنے عرصے تک حکومت کر کے وفات پائیں گے؟ آپ نے فرمایا: ان کے قیام و ظہور سے ان کی وفات و موت تک انیس سال کا عرصہ ہوگا۔ لہ (غیبت لغائی)

### ۴۲ مدت حکومت امام قائم

علی بن احمد نے عبید اللہ بن موسیٰ سے، انھوں نے بعض اپنے آدمیوں سے، انھوں نے احمد بن حسن سے، انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے احمد بن عمر بن سعید سے، انھوں نے حمزہ بن حران سے، انھوں نے ابن ابی عمیر سے، انھوں نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت بیان کی ہے کہ:

قال: "انَّ الْقَائِمَ يَمْلِكُ تِسْعَ عَشْرَةَ سَنَةً وَاشْهُرًا" (غیبت لغائی) آپ نے فرمایا: حضرت امام قائم ۹۰ انیس سال اور چند ماہ حکومت کریں گے۔

### ۴۳ امام قائم حجر اسود کے پاس کھڑے ہونگے

محمد بن یحییٰ و فیروہ نے محمد بن احمد سے، انھوں نے موسیٰ بن عمر سے، انھوں نے محمد بن سنان سے، انھوں نے ابو سعید قماط سے، انھوں نے بکیر بن اعین سے روایت کی ہے ان کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ میں نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے دریافت کیا کہ حجر اسود

خاندان کعبہ کے جس رکن پر رکھا ہوا ہے، یہ یہاں کیوں رکھا گیا ہے کسی دوسری جگہ کیوں نہیں رکھا گیا؟ قال: "انَّ اللّٰهَ تَعَالٰی وَضَعَ الْحَجَرَ الْاَسْوَدَ، وَهُوَ جَوْهَرَةٌ اُخْرِجَتْ

مِنَ الْجَبَّةِ اِلَى اَدَمَ فَوَضَعَتْ فِيْ ذَاكَ الرُّكْنَ لَعَلَّ الْمِثَاقَ وَذَلِكَ اَنَّهُ لَمَّا اخَذَ مِنْ بَنِي اَدَمَ مِنْ ظُهُورِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ حِينَ

اَخَذَ اللّٰهُ عَلَيْهِمُ الْمِثَاقَ فِيْ ذَاكَ الْمَكَانَ وَفِيْ ذَاكَ الْمَكَانَ تَوَلَّوْا لَهُمْ وَمِنْ ذَاكَ الْمَكَانَ يَسْبِطُ الطَّيْرُ عَلٰى الْقَائِمِ عَلَيْهِ السَّلَامُ

فَاَوَّلُ مَنْ يَبَاسِعُهُ ذَاكَ الطَّيْرُ وَهُوَ وَاللّٰهُ جَبْرِئِيلُ وَالَّذِيْ ذَاكَ الْمَكَانَ يَسْنَدُ الْقَائِمَ طَهْرَهُ، وَهُوَ الْحَقَّةُ وَالذَّلِيلُ عَلَى الْقَائِمِ"

ترجمہ: آپ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ نے اس کو یہاں پر رکھا ہے۔ دراصل یہ ایک ایسا پتھر ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے جنت سے حضرت آدم کے پاس بھیجا تھا اور ميثاق کی وجہ سے اس رکن کے پاس رکھ دیا گیا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے جب بنی آدم سے

جسبکہ وہ ابھی صلبوں میں تھے، عہد ميثاق لیا تو اسی مقام پر لیا گیا اور اسی مقام پر حضرت امام قائم کے لیے ایک طائر اترے گا اور سب سے پہلے وہ طائر آپ کی بیعت کرے گا، اور وہ بخدا جبریل امین ہوں گے اور اسی مقام پر

امام قائم اپنی بیعت لے کر کھڑے ہوں گے اور یہ امام قائم کے لیے حجت اور دلیل ہے۔"

(کافی جلد ۱ ص ۱۸۴)

### ۴۴ اعلان حق کی پہچان

ابو علی اشعری نے محمد بن عبد الجبار سے، انھوں نے ابن فضال اور حجاج دونوں سے، انھوں نے ثعلبہ سے، انھوں نے عبد الرحمن بن سلمہ جریری سے اور ان کا بیان ہے کہ میں نے ایک مرتبہ حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا کہ ہم لوگوں کو جھٹلایا جاتا ہے اس بات پر کہ اس وقت دو صحیح (اعلان) ہوں گے، لوگ کہتے ہیں کہ تم یہ کیسے پہچان لو گے کہ حق کا اعلان کونسا ہے اور باطل کا اعلان کونسا ہے؟

آپ نے فرمایا: پھر تم نے ان لوگوں کو جواب کیا دیا؟

میں نے عرض کیا: ہم تو کوئی جواب نہ دے سکے۔

قال: "قُولُوا: يَصْدُقُ بَعْثًا اِذَا كَانَتْ مِنْ كَانِ يَوْمِنَ بَهَا مِنْ قَبْلِ: اِنَّ اللّٰهَ يَقُولُ وَهُوَ اَفْصَحُ يَهْدِيْ اِلَى الْحَقِّ اِنَّ يَنْبَغِ اَنْ لَا يَهْدِيَ اِلَّا اَنْ يَهْدِيَ مَا لَكُمْ كَيْنَ تَحْكُمُوْنَ"

☆ ابنِ عقرہ نے علی بن حسن سے، انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے محمد بن خالد سے انھوں نے ثعلبہ سے اسی کے مثل روایت کی ہے۔ (غنیۃ نقای)  
☆ کافی میں ابوعلی اشعری نے محمد سے، انھوں نے ابن فضال اور حمال سے، انھوں نے داؤد بن فرقہ سے اسی کے مثل روایت کی ہے۔ (کافی)

### نذائے آسمانی، بود و انیت کی روایت

(۶۵)

کافی میں، علی نے اپنے والد سے، انھوں نے ابن ابی نجران وغیرہ سے، انھوں نے اسمعیل بن صباح سے روایت کی ہے اُن کا بیان ہے کہ میں نے ایک شیخ کو ذکر کرتے ہوئے سنا کہ محمد سے سیف بن عیسہ نے بیان کیا کہ ایک مرتبہ میں ابو دوانیق کے ہمراہ تھا اُس نے از خود مجھے مخاطب کر کے کہا کہ:

”یاسیف بن عمیرۃ لا بدَّ من منادی بادی باسم رجل من ولد ابیطالب (قلت: یرویہ أحد من الناس؟ قال: والذی نفسی بیدہ لسمعتُ اذنی منہ یقول: لا بدَّ من منادی بادی باسم رجل)

قلت: یا امیر المؤمنین! انَّ هذا الحدیث ما سمعتُ بمثله قط؟ فقال لی: یاسیف! اذا کان ذلک فنحن اَوَّل من یجیبہ اما انَّہ أحد بنی عَمَّنا؛ قلت: اَحمی بنی عَمَّکم؟ قال: رجل من ولد فاطمۃ۔ ثم قال: یاسیف! لو لا اَنی سمعت ابا جعفر محمد بن علی یقولہ ثم حدَّثنی بہ اهل الارض ما قبلت منهم ولکنتم۔ محمد بن علی“ (کافی)

ترجمہ: ”اے سیف بن عمیرہ! یہ لازمی امر ہے کہ اولادِ ابوطالب میں سے ایک شخص (کی حکومت کے لیے آسمان سے) ایک منادی نذا کرے گا۔

میں نے کہا: کیا راویوں میں سے کسی نے اس قسم کی کوئی روایت بیان کی ہے؟ اُس نے کہا: اُس ذات کی قسم جسکے قبضہ قدرت میں میری جان ہے میں نے اپنے ان کانوں سے اُن کو کہتے ہوئے سنا کہ ایک مرد کے نام سے (آسمان سے) نذائے آئے گی۔

میں نے عرض کیا: یا امیر المؤمنین! یہ حدیث یا اسی قسم کی کوئی حدیث تو میں نے کبھی نہیں سنی۔ پس اُس نے مجھ سے کہا: اے سیف! جب یہ نذا ہوگی تو میں سب پہلے اس پر نیک کہوں گا، مگر مرنے پہلے کہ وہ میرے چچا کی اولاد میں سے ہوگا۔

میں نے عرض کیا: آپ کے کون سے چچا کی اولاد میں سے ہوگا؟ اُس نے کہا: وہ نذا اولادِ فاطمہ میں سے ایک مرد کے لیے آئے گی (پھر کہا) اے سیف! اگر میں خود حضرت ابو جعفر امام محمد باقر بن علی علیہ السلام کو بیان کرتے ہوئے نہ سنتا تو روئے زمین پر اگر کوئی بھی کہتا تو میں اس کو باور نہ کرتا، مگر یہ حدیث تو محمد (باقر) بن علی سے سنی ہے۔“ (کافی)

### امام زمانہ کے پاس تبرکاتِ رسول ہونگے

(۶۶)

محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، انھوں نے ابن محبوب سے، انھوں نے یعقوب سراج سے اور اُن کا بیان ہے کہ میں نے ایک مرتبہ حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے دریافت کیا کہ (فرزندِ رسول!) آپ کے شیعوں کو فرج و کشادگی کب نصیب ہوگی؟

فقال: ”اذا اختلف ولد العباس وروی سلطانہم وطمع فیہم (من لم یکن یطمع فیہم) وخلعت العرب اعنتہا ورفع کل ذی صیصیۃ صیصیۃ وظہر الشامی وأقبل الیمانی وتحرک الحسنی وخرج صاحب هذا الامر من المدینۃ الی مکۃ بتراث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔“

قلت: ما تراث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم؟

قال: سیف رسول اللہ ودرعہ وعمامتہ وبردہ وقصیبہ ورایتہ ولأمتہ وسرجہ حتی یُنزل مکۃ فیخرج السیف من غمدہ ویلبس الدرع وینشر الراية والبردة والعمامة ویتأدل القضیب بیدہ ویستأذن اللہ فی ظہورہ فیطلع علی ذلک بعض موالیہ فیأفی الحسنی تبخبرہ الخبر فیبتدر الحسنی الی الخروج فیثب علیہ اهل مکۃ فیقتلونہ ویبعثون برأسہ الی الشام۔

فیظہر عند ذلک صاحب هذا الامر فیبايعہ الناس ویثبونہ ویبعث الشامی عند ذلک جیشا الی المدینۃ فیہلکہم اللہ عز وجل دونہا ویہرب یومئذ من کان بالمداینۃ من ولد علی علیہ السلام الی مکۃ فیلحقون بصاحب

هَذَا الْأَمْرُ وَيَقْبَلُ صَاحِبُ هَذَا الْأَمْرِ نَحْوَ الْحَرَّاقِ وَيَبِيعُ  
جَيْشًا إِلَى الْمَدِينَةِ فَيَأْتِي أَهْلَهَا وَيَرْجِعُونَ إِلَيْهَا - " (کافی)  
ترجمہ: "آپ نے فرمایا:

"جب اولاد عباس کے درمیان سلطنت کے لیے اختلاف ہوگا اور ایسے لوگ  
بھی سلطنت کی طمع کریں گے جنہیں سلطنت کا خیال بھی نہ آیا ہوگا۔ عرب والوں کے  
ہاتھ سے عنان سلطنت جاتی رہے گی اور ایک شخص اس پر اپنا پنجہ مارے گا  
ایک شامی خروج کرے گا اور سبانی پیشقدمی کرے گا، ایک مرجسی حرکت میں  
آجائے گا، پھر حضرت صاحب الامر کا ظہور ہوگا۔ وہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام تبرکات لیے ہوئے مدینہ سے مکہ تشریف لائیں گے۔  
میں نے عرض کیا: (فرزند رسول!) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تبرکات کیا ہوں گے؟  
آپ نے فرمایا: آنحضرت کی سیف، زره، عمامہ، ردا، عصا، پرچم، زره مخصوص اور  
زین۔ آپ جب مکہ پہنچیں گے تو تلوار، سیف کو نیا م سے نکالیں گے، زره کو  
زیچیم فرمائیں گے، رایت کا پھر برا کھولیں گے، ردا دوش پر ڈالیں گے اور  
عمامہ سرافندس پر رکھیں گے، ہاتھیں عصا لیں گے پھر اللہ تعالیٰ سے ظہور کی اجازت  
طلب کریں گے، اسکی اطلاع آپ کے کسی موالی و محب کو ہو جائے گی تو وہ ایک  
مرجسی کے پاس جائے گا اور اسے خبر دے گا (کہ ظہور کا حکم ہو چکا ہے) پس  
وہ مرجسی جلدی سے خروج کرے گا تو اہل مکہ اس پر جھپٹ پڑیں گے اور اسے قتل  
کر کے اسکا سر کاٹ کر شام بھیج دیں گے۔

اس وقت صاحب الامر ظہور کریں گے اور لوگ ان کی بیعت کریں گے۔  
یہ خبر سنکر شامی اپنی ایک فوج مدینہ بھیجے گا، مگر مدینہ پہنچنے سے قبل ہی اللہ  
اس فوج کو ہلاک کر دے گا۔ اس وقت اولاد علیؑ میں سے جتنے لوگ مدینہ  
میں ہوں گے وہ مکہ چلے جائیں گے اور صاحب الامر سے وابستہ ہو جائیں گے  
پھر صاحب الامر وہاں سے عراق جائیں گے اور وہاں سے ایک فوج مدینہ والوں  
کی حفاظت کے لیے روانہ کریں گے، وہ فوج اہل مدینہ کو اس دہانہ دے گی  
شہر چھوڑ کر چلے جانے والے واپس مدینہ پہنچ جائیں گے۔ " (کافی)

غیبۂ نقائی میں اسناد کے ساتھ ابن محبوب سے بھی اسی کے مثل روایت ہے

حضرت زید بن علی کے لیے حضرت امام  
جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا

(۶۷)

"کافی" میں علی نے اپنے والد سے  
انہوں نے صفوان بن یحییٰ سے، انہوں نے عیص بن قاسم سے روایت کی ہے کہ میں نے حضرت امام  
جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا: تم لوگ خدائے واحد لاشریک سے ڈرو اور اپنے نفسوں  
پر نگاہ رکھو۔

ثُمَّ قَالَ " فَوَاللَّهِ إِنْ الرَّجُلُ لَيَكُونُ لَهُ الْغَنَمُ فِيهَا الرَّاعِي فَأَذَا وَجَدَ  
رَجُلًا هُوَ أَعْلَمُ بِغَنَمِهِ مِنَ الَّذِي هُوَ فِيهَا يَخْرِجُهُ وَيَجِيءُ  
بِذَلِكَ الَّذِي هُوَ أَعْلَمُ بِغَنَمِهِ مِنَ الَّذِي كَانَ فِيهَا -

ثُمَّ قَالَ: وَاللَّهِ تَوَكَّاتٍ لِحَدِّكَ نَفْسَانِ يِقَاتِلُ بَوَاحِدَةٍ يَجْرِبُ بَهَا  
ثُمَّ كَانَتْ الْأُخْرَى بِأَفِيَّةٍ فَعَمِلَ عَلَى مَا قَدْ اسْتَبَانَ لَهَا وَلَكِنْ  
لَهُ نَفْسٌ وَاحِدَةٌ إِذَا ذَهَبَتْ فَقَدْ وَاللَّهِ ذَهَبَتِ التَّوْبَةُ  
فَانْتَمِ احْتِئِ أَنْ تَخْتَارُوا لِأَنْفُسِكُمْ إِنْ أَتَاكُمْ أَنْتُمْ فَانْظُرُوا  
عَلَى أَيْ شَيْءٍ تَخْرُجُونَ؟ وَلَا تَقْوُوا خُرُوجَ زَيْدٍ، فَإِنَّ زَيْدًا  
كَانَ عَالِمًا وَكَانَ صَدُوقًا وَلَمْ يَدْعُكُمْ إِلَى نَفْسِهِ إِنَّمَا  
دَعَاكُمْ إِلَى الرَّضَى مِنْ آلِ مُحَمَّدٍ وَلِيُظْهِرَ نُوْفَى بَمَا دَعَاكُمْ  
إِلَيْهِ إِنَّمَا خُورَ إِلَى سُلْطَانٍ مُجْتَمِعٍ لِيَنْقُضَهُ -

فَالْحَاجُّ مَتَى الْيَوْمَ إِلَى أَيْ شَيْءٍ يَدْعُوكُمْ؟ إِلَى الرَّضَى  
مِنْ آلِ مُحَمَّدٍ؟ فَتَحْنُ نَشْهَدُكُمْ أَنَّا لَسْنَا نَرْضَى بِهِ وَهُوَ يَعْصِينَا  
الْيَوْمَ وَلَيْسَ مَعَهُ أَحَدٌ وَهُوَ إِذَا كَانَتْ الرِّايَاتُ وَالْأَلْوِيَّةُ  
أَجْدَرُ أَنْ لَا يَسْمَعَ مِنْهَا إِلَّا (مَعَ) مَنْ اجْتَمَعَتْ بَنُو فَاطِمَةَ مَعَهُ  
فَوَاللَّهِ مَا صَاحِبُكُمْ إِلَّا مَنْ اجْتَمَعُوا عَلَيْهِ، إِذَا كَانَ رَجَبُ  
فَاقْبَلُوا عَلَى اسْمِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَإِنْ أَحْبَبْتُمْ أَنْ تَتَأَخَّرُوا  
إِلَى شَعْبَانَ فَلَا ضَيْرَ، وَإِنْ أَحْبَبْتُمْ أَنْ تَصُومُوا فِي أَهَالِكُمْ  
فَلَعَلَّ ذَلِكَ أَنْ يَكُونَ أَقْوَى لَكُمْ وَكَفَاكُمْ بِالسَّيْفِ فِي عِلَامَةٍ " (کافی)

(کافی)



ترجمہ: ” خدا کی قسم اگر تم میں سے کسی کے پاس دو نفس ہوتے تو وہ ایک نفس سے مقابلہ کرتا اور تجربہ حاصل کرتا کہ قتل کے بعد کیا ہوتا ہے (اور دوسرا نفس رکھتا اور اپنے تجربے کے مطابق عمل کرتا، لیکن نفس تو ایک ہی ہے اگر وہی چلا گیا تو پھر دوبارہ کا موقع بھی ہاتھ سے گیا۔ لہذا تم لوگ زیادہ حقدار ہو اس امر میں کہ اپنے نفس کے لیے کونسا کام پسند کرتے ہو، اور اگر ہم میں سے کوئی مرد خروج کرتا ہے تو دیکھو اور سوچ لو کہ تم لوگ کس بات پر خروج کر رہے ہو۔ ۹ اور تم یہ مت کہو کہ زید نے خروج کیا تھا اس لیے کہ زید عالم تھے، صاحبِ صدق و صفا تھے انھوں نے اپنے نفس کے لیے کسی کو دعوت نہیں دی تھی بلکہ انھوں نے تو تم لوگوں کو آلِ محمدؐ کی رضا کی طرف دعوت دی تھی۔

اب آج جو ہم میں سے ایک شخص جو خروج کر رہا ہے بتاؤ کہ وہ کس بات کی طرف دعوت دے رہا ہے؟ کیا وہ آلِ محمدؐ کی رضا کی طرف دعوت دے رہا ہے؟ تو پھر سنو! ہم گواہی دیتے ہیں کہ ہم لوگ اُس کے اس اقدام سے راضی نہیں، وہ ہماری بات نہیں مان رہا ہے۔ اُس کے ساتھ کوئی نہیں ہے۔ ہم میں سے کوئی خواہ کتنے ہی پھر رہے و علم لیکر نکلے وہ اس لائق نہیں کہ اُس کی بات سنی جائے سوائے اس کے جس پر سارے بنی فاطمہؑ مجتمع ہو جائیں۔ خدا کی قسم تمھارا صاحبِ امروہی ہوگا جس پر سارے بنی فاطمہؑ مجتمع ہوں گے۔ چنانچہ جب ’ماہِ رجب‘ آئے تو اللہ کا نام سب کو آگے بڑھ جانا اور اگر تاخیر کرنا چاہا ہو تو شعبان تک تاخیر کرنے میں کوئی ہرج نہیں تاخیر کر سکتے ہو، اور اگر چاہتے ہو کہ اپنے اہل و عیال میں رہ کر روزہ رکھ لو تو شاید میرے خیال میں تم لوگوں کے لیے یہ زیادہ بہتر ہے اور تمھارے لیے ظہور کی علامت تو ایک سقیانی کا خسروج بھی کافی ہے۔“

ظہور قائم سے قبل ہم میں سے خروج کرنا والا ہلاک ہوگا

کافی ”میں علی نے اپنے والد سے، انھوں نے حماد بن عیسیٰ سے، انھوں نے رجب سے منوچا، انھوں نے حضرت علی ابن الحسین علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپؐ نے فرمایا: ”واللہ لا یرخج واحد منّا قبل خروج القائم الا کان مثله مثل“

۱۰ محمد بن عبد اللہ بن حسن بن علی کو امام ششم نے خروج کیلئے فرمایا تھا اور حماد بن عیسیٰ کے قتل کی پیشگوئی بھی فرمائی تھی لیکن وہ نہ ملتا۔ اور خروج کے بعد قتل ہوا۔

فرخ طار من وکرہ قبل ان یستوی جناحاه فاخذہ الصبیان فحبثوا بہ۔“ (کافی)

آپؐ نے فرمایا: ”بخدا، قبل ظہور امام قائم، ہم میں سے جو بھی خروج کرے گا اس کی مثال ایسی ہی ہوگی جیسے کسی چڑیا کا بچہ جس کے ابھی پوری طرح بازو مضبوط بھی نہ ہوئے ہوں اور وہ اپنے گھونسلے سے نکل پڑے اور بچے اس کو پکڑ کر اُس کے ساتھ کھیلنے لگیں۔“

زمانہ غیبت میں ہمیں کیا کرنا چاہیے؟

احمد بن محمدؒ نے ابن عیسیٰ سے، انھوں نے بکر بن محمدؒ سے، انھوں نے سدید سے روایت کی ہے، اور سدید کا بیان ہے کہ محمدؒ سے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: ”یا سدید! الزم بینک وکن جلدًا من احلاسہ واسکن ماسکن اللیل والنهار فاذا بلغک ان السفیاء فی قد خرج فارحل الینا ولو علی رجلك“ (کافی)

ترجمہ ”اے سدید! اپنے گھر میں رہا کرو اور بائیں خانہ نشین ہو جاؤ جب تک یہ دن اور رات ساکن و خاموش ہیں تم بھی خاموش رہو، مگر جب تمہیں یہ خبر ملے کہ سقیانی نے خروج کیا، تو فوراً ہمارے پاس آ جاؤ خواہ تمہیں پیدل ہی چل کر کیوں نہ آنا پڑے“ (کافی)

پانچ کتابوں میں ایک سی روایت

روای نداء المنادی من السماء باسم المهدي عليه السلام ووجوب طاعته احمد بن المنادی فی کتاب ”الملاحم“ و ابو نعیم الحافظ فی کتاب ”اخبار المهدي“ و ابن شيرويه الديلمی فی کتاب ”الفردوس“ و ابو العلاء الحافظ فی کتاب ”الفتن“ ترجمہ ”روایت کی گئی، کہ ”آسمان سے ایک منادی امام مہدی علیہ السلام کے نام سے ندا دے گا اور یہ کہ آپؑ اطاعت واجب ہے۔“

اس روایت کو احمد بن منادی نے کتاب ”الملاحم“ میں اور حافظ ابو نعیم نے اپنی کتاب ”اخبار المہدی“ میں، اور ابن شیرزہ دیلمی نے اپنی کتاب ”فردوس الاخبار“ میں اور حافظ ابو العلاء نے اپنی کتاب ”الفتن“ میں نقل کیا ہے۔

## سُورِيهِمْ اَيَاتِنَا... کی تفسیر

(۷۱)

سہل نے ابن فضال سے، انھوں نے ثعلبہ سے، انھوں نے طیار سے اور طیار نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے قول خدا:

”سُورِيهِمْ اَيَاتِنَا فِي الْاَفَاقِ وَفِي اَنْفُسِهِمْ حَتَّى يَكْبِتَ لِهَمُّ اَنْكُهُ الْحَقُّ...“ (سورہ حجر السجدة آیت ۵۳)

ترجمہ آیت: ”عنقریب ہم ان کو کائنات میں اور خود ان کے ناسوں میں اپنی نشانیاں دکھائیں گے، حتیٰ کہ ان پر حق واضح ہو جائے گا کہ بیشک یہی بات حق ہے...“

کی تفسیر کے متعلق روایت بیان کی ہے کہ آپ نے فرمایا:

قال: ”خسف ومسح و قذف“

قال قلت: ”حتى يتبين لهم“

قال: ”دع ذا ذلك قيام القائم“

ترجمہ روایت: ”آپ نے فرمایا: اس سے مراد خسف (زمین کا دھنسا) مسح (ہوجانا) (ایک شخص کا) اور پھڑوں کی بارش ہونا ہے۔“

میں نے عرض کیا: اور ”حتى يتبين لهم“ سے کیا مراد ہے۔

آپ نے فرمایا: اسے چھوڑو، یہ ظہور امام قائم علیہ السلام کے متعلق ہے۔“ (کافی)

## وقت ظہور کی ایک خاص علامت

(۷۲)

ابو الفضل شیبانی نے کلینی سے، انھوں نے محمد عطار سے، انھوں نے ابن خطاب سے، انھوں نے محمد طیاسی سے، انھوں نے ابن ابی عمیرہ اور صالح بن عقبہ دونوں سے اسٹے، انھوں نے علقمہ بن محمد حضرمی سے اور علقمہ نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے، اور آپ نے اپنے آباؤ اجداد سے روایت کی ہے کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

قال رسول الله: ”يا علي! ان قاسنا اذا خرج يجتمع اليه ثلاثمائة وثلاثون رجلاً عدد رجال بدر فاذا احان وقت خروجه يكون له سيف مغمود ناداه السيف: قم يا ولي الله! فاقتل اعداء الله۔“

ترجمہ: رسول اللہ نے ارشاد فرمایا: اے علی! جب ہمارا قائم ظہور کریگا تو اصحاب بدر کی تعداد کے برابر زمین سوتیرہ آدمی ان کے پاس جمع ہو جائیں گے اور جب وقت خروج آئے گا تو آپ کی تلوار خود بخود نیام سے باہر نکل آئے گی اور آواز دے گی: اے اللہ کے ولی! اٹھیے اور دشمنان خدا کو قتل کیجیے۔“ (کفایہ)

## بوقت ظہور امام زمانہ کی شان

(۷۳)

اختصاص میں ہے کہ ہم سے بیان کیا محمد بن معقل قریسینی نے، انھوں نے محمد بن عاصم سے، انھوں نے علی ابن الحسین سے، انھوں نے محمد بن مرزوق سے، انھوں نے عامر سراج سے، انھوں نے سفیان ثوری سے، انھوں نے قیس بن مسلم سے، انھوں نے طارق بن شہاب سے، انھوں نے حذیفہ سے روایت نقل کی ہے حذیفہ کا بیان ہے کہ میں حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

يقول: ”اذا كان عند خروج القائم ينادى مناد من السماء: ايها الناس! قطع عنكم مدة الجبارين وولت الامر خير امة محمد فالحقوا بمكة، فيخرج النجباء من مصر والابدال من الشام وعصائب العراق رهبان بالليل، ليوث بالنهار كائن قلوبهم زبر الحديد فيبايعونه بين الركن والمنقام۔“

قال عمر بن الحصين: يا رسول الله! صف لنا هذا الرجل؟

قال: هو رجل من ولد الحسين كانته من رجال شنسوة عليه عبا قطوا نيستان اسمه اسمي، فعند ذلك تفرح الطيور في اوكارها والحيتان في بحارها وتمتد الزنمار وتفيض العيون وتنبت الارض ضعفت اكلها شتم يسير مقدمته جبرئيل وساقته اسرافيل فيملا الارض عدلا وقسطا كما ملئت جورا وظلما۔“ (اختصاص)

آپ نے فرمایا: ”جب ظہور امام قائم کا وقت آئے گا تو آسمان سے ایک منادی نداء دے گا اے لوگو! اب تم پر جابروں اور ظالموں کے تسلط کی مدت ختم ہو گئی۔ اب اُتو محمدؐ کی بہترین ہستی ولی امر ہیں جاؤ اور مکہ میں ان سے ملو۔“

یسنکر: نجباء مصر اور ابدال شام اور عصائب عراق نکل کھڑے ہوں گے جو شب کو

راہب و عابد اور دن کے وقت شیر ہوں گے، اُن کے دل فولاد جیسے ہوں گے اور مکہ آکر رکن و مقام کے درمیان حضرت صاحب الامر کی بیعت کرینگے عمران بن حصین نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کبھی اس مرد (صاحب الامر) کے متعلق بھی ارشاد فرمائیے؟

آپ نے ارشاد فرمایا: وہ امام حسین علیہ السلام کی اولاد میں سے ہوں گے، اُن کا نام میرا نام ہوگا ان کے ظہور کے بعد چڑیاں اپنے گھونسلوں میں خوب بچے نکالیں گی، دریاؤں میں مچھلیاں بکثرت پیدا ہوں گی۔ دریاؤں میں پانی خوب لہریں مارے گا، جگہ جگہ پانی کے چشمے بھی اُبھیں گے، زمین ضرورت سے زیادہ غلہ اگائے گی۔ جب وہ چلیں گے تو آگے آگے جبریل ہوں گے اور پیچھے اُن کے امرا فیل ہوں گے اور وہ زمین کو عدل و داد سے اس طرح بھر دیں گے جس طرح وہ ظلم و جور سے بھیڑی ہوگی۔ (اختصاص)

### ۴۴ ظہور کی پانچ علامتیں

کافی میں، محمد بن یحییٰ نے ابن عیسیٰ سے، اُنھوں نے علی بن حکم سے، اُنھوں نے ابویوب خزازی سے، اُنھوں نے عمر بن حنظلہ سے اور اُن کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا:

يقول: "خمس علامات قبل قيام القائم: الصيحة، والسفاني، والحنف، وقتل النفس الزكية، واليماني"۔

فقلت: جعلت فداك إن خرج احد من اهل بيتك قبل هذه العلامات اخرج معه؟

قال: لا

فلتأ كان من الغد تلوت هذه الآية:

(الآية) "إِنَّ تَشَأْ نُزِّلُ عَلَيْهِمْ مِنَ السَّمَاءِ آيَةً فَظَلَّتْ أَعْيُنُهُمْ لَهَا خَضِيعِينَ" (سورة اشعراء آیت ۴)

فقلت له: أهي الصيحة؟

فقال: أما لو كانت خضعت اعناق اعداء الله؟ (کافی)

ترجمہ روایت: "آپ نے فرمایا: امام قائم کے ظہور سے قبل پانچ علامتیں ظاہر ہوں گی۔ صیحہ (ندا آسمانی) سفیانی، خسف (زمین کا شق ہونا) قتل نفس زکیہ اور یمنی (کا خروج)۔

میں نے عرض کیا: میں آپ پرستربان، ان علامات کے ظاہر ہونے سے پہلے اگر آپ کے اہل بیت میں سے کوئی شخص خروج کرے تو کیا ہم اُس کا ساتھ دیں؟ آپ نے فرمایا: نہیں۔

پھر میں نے دوسرے دن اس آیت کی تلاوت کی: إِنَّ تَشَأْ خَضِيعِينَ ترجمہ آیت: "اگر ہم چاہیں تو آسمان سے اُن پر معجزہ نازل کر دیں اور اُن کی گردنیں زلت کے ساتھ جھک جائیں۔" (اشعراء ۴)

اور عرض کیا کہ اس سے مراد صیحہ ہے؟

آپ نے فرمایا: ہاں! اگر اس سے خدا کے دشمنوں کی گردنیں جھک جائیں۔ (کافی)

### ۴۵ دو طرح کی ندا ہوگی

محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، اُنھوں نے ابن فضال سے، اُنھوں نے ابوجمیل سے اُنھوں نے محمد بن علی حبیبی سے اُنھوں نے کہا کہ میں نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا: يقول: "اختلاف بنی العباس من المحتوم، والثناء من المحتوم، و خروج القائم من المحتوم"

قلت: وكيف الثناء؟

قال: "ينادي من السماء أول النهار: أَلَا إِنَّ عَلِيًّا وَشِيعَتَهُ هُمُ الْفَائِزُونَ" قال: وينادي مناد آخر النهار: أَلَا إِنَّ عَثْمَانَ وَشِيعَتَهُ هُمُ الْفَائِزُونَ"

(ترجمہ) آپ نے فرمایا: "بنی عباس میں اختلاف حتمی امر ہے، ندائے آسمانی امر حتمی ہے اور امام قائم کا ظہور امر حتمی ہے۔

میں نے عرض کیا: ندا کیسی ہوگی؟

آپ نے فرمایا: "دن کی ابتداء میں آسمان سے ایک منادی ندا دیگا: آگاہ ہو جاؤ کہ علی اور اُن کے شیعہ ہی کامیاب ہیں۔" پھر دن کے آخر (شام کے وقت) میں ایک منادی ندا دے گا کہ آگاہ رہو عثمان اور اُن کے شیعہ ہی کامیاب ہیں۔ (کافی)

### ۴۶ جب تم صبح کی وقت اٹھو گے تو.....؟

سید علی ابن عبد الحمید نے اپنے اسناد کے ساتھ بحوالہ احمد بن محمد ایادی مرفوعاً

انہوں نے عبداللہ بن عباس سے روایت کی ہے، انہوں نے بیان کیا کہ ایک مرتبہ ہم نے حضرت ابو عبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کے سامنے حضرت قائم علیہ السلام کا ذکر کیا کہ یہی کس طرح پتہ چلے کہ ان کا خروج ہو گیا۔

آپ نے فرمایا: ”بصیر احداکم وتحت رأسه صحيفة عليها مكتوب طاعته معروفة“

”جب تم لوگ (صبح کے وقت) اٹھو گے تو تمہارے تکیہ کے نیچے سے ایک پرچہ نکلے گا جس پر تحریر ہوگا: ”طاعته معروفة“ یعنی (ان کی اطاعت کرنا ہی نیکی اور بہتر ہے)

### آپ کے علم کے پھر کی عبارت ؟

فضل بن شاذان سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ:

”يكون في راية المهدي عليه السلام اسمعوا والطيعوا“  
امام مہدی علیہ السلام کے علم کے پھر پر یہ تحریر ہوگا: ”سنو اور اطاعت کرو“

### ”تمام بزرگوں کے وارث امام زمانہ ہیں“

اور اسناد کے ساتھ فضل نے ابن محبوب سے اور ابن محبوب نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے مرفوعاً روایت کی ہے کہ:

قال: ”اذا خسف بجيش السفى الى ان قال: والقائم يومئذ بمكة عند الكعبة مستجيراً بجا، يقول: ”أنا ولي الله أنا ولي الله وبمحمد من حاجتي في آدم فانا اولي الناس بآدم، ومن حاجتي في نوح فانا اولي الناس بنوح ومن حاجتي في ابراهيم فانا اولي الناس براهيم، ومن حاجتي في محمد فانا اولي الناس بمحمد ومن حاجتي في النبيين فانا اولي الناس بالنبيين ان الله تعالى يقول: ”

”ان الله اصطفى آدم ونوحا وال ابراهيم وال عمران على العالمين ذرية بعضها من بعض والله سميع عليم“

(سورة آل عمران ۳۳)

فانا بقية آدم وخيرة نوح ومصطفى ابراهيم وصفاة محمد الا ومن حاجتي في كتاب الله فانا اولي الناس بكتاب الله الا ومن حاجتي في سنة رسول الله فانا اولي الناس بسنة رسول الله وسيرته وانشد الله من سمع كلامي لما يبلغ الشاهد الغائب۔

فيجمع الله له اصحابه ثلاثمائة وثلاثة عشرة رجلاً فيجمعهم الله على غير ميعة اقرب كقصر الخليفة۔

ثم تلا هذه الآية: ”اَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا“ (البقرة ۱۲۸)

فبايعونه بين الركن والمقام ومعه عهد رسول الله قد تواترت عليه الايات فان اشكل عليهم من ذلك شيء فان الصوت من السماء لا يشكك عليهم اذا نودي باسمه واسم أبيه۔

ترجمہ روایت: ”آپ نے سفیانی کے لشکر کے زمین میں دھنس جانے کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ:

اس دن حضرت قائم علیہ السلام مکہ میں خانہ کعبہ کے پاس یہ کہتے ہوئے ہوں گے کہ ”میں اللہ کا ولی ہوں، میں اللہ اور محمدؐ کا زیادہ حقدار ہوں۔ اگر کوئی مجھ سے حضرت آدمؑ کے متعلق بحث کرے تو میں ثابت کروں گا کہ میں آدمؑ کا تمام لوگوں سے زیادہ حقدار ہوں، اگر کوئی حق نوحؑ کے متعلق مجھ سے بحث کرے گا تو میں ثابت کروں گا کہ میں نوحؑ کا تمام لوگوں سے زیادہ حقدار ہوں، اگر کوئی حق ابراہیمؑ کا تمام لوگوں سے بحث کرے گا تو میں ثابت کروں گا کہ میں ابراہیمؑ کا تمام لوگوں سے زیادہ حقدار ہوں، اگر کوئی حق محمدؐ کے متعلق مجھ سے بحث کرے گا تو میں ثابت کروں گا کہ میں محمدؐ کا تمام لوگوں سے زیادہ حقدار ہوں، اور جو شخص حضرت محمدؐ مصطفیٰ کے متعلق بحث کرے گا تو میں ثابت کروں گا کہ میں محمدؐ کا تمام لوگوں سے زیادہ حقدار ہوں، اور جو شخص دیگر انبیاء کے متعلق مجھ سے بحث کرے گا تو میں ثابت کروں گا کہ میں انبیاء کرام کا تمام لوگوں سے زیادہ حقدار ہوں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

ترجمہ آیت: ”بیشک اللہ نے آدمؑ و نوحؑ اور آل ابراہیمؑ اور آل عمرانؑ کو منتخب کیا تمام عالمین پر، ان میں سے بعض، بعضوں کی ذریت ہیں اور اللہ سننے والا جاننے والا ہے۔“

میں بقیہ آدمؑ ہوں، میں منتخب نوحؑ ہوں، میں برگزیدہ ابراہیمؑ ہوں اور میں صفوہ و برگزیدہ محمدؐ ہوں۔ آگاہ ہو، اگر کوئی مجھ سے کتاب خدا کے بارے میں بحث کرے گا تو میں ثابت کروں گا کہ میں اللہ کی کتاب کا سب سے زیادہ متقی ہوں، آگاہ ہو، اگر کوئی مجھ سے سنت رسول اللہ ﷺ کے متعلق بحث کرے گا تو میں ثابت کروں گا کہ

میں سنت رسول خدا کا سب سے زیادہ حقدار ہوں، میں خدا کا واسطہ دیتا ہوں کہ اس وقت جو لوگ میری باتیں سن رہے ہیں وہ ان لوگوں تک پہنچا دیں جو یہاں موجود نہیں ہیں۔“

اس کے بعد: اللہ تعالیٰ ان (امام قائم) کے تین سو تیرہ اصحاب کو ان کے پاس اس طرح جمع کر دے گا جیسے موسم برسات کے مادل ایک کے پیچھے ایک۔

پھر آپ نے اس آیت کی تلاوت فرمائی: (سورہ بقرہ آیت ۱۲۸)

ترجمہ آیت: ”جہاں کہیں بھی تم ہو گے اللہ تم سب کو ایک جگہ جمع کر دیگا“

اس کے بعد لوگ ان کی بیعت رکن و مقام کے مابین کریں گے۔ ان کے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تمام تبرکات ہوں گے جو بتواتر تسلسلہ بعد میں (یعنی ان کے آیا و واحد سے) ان تک پہنچے ہیں، اور اگر ان تبرکات کے بعد بھی کسی کو پہنچانے میں دشواری و اشکال درپیش ہوگا تو پھر آسمانی ندا سے ساری شکل دور ہو جائے گی جب ان کا نام ان کے والد کے نام کے ساتھ پکارا جائے گا۔“

### ۴۹ امام زمانہ کیلئے براق لایا جائیگا

اپنے اسناد کے ساتھ حضرت علی ابن الحسین علیہ السلام سے روایت ہے کہ آپ نے امام قائم علیہ السلام کے ذکر میں ایک طویل حدیث میں فرمایا کہ

قال: ”فیجلس تحت شجرة سمرة فیجئہ جبرئیل فی صورة رجل من

بنی کلب، فیقول: یا عبد اللہ! ما یجسک ههنا؟ فیقول:

یا عبد اللہ! انی انتظر ان یأتی العشاء فاخرج فی دبرہ الی

مکة واکوہ ان اخرج فی هذه الحجرة۔ قال: فیضحک فاذا

ضحک عرفہ آتہ جبرئیل۔ قال: فیأخذ بیدہ ویصافحہ

ویسلم علیہ ویقول له: قم ویجئہ بغرس یقال له البواق

فیذکرہ ثم یأتی الی جبل رضوی فیأتی محمد وعلی فیکتبان

له عهداً منشوراً یقوۃ علی الناس ثم یخرج الی مکة والناس

یجتمعون بہا۔

قال: ”فیقوم رجل منه فینادی ایہا الناس! هذا اطلبکم قد جاؤکم

یدعوکم الی ما دعاکم الیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: قال:

فیقومون، قال: فیقوم ہونفسہ، فیقول: ایہا الناس! انا فلان بن فلان، انا ابن نوح اللہ، ادعوکم الی ما دعاکم الیہ نوح اللہ۔

فیقومون الیہ لیقتلوہ، فیقوم ثلاثاً وینیف

علی الثلاث شماً فیمنعونہ منہ خمسون من اهل الکوفة

وسائرہ من ابناء الناس لا یعرف بعضهم بعضاً اجتمعوا علی

غیر مبعاد۔“

ترجمہ: اپنے زلیما!... پھر امام قائم ایک بول کے درخت کے نیچے بیٹھ جائیں گے،

اتنے میں حضرت جبریل ان کے پاس ایک مردی کلب کی شکل میں آئیں گے

اور کہیں گے، اے بندہ خدا! تم یہاں کیوں بیٹھے ہو؟

آپ فرمائیں گے اے اللہ کے بندے! مجھے انتظار ہے کہ شام ہو جائے تو کہ جب وہ

اس دعویٰ اور گری کی تمارت میں مجھے چلنا پسند نہیں۔

سپیکر جبریل ہنس پڑیں گے۔ انہیں ہنستا ہوا دیکھ کر آپ پہچان لیں گے کہ یہ جبریل ہی

پھر جبریل آگے بڑھ کر ان کا ہاتھ پکڑ کر ہاتھ کریں گے، سلام کریں گے اور کہیں گے

اچھا: اب اُٹھیے۔ پھر گھوڑا لائیں گے جس کو ”براق“ کہتے ہیں، اس انہیں

سوار کریں گے اور ان کو سپیکر جبل رضوی پہنچیں گے اور وہاں حضرت

محمد وعلی تشریف لائیں گے اور یہ دونوں ان کو ایک منشور لکھ کر دیں گے تاکہ

لوگوں کے سامنے پڑھ کر سنائیں، یہ منشور لیکر امام قائم مکہ آئیں گے تو لوگ

ان کے پاس جمع ہو جائیں گے۔

پھر ان میں سے ایک شخص اٹھ کر اعلان کرے گا: اے لوگو! تم لوگ جس کی تلاش میں تھے

وہ آگیا، یہ اسی چیز کی طرف دعوت دے رہے ہیں جس کی طرف حضرت رسول اللہ

دعوت دیا کرتے تھے۔

یہ سن کر لوگ کھڑے ہو جائیں، امام قائم بھی کھڑے ہوں گے اور فرمائیں گے کہ:

اے لوگو! میں فلان بن فلان ہوں، میں اللہ کے نبی کا فرزند ہوں، میں تم لوگوں کو

اسی امر کی طرف دعوت دیتا ہوں جس کی طرف اللہ کے نبی نے تمہیں دعوت دی تھی

آپ کے اس اعلان پر لوگ آپ کو قتل کرنے کے لیے بڑھیں گے تو تین سو سے کچھ زائد

آدمی جنہیں پچاس آدمی کو ذبح کرنے کے ہوں گے باقی مانرہ دوسرے لوگ جو مختلف اطراف

ہوں گے اور وہ ایک دوسرے کو پہچانتے بھی ہوں گے مختلف اوقات میں آئے ہوتے ہوں گے وہ سب اٹھ کر آپ کی حفاظت کریں گے اور قتل سے بچائیں گے۔

### مقام ذی طوی میں انتظار

۸۰

ابوبصیر نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا: ”اِنَّ الْقَائِمَ يَنْتَظِرُ مِنْ يَوْمِهِ ذِي طَوًى فِي عِدَّةِ اَهْلِ بَدْرٍ ثَلَاثَ مِائَةٍ وَثَلَاثَةَ عَشَرَ رَجُلًا حَتَّى يَسْنُدَ ظَهْرَهُ اِلَى الْحَجَرِ وَيَهْزُ الرِّايَةَ الْمَغْلَبَةَ“ ترجمہ: ”اس دن سے امام قائم علیہ السلام اپنے تین سوتیرہ اصحاب کے ساتھ مقام ذی طوی میں انتظار کریں گے، پھر حبر اسود کی طرف اپنی پشت کر کے کھڑے ہوں گے اور اپنا پر اچھ لہرائیں گے۔“

### آنحضرت امام قائم کو کتاب جدید دیں گے

۸۱

ابوبصیر نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کی ایک طویل حدیث میں یہ روایت بھی بیان کی ہے کہ: ”يَقُولُ الْقَائِمُ لِاصْحَابِهِ: يَا قَوْمِ اِنَّ اَهْلَ مَكَّةَ لَا يَرِيدُونَنِي وَلَكِنِّي مَرْسَلٌ إِلَيْهِمْ لَأَحْتِجَ عَلَيْهِمْ بِمَا يَنْبَغِي لِمِثْلِي اِنْ يَحْتِجُ عَلَيْهِمْ“

فید عور جلّ من اصحابہ فيقول له: امض الى اهل مكة فقل: يا اهل مكة انا رسول فلان اليكم وهو يقول لكم انا اهل بيت الرحمة ومحمدان الرسالة والخلافة ونحن ذرية محمد وسلالة النبيين وانا قد ظلمنا واضطهدنا وتوهننا وابترنا متاحقنا منذ قبض نبينا الى يومنا هذا فنحن نستنصركم فانصرونا۔

فاذا تكلمتم هذا الفتحى بهذا الكلام اتوا اليه قد بجوا بين الزكّن والمقام، وهي النفس الزكية، فاذا بلغ ذلك الامام قال لاصحابه: انا اخبرتكم ان اهل مكة لا يريدوننا، فلا يدعوننا حتى يخرج فيهم بط من عقبة طوى في ثلاثمائة وثلاثة عشر رجلا

عدّة اهل بدر حتى يأتى المسجد الحرام، فيصلّى فيه عند مقام ابراهيم أربع ركعات، ويسند ظهره الى الحجر الاسود، ثمّ يحمدا لله ويثنى عليه ويذكر النبي صلّى وعلیه وآلہ وسلم ويكلم بکلام لم يتکلم به احد من الناس۔

فيكون اول من يضرب على يده وسبايحه جبريل و ميكائيل و يقوم معهما رسول الله وامير المؤمنين فیدفعا اليه كتابا جديدا هو على العوب شديد بخا تم رطب فيقولون له: اعمل بما فيه وسبايحه الثلاثة وقليل من اهل مكة۔

ثم يخرج من مكة حتى يكون في مثل الحلقة۔ قلت: وما الحلقة؟ قال: عشرة الاث رجل، جبريل عن يمينه وميكائيل عن شماله، ثم يهز الراية الجليلة وينشرها و هي راية رسول الله و السحابة و درع رسول الله السابغة و يتقلد بسيف رسول الله ذی الفقار۔

وخبر آخر: ما من بلدة الا يخرج معه منهم طائفة الا اهل البصرة فاسته لا يخرج معه منها احد۔“

ترجمہ: ”امام قائم علیہ السلام اپنے اصحاب سے فرمائیں گے اے قوم! یہ اہل مکہ مجھے تسلیم کرنے کا ارادہ نہیں رکھتے لیکن میں ان کے پاس اپنا ایک قاصد بھیجوں گا تاکہ ان پر حجت تمام کر دوں۔“

پھر آپ اپنے اصحاب میں سے ایک کو بلا کر فرمائیں گے کہ تم اہل مکہ کے پاس جاؤ اور کہو کہ اے اہل مکہ! میں فلان کا فرستادہ و قاصد ہوں وہ تم لوگوں سے یہ فرماتے ہیں کہ میں اہل بیت رحمت اور معدن رسالت و خلافت ہوں، میں ذریت محمد اور انبیاء کا خلاصہ ہوں جب سے ہمارے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وفات پائی اس وقت سے آج تک مسلسل ہم پر ظلم و ستم کیا جاتا رہا ہے ہم مقہور کیے گئے، ہمارا حق ہم سے چھین لیا گیا ہم تم لوگوں سے مدد چاہتے ہیں تم لوگ ہماری مدد کرو۔

جب یہ جوان ان لوگوں تک جا کر یہ پیغام پہنچائے گا تو وہ اسے پکڑ کر (نفس زکیہ)

مکان و مقام کے درمیان ذبح کر دیں گے، اور یہی نفس زکیہ ہے۔ جب پھر  
امام قائمؑ کو پہنچے گی تو آپ اپنے اصحاب سے فرمائیں گے۔ کیا میں نے تم  
سے نہیں بتایا تھا کہ یہ اہل مکہ میں تسلیم نہیں کریں گے؟ پھر آپ اصحاب بدر  
کی تعداد کے مطابق تین سو تیرہ آدمیوں کو سبک عقیدہ طوی سے اتر کر مسجد حرام میں  
تشریف لائیں گے اور مقام ابراہیمؑ پر چار رکعت نماز پڑھیں گے۔ پھر حجر اسود کے پشت  
لگا کر کھڑے ہوں گے اور حمد و ثنائے الہی بجالائیں گے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ  
آلہ وسلم کا ذکر کریں گے اُن پر درود بھیجیں گے اور ایک ایسا خطبہ دیں گے کہ آج تک  
ایسا خطبہ کسی نے نہ دیا ہوگا۔

اس خطبے کے بعد سب سے پہلے جو شخص آپ کے ہاتھ پر رکھ کر بیعت کریگا  
وہ جبریل اور پھر میکائیل ہوں گے اور ان ہی دونوں کے ساتھ حضرت رسول خدا  
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور امیر المومنین علیؑ بھی کھڑے ہوں گے، آپ حضرت  
امام قائم علیہ السلام کو ایک کتاب جدید حوالے کریں گے، جو اہل عرب کھینے بہت  
مشہور ہوگی اور اُس کے اوپر تازہ مہر لگی ہوگی اور امام قائم سے فرمائیں گے کہ اس  
تحریر کے اندر جو کچھ ہے اس پر عمل کرنا ہے۔ پھر تین سو آدمی (آپ کے اصحاب)  
اور اہل مکہ میں سے چند لوگ آپ کی بیعت کریں گے۔

پھر آپ مکہ سے راکم ہوں گے تو ایک حلقہ کے اندر ہوں گے۔ میں نے  
عرض کیا: حلقہ کیا؟ آپ نے فرمایا: دس ہزار آدمیوں کا ایک حلقہ ہوگا، حضرت  
جبریل اپنے جانب اور حضرت میکائیل آپ کے بائیں جانب ہوں گے۔ پھر آپ  
اپنا بچہ جلال علم لہرائیں گے اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا علم ہوگا جس کا  
نام سحابہ ہے اور آپ کی زرہ سابعہ زیب تن کریں گے اور رسول اللہ کی  
سیف ذی الفقار کو کمر میں لٹکائیں گے۔

”ایک دوسری روایت میں ہے کہ ہر شہر کے کچھ لوگ آپ کے ساتھ ہونگے  
سولے بھرہ کے، وہاں سے آپ کے ساتھ کوئی نہ ہوگا۔“

### امام قائم کے لشکریوں کی شان

(۸۲)

فصیل بن یسار نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت نقل کی ہے کہ  
قال: ”لہ کثر بالطالقان ما ہو بذهب ولا فضة، وراية لم تنشر

منذ طويت، ورجال کانت قلوبهم زبوا لحدید لا یشوبها  
شک فی ذات الله أشد من الحجر، لو حملوا علی الجبال  
لا ذلوا، لا یقصدون برا یا تمہم بلدة إلا خربوها، کانت  
علی خیولهم العقیان یتسحون بسرج الامام علیہ السلام یطلبون  
بذلک البرکة، ویحقون به یقونه بأنفسهم فی الحروب و  
یکفونه ما یرید فیہم۔

رجال لا ینامون اللیل، لہم دوی فی صلاتہم کدوی  
التحل، ینبیتون قیاما علی اطرافہم ویصبحون علی خیولہم  
رہبان باللیل لیوث بالتمار ہم أطوع لہ من الامة لستہا  
کالمصابیح کانت قلوبہم القنادیل، وہم من خشية الله مشفقون  
یدعون بالشهادة ویتمنون أن یقتلوا فی سبیل الله، شعارہم:  
یا لشار الحشین، إذا ساروا بید الرعب اما ہم مسیرة شہر  
یمشون الی المولی ارسالا، ہم ینصر الله امام الحق۔“

ترجمہ: ”امام قائم علیہ السلام کے ساتھ طالقان کا ایک خزانہ ہوگا جو سونے چاندی کا  
نہیں ہوگا، اور وہ علم ہوگا کہ جب سے پیدا کیا ہے ابھی تک نہیں کھولا گیا۔ کچھ  
مرد ہوں گے جن کے دل گویا فولاد کے بنے ہوئے ہوں گے جنہیں شک کا شائبہ بھی  
نہ ہوگا اور وہ اللہ کے معاملہ میں (فی سبیل اللہ) پتھر سے بھی زیادہ سخت ہوں گے  
وہ ایسے دہشت دہانے ہوں گے کہ اگر پہاڑوں پر بھی حملہ آور ہوں تو انھیں بھی اُن کی  
جگہ سے ہٹا دیں، اور جس شہر کا بھی رخ کریں گے اس کو تہس نہس کر دیں گے  
اور حصول برکت اور دل میں قوت پیدا کرنے کے لیے امام قائم علیہ السلام کی زین  
کو بوسہ دیتے جائیں گے۔ آپ ان لوگوں سے جو توقع رکھیں گے وہ اسے پورا کریں گے  
وہ ایسے مرد ہوں گے کہ راتوں کو نہ سوتیں گے نمازوں میں مشغول رہیں گے،  
اُن کی تلاوت کی آوازیں اس طرح سنائی دیں گی جیسے شہر کی گھنٹیوں کی بھینٹنا ہٹ۔  
کھڑے کھڑے رات بسر کریں گے اور صبح کو اپنے گھوڑوں پر سوار ہو جائیں گے رات  
کو رامپ وزاہد ہوں گے اور دن کو شیروں کی طرح نرم ہوں گے۔ ایک کنیز اپنے  
آقا کی جتنی اطاعت کرتی ہے اس سے بھی زیادہ یہ اپنے امام کے مطیع ہوں گے  
اُن کے قلوب (ایمان کے لحاظ سے) مثل اُن قندیلوں کے ہوں گے جنہیں چراغ روشن ہوں

وہ اللہ سے ڈرتے ہوں گے، وہ شہادت کو دعوت دیں گے، انہیں تمتا ہوگی کہ  
راہِ خدا میں قتل ہو جائیں، اُن کا نعرہ ہوگا: ”یا ثاراتِ الحسین“۔  
یعنی ”امام حسین کے خون کا انتقام“۔ جب کسی طرف کوچ کریں گے تو ان کا رعب  
ایک ماہ کی مسافت تک آگے آگے (دور دور تک) ہوگا۔ ان ہی کے ذریعے  
سے اللہ تعالیٰ امام حق کی نعمت کرے گا۔“

### بعد خروجِ عملِ امام زمانہ ۴

(۸۳)

اپنے اسناد کے ساتھ کابل سے اور کابل نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے  
روایت کی ہے۔ آپ نے فرمایا:

”یبايع القائم بمكة على كتاب الله وسنة رسوله ويستعمل  
على مكة، ثم يسير نحو المدينة فيبلغه ان عامله قتل  
فيرجع اليهم فيقتل المقاتلة، ولا يزيد على ذلك  
ثم ينطلق فيدعو الناس بين المسجدين الى كتاب الله و  
سنة رسوله ولولاية لعلي بن ابي طالب والبرامة من  
عدوه حتى يبلغ البیداء فيخرج اليه جيش السفیانی  
فخسف الله بهم

وفي خبر آخر: يخرج الى المدينة فيقيم بها ما شاء  
ثم يخرج الى الكوفة ويستعمل عليها رجلاً من اصحابه  
فاذا نزل اشفرة جاءهم كتاب السفیانی ان لم تقتلوه  
لا قتلن مقاتليكم ولا سيئت ذراريتكم فيقبلون على  
عامله فيقتلونه

فيا تيهِ الخبر فيرجع اليهم فيقتلهم ويقتل قريباً  
حتى لا يبقى منهم الا اكلة كبش ثم يخرج الى الكوفة  
ويسعمل رجلاً من اصحابه فيقبل وينزل النجف۔  
ترجمہ: ”مکہ میں امام قائم علیہ السلام کی بیعت کتابِ خدا اور سنتِ رسولِ خدا  
پر کی جائے گی۔ پھر آپ مکے میں اپنی طرف سے ایک عامل مقرر کر کے مدینہ  
تشریف لیجائیں گے تو آپ کو خبر ملے گی کہ آپ کے عامل کو قتل کر دیا گیا۔“

یُسکرا آپ مکہ واپس آئیں گے اور اُس کے قاتلوں کو قتل کریں گے۔ پھر مکہ  
اور مدینہ کے درمیان لوگ کو کتابِ خدا اور سنتِ رسولِ خدا اور علی ابنِ  
ابیطالب کی ولایت اور اُن کے دشمنوں سے برأت کی دعوت دیتے چلیں  
گئے، یہاں تک کہ بیداء (صحرا) میں پہنچیں گے تو سفیانی کا لشکر آپ پر خروج  
کرے گا اور لشکرِ سفیانی بیداء (صحرا) میں پہنچ کر زمین میں دھنس جائیگا  
ایک دوسری روایت میں ہے کہ آپ مدینہ تشریف لیجائیں گے اور وہاں  
بکچھ دنوں قیام کریں گے پھر کوفہ تشریف لے جائیں گے اور مدینہ میں اپنے اصحاب  
میں سے کسی کو عامل مقرر فرمائیں گے، جب آپ مقامِ شفرہ پر پہنچیں گے تو  
اہلِ مدینہ کو سفیانی کا خط ملے گا کہ اگر تم لوگوں نے اُن کے عامل کو قتل نہ کیا تو  
ہم پہنچ کر تم سب کو قتل کر دیں گے اور تمہارے اہل و عیال کو قیدی بنالیں  
گے۔ لہذا اہلِ مدینہ آپ کے عامل کو قتل کر دیں گے۔

جب آپ کو اس کی اطلاع پہنچے گی تو پلٹ کر آئیں گے اور ان لوگوں  
کو اور قریب کو اتنا قتل کریں گے کہ بس بکری کے چارے سے برابرہ جائیں گے  
اور وہاں اپنے اصحاب میں سے کسی کو اپنا عامل مقرر کر کے کوفہ جائیں گے اور پھر  
نجف اشرف میں منزل فرمائیں گے۔“

### یوم نوروز یوم ظہور امام

(۸۴)

شیخِ اہرنِ فہر نے اپنی کتاب ”المہذب“ میں اور دوسروں نے اپنی کتابوں میں اپنے اپنے  
اسناد کے ساتھ علی بن خنیس سے روایت تحریر کی ہے کہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:  
”یوم النیروز هو الیوم الذی یظهر فیہ قائمنا اهل البيت وولاة الامر و  
یظفرہ اللہ تعالیٰ بالدجال فیصلیہ علی کناسۃ الکوفۃ و ما من یوم  
نیروز الا و نحن نتوقع فیہ الفرج لا تہ من ایا ما حفظتہ الفرس و  
ضیت حموہ۔“

ترجمہ: ”یوم نوروز وہ دن جسے ہم اہل بیت کا قائم ظہور کریگا، اور انہیں دجال پر فتح ہوگی اور وہ دجال  
کو کناسہ کوفہ میں سولی پر چڑھا دیں گے اور ہر سال نوروز کو ہم لوگ فرج و کشادگی کی امید رکھتے  
ہیں اس لیے کہ یہ ہمارا دن ہے جسکی اہلِ فارس نے حفاظت کی اور تم لوگوں نے اسے خالص کر دیا۔“  
(المہذب)



# بَحَارُ الْاَنْوَارِ

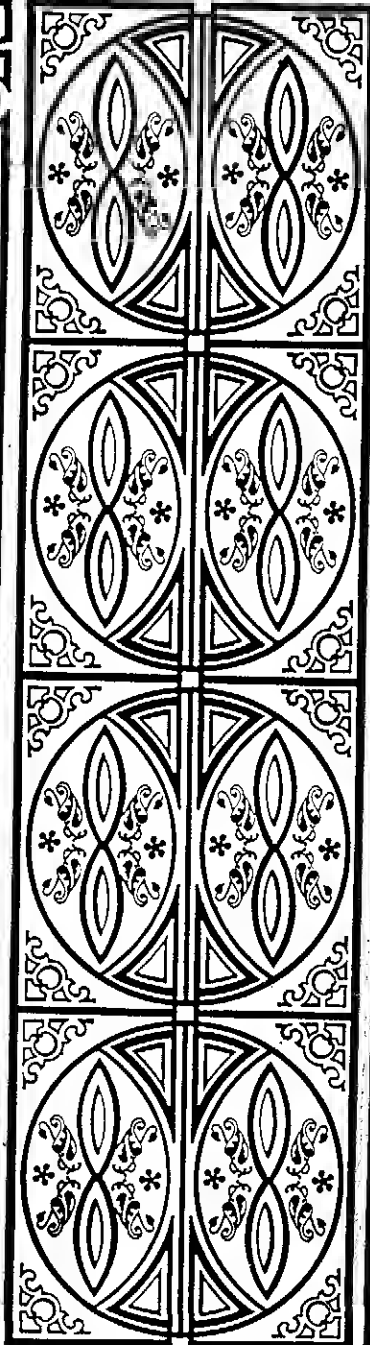


بَابِ

بِسْتِ وَبِفَتْحِ



سیرت و اخلاقِ اِمَامِ زَمَانِہ  
تعدادِ اصحابِ اور اُن کے  
حالات



## باب ۲۷

سیرت و اخلاق امام زمانہؑ۔ تعداد اصحاب اور ان کے حالات

### ① نظام زمینداری کا خاتمہ

ہارون نے ابن زیاد سے اور ابن زیاد نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام اور آپ اپنے پدر بزرگوار سے روایت نقل کی ہے کہ :

قال: " اذا قام قائمنا اصبحت القطائع فلا قطائع -  
آپ نے فرمایا: " جب ہمارا قائم ظہور کرے گا تو زمین کے نظام مالگداری و مقاطعہ کو ختم کر دیگا  
(قرب الاسناد)

### ② تین جدید احکام کا نفاذ

ابن موسیٰ نے حمزہ بن قاسم سے، انھوں نے محمد بن عبد اللہ بن عمران سے، انھوں نے محمد بن علی مہرانی سے، انھوں نے علی بن ابی حمزہ سے، انھوں نے اپنے والد سے، اور انھوں نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام اور حضرت امام ابو الحسن علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ دونوں حضرات نے فرمایا کہ :

" لو قد قام القائم لحکم بثلاث لم يحکم بها أحد قبله : يقتل  
الشیخ الزانی و يقتل مانع الزکاة ، و یورث الاخ أخاه فی الاظلمة "  
" جب امام قائم علیہ السلام ظہور کریں گے تو تین احکامات ایسے جاری کریں گے  
کہ ان سے قبل کسی نے جاری نہ کیے ہوں گے۔ یعنی۔ بوڑھا شخص اگر زنا کرے  
تو اس کو قتل کر دیا جائے، زکوٰۃ دینے سے انکار کرنے والے کو قتل کر دیا جائے  
عالم ارواح میں اخوت پر سبھی ایک بھائی دوسرے بھائی کا وارث قرار پائے گا۔  
(الخصال)

### ③ امام زمانہ کے ساتھ نو قبیلوں کے افراد ہونگے

ابی نے سعد بن یزید سے، انھوں نے مصعب بن یزید سے، انھوں نے عوام ابو زبیر سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا :  
" و یقبل القائم علیہ السلام فی خمسة و اربعین رجلاً من تسعة

احیاء : من حجت رجل و من حجت رجلان ، و من حجت ثلاثة  
و من حجت اربعة ، و من حجت خمسة و من حجت ستة  
و من حجت سبعة ، و من حجت ثمانية و من حجت تسعة  
ولا یزال کذا الذک حتی یجتمع له العدد " (الخصال)  
ترجمہ : " امام قائم علیہ السلام نو قبیلوں میں سے پینتالیس آدمیوں کے ساتھ  
ظہور فرمائیں گے۔ ایک قبیلے سے ایک آدمی آئے گا، دوسرے قبیلے سے  
دو، تیسرے قبیلے سے تین، چوتھے قبیلے سے چار، پانچویں قبیلے سے پانچ، چھٹے  
قبیلے سے چھ، ساتویں قبیلے سے سات، آٹھویں قبیلے سے آٹھ، نویں قبیلے سے  
نو افراد آتے رہیں اور یہ تعداد پوری ہوگی۔ " (الخصال)

### ④ علم کا پھیرا اور تلوار امام زمانہ سے اللہ کے حکم سے گویا ہوں گے

احمد بن ثابت دو ایسی نے محمد بن علی بن عبد الصمد سے، انھوں نے علی بن عامر سے  
انھوں نے ابو جعفر ثانی حضرت امام علی نقی علیہ السلام سے اور آپ نے اپنے آبائے کرام سے روایت کی  
ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابی بن کعب سے امام قائم علیہ السلام کے متعلق فرمایا کہ :  
" ان الله تعالى ركب في صلب الحسن عيسى (امام حسن عسکری)  
نطفة مباركة زكية طيبة طاهرة مطهرة ، يرضى بها كل مؤمن  
متن قد اخذ الله ميثاقه في الولاية و يكفر بها كل جاحد  
فهو امام تقى تقى سائر موصى هاد ممدى يحکم بالعدل  
و يأمر به بصدق الله عز وجل و يصدق الله فی قوله  
يخرج من تهامة حين تظهر الدلائل و العلامات وله  
كنوز لا ذهب ولا فضة الا خيل مطهّمة ، و رجال مسومة  
يجمع الله له من اقاصی البلاد علی عدّة اهل بدر ثلاثمائة  
و ثلاثة عشر رجلاً معه صحيفة مختومة فيها عدد اصحابه  
باسمائهم و بلدانهم و طبائعهم و حلالهم و کنانهم کذا دون  
عبدون فی طاعته -

فقال له ابی : و ما دلائله و علاماته یا رسول الله ؟

قَالَ لَهُ عَلَّمُ إِذَا حَانَ وَقْتُ خُرُوجِهِ انْتَشِرْ ذَلِكَ الْعَلَمَ مِنْ نَفْسِهِ وَ  
انْطَقَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ، فَنَادَاهُ الْعَلَمُ، اخْرُجْ يَا وَلِيُّ اللَّهِ فَاقْتُلْ  
اَعْدَاءَ اللَّهِ، وَهَمَّا آيَتَانِ، وَعَلَامَتَانِ -

وله سيف مغمدة، فاذا حَانَ وَقْتُ خُرُوجِهِ اقْتُلْ ذَلِكَ  
السَّيْفَ مِنْ غَمْدِهِ، وَانْطَقَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فَنَادَاهُ السَّيْفُ: اخْرُجْ  
يَا وَلِيُّ اللَّهِ فَلَا يَجِلُّ لَكَ أَنْ تَقْعُدَ عَنْ اَعْدَاءِ اللَّهِ فَيُخْرِجُ وَ  
يَقْتُلُ اَعْدَاءَ اللَّهِ حَيْثُ ثَقُفْتُمْ وَيَقِيمُ حَدَّ وَدَّ اللَّهِ وَيُحْكَمُ بِحُكْمِ  
اللَّهِ يَخْرُجُ وَجِبْرِيلُ عَنْ يَمِينِهِ وَمِيكَائِيلُ عَنْ بَيْسَرَتِهِ وَسُورُ  
تَذَكُّرُونَ مَا أَقُولُ لَكُمْ وَلَوْ بَعْدَ حِينٍ وَافْوُضْ أَمْرِي إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ  
يَا أَبُي! طُوبَى لِمَنْ لَقِيَهُ، وَطُوبَى لِمَنْ أَحْبَبَهُ وَطُوبَى لِمَنْ  
قَالَ بِهِ يَنْجِيهِمْ مِنَ الرِّبَاكِتِ وَبِالْإِقْرَارِ بِاللَّهِ وَبِرَسُولِهِ وَبِجَمِيعِ  
الْأُتَمَّةِ يَفْتَحُ اللَّهُ لَهُمُ الْجَنَّةَ مِثْلَهُمْ فِي الْأَرْضِ كَمِثْلِ الْمَسْكِ  
الَّذِي يَسْطَعُ رِيحُهُ فَلَا يَتَغَيَّرُ أَبَدًا وَمِثْلَهُمْ فِي السَّمَاءِ كَمِثْلِ  
الْقَمَرِ الْمُنِيرِ الَّذِي لَا يَطْفَأُ نُورُهُ أَبَدًا -

قَالَ أَبِي: يَا رَسُولَ اللَّهِ! كَيْفَ حَالُ هَؤُلَاءِ الْأُتَمَّةِ عَنْ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ؟  
قَالَ: إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى أَنْزَلَ عَلَيَّ اثْنَتَيْ عَشَرَ صَحِيفَةً اسْمُ كُلِّ امَامٍ عَلَى  
خَاتَمِهِ وَصَفَتِهِ فِي صَحِيفَتِهِ -

ترجمہ: ”بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے صلبِ امام حسن (عسکری) علیہ السلام میں ایک ایسا مبارک  
زکی، طیب، طاہر، مطہر نطفہ ودیعت قرار دیا ہے جس کا ہر وہ مومن مقرر و مجب  
ہوگا جس سے اللہ تعالیٰ نے اس کی ولایت کا عہد و میثاق لے لیا ہوگا اور جس سے  
ہر کافر و منکر خدا و رسولؐ کا انکار کرے گا۔ وہ امام ہوگا، صاحب تقویٰ اور صاحب  
طہارت ہوگا، وہ راضی برضائے الہی اور بادی و مہدی ہوگا، وہ عدل کے ساتھ  
حکومت کرے گا اور عدل کا حکم دے گا، وہ اللہ کے قول کی تصدیق کرنے والا  
ہوگا اور اللہ برتر و بزرگ اس کے قول کو سچا کر دکھائے گا۔

وہ سر زمین تہامتہ سے اس وقت خروج کرے گا جب اس کے ظہور کی تمام  
علامات ظاہر ہو چکی ہوں گی، اس کے پاس خزانے ہوں گے، مگر سونے اور  
چاندی کے نہیں، بلکہ حسین و خوبصورت گھوڑے اور نشاندار سواروں کے خزانے

سے مکہ معظمہ اور حجاز کے کچھ علاقے کو تہامتہ کہتے ہیں، وہاں کے باشندے کو تہامی کہتے ہیں

جو مختلف ممالک سے اصحاب بدر کی تعداد کے مطابق تین سو تیرہ<sup>۱۳</sup> حج ہوں گے۔  
اس امام سے پاس ایک صحیفہ مہر شدہ ہوگا جس میں اس کے اصحاب کے نام اور  
ان شہروں کے نام، ان کی طبیعت و مزاج، ان کے خلیے اور ان کی کنیت بھی تحریر  
ہوگی۔ وہ اپنے امام کی اطاعت میں انتہائی انہماک اور جدوجہد سے کام لیں گے۔

یہ سنکر اُبی نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اس (امام) کے دلائل و علامت کیا ہیں؟  
آنحضرتؐ نے ارشاد فرمایا: اس کے پاس ایک علم ہوگا، جب وقت خروج آئے گا تو اس کا پھر یہ ازخود  
کھل جائے گا اور اللہ تعالیٰ اسے قوت گویائی عطا فرمائے گا تو وہ علم اس طرح کلام  
کرے گا کہ: ”اے اللہ کے ولی! خروج کیجیے اور اللہ کے دشمنوں کو قتل کیجیے۔“  
(پھر میرے کا ازخود کھل جانا اور امام سے کلام کرنا) یہ دونشانیاں اور علامتیں  
ہو گئیں۔

پھر ان کی سیف نیام میں ہوگی لیکن جب وقت خروج آئے گا تو سیف بھی ازخود  
نیام سے باہر نکل آئے گی اور اللہ برتر و بزرگ اس کو بھی قوت کلام عطا فرمائے گا  
تو اس طرح اپنے امام سے کلام کرے گی کہ ”اے اللہ کے ولی! اب آپ نکل کھڑے  
ہوں، اب آپ کے لیے اللہ کے دشمنوں کو چھوڑ کر اس طرح بیٹھے رہنا جائز نہیں۔“  
یہ سنکر آپ (علم و سیف) بے ہوش ہوئے، نکل کھڑے ہوں گے اور اس وقت خدا کے دشمنوں کو جہاں  
بھی پائیں گے قتل کریں گے، حدود الہی کو قائم کریں گے، احکام خدا کو نافذ کریں گے  
جبریل ان کے دایرے جانب اور میکائیل بائیں جانب ہوں گے۔ اور جو میں تم سے  
کہتا ہوں اسے آئندہ یاد کرو، اگرچہ کچھ دنوں بعد ہی، اور میں اپنا معاملہ تو اللہ  
غالب و بزرگ کے ہی سپرد کرتا ہوں۔

اے اُبی! خوش نصیب ہے وہ جو اس (امام) سے ملاقات کرے گا، سعادت مند ہے وہ جو  
ان سے محبت کرے گا، اور خوش قسمت ہے وہ جو ان کی امامت کا قائل رہے گا۔  
وہ ہلاکت سے محفوظ رہے گا اور اللہ اور اس کے رسولؐ اور تمام ائمہ کے اقرار  
کیوجہ اللہ عز و جل اس کے لیے جنت کے دروازے کھول دیگا۔ ان لوگوں کی  
مثال روئے زمین پر مشک کے مانند ہوگی جس کی خوشبو دور تک پھیلی ہے، وہ  
کبھی خراب نہیں ہوتی، اور آسمان پر ان کی مثال چمکے اور نور و قمر کی طرح ہے جسکی  
روشنی و نور کبھی ماند نہیں پڑتا نہ بجھتا ہے۔

اُبی نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ان ائمہ طاہرین کا کچھ حال و احوال بیان فرمائیے؟

آپ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھ پر بارہ صحیفے نازل فرمائے ہیں، اور ہر امام کا جو صحیفہ ہے اس کے اختتام پر اس کا نام اور اوصاف مرقوم ہیں۔ “ (عیون الاخبار)

### ⑤ شبِ معراج امام قائم کا تذکرہ

ابن سعید ہاشمی نے فرات سے، انھوں نے محمد بن احمد ہمدانی سے، انھوں نے عباس بن عبد اللہ بخاری سے، انھوں نے محمد بن قاسم بن ابراہیم سے، انھوں نے ہروی سے اور انھوں نے حضرت امام علی الرضا علیہ السلام سے، اور آپ نے اپنے آباؤ کے کرام سے روایت کی ہے کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”لَمَّا عَجَّ بِي إِلَى السَّمَاءِ نُودِيْتُ يَا مُحَمَّدُ!

فَقُلْتُ: لَبَّيْكَ رَبِّي وَسَعْدَيْكَ تَبَارَكَتُ وَتَعَالَيْتُ.

فَنُودِيْتُ: يَا مُحَمَّدُ! أَنْتَ عَبْدِي وَأَنَا رَبُّكَ فَأَيُّيَ فَاعْبُدْ وَعَلَيَّ

فَتَوَكَّلْ، فَإِنَّكَ لَنُورِي فِي عِبَادِي وَرَسُولِي إِلَى خَلْقِي وَحُجَّتِي عَلَى

بَرِيَّتِي لَكَ وَلَمَنْ تَبِعَكَ خَلَقْتَ جَنَّتِي، وَلَمَنْ خَالَفَكَ

خَلَقْتَ نَارِي، وَلَا أَوْصِيَا لَكَ أَوْجِبْتَ كِرَامَتِي وَلَشَيْعَتِهِمْ أَوْجِبْتَ ثَوَابِي.

فَقُلْتُ: يَا رَبِّ وَمَنْ أَوْصِيَا تُبَيِّنُ؟

فَنُودِيْتُ: يَا مُحَمَّدُ! أَوْصِيَاؤُكَ الْمَكْتُوبُونَ عَلَى سَاقِ عَرْشِي فَظَنُوتُ

فَنُظُوتُ، وَأَنَا بَيْنَ يَدَيْ رَبِّي حُلَّ جَلَالِهِ إِلَى سَاقِ الْعَرْشِ فَرَأَيْتُ أَشْيَ

عَشْرَ نُورٍ فِي كُلِّ نُورٍ سَطَرَ أَخْضَرُ عَلَيْهِ اسْمُ وَصِيٍّ مِنْ أَوْصِيَاؤِي

أَوَّلَهُمْ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ، وَآخِرَهُمْ مُحَمَّدٌ أُمِّي.

فَقُلْتُ: يَا رَبِّ هَؤُلَاءِ أَوْصِيَاؤِي بَعْدِي؟

فَنُودِيْتُ: يَا مُحَمَّدُ! هَؤُلَاءِ أَوْلِيَاؤِي وَأَجْبَائِي وَأَصْفِيَائِي وَحُجَجِي

بَعْدَكَ عَلَى بَرِيَّتِي وَهُمْ أَوْصِيَاؤُكَ وَخُلَفَاؤُكَ وَخَيْرُ خَلْقِي

بَعْدَكَ وَعِزَّتِي وَجَلَالِي لَا ظَهَرَ بَهُمْ دِينِي وَلَا عَلَيْنَ بَعْضُ

كَلِمَتِي وَلَا ظَهَرَ الْأَرْضُ بِآخِرِهِمْ مِنْ أَعْدَائِي وَلَا مَلَكَتَهُ

مُشَارِقُ الْأَرْضِ وَمُغَارِبُهَا، وَلَا سَخَرَتْ لَهُ الرِّيَّاحُ وَلَا ذَلَّلَتْ

لَهُ السَّحَابُ الصَّعَابُ، وَلَا رَقِيبَتُهُ فِي الْأَسَابِ وَلَا نَصْرَتُهُ

بِجَنْدِي وَلَا مَدَنَتُهُ بِمَلَائِكَتِي حَتَّى يَبْلُغَ دَعْوَتِي وَيُجِيعَ

الْخَلْقُ عَلَى تَوْحِيدِي ثُمَّ لَا دِينَتُ مَلَكَهْ وَلَا دُولَتُ إِلَّا يَامَ

بَيْنِ أَوْلِيَائِي إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ “ (علل الشرائع، عیون الاخبار)

آنحضرت ارشاد فرمایا: ”جب شبِ معراج مجھے آسمان پر لیجا گیا تو آواز آئی اے محمد!

میں نے عرض کیا: اے میرے پروردگار! میں حاضر ہوں، تری بابرکت اور عالی بارگاہ میں۔

آواز آئی: اے محمد! تم میرے بندے ہو میں تمہارا رب ہوں، صرف میری ہی عبادت

کرنا اور مجھ ہی پر توکل اور بھروسہ کرتے رہنا“ (دیکھو!) تم میرے بندوں میں میرے

نور ہو، میری مخلوق کی طرف میرے پیغامبر و فرستادہ ہو، میرے بندوں میں پری

حجرت ہو، میں نے تمہارے اور تمہاری پروری کرنے والوں کے لیے اپنی جنت

اور تمہاری مخالفت کرنے والوں کے لیے اپنی جہنم پیدا کی ہیں، تیرے اوصیاء

کے لیے کرامت اور ان کے شیعوں کے لیے ثواب مقرر کیا ہے۔

میں نے عرض کیا: پروردگار! میرے اوصیاء کون ہیں؟

آواز آئی: اے محمد! تمہارے اوصیاء کے نام ساقِ عرش پر مرقوم ہیں۔

(پسنگم) میں نے بارگاہِ پروردگاری میں سامنے کھڑے کھڑے ساقِ عرش پر نظر ڈالی

تو دیکھا کہ اس پر بارہ نور ہیں اور ہر نور میں ہزرگ کی ایک سطر ہے اور ہر

سطر میں میرے اوصیاء میں سے ایک وصی کا نام تحریر ہے جنہیں سے پہلا نام

علی ابن ابی طالب کا ہے اور آخری نام میری امت کے امام مہدی کا ہے۔

میں نے عرض کیا: اے میرے پروردگار! کیا یہی میرے بعد میرے اوصیاء ہوں گے؟

آواز آئی: (ہاں) اے محمد! یہی (انوار) میرے اولیاء، میرے جبار، میرے برگزیدہ

اور تمہارے بعد میری مخلوق پر میری حجت ہیں، یہی (انوار) تمہارے بعد

تمہارے جانشین، اور تمہارے خلیفہ و نائب اور مخلوقات میں سب سے بہتر

ہیں۔ میں اپنی عزت و جلالت کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں ان ہی کے ذریعے

سے اپنے دین کو غالب اور کلمے کو بلندی و رفعت بخشوں گا، اور ان میں سے

آخری (تاجدار و وصایت و ولایت) کے ذریعے سے زمین کو اپنے دشمنوں سے

پاک کر دوں گا، اور اس کو زمین کے تمام مشاقت و مغایب پر اقتدار عطا کروں گا

اس کے لیے ہوا کو مسخر کروں گا، بادلوں کو اس کا مطیع و فرمانبردار بنا دوں گا،

سارے وسائل پر اس کو قابو دوں گا، اپنی فوج سے اس کی نصرت کروں گا، اپنے

فرشتوں سے اس کی مدد کروں گا، تاکہ وہ میری طرف لوگوں کو بالا اعلان دعوت دے سکے۔

اور میری توجہ پر ساری مخلوق کو جمع کر دے گا، میں اس کی سلطنت کو ہمیشگی  
اور دوام بخشوں گا اور قیامت تک میرے ان اولیاء کے درمیان یہ سلطنت  
چلتی رہے گی۔  
(علل الشرائع، عیون الاخبار)

## ۴ امام حسین کے دشمنوں کا قتل

بہدائی نے علی سے، انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے ہروی سے روایت کیا ہے کہ  
ایک مرتبہ میں نے حضرت ابوالحسن امام علی رضا علیہ السلام سے عرض کیا کہ فرزند رسول! آپ اس حدیث  
کے متعلق کیا ارشاد فرماتے ہیں جو حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ ”جب امام قائم  
ظہور فرمائیں گے تو وہ جناب امام حسین علیہ السلام کے قاتلوں کی اولادوں کو ان کے باپ داداؤں  
کے جرائم کی پاداش میں قتل کریں گے؟“

آپ نے ارشاد فرمایا: ہاں ایسا ہی ہوگا۔

میں نے عرض کیا: مگر اللہ تعالیٰ کا ارشاد تو یہ ہے کہ:

”لَا تَذِرُوا رِجَالَهُمْ وَلَا تَذِرُوا رِجَالَهُمْ“ (سورة الانعام آیت ۱۶۷)

(کوئی ایک دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا)

پھر اس کے کیا معنی؟

آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا ہر قول سچا ہے، بات یہ ہے کہ

”ولكن ذراري قتلة الحسين عليه السلام يرضون بفعال اباائهم

ويفتخرون بها“، ”ومن رضى شيئا كان كمن آتاه ولو ان رجلا

قتل بالمشرك فوضى بقتله رجل بالمغرب لكان الراضع عند

الله عز وجل شريك القاتل وانما يقتلهم القائم عليه السلام اذا

خرج لرضاهم بفعل اباائهم“

قال قلت له: يا سيدي سيد القائل منكم اذا قام؟

قال: يبدء ببني شيبه فيقطع ايديهم لا تنهم سراق بيت الله

عز وجل۔“

آپ نے فرمایا: ”لیکن امام حسین علیہ السلام کے قاتلوں کی اولادیں اپنے باپ داداؤں کے ان

تمام افعال پر راضی ہوں گی بلکہ اس پر فخر کریں گی۔“ اور یہ قاعدہ ہے کہ جو شخص کسی

بات پر راضی ہے گویا وہ بھی اس میں شریک ہے، اور یہ ان کی اولادوں کی بات ہے

اگر ایک شخص مشرق میں کسی کو قتل کر دے اور دوسرا شخص مغرب میں اس کے قتل پر  
خوشی و رضامندی کا اظہار کرے تو اللہ کے نزدیک وہ راضی ہونے والا شخص  
بھی اس کے قتل میں شریک ہے۔ لہذا امام قائم علیہ السلام جب ظہور کریں گے  
تو ان لوگوں کو اسی لیے قتل کریں گے کہ وہ اپنے باپ داداؤں کے اس فعل پر  
راضی تھے۔

میں نے عرض کیا: جب امام قائم، خروج کریں گے تو آپ سزا دینے کا کام کہاں سے شروع کریں گے؟  
آپ نے فرمایا: وہ بنی شیبہ سے شروع کریں گے، ان کے ہاتھ قلم کریں گے، اس لیے کہ وہ  
لوگ بیت اللہ کے چور ہیں۔“  
(علل الشرائع، عیون الاخبار)

## ۵ جعفر احمر سے مراد؟

حمزہ بن یعلیٰ نے محمد بن فضیل سے، انھوں نے ربیع سے، انھوں نے رفید غلام ابن  
ہبیرہ سے، روایت کی ہے، رفید کا بیان ہے کہ میں نے ایک مرتبہ حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق ع سے  
عرض کیا: فرزند رسول! میں آپ پر قربان کیا امام قائم علیہ السلام بھی اہل سواد کے ساتھ ہی برآؤ  
کریں گے جو حضرت علی امیر المؤمنین ابن ابیطالب نے کیا تھا؟

آپ نے فرمایا: ”لا، یا رفید ان علی بن ابی طالب علیہ السلام ساری اہل

السواد بما فی الجفر الابيض وان القائم یسیر فی العرب بما فی

الجفر الاحمر“

قال قلت: جعلت فداك وما الجفر الاحمر؟

قال: فامر اصبعه على حلقه، ”فقال: هكذا“ یعنی الذبح۔

ثم قال: یا رفید ان لكل اهل بیت نجيبا شاهدا عليهم شافعا لا مثاله۔“

ترجمہ: ”فرمایا: نہیں، اے رفید! حضرت علی ابن ابیطالب علیہ السلام نے اہل سواد

کے ساتھ وہ سلوک کیا تھا جو جعفر ابیض میں تھا۔ امام قائم علیہ السلام عرب کے

ساتھ وہ برتاؤ کریں گے جو جعفر احمر میں ہے۔“

میں نے عرض کیا: میں آپ پر قربان، جعفر احمر کیا ہے؟

یہ سن کر آپ نے اپنی انگلی اپنے گلے پر پھیری، اور فرمایا: اس طرح۔

یعنی ذبح کر دیں گے۔“

(بصار الدرجات)

## ۱. مَنْ دَخَلَهُ كَانَ آمِنًا کی تفسیر

ابی اور ابن ولید دونوں نے سعد سے، سعد نے برقی سے، برقی نے ابو زہرہ شیبہ بن انس سے اور انھوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے بعض اصحاب سے روایت کی ہے کہ ایک مرتبہ ابو حنیفہ امام جعفر صادق علیہ السلام کے پاس آئے تو انہوں نے ان سے دریافت فرمایا کہ بتاؤ اللہ تعالیٰ کے اس قول "سَيُزَوِّدُكُمْ فِيْهَا كَيْسًا لِّیَّ وَ اَیَّامًا اٰمِنِیْنَ" (سبا آیت ۱۸) کا کیا مطلب ہے؟ اور زمین پر وہ خط کہاں ہے؟ ابو حنیفہ نے کہا: میرا خیال ہے کہ مکہ و مدینہ کے درمیان کا خط ہے (جہاں لوگ دن رات امن سے گزرتے ہیں)۔

یہ سنکر امام جعفر صادق علیہ السلام اپنے اصحاب کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: تم لوگ بھی جانتے ہو کہ مکہ اور مدینہ کے درمیان لوگ راستے میں لوٹ لے جاتے ہیں، ان کے اسباب جہین لے جاتے ہیں اور ان کی جان کا خطرہ رہتا ہے بلکہ بعض بعض تو قتل بھی کر دیے جاتے ہیں؟ اصحاب نے کہا: جی ہاں، ایسا تو برابر ہوتا ہے۔

یہ سنکر ابو حنیفہ خاموش رہے، امام جعفر صادق علیہ السلام نے پھر فرمایا: اے ابو حنیفہ! اچھا یہ بتاؤ کہ اللہ تعالیٰ کے اس قول: کا کیا مطلب ہے؟

"وَمَنْ دَخَلَهُ كَانَ آمِنًا" (آل عمران ۹۷)

(اور جو اس میں داخل ہوا وہ امن میں ہے)

وہ کون سا مقام ہے کہ کوئی اس میں داخل ہو تو اس کے لیے امن ہے؟

ابو حنیفہ نے کہا: خانہ کعبہ۔

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: کیا تمہیں معلوم ہے کہ جس وقت عبداللہ بن زبیر نے خانہ کعبہ میں پناہ لی تو حجاج بن یوسف نے مخفی سے سنگباری کر کے کعبہ کی چھتری کی اور عبداللہ بن زبیر کو قتل کر دیا، کیا وہاں ابن زبیر کو امن ملا؟

یہ سنکر ابو حنیفہ خاموش ہو گئے۔ جب ابو حنیفہ وہاں سے اٹھ کر چلے گئے تو ابو بکر حفصہ رضی اللہ عنہما نے کہا:

میں آپ پر قربان، ان دونوں کا کیا جواب ہے؟

آپ نے فرمایا: یا ابا بکر! "سَيُزَوِّدُكُمْ فِيْهَا كَيْسًا لِّیَّ وَ اَیَّامًا اٰمِنِیْنَ"..... "امنین" فقال: مع قائمنا اهل البيت "جو ہم اہل بیت پر قائم کیا تمہیں گا وہ امن میں ہوگا۔ اور "وَمَنْ دَخَلَهُ كَانَ آمِنًا" سے مراد جو ان کی بیعت کر لیا، ان کے حلقے میں داخل ہوگا ان کے اصحاب پیش مل ہوگا وہ اس کے ساتھ رہے گا۔

(عل الشریع)

## ۹. حضرت محمد رحمت ہیں اور قائمِ نقت

ماجیلوید نے اپنے چچا سے، انھوں نے برقی سے، برقی نے اپنے والد سے، انھوں نے عمر بن سلیمان سے، انھوں نے داؤد بن نعمان سے، انھوں نے عبدالرحیم قصیر سے روایت کی ہے کہ بیان ہے کہ مجھ سے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام نے ایک مرتبہ فرمایا کہ:

"اما لوقام قائمنا لقد ردت الیہ فُلانة حتی یجلدھا الحدّ وحتی ینتقم لابنة محمد فاطمة منها۔

قلت: جعلت فداک ولم یجلدھا الحدّ؟

قال: لفریتھا علی اُمّ ابراہیم صلی اللہ علیہ۔

قلت: فکیف آخره اللہ للقاء علیہ السلام؟

فقال لہ: انّ اللہ تبارک و تعالیٰ بعث محمدًا صلی اللہ علیہ و علیہ رحمۃ وبعث

النقائم علیہ السلام نقمة۔"

ترجمہ: "جب ہمارا قائم قیام کرے گا تو فُلانة ان کے پاس لوٹائی جائے گی تاکہ وہ اس کو کوڑے لگائیں اور فاطمہ بنت محمد کا انتقام لیں۔

میں نے عرض کیا: سزا میں اس کو کوڑے کیوں لگائیں گے؟

آپ نے فرمایا: اس لیے کہ اُس نے اُمّ ابراہیم پر جھوٹ اور انفر کیا تھا۔

میں نے عرض کیا: پھر اللہ نے اس کی سزا کو مؤخر کیوں کر دیا؟

آپ نے فرمایا: اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو رحمت کے لیے مبعوث فرمایا تھا اور امام قائم علیہ السلام کو نعمت کے لیے۔" (عل الشریع)

## ۱۰. امام قائم وارثِ انبیاء ہیں

ابی نے ابن ابو عمیر سے، انھوں نے منصور بن یونس سے، انھوں نے ابو خالد کاہلی سے روایت کی ہے ابو خالد کاہلی کا بیان ہے کہ حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:

"واللہ کألف النظر الی القائم علیہ السلام وقد اسند نظیرہ الی

الحجر ثم ینشد اللہ حقہ ثم یقول:

بقول القائم: اَیُّهَا النَّاسُ مِنْ یَحَاجُّنِیْ فِی اللّٰهِ فَاَنَا اَوَّلِیْ بِاللّٰهِ۔

اَیُّهَا النَّاسُ مِنْ یَحَاجُّنِیْ فِی اَدَمَ فَاَنَا اَوَّلِیْ بِاَدَمَ۔

أَيُّهَا النَّاسُ! مَنْ يَحَاجُّنِي فِي نُوحٍ فَأَنَا أَوَّلِي نُوحٍ  
 أَيُّهَا النَّاسُ! مَنْ يَحَاجُّنِي فِي إِبْرَاهِيمَ فَأَنَا أَوَّلِي إِبْرَاهِيمَ  
 أَيُّهَا النَّاسُ! مَنْ يَحَاجُّنِي فِي مُوسَى فَأَنَا أَوَّلِي مُوسَى  
 أَيُّهَا النَّاسُ! مَنْ يَحَاجُّنِي فِي عِيسَى فَأَنَا أَوَّلِي عِيسَى  
 أَيُّهَا النَّاسُ! مَنْ يَحَاجُّنِي فِي مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 فَأَنَا أَوَّلِي مُحَمَّدٍ، أَيُّهَا النَّاسُ! مَنْ يَحَاجُّنِي فِي كِتَابِ اللَّهِ فَأَنَا أَوَّلِي  
 بَكْتَابِ اللَّهِ -

ثُمَّ يَنْتَهِي إِلَى الْمَقَامِ فِيصَلِّي رَكَعَتَيْنِ وَيَنْشُدُ اللَّهُ حَقَّهُ -  
 ثُمَّ قَالَ ابُجَعْفَرُ عَلَيْهِ السَّلَامُ: هُوَ اللَّهُ الْمُضْطَرُّ فِي كِتَابِ اللَّهِ فِي قَوْلِهِ:  
 (الْأَيَّةُ) "أَمَّنْ يُجِيبُ الْمُضْطَرَّ إِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوءَ وَيَجْعَلُكُمْ  
 خُلَفَاءَ الْأَرْضِ" (سورة النحل آيت ۶۲)  
 فَيَكُونُ أَوَّلَ مَنْ يَأْتِيهِ جِبْرِيلُ ثُمَّ الثَّلَاثُ مِائَةُ وَالثَّلَاثَةُ  
 عَشْرُ، فَمَنْ كَانَ ابْتَلَى بِالسَّيْرِ وَافِي، وَمَنْ لَمْ يَبْتَلِ بِالسَّيْرِ  
 فَقَدْ عَنِ فَرَاشِهِ، وَهُوَ قَوْلُ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ:  
 "هُمُ الْمَفْقُودُونَ عَنْ فَرَشِهِمْ" وَذَلِكَ قَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ:  
 (الْأَيَّةُ) "وَقَاتِلُوا الْخَيْرَاتِ" أَيْنَمَا تَكُونُوا يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا  
 قَالَ: الْخَيْرَاتُ: الْوَلَايَةُ -

وَقَالَ فِي مَوْضِعٍ آخَرَ:  
 (الْأَيَّةُ) "وَلَكِنْ أَخَّرْنَا عَنْهُمْ الْعَذَابَ إِلَى أُمَّةٍ مَعْدُودَةٍ" (هُدَايَةُ)  
 وَهُمْ وَاللَّهُ اصْحَابُ الْقَائِمِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَجْتَمِعُونَ وَاللَّهُ إِلَيْهِ فِي سَاعَةٍ  
 وَاحِدَةٍ فَاذْجَاءُ إِلَى الْبَيْدَاءِ يَخْرُجُ إِلَيْهِ جَيْشُ السَّفِيَا فَيُتِ  
 فَيَأْتِيهِ اللَّهُ الْأَرْضَ فَتَأْخُذُ بِأَقْدَامِهِمْ وَهُوَ قَوْلُهُ:  
 (الْأَيَّةُ) "وَلَوْ تَرَى إِذْ فَزَعُوا أَفْكَوْتُ وَأُخْذُوا مِنْ مَّكَانٍ قَرِيبٍ  
 وَقَالُوا آمَنَّا بِهِ رَبَّنَا إِنَّهُ رَئِيفُ الْعَالَمِينَ" (سورة النبا ۵۴)  
 وَأَتَى لَكُمْ التَّنَادُ وَشُ مِنْ مَّكَانٍ بَعِيدَةٍ وَقَدْ كَفَرُوا بِهِ  
 مِنْ قَبْلُ وَيَقْذِفُونَ بِالْغَيْبِ مِنْ مَّكَانٍ بَعِيدٍ وَحِيلَ  
 بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ مَا يَشْتَهُونَ (يعني ألا يعدُّوا) كَمَا فَعَلَ

بِأَشْيَاءِهِمْ مِنْ قَبْلُ (يعني من كان قبلاً هم هلكوا) ائْتَهُمْ كَانُوا  
 فِي شَكٍّ مُزِيدٍ (سورة السبا آيت ۵۴ تا ۵۸)  
 (تفسير علی بن ابراہیم)

اپنے فرمایا "خدا کی قسم! گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ امام قائمؑ اپنی پشت حجرِ اسود سے  
 لگائے ہوئے کھڑے ہیں اور لوگوں کو اللہ کے حق کا واسطہ دیتے ہیں اور کہتے ہیں  
 اے لوگو! جو شخص مجھ سے اللہ کے متعلق بحث کریگا تو میں ثابت کروں گا کہ میں اللہ کا تمام  
 لوگوں میں سب سے زیادہ حقدار ہوں۔  
 اے لوگو! جو شخص مجھ سے حضرت آدمؑ کے بارے میں بحث کرے گا تو میں ثابت کروں گا کہ  
 میں آدمؑ کا تمام لوگوں میں سب سے زیادہ حقدار ہوں۔  
 اے لوگو! جو شخص مجھ سے حضرت نوحؑ کے بارے میں بحث کرے گا تو میں ثابت کروں گا کہ  
 میں حضرت نوحؑ کا تمام لوگوں میں سب سے زیادہ حقدار ہوں۔  
 اے لوگو! جو شخص مجھ سے حضرت ابراہیمؑ کے بارے میں بحث کرے گا تو میں ثابت کروں گا  
 کہ میں حضرت ابراہیمؑ کا تمام لوگوں میں سب سے زیادہ حقدار ہوں۔  
 اے لوگو! جو شخص مجھ سے حضرت موسیٰؑ کے بارے میں بحث کرے گا تو میں ثابت کروں گا کہ  
 میں حضرت موسیٰؑ کا تمام لوگوں میں سب سے زیادہ حقدار ہوں۔  
 اے لوگو! جو شخص مجھ سے حضرت عیسیٰؑ کے بارے میں بحث کرے گا تو میں ثابت کروں گا  
 کہ میں حضرت عیسیٰؑ کا تمام لوگوں میں سب سے زیادہ حقدار ہوں۔  
 اے لوگو! جو شخص مجھ سے حضرت محمدؐ کے بارے میں بحث کرے گا تو میں ثابت کروں گا  
 کہ میں حضرت محمدؐ کا تمام لوگوں میں سب سے زیادہ حقدار ہوں۔  
 اے لوگو! جو شخص مجھ سے اللہ کی کتاب (قرآن مجید) کے بارے میں بحث کرے گا تو میں  
 ثابت کروں گا کہ میں اللہ کی کتاب کا تمام لوگوں میں سب سے زیادہ حقدار ہوں۔  
 اس کے بعد آپ مقامِ حضرت ابراہیمؑ کے پاس جا کر دو رکعت نماز ادا کریں گے اور لوگوں کو  
 اللہ کے حق کی قسم دیں گے۔

پیرام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا قول ہے: "أَمَّنْ ..... الْأَرْضِ"  
 (ترجمہ آیت): "بجلا وہ کون ہے جو مضطرب و پریشان کی دعا کو قبول کرتا ہے جب وہ اُسے  
 پکارتا ہے اور مصیبت کو دفع کرتا ہے اور جو تم کو زمین پر جان نشین بناتا ہے؟"

”اس آیت میں خدا کی قسم مضطر“ سے مراد امام قائم کی ذات ہے۔“  
پھر سب سے پہلے حضرت جبریل ان کی بیعت کریں گے اس کے بعد تین سو تیرہ  
اشخاص بیعت کریں گے۔ کچھ لوگ خود سے چل کر پہنچیں گے اور کچھ راتوں  
رات اپنے بستروں سے غائب ہو جائیں گے، اور انہیں لوگوں کے متعلق حضرت  
امیر المؤمنین علیہ السلام نے ارشاد فرمایا ہے کہ: ”یہی وہ لوگ ہیں جو اپنے بستروں  
سے غائب ہو جائیں گے۔ اور اللہ تعالیٰ کا قول ہے:  
(ترجمہ آیت) ”پس تم نیکیوں میں سبقت کرو، جہاں کہیں بھی تم ہو، اللہ تم سب کو جمع  
کر کے لے آئے گا“ (بقرہ ۱۴۸)

آپ نے فرمایا: اس آیت میں خیرات سے مراد ولایت ہے۔

نیز دوسرے مقام پر اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

(ترجمہ آیت) ”اور اگر ہم اُن سے ایک معین مدت تک عذاب کو ملتوی کر دیں...“ (سورہ ہود)  
اس آیت میں بخدا اقمۃ معدودۃ سے مراد اصحاب امام قائم ہیں جو ایک  
ساعت میں آپ کے پاس جمع ہو جائیں گے۔

پھر جب وہاں سے چل کر اپنے اصحاب کے ساتھ آپ بیدار رہیں (میں آئیں گے  
تو سفیانی ان پر فروغ کرے گا، اور اُس وقت) اللہ تعالیٰ زمین کو حکم دیگا کہ  
”ان لوگوں کو پیروں کی طرف سے (شق ہو کر) لے لے۔ (نکل لے)۔“

(اور سفیانی کا لشکر زمین میں سما جائے گا) اسی کے متعلق اللہ کا قول ہے:

ترجمہ آیات: ”اور کاش کہ تم دیکھتے اُن (اہل باطل) کو جبکہ وہ گھبرائے ہوئے ہوں گے اور  
(سورہ سبا ۴۵ آیت ۴۶) کوئی جائے فرار نہ پائیں گے اور قریب ہی سے لے لیے (نکل لے) جائیں گے

اور وہ کہتے ہوں گے کہ ہم اس (حق والے گروہ) پر ایمان لے آئے (یعنی  
قائم آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) مگر اب دور مقام سے اُن کی اُس تک  
رسائی کیسے ممکن ہے، جبکہ وہ پہلے اُس کا انکار کرتے رہے اور دور ہی بیٹھے  
غیب کے متعلق بلا تامل اُنکل سے باتیں بناتے رہے۔ اور ان لوگوں کے مابین  
اور ان چیزوں کے درمیان جن کی وہ خواہش کرتے تھے ایک آڑ قائم کر دی جائیگی  
(یعنی عذاب کی آڑ) جب طرح اُن سے قبل انہی جیسے گمراہوں کے ساتھ کیا گیا  
تھا۔ (یعنی جو لوگ ان سے پہلے ہلاک کر دیے گئے) بلاشبہ وہ پریشان کن  
شک میں مبتلا تھے۔“ (ترجمہ سورہ سبأ آیت ۵۱ تا ۵۲)

## حکومتِ امام قائم کی اک جھلک

(۱۱)

کتاب الخصال ”میں ہے کہ: حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:  
”بنا یفتح اللہ و بنا یختم اللہ و بنا یحو ما یشاء و بنا یشیت و  
بنا یدفع اللہ الزمان الکلب، و بنا ینزل الغیث، فلا یغترتکم  
باللہ الغور، ما انزلت السماء قطرة من ماء منذ حسبه اللہ  
عز وجل“ و لو قد قام قائمنا لانزلت السماء قطرها ولا خرجت  
الارض نباتها ولذهبت الشحنا من قلوب العباد واصطلحت  
السباع والبہائم حتی تمشی المرأة بین العراق الى الشام  
لا تصنع قدمیہا الا علی الثبات و علی رأسها زبیلہا لا یمسحها  
سبح لا تخافہ۔“

ترجمہ: ”ہم لوگوں سے ہی اللہ نے ابتداء کی ہے اور ہم پر ہی اللہ تعالیٰ ختم فرمایا گا  
اللہ تعالیٰ ہمارے ذریعے سے ہی جو چاہتا ہے محفوظ رہے گا اور ہمارے ہی واسطے  
سے اللہ جو باقی رکھتا ہے (تحریر کرتا ہے) اللہ تعالیٰ ہم لوگوں کے واسطے سے فطرتاً  
دور کر دیتا ہے اور ہمارے واسطے سے ہی اللہ تعالیٰ پانی برساتا ہے۔ دیکھو قریب  
میں مبتلا نہ رہو، جب سے اللہ نے روک دیا ہے آسمان نے ایک قطرہ پانی نہیں  
برساتا، ہاں، مگر ہمارا قائم جب قیام کریگا تو آسمان پانی بھی برسائے گا اور زمین  
اپنے پودے بھی اگائے گی، بندروں کے دلوں سے کینہ و دشمنی بھی دور ہوگی، درندوں  
اور جو پاؤں میں صلح و آشتی بھی پیدا ہو جائے گی۔ اور ایسا امن و امان کا دور  
ہوگا، ایسی سرسبزی و شادابی کا عہد ہوگا کہ اگر کوئی عورت اپنی ٹوکر میں سر رکھے  
ہوئے عراق سے شام کی طرف روانہ ہو تو اس کے قدموں کے نیچے سبزہ ہر سبزہ  
ہوگا اور وہ بخون چلی جائے گی کوئی درندہ بھی اُس کو نہ ستائے گا۔ (الخصال)

ہمارے شیعوں کی ساری مصیبتیں ختم ہو جائیں گی

(۱۲)

ابن ویدرنے صفار سے، انھوں نے حسن بن علی بن عبد اللہ بن مغیرہ سے، انھوں نے  
عباس بن عامر سے، انھوں نے ریح بن حمزہ سے، انھوں نے حسن بن ثور بن ابی فاخرہ سے، انھوں نے  
اپنے والد سے، انھوں نے حضرت امام علی بن حسین علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ:



قال: "اذا قام قائمنا اذهب الله عز وجل عن شيعتنا العاهة وجعل قلوبهم كؤيد الحديد وجعل قوّة الرجل منهم قوّة اربعين رجلاً ويكونون حكام الارض وسناهمها" (انخصال)

آپ نے فرمایا: "جب ہمارا قائم اٹھ کھڑا ہوگا تو اللہ برتر و بزرگ ہمارے شیعوں کی ساری مصیبتیں دور کر دے گا ان کے دل فولاد کے مانند ہو جائیں گے۔ ایک ایک شخص میں چالیس چالیس آدمیوں کی طاقت آجائے گی اور روئے زمین پر وہی حاکم ہوں گے۔" (انخصال)

### ۱۳ فضائل مسجد بہلہ اور امام قائم کا قیام

شیخ صدوقؒ نے محمد بن علی بن مفضل سے، انھوں نے احمد بن محمد بن عمار سے، انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے حران فلاسی سے، انھوں نے محمد بن جبور سے، انھوں نے مریم بن عبد اللہ سے، انھوں نے ابو بصیر سے، انھوں نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:

قال: "يا ابا محمد (ابي بصير) كافي ارضي نزل القائم في مسجد السملة باهله وعياله -

قلت: يكون منزله؟

قال: نعم، هو منزل ادریس وما بحث الله نبياً الا وقد صلى فيه والمقيم فيه كالمقيم في قسطاط رسول الله صلى الله عليه وآله وما من مؤمن ولا مؤمنة الا وقلبه يحث اليه وما من يوم ولا ليلة الا والملائكة ياوون اليه هذا المسجد، يعبدون الله فيه يا ابا محمد! اما اني لو كنت بالقرب منك ما صليت صلاة الا فيه ثم اذا قام قائمنا انتقم الله لرسوله ولنا اجمعين" (قصص الانبياء)

ترجمہ: آپ نے فرمایا: اے ابو محمد! گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ امام قائم مسجد بہلہ میں ہی اپنے اہل و عیال کے وارد ہوتے ہیں۔

میں نے عرض کیا: کیا مسجد بہلہ میں ان کی منزل وجائے قیام ہوگی؟

آپ نے فرمایا: ہاں، یہ مقام حضرت ادریسؒ کی بھی منزل وجائے قیام رہ چکا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جس نبی کو بھی مبعوث فرمایا اس نے اس مسجد میں نماز پڑھی ہے۔ اس ہی قیام

کرنے والا ایسا ہی ہے جیسے کسی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ کے خیمہ اقدس میں قیام کیا ہو۔ بہر مومن اور ہر مومنہ کا دل اس مسجد کی طرف رجوع ہوتا ہے۔ نیز مردن اور ہرات اس مسجد میں ملائکہ آتے ہیں اور اس میں عبادت کرتے ہیں۔ اے ابو محمد! اگر میں تم لوگوں کے قرب و جوار میں رہتا تو اس مسجد کے سوا کسی اور جگہ ایک نماز بھی نہ پڑھتا۔ پھر یہ کہ جب ہمارا قائم قیام کرے گا (اٹھ کھڑا ہوگا) تو وہ دنیا والوں کے (خدا و رسول کے دشمنوں سے) اللہ کا اور اس کے رسول کا اور ہمارا انتقام لے گا (قصص الانبياء)

### ۱۴ شیبہ کی اولاد پر حد سرقہ جاری ہوگی

ابی نے سعد سے، انھوں نے احمد بن محمد سے، انھوں نے علی بن حسن تمیمی سے، انھوں نے اپنے بھائیوں محمد و احمد سے، انھوں نے علی بن یعقوب ہاشمی سے، انھوں نے مروان بن مسلم سے، انھوں نے سعید بن عمر جعفی سے، انھوں نے اہل مصر سے ایک شخص سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:

قال: "اما ان قائمنا لو قد قام لقد اخذ بنی شیبہ وقطع آیدہم وطاف بهم، وقال: هؤلاء سراق الله (علی الشرائع) آپ نے فرمایا: جب ہمارا قائم قیام کرے گا (اٹھ کھڑا ہوگا) تو اولاد شیبہ کو گرفتار کر کے ان کے ہاتھ کاٹے گا اور انھیں بازاروں میں گھمائے گا اس لیے کہ یہ لوگ اللہ کے چور ہیں۔" (علی الشرائع)

### ۱۵ امام قائم کی ہمرای میں فضیلت جہاد

شیخ مفیدؒ نے ابن قولویہ سے، انھوں نے کلینی سے، انھوں نے علی سے، انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے یقطنی سے، انھوں نے یونس سے، انھوں نے عمرو بن شمر سے، انھوں نے جابر سے، انھوں نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا:

قال: "من أدرك قائمنا فقتل معه كان له أجر شهيد بن ومن قتل بين يديه عدد الناكات له أجر عشرين شهيداً"

آپ نے فرمایا: جس شخص کو ہمارے قائم کا عہد ملے اور ان کی ہمرای میں قتل ہو جائے تو اسے دو شہیدوں کا ثواب ملے گا اور جو شخص امام قائم کے ہمراہ ہمارے کسی ایک دشمن کو بھی قتل کرے گا اس کو بیس شہیدوں کا اجر ملے گا۔ (امالی شیخ مفید)

## امام قائم اور علم کتاب سنت

(۱۶)

قال ابو جعفر عليه السلام " ان العلم بكتاب الله عز وجل وسنة نبیه صلی اللہ علیہ وسلم لیسبب فی قلب مہدینا کما یسبب الزرع علی احسن نباتہ ، فمن منکم حتی یراہ فلیقل حین یراہ " **اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا اَهْلَ بَیْتِ الرَّحْمَةِ وَالنَّبُوَّةِ وَ مَعْدِنُ الْعِلْمِ وَ مَوْضِعُ الرِّسَالَةِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا بَقِیَّةَ اللّٰهِ فِی اَرْضِہ** - (کتاب العدد)

ترجمہ: "حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ اللہ کی کتاب اور سنت نبی اللہ ص کا علم ہمارے قائم کے دل میں اس طرح روئید ہوگا (اگے گا) جس طرح کوئی بہت عمدہ زراعت اگتی ہے۔ اگر تم میں سے کوئی شخص اس وقت باقی رہے اور انہیں دیکھے تو یہ کہے:

(ترجمہ سلام) سلامتی (نازل) ہو آپ کے اوپر اے اہل بیت رحمت و نبوت اور علم کے ذخیرے (کان) اور رسالت کی جگہ و مقام، سلامتی ہو آپ کے اوپر اے اللہ کے بقیہ اس کا زمین میں۔" (کتاب العدد)

## احادیث ائمہ صعب مستصعب ہوتی ہیں

(۱۷)

احمد بن محمد نے جعفر بن محمد کوئی سے، انہوں نے حسن بن حماد طائی سے، انہوں نے سعد سے، اور سعد نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ:

قال: " حدیثنا صعب مستصعب لا یحتملہ الا ملک مقرب اذنہ من رسول او من متحن او مدینۃ حصیۃ فاذا وقع امرنا و جاء مہدینا کان الرجل من شیعتنا آجری من لیث و امضی من سنان یطأ عدوفا برجلہ و یضربہ مکفہ ، و ذلک عند نزول رحمۃ اللہ و فرجہ علی العباد - "

(بصائر الدرجات)

ترجمہ روایت

آپ نے فرمایا: "ہماری احادیث مشکل ہی نہیں بلکہ بہت ہی مشکل ہیں جن کا سمجھنا مشکل ترین امر ہے

ان کو برداشت کرنا ہر شخص کے بس کی بات نہیں ہے) ان کا متحمل سوا مقرب فرشتے، نبی مرسل یا وہ مومن ہو سکتا جس (کے قلب کی آزمائش اللہ نے ایمان کے ذریعے) کر لی ہو۔ ان علاوہ دوسرا متحمل نہیں ہو سکتا۔ (سنو!) جب ہماری حکومت ہوگی اور ہمارا مہدی ظہور کریگا تو ہمارے شیعوں میں سے ہر شخص شیر سے زیادہ جراتمند، نیزے سے زیادہ تیز ہوگا جو ہمارے دشمنوں کو اپنے پاؤں تلے کچل دیگا اور اپنے ہاتھوں سے پیٹے گا اور یہ اس وقت ہوگا جب اللہ کی رحمت نازل ہوگی اور بندوں پر فرج و کشادگی کے باب کھلیں گے۔" (بصائر الدرجات)

## امام قائم جعفر احمر پر عمل کریں گے

(۱۸)

احمد بن محمد نے ابن سنان سے، انہوں نے ابو مہیرہ کے غلام رفید سے اور رفید نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ ایک مرتبہ آپ نے مجھ سے ارشاد فرمایا:

قال: " یا رفید! کیف انت اذا رأیت اصحاب القائم قد ضربوا فساطیطہم فی مسجد الکوفۃ ، ثم اخرج المثل الجدید علی العرب شدید - "

قال: قلت: جعلت فداک ما هو؟

قال: الذبح -

قال: قلت: یا حی شیء یسیر فیہم بما سار علی بن ابی طالب علیہ السلام فی اہل السواد؟

قال: لا - یا رفید! ان علیاً سار بما فی الجعفر الابيض وهو الکفت وهو یعلم انہ سیطر علی شیعۃ من بعدہ و ان القائم یسیر بما فی الجعفر الاحمر وهو الذبح وهو یعلم انہ لا یطر علی شیعۃ -

آپ نے فرمایا: "اے رفید! اس وقت تیرا (تم لوگوں) کا کیا حال ہوگا، جب تو دیکھے گا کہ اصحاب قائم علیہ السلام نے اپنے خیمے مسجد کوفہ میں لگائے ہیں۔ پھر وہ ایک مثال عبید نکالیں گے جو اہل عرب پر بہت سخت ہوگی۔"

میں نے عرض کیا: میں آپ پر قربان وہ کیا ہے؟  
آپ نے فرمایا: ذبح۔

میں نے عرض کیا: کیا وہ اُن لوگوں کے ساتھ حضرت علیؑ ابن ابی طالبؑ کی سیرت پر عمل کریں گے؟  
آپ نے فرمایا: نہیں، اے رفیق! حضرت علیؑ بن ابی طالبؑ نے جو کچھ جبرائیلؑ میں تھا اس پر  
عمل کیا، اور وہ عمل تلوار کو روک لینا تھا۔ حالانکہ وہ جانتے تھے کہ وہ میرے بعد  
میرے شیعوں پر کیا ظلم و ستم کرے گا اور امام قائم علیہ السلام ان لوگوں کے  
ساتھ وہ سلوک کریں گے جو جبرائیلؑ میں ہے اور وہ ”ذبح“ ہے، کیونکہ وہ جانتے  
ہوں گے کہ اب یہ ہمارے شیعوں پر کوئی زیادتی نہ کر سکے گا۔ (بصائر الدرجات)

### (۱۹) امام قائمؑ کے پاس عصائے موسیٰ ہے

سلسلہ بن خطاب نے عبد اللہ بن محمد سے، انھوں نے مسیح بن حجاج بصری سے،  
انھوں نے مجاشع سے، انھوں نے معقل سے، انھوں نے محمد بن فیض سے، انھوں نے محمد بن امام  
محمد باقر بن امام علیؑ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا:

قال: "كان عصي موسى ۴ لآدم، فصارت الى شيعب، ثم صارت  
الى موسى بن عمران وانشأ لعننا، وانشأ عدي بها انفاء  
هي خضراء كهيتتها حين انتزعت من شجرها، وانشأ  
لتنطق اذا استنطق، اعدت لقائنا ليصنع كما كان موسى  
يصنع بها، وانشأ لتروع وتلقف ما يافكون وتصنع كما  
تؤمر، وانشأ حيث اقبلت تلقف ما يافكون تفتح لها شفتا  
احداها في الارض والاخرى في السقف وبينهما اربعون ذراعاً  
وتلقف ما يافكون بلسانها۔" (اکمال الدین)

ترجمہ: آپ نے فرمایا: "حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس جو عصا تھا وہ حضرت آدمؑ کا  
تھا، پس اُن سے وہ عصا حضرت شعیب علیہ السلام تک پہنچا، پھر وہ حضرت  
موسیٰ علیہ السلام کو ملا اور اب وہ عصا ہمارے پاس ہے اور اب تک ایسا  
ہی سرسبز ہے گویا ابھی درخت سے توڑا گیا ہے، جب اس سے کلام کرنے کو کہا  
جاتا ہے تو کلام بھی کرتا ہے۔ یہ ہمارے قائم علیہ السلام کے لیے رکھا ہوا ہے  
تاکہ وہ اس سے وہی کام لیں جو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے لیا تھا اور وہ اس

کو جو حکم دیں گے وہ اس پر عمل کرے گا، اور جب وہ آگے بڑھے گا تو جتنی بھی  
کرشمہ سازیاں ہوں گی سب کو ہڑپ کر جائے گا، اس کے دو ہونٹ اس قدر  
بڑے ہیں کہ جب وہ منہ کھولتا ہے تو ایک لب زمین پر اور دوسرا چھت پر  
ہوتا ہے ان دونوں لبوں کا درمیانی فاصلہ چالیس ذراع (ہاتھ) ہوتا ہے  
اور جو چیز مقابلے آئے گی سب کو نگل لے گا۔" (بصائر الدرجات)

آبی نے محمد بن یحییٰ سے، انھوں نے سلسلہ سے اسی کے مثل روایت نقل کی ہے۔  
(اکمال الدین)

### (۲۰) آنحضرتؐ کی زرہ امام قائمؑ کے جسم پر ہوگی

ابراہیم نے برقی سے، انھوں نے بزلفی وغیرہ سے، انھوں نے ابوالیوب حذرار  
سے، ابوالیوب نے ابوبصیر سے اور ابوبصیر نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے  
روایت کی ہے، اُن کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ میں نے اُن جناب سے عرض کیا: (فرزند رسول!) میں آپؐ  
قربان ہو جاؤں، میری دلی تمنا ہے کہ ذرا میں آپ کے سینہ مبارک و مقدس کو مس کروں۔  
آپؐ نے ارشاد فرمایا: "کرو۔"

اجازت پا کر (بڑی مسرت سے) میں نے اُن جناب کے سینہ اقدس اور دوش مبارک  
کو مس کیا۔

آپؐ نے ارشاد فرمایا: مگر اے ابو محمد! اس کی کیا حاجت تھی؟

میں نے عرض کیا: میں آپ پر قربان، میں نے آپ کے پدر گرامی قدر کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ امام قائمؑ  
کا سینہ مبارک کشادہ ہوگا، دونوں کاندھوں کے درمیان کشادگی کافی ہوگی۔

آپؐ نے ارشاد فرمایا: اے ابو محمد! میرے پدر عالی قدر نے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی  
زرہ مبارک زیب تن فرمائی تو وہ زمین تک لٹک آئی، پھر میں نے پہنی تو میرے لیے  
بھی ایسی ہی ثابت ہوئی۔ اب وہ زرہ امام قائمؑ کے لیے محفوظ ہے اور وہ اُن کے جسم  
پر اسی طرح ٹھیک آئے گی جس طرح حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے  
جسم مطہر پر ٹھیک تھی۔ (علاوہ ازیں یہ کہ میرا سن چالیس سال سے زائد ہو چکا ہے) جبکہ  
امام قائمؑ وہ ہوں گے جن کا سن چالیس سال سے زیادہ کا نظر نہ آئے گا۔

(عربی متن یہ ہے) فقال: يا ابا محمد! انّ آبي لبس درع رسول الله صلي الله عليه وآله وكانت  
تسحب على الارض واني لبستها فكانت وكانت وانشأ فكون من القائم

کما كانت من رسول الله صلى الله عليه وسلم كانه ترفع  
نطاقها بخلقيتين، ولبس صاحب هذا الامر من جاز العین  
(بصائر الدرجات)

## امام قائم حضرت داؤد کے مانند مقدمات کے فیصلے کیا کریں گے

(۲۱)

عبداللہ بن جعفر نے محمد بن عیسیٰ سے  
اُنھوں نے یونس سے، اُنھوں نے مرز سے روایت کی ہے، اُن کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابو عبد اللہ  
امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا:

يقول: "لن تذهب الدنيا حتى يخرج رجل منا اهل البيت يحكم بحكم  
داؤد وال داؤد لا يسأل الناس بيّنة" (بصائر الدرجات)  
آپ نے فرمایا: "دنیا اُس وقت تک ختم نہ ہوگی جب تک کہ ہم اہل بیت میں سے ایک ایسا مرد نہ پیدا  
(نہ پیدا ہو جائے) خروج نہ کرے جو حضرت داؤد اور آل داؤد علیہ السلام  
کی طرح فیصلے نہ کرے، وہ کسی مقدمے میں کسی سے ثبوت طلب نہ کرے  
گا۔ ہر شخص کا فیصلہ اپنے علم کی بنیاد پر کرے گا۔"  
(بصائر الدرجات)

## امام زمانہ کے فیصلے

(۲۲)

احمد بن محمد نے ابن سنان سے، اُنھوں نے ابان سے روایت کی ہے، اُن کا  
بیان ہے کہ میں نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا، آپ نے  
فرمایا: "لا يذهب الدنيا حتى يخرج رجل مني يحكم بحكم  
آل داؤد لا يسأل عن بيّنة، يعطى كل نفس حكمها"  
"دنیا اُس وقت تک ختم نہ ہوگی جب تک کہ ہم میں سے ایک ایسا مرد نہ پیدا  
ہو جائے جو آل داؤد کی حکومت کی طرح حکومت نہ کرے، وہ کسی بھی  
مقدمے میں کسی سے ثبوت طلب نہ کرے گا، بلکہ ہر شخص کا فیصلہ خود (اپنے علم)  
سے کرے گا۔"  
(بصائر الدرجات)

## وہ ابو الخطاب ہی ہو سکتا ہے؟

(۲۳)

محمد بن حنین نے صفوان بن یحییٰ سے، اُنھوں نے ابو خالد قماط سے، اُنھوں نے

حمران بن اعین سے روایت کی ہے، حمران کا بیان ہے کہ میں نے ایک مرتبہ حضرت ابو عبد اللہ امام  
جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا کہ کیا آپ لوگ انبیاء ہیں؟

قال: لا۔ قلت: فقد حدثني من لا اتهم انك قلت: انكم انبياء؟  
قال: من هو ابو الخطاب؟ قال قلت: نعم۔  
قال: كنت اذا اهجروا قال قلت: فيما تحكمون؟  
قال: نحكم بحكم آل داؤد

آپ نے فرمایا: "نہیں۔" میں نے عرض کیا، مگر میں نے ایک معتبر شخص سے سنا ہے کہ آپ نے فرمایا  
ہے کہ آپ لوگ انبیاء ہیں؟

آپ نے فرمایا: "وہ ابو الخطاب ہوگا (جس نے یہ حرکت کی ہے)؟"

میں نے عرض کیا: جی ہاں۔ (اُسی نے کہا ہے)

آپ نے فرمایا: اسی لیے تم بھی ہڈیاں بکنے لگے۔

میں نے عرض کیا: پھر آپ حضرات فیصلے کس بنا پر کرتے ہیں؟

آپ نے فرمایا: "جس بنا پر آل داؤد فیصلے کیا کرتے تھے اُسی بنا پر ہم بھی فیصلے کرتے ہیں،"

## امام زمانہ انبیاء کی طرح فیصلے کریں گے

(۲۴)

محمد بن عیسیٰ نے محمد بن اسماعیل سے، اُنھوں نے منصور بن یونس سے، اُنھوں نے  
فضیل لا عور سے، اُنھوں نے ابو عبیدہ سے، ابو عبیدہ نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق  
علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ:

قال: "اذا قام قائم آل محمد يحكم بحكم داؤد وسليمان لا يسأل  
الناس بيّنة"

آپ نے فرمایا: "جب حضرت قائم آل محمد ظہور و قیام کریں گے تو وہ بھی حضرت داؤد  
اور حضرت سلیمان کی طرح (مقدمات کا) فیصلہ کریں گے اور کسی  
مقدمے میں کسی سے ثبوت طلب نہیں کریں گے۔" (بصائر الدرجات)

## امام قائم فصل الخطاب

(۲۵)

حسن بن طریف سے روایت ہے۔ اُن کا بیان ہے کہ میں نے ایک مرتبہ حضرت  
امام حسن عسکری علیہ السلام کی خدمت میں ایک خط لکھا اور دریافت کیا کہ جب حضرت

امام قائم علیہ السلام ظہور فرمائیں گے تو آپ لوگوں کے فیصلے کس بنیاد پر کیا کریں گے؟ اور ارادہ کیا تھا کہ چوتھیہ بخار کے لیے بھی دریافت کروں گا، مگر بھول گیا۔

جواب آیا: ”سألت عن الإمام، فاذا أقام بقبضى بين الناس بعلمه

كقضاء دأود عليه السلام لا يسأل البينة“

ترجمہ: ”تم نے امام قائم علیہ السلام کے متعلق دریافت کیا ہے۔ تو سنو! جب

آپ ظہور کریں گے تو لوگوں کے فیصلے اپنے علم کی بناء پر کیا کریں گے

جس طرح حضرت داؤد علیہ السلام فیصلے کرتے تھے، اور آپ کسی سے

ثبوت طلب نہیں کریں گے۔ (اور آپ کا فیصلہ بھی حضرت داؤد کی طرح

فصل الخطاب ہوگا۔) (بصائر الدرجات)

### سورہ رحمن کی آیت کی تفسیر

(۲۶)

ابراہیم بن ہاشم نے سلیمان دہلوی سے، انھوں نے معاویہ دہلوی سے اور انھوں نے

حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے قول خدا:

”يَعْرِفُ الْمُجْرِمُونَ سَبِيحًا هُمْ يَتَوَخَّوْنَ بِاللَّوْاحِظِي وَالْأَقْدَامِ“ (سورہ رحمن)

کے متعلق روایت بیان کی ہے کہ آپ نے فرمایا: اے معاویہ بناؤ کہ لوگ اس آیت کے متعلق کیا کہتے ہیں

میں نے عرض کیا: لوگ کہتے ہیں کہ اللہ تبارک و تعالیٰ قیامت کے دن مجرموں کو ان کی پیشانیوں سے شناخت

کرنے لگا اور ان کے متعلق حکم دے گا کہ ان کے سر کے بال اور ان کی ٹانگیں پکڑ کر جہنم میں ڈال دیا جائے۔

آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ جس نے ان مجرموں کو پیدا کیا ہے اور جو بھی اس کی مخلوق ہیں وہ ان کے

پہچاننے کے لیے نشانی کا محتاج کیسے ہو سکتے ہیں؟

میں نے عرض کیا: پھر اس کا کیا مطلب ہے؟

آپ نے فرمایا: ”لو قام قائمنا أعطاه الله السيماء فيأمر بالكافر فيؤخذ

بنوا صيغهم واقدامهم ثم يخط بالسيف خطا“

ترجمہ: ”جب ہمارا قائم قیام کرے گا تو اللہ تعالیٰ ان کو ایک سیماء (نشانی) بتا دیگا

اس کے ذریعے سے پتہ چل جائے گا کہ کافر کون ہے اور آپ حکم دیں گے کہ کافر کے

بال اور اس ٹانگ پکڑ کر گھسیٹے ہوئے لائیں گے اور اس کو تہ تیغ کریں گے“

(بصائر الدرجات)

### امام زائدہ کی سواری میں ابر صعب ہوگا

(۲۷)

احمد بن محمد نے ابن سنان سے، انھوں نے ابو خالد اور ابو سلام سے اور انھوں نے

سورہ سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:

قال: اماناً ذا القرنين قد خيّر السحابين فاختار الذلول وذخر

لصاحبكم الصعب“

قال قلت: وما الصعب؟

قال: ما كان من سحاب فيه رعد وصاعقة أو برق فصاحبكم

يركبهُ أما رعد سيركب السحاب ويرقى في الأسباب اسباب

السموات السبع والأرضين السبع، خمس عوام واثنتان

خرابان“ (بصائر الدرجات)

ترجمہ: آپ نے فرمایا ”ذوالقرنین کو دو سحابوں (بادلوں) میں سے ایک کو اپنی سواری کے لیے

منتخب کرنے کا اختیار دیا گیا تو انھوں نے نرم و متواضع سحاب کو منتخب کر لیا۔

اور صعب و سخت سحاب کو تمھارے صاحب امر کے لیے محفوظ کر دیا گیا ہے۔

میں نے عرض کیا: سحاب صعب (سخت بادل) کسے کہتے ہیں؟

آپ نے فرمایا: یہ وہ ابر ہے جس میں گرج و چمک ہو بجلیاں کوندتی ہوں۔ وہ تمھارے صاحب

کی سواری ہوگا آپ ابر پر سوار ہو کر ساتوں آسمانوں اور ساتوں زمینوں کی

سیر کریں گے جنہیں سے پانچ زمینیں آباد ہوں گی اور دو زمینیں غیر آباد ہوں گی“

(اختصاص) (بصائر الدرجات)

احمد بن محمد نے علی بن سنان سے، انھوں نے عبد الرحیم سے اور انھوں نے

حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے اسی کے مثل روایت کی ہے۔ (بصائر الدرجات)

(اختصاص)

### امام قائم کی مخصوص سواری

(۲۸)

محمد بن ہارون نے سہیل بن زیاد ابو یحییٰ سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو عبد اللہ

امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:

إن الله خير ذ القرنين السحابين الذلول والصعب فاختار

الذلول وهو ما ليس فيه برق ولا رعد ولو اختار الصعب لم يكن

لَهُ ذَٰلِكَ لِأَنَّ اللَّهَ اَدَّخَرَهُ لِلْقَائِمِ عَلَيْهِ السَّلَامُ “  
ترجمہ: آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ذوالقرنین کو نرم اور سخت دو طرح کے بادلوں میں سے ایک  
منتخب کر لینے کا اختیار دیا تو انھوں نے نرم بادل کو منتخب کیا جس میں گرج وچک  
نہیں ہوتی، اگر وہ سخت کو منتخب کرتے تو یہ ان کے لیے ممکن نہ تھا اس لیے  
سخت (رعد و برق والے) بادل کو اللہ تعالیٰ نے حضرت قائم قائم علیہ السلام  
کے تابع فرمان رکھا ہے۔ (اختصاص و بصائر الدرجات)

### حضرت امام علی بن موسیٰ علیہ السلام کا حکم

سہرانی نے علی سے، انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے علی بن معبد سے، انھوں  
نے حسین ابن خالد سے روایت کی ہے کہ حضرت امام علی بن امام موسیٰ الرضا علیہ السلام نے فرمایا:

قَالَ: ” لَا دِينَ لِمَنْ لَا وَعَ لَهُ وَلَا اِيْمَانَ لِمَنْ لَا تَقِيَّةَ لَهُ  
اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ اَعْمَلَكُمْ بِالتَّقِيَّةِ قَبْلَ  
خُرُوجِ قَائِمِنَا فَمَنْ تَرَكَهَا قَبْلَ خُرُوجِ قَائِمِنَا فَلَيْسَ مِنَّا  
فَقِيلَ لَهُ: يَا ابْنَ رَسُولِ اللَّهِ! وَمَنْ الْقَائِمُ مَتَكُمْ اَهْلُ الْبَيْتِ؟

قَالَ: ” الرَّابِعُ مِنْ وَلَدِي ابْنِ سَيِّدَةِ الْاَمَاءِ يُطَهِّرُ اللَّهَ بِهِ  
الْاَرْضَ مِنْ كُلِّ جَوْرٍ وَيَقْدِرُ سَهًا مِنْ كُلِّ ظُلْمٍ وَهُوَ الَّذِي  
يُشَلِّقُ النَّاسَ فِي وِلَادَتِهِ وَهُوَ صَاحِبُ الْغَيْبَةِ قَبْلَ  
خُرُوجِهِ، فَاِذَا خَرَجَ اَشْرَقَتِ الْاَرْضُ بِنُورِ رَبِّهَا وَوُضِعَ  
مِيزَانُ الْعَدْلِ بَيْنَ النَّاسِ، فَلَا يَظْلَمُ اَحَدٌ اَحَدًا -  
وَهُوَ الَّذِي تَطْوِي لَهُ الْاَرْضُ، وَلَا يَكُونُ لَهُ ظِلٌّ“

وَهُوَ الَّذِي يَنَادِي مُنَادٍ مِنَ السَّمَاءِ بِاسْمِهِ، يَسْمَعُهُ  
جَمِيعُ اَهْلِ الْاَرْضِ بِالدُّعَاءِ اليه، يَقُولُ: ” اَلَا اِنَّ  
حُجَّةَ اللَّهِ قَدْ طَهَرَ عَنْهُ بَيْتَ اللَّهِ فَاتَّبِعُوهُ فَاِنَّ الْحَقَّ  
مَعَهُ وَفِيهِ“، وَهُوَ قَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ:

(الْاُيَّة) ” اِنَّ نَزَّلْنَا عَلَيْهِمُ مِنَ السَّمَاءِ اٰيَةً

فَقُلْتُ اَعْنَا قَوْمَهُمْ لَمَّا خَضِعِينَ “ (الشعراء آية ۴)

ترجمہ: ” آپ نے فرمایا: جس شخص میں ورع اور تقویٰ (گناہوں سے بچنا) نہیں اُس میں دین نہیں  
جس میں تقیہ نہیں، اس میں ایمان نہیں، اللہ کے نزدیک تم لوگوں میں سب سے  
زیادہ مکرم وہ ہے جو ہمارے امام قائم کے ظہور سے قبل تقیہ پر عمل کرتا رہے،  
جو شخص ظہور امام قائم سے قبل تقیہ ترک کر دے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

آپ سے عرض کیا گیا: فرزند رسول! آپ اہل بیت میں سے امام قائم کون ہے؟  
آپ نے فرمایا: میری نسل میں سے جو تھا۔ اور اللہ تعالیٰ اُن کے ذریعے سے زمین کو ہر طرح کے  
ظلم و جور سے پاک کرے گا، یہی وہ ہوں گے جن کی ولادت میں لوگوں کو شک  
رہے گا، اُن کے لیے ظہور سے پہلے غیبت ہے جب اُن کا ظہور ہوگا تو زمین  
پروردگار کے نور سے جگمگا اُٹھے گی، عدل کی ترازو لوگوں کے درمیان نصب  
کر دی جائے گی اور کوئی شخص کسی دوسرے پر ظلم نہیں کر سکے گا۔

یہی وہ ہوں گے جن کے لیے طی الارض ہوگا (زمین سمٹ جائیگی) اُن کے  
جسم کا سایہ نہ ہوگا، یہی وہ ہوں گے کہ ایک منادی جن کے نام کا آسمان سے  
اعلان کرے گا اور تمام لوگوں کو اُن کی طرف دعوت دے گا جس کو تمام اہل زمین  
سنیں گے اور وہ منادی کہے گا کہ:

” آگاہ ہو جاؤ کہ حجت خدا نے خانہ کعبہ کے پاس ظہور کیا ہے تم لوگ  
اُن کی پیروی کرو کیونکہ حق اُن کے ساتھ ہے اور اُن میں (حق) ہے۔ “

چنانچہ اللہ برتر و بزرگ نے ارشاد فرمایا ہے:

ترجمہ آیت: ” اگر ہم چاہتے تو ان لوگوں پر آسمان سے ایک معجزہ نازل کر دیتے  
پس ذلت سے اُن کی گردنیں جھک جاتیں۔ “ (الشعراء آیت ۴)

(اکمال الدین)

\* کتاب اعلام الوری میں علی سے اسی کے مثل ایک روایت ہے۔

### امام قائم کی جسمانی قوت

(۳۰)

سہرانی نے علی سے، انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے ربیع بن صلت سے روایت  
کی ہے، ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام علی رضا علیہ السلام سے عرض کیا کہ: (فرزند رسول!) کیا  
آپ صاحب الامر ہیں؟

آپ نے فرمایا: ہاں! انا صاحب هذا الامر، ولكنی لست بالذی املاها عدلا کما

ملئت جوراً وكيف اكون ذاك على ما ترى من ضعف بدني ؟  
وانّ القائم هو الذي اذا خرج كان في سن الشيوخ ، ومنظر  
الشباب قوياً في بدنه حتى يومئذ يده الى اعظم شجرة  
على وجه الارض لقلعها ، ولو صاح بين الجبال لتدكدكت  
صخورها يكون معه عصا موسى وخاتم سليمان ، ذاك الرابع  
من ولدي يغيبه الله في سترة ما شاء الله ، ثم يظهره فيملا  
به الارض قسطاً وعدلاً كما ملئت جوراً وظلماً ” (اعلام الوری)

ترجمہ: آپ نے فرمایا: ” ہاں ، میں صاحب الامر تو ہوں ، مگر وہ صاحب الامر نہیں جو زمین کو عدل و داد  
سے اس طرح بھر دے گا جس طرح وہ ظلم و جور سے بھری ہوگی ، اور میں وہ صاحب الامر ہوں  
جیسے ہو سکتا ہوں ، تم تو دیکھتے ہو کہ میں جہانی طور پر کتنا کمزور ہوں ، جبکہ وہ  
صاحب الامر اور قائم تو ایسا ہوگا جس کا سن تو بوڑھوں جیسا مگر شکل و صورت  
جوانوں جیسی ہوگی ، اس کے بدن میں اتنی قوت ہوگی کہ اگر وہ چاہے گا تو بڑے سے  
بڑے تناور درخت کو زمین سے اکھاڑ کر پھینک دے گا ، اور پہاڑوں کے درمیان  
چیخ مارے گا تو ان کی چٹانیں ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں گی ، اُس کے پاس حضرت موسیٰ  
کا عصا اور حضرت سلیمان کی انگوٹھی ہوگی ، وہ میری نسل میں چوتھی پشت میں تولد  
ہوگا ، اللہ تعالیٰ جب تک چاہے گا اس کو پردہ غیب میں رکھے گا۔ اس کے بعد  
اس کا ظہور ہوگا اور وہ زمین کو قسط و عدل سے بھر دے گا جس طرح وہ اس سے  
پہلے ظلم و جور سے بھری ہوئی ہوگی۔ “ (اعلام الوری)

اعلام الوری میں ایک اور روایت اس اضافہ کے ساتھ ہے لوگ منادی کی ندا  
کو بعید و قریب سے یکساں سنیں جو مومنوں کے لیے تو باعثِ رحمت ہوگی  
مگر کافروں کے لیے عذاب ۔ (اعلام الوری)

### ذوالقرنین کی غیبت

(۳۱)

منظر علوی نے ابن عیاشی سے ، انھوں نے اپنے والد سے ، انھوں نے (محمد بن نصیر  
سے) ، انھوں نے محمد بن عیسیٰ سے ، انھوں نے (حماد بن عیسیٰ سے) انھوں نے عمرو بن شمر سے ،  
انھوں نے جابر جعفی سے ، انھوں نے جابر انصاری سے ، اور جابر انصاری کا بیان ہے کہ میں نے حضرت  
رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ، آپ نے ارشاد فرمایا کہ :

قال : ” انّ ذالقرنین كان عبداً صالحاً جعله الله حجّة على عباده  
فدعا قومه الى الله عز وجلّ وامرهم بتقوا ، فضر بوه  
على قبرته فغاب عنهم زماناً حتى قيل مات او هلك باي  
واذ سلك - ثم ظهر ورجع الى قومه فضر بوه على قبرته .  
الا وفيكم من هو على سنته - وانّ الله عز وجلّ مكن  
له في الارض وآتاه من كلّ شيء سبيّاً ، وبلغ المشرق  
والمغرب ، وانّ الله تبارك وتعالى سيجي سنته في القائم  
من ولدي و يبلغه شرق الارض وغربها حتى لا يبقى سهل  
ولا موضع من سهل ولا جبل وطئه ذوالقرنين الا وطئه  
ويظهر الله له كنوز الارض ومعادنها وينصه بالرعب  
يملأ الارض عدلاً وقسطاً كما ملئت جوراً وظلماً .

انحضرت ۲ نے ارشاد فرمایا :

ترجمہ ” ذوالقرنین ایک عبد صالح تھے اللہ تعالیٰ نے اُن کو اپنے بندوں پر حجت قرار  
دیا تھا ، انھوں نے اپنی قوم کو اللہ عز وجل کی طرف دعوت دی اور انھیں تقویٰ  
اختیار کرنے کے لیے کہا ، مگر ان لوگوں نے اُن کے سر پر مارا (زخمی کر دیا) ۔  
چنانچہ وہ ایک زمانے تک اُن سے غائب رہے ، یہاں تک کہ لوگ سمجھ گئے کہ  
وہ مر گئے یا کسی جگہ ہلاک ہو گئے یا وہ کسی وادی میں چلے گئے ۔ مگر پھر انھوں نے  
ظہور کیا اور اپنی قوم کے پاس آئے ، انھوں نے دوبارہ اُن کے سر پر ضرب لگائی  
مگر ان چند لوگوں کے علاوہ جو سنت ذوالقرنین پر قائم تھے ۔ پھر اللہ عز وجل  
نے روئے زمین پر ذوالقرنین کو اقتدار دیا اور ہر چیز کا سبب و وسیلہ عطا کیا وہ  
مشرق و مغرب تک جا پہنچے ۔ اور اللہ عزت و بزرگی والا ذوالقرنین کا یہی طبیعت  
سنت میرے فرزند امام قائم میں بھی جاری کریگا ، وہ بھی زمین کے مشرق و مغرب  
تک پہنچیں گے ، کوئی میدانی علاقہ یا کوئی پہاڑی علاقہ ایسا باقی نہ رہے گا جس میں  
ذوالقرنین کے قدم پہنچے ہوں اور اُن کے قدم نہ پہنچیں ۔ ان کے لیے زمین اپنے  
خزانے اور معدنیات اُگل دے گی ۔ اللہ عز وجل رعب و دُجربے سے ان کی نصرت  
کے گا ، وہ زمین کو عدل و انصاف سے اس طرح بھر دیں گے جس طرح وہ ظلم و جور  
سے بھری ہوئی ہوگی ۔ “ (اکمال الدین)

### مساجد کے میناروں کی تعمیر بدعت؟

(۳۲)

سعد نے ابوہاشم جعفری سے روایت کی ہے، اُن کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ میں حضرت ابوہاشم امام حسن عسکری علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا، آپ نے ارشاد فرمایا:

قال: إذا قام القائم أمر بهدم المنار والمقاصير التي في المساجد فقلت في نفسي: لا ي معنى هذا؟

فأقبل علي فقال: معنى هذا أنها محدثة مبتدعة لم بينها نبي

(منبہ طوسی)

ولا حجة " ترجمہ: آپ نے فرمایا: "جب امام قائم ظہور و قیام کریں گے تو مسجدوں کے تمام مینار اور مقصورے منہدم کر دیں گے۔"

میں نے اپنے دل میں کہا: اس کے کیا معنی؟ (ایسا کیوں ہوگا)

فوراً آپ میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: اس کے معنی یہ کہ یہ تمام چیزیں بدعت ہیں۔ یہ مینار اور مقصورہ نہ کبھی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تعمیر کرایا اور نہ کسی حجت خدا نے اور مقصورہ (منبہ طوسی)

### شکرِ امام زائدہ کی تعداد

(۳۳)

ابن ادیس نے اپنے والد سے، انھوں نے ابن عسینی سے، انھوں نے ابوہاشم سے، انھوں نے ابوعمیر سے، انھوں نے ابو یوب سے، انھوں نے ابوبصیر سے روایت کیا ہے کہ اہل کوفہ میں سے ایک شخص نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے دریافت کیا کہ امام قائم علیہ السلام کے ساتھ خروج کرنے والے کتنے لوگ ہوں گے۔ کہا جاتا ہے کہ اُن کی تعداد اہل بدر کی تعداد کے برابر تین سو تیرہ ہوگی؟

آپ نے فرمایا: "ما يخرج الا في اولى قوة وما يكون اولا القوة اقل من عشرة آلاف"

"وہ صاحب قوت ہو کر خروج کریں گے اور صاحب قوت ہونے کے لیے کم از کم دس ہزار افراد کی ضرورت ہوگی۔"

(امکال الدین)

### اصحابِ امام قائم کی تعداد

(۳۴)

عطاء نے اپنے والد سے، انھوں نے ابن ابو خطاب سے، انھوں نے محمد بن سنان سے

انھوں نے ابو خالہ قنطاط سے، انھوں نے ضریس سے، انھوں نے ابو خالہ کابلی سے اور ابو خالہ کابلی نے حضرت سید العابدین امام علی بن حسین علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا:

"المفقودون عن فرسهم ثلاثمائة وثلاثة عشر رجلاً عدّة

أهل بدر فيصبحون بمكة وهو قول الله عز وجل:

(الآية) "أَنتُمْ تَكُونُوا يَأْتِ بِكُمْ اللَّهُ جَمِيعًا" (سورہ بقرہ ۱۴۸)

آپ نے فرمایا: "وہ لوگ جو اپنے بستروں سے غائب ہوں گے اُن کی تعداد اصحاب بدر کی تعداد کے برابر تین سو تیرہ ہوگی اور وہ صبح ہوتے مکہ جا پہنچیں گے۔ چنانچہ

اللہ تعالیٰ عز وجل نے ارشاد فرمایا ہے:

ترجمہ آیت: "جہاں کہیں بھی تم ہو گے اللہ تمہیں یکجا جمع کر دے گا۔" (نقرہ ۱۴۸)

امام نے فرمایا: "وہم اصحاب القائم" (اور وہی اصحاب قائم)

(امکال الدین)

### آپ کے ظہور کا علم کیسے ہوگا؟

(۳۵)

ابن ولید نے حمزہ عطار سے، انھوں نے ابن ابو خطاب سے، انھوں نے صفوان بن یحییٰ سے، انھوں نے منذر سے، انھوں نے بکار بن ابوبکر سے، انھوں نے عبد اللہ بن عجلان سے روایت کی ہے، اور انھوں نے کہا کہ ہم لوگ حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں بیٹھے ہوئے (ظہور حضرت امام قائم علیہ السلام کا ذکر کر رہے تھے، اشنا گفتگو میں نے آئیناب سے دریافت کیا کہ یہیں اُن حضرت کے ظہور کا علم کیسے ہوگا؟

قال: "يصبغ احدكم وتحت رأسه صحيفة عليها مكتوب

"طاعة معروفة"

آپ نے فرمایا: "تم لوگ سو رہے ہو گے کہ تمہارے سر پر لکھے ہوئے (تکلیف کے نیچے)

ایک ایک رقعہ رکھا ہوا (برآمد) ہوگا جس پر تحریر ہوگا کہ: "طاعة معروفة"

یعنی اطاعت کے لیے تیار ہو جاؤ۔

(امکال الدین)

### يُظْهِرُهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ كِتَابُ

(۳۶)

ابن متوکل نے سعد آبادی سے، انھوں نے برقی سے، انھوں نے اپنے والد سے

انھوں نے ابن ابو عمیر سے، انھوں نے علی بن ابو حمزہ سے، انھوں نے ابوبصیر سے اور ابوبصیر

نے روایت بیان کی ہے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ آپ نے اللہ عز وجل کے



اِس قَوْلٍ: هُوَ الَّذِي اَرْسَلَ رَسُوْلَهُ بِالْهُدٰى وَذِيْنَ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ  
عَلٰى الدِّيْنِ كُلِّهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ (سورة توبه آیت ۳۲)  
(سورة النصف آیت ۹)

کے متعلق ارشاد فرمایا:

”وَ اللّٰهُ مَا نَزَلَ تَاوِيْلُهَا بَعْدَ وَلَا يَنْزِلُ تَاوِيْلُهَا حَتّٰى يَخْرُجَ الْقَائِمُ“  
فاذا خرج القائم لم يبق كافر بالله العظيم ولا مشرك بالامام الا  
كفره خروجه حتى لو كان كافرا او مشركا في بطن صخرة  
لقات: يا مؤمن في بطنى كافر فاكسرفى واقتله (اکمال الدین)

ترجمہ آیت ”۔ وہ وہی ذات (اقدس) ہے جس نے اپنے رسول کو دین حق کے ساتھ  
(سورة توبه ۳۲) بھیجا، تاکہ وہ اسے ہر دین پر غالب کر دے، اگرچہ مشرکین کو کتنا ہی ناگوار ہو“  
اس آیت کے بارے میں آپ نے ارشاد فرمایا کہ:

ترجمہ روایت: ”بخدا جب سے یہ آیت نازل ہوئی آج تک نہ اس کی تاویل سامنے آئی، اور  
جب تک امام قائم نہ کاظہور نہ ہو، نہ اس کی تاویل سامنے آئے گی رہاں جب  
ان کا ظہور ہوگا تو نہ کوئی کافر باللہ باقی رہے گا اور نہ کوئی مشرک بالامام جو ان  
ظہور کو پسند نہ کرے، اور اگر کوئی کافر یا مشرک خوفزدہ کسی پتھر کی چٹان کے  
نیچے بھی جا چھپے گا تو وہ پتھر کی چٹان پکا کر کہے گی کہ ”اے مومن! میرے نیچے  
ایک کافر یا مشرک چھپا ہوا ہے تم مجھے توڑ کر اسے نکالو اور قتل کر دو“ (اکمال الدین)

مکہ سے نجف کی طرف امام قائم کی  
روانگی حجر موٹی کے ساتھ ہوگی

(۳۴)

ما جیلویہ نے حجر عطار سے، انھوں نے  
ابن عیسیٰ اور ابن ابی خطاب سے ایک ساتھ، انھوں نے محمد بن سنان سے، انھوں نے ابوالجارود سے  
انھوں نے حضرت ابو جعفر امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ:  
قال ۴: ”اذا خرج القائم علی السلام من مکة ینادی منادیہ:  
”اَلَا لَا یَحْمِلُنَّ اَحَدٌ طَعَامًا وَلَا شَرَابًا وَحَمِلَ مَعَهُ  
حَجْرٌ مَوْسٰی بن عمران و هو وقر بعیر فلا ینزل منزلاً  
اِلَّا انفجرت منه عیون، فمن کان جائعاً شبع ومن  
کان ظمأً شرب، و رویت دواہم حتی ینزلوا النجف من ظہور الکونین

آپ نے فرمایا: ”حضرت امام قائم علیہ السلام جب مکہ سے روانہ ہوں گے تو ان کی جانب سے  
ایک مناری اعلان کرے گا کہ کوئی شخص اپنے ساتھ کھانے پینے کا سامان لے کر نہ  
چلے۔ کیونکہ امام قائم کے ساتھ حجر حضرت موسیٰ ہوگا جو ایک اونٹ پر بار ہوگا،  
اور آپ جس منزل پر قیام فرمائیں گے اُس حجر موسیٰ سے مختلف چٹنے پھوٹنے لگیں گے  
جس سے ہر بھوکا شکم سیر ہوگا اور ہر پیاسے شخص اور ان کی سواری کے جانوروں کی  
بھی پیاس بجھے گی، یہاں تک کہ آپ منزل بہ منزل چل کر پشت کوفہ سے ہوتے ہوئے  
نجف پہنچیں گے۔“ (اکمال الدین)

✱

✱

(۳۵)

امام قائم صاحب معرفت ہونگے

ابن ولید نے صفار سے، انھوں نے ابن یزید سے، انھوں نے ابن ابی عمیر سے، انھوں نے  
ابن عثمان سے۔ انھوں نے ابان بن تلعب سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق  
علیہ السلام نے فرمایا:

”اذا قام قائم علی السلام لم یقم بین یدیه احد من خلق الرحمن  
اِلَّا عرفه صالح هو ام طالع؟ اَلَا وَفِیْہِ آیۃٌ للمتوسمین  
وهو السبیل المقیم“

ترجمہ ”جب امام قائم علیہ السلام کا ظہور ہوگا تو رحمن کی مخلوق میں سے جو بھی آپ  
کے سامنے آئے گا آپ اُسے فوراً پہچان لیں گے کہ نیک کون ہے اور بُر کون؟  
آگاہ ہو، اس میں بھی اہل فکر و نظر کے لیے نشانی ہے اور یہ ایک صحیح دقیم راستہ ہے“  
(اکمال الدین)

### (۳۹) اسلام میں دو خون ہیں ؟

انہی اسناد کے ساتھ ابن تغلب سے روایت ہے کہ حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق ؑ نے ارشاد فرمایا: ”دماں فی الاسلام حلال من اللہ عز وجل لا یقضى فیہا احد بحکم اللہ عز وجل حتی یبعث اللہ القائم من اهل البيت فیحکم فیہما بحکم اللہ عز وجل لا یرید فیہ یتنة : الزانی المحصن یرجہ و مانع الزکاة یضرب و قبتہ“ (اکمال الدین)

ترجمہ ”اسلام میں دو خون حلال ہیں، مگر آج تک حکم خدا کے مطابق کسی نے اس کا فیصلہ نہیں کیا، البتہ جب ہم اہل بیت میں سے امام قائمؑ ظہور کریں گے تو وہ حکم خدا کو جاری کریں گے اور کسی سے ثبوت طلب نہیں کریں گے۔ ایک زنا و محصن (زانی و محصن، یعنی وہ زانی جس کی زوجہ موجود ہو اور وہ زنا کرے۔) (شادی شدہ) تو امام قائمؑ اُس کے رحم کا حکم دیں گے (سنگسار کا حکم ہوگا) دوسرا وہ شخص جو زکاة دینے سے انکار کرے گا تو اس کی گردن مار دیے گا حکم دیں گے“ (اکمال الدین)

### (۴۰) نصرتِ امام قائم کیلئے فرشتوں کا نزول

انہی اسناد کے ساتھ ابن تغلب سے روایت ہے کہ حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق ؑ نے فرمایا:

”کأتی انظر (الی) القائم علی طہر نجف (فاذا استوی علی طہر النجف) ركب فرسا آدم ابنت بین عینیہ شراخ ثم ینقض بہ فوسہ یبقی اهل بلدة إلا وہم یظنون أنه معہم فی بلادہم، فاذا اشر رایتہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انحط علیہ آلف ملک و ثلاثہ عشر ملکاً کلمہ ینتظرون القائم و وہم الذین کا نوا مع نوح علی السلام فی السفینة والذین کا نوا مع ابراہیم الخلیل علی السلام حیث أنقأ فی النار وکانوا مع عیسیٰ علی السلام حین رفع، واربعة آلف مسویین و مردفین و ثلاثہ مائۃ و ثلاثہ عشر ملکاً یوم بدر و اربعة آلف ملک الذین هبطوا یریدون القتال مع الحسین بن علیؑ فلم

یؤذن لہم فصحوا فی الاستیذان و هبطوا و قد قتل الحسین علی السلام فرسم شعث غبر یمکون عند قبر الحسین الی یوم القیامۃ و ما بین قبر الحسین الی السماء مختلف الملائکۃ“ (اکمال الدین)

آپ نے فرمایا: ”گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ امام قائم علیہ السلام پشت و نجف پہنچے ہیں، اور جب آپ پشت و نجف پر پہنچیں گے تو ایک چنگبرے گھوڑے پر سوار ہوں گے جس کی پیشانی پر ایک سفید لکیر ہوگی۔ آپ کا گھوڑا ایک خوبصورت لے گا، اہل شہر میں سے ہر ایک شخص یہی سمجھے گا کہ یہ بھی ہم ہی لوگوں میں سے کوئی شخص ہے، مگر جب آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علم کا پھر برا لہرائیں گے تو تیرہ ہزار وہ ملائکہ آسمان سے اتریں گے جو اب تک امام قائمؑ کا انتظار کر رہے تھے۔

یہی ملائکہ حضرت نوحؑ کے ساتھ آپ کی کشتی میں تھے، اور یہی ملائکہ جب حضرت ابراہیمؑ کو آگ میں ڈالا جا رہا تھا تو آپ کے ساتھ تھے، اور یہی ملائکہ جب حضرت عیسیٰؑ کو آسمان پر اٹھایا گیا تو آپ کے ساتھ تھے۔ نیز چار ہزار فرشتے ایسے گھوڑوں پر سوار ہوں گے جن پر نشان لگا ہوا اور دوہری سواروں والے ہوں گے۔ پھر تین سو تیرہ وہ جو جنگ بدر میں شریک تھے، اور چار ہزار فرشتے وہ بھی ہوں گے جو یوم عاشوراء امام حسین علیہ السلام کی نصرت کرنا چاہتے تھے مگر امامؑ نے ان کو اجازت نہ دی تھی تو وہ پرواز کر گئے تھے اور اللہ تعالیٰ سے اجازت حاصل کر کے قبر حسینؑ پر مغوم و سوگوار اور گریہ کنان تاقیامت مجاور بنے ہوئے ہوں گے اور قبر حسینؑ سے آسمان کے درمیان ان فرشتوں کی آمد و رفت ہوتی رہتی ہے۔ (اکمال الدین)

### (۴۱) حضرت جبریل آپ کے علمبردار ہوں گے

انہی اسناد کے ساتھ ابن تغلب نے ثمالی سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:

”کأتی (انظر الی) القائم قد طہر علی نجف الکوفة فاذا اظهر علی النجف نشر رایتہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عودھا من عمد

عِشْرَ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى وَسَائِرُهَا مِنْ نَصْرِ اللَّهِ جَلَّ جَلَالُهُ  
لَا يَهْوَى بِهَا إِلَى أَحَدٍ إِلَّا أَهْلَكَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ“  
قال: قلت: تكون معه أو يوفى بها؟

قال: بل يوفى بها يأتبه بها جبريل عليه السلام“

ترجمہ: آپ نے فرمایا: ”گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ امام قائم علیہ السلام پشتِ نجف پر  
نمودار ہوئے، اور انھوں نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا  
وہ علم مبارک لہرایا جس کا عمود، عرش کے عمودوں میں سے ایک ہے اور  
اس کو لیکر جبر جا رہے ہیں اللہ جل جلالہ وہاں مشرکوں اور کافروں کو  
ہلاک کر رہا ہے۔

میں نے عرض کیا: کیا امام قائم وہ علم خود اٹھائے ہوتے ہوں گے یا کوئی اور آپ کے  
ساتھ ہوگا؟

آپ نے فرمایا: حضرت جبریل اٹھائے ہوئے آپ کے ساتھ ساتھ ہوں گے۔“

(اکمال الدین)

### منبر کوفہ سے خطبہ امام زمانہ

(۳۲)

ماجیلو نے اپنے چچا سے، انھوں نے ایک کوفی سے، کوفی نے اپنے والد سے،  
انھوں نے محمد بن سنان سے، انھوں نے مفضل بن عمر سے، اور مفضل نے حضرت امام جعفر صادقؑ  
سے روایت کی ہے، کہ آپ نے فرمایا:

”كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى الْقَائِمِ عَلَى مَنبَرِ الْكُوفَةِ وَحَوْلِ أَصْحَابِهِ  
ثَلَاثَ مِائَةٍ وَثَلَاثَةِ عَشَرَ رَجُلًا أَهْلُ بَدْرٍ وَهُمْ  
أَصْحَابُ الْاَلْوِيَةِ وَهُمْ حُكَّامُ اللَّهِ فِي أَرْضِهِ عَلَى خَلْقِهِ  
حَتَّى يَسْتَخْرِجَ مِنْ قِبَائِهِ كِتَابًا مَحْتُمًا بِخَاتَمٍ مِنْ ذَهَبٍ  
عَمْدَ مَعْمُودٍ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَجْفَلُونَ عَنْهُ  
إِحْفَالُ الْغَنَمِ، فَلَا يَسْقَى مِنْهُمْ إِلَّا الْوَزِيرُ وَاحِدٌ عَشْرَ نَقِيبًا  
كَمَا بَقُوا مَعَ مُوسَى بْنِ عِمْرَانَ“

فَيَجْلُونَ فِي الْأَرْضِ فَلَا يَجِدُونَ عَنْهُ مَذْهَبًا فَيَرْجُوْنَ  
إِلَيْهِ وَاللَّهُ إِنِّي لَا أَعْرِفُ الْكَلَامَ الَّذِي يَقُولُهُ لَمْ يَكْفُرُونَ  
بِهِ“

(اکمال الدین)

آپ نے فرمایا: ”گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ امام قائم علیہ السلام منبر کوفہ پر تشریف فرما ہیں  
ترجمہ روایت: اور آپ کے گرد آپ کے اصحاب ہیں جن کی تعداد اصحابِ بدر کے برابر  
تین سو تیرہ ہے جنہیں سے ہر ایک صاحبِ علم ہے اور یہی لوگ تمام روئے زمین  
پر اللہ کی طرف سے حکومت کریں گے۔ اسی دوران آپ نے اپنی قبائے مبارک  
سے ایک کتاب نکالی جس کے اوپر سونے کی انگوٹھی سے مہر لگی ہوگی جس پر  
حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا عہد نامہ تحریر ہوگا اسے دیکھ کر لوگ  
اس طرح بھاگ کھڑے ہوں گے جیسے بھیڑیوں کا گڑ بھاگتا ہے۔ اور ایک وزیر  
اور گیارہ نقیبوں کے سوا وہاں کوئی نہ رہ جائے گا جیسا کہ حضرت موسیٰؑ کے  
ساتھ ان کے وزیر اور گیارہ نقیب رہ گئے تھے، مگر وہ بھاگ کھڑے ہوئے  
والے ساری زمین میں پھریں گے، انھیں راستہ نہ ملے گا تو پھر آپ کے پاس ہی  
واپس آئیں گے (حضرت موسیٰؑ کی قوم کے ساتھ بھی ایسا ہی ہوا تھا وہ بھی راہ نہ پاتے  
تھے اور جہاں سے چلتے تھے واپس وہیں پہنچ جاتے تھے)۔

اور بخدا میں جانتا ہوں کہ آپ ان لوگوں سے کیا فرمائیں گے جس کی وجہ سے  
وہ لوگ انکار و گریز کریں گے۔“

(اکمال الدین)

### اصحابِ امام قائم کے فضائل

(۳۳)

ابی نے سعد سے، انھوں نے احمد بن حسین سے، انھوں نے محمد بن جہور سے، انھوں  
نے احمد بن ابی ہر اسہ سے، انھوں نے ابراہیم بن اسحاق سے، انھوں نے عبداللہ بن حماد سے،  
انھوں نے عمرو بن شمر سے، انھوں نے جابر سے، اور جابر نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام  
سے روایت کی ہے کہ:

قال: ”كَأَنِّي بِأَصْحَابِ الْقَائِمِ وَقَدْ أَحَاطُوا بِمَا بَيْنَ الْخَافِقِينَ، لَيْسَ  
مِنْ شَيْءٍ إِلَّا وَهُوَ مَطْبُوعٌ لَهُمْ، حَتَّى سَبَاحُ الْأَرْضِ وَسَبَاحُ الطَّيْرِ  
تَطْلُبُ رِضَاهُمْ (فِي كُلِّ شَيْءٍ) حَتَّى تَفْخَرُ الْأَرْضُ عَلَى الْأَرْضِ  
وَتَقُولُ: مَرَّ بِي الْيَوْمَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ الْقَائِمِ“

ترجمہ: آپ نے فرمایا: ”گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ اصحابِ قائم ساری دنیا پر چھائے ہیں دنیا  
کی ہر چیز انکی مطیع ہے یہاں تک کہ زمین کے درند اور نفاذی پرند بھی انکی رضا کے طالب ہیں زمین  
ایک حد تک سرخسہ کر کے کہتا ہے کہ آج اصحابِ قائم میں ایک شخص میری طرف سے گذر رہا ہے۔“ (اکمال الدین)

## ۴۴) اوصاف اصحابِ امام قائمؑ

ابن مسرور نے ابن عامر سے، انھوں نے اپنے چچا سے، انھوں نے ابن ابوعبیر سے انھوں نے علی بن ابی حمزہ سے، انھوں نے ابوبہیر سے روایت کی ہے کہ حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:

”ماکان يقول لوط عليه السلام:

(الایة) ”لَوْ أَنَّ لِي بِكُمْ قُوَّةٌ أَوْ إِيَّائِي إِلَىٰ رُكْنٍ شَدِيدٍ“ (ہودایت)

إِلَّا تَمْتَنِيًا لِّقُوَّةِ السَّامِ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَلَا ذِكْرَ الْأَشْدَّةِ أَصْحَابِهِ

فَإِنَّ الرَّجُلَ مِنْهُمْ يُعْطَى قُوَّةَ أَرْبَعِينَ رَجُلًا وَإِنَّ قَلْبَهُ

لَأَشَدُّ مِنْ زُبُرِ الْحَدِيدِ وَلَوْ مَرُّوا بِجِبَالِ الْحَدِيدِ لَقَطَعُوهَا

لَا يَكْفُونَ سَيُوفَهُمْ حَتَّىٰ يَرْضَى اللَّهُ عَنْ رَجُلٍ“ (اکمال الدین)

ترجمہ روایت: ”حضرت لوط علیہ السلام جو یہ فرمایا کرتے تھے کہ:

ترجمہ آیت: ”کاش! مجھ میں تمہارے مقابلے کی قوت ہوتی یا میرا کوئی

زبردست پشت پناہ ہوتا“ (سورہ ہود آیت ۸۰)

ترجمہ روایت: ”تو دراصل وہ تمنا کرتے تھے حضرت امام قائم علیہ السلام کی اور یاد کرتے

تھے اصحاب امام قائم علیہ السلام کی طاقت کو، کیونکہ اصحاب امام قائمؑ

میں سے ہر ایک کو چالیس مردوں کی طاقت عطا ہوگی اور ہر ایک کا قلب

فولاد سے بھی زیادہ قوی و مضبوط ہوگا، اگر وہ فولادی پہاڑوں کی طرف سے

بھی ہو کر گزریں گے تو انھیں بھی کاٹ کر رکھ دیں گے۔ وہ اپنی تلواریں اس وقت

تک نہ روکیں گے جب تک اللہ عزت و بزرگی والا راضی نہ ہو جائے۔“

(اکمال الدین)

## ۴۵) وارثِ موارثِ انبیاء

ماجیلوہ نے محمد بن یحییٰ سے، انھوں نے محمد بن حسین سے، انھوں نے محمد

بن اسماعیل سے، انھوں نے ابواسماعیل سراج سے، انھوں نے جعفر بن بشیر سے، انھوں نے

مفضل بن عمر سے، انھوں نے حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے

یقول ”أتدري ما كان قميص يوسف عليه السلام؟

قال: ”لا“ قال: ”إن إبراهيم عليه السلام لما أوقدت له النار

نزل إليه جبرئيل بالقميص والبسه آياه فلم يضربه معه حر ولا برد  
فلما حضرت الوفاة جعله في تيممة وعلقه على اسحاق على  
يعقوب فلما ولد يوسف علقه عليه وكان في عضده حتى كان  
من امره ما كان۔

فلما اخرج يوسف من التيممة وجد يعقوب ريحه وهو

قوله عز وجل:

(الایة) ”إِنِّي لَأَجِدُ رِيحَ يُوسُفَ لَوْلَا أَن تَفْنِي وَن“ (سورہ یوسف ۹۴)

قال: ”فهو ذاك القميص الذي من الجنة۔

قلت: جعلت فداك فإلى من صار هذا القميص؟

قال: ”إلى اهله وهو مع قائلنا إذا خرج، ثم قال: كل نبي ورث

علما أو غيره فقد انتهى إلى محمد صلى الله عليه واله وسلم۔“

(اکمال الدین)

ترجمہ روایت:

آپ نے فرمایا: ”کیا تم جانتے ہو کہ قمیص حضرت یوسف کیا ہے؟

میں نے عرض کیا: نہیں۔“

آپ نے فرمایا: جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کے لیے آگ روشن کی گئی تو حضرت جبرائیل وہ

قمیص بیکر نازل ہوئے اور انھیں وہ قمیص پہنادی جس سے ان کو گرمی اور برکات

کوئی ضرر نہ پہنچا سکی۔ جب حضرت ابراہیمؑ کا وقت وفات قریب آیا تو آپ نے

اُسے ایک تعویذ میں لپیٹ کر رکھ دیا اور پھر حضرت اسحاقؑ کے گلے میں ڈال دیا۔

اور حضرت اسحاقؑ نے اُسے حضرت یعقوبؑ کے گلے میں حائل کر دیا، اور جب

یوسفؑ تولد ہوئے تو حضرت یعقوبؑ نے اُس کو حضرت یوسفؑ کے بازو کے

اوپر باندھ دیا۔ پھر اس کا اثر جو کچھ ہوا وہ سب کو معلوم ہے۔

حضرت یوسفؑ نے اس قمیص ابراہیمؑ کو تعویذ سے نکالا تو حضرت یعقوبؑ

کو اس کی خوشبو محسوس ہوئی اور انھوں نے کہا:

(ترجمہ آیت): ”بلاشبہ مجھے یوسفؑ کی خوشبو محسوس ہو رہی ہے اگر تم مجھے

سٹھپایا ہو خیال نہ کرو۔“ (یوسف آیت ۹۴)

”یہ وہ قمیص ہے جو جنت سے آئی تھی۔“

میں نے عرض کیا: میں آپ پر قربان، اب وہ قمیص کس کے پاس ہے؟

آپ نے فرمایا: وہ اس کے پاس ہے جو اس کا اہل ہے، اور جب امام قائم ظہور کریں گے تو وہ اُن کے پاس ہوگی۔

پھر فرمایا: ہر نبی کی علمی اور غیر علمی میراث حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک پہنچی ہے، (اکمال الدین)

☆ کتاب الخراج و البحران میں بھی مفضل سے اسی کے مثل روایت ہے۔

## ۴۶ امام قائم کے پیش نظر دنیا کی مثال

انہی اسناد کے ساتھ مفضل بن عمر نے ابو بصیر سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

”اِنَّهُ اِذَا تَنَاسَهَتِ الْاُمُورُ اِلَى صَاحِبِ هَذَا الْاَمْرِ رَفَعَ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى لَهُ كُلُّ مَنْحَقُضٍ مِنَ الْاَرْضِ وَخَفِضَ لَهُ كُلُّ مَوْتَفِعٍ حَتَّى تَكُونَ الدُّنْيَا عَشْدَةً بِمَنْزِلَةِ رَاحَتِهِ فَاَتِيَكُمْ لَوْ كَانَتْ فِي رَاحَتِهِ شَعْرَةٌ لَمْ يَبْصُرْهَا۔“ (اکمال الدین)

ترجمہ: ”جب حضرت امام قائم صاحب الامر کی حکومت ہوگی تو اللہ صاحب برکت و برز زمین کے ہر پست کو بلند اور ہر بلند کو پست کر دیگا اور آپ کے سامنے یہ دنیا ایک ہتھیلی کے مانند ہوگی اور کون ایسا شخص ہے جس کی ہتھیلی پر بال رکھا ہو اور وہ اُسے نہ دیکھ سکے۔“ (اکمال الدین)

## ۴۷ امام قائم کے دست مبارک کا اعجاز

ابن مسرور نے ابن عامر سے، انھوں نے معلیٰ سے، انھوں نے وشار سے، انھوں نے مثنیٰ حنظل سے، انھوں نے قتیبہ اعشیٰ سے، انھوں نے ابن ابو جعفر سے، انھوں نے مولیٰ بنی شیبان سے، انھوں نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ: قال ۲: ”اِذَا قَامَ قَائِمُنَا وَضَعَ يَدَهُ عَلَى رُؤُسِ الْعِبَادِ، فَجَمَعَ بَهَا عَقُولَهُمْ وَكَمَلَتْ بَهَا اَحْلَامُهُمْ۔“ (اکمال الدین)

ترجمہ: ”جب ہمارے قائم ظہور کریں گے تو جس کے سر پر اپنا دست مبارک رکھ دیں گے اُس کی عقل درست اور ادراک و فہم مکمل ہو جائے گی۔“ (اکمال الدین)

☆ (کا) = کافی میں بھی حسین بن محمد نے معلیٰ سے اسی کے مثل روایت کی ہے۔

## ۴۸ مومنین اپنی قبروں میں ایک دوسرے کو ظہور امام زمانہ کی مبارکباد دیں گے

حسین بن محمد بن عامر نے احمد بن

اسحاق سے، انھوں نے سعدان بن مسلم سے، انھوں نے عمر بن ابان بن تغلب سے، اور انھوں نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ:

قال ۱: كَأَنِّي بِالْقَائِمِ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَى نَجْعِ السَّكُوفَةِ وَقَدْ لَبِسَ دِرْعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَيَنْفُضُ هَوْبَهَا فَتَسْتَدِيرُ عَلَيْهِ، فَيُغْشِيهَا بِخُذَّاجَةٍ مِنْ اسْتَبْرَقٍ وَيَرْكَبُ فَرَسًا أَدْهَمَ بَيْنَ عَيْنَيْهِ شَمْرَاجٌ، فَيَنْتَفِضُ بِهِ انْتِفَاضَةً لَا يَبْقَى أَهْلُ بِلَادٍ إِلَّا وَهَمَ يَدُونَ أَنَّهُ مَعَهُمْ فِي بِلَادِهِمْ فَيَنْشُرُ رَايَةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ عَمُودَهَا مِنْ عَمُودِ الْعَرْشِ وَسَاوَرَهَا مِنْ نَصْرِ اللَّهِ، لَا يَهْوِي بِهَا إِلَى شَيْءٍ أَبَدًا إِلَّا أَهْلَكَهُ اللَّهُ فَإِذَا هَزَّهَا لَمْ يَبْقَ مُؤْمِنٌ إِلَّا صَارَ قَلْبُهُ كَزَبْرِ الْحَدِيدِ وَيُعْطَى الْمُؤْمِنُ قُوَّةً أَرْبَعِينَ رَجُلًا وَلَا يَبْغِي مُؤْمِنٌ مَيِّتٌ إِلَّا دَخَلَتْ عَلَيْهِ تِلْكَ الْفُجْعَةُ فِي قَبْرِهِ وَذَلِكَ حَيْثُ يَتَنَزَّلُونَ فِي قُبُورِهِمْ وَيَتَبَاشَرُونَ بِقِيَامِ الْقَائِمِ فَيَنْحَطُّ عَلَيْهِ ثَلَاثَةُ عَشَرَ آلَافَ مَلِكٍ وَثَلَاثُمِائَةِ عَشَرَ مَلَكًا۔

قلت: كُلُّ هَؤُلَاءِ الْمَلَائِكَةُ ؟

قال ۲: نَعَمْ الَّذِينَ كَانُوا مَعَ نُوحٍ فِي السَّفِينَةِ وَالَّذِينَ كَانُوا مَعَ إِبْرَاهِيمَ حِينَ أُلْفِيَ فِي النَّارِ، وَالَّذِينَ كَانُوا مَعَ مُوسَى حِينَ فُتِقَ الْبَحْرُ لِبَنِي إِسْرَائِيلَ وَالَّذِينَ كَانُوا مَعَ عِيسَى حِينَ رَفَعَهُ اللَّهُ إِلَيْهِ وَ أَرْبَعَةُ آلَافٍ مَلِكٍ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ مَسُومِينَ وَأَلْفَ مَرْدُفِينَ وَثَلَاثُمِائَةِ وَثَلَاثَةَ عَشَرَ مَلَائِكَةً بِدَرِيِّينَ وَأَرْبَعَةَ آلَافٍ مَلِكٍ هَبَطُوا يَرِيدُونَ الْقِتَالَ مَعَ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ، فَلَمْ يُوْذَنْ لَهُمْ فِي الْقِتَالِ فَهَمَّ عِنْدَ قَبْرِ

شُعْتُ غَيْرِ يَبْكُونَهُ الْيَوْمَ الْقِيَامَةِ ، وَرُئِيسُهُمْ مَلَكٌ  
يُقَالُ لَهُ : مَنْصُورٌ فَلَا يَزُورُهُ زَائِرٌ إِلَّا اسْتَقْبَلُوهُ وَلَا يُوَدِّعُهُ  
مَوْدِعٌ إِلَّا شَيَّعُوهُ وَلَا يَمْرُضُ مَرِيضٌ إِلَّا عَادُوهُ وَلَا يَمُوتُ  
مَيِّتٌ إِلَّا صَلَّوْا عَلَى جَنَازَتِهِ ، وَاسْتَغْفَرُوا لَهُ بَعْدَ مَوْتِهِ  
وَكَلُّهُمُ لَامٌ فِي الْأَرْضِ يَنْتَظِرُونَ قِيَامَ الْقَائِمِ إِلَى وَقْتِ خُرُوجِهِ ۚ

(کامل الزیارة)

ترجمہ :

آپ نے فرمایا: ”گو یا، میں دیکھ رہا ہوں کہ امام قائمؑ نجف کو فہم میں ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زرہ مبارک زینب تن کیسے ہوئے ہیں اور اس کو خواب کے ایک لباس سے ڈھلپے ہوئے ایک ایسے سرسئی گھوڑے پر سوار ہیں جس کی پیشانی پر ایک سفیدی لکیر ہے، آپ کو دیکھ کر سب لوگ یہ گمان کریں گے کہ یہ بھی ہمارے ہی اہل شہر میں سے ہیں۔ اتنے میں آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وہ علم مبارک لہرائیں گے جس کا چوب عرش کے چوبوں میں سے ایک ہے اسے دیکھ کر ہر مومن کا دل فولاد کی طرح مضبوط و قوی ہو جائے گا، اور اس کو چالیس مردوں کی طاقت ہو جائے گی، بلکہ جو مومن مرچا ہوگا وہ بھی اپنی قبر میں خوش ہو جائیگا وہ ایک دوسرے سے قبر میں ملاقات و زیارت کریں گے اور امام قائم علیہ السلام کے ظہور کی خوشخبری سنائیں گے، اور مبارکباد دیں گے۔ پھر آپ پر تیرہ ہزار اور تیس فرشتے نازل ہوں گے۔

میں نے عرض کیا: وہ سب کے سب فرشتے ہی ہوں گے ؟

آپ نے فرمایا: ہاں، وہ وہی فرشتے ہوں گے جو حضرت فوجؑ کے ساتھ سیفینہ میں تھے حضرت ابراہیمؑ کے ساتھ آگ میں ڈالے جانے کے وقت تھے، حضرت موسیٰؑ کے ساتھ بنی اسرائیل کے لیے دریا کو شگاف دیتے وقت تھے، حضرت عیسیٰؑ کے ساتھ آسمان پر اٹھاتے جانے کے وقت تھے اور چار ہزار وہ فرشتے ہوں گے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ اور تین سو تیرہ وہ فرشتے ہوں گے جو جنگ بدر میں شریک تھے، اور چار ہزار وہ فرشتے ہوں گے جو اس مقصد سے نازل ہوئے تھے کہ ہم حضرت امام حسین بن علیؑ کے ساتھ آپ کے دشمنوں سے جنگ کریں گے، مگر امام حسینؑ نے انھیں جنگ کی اجازت نہیں دی تھی، اور اب وہ آپ کی قبر پر بال پریشان، سروں پر خاک اڑاتے ہوئے

قیامت تک آنسو بہاتے رہیں گے جبکہ مردار کا نام منسوب ہے اور جو شخص آپ کی زیارت کے لیے آتا ہے یہ سب اس کا استقبال کرتے ہیں اور جب وہ وہاں سے زیارت کر کے رخصت ہوتا ہے تو یہ کچھ دور تک اس کے ساتھ جاتے ہیں، جب کوئی بیمار پڑتا ہے تو یہ اس کی عیادت کرتے ہیں، جب کوئی مرنے لگتا ہے تو یہ اس کی نماز جنازہ پڑھتے اور بعد موت اس کے لیے دعائے مغفرت بھی کرتے ہیں، اور یہ سب کے سب اسی سرزمین پر امام قائم علیہ السلام کے ظہور کے وقت کا انتظار کر رہے ہیں۔“

(کامل الزیارة)

غیبتہ نعمانی میں بھی عبد الواحد نے محمد بن جعفر سے، انھوں نے ابو جعفر محمد بن یونس سے، انھوں نے موسیٰ بن سعدان سے، انھوں نے عبد اللہ بن قاسم سے اور انھوں نے عمر بن ابان سے اسی کے مثل روایت کی ہے۔

اور ابن عقدہ نے علی بن حسن سے، انھوں نے حسن اور محمد بن علی بن یوسف سے، انھوں نے سعدان بن مسلم سے، اور انھوں نے ابن تغلب سے اسی کے مثل روایت کی ہے۔

### امام قائم کی نصرت غیر مسلم بھی کرینگے

(۴۹)

فضل نے علی بن حکم سے، انھوں نے مشتقی سے، انھوں نے ابو بصیر سے روایت کی ہے، ان کا بیان ہے کہ حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ:

قال: ”لَيَنْصُرَنَّ اللَّهُ هَذَا الْأَمْرَ مِنْ الْأَخْلَاقِ لَهُ ، وَلَوْ قَدْ جَاءَ

أَمْرًا لَقَدْ خَرَجَ مِنْهُ مَنْ هُوَ الْيَوْمَ مُقِيمٌ عَلَى عِبَادَةِ الْأَوْثَانِ“  
آپ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ حضرت صاحب الامرؑ کی نصرت ایسے لوگوں سے بھی کرے گا جن کا کوئی دین و مذہب نہ ہوگا، اور جب صاحب الامرؑ ظہور کریں گے تو ایسے لوگ بھی جو اب تک بت پرستی کرتے تھے وہ بت پرستی ترک کر کے آپ کے ساتھ ہو جائیں گے۔“

(غیبتہ طوسی)

### قبل از قیامت کوفہ میں مومنین کا اجتماع

(۵۰)

فضل نے حمزانی سے، انھوں نے محمد بن فضیل سے، انھوں نے اجماع سے روایت کی ہے کہ جب تک تمام مومنین کوفہ میں جمع نہ ہو جائیں گے قیامت نہیں آئے گی۔“

(غیبتہ طوسی)

## ۵۱) مومنین کا کوفہ میں اجتماع

(خط) فضل نے ابن غیر اود ابن بزیج سے، انھوں نے منصور بن یونس سے، انھوں نے اسماعیل بن جابر سے، انھوں نے ابو خالد کابل سے، اور ابو خالد نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر سے روایت کی ہے کہ:

قال: "اذا دخل القائم الكوفة لم يبق مؤمن الا وهو بها اويحى اليها وهو قول امير المؤمنين عليه السلام ويقول لاصحابه: "سيروا بنا الى هذه الطاغية فيسير اليه" (غنية طوسی) ترجمہ: "جب امام قائم علیہ السلام کوفہ میں نزول اجلال فرمائیں گے تو ہر مومن کوفہ میں یا تو پہلے سے ہوگا یا وہاں پہنچ جائے گا۔ چنانچہ حضرت امیر المومنین کے ارشاد کے بموجب حضرت امام قائم اپنے اصحاب سے فرمائیں گے اس سرکش و طاغی (سفیانی) سے جنگ کے لیے ہمارے ساتھ چلو۔" (غنیہ طوسی)

## ۵۲) کوفہ کی آبادی میں توسیع

رواة کی ایک جماعت نے تلکبری نے علی بن حبشی سے، انھوں نے جعفر بن محمد بن مالک سے، انھوں نے احمد بن ابو نعیم سے، انھوں نے ابراہیم بن صالح سے، انھوں نے محمد بن غزال سے، انھوں نے مفصل بن عمر سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام فرمایا: "ان قاسمنا اذا قام اشرفت الارض بنور ربها واستغنى العباد من ضوء الشمس ويعمر الرجل في ملكة حتى يولد له العت ذکر، لا يولد فيهم اثني ويبنى في ظهر الكوفة مسجداً له الف باب ويتصل بيوت الكوفة بنهر كربلاء والبحيرة حتى يخرج الرجل يوم الجمعة، على بغلة سفوار يريد الجمعة فلا يبدركما" (غنیہ طوسی) ترجمہ: "اسے فرمایا: ہمارے قائم جب ظہور کریں گے تو زمین اپنے پروردگار کے نور سے روشن ہو جائے گی اور بندگان خدا کو آفتاب کی روشنی کی ضرورت نہ رہے گی، انہی مملکت میں ہر ایک شخص اتنی طویل عمر پائے گا کہ ایک ایک فرد سے ہزار ہزار ایک ہزار ہزار پیدا ہوں گے، بیٹی پیدا نہ ہوگی۔ آپ مسجد کوفہ سے باہر ایک ایسی مسجد

تعمیر کریں گے جس کے ایہزار دروازے ہوں گے اور کوفہ کے مکانات نہر کربلا سے متصل ہو جائیں گے اور آبادی اتنی وسیع ہو جائے گی کہ اگر کوئی شخص ہزار جمعہ اپنے بغلہ (خچر) پر سوار ہو کر چلے تو اس کو نماز جمعہ نہیں ملے گی۔"

(غنیہ طوسی)

## ۵۳) لوگوں پر زبردست رقت طاری ہوگی

ابو محمد محمدی نے محمد بن علی بن فضل سے، انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے محمد بن ابراہیم بن مالک سے، انھوں نے ابراہیم بن بنان خثمی سے، انھوں نے احمد بن یحییٰ بن معمر سے، انھوں نے عمرو بن ثابت سے، انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے ایک طویل حدیث نقل کی ہے جس میں آپ نے فرمایا:

قال: "يدخل المهدي الكوفة وبها ثلاث رايات قد اضطربت بينهما، فتصولة فيدخل حتى يأتي المنبر ويخطب ولا يدرى الناس ما يقول من البكاء وهو قول رسول الله صلى الله عليه واله كافي بالحسين والحسين وقد قاده اها فيسملها الى الحسين فيبايعونه فاذا كانت الجمعة الثانية، قال الناس: يا بن رسول الله الصلوة خلفك تضاهاى الصلوة خلف رسول الله صلى الله عليه واله والمسلم لا يسعنا"

فيقول: آنا مناد لكم فيخرج الى الغري فيخط مسجداً له الف باب يسع الناس عليه اصيل ويبعث فيحفر من خلف قبر الحسين عليه السلام لسم نمرأ يجري الى الغريين حتى ينبذ في النجع ويعمل على فوهته قناطير وارجاء في السبيل، وكافي بالعجز وعلى رأسها مكتل فيه بر حتى تطحنه بكر بلاء

ترجمہ: آپ نے فرمایا: "جب حضرت امام مہدی علیہ السلام کوفہ میں داخل ہوں گے تو وہاں تین جگہ لہرا رہے ہوں گے، لوگ آپ کیلئے راستہ چھوڑ دیں گے اور آپ منبر پر جا کر خطبہ دیں گے اور لوگوں پر ایسی رقت طاری ہوگی کہ کسی کی کچھ میں نہ آئے گا کہ آپ کیا فرما رہے ہیں۔ پھر لوگ آپ کی بیعت کریں گے۔ جب دوسرا جمعہ آئے گا تو لوگ عرض کریں گے کہ: فرزند رسول! آپ کے پیچھے نماز ادا کرنا ایسا ہی ہے گویا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھنا ہے، مگر یہ مسجد اتنے بڑے مجمع کیلئے ناکافی ہے

آپ فرمائیں گے: ”اچھا، تو میں تم لوگوں کے لیے ایک دوسری مسجد کا انتظام کرتا ہوں۔  
یہ نہ ماکر: آپ کو نہ سے باہر نکلیں گے اور ایک ایسی مسجد کی تعمیر کے لیے زمین پر  
خطوط کھینچیں گے جس کے ایک ہزار باب ہوں گے جو اتنی وسیع ہوگی کہ  
تمام حج کے لیے کافی ہو جائے۔ پھر آپ آدمیوں کو بھیجیں گے کہ وہ قبر  
امام حسین علیہ السلام کی پشت کی طرف سے ایک نہر کھودیں، اور  
نخف و جیو کی طرف لیجائیں اور جہاں جہاں ضرورت ہو اسے پھینٹتے  
پل تعمیر کریں۔

اور گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ ایک بوڑھی عورت اپنے سر پر گہوڑے  
بھری ہوئی ٹوکری رکھے ہوئے آٹا پسوانے کے لیے کربلا جا رہی ہے۔“ (غیبۃ طوسی)

اعلام الوری اور کتاب الارشاد میں بھی عرو بن شمر نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام  
سے اسی کے مثل روایت بیان کی ہے۔

### مسجد سہلہ امام قائم کی قیام گاہ ہوگی

فضل نے عثمان بن عیسیٰ سے، انھوں نے صالح بن ابواسود سے اور انھوں نے حضرت  
ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ کے سامنے مسجد سہلہ کا ذکر ہوا تو آپ نے  
فرمایا: ”اَمَّا اِنَّهٗ مَنْزِلٌ صَاحِبِنَا اِذَا قَدَمَ بَاہِلُهٗ“

”مسجد سہلہ تو ہمارے صاحب الامر کی منزل ہوگی جب وہ اپنے  
اہل و عیال کو لے کر یہاں آئیں گے۔“ (غیبۃ طوسی)

کتاب کافی میں محمد بن یحییٰ سے، انھوں نے علی بن حسن سے، انھوں نے  
عثمان سے اسی کے مثل روایت کی ہے۔ (کافی)

### امام قائم کو سلام کرنے کا طریقہ

فضل نے ابن محبوب سے، انھوں نے عرو بن شمر سے، انھوں نے جابر سے اور  
جابر نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے آپ نے ارشاد فرمایا:  
”جب تم میں سے کوئی ہمارے قائم سے ملاقات کرے تو ان الفاظ میں اُن کو سلام کرے:  
”السَّلَامُ عَلَیْکُمْ يَا اَهْلَ بَیْتِ النَّبُوَّةِ، وَمَعْدِنُ الْعِلْمِ وَمَوْضِعُ الرِّسَالَةِ“ (غیبۃ طوسی)

### اصحاب امام قائم کی آزمائش

(۵۶)

فضل نے عبد الرحمن بن ابی ہاشم سے، انھوں نے علی بن ابی حمزہ سے، انھوں نے  
ابو بصیر سے، اور ابو بصیر نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ:  
قَالَ: ”اِنَّ اَصْحَابَ مَوْثِقِیْ اَبْتَلُوا بِنَهْرٍ وَهُوَ قَوْلُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ:  
(الابیہ) ”اِنَّ اللّٰهَ مُبْتَلِیْکُمْ بِنَهْرٍ“ (بقرہ آیت ۲۴۹)  
وَاِنَّ اَصْحَابَ الْقَائِمِ یَبْتَلُوْنَ بِمِثْلِ ذَٰلِکَ۔“

ترجمہ: آپ نے فرمایا: ”حضرت موسیٰ علیہ السلام کے اصحاب کو ایک نہر کے ذریعے سے آزمایا گیا  
تھا۔ چنانچہ اللہ صاحب عزت و بزرگی کا ارشاد ہے:  
”ترجمہ آیت: ”بیشک اللہ تعالیٰ تم کو ایک نہر کے ذریعے سے آزمائے گا۔“ (بقرہ ۲۴۹)  
اور یقیناً اصحاب امام قائم علیہ السلام بھی اسی طرح آزمائے جائیں گے۔“  
(غیبۃ طوسی)

علی بن حسین نے محمد بن عطاء سے، انھوں نے محمد بن حسن رازی سے  
انھوں نے محمد بن علی کوفی سے، اور انھوں نے ابن ابی ہاشم سے اسی  
کے مثل روایت بیان کی ہے۔ (غیبۃ طوسی)

### مسجد الحرام اور مسجد الرسول کی دوبارہ تعمیر

(۵۷)

فضل نے عبد الرحمن بن ابی ہاشم سے، انھوں نے ابن ابی حمزہ سے، انھوں نے ابو بصیر سے  
اور انھوں نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے:  
قَالَ: ”الْقَائِمُ یَسْهَمُ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ حَتّٰی یُرِدَّہٗ اِلٰی اَسَاسِہٖ وَمَسْجِدَ  
الرَّسُولِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اِلٰی اَسَاسِہٖ وَیُرِدُّ الْبَیْتَ اِلٰی مَوْضِعِہٖ  
وَاقَامَ عَلٰی اَسَاسِہٖ وَقَطَعَ اَیْدِیَ بَنِی شَیْبَۃ السُّرَّاقِ وَ  
عَلَّقَہَا عَلٰی الْکَعْبَۃِ۔“

ترجمہ: آپ نے فرمایا: ”امام قائم، مسجد الحرام اور مسجد رسولؐ دونوں کو منہدم کرا کے دوبارہ ان دونوں  
کو ان کی اصل بنیادوں پر تعمیر کرائیں گے، اور بنی شیبہ کے ہاتھ قلم کریں گے  
اور اسے کعبہ پر لٹکائیں گے، کیونکہ کعبہ کے چور ہیں۔“

(غیبۃ طوسی)



## ۵۸) وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِينَ کی تفسیر

فضل نے علی بن حکم سے، انھوں نے سفیان جریری سے، انھوں نے ابوصادق سے، انھوں نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ:  
قال: "دولتنا آخر الدُّول ولن يبقی اهل بیت لِمِسم دولة الا ملكوا قبلنا لئلا يقولوا اذا رأوا سيوتنا: اذا ملكنا سرنا مثل سيرة هؤلاء وهو قول الله عز وجل:

الآية: "وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِينَ" (سورہ اعراف ۱۲۸)  
ترجمہ: (اور عاقبت تو پر ہیزگاروں کے لیے ہے)

ترجمہ روایت: "آپ نے فرمایا: ہمارا عہد حکومت تو سب کے بعد ہی آئے گا، ہم قبل ہر خاندان اور قبیلہ کو حکومت کرنے کا موقع دیا جا چکے گا تاکہ ہمارے دور حکومت کو دیکھ کر کوئی یہ نہ کہہ سکے کہ اگر ہمیں حکومت کرنے کا موقع ملا ہوتا تو ہم بھی ایسا ہی طریقہ اختیار کرتے۔ چنانچہ اللہ عزوجل کا ارشاد ہے "وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِينَ" (سورہ قصص آیت ۷۷)

## ۵۹) نیا نظام حکومت

فضل نے عبدالرحمان بن ابوباشم اور حسن بن علی سے، انھوں نے ابو حذیفہ سے اور انھوں نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا: "اذا قام القائم جاء بأمر غير الحق كان" ترجمہ: "جب امام قائم ظہور کریں گے تو وہ ایسا نظام حکومت لائیں گے جو اس قبل نہ ہوگا"

## ۶۰) حدیث امیر المومنین کا ایک جزو

فضل نے علی بن حکم سے، انھوں نے ربیع بن محمد مسلمی سے، انھوں نے سعد بن طریف سے، انھوں نے اصبع بن نباتہ سے، اور انھوں نے امیر المومنین سے روایت کی ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا:

قال: "حتى انتهى الى مسجد الكوفة وكان مبيتاً بخزوف ودنان وطين

فقال: "وبيل لمن هدمك وبيل لمن سبّل هدمك وبيل لبانيك بالطبخ، المغيرة قبله نوح، طوبى لمن شهد هدمك مع قائم اهل بيتي اولئك خيار الامة مع ابرار المعترة"

آپ نے ایک طویل حدیث میں فرمایا: "جب امام قائم مسجد کوفہ پہنچیں گے جسکی چہار دیواری اُس وقت پختہ اینٹوں اور گارے سے بنی ہوگی تو اسے دیکھ کر فرمائیں گے: ویل ہو اس کے لیے جس نے تجھے شہید کیا، ویل ہو اس کے لیے جس نے تیرے انہدام میں آسانی فرمائی، اور ویل ہو اس کے لیے جس نے تجھے پختہ اینٹوں سے بنایا، اور حضرت نوح کے قبلہ کو بدلا، اور خوش نصیب وہ لوگ ہونگے جو میرے اہل بیت کے امام قائم کے ساتھ انہدام کا مشاہدہ کریں گے وہی لوگ بہترین امت ہیں جو عترت ابرار کے ساتھ ہوں گے۔" (غیبۃ طوسی)

## ۶۱) مسجد کوفہ کی از سر نو تعمیر

فضل نے عبدالرحمان بن ابوباشم سے، انھوں نے علی بن ابو حمزہ، انھوں نے ابو بھر سے روایت کی ہے اور ابو بھر کی ایک طویل حدیث کو یہاں مختصراً بیان کرتے ہیں کہ:

قال: "اذا قام القائم دخل الكوفة وامر بهدم المساجد الاربعة حتى يبلغ اساسها ويصيرها عريشاً كعريش موسى ويكون المساجد كلها جثاء لا شرف لها كما كان على عهد رسول الله صلى الله عليه و يوسع الطريق الاعظم فيصير ستين ذراعاً ويهدم كل مسجد على الطريق، ويسد كل كوة الى الطريق وكل جناح وكنيف وميزاب الى الطريق ويأمر الله الفلك في زمانه فيبطل في دوره حتى يكون يوم في ايامه عشرة ايام والشهر عشرة (الشهر والسنة عشرة سنين من سنينكم)

ثم لا يلبث الا قليلاً حتى يخرج عليه مائة الف من اهل الموالي سبعة الف الف من اهل الموالي فيقتلهم يا عثمان! فيدعوا رجلاً من الموالي فيقتله سيفه

فیخرج الیہم فیقتلہم حتی لا یبقی منهم احد ثم یتوجہ  
الی کابل شاہ وہی مدینۃ لم یفتحہا احد قط غیرہ  
فیفتحہا ثم یتوجہ الی الکوفۃ ، فینزلہا ویکون دارہ  
و یمہرج سبعین قبیلۃ من قبائل العرب -  
و فی خبر آخر آتہ یفتح قسطنطینیۃ والرومیۃ وبلاد  
و بلاد الصین -

ترجمہ : ” جب امام قائم علیہ السلام کا ظہور ہوگا اور وہ کوفہ میں نزولِ اجلال فرمائیں  
گے تو چاروں مسجدوں کو دنیا دہانک منہدم کر دینے کا حکم دیں گے اور حضرت  
موسیٰ کے عرش کی طرح اس پر عرشہ صائبان بنادیں گے۔ کیونکہ مسجدوں  
کی ایسی تعمیریں کوئی شرت نہیں، عہدِ رسولؐ میں جیسی مسجدیں تھیں ویسی  
ہی بنائیں گے اور شاہراہوں کو اتنا چوراہا کشادہ کریں گے کہ ان کا عرض شاٹھ  
ہاتھ ہو جائے، راستے میں جو مسجدیں پڑیں گی ان کو منہدم کر دیں گے، راستے کی طرف  
کھلا ہوا سر روشن دان، چیمچے، پرزائے اور بیت الخلاء کو بند کر دیں گے اور اللہ تعالیٰ  
آسمان کو حکم دے گا کہ وہ ان کے دو حکومت میں اپنی گردش کو کم کرنے، چنانچہ اس وقت کا ایک دن تھا کہ  
وہ دن، ایک ہینہ دس ہینوں اور ایک سال تھارے دس سال کے برابر ہوں گے۔  
تھوڑے ہی دنوں بعد ان پر دس ہزار مار تین رسید و سرکہ سے  
خروج کریں گے اور ان کا نعرہ یا عثمانؓ ! یا عثمانؓ ہوگا۔ تو آپ اپنے  
موالیوں میں سے ایک کو بلا کر اس کی کمز میں اپنی تلوار حمل کر دیں گے وہ  
اکھیلایں ان سب کو قتل کر دے گا، ان میں سے کوئی ایک فرد بھی نہ بچے گا  
پھر آپ کابل شاہ کا رخ کریں گے، یہ وہ شہر ہے جسے آج تک کسی  
نے فتح نہیں کیا۔ آپ ہی اس کو فتح کریں گے، اس کے بعد آپ کوفہ واپس تشریف  
لائیں گے اور وہاں منزل فرمائیں گے اور عرب کے ستر قبیلوں کو ترویج کریں گے۔  
(غیبۃ طوسی)

اور ایک دوسری روایت میں ہے کہ آپ قسطنطینیہ اور روم اور چین کے

شہروں کو بھی فتح کریں گے۔

### ۹۲) اہل عرب کیلئے بدترین دور ؟

فضل نے علی بن اسباط سے، انھوں نے اپنے والد اسباط بن سالم سے، انھوں نے  
موسیٰ ابار سے، اور موسیٰ ابار نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ :  
” اِنَّہ قال : ” اتق العرب فان لهم خسر سوء اما انہ لم یخرج مع القائم  
منہم واحد “

آپؑ نے فرمایا ” اہل عرب کو ڈرنا چاہیے کیونکہ ان کے لیے وہ بہت بُرا زمانہ آنے والا ہے  
اس لیے کہ امام قائمؑ کے ساتھ ان میں سے کوئی فرد واحد بھی خروج نہ کرے گا۔“  
(غیبۃ طوسی)

### ۹۳) امام قائمؑ کے اصحاب جوان ہونگے

فضل نے عبد الرحمن بن ابی اسلم سے، انھوں نے عمرو بن ابی المقدام سے، انھوں نے  
عمران بن ظبیان سے، انھوں نے حکیم بن سعد سے، اور انھوں نے حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام سے  
روایت کی ہے کہ :

قال : ” اصحاب المہدی شباب لا کسول فیہم الا مثل کمل العین و  
الملح فی الزاد و اقل الزاد الملح “

آپؑ نے ارشاد فرمایا : ” امام مہدی کے اصحاب سب جوان ہوں گے، ان میں بوڑھا کوئی نہ ہوگا  
مگر بہت ہی کم جیسے آنکھ میں سرمہ یا جیسے کھانے میں نمک اور ظاہر ہے کہ کھانے  
میں سب سے کم چیز تو نمک ہی ہوتا ہے۔“  
(غیبۃ طوسی)

غیبۃ نعمانی میں علی بن حسین سے، انھوں نے محمد بن یحییٰ سے، انھوں نے محمد بن  
حسن رازی سے، انھوں نے محمد بن علی کوفی سے، انھوں نے عبد الرحمن بن  
ابی اسلم سے اس کے مثل روایت کی ہے۔ (غیبۃ نعمانی ص ۱۹۱، غیبۃ شیخ ص ۱۹۵)

### ۹۴) بیعت امام درمیان رکن و مقام

فضل نے احمد بن عمر بن مسلم سے، انھوں نے حسن بن عقیبہ بنی سے، انھوں نے  
ابو اسحاق البناؤ سے، انھوں نے جابر بن جعفر سے روایت کی ہے، اور جابر کا بیان ہے کہ حضرت  
ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام نے حضرت امام قائم علیہ السلام کے بارے میں ارشاد فرمایا :

قال: "ببائع القائم بين الركن والمقام ثلاثمائة ونيّف  
عدّة اهل بدر، فيهم النجباء من اهل مصر و  
الابصال من اهل الشام والاختيار من اهل العراق  
فيقيم ما شاء الله ان يقيم."

آپ نے فرمایا: "حضرت امام قائم علیہ السلام کی بیعت رکن و مقام کے درمیان اصحاب  
کی تعداد کے برابر تین سو تیرہ آدمی کریں گے جنہیں کچھ شرفائے اہل مفر  
کچھ ابدال اہل شام اور اہل عراق کے نیک لوگ ہوں گے اور جب اللہ  
چاہے گا وہاں سے خروج کریں گے۔" (غیبہ طوسی)

### ④۵ "يَا تَبِكُمْ اللَّهُ... کی تفسیر

فضل نے محمد بن علی سے، انھوں نے وریب بن حفص سے، انھوں نے ابو بصیر سے  
اور ابو بصیر نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ:  
قال: "كان امير المؤمنين يقول: لا يزال الناس ينقصون حتى لا  
يقال: الله: فاذا كانت ذلّت ضرب يحسوب الدين بذنبه  
فيبعث الله قوماً من اطرافها ويجيئون قزعا كقزع الخريف  
والله اتي لا عرفهم واعرف اسماءهم وقبائلهم واسم  
اميرهم، وهم قوم يحملهم الله كيمت شاء من القبيلة الجل  
والرجلين حتى بلغ تسعة - فيثوافون من الافاق ثلاثمائة  
وثلاثة عشر رجلاً عدّة اهل بدر وهو قول الله تعالى:  
(الآية: ) "وَاَيْنَمَا تَكُونُوا يَأْتِ بِكُمُ اللَّهُ جَمِيعًا اِنَّ اللَّهَ  
عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ" (سورة بقرہ آیت ۱۴۸)

حتى ان الرجل ليحبنى فلا يحل جوبه حتى يبلغه الله  
ذلك" (غیبہ طوسی)

آپ نے فرمایا "حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام فرمایا کرتے تھے کہ لوگ گھٹتے گھٹتے  
اتنے ہو جائیں گے کہ اللہ کا نام تک لینے والا کوئی نہ رہے گا تو اس وقت  
دین کا سردار اٹھ کھڑا ہوگا اور اللہ تعالیٰ اطراف و جوانب سے ایک گروہ  
کو بھیجے گا جو موسم برسات کے بادلوں کے ٹکڑوں کی طرح اگر جمع ہو جائیگی

اور خدا کی قسم میں یہ بھی جانتا ہوں کہ ان کے نام کیا ہیں، وہ کس قبیلے سے  
ہوں گے، ان کے سردار کا کیا نام ہوگا اور اللہ جس طرح چاہے گا انہیں  
اٹھائے گا، کسی قبیلے سے ایک، کسی سے دو، کسی سے تین، کسی سے چار کسی  
سے پانچ کسی سے چھ، کسی سے سات، کسی سے آٹھ اور کسی سے نو۔ اس طرح  
وہ اہل بدر کی تعداد کے برابر تین سو تیرہ جمع ہو جائیں گے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ  
ارشاد فرماتا ہے:

ترجمہ آیت: "جہاں کہیں بھی تم ہو گے اللہ تم کو ایک جگہ جمع کر دے گا۔ بیشک  
اللہ ہر شے پر قدرت رکھتا ہے۔" (سورة بقرہ ۱۴۸)

### ہم سے جنگ کرنے والا دجال کا ساتھی

④۶

حضرت امام علی رضا علیہ السلام نے اپنے آباؤ کے کرام سے روایت کی ہے کہ حضرت  
علی بن ابی طالب علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:  
قال: "من قاتلنا في آخر الزمان فكَأَنَّمَا قَاتَلَنَا مع الدَّجَالِ"  
قال ابو القاسم طائي: سألتُ عليَّ بن موسى الرضا عليه السلام عن قاتلنا  
في آخر الزمان؟  
قال: "من قاتل صاحب عيسى بن مريم وهو المهدي عليه السلام -"  
ترجمہ: "جو شخص آخری زمانے میں ہم سے جنگ کرے گا، وہ گویا دجال کے ساتھ  
ہو کر ہمارے ساتھ جنگ کرے گا۔"

ابو القاسم طائی نے کہا کہ میں نے حضرت امام علی بن موسیٰ الرضا علیہ السلام سے دریافت کیا  
کہ آخر زمانہ میں آپ حضرات میں سے کس سے جنگ کرے گا؟  
آپ نے فرمایا: حضرت عیسیٰ بن مریم کے ساتھی یعنی امام مہدی علیہ السلام سے جنگ کرے گا  
(صیغۃ الرضا)

### زادِ سفر کے بڑے حجرونی ساتھ ہوگا

④۷

ابو سعید خراسانی نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا کہ:  
آپ نے اپنے پیرو بزرگوار سے روایت کی ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا کہ:  
"اذا قام القائم بمكة و اراد ان يتوجه الى الكوفة نادى مناديه"

”أَلَا لَا يَحْمِلُ أَحَدٌ مِنْكُمْ طَعَامًا وَلَا شَرَابًا وَيَحْمِلُ حِمْلَ مَوْتِي  
الَّذِي انْبَجَسَتْ مِنْهُ اثْنَتَى عَشْرَةَ عَيْنًا فَلَا يَنْزِلُ مِنْزِلًا  
إِلَّا نَصِبَهُ ، فَاِنْ بَجَسَتْ مِنْهُ الْعَيْنُ فَمَنْ كَانَ جَانِبًا شَبِيعَ  
وَمَنْ كَانَ ظَهْرًا رَوَى فَيَكُونُ زَادَهُمْ حَتَّى يَنْزِلُوا النَّجَفَ مِنْ  
ظَاهِرِ الْكُوفَةِ ، فَذَا انْزَلُوا ظَاهِرَهَا انْبَعَثَ مِنْهُ الْمَاءُ وَاللَّبَنُ  
دَائِمًا ، فَمَنْ كَانَ جَانِبًا شَبِيعَ وَمَنْ كَانَ عَطَشًا نَأَى رَوَى .“

ترجمہ: ”آپؐ نے فرمایا: امام قائمؑ مکہ میں ظہور فرمائیں گے اور وہاں سے کوفہ جانے کا ارادہ کریں گے تو آپ کا ایک منادی نداء دے گا: ”آگاہ ہو جاؤ، جو شخص ہمارے ساتھ چلنے کا ارادہ رکھتا ہے وہ اپنے ہمراہ کوئی کھانے یا پینے کی چیز نہ لے جائے“ اور آپ اپنے ساتھ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا وہ حجر (پتھر) رکھ لیں گے جس سے بارہ چشتے پھوٹ نکلے تھے، اور جب کسی منزل پر قیام کریں گے تو اُسے ایک جگہ نصب کر دیں گے پھر اس سے مختلف چشتے پھوٹ نکلیں گے، جو بھوکا ہوگا وہ اس سے شکم سیر ہوگا جو پیاسا ہوگا اُس سے اُس کی پیاس بجھے گی اور یہی اُن لوگوں کے لیے زادِ سفر ہوگا، یہاں تک کہ آپ اُن سب کو لیکر نجف کوفہ کے باہر منزل فرمائیں، اور وہاں بھی اُس سے مسلسل پانی اور دودھ جاری رہے گا جس سے بھوکے شکم سیر ہوں گے اور پیاسے اپنی تشنگی بجھائیں گے۔“ (الخروج والجرار)

### ۶۸) بیمار شفا پائیں گے

محمد بن عبد الحمید سے روایت ہے، اُنھوں نے ابو جہید سے، اُنھوں نے ابو بکر حفصی سے اور اُنھوں نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ:

قال: ”مَنْ ادْرَكَ قَائِمَ اَهْلِ بَيْتِي مِنْ ذِي سَاعَةِ بَرٍّ أَوْ مِنْ ذِي ضَعْفٍ قَوِيٍّ“

آپؐ نے فرمایا: ”جو شخص ہم اہلبیت کے قائم سے ملاقات کرے گا، اگر بیمار ہوگا تو شفا یاب ہوگا اور جو کمزور و ناتوان ہوگا وہ قوی و طاقت ور ہو جائے گا۔“ (الخروج والجرار)

### ۶۹) اصحاب قائم کیسے ہوں گے؟

ابو بکر حفصی نے عبد الملک بن اعین سے روایت کی ہے کہ ایک مرتبہ میں حضرت ابو جعفر

امام محمد باقر علیہ السلام کی مجلس سے اٹھا تو اپنے ہاتھ کا سہارا لیکر اٹھا اور اپنی کمزوری و ناتوانی پر روپڑا، پھر عرض کیا: (فرزندِ رسولؐ!) مجھے تو متنا ہے کہ صاحب الامرؑ کا دور آجائے تو میں طاقتور اور قوی ہو جاؤں۔

فقال: ”أَمَّا تَرْضَوْنَ أَنَّ اَعْدَاءَكُمْ يَقْتُلُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا وَأَنْتُمْ آمِنُونَ فِي بَيْوتِكُمْ إِنَّهُ لَوْ كَانَ ذَلِكَ أُعْطِيَ الرَّجُلُ مِنْكُمْ قُوَّةَ اَرْبَعِينَ رَجُلًا ، وَجَعَلَ قُلُوبَكُمْ كَزُبُرِ الْحَدِيدِ ، لَوْ قَدْ فْتَمَّ بِهَا الْجِبَالُ فَلَقَتَهَا وَأَنْتُمْ قَوَّامُ الْأَرْضِ وَخَرَّ اَسْنَاهَا .“

آپؐ نے فرمایا: ”کیا تم لوگ اس بات پر راضی نہیں ہو کہ تمہارے دشمن خود ہی آپس میں ایک دوسرے کو قتل کریں اور تم لوگ امن و سکون سے اپنے گھروں میں بیٹھے رہو، اور اگر جنگ کا موقع آجائے تو تم میں سے ہر شخص کو چالیس مردوں کی طاقت عطا کر دی جائے گی اور تمہارے دل فولاد کے مانند ایسے بنا دیے جائیں گے کہ اگر تم ارادہ کرو تو پہاڑ کے بھی ٹکڑے ٹکڑے کر دو۔ تم ہی لوگ تو زمین کا انتظام چلاؤ گے اور اس کے خزانہ دار بنو گے۔“ (الخروج والجرار)

کافی میں محمد بن یحییٰ نے ابن عیسیٰ سے، اُنھوں نے ابو ہریری سے، اُنھوں نے فضالہ سے، اُنھوں نے ابن عمر سے، اُنھوں نے حفصی سے اسی کے مثل روایت کی ہے۔ (کافی)

### ۷۰) ہمارے شیعوں کے اوصاف ✓

محمد بن عیسیٰ نے صفوان سے، اُنھوں نے عمرو بن شمر سے، اُنھوں نے جابر سے، جابر نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے، آپؐ نے فرمایا:

قال: ”إِنَّ اللَّهَ نَزَعَ الْخَوْفَ مِنْ قُلُوبِ شِيعَتِنَا وَاسْكَنَهُ قُلُوبِ اَعْدَائِنَا فَوَاحِدُهُمْ اَمْضَى مِنْ سَنَانٍ وَأَجْرِي مِنْ بَيْتٍ يَطْعَنُ عِدَّةً بِرُمَحِهِ وَيَضْرِبُهُ بِسَيْفِهِ وَيَدُوسُهُ بِقَدَمِهِ .“

آپؐ نے فرمایا: ”(ظہور قائمؑ کے بعد) اللہ تعالیٰ ہمارے شیعوں کے دلوں سے خوف نکال دیا اور ہمارے دشمنوں کے دلوں میں خوف جاگزیں کر دیا۔ ہمارے ان شیعوں میں ہر ایک نیزے سے زیادہ تیز اور شیر سے زیادہ جرات مند ہوگا، اپنے دشمنوں پر نیزے سے وار کرے گا، اپنی تلوار سے اس کے ٹکڑے کرے گا اور اپنے پاؤں کے نیچے اسے مسل دے گا۔“ (الخروج والجرار)

## ۴۱) امام قائم کی سیما

محمد بن عیسیٰ نے صفوان سے، انھوں نے مثنیٰ سے، انھوں نے ابو خالد کابلی سے، اور انھوں نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے:

قال: "اذا قام قائمنا وضع يده على رؤس العباد فجمع به عقولهم واكمل به اخلاقهم"

آپ نے فرمایا: "جب ہمارا قائم ظہور کرے گا تو جس شخص کے سر پر (ہاتھ پھیر دیں یا ہاتھ رکھ دیں گے تو ان کی عقلیں درست اور اخلاق کامل ہو جائیں گے۔" (الخروج والبراج)

## ۴۲) شیعوں کی قوتِ سماعت و بصارت

ایوب بن نوح نے عباس بن عامر سے، انھوں نے ربیع بن محمد سے، انھوں نے ابو ربیع شامی سے روایت کی ہے، اور ابو ربیع شامی کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا:

يقول: "ان قائمنا اذا قام مد الله لشيعةنا في اسماعهم وابصارهم حقاً (لا) يكون بينهم وبين القائم برید يكلمهم فيسمعون وتنبظرون اليه دهورى مكانه"

آپ فرماتے تھے کہ "جب ہمارے قائم کا ظہور ہوگا تو اللہ تعالیٰ ہمارے شیعوں کی قوتِ سماعت اور قوتِ بصارت میں اتنا اضافہ کر دے گا کہ ان لوگوں اور امام قائم کے درمیان قاصد کی ضرورت نہ رہے گی، امام اپنے مقام پر بیٹھے بیٹھے جو کچھ فرمائیں گے وہ یہ لوگ سنیں گے اور جب نظر اٹھائیں گے تو اپنے امام کی زیارت کریں گے۔" (الخروج والبراج)

\* کتاب کافی میں ابو علی اشعری نے حسن بن علی کوئی سے، انھوں نے عباس بن عامر سے اسی کے مثل روایت کی ہے۔ (کافی)

## ۴۳) پورا علم ستائیس حروف پر مشتمل ہے جنہیں...

موسیٰ بن عمر نے ابن محبوب سے، انھوں نے صالح بن حمزہ سے، انھوں نے ابان سے اور

ابان نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ:

قال: "العلم سبعة وعشرون حرفاً فجميع ما جارت به الرسل حروف فلم يعثر الناس حتى اليوم غير الحرفين فاذا قام قائمنا اخرج الخمسة والعشرين حرفاً فبثها في الناس وضم اليها الحرفين حتى يثبتها سبعة وعشرون حرفاً"

آپ نے فرمایا: "علم ستائیس حروف پر مشتمل ہے، تمام انبیاء و رسل جو کچھ لائے وہ صرف دو حروف ہی اور تمام لوگ دو حروف سے زیادہ کچھ نہیں جانتے۔ جب حضرت امام قائم علیہ السلام ظہور کریں گے تو باقی پچیس حروف کو ظاہر کریں گے اور اسے دو حروف میں ملا دیں گے اور پورے ستائیس حروف کے علم کو پھیلانے لیں گے۔" (الخروج والبراج)

## ۴۴) امام قائم کے فیصلے

سعد بن یقطنی سے، انھوں نے صفوان سے، انھوں نے ابو علی خراسانی سے، اور انھوں نے ابان بن تغلب سے، ابان نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا:

"كأني بطائر ابيض فوق الحجر فيخرج من تحته رجل يحكم بين الناس بحكم آل داود وسليمان لا يبتغي بئنة"

"گو یا میں ایک سفید طائر کو دیکھ رہا ہوں جو حجر اسود پر بیٹھا ہوا ہے اور اس کے نیچے سے ایک شخص ظاہر ہوا ہے جو لوگوں کا فیصلہ بالکل آل داود و سلیمان کے مانند کر رہا ہے اور کسی سے ثبوت نہیں طلب کر رہا ہے۔" (الخروج والبراج)

## ۴۵) امام قائم کے لشکر کی روانگی

حمال نے ثعلبہ سے، انھوں نے ابو بکر حفصی سے، اور انھوں نے حضرت ابو جعفر محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے:

قال: "كأني بالقائم علي السلام على نجف الكوفة وقد سار اليها من مكة في خمسة آلاف من الملائكة جبريل عن يمينه وميكائيل عن شماله والمؤمنون بين يديه"

و هو يفرق الجنود في البلاد (الارشاد)

آپؐ نے فرمایا: ”گو یا میں دیکھ رہا ہوں کہ امام قائم علیہ السلام مکہ سے نجف کو تشریف لائے ہیں اور آپ کے چلو میں پانچ ہزار ملائکہ ہیں حضرت جبریلؑ آپ کے دہانے جانب اور حضرت میکائیلؑ بائیں جانب ہیں اور مومنین آگے آگے ہیں اور وہ حضرت اپنے لشکر مختلف مالک کی طرف روانہ کر رہے ہیں۔“ (الارشاد)

### بیرون کوفہ ایک مسجد کی تعمیر

جس میں ایک ہزار دروازے ہوں گے

(۴۶)

مفضل سے روایت ہے کہ میں نے خود

حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا:  
 يقول: ”إِذَا قَامَ قَائِمُ آلِ مُحَمَّدٍ بَنَى فِي ظَهْرِ الْكُوفَةِ مَسْجِدًا لَهُ  
 الْفَتْحُ بَابٌ وَاتَّصَلَتْ بِبُيُوتِ الْكُوفَةِ بِسُورٍ كَرِيمَةٍ“  
 آپ فرما رہے تھے کہ ”جب امام قائم آل محمدؑ ظہور کریں گے تو آپ بیرون کوفہ ایک ایسی  
 مسجد تعمیر کریں گے جس میں ایک ہزار دروازے ہوں گے اور کوفہ کی عارتیں  
 اور کربلا کی نہر متصل ہو جائیں گی۔“ (الارشاد)

### آپؐ کے دور حکومت میں کوئی حاجتمند نہ ہوگا

(۴۷)

عبد الکریم خثعمی سے روایت ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے  
 دریافت کیا کہ حضرت امام قائم علیہ السلام کتنے عرصے تک حکومت کریں گے؟  
 فقال: سبع سنين، يطول الايام والليالي حتى تكون السنة  
 من سنين مائة وعشرين سنين من سنينكم فيكون (سنو)  
 ملكه سبعين سنة من سنينكم هذه۔“  
 واذا آن فيا مه مطر الناس جمادى الآخرة وعشرة ايام  
 من رجب، مطرا لم تر الخلق مثله فينبت الله به  
 لحوم المؤمنين وابدانهم في قبورهم وكأني انظر اليهم  
 مقبلين من قبل جهنم ينفضون شعورهم من التراب  
 وروى المفضل بن عمر قال سمعت ابا عبد الله عليه السلام يقول:  
 ”ان القائم اذا قام اشرفت الارض بنور ربها واستغنى العباد“

عن ضوء الشمس، وذابت الظلمة ويعمر الرجل  
 في ملكه حتى يولد له الف ذكر لا يولد فيهم انثى و  
 وتظهر الارض كنوزها حتى تراها الناس على وجوهها و  
 يطلب الرجل منكم من يصله بماله وبأخذ من زكاة  
 لا يوجد أحد يقبل منه ذلك استغنى الناس بما  
 رزقهم الله من فضله۔“

ترجمہ: آپؐ نے فرمایا: ”سات سال (حکومت کریں گے) مگر اُس زمانے میں دن و رات اس قدر  
 طویل کر دیے جائیں گے کہ اُس وقت کا ایک سال تمہارے آجکل کے دس سال  
 کے برابر ہوگا اور اس طرح آپ کے سات سال کی حکومت تمہارے آجکل کے  
 ستر سال کے برابر ہوگی۔“

اور جب قیامت کے آنے کا وقت قریب ہوگا تو جمادی الآخر سے لیکر رجب  
 رجب تک ایسی بارش ہوگی کہ لوگوں نے ایسی بارش کبھی نہ دیکھی ہوگی۔ اُس  
 بارش میں مومنین کے (مردہ) ابدان اور گوشت کو ان کی قبور میں اللہ تعالیٰ  
 پیدا کر دے گا۔ اور میں دیکھ رہا ہوں گویا مومنین اپنی قبروں سے مٹی جھاڑتے  
 ہوئے سر نکال رہے ہیں۔

نیز مفضل بن عمر نے روایت کی ہے کہ میں نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادقؑ  
 کو فرماتے ہوئے سنا: آپؐ نے فرمایا:

”جب بلائیں ہمارا قائم ظہور کرے گا تو زمین اپنے پروردگار کے نور سے  
 ضیا بار اور جگہ گاٹھے گی اور لوگوں کو آفتاب کی روشنی کی ضرورت نہ رہے گی  
 لوگ اس سے مستغنی ہو جائیں گے، دنیا سے تاریکی دور ہو جائے گی آپکی حکومت  
 میں ایک ایک شخص کی عمر اتنی طویل ہوگی کہ اُس سے ایک ایک ہزار روپے  
 پیدا ہوں گے اور لوگ کوئی پیدا نہ ہوگی۔ زمین اپنے خزانے اگل دے گی، اور  
 لوگ ان خزانوں کو روئے زمین پر مشاہدہ کریں گے۔ اور لوگ تلاش کریں گے  
 کہ کوئی ایسا نادار شخص مل جائے جس کے ساتھ مالی سلوک کیا جائے، کوئی زکوٰۃ  
 کی رقم لینے والا شخص نہ ملے گا، سب غنی ہوں گے اور اللہ نے جو رزق انکو  
 عطا فرمایا ہے وہ اس کی وجہ سے کسی قسم کے مال یا امداد کے حاجتمند نہ  
 ہوں گے۔“ (الارشاد)

(۷۸)

## جبریل سب پہلے بیعت امام کری گے

مفضل بن عمر سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادقؑ کو فرماتے ہوئے سنا:

يقول: "إِذَا أَمَرَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لِلْقَائِمِ فِي الْخُرُوجِ، صَعِدَ الْمَنْبَرُ وَدَعَا النَّاسَ إِلَى نَفْسِهِ وَنَاشَدَهُمْ بِاللَّهِ وَدَعَاَهُمْ إِلَى حَقِّهِ وَانْ يَسِيرُوا فِيهِمْ بِسَيَرَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَعْمَلُوا فِيهِمْ بِعَمَلِهِ، فَيَبْعَثَ اللَّهُ جَلَّ جَلَالُهُ جَبْرِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ حَتَّى يَأْتِيَهُ فَيَنْزِلَ عَلَى الْحَطِيمِ ثُمَّ يَقُولُ لَهُ: الْإِلَهِ شَيْءٌ تَدْعُو؟ فَيُخْبِرُهُ الْقَائِمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَيَقُولُ جَبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنَا أَوَّلُ مَنْ يَبَايِعُكَ ابْطِ يَدُكَ، فَيَسْجُ عَلَى يَدِهِ، وَقَدْ دَاوَاهُ ثَلَاثُمِائَةٍ وَبُضْعَةُ عَشْرِ رَجُلًا فَيُبَايِعُونَهُ وَيَقِيمُ بِمَكَّةَ حَتَّى يَأْتِيَ أَصْحَابَهُ عَشْرَةَ آلَافٍ أَنْفُسٍ ثُمَّ يَسِيرُ مِنْهَا إِلَى الْمَدِينَةِ" (الارشاد)

آپ نے فرمایا: "جب اللہ عزت و جلالت والا امام قائم علیہ السلام کو اذن ظہور فرمائیگا تو آپ منبر پر نشرین بیجائیں گے اور لوگوں کو اپنی طرف دعوت دیں گے اور اللہ کا واسطہ دیکر لوگوں کو اپنے حق کی طرف بلائیں گے اور انھیں بتائیں گے کہ ہم تم لوگوں کے ساتھ وہ سیرت اختیار کریں گے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ کی سیرت تھی اور وہی عمل کریں گے جو رسول اللہ کا عمل تھا۔

پھر اللہ جلالت و بزرگی والا جبریل کو بھیجے گا وہ اگر حطیم پر نازل ہونگے اور امام قائم سے کہیں گے کہ آپ، لوگوں کو کس چیز کی طرف بلاتے ہیں؟ اور حضرت قائم، انھیں بتائیں گے تو وہ کہیں گے کہ سب سے پہلے میں آپ کی بیعت کرتا ہوں اپنا ہاتھ بڑھائیں۔ وہ اپنا ہاتھ آگے بڑھائیں گے تو وہ اُنکے ہاتھ سے اپنا ہاتھ مسح کریں گے اُس وقت تین سوتیرہ آدمی بڑھیں گے اور آپ کی بیعت کریں گے اور جب تک آپ سے بیعت کرنے والے دس ہزار نہ ہو جائیں گے آپ مکہ میں قیام کریں گے اس کے بعد آپ وہاں سے مدینہ روانہ ہوں گے۔

(۷۹)

## اہل قریش کا قتل

عبد اللہ بن مغیرہ سے روایت ہے کہ حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:

"إِذَا قَامَ الْقَائِمُ مِنْ آلِ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَقَامَ خَمْسَمِائَةَ مِنْ قُرَيْشٍ فَضْرَبَ أَعْنَاقَهُمْ، ثُمَّ أَقَامَ خَمْسَمِائَةَ (فَضْرَبَ أَعْنَاقَهُمْ، ثُمَّ خَمْسَمِائَةَ) أُخْرَى حَتَّى يَفْعَلَ ذَلِكَ سِتِّ مَرَّاتٍ" قلت: وَيَبْلُغُ عَدَدُهُمْ لَأَمْ هَذَا؟

قال: نعم منهم ومن مواليتهم (الارشاد)

"جب حضرت قائم آل محمد علیہ السلام ظہور فرمائیں گے تو قریش کے پانچ سو آدمیوں کو کھڑا کر کے اُن کی گردن مار دیں گے، پھر ان میں سے پانچ سو کو کھڑا کریں گے اور اُن کی گردنیں بھی مار دیں گے اور اسی طرح چھ مرتبہ پانچ پانچ سو آدمیوں کو کھڑا کر کے اُن کی گردنیں مار دیں گے۔

میں نے عرض کیا: اُس وقت اتنی تعداد میں قریشی موجود ہوں گے؟

آپ نے فرمایا: ہاں، وہ ہوں گے اور اُن کے موالی بھی ہوں گے۔" (الارشاد)

(۸۰)

## بنی شیبہ کے ہاتھ کاٹے جائیں گے

ابو بصیر سے روایت ہے کہ حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:

"إِذَا قَامَ الْقَائِمُ هَدَمَ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ حَتَّى يَبْرُوهَ إِلَى آسَاسِهِ وَحَوَّلَ الْمَقَامَ إِلَى الْمَوْضِعِ الَّذِي كَانَ فِيهِ وَقَطَعَ أَيْدِي بَنِي شَيْبَةَ وَعَلَّقَهَا عَلَى بَابِ الْكَعْبَةِ وَكَتَبَ عَلَيْهِمَا هُوْلَاءِ سَرَّاقِ الْكَعْبَةِ"

"جب حضرت امام قائم علیہ السلام ظہور فرمائیں گے تو مسجد الحرام کو منہدم کر کے اس کو اصل بنیاد پر از سر نو تعمیر کریں گے اور مقام (ابراہیم) کو موجودہ جگہ سے اٹھا کر اس جگہ رکھیں گے جو واقعاً اس کی جگہ تھی اور بنی شیبہ کے ہاتھ قلم کر کے خانہ کعبہ کے دروازے پر لٹکا دیں گے اور اس پر ایک یہ کتبہ آویزاں کریں گے کہ "یہ سب خانہ کعبہ کے چور تھے"

## ۸۱ فرقہ بترتہ زیدیہ اور منافقوں کا قتل

ابو الجارود نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے ایک طویل حدیث روایت کی ہے جس میں یہ ہے:

قال: "اذا قام القائم عليه السلام سار الى الكوفة، فيخرج منها بضعة عشر آتات أنفس يدعون البُترتية عليهم السلاح فيقولون له: "ارجع من حيث جئت فلاحاجة لنا في بني فاطمة فيضع فيهم السيف حتى يأتي على آخرهم ثم يدخل الكوفة فيقتل بها كل منافق مزاب ويهدم قصورها و يقتل مقاتليها حتى يرضى الله عز وجل" (الارشاد)

ترجمہ: آپ فرمایا: "جب حضرت امام قائم علیہ السلام کوفہ کی جانب تشریف لے جائیں گے تو کوفہ سے بترتہ زیدیہ فرقے کے دس ہزار سے زیادہ مسلح افراد نکلیں گے اور آپ سے کہیں گے کہ: تم جہاں سے آئے ہو وہیں واپس جاؤ ہیں بنی فاطمہ کی ضرورت نہیں۔" چنانچہ آپ ان سب کو تریخ کر دیں گے ان میں سے کوئی بھی نہ بچے گا۔ اس کے بعد داخل کوفہ ہو کر تمام منافقوں کو قتل کریں گے ان کے قصور و محلات کو مسمار و منہدم کریں گے یہاں تک کہ اللہ عزت و بلندی والا راضی ہو جائے گا۔" (ارشاد)

## ۸۲ جدید احکامات جاری ہونگے

ابو خدیجہ سے روایت ہے کہ حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق نے ارشاد فرمایا:

"اذا قام القائم عليه السلام جابرا مرجديدا كما دعى رسول الله في بدء الاسلام الى امر جديد"

فرمایا آپ: "جب حضرت امام قائم علیہ السلام ظہور فرمائیں گے تو جس طرح حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابتدائے اسلام میں جدید احکامات جاری کیے تھے، آپ بھی اسی طرح جدید احکام جاری کریں گے۔" (ارشاد)

لے بترتہ فرقہ کا تعلق مغیرہ بن سعد سے ہوگا جسکو ابتر کے نام سے پکارا جاتا ہے، یہ فرقہ زیدیہ کا ایک گروپ ہوگا

## ۸۳ عدل و اسلام کا بول بالا ہوگا

علی بن عقبہ نے اپنے والد سے روایت کی ہے:

قال ابيه: "اذا قام القائم عليه السلام حكم بالعدل وارتفع في أيامه الجور و أمنت به السبل و أخرجت الأرض بركاتهما و ردت كل حق الى أهله و لم يبق أهل دين حتى يظهر الاسلام و يعتزوا بالايمان . أما سمعت الله سبحانه يقول: (آية) "وَلَهُ أَسْلَمَ مَنْ فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ طَرَعًا"

ترجمہ: "اُس کے والد نے کہا: "جب امام قائم علیہ السلام ظہور فرمائیں گے تو عدل کی حکمرانی ہوگی اور ان کے دور میں ظلم و جور ختم ہو جائے گا۔ راستے پر امن و امان ہوں گے، زمین اپنی تمام تر برکتیں اور خزانے اُگل دے گی، ہر حقدار کو اس کا حق واپس دلایا جائے گا اور تمام ادیان کے لوگ اسلام قبول کر لیں گے اور ایمان کا اعتراف کریں گے۔" سیمائے آسمان نے اللہ سبحانہ کا یہ قول نہیں سنا ہے:

ترجمہ آیت: "اور جو کوئی بھی آسمانوں اور زمین میں ہیں (انھوں نے) خوشی سے یا جبراً اُسی (اللہ) کے سامنے تسلیم خم کیے ہیں اور وہ اُسی کی طرف لوٹ کر جائیں گے۔" (ترجمہ آل عمران آیت ۸۳)

ثم قال: "وحكم بين الناس بحكم داود وحكم محمد صلى الله عليه وآله وسلم فحينئذ تظهر الأرض كنوزها وتبدي بركاتهما ولا يجد الرجل منكم يومئذ موضعاً لصدقة ولا لبرءة لشملول الغني جميع المؤمنين۔"

ثم قال: "إن دولتنا آخر الدُّول ولم يبق أهل بيت لهم دولة إلا ملكوا قبلنا لئلا يقولوا إذا رأوا سيرتنا إذا ملكنا سرتنا بمثل سيرة هؤلاء وهو قول الله تعالى: (آية) "وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِينَ"

(قصص: ۸۳)  
(الاعراف: ۱۷۸)

ترجمہ: روایت:

پھر اس نے کہا: "اور امام قائم علیہ السلام، حضرت داؤد اور حضرت محمد (جسین زلزل ہوں پُر اور اکی لہ پر)



کے فیصلوں کی طرح فیصلے کریں گے اُس وقت زمین اپنے خزانے اُگل دے گی اور اُس کی برکتیں اور قوت نشو و نما نمودار ہو جائے گی۔ اُس دور میں تمام مومنین غنی اور دولت مند ہوں گے، کسی کو کوئی صدقہ و خیرات لینے والا نہ ملے گا۔

پھر کہا: ”ہمارا دور حکومت آخری دور حکومت ہوگا، اور ہم سے پہلے ہر کنبے اور قبیلے کو حکومت کا موقع دیا جائے گا، تاکہ ہمارے دور حکومت کو دیکھ کر کوئی شخص یہ نہ کہہ سکے کہ اگر ہم لوگوں کو حکومت کا موقع ملتا تو ہم لوگ بھی یہی کرتے جو کچھ یہ لوگ کر رہے ہیں۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: (زمرہ آیت) ”اور عاقبت تو پرہیزگاروں کیلئے ہی ہے“ (انفال، آیت ۸۳) (ارشاد)

### ۸۳) کوفے کی چار مساجد کا انہدام

ابو بصیر نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے ایک طویل حدیث روایت کی ہے جس میں یہ بھی مذکور ہے:

”قَالَ“ اِذَا قَامَ اتِفَامٌ ، سَارَ اِلَى الْكُوفَةِ فَهَدَمَ بِهَا اَرْبَعَةَ مَسَاجِدَ وَلَمْ يَبْقَ مَسْجِدٌ عَلَى الْاَرْضِ لَهُ شَرَفٌ اِلَّا هَدَمَهَا وَجَعَلَهَا جَاهًا وَشَعَ الطَّرِيقَ الْاَعْظَمَ وَكَسَرَ كُلَّ جَنَاحٍ خَارِجٍ عَنِ الطَّرِيقِ وَابْطَلَ الْكِنْفَ وَالْمِيزَابَ اِلَى الطَّرِيقَاتِ وَلَا يَتَوَكَّلُ بِدَمَةٍ اَوْ اَزَالِهَا وَلَا سُنَّةَ الْاَقَامَةِ وَيَفْتَتِحُ قِسْطَنطِينِيَّةَ وَالْقَيْنَ وَجِبَالَ الدَّيْلَمِ ، فَيَمْكُثُ عَلَى ذَلِكَ سَبْعَ سِنِينَ مَقْدَارَ كُلِّ سَنَةٍ عَشْرَ سِنِينَ مِنْ سَنِيكُمْ هَذِهِ ثُمَّ يَفْعَلُ اللَّهُ مَا يَشَاءُ ۔

قال: قلت له: جعلت فداك فكيف تطول السنون؟

قال: ”يا مِرا لله تعالى الْفَلَكَ بِالْبُوثِ ، وَقَلَّةُ الْحَرَكَةِ فَتَطُولُ الْيَّامُ لِذَلِكَ وَالسَّنُونَ“

قال: قلت له: انتم يقولون: ان الْفَلَكَ اِذَا تَغَيَّرَ فَسَدَ ؟

قال: ذَلِكَ قَوْلُ الزَّانِقَةِ فَاَمَّا الْمَسْمُونُ فَلَا سَبِيلَ لَهُمْ اِلَى ذَلِكَ

وقد شقَّ الله القمر لنبيته صلى الله عليه وآله ورَدَّ الشمس من قبله ليوشع بن نون ، وَاخْبَرُ بِطُولِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ هـ ”وَأَنَّهُ كَأَنَّهُ سَنَةٌ مَا تَعْدُونَ“۔

ترجمہ روایت: ”جب امام قائم علیہ السلام ظہور فرمائیں گے تو آپ کوفہ جائیں گے، اور وہاں کی چار مسجدوں کو منہدم کر دیں گے اور زمین پر کوئی بڑی شاندار مسجد بسا نہ رہے گی جس کو منہدم نہ کر دیں، شاہراہوں کو وسیع کر دیں گے، راستے جتنے چھتے (بالکونی) اور پرنا لے نکلے ہوئے ہوں گے اور بیت الخلا رجوراستے کی طرف بنے ہوئے ہوں گے ان سب کو سمار کر دیں گے، ہر بدعت کو ختم اور ہر سنت کو جاری فرمائیں گے قسطنطینیہ اور چین و جبال دایلم کو فتح کرینگے اس طرح آپ سات سال تک حکومت کریں، جس کا (آپ کی حکومت کا) ہر سال تمہارے دس سال کے برابر ہوگا، اُس کے بعد اللہ جو چاہے گا کرے گا۔

راوی کا بیان ہے کہ میں نے عرض کیا: میں آپ پر قریبان، یہ سال اس قدر طویل کیسے ہو جائیں گے؟ آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ آسمان کو حکم دے گا کہ وہ اپنی حرکت کو کم کر دے اس لیے دن طویل ہو جائیں گے اور جب دنوں کو طول ہوگا تو سال خود بخود طویل ہو جائیں گے۔ میں نے عرض کیا: مگر لوگ تو یہ کہتے ہیں کہ اگر آسمان کے نظام میں ذرا بھی تبدیلی واقع ہوئی تو وہ فاسد و تباہ ہو جائے گا۔؟

آپ نے فرمایا: یہ قول زنادقہ کا ہے۔ مگر مسلمانوں کو اس کے تسلیم کرنے کے سوا کوئی چارہ نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبیؐ کے لیے چاند کو شق (کر کے دو ٹکڑے) کیا اور اس سے قبل حضرت یوشع بن نون کے لیے آفتاب کو پٹا دیا، پھر یہ کہ قیامت کے دن کے متعلق اُس نے خود ارشاد فرمایا ہے کہ:

”بیشک وہ (دن) تمہارے حساب کے مطابق ایک ہزار سال کے برابر ہوگا۔“

(ارشاد)

### ۱۵) قرآن کی تعلیم تنزیل کی مطابق ہوگی

جابر نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ:

قال: ”اِذَا قَامَ اتِفَامٌ (عليه السلام) آل محمد ضرب فساطيط لمن يعلم الناس القرآن على ما انزل الله جل جلاله فاصعب ما

يكون على من حفظه اليوم لآتته يخالف فيه التأليف  
آپ نے فرمایا: ”جب امام قائم آل محمد علیہ السلام ظہور کریں گے تو قرآن پڑھنے والوں  
کے لیے ہر طرف خبیثہ نصب کر دیے جائیں گے جو لوگوں کو قرآن کی تعلیم اسی  
ترتیب سے دیں گے جس طرح اللہ جل جلالہ نے نازل فرمایا ہے۔ اور اس  
صورت سے حافظان قرآن کو بڑی دقت و دشواری پیش آئے گی، اس لیے  
کہ انھوں نے موجودہ ترتیب سے قرآن حفظ کیا ہے۔“ (ارشاد)

### ۱۷) مقدمات کے فیصلے الہام کے ذریعے ہونگے

عبداللہ بن عثمان سے روایت ہے کہ حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام  
نے ارشاد فرمایا: ”اذا قام قائم آل محمد علیہ السلام حکم بین الناس بحکم داؤد  
لا يحتاج الى بينة يارسمه الله تعالى فيحكم بعلمه ويخبر  
كل قوم بما استبطوه ويعرفون وليه من عدوه بالتوهم  
قال الله سبحانه:“

آیہ ”إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِّلْمُتَوَسِّمِينَ“ وَإِنَّمَا  
لِيسْبِيلٍ مُّقِيمٍ“ (سورہ الحج ۴۵-۴۶)

ترجمہ روایت: ”جب حضرت قائم آل محمد علیہ السلام ظہور فرمائیں گے تو لوگوں کے مقدمات  
کا فیصلہ حضرت داؤد کی طرح کریں گے، آپ فیصلے کے لیے ثبوت کے محتاج  
نہیں ہوں گے، بلکہ اپنے علم کی بنا پر فیصلہ کریں گے اللہ تعالیٰ آپ پر  
الہام فرمائے گا۔ آپ بتائیں گے کہ کس کے دل میں کیا بات چھپی ہوئی ہے  
وہ اپنے دوست اور دشمن کو توہم و قبانے سے پہچان لیں گے۔ چنانچہ  
اللہ تعالیٰ و سبحانہ ارشاد فرماتا ہے:

ترجمہ آیت ”و بلاشبہ اس میں صاحبان فہم و فراست کے لیے نشانیاں (عبریں) ہیں  
اور وہ (بستی تباہ شدہ) اب بھی سربراہ قائم ہے۔“ (الحجر ۴۵-۴۶)

### ۱۸) آپ کا دور حکومت انیس سال ہوگا

روى أنَّ مَدَّةَ دَوْلَةِ الْقَائِمِ ٢٩ سَنَةً عَشْرًا يَطُولُ (الارشاد)

ایامہا و شهورہا علی ما قد مناه ، و هذا امر مغیب عشا  
و انما الحق الینا ، منه ما یفعله اللہ تعالیٰ بشرط یعلمہ من  
المصالح المعلومۃ جل اسمہ فلنسا نقطع علی احد امرین  
و ان كانت الروایۃ بذکر سبع سنین اظهر و اکثر۔“ (ارشاد)  
ترجمہ: ”روایت کی گئی ہے کہ امام قائم علیہ السلام کا دور حکومت انیس سال ہوگا اور  
اس کے دن اور مہینے جیسا کہ پہلے مذکور ہے طویل ہوں گے اور یہ ایک راز قدرت  
ہے جو ہم لوگوں سے پوشیدہ ہے مگر جو کچھ ہمیں بتایا گیا وہ یہی ہے۔ دیے وہ  
(اللہ تعالیٰ) اپنی مصلحت کو خود ہی بہتر جانتا ہے ہم لوگ قطعی طور پر کچھ نہیں کہہ سکتے  
کہ آپ کی مدت حکومت ان دونوں میں سے کیا ہوگی۔ اور سات سال والی  
روایات اظہر و اکثر ہیں۔“ (ارشاد)

### ۱۸) بخدا اگر ہماری حکومت ہوتی تو ؟

معلى بن خنيس سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ میں نے حضرت امام جعفر صادق ؑ  
سے عرض کیا: کاش یہ حکومت آپ حضرات کی ہوتی تو ہم لوگ خوب عیش سے بسر کرتے ؟  
قال: ”والله لو كان هذا الامر الينا لما كان إلا أكل الجشب و  
لبس الخشن“ (دعوات راونزی)  
آپ نے فرمایا: ”بخدا اگر یہ حکومت ہماری ہوتی تو تم لوگوں کو موٹا کھانا اور موٹا پہنا پڑتا“

مفضل بن عمر سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا:

”لو كان هذا الامر الينا لما كان إلا أكل العيش رسول الله ﷺ  
وسيرة امير المؤمنين“

”اگر ہماری حکومت ہوتی تو وہی طرز زندگی اختیار کرنی پڑتی جو رسول اللہ ﷺ  
کی تھی اور اسی سیرت کو اپنا نا پڑتا جو امیر المومنین کی تھی۔“

(دعوات راونزی)

### ۱۹) وَلَهُ أَسْلَمَ..... کی شان نزول

رفاعہ بن موسیٰ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق ؑ  
کو اس آیت ”وَلَهُ أَسْلَمَ مَنْ فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ طَوْعًا وَكَرْهًا“ کی

تفسیر میں ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ:

قال: "إِذَا قَامَ الْقَائِمُ لَا يَبْقَى أَرْضٌ إِلَّا نَوْدَى فِيهَا شَهَادَةٌ أَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ"

آپ نے فرمایا: جب امام قائم علیہ السلام کا ظہور ہوگا تو زمین کا کوئی حصہ ایسا باقی نہ رہے گا کہ جہاں سے یہ گواہی کی آواز بلند نہ ہو کہ:

"نہیں ہے کوئی معبود سوائے اللہ کے اور بیشک و تحقیق محمد اللہ کے رسول ہیں"

(تفسیر عیاشی)

### بہر حال اسلام قبول کرنا پڑیگا

(۹۰)

ابن بکر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابوالحسن امام علی الرضا علیہ السلام سے اللہ تعالیٰ کے اس قول: "وَلَهُ أَسْلَمَ مَنْ فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ طَوْعًا وَكَرْهًا" کے متعلق دریافت کیا، تو آپ نے فرمایا:

قال: "أُنْزِلَتْ فِي الْقَائِمِ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِذَا خَرَجَ بِالْيَهُودِ وَالنَّصَارَى وَالصَّابِئِينَ وَالزُّنَادِقَةَ وَاهْل الرَّدَّةِ وَالْكَفَّارِ فِي شَرْقِ الْأَرْضِ وَغَرْبِهَا، فَعَرَضَ عَلَيْهِمُ الْإِسْلَامَ فَمَنْ أَسْلَمَ طَوْعًا أَمَرَهُ بِالصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ وَمَا يُؤْمَرُ بِهِ الْمُسْلِمُ وَيَجِبُ اللَّهُ عَلَيْهِ، وَمَنْ لَمْ يَسْلَمْ ضَرْبَ عُنْفِهِ حَتَّى لَا يَبْقَى فِي الْمَشَارِقِ وَالْمَغَارِبِ أَحَدٌ إِلَّا وَحْدَ اللَّهِ"

قلت له: جعلت فداك إن الخلق أكثر من ذلك؟

فقال: إن الله إذا أراد أمرًا قَلِيلُ الْكَثِيرِ وَكَثْرُ الْقَلِيلِ -

(تفسیر عیاشی)

ترجمہ: آپ نے فرمایا: یہ آیت حضرت امام قائم علیہ السلام کے متعلق نازل ہوئی ہے۔ جب آپ ظہور فرمائیں گے تو سارے شرق و غرب کے یہودیوں، نصرانیوں، زنادیق اہل ارتداد اور کفار کے سامنے اسلام پیش کریں گے، جو اس کو خوشی سے قبول کر لیں گا تو اسے نماز و زکوٰۃ اور ان تمام احکامات پر عمل کا حکم دیں گے جو ایک مسلمان پر واجب التعمیل ہیں، اور جو اللہ چاہتا ہے۔ اور جو اسلام قبول نہیں کر لیں گا اسکی گردن مار دیں گے، پھر شرق و غرب تک اللہ کو ایک ماننے والوں کے سوا کوئی نہ رہے گا۔

میں نے عرض کیا: میں آپ پر قربان، گرمسلمانوں سے زیادہ تو دوسری قومیں ہیں (ان سب پر کیسے غالب آئیں گے؟)

آپ نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ ارادہ کرے گا تو قلیل کو کثیر اور کثیر کو قلیل بنا دیگا۔ (تفسیر عیاشی)

### علامات بعد ظہور

(۹۱)

عبد الاعلیٰ حلبی نے حضرت ابوجعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ:

قال: "يَكُونُ لِصَاحِبِ هَذَا الْأَمْرِ غَيْبَةٌ فِي بَعْضِ هَذِهِ الشُّعَابِ - ثُمَّ أَوْمَأَ بِإِصْبَعِهِ إِلَى نَاحِيَةِ ذِي طَوًى - حَتَّى إِذَا كَانَ قَبْلَ خُرُوجِهِ لِبَلِيَّتَيْنِ أَنْتَهَى الْمَوْلَى الَّذِي يَكُونُ بَيْنَ يَدَيْهِ حَتَّى يَلْقَى بَعْضَ أَصْحَابِهِ، فَيَقُولُ: كَمْ أَنْتُمْ هَاهُنَا؟ فَيَقُولُونَ: نَحْنُ أَرْبَعِينَ رَجُلًا، فَيَقُولُ: كَيْفَ أَنْتُمْ لَوْ فَدَاكُمْ رَبُّكُمْ؟ فَيَقُولُونَ: وَاللَّهِ لَوْ يَأْوِي بَنَاءُ الْجِبَالِ لَا دِينًا هَا مَعَهُ ثُمَّ يَأْتِيهِمْ مِنَ الْقَابِلَةِ فَيَقُولُ لَهُمْ: أَشِيرُوا إِلَى ذِي أَسْنَانِكُمْ وَاخْيَارِكُمْ عَشْرَةً، فَيَشِيرُونَ لَهُ إِلَيْهِمْ فَيَنْطَلِقُ بِهِمْ حَتَّى يَأْتُونَ صَاحِبَهُمْ وَيُعِدُّهُمْ إِلَى اللَّيْلَةِ الَّتِي تَلِيهَا -

ثم قال ابوجعفر: وَاللَّهِ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ وَقَدْ أَسْنَدَ ظَهْرَهُ إِلَى الْحَجَرِ، ثُمَّ يَنْشُدُ اللَّهَ حَقَّهُ ثُمَّ يَقُولُ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ! مَنْ يَحَاجُّنِي فِي اللَّهِ فَأَنَا أُولَى النَّاسِ بِاللَّهِ - يَا أَيُّهَا النَّاسُ! مَنْ يَحَاجُّنِي فِي آدَمَ فَأَنَا أُولَى النَّاسِ بِآدَمَ - يَا أَيُّهَا النَّاسُ! مَنْ يَحَاجُّنِي فِي نُوحٍ فَأَنَا أُولَى النَّاسِ بِنُوحٍ - يَا أَيُّهَا النَّاسُ! مَنْ يَحَاجُّنِي فِي إِبْرَاهِيمَ فَأَنَا أُولَى النَّاسِ بِإِبْرَاهِيمَ - يَا أَيُّهَا النَّاسُ! مَنْ يَحَاجُّنِي فِي مُوسَى فَأَنَا أُولَى النَّاسِ بِمُوسَى - يَا أَيُّهَا النَّاسُ! مَنْ يَحَاجُّنِي فِي عِيسَى فَأَنَا أُولَى النَّاسِ بِعِيسَى - يَا أَيُّهَا النَّاسُ! مَنْ يَحَاجُّنِي فِي مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَأَنَا أُولَى النَّاسِ بِمُحَمَّدٍ يَا أَيُّهَا النَّاسُ! مَنْ يَحَاجُّنِي فِي كِتَابِ اللَّهِ فَأَنَا أُولَى النَّاسِ بِكِتَابِ اللَّهِ -

ثم ينتهي إلى المقام فيصلي عنده ركعتين ثم ينشد الله حقه

ثُمَّ قَالَ ابُو جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ : هُوَ وَاللَّهُ الْمُضْطَرُّ فِي كِتَابِ اللَّهِ وَهُوَ قَوْلُ اللَّهِ  
 " أَمَّا يُجِيبُ الْمُضْطَرَّ إِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوءَ  
 وَيَجْعَلُ لَكُمْ خُلَفَاءَ أَوْسَرَ مِنْ " (سُورَةُ النمل آيت ٢٢)  
 وجبريل على السبزاب في صورة طائر ابيض، فيكون أول  
 خلق الله بيايحه جبريل وبيايحه الثلاثة ثمانية والبضعة  
 عشر رجلاً -

قال : قال ابو جعفر عليه السلام فمن ابتلى في السير وافاه في تلك الساعة و  
 من لم يبتل بالمسير فقد عن فراشه

ثُمَّ قَالَ : هُوَ اللَّهُ قَوْلَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ " الْمَفْقُودُونَ عَنْ  
 فَرَشِهِمْ " وَهُوَ قَوْلُ اللَّهِ - " وَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ إِنَّمَا تَكُونُوا  
 (آيَةٌ) يَأْتِي بِكُمْ اللَّهُ جَمِيعًا " (سُورَةُ الْبَقَرَةِ آيت ١٢٨)  
 اصحاب القائم الثلاثة ثمانية والبضعة عشر رجلاً ،  
 قال : وهم والله الأمة المحدودة التي ، قال الله في كتابه  
 (آيَةٌ) " وَلَكِنْ أَخَّرْنَا عَنْهُمُ الْعَذَابَ إِلَى أُمَّةٍ مُعْدُودَةٍ " (مُودِدِينَ)  
 قال : يَجْتَمِعُونَ فِي سَاعَةٍ وَاحِدَةٍ فَرَعًا كَقَرْعِ الْخَرْيفِ قِيصَح  
 بمكة ، فيدعو الناس الى كتاب الله وسنة نبيه صلى الله  
 عليه وآله وسلم فيجيبه نفر يسير ويستعمل على مكة ثم  
 يسير فيبلغه أن قد قتل عامله فيرجع اليهم فيقتل  
 المقاتلة لا يزيد على ذلك شيئاً - يعني السبي -

ثُمَّ يَنْطَلِقُ فِيَدْعُو النَّاسَ إِلَى كِتَابِ اللَّهِ وَسُنَّةِ نَبِيِّهِ  
 عَلَيْهِ وَآلِهِ السَّلَامِ وَالْوَلَايَةَ لِعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ  
 وَالْبَرَاءَةَ مِنْ عَدُوِّهِ ، وَلَا يَسْتَأْذِنُ أَحَدًا حَتَّى يَنْتَهِيَ  
 إِلَى الْبَيْدَاءِ ، فَيُخْرِجُ إِلَيْهِ جَيْشَ السُّفْيَا فِي فَيَأْتِيهِ مِنَ اللَّهِ  
 الْأَرْضُ فَيَأْخُذُ هُمْ مِنْ تَحْتِ أَقْدَامِهِمْ وَهُوَ قَوْلُ اللَّهِ :  
 (آيَةٌ) " وَلَوْ تَرَى إِذْ فُزِعُوا فَلَأَافَوتَ وَأُخِذُوا مِنْ "

مَكَانٍ قَرِيبٍ وَقَالُوا آمَنَّا بِهِ " (سُورَةُ السَّبَأِ : ٥١)  
 يعني : بَقَائِهِمْ آلَ مُحَمَّدٍ " وَقَدْ كَفَرُوا بِهِ " ، يعني بَقَائِهِمْ آلَ مُحَمَّدٍ

إِلَى آخِرِ السُّورَةِ -

فَلَا يَبْقَى مِنْهُمْ إِلَّا رَجُلَانِ يُقَالُ لَهَا وَتَرَوْا تَبْدِيدَ مَنْ مَرَدَ  
 وَجُوهَهُمَا فِي آفَاقَيْهِمَا يَمْشِيَانِ الْقَمَرُ يَمْشِيَانِ يُخْبِرَانِ النَّاسَ  
 بِمَا فَعَلَ بِأَصْحَابِهِمَا -

ثُمَّ يَدْخُلُ الْمَدِينَةَ فَيُغِيبُ عَنْهُمْ عِنْدَ ذَلِكَ قُرَيْشَ  
 وَهُوَ قَوْلُ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ :

(قَوْلٌ) " وَاللَّهُ لَوَدَّتْ قُرَيْشٌ أَيْ عِنْدَهَا مَوْقِفًا وَاحِدًا  
 جَزَرَ جُزُورَ بَكْلٍ مَا مَلَكَتْ وَكُلٌّ مَا طَلَعَتْ  
 عَلَيْهِ الشَّمْسُ أَوْ غَرِبَتْ "

ثُمَّ يَحْدُثُ حَدَثًا فَإِذَا هُوَ فَعَلَ ذَلِكَ قَالَتْ قُرَيْشٌ : أَخْرِجَا  
 هَذَا إِلَى هَذِهِ الطَّاغِيَةِ ، فَوَاللَّهِ أَنْ لَوْ كَانَ مُحَمَّدٌ يَأْمُرُ  
 فَعَلَ ، وَلَوْ كَانَ عَلِيٌّ يَأْمُرُ فَعَلَ ، وَلَوْ كَانَ فَاطِمَةُ يَأْمُرُ  
 فَعَمِلَتْ لَهَا اللَّهُ أَكْثَرَ فَرَمَ ، فَيَقْتُلُ الْمُقَاتِلَةَ وَيَسْبِي الذَّرِّيَّةَ  
 ثُمَّ يَنْطَلِقُ حَتَّى يَنْزِلَ الشَّقْرَةَ فَيَبْلُغُهُ أَهْلُهُمْ قَدْ قَتَلُوا  
 عَامِلَهُ فَيَرْجِعُ إِلَيْهِمْ فَيَقْتُلُهُمْ مَقْتَلَةً لَيْسَ قَتْلُ الْحُرَّةِ  
 إِلَيْهَا بِشَيْءٍ ثُمَّ يَنْطَلِقُ يَدْعُو النَّاسَ إِلَى كِتَابِ اللَّهِ وَسُنَّةِ  
 نَبِيِّهِ وَالْوَلَايَةَ لِعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَ  
 الْبَرَاءَةَ مِنْ عَدُوِّهِ ، حَتَّى إِذَا بَلَغَ إِلَى الثَّعْلَبِيَّةِ قَامَ إِلَيْهِ  
 رَجُلٌ مِنْ صُلْبِ أَبِيهِ وَهُوَ مِنْ أَشَدِّ النَّاسِ بِدْنَةً ، وَ  
 أَشَجَعَهُمْ بِقَلْبِهِ مَا خَلَا صَاحِبَ هَذَا الْأَمْرِ يَقُولُ : يَا  
 هَذَا مَا تَصْنَعُ ؟ فَوَاللَّهِ إِنَّكَ لَتَجْعَلُ النَّاسَ إِجْفَالًا نَعَمَ  
 أَفْبَعِدُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَلَمْ أَمْ بِمَاذَا ؟ فَيَقُولُ  
 الْمَوْلَى الَّذِي وَلِيَ الْبَيْعَةَ : وَاللَّهُ لَتَسْكُنَنَّ أَوْ لَا تَضْرِبَنَّ  
 الَّذِي فِيهِ عَيْنَاكَ -

فَيَقُولُ (لَهُ) الْقَائِمُ : اسْكُنْ يَا فُلَانُ إِيَّيَ وَاللَّهُ إِنَّ مَعِيَ  
 عَمِدًا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ هَاتِ لِي (يَا) فُلَانُ الْعِيَةَ أَوْ الزَّنْفِيلَةَ  
 فَيَأْتِيهِ بِهَا فَيَقْرُؤُهُ الْعَهْدَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ فَيَقُولُ : جَعَلَنِي اللَّهُ

فداك أعطى رأسك أقبله فيعطيه رأسه ، فيقبل بين عينيه ثم يقول : جعلني الله فداك ، مجد لنا بيعة فيجدد لهم بيعة .

قال أبو جعفر عليه السلام : لكأني أنظر إليهم مصعدين من نجف الكوفة ثلاث مائة وبضعة عشر رجلاً كأن قلوبهم زهر الحديد . جبرئيل عن يمينه وميكائيل عن يساره يسير الرعب أمامه شهراً وخلفه شهراً أمده الله بخمسة آلاف من الملائكة مسؤمين حتى إذا صعد النجف قال لأصحابه : تعبدوا ليلتكم هذه فيبيتون بين رايح وساجد ، يتضرعون إلى الله حتى إذا أصبح ، قال : خذوا بنا طريق النخيلة وعلى الكوفة خندق مخدق قلت : خندق مخدق ، قال : أي والله حتى ينتهي إلى مسجد إبراهيم عليه السلام بالنخيلة ، فيصلّي فيه ركعتين فيخرج إليه من كان بالكوفة من مرجئاً وغيرهم من جيش السفيا فيقول لأصحابه : استنظروا إليهم ، ثم يقول : كروا عليهم ، قال

قال أبو جعفر عليه السلام (و) لا يجوز والله الخندق منهم مخبر ثم يدخل الكوفة فلا يبقى مؤمن إلا كان فيها أوحى إليهما ، وهو قول أمير المؤمنين علي عليه السلام ، ثم يقول لأصحابه : سيروا إلى هذه الطاغية ، فیدعو إلى كتاب الله وسنة نبيه صلى الله عليه وآله ، فيعطيه السفيا من البيعة سلماً ، فيقول له كلب وهم أخواله : ما هذا ؟ ما صنعت ؟ والله ما بنايعك على هذا أبداً ، فيقول : ما أصنع ؟ فيقولون : استقبله فيستقبله ثم يقول له القائم صلى الله عليه وآله : خذ حذرک فأتني أدّيت إليك وأنا مقاتلك ، فيصبح فيقاتلهم ، فيمنحه الله أكتافهم و يأخذ السفيا في أسيراً فينطلق به (و) يذبحه بيده .

ثم يرسل جريدة خيل إلى الروم ليستحضروا بقية بني أمية فإذا اتهموا إلى الروم قالوا : أخرجوا إلينا أهل ملتنا عندهم فيا بون ويقولون : والله لا نفعل فيقول الجريدة والله لو أمرنا لقاتلناكم ، ثم يرجعون إلى أصحابهم فيعرضون ذلك عليه ، فيقول : انطلقوا فأخرجوا إليهم أصحابهم فإن هؤلاء قد أتوا بسلطان عظيم وهو قول الله :

(آية) ” فَلَمَّا أَحْسَسُوا بِأَسَاسِنَا إِذْ هُمْ مِنْهَا يَرْكُضُونَ ۝ لَا تَرْكُضُوا وَارْجِعُوا إِلَى مَا أُتْرِفْتُمْ فِيهِ وَمَسْكِنِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَسْأَلُونَ ۝ ” (سورة الأنبياء)

قال : يعني اكنوز التي كنتم تكنزون :

(آية) ” قَالُوا يٰلَؤْيِكُنَا إِنَّا كُنَّا ظَالِمِينَ ۝ فَمَا ذَٰلِكَ بِكَ دَعَاؤُكُمْ حَتَّىٰ جَعَلْنَاهُمْ حَصِيدًا ۝ خَمِدِينَ ۝ ” (سورة الأنبياء)

لا يبقى منهم مخبر .

ثم يرجع إلى الكوفة فيبعث الثلاث مائة والبضعة عشر رجلاً إلى الآفاق كلها فيمسح بين أكتافهم وعلى صدورهم فلا يتعاضدون في قضاء ولا تقبل أرض إلا نودي فيها شهادة أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأن محمداً رسول الله وهو قوله :

(آية) ” وَلَهُ أَسْأَلُكُمْ مِنَ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ طَوْعًا وَكَرْهًا وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ۝ ” (آل عمران آية ٨٣)

ولا يقبل صاحب هذا الأمر الجزية كما قبلها رسول الله صلى الله عليه وآله وهو قول الله :

(آية) ” وَتَاتِلُوهُمْ حَتَّىٰ لَا تَكُونَ فِتْنَةٌ وَيَكُونَ الدِّينُ كُلُّهُ لِلَّهِ ۝ ” (سورة البقرة - ١٩٣)

قال أبو جعفر عليه السلام : يقاتلون والله حتى يوحد الله ولا يشرك به شيء وحتى يخرج العجوز الضعيفة من المشرق تريد

المغرب ولا ينزلها أحد ويخرج الله من الأرض بذرها  
وينزل من السماء قطرها ويخرج الناس خراجهم  
على رقابهم إلى المسدع ويوسع الله على شيعتنا  
ولولا ما يدركهم من السعادة لبغوا۔

فبينما صاحب هذا الأمر قد حكم ببعض الأحكام وتكلم  
ببعض السنن إذ خرجت خارجه من المسجد  
يريدون الخروج عليه ، فيقول لأصحابه : انطلقوا  
فيلحقوهم في التمارين فيأتونه بسم أسرى فيأمر  
بسم فيذبحون ، وهي آخر خارجه يخرج على قائم  
آل محمد صلى الله عليه وآله وسلم۔ (تفسير عياشي)

(ترجمہ)

ترجمہ روایت ” حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا : امام صاحب الامر علیہ السلام  
ان ہی گھاٹیوں میں سے کسی گھاٹی میں غیبت اختیار کریں گے ، یہ فرما کر آپ نے  
اپنے ہاتھ سے ذی طوی کی طرف اشارہ کیا ، پھر فرمایا : جب آپ کے ظہور میں  
دوراتیں باقی رہ جائیں گی تو آپ کا ایک خاص ملازم آپ کے کسی صحابی کے پاس  
آئے گا اور پوچھے گا کہ آپ لوگ یہاں کتنے افراد ہیں ؟ وہ جواب دیکھا کہ ہم لوگ  
چالیس آدمی ہیں۔ پھر وہ پوچھے گا ، اگر آپ لوگ اپنے صاحب الامر کو دیکھ لیں تو  
کیا کریں گے ؟ انھوں نے جواب دیا : واللہ اگر وہ حضرت یہاں سے چل کر کسی پہاڑ  
میں پناہ لیں گے تو ہم بھی آنحضرت کے ساتھ ہی ہوں گے۔

پھر دوسری شب کو وہ دوبارہ ان کے پاس آکر کہے گا ، آپ لوگ اپنے  
تمام ساتھیوں سے مشورہ کر لیں۔ چنانچہ وہ لوگ آپس میں مشورہ کر کے آئینگے  
تو وہ ملازم انھیں لیکر صاحب الامر علیہ السلام کی خدمت حاضر ہوگا ، اور  
آپ ان لوگوں سے آئندہ شب کا وعدہ کریں گے۔

پھر حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا : واللہ گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ حضرت  
صاحب الامر علیہ السلام اپنی پشت حجر اسود سے ٹیکے ہوئے کھڑے ہیں اور  
اللہ کے حق کا واسطہ دیکر لوگوں سے مخاطب ہو کر فرماتے ہیں :

اے لوگو ! جو کوئی مجھ سے اللہ کے متعلق بحث کریگا تو میں ثابت کر دوں گا کہ

میں تمام لوگوں میں اللہ کا سب سے زیادہ حقدار ہوں۔

اے لوگو ! جو کوئی مجھ سے حضرت آدم علیہ السلام کے متعلق بحث کریگا تو میں  
ثابت کر دوں گا کہ میں تمام لوگوں میں حضرت آدم کا سب سے زیادہ حقدار ہوں۔

اے لوگو ! جو کوئی مجھ سے حضرت نوح علیہ السلام کے متعلق بحث کریگا تو میں  
ثابت کر دوں گا کہ میں تمام لوگوں میں حضرت نوح کا سب سے زیادہ حقدار ہوں۔

اے لوگو !... جو کوئی مجھ سے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے متعلق بحث کریگا تو میں  
ثابت کر دوں گا کہ میں تمام لوگوں میں حضرت ابراہیم کا سب سے زیادہ حقدار ہوں۔

اے لوگو !... جو کوئی مجھ سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے متعلق بحث کریگا تو میں  
ثابت کر دوں گا کہ میں تمام لوگوں میں حضرت موسیٰ کا سب سے زیادہ حقدار ہوں۔

اے لوگو !... جو کوئی مجھ سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق بحث کریگا تو میں  
ثابت کر دوں گا کہ میں تمام لوگوں میں حضرت عیسیٰ کا سب سے زیادہ حقدار ہوں۔

اے لوگو !... جو کوئی مجھ سے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق بحث کریگا تو میں  
ثابت کر دوں گا کہ میں تمام لوگوں میں حضرت محمد کا سب سے زیادہ حقدار ہوں۔

اے لوگو !... جو کوئی مجھ سے کتاب خدا (قرآن مجید) کے متعلق بحث کریگا تو میں  
ثابت کر دوں گا کہ میں تمام لوگوں میں کتاب خدا کا سب سے زیادہ حقدار ہوں۔

الغرض ، یہ خطبہ دیکر آپ مقام ابراہیم پر آئیں گے اور وہاں دو رکعت  
نماز ادا کریں گے۔ اس کے بعد پھر لوگوں کو اللہ کے حق کا واسطہ دیں گے۔

پھر حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا : خدا کی قسم کتاب خدا کی اس آیت :

”وَأَمَّا نَجِييبُ الْمُضْطَرِّ إِذَا دَعَاهُ وَكَشَفَ السُّوءَ وَيَجْعَلُ الْكَلِمَ

خُلْفَاءَ إِلَّا رَحْمَتِي“ (نحل ۶۲)

ترجمہ آیت : ”بھلا وہ کون ہے جو مضطر کی دعا قبول کرتا ہے جب وہ اُسے پکارنا ہے اور

اور مصیبت کو دور کرتا ہے ، اور جو تمہیں زمین پر غلیظ بناتا ہے۔“

(اس آیت) میں ”مضطر“ کا ذکر ہے ، اس سے مراد یہی صاحب الامر ہیں۔

حضرت جبریل ایک سفید طائر کی شکل میں میزاب پر بیٹھے ہوں گے اور مخلوق خدا

میں سب سے پہلے آپ ہی بیعت کریں گے۔ پھر تین سو کچھ آدمی آپ کی بیعت کریں گے

پھر حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا : پس جو شخص چل کر آسکتا ہے وہ فوراً اسی وقت

آپ کے پاس حاضر خدمت ہو جائے گا اور جو (بہت دور ہوگا) نہیں آسکتا تو وہ

شب کو اپنے بستر سے اٹھالیا جلے گا۔ انہیں لوگوں کے متعلق حضرت امیر المؤمنین نے ارشاد فرمایا ہے: ”وہ اپنے بستر سے غائب ہو جائیں گے“ اور انہیں کے بارے میں قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد درگرمی قدر ہے: ترجمہ آیت: ”اور سبقت کر دو کارہائے خیر میں جہاں کہیں بھی تم ہو گے اللہ تمکو ایک جگہ جمع کر دے گا۔“ (بقرہ ۱۲۸)

یعنی: جمیع اصحاب قائم علیہ السلام تین سو تیرہ افراد ہوں گے۔ بخدا یہی امتِ معدودہ ہیں جن کے متعلق اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا ہے:

ترجمہ آیت: ”اور اگر ہم ان سے ایک معین مدت تک عذاب کو ملتوی کر دیں“ (ہود-۸) آپ نے فرمایا: یہ سب کے سب ایک ساعت میں اس طرح جمع ہو جائیں گے جس طرح برسات کے موسم میں بادلوں کے بھرے ہوئے ٹکڑے ایک بیک جمع ہو جاتے ہیں اور مکہ میں جمع کریں گے۔ پھر آپ لوگوں کو کتابِ خدا اور سنتِ رسول اللہ پر عمل کی دعوت دیں گے، مگر آپ کی اس دعوت پر بہت کم لوگ ہتیک کہیں گے، اور آپ مکہ میں ایک شخص کو اپنا عامل مقرر فرما کر وہاں سے روانہ ہوں گے مگر دورانِ راہ ہی آپ کو اُس کے قتل کر دیے جانے کی اطلاع ملے گی، چنانچہ آپ واپس مکہ پہنچیں گے اور اہل مکہ سے جنگ کریں گے مگر کسی کو قیدی نہ بنائیں گے۔

اس کے بعد پھر آپ روانہ ہوں گے اور کتابِ خدا، سنتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ اور علی بن ابی طالب علیہ السلام کی ولایت اور آپ کے دشمنوں سے برأت و بیزاری کی طرف لوگوں کو دعوت دیں گے، مگر کسی کا نام نہیں لیں گے۔ اس طرح آپ مقامِ بیداءِ مدینہ پہنچیں گے۔ وہاں لشکرِ سفیانی آپ کے متقابل آئے گا تو اللہ تعالیٰ زمین کو حکم دے گا، زمین شق ہو جائے گی اور اس کا سارا لشکر اس میں سما جائے گا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کا قول ہے:

ترجمہ آیت: ”اور کاش کہ تم دیکھتے ان (باطل پرستوں) کو جبکہ وہ گھبراتے ہوئے پھریں گے اور قریب ہی سے لے لیے جائیں گے اور (کتابا-۵۱) کہیں گے کہ ہم ایمان لے آئے۔“ (کتابا-۵۱)۔

یعنی قائم آلِ محمدؐ پر ایمان لے آئے۔ (وقد کفواہ) حالانکہ اس کے قبل وہ قائم آلِ محمدؐ کے ماننے سے انکار کر چکے تھے۔ (جب اللہ کا عذاب ان پر آ پڑا اور وہ زمین میں دھنسے لگے تو خوفِ عذاب سے ایمان لانا بے سود تھا)

اس لشکر میں سے وتر اور تیرہ دو آدمیوں کے سوا کوئی نہ بچے گا اور اُن کے بھی منہ پشت کی طرف پھر جائیں گے اور وہ لوگوں کو جا کر تباہیں گے کہ ہمارے ساتھیوں کے ساتھ کیا پیش آیا۔

اس کے بعد حضرت الامیر مدینہ میں داخل ہوں گے تو قریش، اہل مدینہ سے کہیں گے کہ ”ہمارے ساتھ اس سرکش سے جنگ کے لیے چلو۔ خدا کی قسم اگر یہ محمدؐ ہی ہوتا تو ہرگز ایسا نہ کرتا، اگر علوی ہوتا تو ہرگز ایسا نہ کرتا، اگر فاطمی ہوتا تب بھی ایسا نہ کرتا“ تب آپ ان لوگوں سے جنگ کریں گے۔ ان کی اولادوں کو قید کر لیں گے اس کے بعد آپ وہاں سے چلکر مقامِ شقرہ پہنچیں گے تو اطلاع ملے گی کہ آپ کے عامل کو لوگوں نے قتل کر دیا ہے۔ لہذا آپ واپس آئیں گے اور ایسا قتلِ عام کریں گے کہ واقعہً ضرر بھی اس کے سامنے کچھ نہ ہوگا۔

اس کے بعد پھر کتابِ خدا، سنتِ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت علی بن ابی طالب علیہ السلام کی ولایت اور آپ کے دشمنوں سے بیزاری کی طرف لوگوں کو دعوت دیں گے۔ وہاں سے چلکر آپ منزلِ ثعلبہ پر پہنچیں گے تو آپ کے پیر بزرگوار کے صلب سے پیدا ہونے والا ایک شخص آپ کے سامنے آئے گا جو جسمانی طور پر بڑا طاقتور ہوگا، بڑا شجاع و بہادر ہوگا، وہ کہے گا کہ یہ آپ کیا کر رہے ہیں، واللہ آپ تو ان کو جانوروں کی طرح ہنسا کر رہے ہیں کیا آپ کے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کوئی عہد نامہ ہے یا کوئی اور چیز؟

پس آپ کا لازم (غلام) خاص، کہے گا: خاموش ہو جا، ورنہ تیرا سر توڑ دوں گا لیکن آپ اپنے لازم خاص سے کہیں گے۔ لے فلان خاموش رہ، میرے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا عہد نامہ موجود ہے جو فلان قبیلے میں رکھا ہوا ہے جا کر لے آ۔

جب لازم خاص لیکر آئے گا تو آپ اُس شخص کے سامنے وہ عہد نامہ پیش کریں گے وہ اس کو لیکر پڑھے گا اور کہے گا: میں آپ پر قربان، ذرا آپ اپنا سرائق میری طرف کیجئے تاکہ میں بوسہ دے لوں۔ آپ اپنا سرائق اس کی طرف بڑھائیں گے تو وہ آپ کی پیشانی مبارک کا بوسہ لیگا، پھر کہے گا: میں آپ پر قربان، میں تجھ پر بیعت کا خواہاں ہوں۔ اور آپ اس سے بیعت لیں گے۔

حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ آپ تین سو تیرہ

اصحاب کے لشکر ساتھ، جنکے دل گویا فولاد کے بنے ہوئے ہونگے، جبریل آپکے  
دلہنے جانب اور میکائیل بائیں جانب، سوتے بخت کو فروانہ ہیں اور آپ کا  
رعب و دبدبہ ایک ماہ کی مسافت تک آگے آگے اور ایک ماہ کی مسافت تک  
عقب میں لوگوں پر چھایا ہوا ہوگا اور اللہ تعالیٰ آپ کی مدد کے لیے پانچ ہزار شیعہ  
ساتھ کر دے گا۔ جب آپ بخت اشرف وارد ہوں گے تو اپنے اصحاب سے فرمائیں گے  
اس شب میں تم لوگ یہاں عبادت کرو۔ تو وہ سب لوگ وہاں شب بھر کو  
اور سجدہ میں بسر کریں گے۔ جب صبح ہوگی تو آپ انہیں نخیلہ چلنے کا حکم دیں گے  
اور سب لوگ وہاں سے نخیلہ میں مسجد ابراہیم پہنچیں گے، وہاں دو رکعت نماز  
پڑھیں گے کہ اتنے میں کوہ سے کچھ مرجئی اور کچھ سفیانی کے لشکر کی آپ کی طرف  
ٹپھیں گے تو آپ اپنے اصحاب سے فرمائیں گے کہ تم لوگ ان کی گھات میں رہو، پھر  
حملہ کرنے کا حکم دیں گے۔ بالآخر آپ کو فرس داخل ہوں گے، سفیانی سے جنگ  
ہوگی، اور سفیانی کو گرفتار کر کے آپ کے سامنے پیش کیا جائے گا آپ خود اپنے  
ہاتھ سے اس کو ذبح کریں گے۔

اس کے بعد آپ کچھ سواروں کا ایک دستہ روہ کیلئے روانہ کریں گے (جہاں بنی امیہ  
کے بقیہ لوگ بھاگ کر پناہ لیے ہوں گے) کہ انہیں ہمارے حوالے کر دو۔ جب وہ  
انہیں آپ کی تحویل میں دینے سے انکار کریں گے تو آپ خود اپنے اصحاب کے ساتھ  
وہاں پہنچیں اور ان لوگوں کو گھاس کی طرح کاٹ کر رکھ دیں گے۔  
پھر آپ کو فروا پس آئیں گے اور اپنے تین سوتیرہ اصحاب کو دنیا کے مختلف حصوں  
میں روانہ کریں گے اور ان کے شانوں اور سینوں پر ہاتھ پھیریں گے پھر انہیں کسی  
امر کے فیصلے میں کوئی دقت پیش نہ آئے گی اور پھر زمین کے ہر خطے میں  
یہ کلمہ شہادت ہوگا: اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَاَنْ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ

ترجمہ آیت: "وَفَلَمَّا اَحْصَوْا ..... خُيِّدِيْنَا" (انبیاء ۱۵۲)

(مع اشارہ آیت) پس جب انہیں ہمارے عذاب کا احساس ہوا تو وہ وہاں سے بھاگ کھڑے ہوئے۔  
مت بھاگو، لوٹ آؤ، اپنے مساکن اور اُس عیش و راحت کی طرف جو تمہیں مہیا کیا گیا تھا  
ناکہ تمہاری جواب طلبی کیجائے۔ ان لوگوں نے کہا، ہمارے فکوس ہم پر بیشک ہم ظالم تھے اور  
ان کی یہ پکار جاری رہی یہاں تک کہ ہم نے انہیں کٹی ہوئی کھیتی اور بھیجی ہوئی راگھ بنا دیا۔

حضرت صاحب الامر علیہ السلام کسی کافر سے کوئی جزیہ قبول نہیں کریں گے جس طرح  
حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قبول کر لیا تھا اور کافروں سے صلح کر لی تھی  
بلکہ آپ اللہ تعالیٰ کے اس قول پر عمل کریں گے:  
آیت مع "وَقَتْلُوْهُمْ حَتّٰی لَا تَكُوْنُ فِتْنَةً وَبِكُوْنُ الدِّیْنُ لِلّٰهِ" (بقرة ۱۹۳)  
ترجمہ: اور ان سے جنگ کرو یہاں تک کہ فساد باقی نہ رہے اور دین اللہ کے لیے  
(خالص) ہو جائے۔

حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ بخدا وہ لوگ اس قدر جنگ کریں گے کہ سب  
اللہ کی توحید کا اقرار کرنے لگیں گے، کوئی مشرک باقی نہ رہ جائے گا اور دنیا میں  
ایسا امن و امان ہوگا کہ اگر ایک بوڑھی عورت مشرق سے مغرب کا سفر اختیار  
کرنا چاہے تو اُس کے لیے کوئی رکاوٹ یا دقت نہ ہوگی۔ اللہ تعالیٰ زمین سے ہر  
بیج کو اُگادے گا، اور آسمان سے بارش برسائے گا، لوگ اپنے اپنے خراج کی  
رقوم وغیرہ اپنے کاندھوں پر رکھ کر امام مہدی علیہ السلام کے پاس خود حاضر  
ہوں گے اور اُس وقت اللہ تعالیٰ ہمارے شیعوں کو خوشحالی نصیب فرمائے گا۔  
پھر ایک مرتبہ حضرت امام صاحب الزمان علیہ السلام اپنے احکامات لوگوں میں جاری کریں  
گے اور بعض سنتوں کے متعلق گفتگو فرما رہے ہوں گے کہ بیرونِ مسجد سے ایک  
شور و غوغا بلند ہوگا، کچھ لوگ آپ پر حملہ آور ہونا چاہیں گے لیکن آپ اپنے اصحاب  
سے فرمائیں گے کہ ان کی سرکوبی کر دو، آپ کے اصحاب انہیں راستے ہی میں جالیں گے  
اور گرفتار کر کے آپ کی خدمت میں پیش کریں گے۔ چنانچہ آپ کے حکم سے ان سب  
کو قتل کر دیا جائے گا، اور یہ آخری خروج ہوگا جو آپ پر کیا جائے گا۔  
(تفسیر عیاشی)

غیبت نعمانی میں بھی ابن عقدہ نے محمد بن علی سے، انھوں نے ابن بزیع سے  
اور محمد سے بیان کیا منصور بن یونس نے انھوں نے اسماعیل بن جابر سے  
اور انھوں نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے اسی کے مثل روایت  
نقل کی ہے۔ (غیبت نعمانی)

امام زمانہ کچھ لوگوں کو زندہ کر کے قبروں کے برابر کرینگے

(۹۲)

مفضل بن عمر نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ



قال ۴: "اذا قام قائم آل محمد استخرج من طهر الكعبة سبعة وعشرين رجلاً، خمسة وعشرين من قوم موسى الذين يقضون بالحق ويبعدون وسبعة من اصحاب الكهف ويوشع بن نون وصي موسى ومومن آل فرعون وسلمان الفارسي وابا دجانه الانصاري ومالك الاشتر۔"

آپ نے فرمایا: "جب قائم آل محمد ظہور فرمائیں گے تو آپ پشت کعبہ سے ستائیس آدمیوں کو، قوم موسیٰ کے پچیس آدمیوں کو جو حق کے ساتھ عدل و فیصلے کیا کرتے تھے اور اصحاب کہف میں سے سات آدمیوں کو، اور یوشع بن نون وصی موسیٰ کو، اور مومن آل فرعون کو، اور سلمان فارسی، ابو دجانہ انصاری اور مالک بن اشتر کو زندہ کر کے قبروں سے نکالیں گے۔" (تفسیر عیاشی)

\* کتاب الارشاد میں بھی مفضل سے یہ تغیر الفاظ بر سلسلہ رجعت اسی کے مثل روایت منقول ہے۔ (الارشاد)

### ۹۳) اسلام سارے ادیان پر غالب ہوگا

(شی) عن ابی المقدم، عن ابی جعفر علیہ السلام فی قول اللہ: "لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ" يَكُونُ أَنْ لَا يَبْقَى أَحَدٌ إِلَّا أَقَرَّ بِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ" (تفسیر عیاشی)

\* "وقال فی خبر آخر: عنه: قال ليظهره الله في الرجعة" (تفسیر عیاشی)

ترجمہ روایت:

(تفسیر عیاشی) میں ابو مقدم نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے قول خدا: "لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ" (آیہ) (ترجمہ آیت) "رتاکہ اُسے ہر دین پر غالب کر دے، اگرچہ مشرکین کو ناگوار ہی کیوں نہ ہو" کے متعلق روایت کی ہے۔ آپ نے فرمایا، ظہور امام قائم کے دور میں بغیر حضرت محمد مصطفیٰ اللہ علیہ وآلہ کی رسالت کا اقرار کیے کوئی باقی نہ رہے گا۔" (تفسیر عیاشی)

\* اور آپ ہی نے ایک دوسری روایت میں فرمایا: رجعت میں اللہ تعالیٰ اسلام کو تمام ادیان پر غالب کرے گا۔ (تفسیر عیاشی)

### ۹۲) بالآخر شرک کفر کو ترک کرنا ہی پڑیگا

(شی) عن سماعة، عن ابی عبد اللہ علیہ السلام "هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَىٰ وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ" (آیہ) (توۃ ۳۳)

قال ۵: "اذا خرج القائم لم يبق مشرك بالله العظيم ولا كافرا الا كرهه خروجه۔" (تفسیر عیاشی)

(تفسیر عیاشی) سماع نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے قول خدا: "هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَىٰ وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ" (ترجمہ آیت): "وہ وہی ذات اقدس ہے جس نے اپنے رسول کو دین حق کے ساتھ بھیجا، تاکہ اُسے (اسلام کو) ہر دین پر غالب کر دے، اگرچہ مشرکوں کو کتنا ناگوار کر دے۔" (توۃ ۳۳)

آپ نے فرمایا: جب حضرت امام قائم ظہور فرمائیں گے تو ہر مشرک و کافر کو بہ جبر و اکراہ شرک و کفر سے نکلنا پڑے گا۔" (تفسیر عیاشی)

### ۹۵) امام قائم اور ان کے اصحاب کا مسکن

سعد بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کی مجلس میں ایک شخص کہہ رہا تھا کہ صالح اور عیسیٰ بن علی کا گھر ابھی صبح سالم ہے، وہ دوسرے شخص نے کہا کہ اللہ تعالیٰ اس کو برباد کرے یا ہمارے ہاتھوں برباد کر دے۔

قال ۶: "لا تقل هكذا بل يكون مساكن القائم واصحابه" (تفسیر عیاشی)

اما سمعت الله يقول:

(آیہ) "وَسَكُنْتُمْ فِي مَسْكِنِ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ" (ابراہیم - ۶۵)

(ترجمہ آیت) آپ نے فرمایا: "ایسا نہ کہو، یہ تو امام قائم اور ان کے اصحاب کا مسکن ہوگا۔" قول خدا ہے کہ (ترجمہ آیت) (حالانکہ تم انہی کے مسکنوں میں مقیم ہوتے، جنہوں نے کہ اپنے نفسوں پر ظلم کیا تھا۔) (ترجمہ سورہ ابراہیم - ۶۵)

(تفسیر عیاشی)

## ۹۶) ابدال شام اور اشراق عراق کا اجتماع

جہاں نے ابن عقود سے، ابن عقود نے عمر بن عبی بن عثمان سے، انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے خالد بن عامر بن عباس سے، انھوں نے محمد بن سید اشعری سے روایت کی ہے اور اشعری کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ ہم اور فطر بن خلیفہ حضرت امام جعفر بن امام محمد بن الصادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے ہماری طرف کچھ کھجوریں بڑھائیں، ہم نے کھانا شروع کیا، بعد ازاں کچھ کھجوریں آپ نے فطر کو بھی دیں، تو اس نے آپ سے دریافت کیا کہ: (فرزند رسول!) ابدال اہل شام اور اشراق اہل کوفہ (عراق) کے تعلق جو حدیث ابو طفیل سے مروی ہے کہ "اللہ تعالیٰ جس دن ان لوگوں کو یکجا جمع کرے گا وہ ہمارے دشمنوں کے لیے بدترین دن ہوگا۔"؟

قال: "رحمکم اللہ بنا یبدأ البلاء ثم بکم، و بنا یبدأ الرخاء ثم بکم رحم اللہ من حبنا الی الناس ولم یکرہنا الیہم" آپ نے فرمایا: "اللہ تم پر رحم کرے سنو! پہلے ہم بلا و مصیبت میں مبتلا ہوتے ہیں پھر تم لوگ۔ اسی طرح پہلے ہمارے لیے خوشحالی آئے گی پھر تم لوگوں کے لیے اللہ رحم کرے اس پر جو لوگوں کے دلوں میں ہماری محبت پیدا کرے، دشمنی اور نفرت نہ پیدا کرے۔" (محاسن مفید)

## ۹۷) امام قائم میں چار انبیاء کی مشابہت

علی بن احمد نے عبید اللہ بن موسیٰ سے، انھوں نے عبداللہ بن جبہ سے، انھوں نے ابن بطائی سے، انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے ابوبصیر سے روایت کی ہے کہ میں نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا:

قال: "فی صاحب ہذا الامم سبہ من اربعة انبیاء: شبہ من موسیٰ و شبہ من عیسیٰ و شبہ من یوسف و شبہ من محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔"

قلت: ما شبہ موسیٰ؟

قال: "خائف یتربّ"

قلت: وما شبہ عیسیٰ؟ فقال: قبل فیہ ما قبل فی عیسیٰ

قلت: فما شبہ یوسف؟ قال: السجّن والغیہ۔

قلت: وما شبہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم؟

قال: اذا قام سار سیرۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا انہ یبین

آثار محمد و یضع السیف ثمانیۃ اشھر و جہرجا حتی یرضی اللہ

قلت: فکیف یعلم رضا اللہ؟

قال: یرقی اللہ فی قلبہ الرحمة۔ (غیبۃ لغانی)

(ترجمہ روایت:) اس صاحب الامر میں چار انبیاء کی مشابہت ہوگی۔ کچھ مشابہت حضرت موسیٰ سے ہوگی، کچھ حضرت عیسیٰ سے، کچھ حضرت یوسف سے اور کچھ مشابہت حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے ہوگی۔

میں نے عرض کیا: حضرت موسیٰ سے کیا مشابہت ہوگی؟

آپ نے فرمایا: خوف (کی وجہ سے مگر چھوڑ کر دور نکل گئے تھے) اور (وقت کا) انتظار کرتے رہتے تھے) اور یہ بھی۔

میں نے عرض کیا: اور حضرت عیسیٰ سے کیا مشابہت ہوگی؟

آپ نے فرمایا: جو کچھ عیسیٰ کے لیے کہا گیا، وہی ان کے لیے کہا جائیگا۔

میں نے عرض کیا: اور حضرت یوسف سے کس امر میں مشابہت ہوگی؟

آپ نے فرمایا: قید اور غیبت۔

میں نے عرض کیا: اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے کس امر میں مشابہت ہوگی؟

آپ نے فرمایا: جب یہ ظہور کریں گے تو وہی سیرت اختیار کریں گے جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت تھی۔ اور حضرت محمد کے تمام آثار و نشانیوں کو پیش کریں گے۔ آٹھ

ماہ تک (کفار و مشرکین کو) قتل کرتے رہیں گے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ ان سے

راضی ہو جائے گا۔

میں نے عرض کیا: انھیں یہ کیسے معلوم ہو جائے گا کہ اب اللہ راضی ہو گیا؟

آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ان کے دل میں رحم ڈالے گا۔ (غیبۃ لغانی)

## ۹۸) امام قائم کے ساتھ اہل عرب کی قلت ہوگی

ابن عقود نے احمد بن یوسف جعفی ابوالحسن کی کتاب سے، انھوں نے اسماعیل

بن مہران سے (کتاب میں نقل کیا) اور انھوں نے ابن بطائی سے، انھوں نے اپنے والد ابو وہب

انھوں نے ابوبصیر سے اور ابوبصیر نے حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا:

”مع القائم علیہ السلام من العرب شیء یسیر، فقیل له: ان من یصف هذا الامر منهم لکثیر؟“

قال: لا بُدَّ للناس من ان یمحصوا ویبیزوا ویغریلوا، و سیخرج من الغربا خلق کثیر۔“ (غنیۃ لغائی)

ترجمہ: ”امام قائم علیہ السلام کے ساتھ عرب کے بہت کم لوگ رہیں گے۔ عرض کیا گیا: مگر ان میں امام قائم کی توصیف کرنے والے لوگ تو زیادہ ہیں؟ آپ نے فرمایا: لوگوں میں سے لازمی ہے کہ چھانٹا، پرکھا اور چھلنی میں چھانا جائے گا، اور جب چھلنی میں چھان لیا جائے گا تو اس میں سے بہت سے لوگ نکل جائیں گے۔“ (غنیۃ لغائی)

### (۹۹) شانِ ظہور اور خروج

احمر بن محمد بن سعید نے یحییٰ بن زکریا سے، انھوں نے یوسف ابن کلیب سے، انھوں نے ابن بطائی سے، انھوں نے ابن حمید سے، انھوں نے ثمالی سے روایت کی ہے، انھوں نے بیان کیا کہ میں نے حضرت ابوجعفر امام محمد باقر علیہ السلام (بن علی) کو فرماتے ہوئے سنا کہ: یقول ”لوقد خرج قائم آل محمد علیہ السلام لنصرة الله بالملائكة المسومین والمردیین والمنزلین والکذوبین، یکون جبرائیل امامه ومیکائیل عن یمینه واسرافیل عن یساره والرعب مسیرة شهر امامه وخلفه وعن یمینه وعن شماله والملائكة المقربون حذاة، اول من یتبعه محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وعلی علیہ السلام الثانی، ومعہ سیف مخترط یفتح الله له الروم والصین والتوک والدایلم والسند والسند وکابل شاه والخزر۔“

یا ابا حنزة! لا یقوم القائم علیہ السلام الا علی خون شدید و زلزل وفتنة وبلای یصیب الناس، وطاعون قبل ذلك وسيف قاطع بین العرب، واختلاف شدید بین الناس وتشتت فی دینهم وتغیر من حالهم حتی یتمتی المتمتی

الموت صباحاً و مساءً من عظم ما یری من کلب الناس واکل بعضهم بعضاً، وخروجه اذا خرج عند الایاس والقنوط۔ فیا طوبی لمن ادرکه وکان من النصارة، والویل کُلُّ الویل لمن خالفه وخالف امره، وکان من اعدائه۔

ثم قال: یقوم بامر جدید وسنة جدیدة وقضاء جدید، علی العرب شدید، ویس شأنه الا القتل، ولا یتنبس احداً ولا تأخذة فی الله لومة لائم۔“ (غنیۃ لغائی)

ترجمہ روایت:

آپ نے فرمایا ”جب حضرت قائم آل محمد علیہ السلام خروج فرمائیں گے تو اللہ تعالیٰ ملائکہ مسومین (نشان شدہ) و مردفین (ایک کے پیچھے ایک) و منزلین (نازل ہونے والے) اور تربین (مقرب فرشتے) ان کی مدد کے لیے نازل فرمائے گا، حضرت جبرائیل ان کے آگے آگے ہوں گے، میکائیل دایسے جانب اور اسرافیل بائیں جانب اور رعب و دربہ ایک ماہ کی مسافت تک آگے آگے اور ایک ماہ کی مسافت تک پیچھے، ایک ماہ کی مسافت تک دایسے جانب اور ایک ماہ کی مسافت تک بائیں جانب۔ پھر ملائکہ مقربین آپ کے پیچھے ہوں گے اور آپ کے عقب میں سب سے پہلے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آنحضرت کے عقب میں دوسرے حضرت علی علیہ السلام ہوں گے۔ آپ کے ہاتھ میں برہنہ تلوار ہوگی، تو اس طرح اللہ آپ کو روم، چین، ترک، دلیم، سند، ہند، کابل شاہ اور خزر پر فتح عنایت کرے گا۔“

اے ابو حنزة (ثمالی)! امام قائم علیہ السلام اُس وقت ظہور کریں گے جب لوگ شدید خوف زلزلوں، قنوں اور بلاؤں میں مبتلا ہوں گے اور آپ کے ظہور سے قبل طاعون کی وبا پھیلے گی۔ اہل عرب کے درمیان باہم شدید اختلاف اور کشیدگی پیدا ہوگی، تلواریں چلیں گی، دین میں انتشار ہوگا اور ان کا ایسا برا حال ہوگا کہ لوگ صبح و شام موت کی تمناں کریں گے، اس لیے کہ دیکھ رہے ہوں گے کہ ایک دوسرے کو کھائے جارہا ہے، ظلم ڈھارہا ہے۔ آپ اُس وقت خروج کریں گے جب لوگوں پر ایسی اور ناامیدی چھائی ہوئی ہوگی۔

خوش نصیب ہے وہ شخص جس کو امام قائم علیہ السلام کا عہد مل جائے اور ان کے

انصار میں شامل ہو جائے۔ اور دہلی و انسکوس ہے اس پر جو ان کی مخالفت کرے  
اُن کا حکم نہ مانے، اُن کے دشمنوں میں شامل ہو جائے۔  
پھر فرمایا: آپ ظہور کریں گے تو امرِ جدید و سنتِ جدیدہ، فیصلہِ جدید کے ساتھ جو اہل  
عرب کے لیے بہت گراں ہوگا، کیونکہ اُن کا کام صرف قتل ہوگا، وہ کسی ملامت  
کرنے والے کی ملامت کی پروا نہیں کریں گے۔“ (غنیۃ لغائی)

### ۱۰۰) اہل قریش کا قتل عام

ابنِ عقیلہ نے قاسم بن محمد بن حسین سے، اُنھوں نے عبید بن ہشام سے،  
اُنھوں نے ابنِ جبکہ سے، اُنھوں نے علی بن ابومغیرہ سے، اُنھوں نے عبداللہ بن شریک سے  
اُنھوں نے بشر بن غالب اسدی سے روایت کی ہے، اُنھوں نے کہا کہ مجھ سے حضرت امام حسین بن  
علی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ:

”یا بشر! ما بقا قریش اذا قدم القائم المہدیؑ منہم  
خمسائۃ رجل فضرب اعناقہم صبرا ثم قدم خمسائۃ  
فضرب اعناقہم (صبرا) ثم قدم خمسائۃ فضرب  
اعناقہم صبرا؟“

قال فقلت: (لہ) اصلحک اللہ ابیلغون ذلک؟

فقال الحسین بن علی علیہما السلام ان مولی القوم منہم“

(غنیۃ لغائی)

ترجمہ: اپنے فرمایا: ”اے بشر! امام قائم علیہ السلام کے سامنے قریش کے پانچ سو آدمی گرفتار ہو کر  
آئیں گے تو اُن کی گردن مار دی جائے گی۔ پھر پانچ سو گرفتار ہو کر آئیں گے، اُن کی  
بھی گردن مار دی جائے گی، پھر پانچ سو گرفتار ہو کر آئیں گے اُن کی بھی گردن مار دی  
جائے گی۔“

میں نے عرض کیا: خدا آپ کا بھلا کرے کیا اُن کی اتنی تعداد ہوگی؟

پس امام حسین بن علی علیہ السلام نے فرمایا: قوم کے غلاموں کا شمار بھی قوم ہی میں ہوتا ہے۔“

(غنیۃ لغائی)

### ۱۰۱) ایک فیصلہ

ابنِ عقیلہ نے محمد بن مفضل بن ابراہیم سے، اُنھوں نے محمد بن عبداللہ بن زرارہ سے

اُنھوں نے حارث بن مغیرہ اور ذریعہ الحارثی سے روایت کی ہے دونوں کا بیان ہے کہ حضرت ابوعبداللہ  
امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

”ما بقی بیننا وبين العرب الا الذبح واما مابیدہ الی حلقہ“

ترجمہ: ”ہمارے اور اہل عرب کے مابین سوائے ذبح کے اور کچھ باقی نہیں ہے۔“ اور یہ  
فرما کر آپ نے (اپنے حلق در گردن) کی طرف اشارہ کیا۔“ (غنیۃ لغائی)

### ۱۰۲) خانہ کعبہ کے لیے ایک نذر

علی بن حسین نے محمد بن عطاء سے، اُنھوں نے محمد بن حسن رازی سے، اُنھوں نے  
محمد بن علی صیرفی سے، اُنھوں نے محمد بن سنان سے، اُنھوں نے محمد بن علی خثعمی سے، اُنھوں نے  
سید صیرفی سے، اُنھوں نے اہل جزیرہ میں سے ایک شخص سے روایت کی ہے، اُس کا بیان ہے کہ:

”میں نے خانہ کعبہ کے لیے ایک کینز کی نذر مانی تھی لہذا میں نذر پوری کرنے کے۔“

کینز کو لبیک کہہ کر معطلہ پہنچا اور وہاں خانہ کعبہ کے حاجیوں اور خادموں سے ملا

اور اُن سے اپنی نذر کے متعلق بیان کیا تو جس سے بھی اس نذر کا مسئلہ بیان

کیا، اُس نے یہی کہا کہ وہ کینز مجھے دید و تمہاری نذر سمجھ لو کہ اللہ نے قبول کر لی۔

ہر ایک کا یہ جواب سن کر میرے دل میں ابھن سی پیدا ہو گئی میں نے اس کا ذکر

اہل مکہ میں سے اپنے دوست سے کیا۔ اُس نے کہا: میری بات مانو گے؟

میں نے کہا: ہاں۔ مان لوں گا۔

اُس نے کہا: دیکھو! وہ ایک شخص حج اسکو پاس بیٹھا ہوا ہے جس کے گرد لوگ جمع ہیں۔ وہ ابوجعفر

(امام) محمد (باقی) بن علی بن حسین علیہ السلام ہیں۔ اُن سے اپنا یہ مسئلہ بیان

کر دو اور جو کچھ حل وہ بتائیں اُس پر عمل کرو۔

راوی کا بیان ہے: میں اُن جناب کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ اللہ آپ پر رحمت نازل فرما

میں ایک شخص جزیرے کا باشندہ ہوں، میرے ساتھ ایک کینز ہے جس کو اپنی

ایک نذر پوری کرنے کیلئے خانہ کعبہ کی نذر کرنا چاہتا ہوں۔ میں جب اس کو

یہاں لے کر آیا اور اس کا تذکرہ حاجیوں اور خادموں سے کیا تو ہر شخص یہی کہتا ہے کہ

یکینز مجھے دید و، اللہ تمہاری نذر قبول کر لیا گا۔ سب کا یہ مطالبہ سن کر میرے دل

میں بری ابھن ہوئی۔ (اب آپ کی خدمت میں آیا ہوں)

قال ابوجعفر علیہ السلام: یا عبد اللہ! ان البیت لایا کل ولا یشر فبع جارتک

واستقص وانظر اهل بلادك ممن حج هذا البيت فمن  
عجز منهم عن نفقة فأعطه حتى يقوى على العود الى  
بلادهم۔

ترجمہ (حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام نے) فرمایا: اے بندہ خدا! خانہ کعبہ نہ تو کھاتا  
ہے نہ پیتا ہے۔ تم کینز کو فروخت کر دو اور وہ رقم اپنے اہل وطن حاجیوں میں  
سے جسے دیکھو کہ اخراجات کے لیے اُس کے پاس کچھ رقم گھٹ گئی اُس کو دیدو  
تاکہ وہ اپنے وطن واپس جاسکے۔

پھر اُس نے کہا: میں نے اُن جناب کے فرمانے پر عمل کیا۔

اُس کے بعد میں جس حاجب اور خادمِ حرم سے ملا، اُس نے مجھ سے یہی پوچھا  
کہ تو نے کینز کا کیا حل تلاش کیا؟۔  
میں نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام نے جو کچھ فرمایا تھا، وہی بتا دیا۔  
”وہ کہنے لگے کہ وہ تو (معاذ اللہ) جاہل و کذاب ہے۔ پتہ نہیں کہ وہ یہ کیسے  
کہتا ہے۔“

پھر میں نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام کے پاس جا کر اُن لوگوں کی باتیں بتا دیں۔  
آپ نے فرمایا: اچھا، انکی باتیں تو تم نے مجھ سے بیان کر دیں، کیا میری بات بھی اُن تک پہنچاؤ گے؟  
میں نے عرض کیا: جی ہاں۔  
آپ نے فرمایا: اُن سے کہ دو:

”قال لکم ابو جعفر کیف بکم لو قد قطعت ایدیکم وارجلکم و  
علقت فی الکعبۃ۔ ثم یقال لکم: نادوا نحن سراق الکعبۃ“  
ترجمہ ”حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام تم لوگوں سے فرماتے ہیں کہ اُس وقت تمھارا  
کیا حال ہوگا جب تمھارے ہاتھ پاؤں کاٹ کر خانہ کعبہ پر لٹکا دیے جائیں گے  
اور تم لوگوں سے کہا جائے گا کہ اعلان کرو کہ ہم لوگ خانہ کعبہ کے چور تھے۔“  
چنانچہ جب میں وہاں سے اُٹھنے لگا کہ جا کر اُن لوگوں تک آپ کا پیغام پہنچا دوں تو آپ نے  
فرمایا: مگر میں خود ایسا نہیں کروں گا، بلکہ ہم اہل بیت میں سے ایک مرد ایسا  
کام انجام دے گا۔

(غیبۃ نغائی)

## (۱۰۳) غارِ انطاکیہ سے کتبِ آسمانی برآمد کریں گے

انہی اسناد سے محمد بن علی نے، انھوں نے ابن محبوب سے، انھوں نے عمرو بن شمر سے  
انھوں نے جابر سے روایت کی ہے کہ جابر نے بیان کیا کہ ایک شخص نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر  
کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: اللہ آپ کا بھلا کرے، یہ پانچ سو درہم زکوٰۃ کے ہیں جو میں نے  
اپنے مال سے نکالے ہیں، آپ لے لیں۔

قال لہ ابو جعفر: خذھا أنت فضعھا فی جدرانک من اهل الاسلام  
والمساکین من اخوانک المساکین۔

ثم قال: اذا قام القائم اهل البيت قسم بالسویۃ وعدل فی الرعیۃ  
فمن اطاعہ فقد اطاع اللہ، ومن عصاہ فقد عصی اللہ  
وانما سئى المسئدی لانه یهدی الی امر حق۔

ولیسخرج التوراة وسائر کتب اللہ عزوجل من غمار  
بانطاکیۃ وبحکم بین اهل التوراة بالتوراة و بین اهل  
الانجیل بالانجیل و بین اهل الزبور بالزبور و بین اهل  
القرآن بالقرآن، ویجمع الیہ اموال الدنیا من بطن  
الارض و ظہرها فیقول للناس: تعالوا الی ما قطعتم فیہ  
الارحام و سفکتم فیہ الدماء الحرام و رکبتم فیہ ما  
حرم اللہ عزوجل، فیعطی شیئاً لم یعطہ أحد کان  
قبلہ و یملا الارض عدلاً و قسطاً و نوراً کما ملئت ظلماً و  
جوراً و شرّاً۔ (غیبۃ نغائی)

ترجمہ: حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام نے اس سے فرمایا: تم اسے اپنے پاس رکھو اور  
تمھارے قرب و جوار میں جو مسلمان ہیں وہ تمھارے اسلامی برادر ہیں ان میں سے  
جو مساکین و مفلس ہوں، ان کو انہی میں تقسیم کر دینا۔

پھر فرمایا: جب ہم اہل بیت میں سے امام قائم ظہور کریں گے تو وہ سب پر برابر برابری تقسیم  
کریں گے اور اپنی رعایہ کے ساتھ عدل سے کام لیں گے۔ جس نے ان کی اطاعت  
کی، اُس نے اللہ کی اطاعت کی اور جس نے اُن کی نافرمانی کی، اُس نے اللہ کی نافرمانی  
کی۔ اُن کا نام مہدی اس لیے ہے کہ وہ ارضی کی طرف ہدایت کریں گے۔

اور توریت و نیز تمام کتب اللہ عزوجل (کی نازل کردہ) کو انطاکیہ کے غار سے برآمد کریں گے۔ پھر اہل توریت کا فیصلہ توریت کے مطابق، اہل انجیل کا انجیل کے مطابق، اہل زبور کا زبور کے مطابق اور اہل قرآن کا فیصلہ قرآن کے مطابق کریں گے۔ اور شکم ارض اور پشت زمین کی ساری دولت یکجا جمع کر کے لوگوں سے فرمائیں گے، (دھڑاؤ، اسی چیز کے لیے تو تم لوگ قطع رحم کیا کرتے تھے، ناجائز خون بہایا کرتے تھے اور حرام کاموں میں مشغول رہا کرتے تھے) پھر آپ ان سب کو اتنا کچھ عطا فرمائیں گے کہ اُس سے قبل کسی نے نہ دیا ہوگا، اور زمین کو عدل و انصاف سے اس طرح بھر دیں گے جس طرح وہ ظلم و جور سے بھری ہوگی۔ (غیبہ لغانی)

### ۱۰۴) تابوتِ آدم اور عصاِ موسیٰ کے وارث ؟

ابن عقدہ نے حمز بن مفضل سے اور سعد بن اسحاق، اور احمد بن احسن، اور حمز قوطانی سے، انھوں نے ابن محبوب سے، انھوں نے عبد اللہ بن سنان سے روایت کی ہے عبد اللہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا:

يقول ۶: كانت عصي موسى قضيب آس من غرس الجنة، آناه بسا جبريل لما توجه تلقاء مدين وهي تابوت آدم في بحيرة طبرية ولن يبلها ولن يتغيرا حتى يخرجها القائم اذا قام عليه السلام۔ (غیبہ لغانی)

آپ فرماتے تھے کہ ”حضرت موسیٰ کا عصا، شجر آس کی ایک شاخ تھی جو جنت میں لگا ہوا ہے جسے حضرت جبریل ان کے پاس اُس وقت لائے جب وہ مائیں جانے لگے۔ وہ عصا اور تابوت حضرت آدمؑ یہ دونوں بحیرہ طبریہ میں (موجود) ہیں، جو نہ تو بوسیدہ ہوں گے اور نہ متغیر (ہو کر خراب) ہوں گے۔ جب حضرت امام قائمؑ ظہور کریں گے تو آپ ان دونوں چیزوں کو نکالیں گے۔“ (غیبہ لغانی)

### ۱۰۵) زاد سفر اور حجر موسیٰ علیہ السلام

احمد بن ہوزہ نے نہاوندی سے، انھوں نے عبد اللہ بن حماد سے، انھوں نے ابو جابر سے ابو جابر نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ:

قال ۷: اذا ظهر القائم عليه السلام ظهر برأية رسول الله صلى الله عليه وآله

وخاتم سليمان وحجر موسى وعصاه، ثم يا مرناديه فينادي ”ألا لا يحمل رجل منكم طعاما ولا شرابا ولا علفا“ فيقول اصحابه: انته يريد أن يقتلنا، ويقتل دوابنا من الجوع والعطش، فيسير ويسرون معه، فأول منزل ينزل به يضرب الحجر فينبع منه طعام وشراب وعلف، فيأكلون ويشربون ودوابهم حتى ينزلوا التجمع بظهر الكوفة۔ (غیبہ لغانی)

ترجمہ: ”جب حضرت امام قائم علیہ السلام ظہور فرمائیں گے تو آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ کا علم مبارک، حضرت سلیمان علیہ السلام کی انگوٹھی، حجر حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ان کے عصا و کونکا ہر کریں گے اور اپنے ساتھیوں میں اعلان کر دیں گے کہ کوئی شخص اپنے ساتھ بطور زاد راہ کھانے پینے کی چیزیں اور سواری کے جانوروں کا چارہ نہ لے کر چلے۔“ (یسنکر) آپ کے ساتھی کہیں گے کہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ ہمیں اور ہماری سواری کے جانوروں کو بھوکا پیاسا مار ڈالنا چاہتے ہیں۔ مگر جب آپ پہلی ہی منزل پر قیام فرمائیں گے تو حجر موسیٰ پر عصا سے ضرب لگائیں گے تو اُس میں سے کھانا پانی اور سواریوں کا چارہ ابل پڑے گا اور یہ لوگ اور ان کے جانور کھائیں پئیں گے اور اسی طرح منزل بہ منزل چلتے ہوئے پشت کوفہ یعنی نجف اشرف پہنچ جائیں گے۔“ (غیبہ لغانی)

### امام زمانہ کی حکومت میں مہینے میں

### دو بار تنخواہ اور سال میں دو بولوس

انہی اسناد کے ساتھ عبد اللہ نے ابن بکر سے، انھوں نے حران سے، اور حران نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ:

قال ۸: ”كانتني بديتكم هذا الايزال موليا يفحص بدمه ثم لا يردك عليكم الا رجل منا اهل البيت فيعطيك في السنة عطاءين ويرزقكم في الشهر رزقين وتؤتون الحكمة في زمانه حتى آت المرأة لتقضي في بيتها بكتاب الله تعالى وسنة رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم۔“ (غیبہ لغانی)

ترجمہ: ”آپ نے فرمایا: گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ ہم اہل بیت میں سے ایک شخص آئے گا جو

سال بھر میں دو مرتبہ تم لوگوں کو (بونس) عطا کرے گا اور مہینے میں دو مرتبہ روزی (روزنیہ - تنخواہ) دے گا، اور اُس کے زمانے میں علم و حکمت تم لوگوں کو اس قدر ملے گی کہ ایک عورت اپنے گھر میں بیٹھی ہوتی کتابِ خدا اور سنتِ رسولؐ کے مطابق فیصلہ (خود ہی) کرے گی۔“

منبر کوفہ پر سر بہ مہر عہد نامہ سنانا

سہیل نے ابنِ محبوب سے، اُمتوں نے اپنے بعض لوگوں سے اور اُنھوں نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ:

قَالَ: "كَافَى بِالْقَائِمِ عَلَى مَنِيرٍ (الْكُوفَةِ) عَلَيْهِ قَبَاءٌ فَيُخْرِجُ مِنْ  
وَرِيَانِ قَبَائِهِ كِتَابًا مُخْتَوًى بِخَاتَمٍ (مِنْ) ذَهَبٍ فَيُفَكِّهَ فَيُفَرِّهَ  
عَلَى النَّاسِ فَيُجَفِّلُونَهُ عَنْهُ إِحْقَالُ الْعُذْمِ فَلَمْ يَبْقَ إِلَّا التَّقْبَاءُ  
فَيَتَكَلَّمُ بِكَلَامٍ فَلَا يَسْقُونَ مَلْجَأً حَتَّى يَرْجِعُوا إِلَيْهِ وَإِنِّي  
لَأَعْرِفُ الْكَلَامَ الَّذِي يَتَكَلَّمُ بِهِ - " (كَافَى)

ترجمہ: ”آپؐ نے فرمایا: گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ امام قائم علیہ السلام اپنی قبائلیہ تہذیب کے ہوتے منبر کو فہ پر بیٹھے ہوئے ہیں۔ آپؐ نے اپنی فہار کے اندر سے ایک سر بہ مہر تحسیر نکالی، پھر مہر توڑی اور لوگوں کو پڑھ کر سنایا تو لوگ آپؐ اس طرح بدک کر بھاگ رہے ہیں جس طرح بھیڑ بکریاں بدکتی ہیں اور سوائے آپؐ کے نقیبوں کے کوئی باقی نہ رہا۔ پھر آپؐ نے ایک ایسی بات کہی جس سے وہ بھاگے ہوئے لوگ مجبوراً واپس آگئے۔ اور میں جانتا ہوں کہ وہ کیا کہیں گے۔“

(کافی)

آپ اسلام کو جدید انداز میں پیش کریں گے

عبدالواحد بن عبداللہ نے احمد بن محمد بن رباح سے، انھوں نے احمد بن علی حری سے  
انھوں نے حسن بن ایوب سے، انھوں نے عبدالکریم شمشعی سے، انھوں نے احمد بن حسین  
ابان سے، انھوں نے عبداللہ بن عطا سے، اور انھوں نے شیخ الفقہاء (فقہاء میں سب بزرگ)  
یعنی حضرت ابو عبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ: میں نے ایک مرتبہ  
ان جناب سے سیرت حضرت امام مہدی علیہ السلام کے متعلق دریافت کیا:

قال: يصنع ما صنع رسول الله صلى الله عليه وسلم يهدم ما كان قبله

كما هدم رسول الله صلى الله عليه وآله امر الجاهلية ويستأنف  
الاسلام جديداً - “ (غنية تعالى)

نے فرمایا: آپ وحی کریں گے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تھا یعنی اپنے پہلے کے تمام رسماً کو ختم کر دیں گے جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایام جاہلیت کے تمام رسماً و رواج کو ختم کر دیا تھا، اور اسلام کو ایک جدید انداز سے پیش کریں گے۔“ (غنیۃ نغانی)

سیرت رسول اللہ اور سیرت قائم میں فرق

علی بن الحسین نے محمد عطاء سے، انھوں نے محمد بن حسن رازی سے، انھوں نے محمد علی کوفی سے، انھوں نے بزنطی سے، انھوں نے ابن بکیر سے، انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے زرارہ سے اور زرارہ نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ ایک مرتبہ میں آنجناب سے عرض کیا کہ (فرزند رسولؐ!) آپ امام قائم کا نام تو بتادیں ؟ فقالؑ : اسمہ اسمی ۔

قلت: أيسر بسيرة محمد صلى الله عليه - ؟

قال: هيئات هيئات يا زرا سرة ما يسير بسيرته -

قلت: جعلت فداك لم ٩.

(١٠) قال: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَارَ فِي أُمَّتِهِ بِاللَّيْلِ كَانِ يَتَأَلَّفُ

النَّاسَ ، والقائم عليهم السلام يسير بالقتل ، بذلك أمر

في الكتاب الذي معه : أن يسير بالقتل ولا يستنيب

احدًا، ويل لمن نأواه۔“ (غینۃ لغمان)

آپ نے فرمایا: اُن کا نام میرا نام ہوگا۔

ہیں نے عرض کیا: کیا آنجناب کی سیرت بھی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت ہوگی؟

اے نے فرمایا: افسوس، افسوس، اے زرارہ! وہ آنحضرت ص کی سیرت پر عمل نہ کریں گے۔

میں نے عرض کیا: میں آپ پر قربان، یہ کیوں؟

یہ نے فرمایا: یہ اس لیے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کے ساتھ نرمی

اور تالیفِ قلب کا ملوک سمجھا کر، ہم تمام توفیق کر کے اور اس کا ان کو حکم دیا اور گواہی دے گا

اس کے پاس ہوگی، اس میں رست قتل کا حکم ہوگا، تو یہ قول نہ ہوگی، اول ہے، اُس حدیث اُن سے منقول ہے۔ (غنیۃ لطائف)

## سیرتِ امامِ قائم علیہ السلام

(۱۱۰)

محمد بن علی کوئی نے عبد الرحمن بن (ابی) ہاشم سے، انھوں نے ابوذر جہ سے اور ابو ذر نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ امیر المؤمنین کا ارشاد ہے: "کان لی أن اقتل المولّی و اجتز علی البحریم، ولكن ترکت ذلک للعاقبة من اصحابی ان جرحوا لم یقتلوا، والقائم له ان یقتل المولّی و یجتر علی البحریم۔" (غنیۃ لغائی) ترجمہ: میرے لیے یہ ممکن تھا کہ منہ موڑنے والے کو قتل کروں اور زخمیوں کی مرہم پی کروں، مگر میں نے اپنے اصحاب کے انجام کے پیش نظر ایسا نہیں کیا کہ اگر یہ زخمی ہو جائیں تو قتل نہ کیے جائیں، مگر امام قائم منہ موڑنے والے کو قتل کریں گے اور زخمیوں کو دفن (تجزیہ) کر دیں گے۔" (غنیۃ لغائی)

## امامِ قائم کے شیعہ تا ابد غالب ہیں گے

(۱۱۱)

ابن عقیلہ نے علی بن حسن سے، انھوں نے محمد بن خالد سے، انھوں نے شعبان بن میمون سے، انھوں نے حسن بن یارون سے روایت کی ہے کہ ان کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ میں حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں بیٹھا ہوا تھا کہ معلی بن خنیس نے آپ سے دریافت کیا کہ: (فرزِ رسول!) کیا امام قائم علیہ السلام حضرت علی علیہ السلام کی سیرت (عقود و رنگد) کے خلاف سیرت اختیار کریں گے؟

آپ نے فرمایا: "نعم، و ذلک أنّ علیّاً سار بالمعروف و الکفّ لاثّ علم أنّ شیعته سیظہر علیہم من بعدہ و أنّ القائم اذا قام سار فیہم بالسیف و السبّی، و ذلک أنّہ یعلم أنّ شیعته

لم یظہر علیہم من بعدہ ابداً۔" (غنیۃ لغائی) ترجمہ: آپ نے فرمایا: ہاں، اور یہ اس لیے کہ حضرت ابوالاعلیٰ علی علیہ السلام نے مہربانی اور درگزر کی سیرت اختیار کی تھی اس لیے کہ آپ کو معلوم تھا کہ میرے بعد میرے شیعہ مغلوب ہو جائیں گے اور امام قائم علیہ السلام جب ظہور فرمائیں گے تو آپ عوامِ اناس کے ساتھ قتل اور قید کا برتاؤ کریں گے اس لیے کہ آپ کو یہ معلوم ہوگا کہ (میرے بعد) ان کے بعد ان کے شیعہ تا ابد مغلوب نہ ہوں گے۔" (غنیۃ لغائی)

"تہذیب" میں صفحہ ۱۱۲ پر محمد بن عبد الجبار سے انھوں نے ابن فضال سے انھوں نے شعبان بن میمون سے روایت کیا ہے

## اسلامی احکام کی تجدید ہوگی

(۱۱۲)

ابن عقیلہ نے علی بن حسن سے، انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے رفاعہ سے، انھوں نے عبد اللہ بن عطا سے روایت کی ہے کہ ایک مرتبہ میں نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے دریافت کیا کہ جب حضرت امام قائم علیہ السلام کا ظہور ہوگا تو آپ لوگوں کے ساتھ کیا سلوک کریں گے؟ فقال: "یسہم ما قبلہ کما صنع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و یستأنف الاسلام جدیداً۔" (غنیۃ لغائی) آپ نے فرمایا: "آپ اپنے سے قبل کے جاری شدہ رسم و رواج کو ختم کر دیں گے جس طرح حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تھا۔ اور ایک جدید طرز سے اسلام پیش کریں گے۔" (غنیۃ لغائی)

## قتل کی ابتداء قریشیوں سے ہوگی

(۱۱۳)

علی بن الحسین نے محمد بن عطار سے، انھوں نے محمد بن حسن سے، انھوں نے محمد بن علی کوئی سے، انھوں نے بن زبئی سے، انھوں نے علاء سے، انھوں نے محمد سے، اور محمد نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے، ان کا بیان ہے کہ میں نے آنجناب کو فرمایا ہے: سنا: یقول: "لو یعلم الناس ما یصنع القائم اذا خرج لأحبّ اکثرہم أن لا یروہ و ما یقتل من الناس، اما انہ لا یبدء الا بقریش فلا یأخذ منها الا بالسیف ولا یعطیہا الا بالسیف حتی یقول کثیر من الناس: لیس هذا من آل محمد لو کان من آل محمد لرحم۔" (غنیۃ لغائی) آپ نے فرمایا: "اگر لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ جب امام قائم ظہور فرمائیں گے تو کیا کریں گے تو پھر اکثر لوگ تو یہی چاہیں گے کہ جس قدر وہ قتل کریں گے (اپنی آنکھوں سے) نہ دیکھیں۔ یہ ضرور ہے کہ آنجناب سب سے پہلے قریش سے شروع کریں گے آپ ان لوگوں سے تلوار کے سوا اور کچھ نہیں لیں گے اور تلوار کے سوا اور کچھ نہیں لیں گے یہاں تک کہ لوگ کہنے لگیں گے کہ یہ شخص آلِ محمد میں سے نہیں ہے، کیونکہ اگر آلِ محمد میں سے ہوتا تو ضرور رحم کرتا۔" (غنیۃ لغائی)



### ۱۱۳) امر جدید کے ساتھ ظہور

انہی اسناد کے ساتھ بزلفی نے عاصم بن حمید حنظل سے، انھوں نے ابوبصیر سے روایت کی ہے کہ حضرت ابوجعفر امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا:

”يقوم القائم بامر جديد وكتاب جديد وقضاء جديد على العرب بشديد، ليس شأنه إلا بالسيف لا يستتبع أحدًا ولا يأخذ في الله لومة لائم“ (غیبہ لغانی)

”امام قائم علیہ السلام امر جدید و کتاب جدید اور فیصلہ جدید کے ساتھ ظہور کریں گے، اور اہل عرب پر شدید ہوں گے، وہ سوائے تلوار کے اور کوئی بات نہ کریں گے، کسی کا عذر و توبہ قبول نہ کریں گے۔ وہ ملامت کرنے والے کی ملامت کی اللہ کے بارے میں، پیروا نہ کریں گے۔“ (غیبہ لغانی)

### ۱۱۵) لباس اور غذا میں سادگی

انہی اسناد کے ساتھ محمد بن علی کوفی نے ابن محبوب سے، انھوں نے بطائنی سے انھوں نے ابوبصیر سے اور ابوبصیر نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا:

”ما تستعجلون بخروج القائم؟ فوالله ما لباسه إلا الغليظ ولا طعامه إلا الجشب، وما هو إلا السيف والموت تحت ظل السيف“ (غیبہ لغانی)

”تم لوگ امام قائم کے ظہور کے لیے تعجیل کیوں چاہتے ہو؟ خدا کی قسم وہ تو موٹا جھوٹا پنہیں گے، اور روکھی سوکھی کھائیں گے۔ ان کا کام تلوار اور صرف تلوار (چلانا) ہے اور تلوار ہی کے زیر سایہ موت ہے۔“ (غیبہ لغانی)

### ۱۱۶) آپ کی غذا نان شعیب ہوگی

ابن عقدہ نے احمد بن یوسف بن یعقوب سے، انھوں نے اسماعیل بن مہران سے انھوں نے ابن بطائنی سے، انھوں نے اپنے والد اور وہیب سے، اور انھوں نے ابوبصیر سے اور ابوبصیر نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت نقل کی ہے کہ:

قال: ”إذا خرج القائم لم يكن بينه وبين العرب وقریش إلا السيف (ما يأخذ منها) ولا يستعجلون بخروج القائم؟ والله ما طعامه إلا الشعير الجشب ولا لباسه إلا الغليظ، وما هو إلا السيف والموت تحت ظل السيف“

(غیبہ لغانی)

آپ نے فرمایا: جب امام قائم علیہ السلام کا ظہور ہوگا تو آنجناب کے اور اہل عرب و قریش کے درمیان صرف تلوار ہوگی اور تم لوگ ظہور قائم میں تعجیل کیوں چاہتے ہو؟ بخدا ان جناب کی غذا تو صرف جو کی بدمزہ روٹی ہوگی اور آپ کا لباس موٹا جھوٹا ہوگا، اور آپ کا کام صرف تلوار ہوگا، اور تلوار ہی کے زیر سایہ موت۔“ (غیبہ لغانی)

### ۱۱۷) آپ کا خوف ہر شے پر طاری ہوگا

ابن عقدہ نے علی بن حسن تمیمی سے، انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے حسن بن علی بن یوسف اور محمد بن علی سے، انھوں نے سعدان بن مسلم سے، انھوں نے اپنے بعض اشخاص (رجال) سے، انھوں نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے، ان کا بیان ہے کہ آپ نے فرمایا:

”بينما الرجل على رأس القائم عليه السلام يأمره وينهاه إذ قال: أديروه فيديرونه إلى قدامه فيأمر بضرب عنقه فلا يبقى في الخافقين شيء إلا خافه“ (غیبہ لغانی)

”لوگ گرفتار کر کے آپ کے سامنے پیش کیے جائیں گے اور ان کی گردن زنی کا حکم دیں گے اور دنیا میں کوئی شے باقی نہ رہے گی جو آپ سے خوفزدہ نہ ہو۔“

(غیبہ لغانی)

علی بن احمد بندرہجی نے عبید اللہ بن موسیٰ سے، انھوں نے برقی سے، انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے سعدان بن مسلم سے، انھوں نے ہشام بن سالم سے اور انھوں نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے اسی کے مثل روایت نقل کی ہے۔

(غیبہ لغانی)

## قمیص رسولِ امام قائم کے جسم پر ہوگی

(۱۱۸)

محمد بن ہمام نے حمید بن زیاد سے، انھوں نے حسن بن محمد بن سماعہ سے، انھوں نے احمد بن حسن سے، انھوں نے اپنے چچا حسین بن اسماعیل سے، انھوں نے یعقوب بن شعیب سے اور انھوں نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ ایک مرتبہ اُن جناب نے مجھ سے فرمایا:

”اَزْ اُرَیْکَ قَمِیْصَ الْقَائِمِ الَّذِیْ یَقُومُ عَلَیْہِ؟“

نقلت: بلّی۔ فدعاً بقمطر ففتحہ وأخرج منه قمیص کراہیں  
فنشرہ فاذا فی کتفہ الایسر دم۔

فقال: هذا قمیص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ الذی علیہ یوم  
ضربت رباعیتہ وفيہ یقوم القائم، فقبلت الدّم و  
وضعتہ علی وجہی ثم طواه ابو عبد اللہ علیہ السلام ورفعه۔“

(غیبۃ لغانی)

ترجمہ:

آپ نے فرمایا: ”کیا میں تمہیں وہ قمیص دکھاؤں جسے پہن کر امام قائم ظہور فرمائیں گے؟  
میں نے عرض کیا: جی ہاں۔ تو آپ نے ایک بستہ منگوا یا، اُسے کھولا، اُس میں سے ایک قمیص نکالی  
پھر اُسے پھیلا دیا، تو اُس کی بائیں آستین پر خون لگا ہوا تھا۔ اُسے دکھا کر آپ نے  
فرمایا: یہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وہ قمیص ہے جسے آپ اُس دن  
زیب تن کیے ہوئے تھے جس دن آپ کے دندان مبارک شہید ہوئے تھے۔ یہی قمیص  
پہن کر امام قائم قیام فرمائیں گے۔“

یسنکر میں نے اس خون کو بوسہ دیا جو اُس قمیص کی آستین پر لگا ہوا تھا اور میں نے  
اُس کو اپنے چہرے پر رکھا۔ پھر حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے  
اُس کو طے کر کے رکھ دیا۔“

(غیبۃ لغانی)

## آیہ: ”آتٰی أَمْرُ اللَّهِ...“ کی تفسیر

(۱۱۹)

علی بن احمد نے عبد اللہ بن موسیٰ سے، انھوں نے علی بن حسن سے، انھوں نے علی  
بن حسان سے، انھوں نے عبد الرحمن بن کثیر سے، اور انھوں نے حضرت ابو عبد اللہ امام  
جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے قول خدا: ”آتٰی أَمْرُ اللَّهِ فَلَا تَسْتَعْجِلُوهُ“

(سورہ صافات آیت ۱)

کے متعلق ارشاد فرمایا:

”هو امرنا امر الله عز وجل (أ) لا تستعجل به یوئیدہ“

بثلاثۃ اجناد بالملائکۃ والمؤمنین والرعب وخروجه  
کخروج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وذلک قوله عز وجل:

(آیہ) ”کَمَا أَخْرَجَکَ رَبُّکَ مِنْ بَيْتِکَ بِالْحَقِّ تَوَارَتْ فَرِیقًا  
مِّنَ الْمُؤْمِنِیْنَ لَکَ لَھُؤْنَ.“ (سورۃ الانفال آیت ۵)

ترجمہ روایت: ”آپ نے فرمایا: ”یہی ہمارا امر ہے جو امر خدا ہے ہم لوگ اس میں عجلت نہیں  
چاہتے۔ اللہ تعالیٰ اُن کی (ہماری صاحب الامر کی) مدد افواج فرشتگان  
اور مؤمنین اور رعب و دبدبہ سے کرے گا۔ اُن کا خروج بھی رسول اللہ  
کے خروج کے مانند ہوگا۔ چنانچہ اللہ عز وجل ارشاد فرماتا ہے کہ:  
ترجمہ آیت ”جس طرح تیرے پروردگار نے تجھے تیرے گھر سے حق کے  
(انفال ۵) ساتھ نکالا، حالانکہ مؤمنین میں سے ایک گروہ اسے بہت زیادہ  
ناپسند کرتا تھا۔“

## تین سو تیرہ فرشتوں کا نزول

(۱۲۰)

احمد بن ہودہ نے ابراہیم بن اسحاق سے، انھوں نے عبد اللہ بن حنّاد سے  
انھوں نے بھائی سے اور بھائی نے (حضرت امام) علیہ السلام سے روایت کی کہ آپ نے  
ارشاد فرمایا: ”اذا قام القائم علیہ السلام نزلت الملائکۃ بثلاث مائۃ وثلاثۃ  
عشر: ثلث علی خیول شہب، وثلث علی خیول بلق  
وثلث علی خیول حوّ، قلت: وما الحوّ؟“

(غیبۃ لغانی)

قال: الحمر۔“

ترجمہ روایت: ”آپ نے ارشاد فرمایا: ”جب امام قائم علیہ السلام ظہور فرمائیں گے تو  
تین سو تیرہ فرشتے نازل ہوں گے جن میں سے ایک تہائی شہب  
(سیاہی مائل سفید رنگ کے) گھوڑوں پر، ایک تہائی ابلق (سیاہ اور  
سفید داغوں والے) گھوڑوں پر، اور ایک تہائی حوّ گھوڑوں پر سوار ہوں گے۔“  
میں نے عرض کیا: حوّ سے کیا مراد ہے؟ آپ نے فرمایا: سُرخ۔ ”احمر“ (سرخ گھوڑے)۔“

## ۱۲۱) ہر سپاہی کیلئے تلوار نازل ہوگی

اور انہی اسناد کے ساتھ بطانہ نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا:

”قال: اذا قام القائم علیہ السلام نزلت سیوف القتال علی کل سیف اسم الرجل واسم ابیه“

آپ نے فرمایا: ”جب امام قائم علیہ السلام ظہور فرمائیں گے (تو آسمان سے آپ کے فوجیوں کے لیے جہاد کے واسطے) تلواریں نازل ہوں گی جن پر ہر فوجی کا نام اور اس کے والد کا نام کندہ ہوگا۔“ (غیبۃ لغائی)

## ۱۲۲) فرقہ مرجئہ کا خیال ہے کہ خون نہ بہے گا

ابن عقدہ نے علی بن حسن تیملی سے، انھوں نے عباس بن عامر سے، انھوں نے موسیٰ بن بکر سے، انھوں نے بشیر نبال سے، انھوں نے علی بن احمد سے، انھوں نے عبد اللہ بن مسلم سے، انھوں نے ایوب بن نوح سے، انھوں نے صفوان سے، انھوں نے بشیر سے روایت کی ہے۔ اُن کا بیان ہے کہ جب میں مدینہ گیا تو حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام کے بیت الشرف پر حاضر ہوا، دیکھا کہ دروازے پر ایک خچر زین کسا ہوا کھڑا ہے۔ چنانچہ میں بیت الشرف کے ایک طرف جا بیٹھا۔ کچھ دیر کے بعد آپ اندر سے برآمد ہوئے۔ میں نے سلام عرض کیا تو آپ خچر پر سوار ہو چکے تھے لیکن مجھے دیکھ کر آپ فوراً ہی اتر پڑے اور میری طرف تشریف لائے اور دریافت فرمایا کہ تم کون ہو؟

میں نے عرض کیا: عراق کا رہنے والا ہوں۔

آپ نے فرمایا: عراق میں کہاں کے باشندہ ہو؟

میں نے عرض کیا: کوفے کا باشندہ ہوں۔

آپ نے فرمایا: اس سفر میں تمہارے ہمراہ کون تھا؟

میں نے عرض کیا: محدثہ کا ایک گروہ۔

آپ نے فرمایا: محدثہ کون؟

میں نے عرض کیا: مرجئہ۔

آپ نے فرمایا: کل جب ہمارا قائم ظہور کرے گا تو یہ لوگ اس کے پاس پناہ لیں گے؟

میں نے عرض کیا: یہ لوگ کہتے ہیں کہ اگر ایسا ہوا تو ہمارے اور تمہارے ساتھ برابر کا انصاف ہوگا۔ آپ نے فرمایا: من تاب، تاب اللہ علیہ ومن أسر نفاقاً فلا یبعد اللہ غیۃ ومن اظهر شیئاً اھرق اللہ دمہ۔

ثم قال: ید بحم والذی نفسی بیدہ کما ید بح القصاب شاتہ و اوما بیدہ الی حلقہ۔

قلت: انتم یقولون: انہ اذا کان ذلک استقامت لہ الامور فلا یسرق محبۃ دم،

فقال: کلاً والذی نفسی بیدہ حتی نمسح وانتم العرق والعلق و اوما بیدہ الی جہتہ۔“ (غیبۃ لغائی)

ترجمہ: ”آپ نے فرمایا: جو تو یہ کہے گا اللہ اس کی توبہ قبول کر لیا، مگر جو دل میں نفاق چھپائے ہوئے ہوگا اللہ اس کو دھنکا کر دیگا۔ اور اگر کوئی کچھ اور کرنے پر آمادہ ہوگا تو اللہ تعالیٰ اس کا خون بہا دیگا۔“

پھر فرمایا: یعنی۔ اُن کو ذبح کر دیگا، اُس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے، جس طرح قصاب بکری کو ذبح کرتا ہے۔“

اور یہ فرما کر آپ نے اپنی گردن (حلق) کی طرف اشارہ کیا۔

میں نے عرض کیا: وہ لوگ تو یہ کہتے ہیں کہ جب اُن کی حکومت قائم ہو جائے گی تو وہ کسی کا خون نہ بہائیں گے آپ نے فرمایا: اُس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے، ہرگز ایسا نہیں ہے بلکہ تم لوگ خون اور پسینے میں لت پت (لتھڑے) ہو گے اور ہم اُسے پونچھیں گے۔ یہ فرما کر آپ نے اپنی پیشانی کی طرف اشارہ کیا۔“ (غیبۃ لغائی)

## ۱۲۳) بڑی خونریزی کے بعد آپ کی حکومت قائم ہوگی

ابن عقدہ نے محمد بن سالم سے، انھوں نے عثمان بن سعید سے، انھوں نے احمد بن سلیمان سے، انھوں نے موسیٰ بن بکر سے، انھوں نے بشیر نبال سے یہی روایت کی ہے مگر اس میں یہ ہے کہ جب میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے عرض کیا کہ مرجئہ کہتے ہیں کہ حضرت امام ہو کر جب ظہور فرمائیں گے تو اُن کی حکومت بغیر ایک قطرہ خون ہے آسانی سے قائم ہو جائیگی۔

قال: ”کلاً والذی نفسی بیدہ لو استقامت لاحد عفواً

لاستقامت لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حین ادمیت باعینہ

وَشَجَّ فِي وَجْهِهِ كَلًّا وَالَّذِي لَفَسَى بِيَدِهِ حَتَّى نَمْسَحَ  
نَحْنُ وَانْتَدَّ الْعِرْقُ وَالْعَلَقُ، ثُمَّ مَسَحَ جَبْهَتَهُ۔“

آپؐ نے فرمایا ”ہرگز ایسا نہیں ہے، اُس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے، اگر کسی کا اقتدار یونہی قائم ہو جا یا کرنا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اقتدار سب سے پہلے اسی طرح قائم ہوتا۔ آنحضرتؐ کا اقتدار بھی اُس وقت قائم ہوا جب آپؐ کے دندان مبارک شہید ہوئے اور آپؐ کے چہرہ اقدس پر زخم آئے۔ اُس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے۔ امام قائمؑ کی حکومت بھی اُس وقت ہی قائم ہوگی جب تم لوگوں کی پیشانیاں خون اور پسینے سے تر رہیں گی اور ہم اسے پونچھیں گے۔“

پھر آپؐ نے اپنی پیشانی پونچھ کر بتایا کہ اس طرح پونچھیں گے۔“ (غنیۃ لغائی)

### محنت شاقہ کے بعد قیام حکومت (۱۲۳)

علی بن احمد نے عبید اللہ بن موسیٰ سے، انھوں نے حسن بن معاویہ سے، انھوں نے ابن محبوب سے، انھوں نے عیسیٰ بن سلیمان، انھوں نے مفضل سے روایت کی ہے، مفضل نے بیان کیا کہ میں نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا، جب آپ کے سامنے امام قائم علیہ السلام کا ذکر کیا گیا تو میں نے عرض کیا کہ مجھے امید ہے کہ امام قائمؑ کی حکومت آسانی سے قائم ہو جائے گی۔

آپؐ نے فرمایا: ”لَا يَكُونُ ذَلِكَ حَتَّى تَمْسَحُوا الْعِرْقَ وَالْعَلَقَ“  
ترجمہ: ”نہیں، یہ حکومت اُس وقت قائم ہوگی جب تم لوگوں کو اپنی پیشانیوں سے خون اور پسینہ پونچھنا پڑے گا۔“ (غنیۃ لغائی)

### اہل حق ہمیشہ سختیوں میں رہے (۱۲۵)

عبد الواحد بن عبد اللہ سے، انھوں نے محمد بن جعفر سے، انھوں نے ابن ابو خطاب سے، انھوں نے محمد بن سنان سے، انھوں نے یونس بن ظبیان سے روایت کی ہے، اُن کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا:

يَقُولُ: ”إِنَّ أَهْلَ الْحَقِّ لَمْ يَزَالُوا مِنْذُ كَانُوا فِي شِدَّةٍ، أَمَّا أَنْتَ ذَلِكَ إِلَى مَدَّةٍ قَرِيبَةٍ وَعَاقِبَةُ طَوِيلَةٍ۔“ (غنیۃ لغائی)

ترجمہ: آپؐ نے فرمایا: ”اہل حق، بلاشبہ جب سے بھی رہے، ہمیشہ شدت اور سختیوں میں رہے مگر یہ سختیاں ایک قریبی مدت تک رہیں، اسکے بعد اسکا انجام بہت طویل ہوگا۔“ (غنیۃ لغائی)

\* ابن عقدہ نے اپنے بعض رجال سے، انھوں نے علی بن اسحاق بن عمار سے، انھوں نے محمد بن سنان سے بھی اسی کے مثل روایت کی ہے۔ (غنیۃ لغائی)

### وہ دور بہت جانفشانی کا ہوگا (۱۲۶)

علی بن حسین نے محمد بن یحییٰ سے، انھوں نے محمد بن حسن رازی سے، انھوں نے محمد بن علی سے، انھوں نے معمر بن خلداد سے روایت کی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت امام علی الرضا علیہ السلام کے سامنے حضرت امام قائم علیہ السلام کا ذکر آیا تو:

فَقَالَ: ”أَنْتُمْ (اليوم) أَرْخَى بَالًا مِنْكُمْ يَوْمَئِذٍ“  
قال: وكيف؟

قال: ”لَوْ قَدْ خَرَجَ قَائِمُنَا عَلَيَّ السَّلَامُ لَمْ يَكُنْ إِلَّا الْعَلَقُ وَالْعِرْقُ  
(و) الْقَوْمُ عَلَى السَّرُوحِ وَمَا لِبَاسُ الْقَائِمِ عَلَيَّ السَّلَامُ إِلَّا الْغَلِيظُ  
وَمَا طَعَامُهُ إِلَّا الْجَشَبُ“ (غنیۃ لغائی)

ترجمہ: آپؐ نے فرمایا: ”تم لوگ اس دور میں زیادہ آرام و چین سے ہو رہے ہو بہ نسبت اُس دور کے“  
راوی نے عرض کیا: وہ کیسے؟

آپؐ نے فرمایا: جب امام قائم علیہ السلام ظہور کریں گے تو بڑی عرق ریزی اور خون ریزی کرنی پڑے گی، قوم کو اپنی سواری کی پشت پر رہنا پڑے گا اور خود امام قائمؑ کا لباس بہت معمولی (موٹا جھوٹا) اور آپ کا طعام بدمزہ ہوگا۔“ (غنیۃ لغائی)

### مظلومیت بھی نعمت ہے (۱۲۷)

عبد الواحد نے احمد بن ہوزہ سے، انھوں نے نہاوندی سے، انھوں نے عبد اللہ ابن حماد سے، انھوں نے مفضل سے روایت کی ہے کہ اُن کا بیان ہے کہ حالت طوان میں ایک مرتبہ میں حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کے قریب تھا، آپؐ نے نظر اٹھا کر میری طرف دیکھا  
وَقَالَ لِي: ”يَا مَفْضُلُ مَا لِي أَرَاكَ مَسْمُومًا مَتَغَيِّرُ اللَّوْنُ؟“

قال: فَقُلْتُ لَهُ: جَعَلَتْ فَذَلِكَ لِنَظَرِي إِلَى بَنِي الْعَبَّاسِ، وَمَا فِي أَيْدِيهِمْ مِنْ

هَذَا الْمَلِكُ وَالسُّلْطَانُ وَالْجَبْرُوتُ ، فَلَوْ كَانَ ذَلِكَ لَكُمْ لِكُنْثَا فِيهِ مَعَكُمْ -

فَقَالَ : ” يَا مَفْضِلُ ! أَمَّا لَوْ كَانَ ذَلِكَ لَمْ يَكُنِ إِلَّا سِيَاسَةُ اللَّيْلِ وَ سِيَاحَةُ النَّهَارِ وَأَكَلَ الْجَشْبُ ، وَلَبَسَ الْخَشْ ، سَبَّهِ امِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيُّ السَّلَامُ وَالْإِذَا فَالْتَارُ ، فَزَوَى ذَلِكَ عَتَا فَصَرْنَا نَأْكُلُ وَ نَشْرِبُ ، وَهَلْ رَأَيْتَ ظَلَامَةً جَعَلَهَا اللَّهُ نِعْمَةً مِثْلَ هَذَا ؟ “

(غَيْبَةُ نَعْفَانِي)  
ترجمہ: اور آپ نے مجھ سے دریافت فرمایا: اے مفضل! کیا بات ہے میں تم کو کچھ محزون و غموم پارہا ہوں اور تمہارے چہرے کا رنگ بھی تغیر ہے؟

میں نے عرض کیا: میں آپ پر قریبان، میں بنی عباس کو دیکھتا ہوں کہ ان کے ہاتھوں میں سلطنت اور اقتدار و طاقت وغیرہ سبھی کچھ ہے۔ کاش یہ سب کچھ آپ حضرات کے پاس ہوتا تو ہم لوگ بھی آپ حضرات کے ساتھ اس میں شریک ہوتے؟

آپ نے فرمایا: اے مفضل! اگر ایسا ہوتا تو تم لوگوں کو بڑی محنت کرنی پڑتی، راتوں کو لوگوں کی حفاظت اور دلوں کو چکر لگانا پڑتا، بدمزہ کھانا اور موٹا جھوٹا پہننا پڑتا جیسا کہ حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام کے دور حکومت میں تھا، اور اگر ایسا نہ کرتے تو انجام کار جہنم تھا۔ یہ ذمے داریاں ہمارے سر سے اٹھالی گئی ہیں، اس لیے ہم لوگ مناسب غذا کھاتے پیتے ہیں۔ کیا تم نے کبھی دیکھا ہے کہ ظلم کسی کھیلے باعثِ نعمت بن گیا ہو، جیسا کہ یہ ہے (اس دور میں ہے) “

(غَيْبَةُ نَعْفَانِي)

### اگر امت کے کو حکومت ملتی ... ؟

(۱۲۸)

انہی اسناد کے ساتھ عبداللہ بن حماد سے، انھوں نے عمر بن شمر سے روایت کیا ہے، وہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں حضرت ابو عبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کے بیت الشرف میں حاضر تھا اور بیت الشرف لوگوں سے (کچھ کچھ) بھرا ہوا تھا، ان لوگوں میں سے جو شخص آپ سے کچھ دریافت کرتا، آپ اس کا جواب دیتے جاتے تھے اور میں بیت الشرف کے ایک گوشے میں بیٹھا ہوا رہتا تھا کہ اس دوران:

فَقَالَ مَا يَبْكِيكَ يَا عَمْرُو !

قُلْتُ : جَعَلْتَ فِدَاكَ وَكَيْفَ لَا أَبْكِي وَهَلْ فِي هَذِهِ الْأُمَّةِ مِثْلُكَ

وَالْبَابُ مَغْلَقٌ عَلَيْكَ وَالسُّتُورُ خِي عَلَيْكَ ؟  
فَقَالَ : لَا تَبْكُ يَا عَمْرُو نَأْكُلُ أَكْثَرَ الطَّيِّبِ وَ نَلْبَسُ اللَّبَنِ وَلَوْ كَانَ الَّذِي تَقُولُ لَمْ يَكُنْ إِلَّا أَكَلَ الْجَشْبُ وَلَبَسَ الْخَشْ ، مِثْلَ امِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَلِيُّ السَّلَامُ وَ إِلَّا فَمِثْلُ الْجَعَةِ الْأَغْلَالِ فِي النَّارِ “

(غَيْبَةُ نَعْفَانِي)  
ترجمہ: پس آپ نے دریافت فرمایا: اے عمرو! کیوں رو رہے ہو؟ میں نے عرض کیا: (فرزند رسول!) میری جان آپ پر تار کیسے نہ روز آئے کہ آپ جیسا محترم شخص اس امت میں کوئی اور بھی ہے؟ اس کے باوجود آپ پر دروازہ بند ہے

آپ کی شخصیت پر پردہ ڈال دیا گیا ہے؟  
آپ نے فرمایا: اے عمرو! نہ رو، اس وقت تو ہم اکثر و بیشتر اچھی اور طیب غذا میں کھاتے ہیں اور اچھا لباس پہنتے ہیں، اگر وہ ہوتا جو تم کہتے ہو، تو پھر سولے بدمزہ کھانے اور موٹا کپڑا پہننے کے اور کچھ نہ ہوتا۔ جیسا کہ حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام کا معمول تھا، اور اگر ایسا نہ ہوتا تو (اے عمرو!) معالجہ جہنم میں زنجیریں ہوتیں۔ “

(غَيْبَةُ نَعْفَانِي)

### علم رسول کا پھریرا اور اقی جنت

(۱۲۹)

انہی اسناد کے ساتھ عبداللہ بن حماد سے، انھوں نے عبداللہ بن سنان سے اور عبداللہ بن سنان نے حضرت ابو عبداللہ امام جعفر (بن محمد باقر) الصادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا:

” أَيْ اللَّهَ إِلَّا أَنْ يَخْلُفَ وَقْتُ الْمَوْتَيْنِ -

وہی راویہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نزل بہا جبوسل یوم بدسیرہ  
ثُمَّ قَالَ : يَا أَبَا حَمْدٍ ! مَا هِيَ وَاللَّهِ مِنْ قَطْنٍ وَلَا كَثَّانٍ وَلَا قَرْ وَلَا حَرِيرٍ  
فَقُلْتُ : مِنْ أَيْ شَيْءٍ هِيَ ؟

قَالَ : مِنْ وَرَقِ الْجَنَّةِ ، نَشَرَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ بَدْرٍ ، ثُمَّ لَفَّهَا وَدَفَعَهَا إِلَى عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَلَمْ تَزَلْ عِنْدَ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ حَتَّى كَانَ يَوْمَ الْبَصْرَةِ ، فَنَشَرَهَا امِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَفَتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِ  
ثُمَّ لَفَّهَا -

وہی عندنا ہذا لا ینشرھا احدھ حتی یقوم القائم

فاذا قام نشرها فلم يبق في المشرق والمغرب أحد إلا لعننا  
وبسير الرعب فتة امها شهرا (و ورائها شهرا) وعن يمينها  
شهرا وعن يسارها شهرا۔

ثم قال: يا با محمد إنه يخرج متورا غضبان أسفا لغضب الله على  
هذا الخلق عليه فميمص رسول الله صلى الله عليه وآله الذي  
كان عليه يوم احد وعمامة السحاب، ودرع رسول الله صلى  
الله عليه وآله السابغة، وسيف رسول الله صلى الله عليه وآله ذوالفقار  
يجرد السيف على عاتقه ثمانية اشهر يقتل هرجا۔  
فاؤل ما يبدا ببخى شعبة فيقطع ايديهم ويعلقها في اللعبة  
وينادي مناديه هؤلاء سراق الله، ثم يتناول قریشا فلا يأخذ  
منها إلا السيف، ولا يعطيها إلا السيف ولا يخرج القاشم ۴  
حتى يقرأ كتابان كتاب بالبصرة وكتاب بالكوفة بالبراءة  
من علي بن أبي طالب۔

آپے ارشاد فرمایا: ”اللہ نے یہ طے کر لیا ہے کہ وہ وقت معین کرنیوالوں کے خلاف کرے گا۔  
اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا علم مبارک ہے جس کو حضرت جبریل یوم  
بدلیہ کو نازل ہوتے تھے اور اسے لیکر چلے تھے۔  
پھر فرمایا: اے ابو محمد! بخدا اس کلم کا بھسیرانہ صوت کا ہے، نہ کتان کا، نہ حریر کا،  
نہ پر سیاں کا۔

میں نے عرض کیا: پھر کس چیز کا بنا ہوا ہے؟

آپ نے فرمایا: اس کا پھیرا جنت کے اوراق کا ہوگا جسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
نے یوم بدر لہرایا تھا، پھر اُسے پیٹ کر حضرت علی علیہ السلام کے حوالے کیا وہ  
حضرت ابوالاعلیٰ علی علیہ السلام کے پاس مسلسل رہا، یہاں تک کہ جنگ بھرہ (جمل)  
میں حضرت ابوالاعلیٰ امام علی علیہ السلام نے وہی پھیرا پھر لہرایا اور اللہ تعالیٰ نے  
آپ کو فتح عطا فرمائی، اس کے بعد آپ نے اُسے پیٹ کر رکھ دیا۔ اور اب وہ پھیرا  
اس وقت ہمارے پاس ہے اور حضرت امام قائم علیہ السلام کے ظہور سے قبل  
اُسے کوئی نہیں لہرائے گا، جب آپ ظہور فرمائیں گے تو وہی اس کو لہرائیں گے جسے  
دیکھ کر مشرق و مغرب کا شخص اس کو برا کہے گا، مگر اُس پھیرے کا رعب و دہرہ

ایک ماہ کی مسافت کے برابر آگے آگے اور ایک ماہ کی مسافت کے برابر پیچھے،  
ایک ماہ کی مسافت کے برابر دوسری جانب اور ایک ماہ کی مسافت کے برابر  
بائیں جانب چھایا رہے گا۔

پھر آپ نے فرمایا: اے ابو محمد! امام قائم علیہ السلام غیظ و غضب کے عالم میں خروج کریں گے  
اس لیے کہ اللہ تعالیٰ اس مخلوق پر غضبناک ہوگا۔ آپ وہی قمیص زیب تن  
کیے ہوئے ہوں گے جو حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یوم (جنگ) بدر  
زیب تن فرمائی ہوئی تھی، اور آپ کے فرق اندر اس پر عامہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ  
اور جسم مبارک پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سالغہ نامی زیرہ اور دست پاکیزہ  
میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تلوار ذوالفقار ہوگی جسے آپ آٹھ ماہ  
تک اپنے دوش مبارک پر رکھے ہوئے رہیں گے اور قتل عام کریں گے۔  
اور قتل عام سب سے پہلے بنی شیبہ سے شروع کریں گے، اُن لوگوں کے  
ہاتھ قطع کریں گے اور خانہ کعبہ میں لٹکا دیں گے اور اُن کا ایک منادی اعلان کرے گا کہ  
”یہ سب خانہ کعبہ کے چور تھے۔“ اس کے بعد قریش کی گرفتاریاں ہونگی  
اُن سے بھی سوائے تلوار کے نہ کچھ لیں گے اور سوائے تلوار کے نہ کچھ دیں گے اور جب  
امام قائم علیہ السلام خروج فرمائیں گے تو آپ دو تحریریں پڑھیں گے ایک تحریر بھرہ  
میں اور دوسری تحریر کوفہ میں جس کے اندر (لوگوں کی) حضرت ابوالاعلیٰ امام  
علی علیہ السلام سے برأت کا اظہار ہوگا۔ “

علم رسول اللہ جبریل لائیں گے

(۱۳۰)

عبدالواحد بن عبداللہ نے محمد بن جعفر سے، انھوں نے ابن ابی خطاب سے، انھوں  
نے محمد بن سنان سے، انھوں نے حماد بن ابی طلحہ سے، انھوں نے (ثابت) ثمالی سے روایت کی  
ہے کہ ثمالی کا بیان ہے کہ حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا:  
”یا ثابت! کاف بقاء اہل بیٹی قد اشرف علی نجفکم هذا“  
وآؤ ما بیدہ (النی) ناحیة الکوفة۔  
”فاذا هو اشرف علی نجفکم نشر رایة رسول اللہ ۴ فاذا هو  
نشرها انحطت علیہ ملائکة بدر۔“  
قلت: وما رایة رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم؟

قال: عودها من عند عرش الله ورحمته وسائرهما من نصر الله  
لا يهوى بها إلى شيء إلا أهلكه الله -

قلت: فمخبوءة (هي) عندكم حتى يقوم القائم فيجدها أم  
يؤتي بها؟

قال: لا بل يؤتي بها -

قلت: من يأتيه بها؟

قال: جبريل ۴ -

ترجمہ: آپ نے فرمایا: ”اے ثابت! گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ ہمارا قائم اہل بیت تمہارے اس  
نخعت پر نمودار ہوا ہے۔“

(یہ فرما کر آپ نے کونے کی طرف اشارہ کیا -)

اور جب وہ ظہور فرمائیں گے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علم کو لہر اٹھیں گے اور  
اس کے لہرتے ہی جنگ بدر میں شریک فرشتے آسمان سے اترنے لگیں گے۔

میں نے عرض کیا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا علم کیسا ہوگا؟

آپ نے فرمایا: اس کا چوبہ عرش کا اور اللہ کی رحمت کا ایک چوبہ ہوگا اس کو لیکر اللہ کی نصرت کے  
ساتھ روانہ ہوں گے، یہ علم جس طرف بڑھے گا اذہر اللہ کے دشمنوں کو ہلاک کر دے گا  
میں نے عرض کیا: وہ علم آپ حضرات کے پاس امام قائم علیہ السلام کے ظہور تک پوشیدہ رہے گا اور  
وہ اس کو (آپ حضرات کے ذریعے سے) پائیں گے یا اُس وقت اُن کے پاس  
لایا جائے گا؟

آپ نے فرمایا: نہیں، بلکہ لایا جائے گا۔

میں نے عرض کیا: وہ علم کون لیکر آئے گا؟

آپ نے فرمایا: جب جبریل علیہ السلام لیکر آئیں گے۔

(۱۳۱) تاویل قرآن پر جنگ ہوگی

(غیبہ نعمانی)

ابن عقیلہ نے محمد بن فضال سے، انھوں نے محمد بن عبد اللہ بن زرارہ سے، اُنھوں نے

محمد بن مروان سے، انھوں نے فضیل سے روایت کی ہے، فضیل کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام

امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا:

يقول: "إِنَّ قَائِمَنَا إِذَا قَامَ اسْتَقْبَلَ النَّاسَ أَشَدَّ مَا اسْتَقْبَلَتْ

رسول الله صلى الله عليه من جهال الجاهلية -

فقلت: وكيف ذلك؟

قال: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ أَلَى النَّاسِ وَهُمْ يَعْبُدُونَ الْحِجَارَةَ  
وَالصُّخُورَ وَالْعِيدَانَ وَالْخَشَبَ الْمَنْحُوتَةَ، وَإِنَّا قَائِمُنَا إِذَا

قَامَ أَلَى النَّاسِ وَكَلَّمَهُمْ يَتَأَوَّلُ عَلَيْهِ كِتَابَ اللَّهِ، يَحْتَجُّ عَلَيْهِ بِهِ  
ثُمَّ قَالَ: "أَمَّا وَاللَّهِ لَيَدْخُلَنَّ عَلَيْهِمْ عَدْلُهُ جَوْفَ بَيْوتِهِمْ كَمَا يَدْخُلُ

الْحَرُّ وَالْقُرُ" -

(غیبہ نعمانی)

آپ فرما رہے تھے:

”جب ہمارا قائم ظہور کرے گا تو انھیں جاہلوں کی طرف سے اس سے بھی زیادہ  
شدید مزاحمتوں کا سابقہ ہوگا جن مزاحمتوں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
کو درجاءِ ولایت کے جاہلوں کے ہاتھوں سابقہ پڑا تھا۔“

میں نے عرض کیا: (فرزِ رسولؐ) یہ کیسے؟

آپ نے فرمایا: وہ اس طرح کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے تھے تو وہ لوگ  
پتھروں، چٹانوں، کھجور کے اونچے اونچے درختوں اور لکڑی کے تراشے ہوئے

بتوں کی پرستش کیا کرتے تھے اور ہمارا قائم اُس وقت آئے گا جب لوگ  
اللہ کی کتاب سے غلط تاویلیں اخذ کر کے آپ کے سامنے دلیلیں پیش کریں گے

میں نے فرمایا: مگر خدا کی قسم امام قائم ان لوگوں کے گھروں میں اپنا عدل اس انداز سے قائم  
کریں گے جس طرح اُن کے گھروں میں سردی اور گرمی داخل ہو کر اپنا اثر و نفوذ

قائم کر لیتی ہیں۔“

(غیبہ نعمانی)

امام قائمؑ کو مزاحمتوں کا سامنا

(۱۳۲)

عبدالواحد نے محمد بن جعفر سے، انھوں نے ابن ابی الخطاب سے، انھوں نے محمد بن سنان

بن حسین بن مختار سے، انھوں نے ثمالی سے، روایت کی ہے اُن کا بیان ہے کہ میں نے حضرت

امام محمد باقر علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا:

قال: "إِنَّ صَاحِبَ هَذِهِ الْأُمُورِ لَوْ قَدْ طَافَ بِالنَّاسِ مِثْلَ مَا لَقِيَ

رسول الله صلى الله عليه (واكثر)

ترجمہ: جب صاحبِ الامر ظہور کریں گے تو انکو بھی رسول اللہ کی طرح مزاحمتوں کا سامنا کرنا پڑے گا۔ بلکہ زیادہ

## ۱۳۲ تاویل قرآن پر جہاد ہوگا

محمد بن ہمام نے حمید بن زیاد سے، اُنھوں نے حسن بن محمد بن سماء سے، اُنھوں نے احمد بن حسن مشی سے، اُنھوں نے محمد بن ابو حمزہ سے، اُنھوں نے اپنے بعض اصحاب سے روایت کی کہ حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ:

” اِنَّ الْقَائِمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَلْقَى فِي حَرْبِهِ مَالَهُ يَلْقَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَآئِنَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَاهُمْ وَهُمْ يَبْعُدُونَ الْحِجَارَةَ الْمَنْقُوعَةَ وَالْخَشَبَةَ الْمَنْحُوتَةَ ، وَاِنَّ الْقَائِمَ يَخْرُجُونَ عَلَيْهِ فَيَتَأَوَّلُونَ عَلَيْهِ كِتَابَ اللَّهِ وَيَقَاتِلُونَهُ عَلَيْهِ -“

ترجمہ: اپنے فرمایا ” بلاشبہ امام قائم علیہ السلام کو اپنے جہاد میں ایسے دشوار امور پیش آئیں گے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی پیش نہ آئے تھے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُس دور میں تشریف لائے تھے جب لوگ پتھروں اور لکڑیوں کے تراشے ہوئے بتوں کی پستش کی کرتے تھے اور امام قائم اُس وقت ظہور فرمائیں گے جب لوگ اُن کے سامنے کتاب خدا کی تاویلات پیش کر کے آپ سے برسرِ پیکار ہوں گے۔“ (غیبہ نعمانی)

## ۱۳۳ ظہورِ حق کو کیوں بُرا کہیں گے ؟

علی بن احمد نے عبید اللہ بن موسیٰ علوی سے، اُنھوں نے محمد بن حسین سے، اُنھوں نے محمد بن سنان سے، اُنھوں نے قتیبہ اعشی سے، اُنھوں نے ابان بن تغلب سے روایت کی ہے اُنکا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا:

يقول: ” اِذَا ظَهَرَتْ رَايَةُ الْحَقِّ لَعْنَهَا اَهْلُ الشَّرْقِ وَالْغَرْبِ ، اَتَدْرِي لِمَ ذَلِكْ قُلْتُ : لَا . : قَالَ : لِذِي يَلْقَى النَّاسَ مِنْ اَهْلِ بَيْتِهِ قَبْلَ خُرُوجِهِ “

آپ نے فرمایا: جب حق کا علم بلند ہوگا تو تمام اہل شرق و اہل غرب اُس کو بُرا کہیں گے۔ تمہیں معلوم ہے یہ کیوں کہیں گے ؟

میں نے عرض کیا (فرزندِ رسول!) مجھے علم نہیں۔

آپ نے فرمایا: اُن کے ظہور سے قبل لوگوں کو اُس کے اہل خاندان (بنی ہاشم) سے لوگوں کو نقصان پہنچا ہوگا۔“ (غیبہ نعمانی)

## ۱۳۵ اہل مشرق و مغرب مخالفت کریں گے

عبد الواحد نے محمد بن جعفر سے، اُنھوں نے محمد بن حسین سے، اُنھوں نے محمد بن سنان سے، اُنھوں نے قتیبہ سے، اُنھوں نے منصور بن حازم سے، اُنھوں نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ:

قال: ” رَفَعَتْ رَايَةَ الْحَقِّ لَعْنَهَا اَهْلُ الشَّرْقِ وَالْغَرْبِ “

قلت له : مِمَّ ذَلِكْ ؟

قال: ” مِمَّا يَلْقَوْنَ مِنْ بَنِي هَاشِمٍ -“ (غیبہ نعمانی)

آپ نے فرمایا: ” جب حق کا علم بلند ہوگا تو تمام اہل مشرق و اہل مغرب اس کو بُرا کہیں گے۔“

میں نے عرض کیا: (فرزندِ رسول!) ایسا کیوں کہیں گے ؟

آپ نے فرمایا: اس لیے کہ بنی ہاشم کی طرف سے لوگوں (بناحق) کیلئے سختی کیلئے ہوگی جس سے ان کو اذیت پہنچے ہوگا۔“ (غیبہ نعمانی)

## ۱۳۶ تیرہ شہروں کے لوگ اور قبیلے جنگ کریں گے

علی بن احمد نے عبید اللہ بن موسیٰ اور احمد بن علی اعلم سے، اُنھوں نے محمد بن یعقوب صیرفی سے، اُنھوں نے محمد بن صدقہ اور ابن اذینہ عبیدی اور محمد بن سنان سب سے اور اُنھوں نے یعقوب سراج سے، اور یعقوب سراج کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا:

سنا آپ نے فرمایا: ” ثَلَاثَةُ عَشْرَ مَدِينَةٍ وَطَائِفَةُ يَحَارِبُ الْقَائِمَ اَهْلُهَا وَبِحَارِبُونَهُ “

(اهل مكة و اهل المدينة و اهل الشام و بنو امية و اهل البصر و اهل ديمسان و الاكراد و الاعراب و قضبة و غني و باهلة و آزد و اهل الرمي .“ (غیبہ نعمانی)

ترجمہ: ” تیرہ شہروں اور قبیلوں کے لوگ امام قائم سے جنگ کریں گے۔ اہل مکہ،

اہل مدینہ، اہل شام، بنی امیہ، اہل بصرہ، اہل دیمسان، قوم کرد، اعراب حبشیہ، غنی، باہلہ، آزد اور اہل رمی۔“ (غیبہ نعمانی)

## ۱۳۷ امام ششم نے فرمایا ... ؟

ابن عقدہ نے احمد بن زیاد سے، اُنھوں نے علی بن الصباح سے، اُنھوں نے (ابی الحسن بن محمد حضری سے) اُنھوں نے علی بن محمد حضری سے، اُنھوں نے جعفر بن محمد سے، اُنھوں نے



ابراہیم بن عبد الحمید سے روایت کی ہے اور ابراہیم بن عبد الحمید کا بیان ہے کہ مجھ سے ایک ایسے شخص نے بیان کیا جس نے خود حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا تھا، آپ فرماتے تھے کہ ”اذا خرج القائم علیہ السلام خرج من ہذا الامر من کان یری آتہ (من) اہلہ ودخل فی سنتہ عبدة الشمس والقمر۔“ (غنیۃ لغائی)  
ترجمہ: ”جب امام قائم علیہ السلام ظہور کریں گے تو کچھ لوگ انہیں چھوڑ کر سورج اور چاند کو پوجنے والوں کی سیرت اختیار کر لیں گے۔“ (غنیۃ لغائی)

### مومنین کو قوت واپس دے دیا تیگی

(۱۳۸)

ابن عقدہ نے احمد بن یوسف سے، انہوں نے اسماعیل بن مہران سے، انہوں نے ابن بطائنی سے، انہوں نے مفصل بن محمد سے، انہوں نے حرزی سے، حرزی نے حضرت ابو عبد اللہ سے، انہوں نے اپنے والد بزرگوار سے، اور آپ نے حضرت امام علی ابن الحسین علیہ السلام سے روایت کی ہے اَنَّهُ قَالَ: ”اذا قام القائم اذهب الله عن کل مؤمن العاہة ورد الیہ قوتہ۔“ (غنیۃ لغائی)  
کہ آپ نے فرمایا: جب امام قائم کا ظہور ہوگا تو کل مومنین کی ناتوانی دور ہو جائے اور انہیں ان کی قوت واپس دیدی جائے گی۔“ (غنیۃ لغائی)

### امام قائم مسجد کوفہ کا قبلہ درست کریں گے

(۱۳۹)

ابن عقدہ نے علی بن حسن سے، انہوں نے حسن اور محمد ابْنِی (علی بن) یوسف سے، انہوں نے سعد بن مسلم سے، انہوں نے صباح مزنی سے، انہوں نے حارث بن حصیرہ سے، انہوں نے حبیبہ عری سے، حبیبہ عری نے بیان کیا کہ حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: ”کآ فی انظر الی شیعتنا بمسجد الکوفہ، وقد ضلوا الفساطیط یعلمون الناس القرآن کما أنزل، أما ان قائمنا اذا قام کسرة وسوی قبلتہ۔“ (غنیۃ لغائی)  
ترجمہ: ”گو یا میں دیکھ رہا ہوں کہ ہمارے شیعہ مسجد کوفہ میں بہت سے خیمے ڈالے ہوئے ہیں اور لوگوں کو قرآن کی تعلیم اس طرح دے رہے ہیں جس طرح وہ نازل ہوا تھا اور جب بلاشبہ ہمارا قائم، اٹھ کھڑا ہوگا تو اس (مسجد) کو توڑ کر اس کا قبلہ (ازمرو) درست کر دے گا۔“ (غنیۃ لغائی)

### از سر نو تعلیم قرآن

(۱۴۰)

علی بن حسین نے محمد بن یحییٰ سے، انہوں نے محمد بن حسن رازی سے، انہوں نے محمد بن علی کوفی سے، انہوں نے عبد اللہ بن محمد الحجال سے، انہوں نے علی بن عقبہ سے، انہوں نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ: قال: ”کآ فی بشیعة علی فی ابیدہم المشا فی یعلمون الناس (المستأنف)۔“  
آپ نے فرمایا: ”گو یا میں دیکھ رہا ہوں کہ شیعہ علی کے ہاتھوں میں مثانی (قرآن) ہے اور وہ لوگوں کو از سر نو قرآن کی تعلیم دے رہے ہیں۔“ (غنیۃ لغائی)

### مسجد کوفہ میں عجمی قرآن کی تعلیم دیں گے

(۱۴۱)

احمد بن یوزہ نے نہاد مدنی سے، نہاد مدنی نے عبد اللہ بن حماد سے، انہوں نے صباح مزنی سے، انہوں نے حارث بن حصیرہ سے، انہوں نے ابن نباتہ سے روایت کی ہے، اور ابن نباتہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابوالاسم امام علی علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا: یقول: ”کآ فی بالعجم فساطیطہم فی مسجد الکوفہ یعلمون الناس القرآن کما أنزل۔“  
قلت: یا امیر المومنین! اولیس ہو کما أنزل؟

فقال: لا، محی منه سبعون من قریش بأسمائہم وأسماء آبائہم وما ترک البولہب الا لالازراء علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ لا نئے عتہ۔“ (غنیۃ لغائی)  
آپ فرما رہے تھے: گو یا میں عجمیوں کو دیکھ رہا ہوں کہ ان کے بہت خیمے مسجد کوفہ میں نصب ہیں اور وہ لوگوں کو تنزیل کے مطابق قرآن کی تعلیم دے رہے ہیں۔  
میں نے عرض کیا: یا امیر المومنین! کیا یہ قرآن تنزیل کے مطابق نہیں ہے؟  
آپ نے فرمایا: نہیں، اس میں تشرقیوں کے نام مع ولایت موجود تھے جو محو کر دیے گئے ہیں اور البولہب کا نام اس لیے نہیں محو کیا گیا تاکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بچپن کی جائے، کیونکہ وہ ان کا چچا تھا۔“ (غنیۃ لغائی)

## ۱۴۲) اصحابِ امامِ قائم کے خیمے مسجدِ کوفہ میں

علی بن احمد نے عبید اللہ بن موسیٰ سے، انھوں نے اپنے ایک راوی سے، اُس نے جعفر ابن یحییٰ سے، انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر بن امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے:

اَنَّهُ قَالَ: "كَيْفَ اَنْتُمْ لَوْ ضُوبِ اصْحَابِ الْقَائِمِ عَلَيْهِ السَّلَامُ الْفَسَاطِيطُ فِي مَسْجِدِ الْكُوفَةِ، ثُمَّ يَخْرُجُ إِلَيْهِمُ الْمِثَالُ الْمُسْتَأْنَفُ

امر جدید، علی العرب شدید۔" (غیبہ نعمانی)

کہ آپ نے فرمایا: "اُس وقت تم لوگوں کا کیا حال ہوگا جب اصحابِ امامِ قائم مسجدِ کوفہ میں اپنے خیمے نصب کریں، پھر اُن (مسلمانوں) کے سامنے ایک امر جدید پیش کریں گے جو اہل عرب پر بہت گراں ہوگا۔" (غیبہ نعمانی)

## ۱۴۳) حکومتِ حق و باطل

محمد بن بہام نے فزاری سے، فزاری نے ابو طاہر وراق سے، انھوں نے عثمان بن عیسیٰ سے، انھوں نے ابو الصباح کنانی سے روایت کی ہے کنانی کا بیان ہے ایک مرتبہ میں حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا کہ ایک بوڑھے شخص نے آکر عرض کیا کہ میرے بیٹے نے میری نافرمانی کی اور مجھ پر ظلم کیا۔

"فَقَالَ لَهُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: أَوْ مَا عَلِمْتَ أَنَّ لِلْحَقِّ دَوْلَةً وَلِلْبَاطِلِ دَوْلَةً، وَكِلَاهُمَا ذَلِيلٌ فِي دَوْلَةِ صَاحِبِهِ، فَمَنْ أَصَابَتْهُ دَوْلَةُ الْبَاطِلِ اقْتَصَصْ مِنْهُ فِي دَوْلَةِ الْحَقِّ۔" (غیبہ نعمانی)

"پس اس سے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا: کیا تمہیں نہیں معلوم کہ کبھی حق کی حکومت ہوتی ہے اور کبھی باطل کی حکومت ہوتی ہے اور یہ دونوں اپنے صاحب کی حکومت میں ذلیل رہتے ہیں۔ لہذا جب کسی فرد کو باطل کی حکومت میں مصیبت برداشت کرنی پڑے تو وہ اس وقت قصاص لے گا جب حق کی حکومت آئیگی۔" (غیبہ نعمانی)

## ۱۴۴) اپنے ہاتھ کی پھیلی سے ہدایت حاصل کرو

احمد بن ہودہ نے نہاوندی سے، انھوں نے عبد اللہ بن حماد انصاری سے، انھوں نے

محمد بن جعفر (صادق) سے اور محمد نے اپنے پدر بزرگوار حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ:

قَالَ: "إِذَا قَامَ الْقَائِمُ (بَعَثَ) فِي أَقَالِيمِ الْأَرْضِ فِي كُلِّ أَقْلِيمٍ رَجُلًا يَقُولُ عَهْدُكَ (فِي) كَفْكَ، نَازَا وَرَدَ عَلَيْكَ مَا لَا تَهْمُهُ وَ لَا تَعْرِفُ الْقَضَاءُ فِيهِ، فَانْظُرْ إِلَى كَفْكَ وَاعْمَلْ بِمَا فِيهَا۔"

قَالَ: وَيَبْعَثُ جُنْدًا إِلَى الْقُسْطَنْطِينِيَّةِ فَاذْأَبْلُغُوا إِلَى الْخَلِيجِ كُتُبُوا عَلَى أَقْدَامِهِمْ شَيْئًا وَمَشُوا عَلَى الْمَاءِ (فَإِذَا انْظَرُ إِلَيْهِمُ الرُّومُ يَبْشُونَ عَلَى الْمَاءِ) قَالُوا: هَؤُلَاءِ أَصْحَابُهُ يَمْشُونَ عَلَى الْمَاءِ فَكَيْفَ هُوَ؟

فَعَضَّ ذَلِكَ يَفْتَحُونَ لَهُمْ بَابَ الْمَدِينَةِ فَيَدْخُلُونَهَا فَيَحْكُمُونَ فِيهَا بِمَا يَرِيدُونَ۔" (غیبہ نعمانی)

(ترجمہ: آپ نے فرمایا: جب امام قائم علیہ السلام ظہور و قیام فرمائیں گے تو آپ رومیوں پر جتنے ممالک ہیں ان میں اپنا ایک ایک آدمی روانہ کریں گے اور اس سے فرمائیں گے کہ تمہارے لیے ہدایتیں تمہارے ہاتھ کی پھیلی میں ہیں، جب بھی کوئی ایسا معاملہ درپیش ہو کہ جو تمہاری سمجھ میں نہ آئے کہ تم اُس میں کیا فیصلہ کرو، تو تم اپنی پھیلی پر نظر کرو اور اس پر جو ہدایت درج ہو پڑھ کر اس پر عمل کرنا۔

بشکر کا سطح آب پر چلنا:

نیز فرمایا: کہ امام قائم علیہ السلام ایک فوج قسطنطینیہ روانہ کریں گے جب یہ فوج خلیج تک پہنچے گی تو وہ اپنے پاؤں کے (تلوں پر کچھ لکھے گی اور پھر وہ فوج سطح آب پر چلنے لگے گی۔ جب اہل روم یہ منتظر دیکھیں گے کہ یہ لوگ سطح آب پر چل رہے ہیں تو کہیں گے کہ یہ تو امام قائم کے اصحاب ہیں جو پانی پر چل سکتے ہیں تو پھر وہ خود کیسے ہوں گے۔ پس یہ دیکھ کر شہر کا دروازہ کھول دیں گے اور یہ فوج اس میں داخل ہو کر جو احکام جاری کرنا چاہیں گے کریں گے۔" (غیبہ نعمانی)

## ۱۴۵) اہل حق اور باطل پرست میں علی کی ہوجائیگی

عبد الواحد نے محمد بن جعفر قریشی سے، انھوں نے ابن ابو خطاب سے،

اُنھوں نے محمد بن سنان سے، اُنھوں نے حمزہ سے، اُنھوں نے ابان بن تغلب سے روایت کی ہے اور ابان بن تغلب کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا: **يَقُولُ: لَا تَذْهَبِ الدُّنْيَا حَتَّى يَبَادِيَ مَنَادٌ مِنَ السَّمَاءِ: "يَا أَهْلَ الْحَقِّ اجْتَمِعُوا فَيَصِيرُونَ فِي صَعِيدٍ وَاحِدٍ ثُمَّ يَبَادِي مَرَّةً أُخْرَى "يَا أَهْلَ الْبَاطِلِ اجْتَمِعُوا" فَيَصِيرُونَ فِي صَعِيدٍ وَاحِدٍ۔**

قلت: فيستطيع هؤلاء أن يدخلوا في هؤلاء؟  
قال: لا والله وذاك قول الله عز وجل:

”وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيَذَرَ الْمُؤْمِنِينَ عَلَىٰ مَا أَنْتُمْ عَلَيْهِمْ

حَتَّى يَمِيزَ الْخَبِيثَ مِنَ الطَّيِّبِ“ (آل عمران، آیت ۱۰۹)

(غیبۃ لغانی)

ترجمہ روایت: آپ فرما رہے تھے: ”دنیا اُس وقت تک ختم نہ ہوگی جب تک کہ ایک منادی آسمان سے یہ ندا نہ دے گا کہ ”اے اہل حق! تم سب ایک جگہ جمع ہو جاؤ۔“ اور وہ (دیسکر) ایک جگہ جمع ہو جائیں گے۔ پھر دوسری مرتبہ ندا ہوگی کہ: ”اے اہل باطل! تم سب ایک جگہ جمع ہو جاؤ۔“ وہ بھی سب کے سب ایک جگہ جمع ہو جائیں گے۔

میں نے عرض کیا: کیا یہ ممکن ہے کہ یہ لوگ اُن لوگوں میں داخل ہو جائیں؟

آپ نے فرمایا: نہیں بخدا، ایسا ممکن نہ ہوگا، اور اس کے لیے قولِ خدا ہے کہ:

ترجمہ آیت: ”وَمَا كَانَ... مِنَ الطَّيِّبِ“ (آل عمران ۱۰۹)

: اور اللہ صاحبِ ابان کو اس حالت میں نہیں چھوڑے گا جس میں کہ

تم ہو، تاکہ وہ پاک لوگوں کو خبیث لوگوں سے الگ نہ کر دے۔“

۱۴۶) اُس وقت کیلئے بہر صورت تیار رہو تاکہ....

ابن عقدہ نے احمد بن یوسف سے، اُنھوں نے اسماعیل بن مہران سے، اُنھوں نے ابن بطائنی سے، اُنھوں نے اپنے والد اور وہیب دونوں سے، اُنھوں نے ابوبصیر سے روایت کی ہے کہ ابوبصیر نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام روایت کی ہے کہ: **قَالَ: "لَيَعْدَنَّ" (نَ) أَحَدُكُمْ لَخُرُوجِ الْقَائِمِ وَلَوْ سَهْمًا فَإِنَّ اللَّهَ إِذَا عَلِمَ ذَلِكَ مِنْ نَيْتِهِ رَجُوتَ لَأَنْ يُنْسَى فِي عَمْرِهِ حَتَّى يَبْدُرَ لَهُ، وَيَكُونَ مِنْ أَعْوَانِهِ وَالضَّارَةِ۔**

آپ نے فرمایا: ”تم لوگوں میں ہر ایک کو چاہیے کہ امام قائم علیہ السلام کے خروج کیلئے اسلحہ فراہم کر کے تیار رہے، خواہ وہ ایک تیرہ کیوں نہ ہو۔ کیونکہ جب اللہ تعالیٰ تمہاری نیت دیکھ لے گا تو ہو سکتا ہے کہ وہ تمہاری عمر میں اتنا اضافہ فرمادے کہ تم اُن کے عہدِ خروج و ظہور کو پا لو اور امام قائم علیہ السلام کے اعوان و انصار میں شامل ہو جاؤ۔“ (غیبۃ لغانی)

۱۴۷) ”اسلام غرباء سے چلا ہے...“

ابن عقدہ نے علی بن حسن تمیمی سے، اُنھوں نے محمد اور احمد (دونوں بھائیوں) ابی الحسن سے، ان دونوں نے اپنے والد سے، اُنھوں نے ثعلبہ سے اور اُنھوں نے تمام اہل کنا سے، اُنھوں نے ابوبصیر سے اور اُنھوں نے کامل سے، کامل نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا:

قال: ”إِنَّ قَائِمَنَا إِذَا قَامَ دَعَا النَّاسَ إِلَى أَمْرِ جَدِيدٍ كَمَا دَعَا

إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَعَا إِلَى بَدَا غَرِيبًا وَ

سَيَعُودُ غَرِيبًا كَمَا بَدَا فُطُوْبِي لِلْغُرَبَاءِ۔“ (غیبۃ لغانی)

آپ نے فرمایا: ”جب ہمارا قائم ظہور و قیام کرے گا تو لوگوں کو امر جدید کی طرف دعوت دیگا

جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے امر جدید کی دعوت دی تھی۔ اور یہ

یاد رہے کہ اسلام غریبوں سے شروع ہوا اور غریبوں ہی میں واپس جائے گا جیسے

کہ شروع ہوا تھا اور خوشخبری ہے (کیا کہنا ہے) غرباء کیلئے۔“ (غیبۃ لغانی)

۱۴۸) اور خوشخبری ہے غرباء کیلئے

عبد الواحد نے محمد بن جعفر قریشی سے، اُنھوں نے ابن ابو خطاب سے، اُنھوں نے

محمد بن سنان سے، اُنھوں نے ابن مسکان سے، اُنھوں نے ابوبصیر سے، اور ابوبصیر نے حضرت

ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے:

أَنَّهُ قَالَ: ”الْإِسْلَامُ بَدَا غَرِيبًا وَسَيَعُودُ غَرِيبًا كَمَا بَدَا فُطُوْبِي

لِلْغُرَبَاءِ۔“

قلت: اشرح لي هذا أصلك الله؟

فقال: يستأنف الداعي منادياً جديداً كما دعاه رسول الله

صلى الله عليه وآله

کہ آپ نے فرمایا: ”اسلام غریب سے شروع ہوا اور بالآخر عنقریب غریب ہی کی طرف واپس جائے گا۔ پس خوشخبری ہے غریب کے لیے۔“  
میں نے عرض کیا: (فرزند رسول!) اللہ آپ کا بھلا کرے، ذرا اس کی وضاحت فرمادیں۔  
آپ نے فرمایا: ہمارا داعی (اسلام کی طرف بلائے والا) ایک امر جدید کی طرف بلائے گا، جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے امر جدید کی طرف (جہاد کو) بلایا تھا۔ یعنی دعوت دی تھی۔“  
(غیبۃ نغائی)

### (۱۴۹) اوصافِ امام قائم ناقابلِ بیان ہیں

اور انہی اسناد کے ساتھ ابن مسکان نے مالک جہنی سے روایت کی ہے، اُن کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ میں نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے عرض کیا کہ ہم لوگ صاحب الامر علیہ السلام کے ایسے اوصاف بیان کرتے ہیں جو دنیا میں کسی شخص کے اندر نہیں ہیں۔  
آپ نے فرمایا: ”لا والله لا یكون ذلک أبداً“ حتی یكون هو الذی یحتج علیکم بذلک ویدعوکھ الیہ۔“  
”نہیں، بخدا، ایسے اوصاف تم تا اب بیان نہیں کر سکتے، تا وقتیکہ اُن کے وہ معجزات و اوصاف تمہارے سامنے نہ آجائیں جن کو تم لوگوں پر اپنی حجت قائم کریں گے اور اپنی طرف تم لوگوں کو دعوت دیں گے۔“  
(غیبۃ نغائی)

### (۱۵۰) حضرت امیر المومنین علیہ السلام کا قول

عبدالواحد نے احمد بن محمد بن رباح سے، انھوں نے محمد بن عباس ابن عیسیٰ سے، انھوں نے ابن بطائنی سے، انھوں نے شعیب حداد سے، انھوں نے ابویسر سے، روایت کی ہے، ابویسر کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ میں نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا کہ حضرت امیر المومنین علیہ السلام کا قول ہے:

”ان الاسلام بدا غریباً وسیعود کما بدا فطوبی للغریب“  
فقال: ”بابا محمد! ادا قام القائم علی السلام استأف دعا جدیداً کما دعا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ۔“ قال: نقبت الیہ فقبلت رأسه وقلت: اشهد انک امامی فی الدنیا والاخرۃ اوالی ولینک وأعدای عدوک، وانک ولی اللہ (فقال: رحمک اللہ) (غیبۃ نغائی)

قول امیر المومنین علیہ السلام: ”اسلام غریب سے شروع ہوا اور غریب ہی کی طرف واپس جائے گا، پس غریب کے لیے خوشخبری ہے (غریب کا کیا کہنا) اس کا مطلب سمجھا دیجیے؟  
آپ نے فرمایا: ”اے ابو محمد! سنو! جب امام قائم کا ظہور ہوگا تو وہ دنیا کو امر جدید کی طرف دعوت دیں گے جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے امر جدید کی طرف دعوت دی تھی۔“

راوی کا بیان ہے کہ: یہ سنکر میں کھڑا ہو گیا، آپ کی پیشانی کو بوسہ دیا اور کہا: ”میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ دنیا و آخرت دونوں میں میرے امام ہیں، میں آپ کے دوستانوں سے دوستی اور آپ کے دشمنوں سے دشمنی رکھتا ہوں، آپ ولی خدا ہیں۔“  
آپ نے فرمایا: اللہ تم پر رحم فرمائے۔“  
(غیبۃ نغائی)

### (۱۵۱) علمِ رسول اللہ کی خصوصیت؟

محمد بن بہام نے احمد بن مہنداد سے، انھوں نے احمد بن ہلیل سے، انھوں نے ابن ابی عمیر رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے ابو المغرا سے، انھوں نے ابویسر سے، روایت کی ہے کہ ابویسر نے بیان کیا کہ حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:

”لما التقی امیر المؤمنین علیہ السلام و اهل البصرة نشر الراية راية رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ فخرزلت اقدامهم فما اصفرت الشمس حتی قالوا: امنتنا یا ابن ابی طالب فعند ذلک۔“

قال: لا تقتلوا الأسراء، ولا تجزوا علی جریح، ولا تتبعوا مولیاً ومن اتقى سلاحه فهو آمن ومن اغلق بابہ فهو آمن۔“

ولما کان يوم صفین، سألوہ نشر الراية فأبى علیهم فتحملوا علیہ بالحسن والحسین وعثمارة بن یاسر فقال للحسن: یا بنی ان للقوم مدّة یبلغونها وان هذه رایة لا ینشرها بعدی الا القائم صلوات اللہ علیہ۔“

ترجمہ: ”جب امیر المومنین علیہ السلام کا (جنگ جلی میں) اہل بصرہ سے مقابلہ ہوا تو آپ نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا علم مبارک لہرایا۔ یہ دیکھ کر حزب مخالف کے پاؤں کانپنے لگے اور چچلا اٹھے کہ اے ابن ابی طالب تم نے تو ہمیں مار ہی ڈالا۔“

اس کے بعد امیر المؤمنین علیہ السلام نے حکم دیا کہ ان کے اسیروں کو قتل نہ کیا جائے، اور زنجیوں کو نہ مارا جائے، بھاگنے والوں کا پیچھا نہ کیا جائے، جو ہتھیار ڈال دے اُس کو امن دیا جائے، اور جو شخص اپنے گھر کا دروازہ بند کر کے بیٹھا ہے اس کے لیے بھی امن و امان ہے۔

مگر جب جنگ صفین چھڑی تو لوگوں نے عرض کیا کہ آپ یہاں بھی حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا علم مبارک لہرا دیں، اور اس کے لیے امام حسن و امام حسین اور عمار بن یاسر کے ذریعے سے آپ پر زور ڈالا، تو آپ نے حضرت امام حسن علیہ السلام سے فرمایا: اے فرزند! اس قوم کے لیے ایک مدت مقرر ہے، وہ اُس مدت تک رہیں گے۔ اور یہ علم مبارک تو میرے بعد سوائے امام قائم علیہ السلام کے اور کوئی نہیں کھولے گا۔“ (غنیۃ نعمانی)

### رسول اللہ کا علم مبارک امام قائم کے ساتھ ہوگا

۱۵۲

ابن عقدہ نے یحییٰ بن زکریا بن شیبان سے، انھوں نے یونس بن کلیب سے، انھوں نے ابن بطامنی سے، انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے ابوبصیر سے روایت کی ہے اور ابوبصیر نے بیان کیا کہ حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: قال: ”لا يخرج القائم من مكة حتى تكمل الحلقة“ قلت: وكم الحلقة؟

قال: عشرة آلاف: جبرئیل عن یحییٰ، ومیکائیل عن یسارہ ثم یهز الراية المخلبة، و یسیر بها، فلا یبقی احد فی المشرق ولا فی المغرب الا لعنها۔

ثم یجمعون قرعاً کقزع الخریف من القبائل ما بین الواحد والاثنین والثلاثة والاربعة والخمسة، والستة، والسبعة، والثمانية، والتسعة، والعشرة۔“ آپ نے فرمایا: ”امام قائم ۴ مکہ سے اس وقت تک خروج نہ کریں گے جب تک کہ آپ کا حلقہ پورا نہ ہو جائے۔“

میں نے عرض کیا، آنجناب کے حلقے میں کتنے لوگ ہوں گے؟

آپ نے فرمایا: دس ہزار ہوں گے۔ حضرت جبرئیل آپ کے واسطے جانب اور میکائیل بائیں

جانب ہوں گے اور آپ اس علم مبارک کو کھولیں گے اور اسے لیکر روانہ ہوں گے تو اُسے دیکھ کر مشرق و مغرب کا کوئی شخص ایسا نہ ہوگا جو انھیں برا نہ کہے۔ پھر موسم برسات کے بادلوں کی طرح مختلف قبائل سے کسی سے ایک کسی سے دو کسی سے تین کسی سے چار کسی سے پانچ کسی سے چھ کسی سے سات کسی سے آٹھ کسی سے نو اور کسی سے دس افراد اگر آپ کے پاس جمع ہو جائیں گے۔“ (غنیۃ نعمانی)

### اصحابِ امام بادلوں پر سوار ہو کر مکہ وارد ہوں گے

۱۵۳

ابن عقدہ نے علی بن حسن تمیمی سے، انھوں نے علی کے فرزندوں حسن اور محمد سے انھوں نے سعد بن مسلم سے، انھوں نے ایک شخص سے، اُس نے مفضل بن عمر سے روایت کی ہے مفضل بن عمر نے بیان کیا کہ:

قال: ابو عبد الله عليه السلام: إذا أذن الامام دعا الله باسمه العبراني فأتاحت له صحابته الثلاثة وثلاثة عشر قرع كقزع الخريف وهم اصحاب الاكوية، منهم من يفقد عن فرائضه ليلاً فيصبح بمكة، ومنهم من يري يسير في السحاب نهائراً يعرف باسمه واسم ابیه وحلیته ونسبه۔

قلت: جعلت فداك آيهم اعظم ايماًنا؟

قال: الذي يسير في السحاب نهائراً وهم المفقودون وفيهم

نزلت هذه الآية:

(الآية) ”أَيْنَمَا تَكُونُوا يَأْتِ بِكُمُ اللَّهُ جَمِيعًا“ (سورة البقرة ۱۲۸) (غنیۃ نعمانی)

ترجمہ روایت: حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

”جب حضرت امام قائم علیہ السلام کو اذن ظہور ہوگا تو آپ عبرانی زبان میں اللہ کے اسم کے ساتھ دعا کریں گے تو موسم برسات کے بادلوں کے ٹکڑوں کی طرح تین سو تیرہ افراد مختلف مقامات سے آپہنچیں گے اور یہ سب آپ کے علم برادران شکر ہوں گے۔ ان میں سے کچھ راتوں رات اپنے بستر سے غائب ہو جائیں گے اور صبح ہوتے ہوئے مکہ پہنچ جائیں گے، کچھ ایسے ہوں گے جو دن کے وقت بادلوں میں جاتے ہوئے نظر آئیں گے جبکہ نام مع ولادت اور ان کا حلیہ اور نسب سب کا علم ہے

(اے علی بن لوسف کے فرزندوں حسن اور محمد سے)

میں نے عرض کیا: اُن میں از روئے ایمان کون بلند ہے؟  
آپ نے فرمایا: وہ لوگ جو دن کے وقت بادلوں میں چلتے ہوئے نظر آئیں گے اور یہی وہ لوگ  
ہوں گے جنہیں مفقودون (غائب ہوجانے والے)۔ اور قرآن مجید میں ان ہی  
کے لیے ارشاد فرمایا ہے:

”اَيُّمَّا تَكُوْنُوْا يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يَكْمُرُ اللّٰهُ بِكُمْ جَمِيْعًا“ (سورہ بقرہ ۱۴۸)

ترجمہ: جہاں کہیں بھی تم ہو گے اللہ تم سب کو ایک جگہ جمع کر دیگا۔

تفسیر عیاشی میں بھی مفصل سے اسی کے مثل روایت منقول ہے۔

### مفقودون کون ہیں؟

(۱۵۴)

عبدالواحد نے محمد بن جعفر قریشی سے، انھوں نے ابن ابی خطاب سے، انھوں نے محمد  
بن سنان سے، انھوں نے ضریس سے، انھوں نے ابو خالد کابلی سے، انھوں نے حضرت امام علی  
ابن امام حسین اور حضرت ابو جعفر امام محمد باقر (علیہم السلام) سے روایت کیا ہے کہ:  
قال: ”الْفَقْدَاءُ قَوْمٌ يَّفْقَدُوْنَ مِنْ فَرَشِهِمْ فَيَصْبَحُوْنَ بِمَكَاتِهِمْ  
وَهُوَ قَوْلُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ:

رَاٰیةٌ: ”اَيُّمَّا تَكُوْنُوْا يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يَكْمُرُ اللّٰهُ بِكُمْ جَمِيْعًا“ (بقرہ ۱۴۸)

وہم اصحاب القائم علیہ السلام۔“

ترجمہ روایت: آپ نے فرمایا: ”مفقودون“ وہ گروہ ہے جو شب کے وقت اپنے اپنے  
بستروں سے گم ہوجائیں گے اور صبح کے وقت یکجہاں پہنچ جائیں گے۔ چنانچہ  
اللہ عزوجل ان ہی لوگوں کے لیے ارشاد فرمایا ہے:

(آیہ) ”اَيُّمَّا تَكُوْنُوْا يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يَكْمُرُ اللّٰهُ بِكُمْ جَمِيْعًا“ (بقرہ ۱۴۸)

(ترجمہ) ”جہاں کہیں بھی تم ہو گے اللہ تم کو ایک جگہ جمع کرے گا۔“

اور یہی اصحاب قائم علیہ السلام ہیں۔

### اصحاب امام قائم کے اوصاف

(۱۵۵)

احمد بن ہودہ نے نہادندی سے، انھوں نے عبداللہ بن حماد سے، انھوں نے ابن کثیر سے  
انھوں نے ابان بن تغلب سے روایت کی ہے اور ابان بن تغلب کا بیان ہے کہ میں ایک مرتبہ مسجد کعبہ میں

حضرت امام جعفر بن امام محمد علیہ السلام کے ساتھ تھا اور آپ میرا ہاتھ پکڑے ہوئے تھے اور فرمایا تھا  
”قال: ”یا ابان! سیأتی اللہ بثلاث مائۃ وثلاثین رجلاً فی مسجدکم

هٰذا یعلم اهل مکة انه لم یخلق آباءؤهم ولا اجدادهم  
بعد علیہم السیوف مکتوب علی کلّ سیف اسم الرّجل  
واسم ابیه وحلیتہ ووسبہ ثمّ یامر منادياً فینادی:

”هٰذا المہدیّ یقضی بقضاء داؤد و سلیمان لا

یسأل علی ذلک بیّنة“ (غنیۃ لغائی)

آپ نے فرمایا: ”اے ابان! تمہاری اس مسجد میں اللہ تعالیٰ تین سو تیرہ آدمی ایسے لاتے گا

جن کے متعلق اہل مکہ یہ سمجھتے ہوں گے کہ ان لوگوں کے آباء و اجداد پیدا ہی نہیں  
ہوئے۔ ان کے کاندھوں پر تلواریں ہوں گی اور ہر تلوار پر ”تلوار ولے کا نام مع  
اس کی ولایت۔ اس کا حلیہ اور اس کا نسب کندہ ہوگا۔ پھر منادی کو حکم ہوگا اور  
وہ اعلان کرے گا کہ:

”یہی مہدی ہیں، آپ مقدمات و معاملات کا فیصلہ حضرت داؤد اور

حضرت سلیمان کی طرح فرمائیں گے اور اس کے لیے آپ کسی شخص سے  
کوئی ثبوت و دلیل طلب نہیں کریں گے۔“ (غنیۃ لغائی)

### آیہ آمن یتجیب المضطر کی تفسیر

(۱۵۶)

علی بن احمد نے عبداللہ بن موسیٰ سے، انھوں نے ہارون بن سلم سے، انھوں نے  
سعید بن صدقة سے، انھوں نے عبدالحمد طویل (طائی) سے روایت کی ہے اور عبدالحمد طویل نے  
حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے قرآن مجید کی اس آیہ مبارکہ:

”اٰمَنْ یَّجِیْبُ الْمُضْطَّرُّ اِذَا دَعَاہُ“ (سورہ النحل ۹۷)

کے متعلق دریافت کیا کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا:

قال: ”اُنزلت فی القائم علیہ السلام وجبّیل علی المیزاب فی صورة

طیر ابيض، فیکون اوّل خلق یتابعہ و یتابعہ الناس

ثلاث مائۃ وثلاثۃ عشر۔ فمن کان ابتلی بالمسیر وافی

تلك الساعۃ ومن (لم یبتل بالمسیر) فقد عن فراشه

وهو قول امیر المومنین علیہ السلام: ”للمفقودون عن فرشہم“

وہو قول اللہ عز وجل :  
 (آیۃ) ” فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ أَيْنَمَا تُكُونُوا آيَاتُ بَيْكُمُ اللَّهُ جَمِيعًا “  
 قال : ” الخيرات ” الولاية ( لنا اهل البيت ) “ ( بقرہ ۱۲۸ )  
 ( غنیۃ لغائی )

( ترجمہ روایت ) ” یہ آیت حضرت امام قائم علیہ السلام کی شان میں نازل ہوئی ہے۔ حضرت آپ نے فرمایا : ” جب ریل ۲ ایک طائر سفید کی شکل میں میزاب خانہ کعبہ پر بیٹھیں گے اور تمام مخلوقات میں سب سے پہلے وہی امام قائم علیہ السلام کی بیعت کریں گے۔ ان کے بعد تین سو تیرہ اشخاص آپ کی بیعت کریں گے۔ ان میں سے جو چیل کر آسکتا ہوگا وہ اسی وقت وہاں جا پہنچے گا اور جو چیل کر نہیں پہنچ سکے گا، وہ اپنے بستر سے ہی غائب کر لیا جائے گا۔ انہیں کے بارے میں امیر المومنین نے ارشاد فرمایا ہے :

” المفقودون عن فرشهم ” ( اپنے بستر سے غائب ہونے والے )  
 اور ان ہی کے متعلق اللہ بزرگ و عزت والے کا ارشاد گرامی قدر ہے :

” فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ . . . . . جَمِيعًا “ ( بقرہ ۱۲۸ )  
 ترجمہ آیت : ” پس تم نیکیوں ( خیرات ) میں سبقت کرو، جہاں کہیں بھی تم ہو گے اللہ تم سب کو جمع کر کے لے آئے گا۔ “ ( ترجمہ سورۃ بقرہ ۱۲۸ )  
 آپ نے فرمایا : ” الخیرات ” سے مراد ” الولاية ” یعنی ہم اہل بیت کی ولایت و دوستی ہے۔ “  
 ( غنیۃ لغائی )

### ۱۵۷) تین سو تیرہ اولادِ عجم ہونگے

احمد بن ہوزہ نے نہادندی سے، انہوں نے عبداللہ بن حماد سے، انہوں نے ابوجارود سے روایت کی ہے اور ابوجارود کہتے ہیں کہ حضرت ابوجعفر امام محمد باقر علیہ السلام نے ارشاد فرمایا قال : ” اصحاب القائم ثلاثا وثلاثون رجلاً وثلثون رجلاً اولاد العجم بعضهم يجمل في السحاب مناراً يعرف باسمه واسم اميه و نسبه و حليته و بعضهم نام على فراشه فيرى في مكة على غير ميعاد “ ( غنیۃ لغائی )

آپ نے فرمایا : ” تین سو تیرہ اصحاب امام قائم علیہ السلام اولادِ عجم ہوں گے جن میں سے بعض دن کے وقت بادلوں پر سوار ہو کر آئیں گے جن کے نام ” ان کے آبا کے

نام، ان کے نسب اور ان کے جیلے سب معلوم ہیں اور بعض اپنے بستر پر سوئے ہوئے ہونگے مگر صبح کو وہ مکہ میں نظر آئیں گے۔ “ ( غنیۃ لغائی )

### ۱۵۸) ثنیۃ ذی طوی میں نزولِ اجلال

علی بن حسین نے محمد بن یحییٰ سے، انہوں نے محمد بن حسن رازی سے، انہوں نے محمد بن علی کوفی سے، انہوں نے علی بن حکم سے، انہوں نے بطائنی سے، انہوں نے ابوبصیر سے روایت کی ہے اور ابوبصیر نے حضرت ابوجعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت نقل کی ہے کہ :  
 ” اَنَّ الْقَائِمَ يَهْبِطُ مِنْ ثَنِيَّةِ ذِي طَوًى فِي عِدَّةِ أَهْلِ بَدْرٍ ثَلَاثًا وَثَلَاثَةً عَشَرَ رَجُلًا حَتَّى يَسْنُدَ ظَهْرَهُ إِلَى الْحَجَرِ وَيَهْزُ الرَّاْيَةَ الْغَالِبَةَ .  
 قال علي بن ابي حمزة : فذكرت ذلك لابي الحسن موسى بن جعفر عليههما السلام .

فقال : ” كتاب منشور “ ( غنیۃ لغائی )  
 ترجمہ : آپ نے فرمایا : ” بلاشبہ وہ تحقیق امام قائم علیہ السلام اہل بدر کی تعداد کے برابر یعنی تین سو تیرہ آدمیوں کو لیکر ثنیۃ ذی طوی میں نزولِ اجلال فرمائیں گے۔ پھر حجر اسود سے اپنی پشت کو تکیہ لگا کر کھڑے ہونگے اور آپ غالب ہونے والا علم مبارک لہرائیں گے۔ “  
 علی بن حمزہ کا بیان ہے کہ میں نے اس حدیث کا ذکر حضرت ابوالحسن امام موسیٰ بن امام جعفر علیہما السلام سے کیا تو :

آپ نے فرمایا : ” کتاب منشور “ یعنی کتاب منشور، اسی علم کا پھر پرا۔ ( ہوگا ) ( غنیۃ لغائی )

### ۱۵۹) شیعہ نوجوانوں کا اجتماع

احمد بن ہوزہ نے نہادندی سے، انہوں نے عبداللہ بن حماد سے، انہوں نے بطائنی سے اور بطائنی نے حضرت ابوعبداللہ امام جعفر بن امام محمد علیہ السلام سے روایت کی ہے قال : ” بینا شباب الشيعة على ظهور سطوحهم نيام اذا توافوا الى صاحبهم في ليلة واحدة على غير ميعاد فيصيحون بمكة “ ( غنیۃ لغائی )  
 آپ نے فرمایا : ” شیعہ نوجوان بچے گھر کی چیتوں پر مخمخواب ہونگے کہ اچانک ایک ہی شب ہی اپنے صاحب اللہ کے پاس آئیں گے کہ میں ”



## آیہ: "فَسَوْفَ... كَافِرِينَ" کی تفسیر

(۱۶۰)

ابن عقیلہ نے علی بن فضال سے، انھوں نے محمد بن حمزہ اور محمد بن سعید سے، انھوں نے عثمان بن حماد سے، انھوں نے سلیمان بن یارون عجلی (عجل) سے روایت کی ہے اور ان کا بیان ہے کہ حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:

"إِنَّ صَاحِبَ هَذَا الْأَمْرِ مَحْفُوظٌ لَهُ، لَوْ ذَهَبَ النَّاسُ جَمِيعًا إِلَى اللَّهِ لَهُ بِأَصْحَابِهِ وَهُمْ الَّذِينَ قَالَ لِسَمِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: "فَإِنْ تَكْفُرْ بِمَا هُوَ لَا يَرْفُقْكَ وَكَلَّمْنَا بِمَا قَوْمًا لَيْسُوا بِمَا يَكْفُرُونَ" (سورۃ الانعام: ۸۹)

وَهُم الَّذِينَ قَالَ اللَّهُ فِيهِمْ: "فَسَوْفَ يَأْتِي اللَّهُ بِقَوْمٍ يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّونَهُ أَذِلَّةٌ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ أَعِزَّةٌ عَلَى الْكَافِرِينَ" (سورۃ المائدہ: ۵۴)

(غیبۃ نقی)

(ترجمہ روایت:)" بلاشبہ صاحب الامر علیہ السلام اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں ہیں، اگر سارے لوگ ختم بھی ہو جائیں تو اللہ تعالیٰ ان کو مع ان کے اصحاب کے لئے گا، اور ان ہی لوگوں کے لیے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

"فَإِنْ تَكْفُرْ... كَافِرِينَ" (انعام: ۸۹)

ترجمہ آیت: (پس اگر یہ لوگ اس کی ناشکری کریں گے تو ہم یہ نعت ایسے لوگوں کے سپرد کر دیں گے جو اُس کی ناشکرگزار کرنے والے نہ ہوں گے)

اور ان ہی لوگوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

(ترجمہ آیت: (پس عنقریب اللہ (تمہاری جگہ) ایسے لوگوں کو لے آئے گا جن سے

وہ محبت کرتا ہے، اور جو اُس سے محبت کرتے ہیں، وہ مومنوں کے ساتھ

منکسر مزاج ہوں گے، اور کافروں کے لیے تند مزاج ہوں گے۔) (المائدہ: ۵۴)

## شیعہ شمر کے مانند بہادر ہوں گے

(۱۶۱)

جابر نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ:

قَالَ: "إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَلْقَى فِي قُلُوبِ شِيعَتِنَا الرَّعْبَ فَاذَا قَامَ

قَائِمًا وَظَهَرَ مَسَدُ بَيْنَاكَانِ الرَّجُلِ اجْرَى مِنْ لَيْثٍ وَ  
امضی من سنان۔"

ترجمہ: فرمایا (اللہ تعالیٰ ہمارے شیعوں کے دلوں میں رعب ڈال دے گا۔ اور جب ہمارا قائم اٹھ کھڑا ہوگا اور ہمارا بھائی ظہور کرے گا تو (ان کے شیعوں کا) ہر مرد شیر سے زیادہ بہادر اور نیزے سے زیادہ تیز ہو جائے گا۔)

(کشف الغتہ)

## حکم خدا کا صحیح نفاذ ہوگا

(۱۶۲)

بہت سے لوگوں نے سہل سے، انھوں نے ابن شہر بن سہل سے، انھوں نے اصم سے انھوں نے مالک بن عطیہ سے، انھوں نے ابن تغلب سے روایت کی ہے، ابن تغلب کا بیان ہے کہ حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

"دَمَانٌ فِي الْإِسْلَامِ حَلَالٌ مِنَ اللَّهِ لَا يَقْضِي فِيهَا أَحَدٌ حَقِّي يَبْعَثُ اللَّهُ قَائِمَنَا أَهْلَ الْبَيْتِ، فَاذْ بَعَثَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ قَائِمَنَا أَهْلَ الْبَيْتِ حَكَمَ فِيهِمَا بِحَكْمِ اللَّهِ لَا يَرِيدُ عَلَيْهِمَا بَيْتُهُ: الزَّانِي الْمَحْصَنُ يَرْجُو وَمَانِعُ الزَّكَاةِ يَضْرِبُ عُنْقَهُ۔" (کافی)

ترجمہ: (دو خون اسلام میں اللہ کی طرف سے حلال ہیں، مگر آج تک کسی نے اس کو نافذ نہیں کیا۔ اب جب ہمارا قائم اہل بیت آئے گا تو اس حکم خدا کو نافذ کرے گا اور اس کے لیے کوئی ثبوت و گواہ طلب نہیں کرے گا۔ ایک وہ مرد جسکی زوجہ ہو اور وہ زنا کرے اس کو رجم کا حکم دیں گے، دوسرے زکوٰۃ دینے سے انکار کرنے والے کی گردن مارنے کا حکم نافذ کریں گے۔) (کافی)

## ایک عجیب واقعہ

(۱۶۳)

محمد بن ابو عبد اللہ اور محمد بن حسن نے سہل بن زیاد اور محمد بن یحییٰ سے، انھوں نے احمد بن محمد سب نے حسن بن عباس بن عریش سے، انھوں نے حضرت ابو جعفر الشافعی (امام تقی علیہ السلام) سے روایت کی ہے آپ نے فرمایا کہ حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے بیان فرمایا ایک مرتبہ میرے پیر بزرگوار خانہ کعبہ کا طواف کر رہے تھے کہ ایک شخص سر پہ چادر ڈالے ہوئے آپ کا انتظار کرنے لگا، آپ نے اُس کے لیے طواف ترک کر دیا۔ وہ انھیں ایک مکان میں جو



کوہ صفا کے پہلو میں تھا لے گیا، پھر اُس شخص نے ہمارے پاس آدمی بھیجا، ہم تین آدمی تھے۔ جب میں پہنچا تو اُس نے کہا: فرزند رسول! مرحبا۔ اُس کے بعد اُس نے میرے سر پر ہاتھ رکھا اور کہا: اے اپنے آباؤ کے بعد امین خدا! بارک اللہ۔

اے ابو جعفر! اگر آپ چاہیں تو مجھ سے بیان کریں یا پھر آپ چاہیں تو میں آپ سے بیان کروں۔ اور اگر آپ چاہیں تو مجھ سے دریافت کریں، اور اگر آپ چاہیں تو میں آپ سے دریافت کروں۔ اور اگر آپ چاہیں تو میری تصدیق کریں اور یا پھر آپ چاہیں تو میں آپ کی تصدیق کروں۔ پھر اُس شخص نے کہا: میں یہ سب کچھ چاہتا ہوں۔ اس کے بعد گفتگو ہوتی رہی یہاں تک کہ اُس شخص نے کہا:

”فَرَدَدْتُ أَنَّ عَيْنِيكَ تَكُونُ مَعَ مَهْدِي هَذِهِ الْأُمَّةُ وَالْمَلَائِكَةُ بِسُيُوفِ آلِ دَاوُدَ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ نَعْدِبُ أَرْوَاحَ الْكَفَرَةِ مِنَ الْأَمْوَاتِ وَيُلْحِقُ بِهِمْ أَرْوَاحَ أَشْبَاهِهِمْ مِنَ الْأَحْيَاءِ ثُمَّ أَخْرَجَ

ثُمَّ أَخْرَجَ سَيْفًا ثُمَّ قَالَ: هَإِنِّي هَذَا مِنْهَا۔

قال: فقال ابني: ابي والذي اصطفي محمدًا على البشر۔

قال: فرد الرجل اعتجازه وقال: أنا الياس ما سألتك عن أمرك ولي به جمالة، غيواني أحببت أن يكون هذا الحديث قوة لأصحابك وساق الحديث بطله إلى أن قال: ثم قام الرجل وذهب فلم أره۔“

ترجمہ: ”پس میری تمنا ہے کہ آپ کی دونوں آنکھیں اس امت کے مہدی کے ساتھ ہوں اور ملائکہ آل داؤد کی تلواریں لے ہوئے زمین و آسمان کے درمیان موجود ہوں اور کفار کی ارواح پر عذاب کرتے رہیں اور خدوں کی روحوں کو ان سے ملحق کرتے رہیں۔

پھر انھوں نے ایک تلوار نکالی اور کہا یہ بھی اُن ہی تلواروں میں سے ایک ہے۔

میرے پدر بزرگوار نے فرمایا: ہاں، اُس ذات کی قسم جس نے محمد کو تمام انسانوں میں منتخب فرمایا یہ سنکر اُس شخص نے چادر اپنے سر سے ہٹائی اور کہا کہ میں الیاس (پیغمبر خدا) ہوں۔ میں نے آپ کے متعلق جو کچھ پوچھا، وہ اس لیے نہیں کہ میں اس سے ناواقف تھا، بلکہ اس لیے کہ

یہ حدیث آپ کے اصحاب کے لیے قوی ہو جائے۔ اس کے بعد بھی سلسلہ گفتگو جاری رہا۔ پھر وہ شخص (الیاس) اٹھا اور چلا گیا اور کسی کو نظر نہ آیا۔“ (کافی)

### حکومتِ امام قائم میں شیعوں کا اقتدار

(۱۶۴)

حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ  
”يَكُونُ شِيعَتُنَا فِي دَوْلَةِ الْقَائِمِ عَلَيْهِ السَّلَامُ سَنَامَ الْأَرْضِ وَحُكَّامَهَا يُعْطَى كُلُّ رَجُلٍ مِنْهُمْ قُوَّةُ أَرْبَعِينَ رَجُلًا۔“  
”حضرت امام قائم علیہ السلام کے دورِ حکومت میں ہمارے شیعوں روئے زمین پر بلند مقام کے مالک اور حکام ہوں گے، اُن میں سے ہر ایک شخص کو چالیس افراد کی قوت عطا کی جائے گی۔“

حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:

”أَلْقَى الرَّعْبُ فِي قُلُوبِ شِيعَتِنَا مِنْ عَدُوِّنَا، فَادَّوَّقَ أَمْرُنَا وَخَرَجَ مَهْدِيْنَا كَأَنَّهُمْ أَجْرَى مِنَ اللَّيْلِ وَامْضَى مِنَ السَّنَانِ، يَطْأُ عَدُوَّنَا بِقَدَمَيْهِ وَيَقْتُلُهُ بِكَفِيَّةٍ۔“  
ترجمہ: ”اُس وقت تو ہمارے شیعوں کے دلوں میں ہمارے دشمنوں کا خوف ڈال دیا گیا ہے۔ مگر جب ہماری حکومت آئے گی اور ہمارا مہدی ظہور کرے گا تو ہمارے شیعوں میں سے ہر ایک شیر سے زیادہ جری اور بہادر اور نیزے سے زیادہ تیز ہو گا۔ ہمارے دشمنوں کو اپنے پیروں تلے کچل ڈالے گا اور اپنے ہاتھوں سے اس کا گلا کاٹ ڈالے گا۔ (یا۔ دبا دے گا)

### یہ دور خاموشی کا ہے

انہی اسناد کے ساتھ ربعی نے برید عجمی سے روایت کی ہے، انھوں نے کہا کہ ایک مرتبہ حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے عرض کیا گیا کہ کوفہ میں ہمارے اصحاب کی بڑی تعداد ہے۔ اگر آپ انھیں حکم دیں تو وہ آپ کی اطاعت کریں گے اور آپ کے حکم پر چلیں گے۔

فقال: ”يَجِيءُ أَحَدُهُمُ الْيَكْبَسُ أَخِيهِ فَيَأْخُذُ مِنْهُ حَاجَتَهُ؟ فَقَالَ: لَا

قَالَ: فَهَمَّ بِدَمِئِهِمْ ابْنُ

ثُمَّ قَالَ: إِنَّ النَّاسَ فِي هَدَنَةٍ، نَنَّاكَهُمْ وَنَوَارِثَهُمْ وَنَقِيهِمْ عَلَيْهِمُ الْحُدُودَ وَنُؤَدِّي أَمَانَتَهُمْ حَتَّىٰ إِذَا قَامَ الْقَاسِمُ جَاءَتِ الْمَزَامِلَةُ وَيَأْتِي الرَّجُلُ إِلَىٰ كَيْسٍ أَخِيهِ فَيَأْخُذُ حَاجَتَهُ لَا يَمْنَعُهُ۔“ (کتاب الاختصاص)

ترجمہ: آپ نے فرمایا: یہ بتاؤ، کیا یہ بات ممکن ہے کہ ایک برادرِ مومن کسی دوسرے اپنے برادرِ مومن کے تھیلے سے اپنی ضرورت کے مطابق رقم نکال لے اور وہ اسے منع نہ کرے؟

اُس نے کہا: نہیں، (یہ دور ایسا نہیں ہے) آپ نے فرمایا: (جب مال میں اتنا بخل ہے) تو کسی کے لیے خون دینے میں تو اس سے زیادہ بخل اور کنجوسی ہوگی۔

پھر فرمایا: سنو! یہ خاموشی اور جنگ بندی کا دور ہے اس میں ہم ان لوگوں سے شادی بیاہ کریں گے، ایک دوسرے کے وارث بھی نہیں گے، اُن پر حدود قائم کریں گے اور اُنکی امانتیں بھی واپس کریں گے، مگر جب امام قائم کا ظہور ہوگا تو اصل دوستی اور مراقت کا وہ دور ہوگا کہ اُس وقت ایک شخص اگر اپنے کسی بھائی کے تھیلے سے اپنی ضرورت بھر رقم نکال کر لیجائے گا تو وہ اسے منع نہیں کرے گا۔“ (کتاب الاختصاص)

### ۱۶۵) ”امیر المؤمنین“ صرف حضرت علیؑ کے لیے مخصوص لقب ہے

جعفر بن محمد فرماری نے عمران بن داہر سے روایت بیان کی ہے کہ ایک شخص نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا کہ: کیا ہم لوگ امام قائم علیہ السلام کو امیر المؤمنین کہہ کر سلام کر سکتے ہیں؟

قال: ”لا۔“ ذلک اسم سبّاء اللہ امیر المؤمنین لا یستی بہ احد قبلہ ولا بعدہ الا کافر۔“

قال: فکیف نسلم علیہ؟

قال: تقول: اَسَلَامٌ عَلَیْکَ یَا بَقِیَّةَ اللہ۔

ثم قرأ جعفر علیہ السلام: ”بَقِیَّتُ اللہ خَیْرٌ لَّکُمْ اِنْ کُنْتُمْ مُؤْمِنِیْنَ“ (سورہ ہود آیت ۸۶) (کافی)

آپ نے فرمایا: نہیں، یہ نام اللہ تعالیٰ نے خاص امیر المؤمنین (حضرت علی علیہ السلام) کیلئے مخصوص فرمادیا ہے۔ آپ سے قبل یا آپ کے بعد جس نے بھی یہ لقب اختیار کیا، وہ کافر ہوگا۔

اُس نے عرض کیا: پھر ہم اُن کو کیا کہہ کر سلام کریں گے؟

آپ نے فرمایا: تم لوگوں کو چاہیے کہ اس طرح سلام کرو۔ ”اَسَلَامٌ عَلَیْکَ یَا بَقِیَّتَ اللہ“

اس کے بعد حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے اس آیت کی تلاوت فرمائی:

”بَقِیَّتُ اللہ خَیْرٌ لَّکُمْ اِنْ کُنْتُمْ مُؤْمِنِیْنَ“ (سورہ ہود آیت ۸۶)

(اللہ کا بقیہ (نشانی) تمہارے لیے بہتر ہے اگر تم مومن ہو)

### اللہ تعالیٰ کا وعدہ پورا ہو گیا

۱۶۶)

حسین بن علی بن زبیر معنی نے زید بن علی سے روایت ہے انھوں نے بیان کیا ”اِذَا قَامَ الْقَاسِمُ مِنْ آلِ مُحَمَّدٍ: یَقُولُ: اَیْہَا النَّاسُ نَحْنُ الَّذِیْنَ وَعَدَکُمُ اللہ تَعَالٰی فِی کِتَابِہِ:

(الایۃ) ”الَّذِیْنَ اِنْ مَكَتْھُمْ فِی الْاَرْضِ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَآتَوْا

الزَّكٰوةَ وَامْرُؤًا بِالْعُرْوٰتِ وَنَهَوْا عَنِ الْمُنْکَرِ وَاللّٰہُ

عَاقِبَةُ الْأُمُورِ“ (سورہ الحج آیت ۴۱)

ترجمہ روایت ”جب قائم آل محمدؑ ظہور فرمائیں گے تو وہ فرمائیں گے: اے لوگو! ہم وہ ہیں جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے تم لوگوں سے اپنی کتاب قرآن مجید میں وعدہ کیا:

ترجمہ آیت: کہ ”یہ وہ لوگ ہوں گے کہ جن کو اگر ہم زمین میں اقتدار عطا کریں گے تو وہ نماز قائم کریں گے، زکوٰۃ ادا کریں گے، نیکی کا حکم دیں گے اور بُرائی سے روکیں گے اور

تمام کاموں کا انجام اللہ ہی کے اختیار میں ہے۔

### ناصری، امام قائم کے دور حکومت میں؟

۱۶۷)

قاسم بن عبید معنی نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے

سورہ فرقان کی مندرجہ ذیل (آیت ۶۳ تا آیت ۷۶) تیرہ آیتوں کے متعلق دریافت کیا:

(آیت ۶۳) ”الَّذِیْنَ یَمْشُونَ عَلٰی الْاَرْضِ هٰؤُنَا“ اِذَا اَخَاطَبَهُمُ الْجٰہِلُونَ

ترجمہ: ”قَالُوا سَلٰمًا“ (یہ وہی ہیں جو زمین پر بڑی انکساری سے چلتے ہیں اور جب جاہل لوگ

اُن سے مخاطب ہوتے ہیں تو وہ سلامتی کی بات کہتے ہیں (غصے سے کوئی بات نہیں کرتے)  
 (آیت ۶۳): "وَالَّذِينَ يَسْتَمِعُونَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَقِيَامًا" ۶۳

ترجمہ: (اور وہ ہیں جو اپنے رب کیلئے سجدے اور قیام میں ہی راتیں بسر کرتے ہیں۔)

(آیت ۶۵): "وَالَّذِينَ يَقُولُونَ رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ إِنَّ عَذَابَهَا كَانَ غَرَامًا" ۶۵

ترجمہ: (اور وہ جو کہتے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار! ہم سے عذابِ دوزخ کو پھیر دے  
 (یعنی دور ہی رکھ عذابِ دوزخ کو) بلاشبہ اس کا عذاب چمٹ جانے والا ہے۔)

(آیت ۶۷): "إِنَّمَا سَاءَتْ مُسْتَقَرًّا وَمُقَامًا" ۶۷

ترجمہ: (بیشک وہ (جہنم) نہایت بُرا ٹھکانہ اور (بُری) قیامگاہ و مقام ہے)

(آیت ۶۸): "وَالَّذِينَ إِذَا أَنْفَقُوا لَمْ يُسْرِفُوا وَلَمْ يَقْتُرُوا وَكَانَ بَيْنَ ذَلِكَ قَوَامًا" ۶۸

ترجمہ: (اور وہ لوگ جب خرچ کرتے ہیں تو نہ تو اسراف کرتے ہیں اور نہ ہی بخل

(سے کام لیتے ہیں) اور ان کی روش اور طریقہ تو متوسط و میانہ ہے)

(آیت ۶۹): "وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ وَلَا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ (إِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يُزْنُونَ) وَمَنْ يُفْعَلْ ذَلِكَ يَلْقَ أَثَامًا" ۶۹

ترجمہ: (اور جو خدا کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو نہیں پکارتے، اور کسی ایسے نفس کو

قتل نہیں کرتے جسے اللہ نے (قتل کرنا) حرام قرار دیا ہو، مگر حق کے ساتھ، اور

نہ وہ کبھی زنا کرتے ہیں، اور جو ایسا فعل کرے گا وہ گناہ کی سزا پائے گا۔)

(آیت ۷۰): "يُضَاعَفْ لَهُ الْعَذَابُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَيَخْلُدْ فِيهِ مُهْلًا" ۷۰

ترجمہ: (قیامت کے دن اُس پر عذاب دوگنا کر دیا جائے گا، اور وہ اُس (جہنم)

میں ہمیشہ ذلیل و خوار ہو کر رہے گا۔)

(آیت ۷۱): "إِلَّا مَنْ تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَأُولَٰئِكَ يُبَدِّلُ اللَّهُ سَيِّئَاتِهِمْ حَسَنَاتٍ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَحِيمًا" ۷۱

ترجمہ: (سوائے اُن کے جنہوں نے توبہ کر لی اور ایمان لے آئے اور اعمالِ صالح

بجالائے۔ پس وہی ہیں جن کی بُرائیوں کو اللہ نیکیوں میں بدل دے گا اور

اللہ تو بخشنے والا رحیم ہے۔)

(آیت ۷۲): "وَمَنْ تَابَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَإِنَّهُ يَتُوبُ إِلَى اللَّهِ مَتَابًا" ۷۲

ترجمہ: (اور جس نے توبہ کی، اور اعمالِ صالح بجالایا، پس وہ پہلے کا شر کی

طرف (اس طرح) جیسا کہ رجوع کرنے (پلٹے) کا حق ہے۔)

(آیت ۷۳): "وَالَّذِينَ لَا يَشْعُرُونَ الشُّرُوءَ وَإِذَا مَرُّوا بِاللَّغْوِ مَرُّوا كِرَامًا" ۷۳

ترجمہ: (اور وہ جو کبھی جھوٹ نہیں ہوتے گانے (کی محافل و اجتماعات) میں اور

جب لغویات (رگناہ کی چیزوں) کے پاس سے گزرتے ہیں تو شریفانہ اور

بزرگانہ انداز میں گزر جاتے ہیں۔)

(آیت ۷۴): "وَالَّذِينَ إِذَا أَذْكُرُوا بِآيَاتِ رَبِّهِمْ لَمْ يَخِرُّوا عَلَيْهَا صُمًّا وَعُمْيَانًا" ۷۴

ترجمہ: (اور وہ کہ جب اُنہیں وعظ و نصیحت کی جائے اُن کے پروردگار آیتوں کے

ذریعے سے، تو وہ اُن کے خلعت نہیں ہوتے اندھے اور بہرے ہو کر۔)

(آیت ۷۵): "وَالَّذِينَ يَقُولُونَ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ أَزْوَاجِنَا وَذُرِّيَّاتِنَا قُرَّةَ أَعْيُنٍ وَاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِينَ إِمَامًا" ۷۵

ترجمہ: (اور وہ جو کہتے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار! ہمارے لیے ہماری ازواج

اور ہماری ذریعتوں میں سے ہمیں عطا فرما آنکھوں کی ٹھنڈک، اور ہمیں

متقیوں کا امام بنادے۔)

(آیت ۷۶): "أُولَٰئِكَ يُجْزَوْنَ الْغُرْفَةَ بِمَا صَبَرُوا وَيُلَقَّوْنَ فِيهَا مِنْ حَسَنَةٍ وَوَسْلَمًا" ۷۶

ترجمہ: (ایسے ہی لوگوں کو جزا دی جائے گی بلند درجہ کی، بوجہ اُس صبر کے جو

اُنہوں کیا، اور اُن لوگوں میں بدیہ تہنیت اور سلام بھیجا جائے گا۔)

(آیت ۷۷): "خُلِدْنِي فِيهَا حَسَنَتٌ مُسْتَقَرًّا وَمُقَامًا" ۷۷

ترجمہ: (وہ اُس (جنت) میں ہمیشہ رہیں گے، جو عمدہ جائے رہائش اور

قیام گاہ ہے۔)

آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ: "الذین یمشون علی الارض ہوناً" سے مراد اوصیاء ہیں جو

زمین پر نرم رفتار رکھیں گے، مگر جب امام قائم ہوگا پھر ہونا تو تمام نا صبی،

(وہ دشمنانِ اہل بیتؑ) آپؐ کے سامنے پیش کیے جائیں گے:

قال: "فَإِنْ أَقَرَّ بِالْإِسْلَامِ وَهِيَ الْوَلَايَةُ وَالْأَصْرِيَّةُ عَنْقَهُ  
أَوْ أَقَرَّ بِالْجَزِيَّةِ فَأَذَاهَا كَمَا يُؤَدِّي أَهْلُ الدِّمَةِ"  
آپ نے فرمایا: (پس اگر انہوں نے اسلام یعنی ولایت کا اقرار کر لیا تو ٹھیک، ورنہ انکی  
گردن مار دی جائے گی، یا پھر یہ کہ وہ جزیہ دینے کا اقرار کریں، اور دمی کفار  
کی طرح وہ بھی جزیہ ادا کریں۔) (کافی)

### ۱۶۸) بنی شیبہ کی سزا

کچھ راویوں نے احمد بن محمد سے، انہوں نے علی بن حسن تیمی سے، انہوں نے آپ سے  
دو بھائیوں محمد اور احمد سے، انہوں نے علی بن یعقوب ہاشمی سے، انہوں نے مروان بن مسلم سے  
انہوں نے سعید بن جریجی سے، انہوں نے اہل مصر کے ایک شخص سے، اور اس شخص نے حضرت  
امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت نقل کی ہے کہ:

قال: "أَمَّا إِنْ قَاتَلْنَا عَلَيْهِ السَّلَامُ لَوْ قَدْ قَامَ لَأَخَذَ بِنِي شَيْبَةَ وَقَطَعَ  
أَبْدِيَهُمْ وَطَافَ بِهِمْ - وَقَالَ: هَؤُلَاءِ سَرَّاقُ اللَّهِ" (کافی)  
آپ نے فرمایا: جب ہمارا قاتل علیہ السلام ظہور کرے گا تو بنی شیبہ کو گرفتار کر لے گا اور  
ان لوگوں کے ہاتھ کاٹے گا، انھیں بازاروں میں بھرائے جانے حکم دے گا اور  
پیشتر کرانے گا کہ دیکھو! یہ سب کے سب اللہ کے چور ہیں۔" (کافی)

### ۱۶۹) امام قائم کا پہلا عدل؟

محمد بن یحییٰ وغیرہ سے، انہوں نے احمد بن ہلال سے، انہوں نے احمد بن محمد سے  
انہوں نے ایک شخص سے، اور اس شخص نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ:  
قال: "أَوَّلُ مَا يَنْظُرُ الْقَائِمُ مِنَ الْعَدْلِ أَنْ يَنَادِيَ صَاحِبَ الْفَرِيضَةِ الْحَجَرَ الْأَسْوَدَ وَالطَّوْفَ  
صَاحِبَ النَّافِلَةِ لَصَاحِبِ الْفَرِيضَةِ الْحَجَرَ الْأَسْوَدَ وَالطَّوْفَ  
آپ نے فرمایا: امام قائم علیہ السلام سب سے پہلے عدل کا اظہار اس طرح فرمائیں گے کہ  
ان کا منادی یہ اعلان کرے گا کہ صاحب نافلة لوگ صاحب فریضہ لوگوں کو حجر اسود  
اور طواف حوالے کریں۔"

(کافی)

### ۱۶۵) چھت دار مسجدیں

علی نے اپنے والد سے، انہوں نے ابن غیر سے، انہوں نے حماد سے، انہوں نے علی  
سے روایت کی ہے اور علی کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے دریافت  
کیا کیا کہ: کیا مسقف (چھت دار) مساجد میں نماز پڑھنا مکروہ ہے؟

فَقَالَ: نَعَمْ، وَلَكِنْ لَا يَضُرُّكُمْ الْيَوْمَ، وَلَوْ قَدْ كَانَ لِعَدْلِ  
لِرَأْيِكُمْ كَيْفَ يَصْنَعُ فِي ذَلِكَ -" (کافی)

آپ نے فرمایا: ہاں، مگر آجکل تم لوگوں کے لیے کوئی ہرج نہیں، البتہ جب عدل کا دور  
آئے گا تو دیکھنا کہ وہ کیا کرتے ہیں۔

### ۱۶۱) تصویر دار مسجدیں

حسن بن علی علوی نے سہل بن جہور سے، انہوں نے عبد العظیم ابن عبد اللہ علوی سے  
انہوں نے حسن بن حسین عری سے، انہوں نے عمرو بن جمیع سے روایت کی ہے، انہوں نے بیان  
کیا کہ ایک مرتبہ میں نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے دریافت کیا کہ تصویر لگی ہوئی مساجد  
میں نماز کا کیا حکم ہے؟

فَقَالَ: أَكْرَهُ ذَلِكَ، وَلَكِنْ لَا يَضُرُّكُمْ الْيَوْمَ، وَلَوْ قَدْ قَامَ  
الْعَدْلُ لِرَأْيِكُمْ كَيْفَ يَصْنَعُ فِي ذَلِكَ -" (کافی)

آپ نے فرمایا: "میں اس کو مسکروہ سمجھتا ہوں، مگر آجکل تم لوگوں کے لیے کو حرج نہیں،  
البتہ جب عدل قائم ہو گا تب تم دیکھنا کہ وہ اس مسئلے میں کیا کریں گے۔"

### ۱۶۲) مسجد کوفہ کے وسط میں چار چشمے

احمد بن محمد نے یعقوب بن عبد اللہ سے، انہوں نے اسماعیل بن زید کاہلی کے غلام سے  
اس نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ کا ارشاد ہے کہ حضرت  
ابیر الوسی بن علیہ السلام نے مسجد کوفہ کے متعلق ارشاد فرمایا کہ:  
قال: "فِي وَصْفِ مَسْجِدِ الْكُوفَةِ؛

فِي وَسْطِهِ عَيْنٌ مِنْ دَهْنٍ وَعَيْنٌ مِنْ لَبَنٍ، وَعَيْنٌ مِنْ  
مَاءٍ، شَرَابٌ لِلْمُؤْمِنِينَ وَعَيْنٌ مِنْ مَاءٍ طَهُورٌ لِلْمُؤْمِنِينَ -" (تہذیب)

امیر المؤمنینؑ نے فرمایا: کہ: اس (مسجد کوفہ) کے وسط میں ایک چتر تیل کا، ایک چتر دودھ کا، اور ایک چتر پانی کا مومین کے پینے کے لیے اور ایک چتر پانی کا اور ہے جو مومین کے طہارت (کے کاموں) کے لیے ہے۔“ (تہذیب)

### ۱۷۳) کوفہ میں چار تہی مساجد تعمیر ہوئی

محمد بن احمد بن یحییٰ نے محمد بن حسین سے، انھوں نے محمد بن اسماعیل سے، انھوں نے صالح بن عقبہ سے، انھوں نے عمرو بن البقر سے، انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے جبہ بنی سے روایت کی ہے، اور جبہ بنی نے بیان کیا کہ ایک مرتبہ امیر المؤمنین علیؑ لام حیرہ تشریف لے گئے فقال: ”لِتَصِلَتْ هَذِهِ بِهَذِهِ“ ”وَأَوْمَأَ بِهِ إِلَى الْكُوفَةِ وَالْحِيرَةِ“ حتی یباع الدَّرَاعُ فِيمَا بَيْنَهُمَا بَدَنَانٍ وَلِیَبْنِیَنَّ بِالْحِیرَةِ مَسْجِدًا لِمَنْ خِصْمًا بَابِ یُصَلِّي فِيهِ خَلِيفَةُ الْقَائِمِ عَلَيْهِ السَّلَامُ (۱۵۱) لَأَنَّ مَسْجِدَ الْكُوفَةِ لِيُضِيقَ عَلَيْهِمْ وَلِيُصَلِّيَنَّ فِيهِ أَشَاعِرُ أَمَّا عَدْلُ۔“

قلت: یا امیر المؤمنین! وسیع مسجد الكوفة هذا الذي تصف الناس يومئذ؟ قال: ”تَبْنِي لَهُ أَرْبَعُ مَسَاجِدَ، مَسْجِدَ الْكُوفَةِ اصْغَرُهَا، وَهَذَا وَمَسْجِدَانِ فِي طَرَفِي الْكُوفَةِ، مِنْ هَذَا الْجَانِبِ وَهَذَا الْجَانِبِ“ ”وَأَوْمَأَ بِهِ نَحْوَ نَهْرِ الْبَصْرِيِّينَ وَالْغُرَبِيِّينَ۔“ آپ نے فرمایا: ”یہ مقام، اس مقام سے مل جائے گا“ ”یہ فرما کر آپ نے حیرہ اور کوفہ کی طرف اشارہ فرمایا۔“

اور فرمایا: یہاں تک کہ ان دونوں کے درمیان کی زمینیں ایک ایک ہاتھ، ایک ایک دینار میں فروخت ہوں گی۔ اور مقام حیرہ پر ایک مسجد تعمیر ہوگی جس میں پانچ سو دروازے ہوں گے اور اس میں خلیفہ امام قائم نماز پڑھائیں گے، اس لیے کہ مسجد کوفہ (آبادی کے لحاظ سے) تنگ ہو جائے گی، اور اس میں بارہ امام عادل نماز پڑھائیں گے میں نے عرض کیا: یا امیر المؤمنین! یہ مسجد کوفہ تو بقولے بہت وسیع ہے؟

آپ نے فرمایا: وہاں تو چار مساجد اس علاقہ اور تعمیر ہوں گی اور یہ مسجد کوفہ ان سب چھوٹی ہوگی۔ یہ مسجد اور دو مساجد کوفہ کے اس جانب اور اس جانب اور تہی ہوگی۔ ”پھر آپ نے ہر یصوتین اور غرین کی طرف اشارہ فرمایا۔“ (تہذیب)

### حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ کی طرح امام قائمؑ کے خلاف بھی خروج ہوگا

(۱۷۴)

ابو الحسن بن عبد اللہ نے ابن ابی جعفر سے روایت کی ہے، انھوں نے بیان کیا کہ اگر تم میں حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ کے پاس چند آپ کے اصحاب موجود تھے۔ آپ نے مجھ سے فرمایا: اے ابن ابی جعفر! کیا تم نے قرآن مجید پڑھا ہے؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں (فرزند رسول!) پڑھا تو ہے مگر یہی مروجہ قرآن مجید۔ آپ نے فرمایا: ہاں، ہاں، میں بھی اسی مروجہ قرآن مجید کے متعلق پوچھ رہا ہوں کسی اور کیلئے نہیں۔ میں نے عرض کیا: بہتر، مگر آپ نے یہ کیوں دریافت فرمایا؟

قال: ”لَاَنَّ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ حَدَّثَ قَوْمَهُ يَحْدُثُ لَمْ يَحْتَمِلُوهُ عَنْهُ فَخَرَجُوا عَلَيْهِ بِمِصْرَ، فَقَاتَلُوهُ فَقَاتَلَهُمْ فَقَاتَلَهُمْ وَلَاَنَّ عِيسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ حَدَّثَ قَوْمَهُ يَحْدُثُ فَلَمْ يَحْتَمِلُوهُ عَنْهُ فَخَرَجُوا عَلَيْهِ بِتَكْرِيتَ فَقَاتَلُوهُ فَقَاتَلَهُمْ فَقَاتَلَهُمْ، وَهُوَ قَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: (سُورَةُ صَف آیت ۱۲) ”قَامَتُ طَائِفَةٌ مِّنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ وَكَفَرْتُ طَائِفَةٌ فَأَيَّدْنَا الَّذِينَ آمَنُوا عَلَىٰ عَدُوِّهِمْ فَأَصْبَحُوا ظَاهِرِينَ“ (روایت) ”وَإِنَّهُ أَوَّلُ قَائِمٍ يَقُومُ مَنَا أَهْلَ الْبَيْتِ يَحْدُثُكُمْ بِحَدِيثٍ لَا تَحْتَمِلُونَهُ فَتَخْرُجُونَ عَلَيْهِ بِرَمِيلَةٍ الدَّسَكَةِ فَيَقَاتِلُكُمْ فَيَقْتُلُكُمْ، وَهِيَ أَخْرَجَ رَجُلٌ تَكُونُ۔“ (کتاب حین بن سعید)

ترجمہ روایت:

آپ نے فرمایا: اس لیے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم سے ایک بات کہی اور ان کی قوم اسے برداشت نہ کر سکی، چنانچہ مصر میں ان پر چڑھائی کر دی اور حضرت موسیٰ کو ان سے جنگ کر کے انھیں قتل کرنا پڑا۔ اور اس لیے (یہ بات تم سے پوچھی کہ) حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے بھی اپنی قوم سے ایک بات کہی اور ان کی قوم اسے برداشت نہ کر سکی اور مقام تکریت میں ان پر چڑھائی کر دی، چنانچہ انھوں نے بھی اپنی قوم سے جنگ کی اور قتل کرنا پڑا۔ چنانچہ اس کے متعلق اللہ تعالیٰ کا قول ہے:

(الایة) فَأَمْنَتْ ..... ظُهِرَ نَبِيٌّ ۱۴ (صَلَف ۱۴)

ترجمہ آیت: (پس بنی اسرائیل کا ایک گروہ ایمان لے آیا اور ایک گروہ نے کفر اختیار کیا۔) پس ہم نے مدد کی ایمان والوں کی ان کے دشمنوں کے خلاف اور وہ مغلوب ہوئے (روایت) پھر ہم اہل بیت میں سے ایک قائم جب ظہور کرے گا اور تم لوگوں سے ایک بات کہیگا تو تم لوگ بھی اسے برداشت نہ کرو گے اور تم لوگ مقام ربیلہ میں اس پر خروج کرو گے اور وہ بھی تم لوگوں سے جنگ کرے گا اور تمہیں قتل کر ڈالے گا۔ اور یہ آخری خروج ہوگا جو امام قائم علیہ السلام پر کیا جائے گا۔ (کتاب حسین بن سعید)

### ناصبیوں کے ساتھ کیا سلوک ہوگا؟

(۱۴۵)

محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، انھوں نے ابن محبوب سے، انھوں نے احوال سے، انھوں نے سلام بن مستنیر سے روایت کی ہے۔ سلام کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کو بیان فرماتے ہوئے سنا کہ:

”اذا قام القائم علیہ السلام عرض الایمان علی کُلِّ ناصب فان دخل فیہ بحقیقة وَاِلَّا ضرب عنقه او یؤدی الجزیة کما یؤدیہا الیوم اهل الذمّة ، ویشدّ علی وسطہ الرسمان ، ویخرجہم من الامصار الی السواد۔“ (کافی) آپ نے فرمایا: جب امام قائم علیہ السلام کا ظہور ہوگا تو ہر ناصبی (دشمن اہل بیت) کے سامنے ایمان پیش کیا جائے گا، اگر وہ حقیقتاً داخل ایمان ہو گیا تو ٹھیک۔ ورنہ اس کی گردن مار دی جائے گی، یا جرح کا فزونی آجکل جزیرہ ادا کرتا ہے، وہ بھی جزیرہ ادا کرے گا، اور اپنی کمریں ہیمیاں (روپیوں یا درہم و دیناروں کی تھیلی) باندھ کر اس دیار سے نکل کر حبش کی طرف چلا جائے گا۔ (کافی)

### امام قائم کے ظہور کا اہم مقصد؟

(۱۴۶)

علی بن محمد نے صالح بن ابو حماد سے، انھوں نے محمد بن عبد اللہ بن مہران سے، انھوں نے عبد اللہ بن بشیر سے، انھوں نے عیثم بن سلیمان سے، انھوں نے معاویہ بن عمار سے، اور معاویہ بن عمار نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ:

”قال: ”اذا تمت احکم القائم فلیبث فی عافیة فان الله بعث محمدا“

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رحمة وبعث القائم نقمة۔“ (کافی) آپ نے فرمایا: ”اگر تم میں سے کوئی امام قائم علیہ السلام کے عہد کے پانے کا متمنی ہے تو اسے چاہیے کہ وہ اپنی عافیت کے لیے بھی دعا کرے، اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو رحمت اور نرمی کے لیے مبعوث فرمایا تھا اور امام قائم علیہ السلام کو نقمت (و تدارک) کے لیے مبعوث فرمائے گا۔ نوٹ: (کیونکہ لوگوں کو بعثت پیغمبر سے ظہور امام قائم تک کے طویل زمانے میں اللہ تعالیٰ نے مہلت دی، اگر اس کے بعد بھی لوگ دین حق کی طرف مائل نہیں ہوتے اور اپنی ہٹ دھرمی پر ہی اڑے رہتے ہیں تو پھر اس کا تدارک نقمت ہی ہے۔)

### آپ کا مسکن مسجد سہلہ میں ہوگا

(۱۴۷)

ابو بصیر سے روایت ہے انھوں نے بیان کیا کہ حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: ”یا ابا محمد کافّی اری نزول القائم علیہ السلام فی مسجد السہلۃ باہلہ وعیالہ۔“

قلت: یکون منزله جعلت فداک؟  
قال: نعم، کان فیہ منزل ادریس، وکان منزل ابراہیم خلیل الرحمن، وما بعث الله نبیاً الا وقد صلی فیہ وفيہ مسکن الخضر (والمقیم فیہ کالمقیم فی فسطاط رسول الله صلی الله علیہ وآلہ وسلم) وما من مؤمن ولا مؤمنة الا وقلبه یحس الیہ)  
قلت: جعلت فداک؟ لایزال القائم فیہ ابداً؟  
قال: نعم۔

قلت: فمن بعدہ؟

قال: هكذا من بعدہ الی انقضاء الخلق۔

قلت: فما یکون من اهل الذمّة عندہ؟

قال: ینزلہم کما سألہم رسول الله صلی الله علیہ وآلہ وسلم ولیؤدّون عن یدہم ضاغرون۔

قلت: فمن نصب لکم عداوة؟

فَقَالَ: لَا يَا أَبَا هَمْدٍ! مَا لَمْ يَخْلَفْنَا فِي دَوْلَتِنَا مِنْ نَصِيبِ إِنْ اللَّهُ  
قَدْ أَحَلَّ لَنَا دِمَاءَهُمْ عِنْدَ قِيَامِ قَائِمُنَا، فَا لِيَوْمِ حَرَمِ عَلَيْنَا  
وَعَلَيْكُمْ ذَلِكَ فَلَا يَغْنَرُكَ أَحَدٌ، إِذَا قَامَ قَائِمُنَا انْتَقَمَ اللَّهُ  
وَلِرَسُولِهِ وَلَنَا أَجْمَعِينَ۔“

آپ نے فرمایا: ”اے ابو محمد! گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ امام قائمؑ اپنے اہل و عیال کے  
ساتھ مسجد بہلہ میں اترے ہیں۔“

میں نے عرض کیا: میں آپ پر قربان، کیا وہیں اُن کا مکان ہوگا؟

آپ نے فرمایا: ہاں، وہیں حضرت ادریس علیہ السلام کا بھی مکان تھا، اور وہیں حضرت ابراہیم  
خلیل الرحمن علیہ السلام کا بھی مکان تھا اور جس نبی کو بھی اللہ نے مبعوث فرمایا  
اس نے اس میں نماز پڑھی اور وہ حضرت خضر علیہ السلام کا بھی مکان ہے اس میں  
قیام کرنے والا ایسا ہی ہے جیسے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ کے خیمے میں  
قیام کیا اور ہر مومن و مومنہ کا دل اس کی طرف مائل ہوتا ہے۔

میں نے عرض کیا: میں آپ پر قربان، کیا امام قائمؑ علیہ السلام ہمیشہ اسی میں رہیں گے؟

آپ نے فرمایا: ہاں۔

میں نے عرض کیا: اور اُن کے بعد؟

آپ نے فرمایا: اسی طرح دنیا کے ختم ہونے تک۔

میں نے عرض کیا: اور اُن کے دور میں اہل ذمہ (کافر ذمی) کا کیا ہوگا؟

آپ نے فرمایا: جس طرح حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُن سے صلح رکھی، وہ بھی اُن  
صلح رکھیں گے مگر وہ جزیرہ دیں گے۔

میں نے عرض کیا: اور آپ حضرات کے دشمنوں کا کیا ہوگا؟

آپ نے فرمایا: اے ابو محمد! نہیں! ہم لوگوں کے عہد حکومت میں ہمارے دشمنوں کے لیے کوئی جگہ  
نہیں ہوگی۔ امام قائمؑ علیہ السلام کے ظہور کے بعد ان لوگوں کا خون اللہ نے  
ہمارے لیے حلال کیا ہے جو آجکل ہمارے اور تمہارے لیے حرام ہے۔ تم میں سے  
کوئی شخص دھوکے میں نہ رہے۔ جب امام قائمؑ علیہ السلام ظہور کریں گے تو وہ  
اللہ اور اس کے رسولؐ اور ہم سب کا پورا پورا انتقام لیں گے۔“

(کتاب مزار)

## ابلیس کی مہلت کا اختتام

(۱۷۸)

کتاب انوار المفیہ میں اسحاق بن عمار سے روایت ہے کہ میں نے اُن جناب سے ”ابلیس  
کی مہلت“ وقتاً معلوماً وقتِ سدر کے بارے میں دریافت کیا جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں کیا ہے  
”فَأَنكَ مِنَ الْمُنْظَرِينَ إِلَى يَوْمِ الْوَقْتِ الْمَعْلُومِ“ (سورہ الحجر آیت ۴۵)

تسال: ”الوقت المعلوم“ یوم قیام القیام، فاذا بعثه الله كان في  
مسجد الكوفة وجار ابليس حتى يجثو على ركبتيه، فيقول  
يا ويلاه من هذا اليوم فياخذ بناصيته فيضرب عنقه  
فذلك ”يوم الوقت المعلوم“ منتہی اجلہ۔“

آپ نے فرمایا: یوم وقت معلوم سے مراد یوم ظہور امام قائمؑ علیہ السلام۔ جب اللہ تعالیٰ  
اُن کو مبعوث فرمائے گا اور وہ جناب مسجد کوفہ میں ہوں گے تو ابلیس ملعون آجگا  
اور اپنے گھٹنوں کے بل بیٹھ جائے گا اور کہے گا، ہائے افسوس آج کا دن (مجھے  
دیکھنا پڑا)۔ تو آپ اس کو پیشانی سے پکڑ لیں گے اور اس کی گردن مار دیں گے  
بس وہی یوم وقت معلوم ہے اور اس کی مہلت کے دن کا خاتمہ ہے۔

(انوار المفیہ)

## رحبہ کوفہ کا دھینہ نکالا جائے گا

(۱۷۹)

ابوالقاسم شعرائی نے مرفوعاً ابنِ ظبیان سے، انھوں نے ابنِ حجاج، اور ابنِ حجاج  
نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ:

قال: ”اذا قام القائم علیہ السلام اتى رحبة الكوفة، فقال برجله  
هكذا او اوماً بیده الى موضع۔ ثم قال: احفروا ههنا  
فيحضرون فيستخرجون اثني عشر ألف درع واثني عشر ألف  
سيف واثني عشر ألف بيضة، لكل بيضة وجهان ثم يدعوا  
اثني عشر ألف رجل من الموالی (من العرب) والجم، فيلبسهم  
ذلك، ثم يقول: من لم يكن عليه مثل ما عليكم فاقتلوه۔“

آپ نے فرمایا: ”جب امام قائمؑ علیہ السلام کا ظہور ہوگا تو وہ جناب پایادہ (سیدل) (اختصاص)  
رحبہ کوفہ کی طرف آئیں گے۔“ (یہ فرما کر آپ نے ایک جگہ کی طرف اشارہ کیا)

پھر فرمایا: وہ حکم دیں گے کہ اس مقام کو کھودو۔ جب لوگ اس کو کھودیں گے تو وہاں



تو بارہ ہزار زبردہ ہیں، بارہ ہزار تلواریں اور بارہ ہزار آہنی ٹوپیاں (پہلٹ) جن کے دورخ ہوں گے برآمد ہوں گے اور اپنے موالیوں میں سے بارہ ہزار عرب اور غم کے مردوں کو پہننے کے لیے دیں گے پھر انھیں حکم دیں گے کہ جس کے جسم پر یہ (اسلحہ) نہ ہوں جو تم نے پہنے ہوئے ہیں اسے قتل کر دو۔“ (اختصاص)

### ۱۸۰ " فَلَمَّا أَحْسَوْا..... خُمِدِينَ " کی تشریح

علی نے اپنے والد سے، انھوں نے ابن فضال سے، انھوں نے ثعلبہ بن میمون سے، انھوں نے ابن خلیل ازدی سے روایت کی ہے اور ابن خلیل ازدی کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ آپ نے قول خدا عزوجل:

" فَلَمَّا أَحْسَوْا أَبَاسًا إِذْ أَهَمُّ مَنَهَا يَرْكُضُونَ ۚ لَا تَرْكُضُوا  
وَإِرْجِعُوا إِلَى مَا أُتْرِفْتُمْ فِيهِ وَمَسْكِنِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَسْكُنُونَ ۚ  
قَالُوا يَٰوَيْلَنَا إِنَّا كُنَّا ظَالِمِينَ ۚ فَمَا زَالَتْ تِلْكَ دَعْوَاهُمْ  
حَتَّىٰ جَعَلْنَاهُمْ حَصِيدًا خُمِدِينَ ۚ " (سورہ الانبیاء) ۱۵

کے بارے میں ارشاد فرمایا:

" اِذَا قَامَ الْقَائِمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَبَعَثَ إِلَىٰ بَنِي أُمَيَّةَ بِالنَّامِ هَرَبُوا  
إِلَى الرُّومِ فَيَقُولُ لَهُمُ الرُّومُ: لَا نَدْخُلُكُمْ حَتَّىٰ تَنْتَصِرُوا ۚ  
فَيَعْلَقُونَ فِي عُنَاقِهِمُ الصُّلْبَانَ وَبِدْ خُلُونَهُمْ -  
فَإِذَا نَزَلَ بِحَضْرَتِهِمُ اصْحَابُ الْقَائِمِ عَلَيْهِ السَّلَامُ طَلَبُوا الْإِمَامَانَ وَ  
الصَّالِحَ، فَيَقُولُ اصْحَابُ الْقَائِمِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: لَا نَفْعَ لِحَتَّىٰ تَدْفَعُوا  
إِلَيْنَا مِنْ قَبْلِكُمْ مَنَا - قَالَ: فَيَدْفَعُونَهُمُ إِلَيْهِمْ فَذَلِكَ قَوْلُهُ تَلَا  
(الْأُمَيَّة) " لَا تَرْكُضُوا وَإِرْجِعُوا إِلَىٰ مَا أُتْرِفْتُمْ فِيهِ وَمَسْكِنِكُمْ  
لَعَلَّكُمْ تَسْكُنُونَ ۚ "

قَالَ: يَسْلُمُ الْكَنُوزُ، وَهُوَ أَعْلَمُ بِهَا، قَالَ: فَيَقُولُونَ:  
(الْأُمَيَّة) " يَٰوَيْلَنَا إِنَّا كُنَّا ظَالِمِينَ ۚ " فَمَا زَالَتْ تِلْكَ

دَعْوَاهُمْ حَتَّىٰ جَعَلْنَاهُمْ حَصِيدًا خُمِدِينَ ۚ " بِالسَّيْفِ " (کافی)  
ترجمہ روایت: جب امام قائم علیہ السلام ظہور فرمائیں گے اور بنی امیہ سے انتقام لینے کے لیے اپنی فوج شام روانہ فرمائیں گے تو وہ بھاگ کر شام سے روم

چلے جائیں گے، مگر اہل روم ان سے کہیں گے کہ جب تک تم نصرانی نہ بن جاؤ گے ہمارے ملک میں داخل نہیں ہو سکتے۔ چنانچہ بنی امیہ اپنے لگے میں صلیب لٹکا لیں گے اور روم میں داخل ہو جائیں گے۔

مگر جب اصحاب امام قائم علیہ السلام ان کے علاقے میں داخل ہوں گے تو اہل روم ان سے امان طلب کریں گے اور صلح چاہیں گے تو اصحاب قائم انھیں جواب دیں گے کہ ہمارے آدمی بھاگ کر تمہارے یہاں آگئے ہیں جب تک تم لوگ انھیں واپس نہ کرو گے ہم تمہیں امان نہ دیں گے اور نہ صلح کریں گے۔

چنانچہ وہ لوگ بنی امیہ کو واپس کر دیں گے۔ اسی سے متعلق اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:  
" لَا تَرْكُضُوا وَإِرْجِعُوا إِلَىٰ مَا أُتْرِفْتُمْ فِيهِ وَمَسْكِنِكُمْ  
لَعَلَّكُمْ تَسْكُنُونَ ۚ " (سورہ الانبیاء) ۱۳

(ترجمہ) (مت بھاگو، اور پلٹ آؤ اپنے مسکن اور اس عیش و آسائش کی طرف جو تمہیں دیئے گئے تھے۔ مگر تم سے جواب طلب کیا جائے۔)

(ترجمہ روایت) یعنی ان کے خزانوں کے متعلق جواب طلب اور پوچھ گچھ کی جائے گی یا وجہ دیکر وہ خود ان خزانوں سے واقف ہوں گے۔ پھر وہ لوگ کہیں گے کہ:

" قَالُوا يَٰوَيْلَنَا إِنَّا كُنَّا ظَالِمِينَ ۚ فَمَا زَالَتْ تِلْكَ دَعْوَاهُمْ  
حَتَّىٰ جَعَلْنَاهُمْ حَصِيدًا خُمِدِينَ ۚ " (انبیاء) ۱۵

(ان لوگوں نے کہا۔ ہائے افسوس، ہم پر۔ بیشک ہم ظالم تھے۔ اور انکی یہ پکار جاری رہی، جب تک کہ ہم نے انھیں کٹی ہوئی کھیتی اور بھجی ہوئی راہ نہ بنادیا۔)

یعنی ہم انھیں تلواروں سے کاٹ کر رکھ دیں گے (مذکورہ آیت کے مطابق) (کافی)

### ۱۸۱ " وَيَكُونُ الدِّينُ.... لِلَّهِ كِتَابُ... " کی تاویل

علی نے اپنے والد سے، انھوں نے ابن ابوعبیر سے، انھوں نے ابن اذینہ سے، انھوں نے ابن مسلم سے، روایت کی ہے، ان کا بیان ہے کہ میں نے ایک مرتبہ حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے قول خدا:

" وَقَاتِلُوهُمْ حَتَّىٰ لَا تَكُونَ فِتْنَةٌ وَيَكُونَ الدِّينُ  
كُلُّهُ لِلَّهِ ۚ " (سورہ انفال آیت ۳۹) کے متعلق دریافت کیا:

اور ان سے جنگ کرو تاہینکہ فساد باقی نہ رہے اور دین صرف اللہ کے لیے باقی رہ جائے



قَالَ: لَمْ يَجِئْ تَأْوِيلُ هَذِهِ الْآيَةِ بَعْدَ، إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ لَهُمْ لِحَاجَتِهِ وَحَاجَةَ أَصْحَابِهِ فَلَوْ تَدَجَّاءُ تَأْوِيلُهَا لَمْ يَقْبَلْ مِنْهُمْ وَلَكِنْ تَسَمَّيْتُ يَقْتُلُونَ حَتَّى يُوَحِّدَ اللَّهُ عِزَّ وَجَلَّ وَحَتَّى لَا يَكُونَ شَرَكٌ (كافی)

آپ نے فرمایا: یہ آیت جب سے نازل ہوئی ہے اس کی تاویل ابھی تک نہیں آئی، بلاشبہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی اور اپنے اصحاب کی ضرورت کی بناء پر رہنے کی اجازت دیدی، مگر جب اس آیت کی تاویل آجائے گی تو پھر ان لوگوں کا عذر قبول نہ ہوگا، اور سب کے سب قتل کر دیے جائیں گے تاکہ شرک باقی نہ رہے اور سب کے سب اللہ کو واحد و یکتا ماننے لگیں۔

### امام قائم ہر بدی کی نفی کریں گے

(۱۸۲)

حسین بن محمد نے معلیٰ سے، انھوں نے وشار سے، انھوں نے علی بن ابی نصر سے روایت کی ہے اور علی بن ابی نصر نے بیان کیا کہ ایک شخص حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا کہ آپ حضرات اہل بیت رحمت ہیں اور اللہ تعالیٰ نے آپ حضرات کو اس سے مخصوص فرمایا ہے۔

فَقَالَ لَهُ: كَذَلِكَ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ لَا نَدْخُلُ أَحَدًا فِي ضَلَالَةٍ وَلَا

نُخْرِجُهُ مِنْ هُدًى إِنَّ الدُّنْيَا لَا تَذْهَبُ حَتَّى يَبْعَثَ اللَّهُ

عِزَّ وَجَلَّ رَجُلًا مِّنْ أَهْلِ الْبَيْتِ يَعْمَلُ بَكْتَابِ اللَّهِ لَا يَبْرِي

مِنْكُمْ إِلَّا أَنْتُمْ (كافی)

آپ نے اس سے فرمایا: ایسا ہی ہے الحمد للہ کہ ہم کبھی گمراہی میں داخل ہی نہیں ہوئے اور نہ کبھی ہدایت سے باہر قدم رکھا۔ دنیا اس وقت تک ختم نہ ہوگی جب تک کہ اللہ عز و جل ہم اہل بیت میں سے ایک ایسے مرد کو نہ بھیجے جو کتاب خدا پر کماحقہ عمل کرے

اور وہ جو بھی بری و بُرائی دیکھے اُس کی نفی کرے۔ (کافی)

### آپ کے اوپر سایہ ابر ہوگا

(۱۸۳)

فحام نے اپنے چچا سے، انھوں نے احمد بن عبد اللہ بن علی سے، انھوں نے عبد الرحمن ابن عبد اللہ سے، انھوں نے یحییٰ بن مغیرہ سے، انھوں نے اپنے بھائی محمد سے

انھوں نے محمد بن سنان سے، انھوں نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق سے، اور آپ نے اپنے پیر بزرگوار (حضرت امام محمد باقر علیہ السلام) سے حدیث لوح میں روایت کی ہے کہ:

”م ح م د یُخْرِجُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ عَلَى رَأْسِهِ غَنَامَةً بَيْضَاءَ تَطْلُوهُ مِنَ الشَّمْسِ، تَنَادَى بِلِسَانٍ فَصِيحٍ يَسْمَعُهُ الثَّقَلَيْنِ وَالْخَافِقَيْنِ: هُوَ الْمُسَدِّدُ مِنْ آلِ مُحَمَّدٍ يَمْلِكُ الْأَرْضَ عَدْلًا كَمَا مَلِكْتُ جَوْرًا“ (امالی شیخ)

ترجمہ: ”م ح م د“ آخر زمانہ میں ظہور کریں گے ان کے سر مبارک پر دھوپ سے بچنے کے لیے سفید بڑا سایہ ہوگا اور فصیح زبان میں ایک آسمانی ندا آئے گی جس کو دونوں جہان کے لوگ سنیں گے کہ یہ مہدی آل محمد ہیں، جو زمین کو عدل و داد سے بھر دیں گے جس طرح وہ ظلم و جور سے بھری ہوئی ہوگی۔ (امالی شیخ)

### میرے بعد امام بارہ ہوں گے

(۱۸۴)

عطار نے اپنے والد سے، انھوں نے ابن عبد الجبار سے، انھوں نے محمد ابن زیاد ازری سے، انھوں نے ابان بن عثمان سے، انھوں نے ثمالی سے، انھوں نے حضرت امام علی ابن احمد حنین سے، اور آپ نے اپنے پیر بزرگوار (امام حسین) سے، اور آپ نے (امام حسین) نے ان کے جد امجد (حضرت ابوالانکس امام علی بن ابی طالب) سے روایت بیان کی ہے کہ:

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”الْأُتُمَةُ مِنْ بَعْدِي اثْنَا عَشَرَ أَوْ لَمْ أَنْتَ يَا عَلِيُّ، وَآخِرُهُمُ الْقَائِمُ الَّذِي يَفْتَحُ اللَّهُ تَعَالَى ذِكْرَهُ عَلَى يَدَيْهِ مَشَارِقَ الْأَرْضِ وَمَغَارِبَهَا“

(اکمال الدین، عیون الاخبار الرضا، امالی شیخ)

ترجمہ: ”حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ: میرے بعد بارہ امام ہوں گے جن میں سب سے پہلے، اے علی! تم ہو اور ان میں سب سے آخر امام القائم ہوں گے۔ جن کے ہاتھوں پر اللہ تعالیٰ تمام مشارق و مغارب کو فتح کر لے گا۔“

(اکمال الدین، عیون الاخبار الرضا، امالی شیخ)

### بارہ ائمہ کے اسمائے گرامی

(۱۸۵)

طالقانی نے محمد بن ہمام سے، انھوں نے احمد بن مہنداد سے، انھوں نے احمد بن ہلال سے، انھوں نے ابن ابی عمیر سے، انھوں نے مفصل سے، انھوں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے

اور امام صادق آل محمد نے اپنے آباء کرام علیہ السلام سے روایت کی ہے اور ان حضرات نے حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت سنی ہے کہ:

قال: "لنا أسرى بي أوحى إلي ربّي جلّ جلاله وساق الحديث إلى أن قال: فرفعت رأسي فإذا أنا بأنوار عليّ وفاطمة والحسن والحسين وعليّ ابن الحسين ومحمّد بن عليّ وجعفر بن محمّد وموسى بن جعفر، وعليّ بن موسى ومحمّد بن عليّ وعليّ بن محمّد والحسن بن عليّ والحجة بن الحسن القائم في وسطهم كأنه كوكب دريّ."

قلت: يارب من هؤلاء؟

قال الله: هؤلاء الأئمة وهذا النّاسم الذي يحلّ حلالاً ويحرّم حراماً، وبه انتقم من أعدائي وهو راحة لأوليائي وهو الذي يشفي قلوب شيعتك من النّاموس والجاحدين والكافرين، فيخرج اللّات والعزّيّ طريّين فيحرقهما، فلفتنة الناس بهما يومئذ أشدّ من فتنه العجل والسّامريّ۔" (کمال الدین، عیون الاخبار)

آنحضرت نے ارشاد فرمایا:

"شب اسری (شب معراج) جب مجھے لیجا گیا تو میرے پروردگار بزرگ و بڑے نے مجھے وحی فرمائی: (اس کے بعد مضمون بیان فرماتے ہوئے آپ نے ارشاد فرمایا) پھر میں نے جب اپنا سر اٹھایا تو علیّ و فاطمہ و حسن و حسین اور علیّ ابن اکسین و محمد بن علیّ و جعفر بن محمد و موسیٰ بن جعفر، و علیّ بن موسیٰ، و محمد بن علیّ، و علیّ بن محمد و حسن بن علیّ کے انوار میری نظر کے سامنے جلوہ گر ہوئے جن کے درمیان حضرت جنت بن الحسن قائم کا نور کوكب دريٰ کی طرح (بہت زیادہ) منور و روشن تھا۔

میں نے عرض کیا: اے میرے پروردگار! یہ کون ہیں؟ (کن کے انوار ہیں)

(آواز آئی) اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: یہ (انوار) ائمہ ہیں اور ان کے درمیان وہ (نور) قائم ہے جو میرے حلال کردہ کو حلال کرے گا اور میرے حرام کردہ کو حرام قرار دے گا اور اس کے ذریعے میں اپنے دشمنوں سے انتقام لوں گا۔ اور یہ میرے اولیاء کے لیے باعث راحت ہوگا اور تمہارے شیعوں کے دلوں کو ظالموں، منکروں اور

کافروں سے شفا بخشنے گا۔ اور لات و عزریٰ کو (قبروں سے) نکال کر نذر آتش کرے گا جن کی وجہ سے اس دن لوگ فتنہ سامری سے بھی زیادہ شدید فتنہ میں مبتلا ہوں گے۔ (کمال الدین، عیون الاخبار الرضا)

### سب سے آخری امام وہ ہوگا؟

(۱۸۶)

اسناد سابقہ کے ساتھ باب بیس ائمہ اثنا عشر میں حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے کہ:

قال: "آخرهم اسمہ علیّ اسی، يخرج فيملا الأرض عدلاً كما ملئت جوراً وظلماً يأتيه الرجل والمال كدس فيقول: يا ممدّی اعطني، فيقول: خذ (عبقہ نعمانی)

آنحضرت نے ارشاد فرمایا: "سب سے آخری (امام) وہ ہوگا جس کا نام میرا نام ہوگا، وہ ظہور کرے گا اور زمین کو عدل سے اس طرح بھر دے گا جس طرح وہ ظلم و جور سے بھری ہوگی۔ اس کے سامنے مال و دولت کا ڈھیر لگا ہوگا، لوگ اگر سوال کریں گے کہ لے مہتری! ہمیں کچھ عنایت فرمائیے۔ تو آپ اُس سے فرمائیں گے، جتنا چاہو لے جاؤ۔" (عبقہ نعمانی)

### مجھ سے سب سے زیادہ مشابہ ہوگا

(۱۸۷)

مذکورہ اسناد کے ساتھ ابن عباس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت نقل کی ہے کہ:

قال: "التاسع منهم قائم اهل بيتي وممدّی امتی أشبه الناس بي في شمائله وأقواله وأفعاله، ليظهر بعد غيبة طويّلة وحيرة مضلّة، فيعلی امر الله، ويظهر دين الله ويؤبّد بنصر الله، وينصر بملائكة الله فيملا الأرض عدلاً وقسطاً كما ملئت جوراً وظلماً۔" (دکھائی)

آنحضرت نے فرمایا: "ان (ائمہ) میں سے نواں میرے اہل بیت کا قائم اور میری امت کا مہتری ہوگا جو خصائل و شمائل، اقوال و افعال میں تمام لوگوں میں مجھ سے سب سے زیادہ مشابہ ہوگا وہ ایک طویل غیبت کے بعد اور لوگوں کو گمراہ کر دینے والی حیرت کے بعد ظہور کرے گا اور امر خدا کو بلند اور دین خدا کو غالب کرے گا، تائید الہی کے ساتھ اللہ کے ملائکہ کی نصرت کرے گا وہ زمین کو عدل سے اس طرح بھر دے گا جس طرح وہ جور و ظلم سے بھری ہوگی۔" (دکھائی)

## امام قائمؑ قریہ مین ظہور فرمائیں گے

اسانید کثیرہ باب مذکورہ کے ساتھ حضرت ابوالاثرہ امام علی صلوات اللہ علیہ نے فرمایا کہ  
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: بعد عتہ الاثنتہ علیہم السلام، ثم  
یغیب عنہم امامہم ما شاء اللہ ویکون لہ غیبتان إحداھا  
أطول من الاخری ثم التفت الینا رسول اللہ ص فقال رافعا  
صوتہ: الحذر الحذر إذا فقد الخامس من ولد السابح من  
ولدی۔

قال علی ص: فقلت: یا رسول اللہ ص! فما یكون (حالہ) عند غیبتہ؟  
قال ص: یصبر حتی یأذن اللہ لہ بالخروج - فیخرج (من الیمین) من  
قریہ یقال لہا: کمرعہ؟ علی رأسہ عما متی، متدرج  
بدرعی، متقلد بسیفی ذی الفقار و منار ینادی: ہذا المہدی  
خليفة اللہ فأتبعوہ، یمسک الأرض قسطا وعدا کما ملئت  
جورا وظلما و ذلک عندھا تصیر الدنیا ہرجا و مرجا و یفکار  
بعضہم علی بعض، فلا الکبیر یرحم الصغیر، ولا القوی  
یرحم الضعیف فحینئذ یأذن اللہ لہ الخروج۔“

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے امت کے اسماء گنوائے ہوئے ارشاد فرمایا کہ پھر  
اُن لوگوں کا امام اُن سے غائب ہو جائے گا اور اس کے لیے دو غیبتیں ہوں گی  
ایک غیبت سے دوسری زیادہ طویل ہوگی۔

راوی کا بیان ہے کہ پھر رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میری طرف منوہ ہوئے اور بلند آواز  
سے فرمایا: جب میرے ساتویں فرزند کا پانچواں فرزند غائب ہو جائے تو بچو، بچو!  
حضرت ابوالاثرہ علیہ السلام نے عرض کیا: یا رسول اللہ ص! زمانہ غیبت میں امام قائمؑ کا کیا حال ہوگا؟  
آپ نے ارشاد فرمایا: وہ صبر سے کام لے گا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس کو ظہور کی اجازت دے گا  
جب اذن مل جائے گا تو وہ مین کے ایک قریہ میں کمرعہ کہا جاتا ہے ظہور کرے گا  
اس کے سر پر میرا علم ہوگا، جسم پر میری زہر ہوگی، کمر میں میری تلوار و ذوالفقار  
ہوں گا اور ایک مناری ہذا کہے گا کہ ”یہ میری خلیفہ خدا ہے، تم لوگ ان کی  
پیروی کرو، یہ زمین کو قسط و عدل سے بھر دیں گے جس طرح وہ جور و ظلم سے بھری ہے“

اور اس وقت دنیا کا یہ حال ہوگا کہ سب لوگ بڑی مصیبت میں مبتلا رہیں گے  
ایک دوسرے کو ہلاک کرنے کے درپے ہوں گے، نہ بڑے چھوٹوں پر رحم و کرم کریں  
گے اور نہ کوئی طاقتور کسی کمزور پر مہربانی کرے گا اُس وقت اللہ تعالیٰ اُن کو ظہور کا  
حکم دے گا۔

## حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سلام کا مطلب

۱۹۰

محمد بن سنان نے داؤد بن کثیر قتی سے روایت کی ہے، اُن کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ  
میں نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے دریافت کیا کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
پر سلام کا کیا مطلب ہے؟

فقال: ”إِنَّ اللہ تبارک و تعالیٰ لما خلق نبیہ و وصیہ و ابنتہ  
و انبیہ و جمیع الاثنتہ و خلق شیعہم اخذ علیہم الميثاق  
وَأَن یصبروا و یمسکوا و یرابطوا، وَاَن یَتَّقُوا اللہ۔  
و وعدہم أَن یسلّم لہم الأرض المبارکة و الحرم الامن  
و ان ینزل لہم البیت المعمور، و ینظر لہم السقف المرفوع  
و یرحمہم من عدوہم و الأرض التي یرید لہا اللہ من  
السلام و یسلّم ما فیہا لہم “ لاشیة فیہا “ قال:

قال: لا خصومة فیہا لعدوہم وَاَن یكون لہم فیہا ما یحبون و أخذ  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم علی جمیع الاثنتہ و شیعہم الميثاق بذلك  
و اتّما السلام علیہ تذکرہ نفس الميثاق و یجدید لہ علی  
اللہ لعلہ اَن یعجلہ جلّ و علّ و یعجل السلام لکم بجمیع ما فیہ  
”آپ نے فرمایا:“ بتحقق اللہ تبارک و تعالیٰ نے جب اپنے نبی اور اُن کے وصی کو، اُن کی دختر اور اُن کے  
دونوں صاحبزادوں کو، تمام امت اور اُن کے شیعوں کو خلق فرمایا تو ان سے سب سے  
عہد و پیمان لیا کہ وہ صبر کریں گے اور ایک دوسرے کو صبر کی تلقین کریں گے، آپس میں  
رابطہ رکھیں گے اور تقویٰ و خوف خدا اختیار کیے رہیں گے۔

اور ان سب حضرات نے وعدہ فرمایا کہ ارض مبارک و حرم امن ان کے سپرد کر دیا  
اُن کے لیے بیت معمور نازل کرے گا، ان کے لیے سقف مرفوع ظاہر فرمائے گا، ان کے  
دشمنوں سے انھیں نجات دیگا اور وہ زمین جس کو اللہ نے سلام (سلامتی) سے بدل دیا

جو کچھ اس میں ہے سب ان کے حوالے کرے گا جس کے لیے اُن کے دشمن کوئی جھگڑا اور مخالفت نہ کر سکیں گے اور اس میں اُن کو وہ سب کچھ ملیگا جو وہ چاہیں گے۔ چنانچہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تلم اُتے اور اُن کے شیعوں سے اس کا عہد و پیمان لیا۔

اب حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سلام " اسی عہد و پیمان کی یاد دہانی ہے اور تجدید عہد الہی ہے تاکہ اس یاد دہانی کو جوہر سے ممکن ہے اللہ تعالیٰ اپنے عہد کو پورا کرنے میں تعجیل فرمائے اور تم لوگوں کو وہ سب زمین سلام اور جو کچھ اس میں ہے مل جائے۔ " (کافی)

### مسجد سہیل مسکن امام قائمؑ

(۱۹۱)

مولف مزار کبیر نے اپنے اسناد کے ساتھ ابو بصیر سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے مجھ سے ارشاد فرمایا :  
 " یا اباحمد ! کافئ اُردی نزول القائم فی مسجد السہلۃ بأہلہ وعیالہ :

قلت : یکون منزله جعلت فداک ؟

قال : نعم کان فیہ منزل ادریس وکان منزل ابراہیم خلیل الرحمن وما بعث اللہ نبیاً الا وقد صلی فیہ ، وفیہ مسکن الخضر والمقیم فیہ کالمقیم فی قسطنطین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وما من مؤمن ولا مؤمنة الا وقلیہ یحیی الیہ ۔

قلت : جعلت فداک : ولا یزول القائم فیہ ابداً ؟

قال : نعم ۔

قلت : فمن بعدہ ؟

قال : ہکذا من بعدہ الی انقضاء الخلق ۔

قلت : فما یکون من اہل الزمۃ عندہ ؟

قال : یسالہم کما سالہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و یؤدّون الجزیۃ عن ید وھم صاغرون ۔

قلت : فمن نصب لکم عداوۃ ؟

فقال : لا ، یا اباحمد ! ما لمن خالفنا فی دولتنا من نصب ان اللہ قد احلّ لنا دماءہم عند قیام قائمتنا ، فالیوم محرم علینا وعلیکم ذلک ، فلا یخربک احد اذا قام قائمتنا انتقم للہ ولرسولہ ولنا اجمعین ۔

آپ نے فرمایا : " اے ابو محمد ! گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ امام قائم علیہ السلام اپنے اہل و عیال کے ساتھ مسجد سہیل میں وارد و نازل ہوئے ہیں ۔

میں نے عرض کیا : میں آپ پر قربان کیا وہی ان کا مسکن ہوگا ؟

آپ نے فرمایا : ہاں ، وہی مقام حضرت ادریسؑ کا بھی مسکن تھا ، وہی حضرت ابراہیم خلیل الرحمنؑ کا بھی مسکن تھا اور اللہ تعالیٰ نے جس نبی کو بھی مبعوث فرمایا اس نے اس میں آکر تازی پڑھی ، اسی میں حضرت خضرؑ کا بھی مسکن ہے ، اور اس میں قیام کرنے والا ایسا ہی ہے جیسے اس نے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خیمے میں قیام کیا ہو ۔ اور ہر مومن و مومنہ کا قلب اس مسجد سہیل کی طرف مائل ہوتا ہے ۔

میں نے عرض کیا : کیا امام قائم علیہ السلام اس میں ہمیشہ رہیں گے ؟

آپ نے فرمایا : ہاں ۔

میں نے عرض کیا : اور اُن حضرت کے بعد ؟

آپ نے فرمایا : ہاں ، اسی طرح اُن حضرت کے بعد بھی وہ لوگ دنیا کے تمام ہوتے تک وہیں آباد رہیں گے ۔

میں نے عرض کیا : پھر اُن جناب کے عہد حکومت میں اہل ذمہ ( کافر ذمی ) کے ساتھ کیا سلوک ہوگا ؟ آپ نے فرمایا : جس طرح حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُن ( ذمیوں ) سے صلح فرمائی تھی اسی طرح یہ بھی اُن ( ذمیوں ) سے صلح فرمائیں گے لیکن وہ جزیہ ضرور ادا کریں گے ۔

میں نے عرض کیا : اور آپ حضرات کے دشمنوں کا کیا ہوگا ؟

آپ نے فرمایا : نہیں ، اے ابو محمد ! ہماری سلطنت میں ہمارے دشمنوں کے لیے کوئی جگہ نہیں ۔ ظہور امام قائمؑ کے وقت اُن دشمنوں کا خون ہمارے لیے مباح ہوگا ، مگر آج کل ( اس دور ) اُن کا خون دہانا ہم پر اور تم لوگوں پر حرام ہے ۔ تم میں سے کوئی شخص غلط فہمی میں نہ رہے ۔ جب ہمارا قائمؑ ظہور کرے گا تو وہ اللہ کا اور اس کے رسول کا اور ہم سب کا انتقام لے لیگا ۔ " (مزار کبیر)

## ۱۹۲) حضرت امام قائمؑ، آنحضرتؐ کی سیرت پر عمل کریں گے

صفار نے ابن ابی الخطاب سے، انھوں نے جعفر بن بشیر اور محمد بن عبداللہ بن ہلال سے انھوں نے علاء سے، اور علاء نے محمد سے روایت کی ہے، اُن کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ میں نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے سوال کیا کہ جب حضرت امام قائم علیہ السلام ظہور فرمائیں گے تو وہ جناب کس سیرت پر عمل کریں گے۔

فقال: "بسیرة ما سار به رسول الله صلى الله عليه وآله حتى يظهر الاسلام قلت: وما كانت سيرة رسول الله صلى الله عليه وآله؟ قال: ابطال ما كانت في الجاهلية واستقبل الناس بالعدل وكذلك القائم عليه السلام اذا قام يبطل ما كان في البدنة مما كان في ابدى الناس ويستقبل بهم العدل" (تہذیب) آپ نے فرمایا: "امام قائمؑ، اسی سیرت پر عمل کریں گے جس پر حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عمل کیا تھا، یہاں تک کہ اسلام غالب آجائے گا۔

میں نے عرض کیا: حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت کیا تھی؟ آپ نے فرمایا: آیام جاہلیت کے جتنے رسم و رواج تھے آنحضرتؐ نے اُن سب کو باطل کر دیا تھا اور لوگوں کو عدل کی طرف مائل کیا تھا۔ اسی طرح حضرت امام قائم علیہ السلام جب ظہور کریں گے تو اُن تمام چیزوں کو باطل کر دیں گے جو زمانہ جنگ بندی میں لوگوں کے درمیان جاری و ساری رہیں اور انھیں عدل کی طرف لیجائیں (مائل کریں) گے۔" (تہذیب)

## نوٹ: مخالفین کے اعتراض کا جواب

ہمارے شیخ و بزرگ حضرت علامہ طبرسی علیہ الرحمہ نے اپنی کتاب "اعلام الوری" میں تحریر فرمایا ہے کہ اگر کسی مخالفت کی طرف سے یہ کہا جائے کہ اس بات پر اجماع ہے کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں ہے مگر تم لوگوں کا عقیدہ ہے کہ جب حضرت امام قائم علیہ السلام ظہور کریں گے تو اہل کتاب سے جزیہ قبول نہیں کریں گے، اور جس کی عمر بیس سال ہوگئی اور اس نے علم دین حاصل نہیں کیا اس کو قتل کر دیں گے، مساجد و مشاہد کو منہدم کر دیں گے جس طرح حضرت داؤد فیصلے کیا کرتے تھے وہ فیصلے کریں گے۔ اور اسی طرح کی اور بہت سی باتیں جو تم لوگوں کی روایات میں ہیں تو اس سے تو شریعت بھی منسوخ اور اس کے

احکامات باطل ہو جائیں گے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ تم لوگ لفظاً اُن کو نبی نہیں کہتے، مگر معنًا اُن کی نبوت ثابت کرتے ہو۔ اس کا جواب یہ ہے:-

"جو باتیں اعتراضاً لگی گئی ہیں مثلاً یہ کہ وہ اہل کتاب سے جزیہ قبول نہیں کریں گے اور بیس سال کی عمر تک جس نے علم دین حاصل نہیں کیا اسے قتل کر دیں گے، یہ باتیں تو بھارے یہاں کسی روایت میں نہیں ہیں اور اگر بالفرض کیسی روایت میں ہوں بھی تو وہ غیر قطعی اور ناقابل اعتبار ہیں۔

رہ گیا مساجد و مشاہد کا انہدام تو اگر ان کی بنیاد تقویٰ کے خلاف اور حکم خدا کے خلاف رکھی گئی ہے تو اس کا انہدام تو شریعت کے عین مطابق ہے اور اس پر خود حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی عمل کر چکے ہیں۔

اور وہ روایت جس میں یہ ہے کہ وہ جناب آل داؤد کی طرح فیصلہ فرمائیں گے اور کسی سے نبوت و دلیل طلب نہیں کریں گے، تو روایت بھی غیر قطعی ہے۔ اور اگر بالفرض یہ روایت صحیح ہو تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ وہ جناب اپنے علم (الہی) پر فیصلہ کریں گے، اور یہ بری امر ہے کہ اگر امام یا حاکم مقدمہ کا ذاتی علم رکھتا ہوگا تو وہ اپنے علم کے مطابق فیصلہ کرے گا کسی سے کیوں گواہی طلب کرے گا، اور اس سے شریعت کا منسوخ ہونا لازم نہیں آتا۔

علاوہ برائے جزیہ کا قبول نہ کرنا، یا کسی مقدمے میں نبوت کا نہ سننا اگر یہ صحیح بھی ہو تو اس سے شریعت کا منسوخ کر دینا کیسے لازم آئے گا جبکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ ارشاد فرما چکے ہیں کہ امام قائمؑ میری ذریت و اولاد میں سے ہوگا اس کی اتباع اور اس کے احکامات پر عمل واجب ہے۔ تو اگر وہ کوئی ایسا حکم دیں گے جو سابقہ احکامات کے خلاف ہو تو اس سے شریعت کا منسوخ ہونا لازم نہیں ہو سکتا، بلکہ رسول خدا کے حکم پر عمل ہے جو عین شریعت ہے۔ (اعلام الوری)

## ظہور امام قائمؑ کی روایا کو نزول عیسیٰؑ کے منسوب کیا گیا

حسین بن سعید نے اپنی کتاب شرح السنہ میں اپنے اسناد کے ساتھ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ حدیث نقل کی ہے کہ آپؐ نے ارشاد فرمایا: قال: "والذي نفسي بيده ليوصلن أن ينزل فيكم ابن مريم حكماً عدلاً

یکسر الصلیب ویقتل الخنزیر ویضع الجزیة فیغیض المال حتی لا یقبلہ احد۔

نعم قال: قوله: اُس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے کہ عنقریب ابن مریم حکم اور عدل کے ساتھ تم لوگوں میں نازل ہوں گے صلیب کو توڑ دیں گے خنزیر کو قتل کر دیں گے، جزیہ کو ختم کر دیں گے اور مال کی اس قدر سخاوت کریں گے کہ کوئی قبول کرنے والا نہ ملے گا۔

اس کے بعد مذکورہ بالا حدیث کی شرح میں لکھتے ہیں کہ:

”صلیب کے توڑنے“ کا مطلب یہ ہے کہ ضرب نہرانیہ کو باطل کر دیں گے۔ اور حکم ”سے مراد“ شرع اسلام کے مطابق فیصلہ کریں گے۔

”خنزیر کو قتل کرنے“ سے مراد، یہ ہے کہ اس کا کھانا، یا اس سے کوئی اور فائدہ حاصل کرنا حرام اور اس کے قتل کو جائز قرار دیں گے، اس لیے کہ وہ نجس العین ہے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام اسلامی شریعت کے حکم پر اس کو قتل کریں گے کیونکہ وہ ظاہر چیز پر نجس بخش ہوا اس کا تلف کرنا مباح نہیں ہے۔

آپ کا یہ فرمانا کہ ”جزیہ کو اہل کتاب سے ختم کر دیں گے“ اس کا مطلب یہ ہے کہ اُن سب لوگوں کو اسلام پر لائیں گے۔

چنانچہ ابوہریرہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نزول عیسیٰ کے متعلق روایت کی ہے کہ: آپ نے ارشاد فرمایا: ”ویملک فی زمانہ الملک کلما لا الاسلام ویملک الدجال فیمکت فی الارض اربعین سنة ثم یتوفی فیضی علیہ المسلمون“

ترجمہ: ”اور اُن کے زمانے میں اسلام کے سوا تمام ملتیں ہلاک (ختم) ہو جائیں گی، دجال ہلاک ہوگا، پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام چالیس سال تک زمین پر زندہ رہیں گے اس کے بعد وفات پائیں گے تو مسلمان اُن کی نماز جنازہ پڑھیں گے۔“

آنحضرت کا یہ ارشاد، کہ ”امام قائمؑ جزیہ ختم کر دیں گے۔“ اس کا مطلب یہ ہے کہ:

”مال و دولت کی فراوانی ہوگی، ایسا کوئی شخص نہ ملے گا جس پر جزیہ کی رقم صرف کی جائے، وہ مال دیں گے مگر اس کا قبول کرنے والا نہ ملے گا۔“

نیز آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”اس وقت تم لوگوں کا کیا حال ہوگا جب دیکھو گے کہ ابن مریم آسمان سے نازل ہوئے اور تمہارا امام تم میں سے ہے۔“

معروضہ: اس طرح کی روایات نہ صرف ہمارے یہاں بلکہ حسین بن مسعود صاحب کتاب ”شرح السنۃ“ اور ان کے علاوہ دوسرے علماء اہل سنت نے بھی میری حضرت امام قائمؑ میں اس طرح کی بہت سی روایات نقل کی ہیں اور یہ سب باتیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف منسوب کر دی ہیں۔ مگر اس کے ساتھ یہ بھی تحریر کر دیا ہے کہ ”امامکم منکم“ تمہارا امام تم میں سے ہوگا۔ لہذا اس مسئلے میں جو جواب اہل سنت کا ہوگا وہی جواب ہمارا بھی ہے۔ یہ شبہ اور اعتراض دونوں کے لیے مشترک ہے۔

### حضرت ادریسؑ کے صحیفے میں کیا تحریر ہے؟

(۱۹۲)

علامہ سید ابن طاووس قدس اللہ روحہ نے اپنی کتاب ”سعد السعد“ میں تحریر فرمایا ہے کہ میں نے حضرت ادریس علیہ السلام کے صحیفوں میں جہاں ابلیس کے سوال اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کے جواب کا ذکر ہے، لکھا ہے کہ:

ابلیس نے کہا: پروردگار! تو مجھے قیامت کے دن تک کی مہلت دے۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”لا“ ”فَانْتَلَكَ مِنَ الْمُنْتَظَرِينَ۔ اِلٰی یَوْمِ الْوَقْتِ الْمَعْلُومِ“ ”نہیں“ بلکہ تجھے یوم وقت معلوم تک کی مہلت ہے۔

اس لیے کہ میں نے حتی طور پر یہ فیصلہ کر لیا ہے۔ اس دن زمین کو کفر و شرک اور موعی سے پاک کر دوں گا اور اُس وقت کے لیے میں نے ایسے بندے منتخب فرمائے ہیں جن کے قلوب کامیں نے ایمان و خشوع و ورع و اخلاص و یقین و تقویٰ و صدق و حلم و صبر و وقار و زہد فی الدنیا اور اپنی طرف رغبت سے امتحان لے لیا ہے اور میں نے انہیں داعیان شمس و قمر اور زمین پر اپنا خلیفہ بنانے کا فیصلہ کر لیا ہے اور انہیں اُس دین کا حاکم بناؤں گا جس کو میں نے اُن کے لیے پسند کیا ہے۔

اس کے باوجود وہ صرف میری عبادت کریں گے، میرے ساتھ کسی کو شریک قرار نہیں دیں گے، وہ نماز قائم کریں گے، زکوٰۃ دیں گے، نیکی کا حکم دیں گے اور برائیوں سے روکیں گے۔

اور ہم اُس زمانے میں زمین پر امانت و دیانت اتاریں گے جس کوئی بھی شے کسی شے کو ضرر نہیں پہنچائی گے، کوئی شے کسی شے سے خوف نہیں کھائے گی، درندے اور چرندے آدمیوں کے درمیان گھومتے پھریں گے لیکن کسی کو اذیت نہیں

پہنچا تیں گے، ہم ہر نہریے جانور کا زہر دور کر دیں گے، ہر ڈنگ مارنے والے کا ڈنگ نکال دیں گے، آسمان سے برکتیں نازل کریں گے، زمین کو رونق بخشیں گے اچھے اچھے پودے اگیں گے جن پر لذیذ و طیب پھل آئیں گے۔

ہم لوگوں کے دلوں میں رحمت و نرمی ڈالیں گے جس سے لوگ آپس میں برکت حسن سکون کا برتاؤ کریں گے، اور مال برابر برا تقسیم کریں گے جس کی وجہ سے فقیر غنی ہو جائیں گے اور کوئی کسی پر اپنی بڑائی نہ دکھائے گا۔ بڑا چھوٹے پر رحم کرے گا اور چھوٹا بڑے کا احترام کرے گا۔ سب لوگ دین حق پر چلیں گے، عدل سے کام لیں گے اور عدل سے فیصلہ کریں گے، وہی میرے اولیاء ہیں جن کے لیے ہم نے ایک نبی مصطفیٰ کو اور ایک امین مرتضیٰ کو منتخب کیا ہے، ہم نے ان کو نبی بنایا اور ان کو لوگوں کو ان کا ولی اور انصار بنایا، یہی وہ امت و گروہ ہے جسے ہم نے اپنے نبی مصطفیٰ کے لیے اور اپنے امین مرتضیٰ کے لیے منتخب کیا ہے، ان سب کو میں نے اپنے علم غیب میں چھپا رکھا ہے اور اس کا ہونا لازمی ہے، اس دن میں تجھے اور تیرے تمام پیدل اور سواروں کے لشکر کو نیست و نابود کر دوں گا۔ جاباب تجھے

یوم وقت معلوم تک کے لیے مہلت دیدی گئی۔“ (کتاب سعد السعود ابن طاووس)

اب عرض یہ ہے کہ یہ جتنی باتیں مذکور ہوئیں مع البیس اور اس کے لشکر کے نیست و نابود ہونگے۔ یہ کام حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک تو وقوع پذیر نہیں ہوا اور نہ آنحضرت کے بعد۔ لہذا لازمی ہے کہ یہ امام قائم کے عہد میں وقوع پذیر ہو۔

## غیبت کی وجہ

(۱۹۵)

سید علی ابن عبد الحمید نے اپنی کتاب غیبتہ میں اپنے اسناد کے ساتھ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت نقل کی ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا:

(آیہ) ”فَفَرَرْتُ مِنْكُمْ لَمَّا خَفَّيْتُمْ فَوْهَيْتُمْ لِي رَبِّي حُكْمًا“ (اشعار ۱۷) ترجمہ ”پس میں تم میں سے فرار (غائب) ہو گیا کیونکہ میں تم سے خائف تھا اور (میرا رب) میرے پروردگار نے مجھے حکم عطا فرمایا۔“

روایت: ”خفتم علی نفسی وجئتکم لَمَّا اُذِن لِي رَبِّي واصلح لی اموی“ ترجمہ روایت: ”یعنی: مجھے تم لوگوں سے اپنی جان کا خطرہ لاحق تھا“ اور اب آیا ہوں جب میرے پروردگار نے مجھے حکم ظہور فرمایا ہے اور میرے لیے میرے معاملات کو درست فرمادیا ہے“

(کتاب الغیبتہ - ابن عبد الحمید)

## وقت ظہور کون ثابت قدم رہیگا

(۱۹۶)

اپنے اسناد کے ساتھ ابویسر سے روایت ہے کہ حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: ”لو خرج القائم علیہ السلام بعد ان انکسرت کثیر من الناس يرجع الیہم شائباً فلا یثبت علیہ الا کل مؤمن اخذ الله میثاقه فی الذر الاول“

ترجمہ: ”بہت لوگ آپ کے وجود سے انکار کر چکے ہوں گے اس وقت امام قائم ظہور فرمائیں گے تو آپ عالم شباب جوانی میں ہوں گے، اور اس وقت ایمان پر سرورہ مؤمن ثابت قدم رہے گا جس سے اللہ تعالیٰ نے عالم ذر میں عہد و میثاق لے لیا ہوگا۔“

اور اپنے اسناد کے ساتھ ساعد سے روایت ہے کہ حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق نے ارشاد فرمایا:

”کأني بالقائم علیہ السلام علی ذی طوی قائماً علی رجليه حافياً، یرتقب بسنة موسى علیہ السلام حتی یأتی المقام فیدعوا فیہ“

ترجمہ: ”گو یا میں دیکھ رہا ہوں کہ امام قائم علیہ السلام مقام ذی طوی سے پاسبانہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی سنت پر عمل کرتے ہوئے آ رہے ہیں اور جب مقام (ابراہیم) پہنچیں گے تو وہاں لوگوں کو دعوت دیں گے۔“

## کوفے میں مومنین کا اجتماع

(۱۹۷)

اپنے اسناد کے ساتھ حفصی نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا:

”جبئیل عن یمنہ ومیکائیل عن یسارہ وعنه: قال: اذا قام القائم ودخل الکوفة لم یبق مؤمن الا وهو بها“

”امام قائم کے داینے جانب جبئیل اور بائیں جانب میکائیل ہوں گے۔“

اور آپ نے فرمایا: جب امام قائم ظہور فرمائیں گے تو کوفہ تشریف لیا جائیگا کہ ہر کوئی مؤمن ایسا نہ ہوگا جو آپ کے ساتھ نہ ہو۔“



### مجھے وہ مقام زیادہ پسند ہے جہاں ؟

کتاب فضل بن شاذان میں سعد سے روایت ہے کہ حضرت ابوالانصاریؓ امام علی بن ابی طالبؓ نے ارشاد فرمایا: اور اس روایت کو سعد نے حضرت ابو جعفر امام حسن علیہ السلام سے نقل کیا کہ: "قال: لموضع الرجل في الكوفة أحب الي من دار في المدينة" "وہ مقام جہاں اس مرد (امام قائم) کا مسکن ہوگا مجھے مدینہ کے گھر سے زیادہ پسند ہے۔"

اور سعد بن ابی صخر نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے۔ آپ فرماتے تھے کہ: "من كانت له دار بالكوفة فيتمسك بها" "جس کا گھر کوفہ میں ہو وہ اس سے متمسک رہے، اُسے نہ چھوڑے۔"

### امام قائم اُس کو شکست دینگے

اپنے اسناد کے ساتھ حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ: "يَهْزِمُ الْمُسَدِّيَّ عَلَيْهِ السَّلَامُ تَحْتَ شَجَرَةِ اغْصَانِهَا مَدْلَاةٌ فِي الْحَيَاةِ طَوِيلَةٌ" "حضرت امام مہدی علیہ السلام مقام حیرہ میں ایک گھنے درخت کے نیچے (سفیان) کو شکست دیں گے۔"

### دو جھاڑ کے درختوں کو نکال کر جلائیں گے ؟

اپنے اسناد کے ساتھ بشیر نیال نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے۔ آپ نے فرمایا: "قال: هل تدري اول ما يبده به القائم عليه السلام - ؟" قلت : لا۔

قال: يخرج هذين رطبين غضبين فيحرقهما ويدريهما في الرّيح ويكسر المسجد - ثم قال: ان رسول الله قال: عريش كعريش موسى عليه السلام وذكر ان مقدم مسجد رسول الله كان طيناً وجانبه جريد النخل -

آپ نے فرمایا: "کیا تمہیں معلوم ہے کہ امام قائم اپنا عمل کہاں سے شروع کریں گے؟ میں نے عرض کیا: (فرزیر رسول!) مجھے تو علم نہیں ہے۔"

آپ نے فرمایا: "سب سے پہلے اُن دو جھاڑ کے جھاڑوں کو (مدفن) سے نکال کر جلا دلائیں گے، اور اُن کی راکھ کو ہوا میں اڑا دیں گے، اس کے بعد مسجد کو سمار کریں گے۔"

پھر فرمایا: حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا کہ چھپر کا سائبان جیسے حضرت موسیٰ علیہ السلام کا سائبان تھا۔ پھر فرمایا: مسجد رسول میں مٹی کا چبوترہ تھا جس کے ایک طرف کھجور کے تنے کا ستون تھا۔"

### چہار دیواری کا انہدام

اور اپنے اسناد کے ساتھ اسحاق بن عمار نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ:

قال: اذا قدم القائم عليه السلام وثب ان يكسر الحائط الذي على القبر فيبعث الله تعالى ريحاً شديدة وصواعق ورموداً حتى يقول الناس: انما هذا فيتفوق اصحابه عنه حتى لا يبقى معه احد، فياخذ المعول بيده، فيكون اول من يضرب بالمعول ثم يرجع اليه اصحابه اذا راوه يضرب المعول بيده، فيكون ذلك اليوم فضل بعضهم على بعض ويصلبهما ثم ينزلهما ويحرقهما ثم يذريهما في الرّيح. جب امام قائم پیشقدم کریں گے اور قبر کے گرد چہار دیواری کو توڑنے کے لیے آگے بڑھیں گے تو اللہ تعالیٰ شدیدہ آندھی کو گرج و چمک کے ساتھ بھیجے گا۔ لوگ کہنے لگیں گے کہ یہ (آندھی وغیرہ) اسی وجہ سے ہے۔ اور آپ کے ساتھی بھی آپ کے ساتھ چھوڑ جائیں گے اور کوئی باقی نہ رہے گا تو آپ کدال دکھال (خود اپنے ہاتھ میں لیں گے اور آپ پیچھے شخص ہوں گے جو اس پر کدال دکھال) چلائیں گے۔ پھر آپ کے ساتھی جب یہ دیکھیں گے تو وہ بھی آجائیں گے اور اُس دن جس قدر جلد اور پہلے جو سنبت کرے گا اس کو اتنی ہی فضیلت حاصل ہوگی اور سب ملکر چہار دیواری کو منہدم کر دیں گے پھر دو جھاڑ کے جھاڑوں کو نکال کر جلائیں گے اور اُس کی راکھ ہوا میں اڑا دیں گے۔"



## حکومتِ امام قائم اور آپ کے اصحاب کے اوصاف

۲۰۲

اور ان ہی اسناد کے ساتھ حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:

”يَمْلِكُ الْقَائِمُ سَبْعَ سِنِينَ تَكُونُ سَبْعِينَ سَنَةً مِنْ سَنِيكَ هَذِهِ“

ترجمہ: (امام قائم علیہ السلام کی حکومت سات سال تک رہے گی جو تمہارے ستر سال کے برابر ہوں گے۔)

☆ نیز ان ہی جناب (امام جعفر صادق علیہ السلام) سے روایت ہے:

قال: ”كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى الْقَائِمِ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَاصْحَابِهِ فِي النَّجْفِ الْكُوفَةِ كَأَنِّي عَلَى رُؤُسِهِمُ الطَّيْرُ قَدْ فَنَيْتُ أَزْوَاجَهُمْ وَخَلَقْتُ شِيَابَهُمْ، قَدْ أَشْرَا السُّجُودَ بِجَبَاهِهِمْ لِيُوثَّ بِالْأَنْهَارِ دِهَانًا بِاللَّيْلِ كَأَنِّي قُلُوبَهُمْ زَبَرُ الْحَدِيدِ، يُعْطَى الرَّجُلُ مِنْهُمْ قُوَّةَ أَرْبَعِينَ رَجُلًا لَا يَقْتُلُ أَحَدًا مِنْهُمْ إِلَّا كَافِرًا وَمُنَافِقًا وَقَدْ وَصَفَنِي اللَّهُ تَعَالَى بِالنُّوَسَمِ فِي كِتَابِهِ الْعَزِيزِ بِقَوْلِهِ:

(الْأَيَةُ) ”إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَاتٍ لِّلْمُتَوَسِّمِينَ“ (سورة الحجرات ۵)

یعنی (بیشک اس میں باریک بین لوگوں (ایں فرست) کے لیے نشانیاں ہیں)

آپ نے فرمایا:

ترجمہ روایت: ”گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ امام قائم علیہ السلام اور ان کے اصحاب نجف کوفہ میں ہیں اور اس طرح خاموش ہیں گویا ان کے سروں پر طائر بیٹھے ہوئے ہیں، ان کا زائرفر ختم ہو چکا ہے، ان کے لباس بوسیدہ اور پرانے ہو گئے ہیں، ان کی پیشانیوں پر سجدوں کے نشان ہیں دن کے وقت شیر جیسے نظر آتے ہیں اور سب کے وقت عابدان شب زندہ دار، ان کے قلوب گویا فولاد کے بنے ہوئے ہیں۔ ان میں سے ہر ایک شخص میں چالیس آدمیوں کی طاقت ہے، ان میں سے ہر ایک مولائے کافر اور منافق کے اور کسی کو قتل نہیں کرتے اور اللہ تعالیٰ نے ان ہی کی صفت کا ذکر قرآن مجید میں بیان فرمایا ہے کہ وہ صاحبانِ فراست ہیں:

”إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَاتٍ لِّلْمُتَوَسِّمِينَ“ (حجرات ۵)

یعنی (بیشک اس میں صاحبانِ فراست کے لیے نشانیاں ہیں۔)

## عہد نامہ رسول آپ کی جیب میں ہوگا

۲۰۳

عبد اللہ بن سنان کا بیان ہے کہ حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

قال: ”يَقْتُلُ الْقَائِمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ حَتَّى يَبْلُغَ السُّوقُ قَالَ يَقُولُ لَهُ: رَجُلٌ مِنْ وَلَدِ أَبِيهِ: إِنَّكَ لَتَحْفَلُ النَّاسُ إِجْفَالِ النِّعَمِ، فَيَعِدُّ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ بِمَاذَا؟“

قال: ”وَلَيْسَ فِي النَّاسِ رَجُلٌ أَشَدُّ مِنْهُ بَأْسًا فَيَقُومُ إِلَيْهِ رَجُلٌ مِنَ الْمَوَالِي فَيَقُولُ لَهُ: لَتَسْكُنَنَّ أَوَّلًا ضَرْبَتَ عُنُقِكَ فَعِنْدَ ذَلِكَ يَخْرُجُ الْقَائِمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَمْدًا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ“

آپ نے فرمایا: ”حضرت امام قائم علیہ السلام جب (دشمنوں کو) قتل کرتے ہوئے بازار میں پہنچیں گے تو آپ کے والد بزرگوار کی اولاد میں سے ایک شخص جس کی قوت و طاقت بہت زیادہ ہوگی وہ اپنی نظیر نہ رکھتا ہوگا، آپ سے کہے گا کہ آپ ان لوگوں کو اس طرح ہنکا رہے ہیں جس طرح جانوروں کو ہنکا یا جاتا ہے۔ کیا آپ کے پاس حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کوئی عہد نامہ ہے یا کوئی اور چیز ہے؟“

یہ سن کر آپ کے موالیوں میں سے ایک شخص کہے گا، خاموش رہو ورنہ میں تمہاری گردن اڑا دوں گا اس وقت حضرت امام قائم علیہ السلام اپنی جیب سے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا عہد نامہ نکال کر اس کو دکھائیں۔“

(گذشتہ روایت میں یہ بھی ہے کہ: پھر وہ شخص آپ کے ہاتھ پر بیعت کرے گا۔۔۔)

## صحرا میں پھلدار درخت

۲۰۴

کاظمی نے حضرت امام علی ابن محمدین علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ:

قال: ”يَقْتُلُ الْقَائِمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ حَتَّى يَنْتَهِيَ إِلَى الْإِحْفَرِ وَيَصِيهِمْ مَجَاعَةً شَدِيدَةً: قَالَ فَيَضْحَكُونَ وَقَدْ نَبَتَ لَهُمْ ثَمَرَةٌ يَأْكُلُونَ مِنْهَا وَيَتَزَوَّدُونَ مِنْهَا، وَهُوَ قَوْلُهُ تَعَالَى شَأْنُهُ (الْأَيَةُ) ”وَأَيُّهُ لَهُمُ الْأَرْضُ الْمَيْتَةُ أَحْيَيْنَاهَا وَأَخْرَجْنَا مِنْهَا حَبًّا فَبَسُّهُ يَأْكُلُونَ“ (سورة يس آیت ۳۳)

ثُمَّ سِيرَ حَتَّى يَنْتَهِيَ إِلَى الْقَادِسِيَّةِ وَقَدْ اجْتَمَعَ النَّاسُ  
بِالْكُوفَةِ وَيَا بَعُوا السَّفِيَانِيَّ -

آپ نے فرمایا: ”امام قائم علیہ السلام جب اہل مدینہ کو قتل کرتے ہوئے مقام اجفرتک پہنچیں گے تو آپ کی فوج شدید بھوک میں مبتلا ہوگی تو وہاں اُن کے لیے پھلدار درخت اُگیں گے اور وہ اُن (پھلوں) کو کھائیں گے اور اُن ہی سے زادِ سفر مہیا کر لیں گے۔ اور اسی کے متعلق اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ترجمہ آیت: ”اور اُن کے لیے ایک نشانی مردہ زمین ہے کہ جس کو ہم نے زندہ کیا اور ہم نے اس میں سے اناج کو نکالا جس میں سے وہ کھاتے ہیں۔“ (سورہ یسٰی ۳۳) ترجمہ روایت: پھر وہاں سے چلکر قادیسیہ پہنچیں گے۔ اُدھر کوفہ میں بہت سے لوگ جمع ہونگے اور سفیانی کی بیعت کر لیں گے۔“

### دشمنوں سے آپ کا برتاؤ کیا ہوگا ؟

(۲۰۵)

اپنے اسناد کے ساتھ حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے قال: ”يَقْدُمُ الْقَائِمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ حَتَّى يَأْتِيَ النَّجْفَ فَيُخْرِجُ إِلَيْهِ مِنَ الْكُوفَةِ جَيْشَ السَّفِيَانِيِّ وَاصْحَابَهُ ، وَالنَّاسَ مَعَهُ وَذَلِكَ يَوْمَ الْارْبَعَاءِ فَيَدْعُوهُمْ وَيُنَاشِدُهُمْ حَقَّهُ وَيُخْبِرُهُمْ أَنَّهُ مَظْلُومٌ مَقْهُورٌ وَيَقُولُ : مَنْ حَاجَنِي فِي اللَّهِ فَا نَا أَوْلَى النَّاسِ بِاللَّهِ ۔۔۔“ اِلٰی اٰخِرِهٖا تَقْدَمُ مِنْ هٰذِهِ ۔۔۔

فَيَقُولُونَ : ارْجِعْ مِنْ حَيْثُ شِئْتَ لِأَحَاجَةَ لَنَا فَيْكَ ، قَدْ خَبَرْنَاكَمْ وَاخْتَبَرْنَاكَمْ فَيَتَفَرَّقُونَ مِنْ غَيْرِ قِتَالٍ ۔

فَإِذَا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ بَعَا وَدَفِجِي سَهْمَ فَيَصِيبُ رَجُلًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَيَقْتُلُهُ فَيَقَالُ إِنَّ فُلَانًا قَدْ قَتَلَ فَضْلًا ذَاكَ يَنْشُرُ رَأْيَةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا نَشَرَهَا انْحَطَّتْ عَلَيْهِ مَلَأُكَةُ بَدْرٍ فَإِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ هَبَّتِ الرِّيحُ لَهُ فَيَحْمِلُ عَلَيْهِمْ هُوَ وَاصْحَابُهُ فَيَمْنَحُهُمُ اللَّهُ اكْتَا فَرَسًا وَيُولُونُ ، فَيَقْتُلُهُمْ حَتَّى يَدْخُلَهُمُ ابْنَاتُ الْكُوفَةِ وَيُنَادِي مُنَادِيَهُ أَلَّا لَا تَتَّبِعُوا مَوْلِيًّا وَلَا تَجْمُرُوا عَلَيَّ جَرِيحَ وَيَسِيرُ بِهِمْ كَمَا سَارَ عَلَيَّ يَوْمَ الْبَصْرَةِ

ترجمہ روایت: ”آپ نے فرمایا: ”امام قائم علیہ السلام وہاں سے چلکر نجف اشرف پہنچیں گے اور اُدھر کوفہ سے سفیانی، اس کے اصحاب اور اُس کا لشکر نکلے گا وہاں کے لوگ بھی اس کے ساتھ ہوں گے۔ یہ جہاز شنبہ کلان ہوگا۔ امام قائم علیہ السلام ان ب کو پکار کر اپنے حق کا واسطہ دیں گے اور بتائیں گے کہ وہ مظلوم و مقہور ہیں اور فرمائیں گے کہ جو مجھ سے اللہ کے متعلق بحث کرے گا میں ثابت کر دوں گا کہ میں تمام لوگوں سے زیادہ اللہ کا حقدار ہوں، وغیرہ وغیرہ (جو اس سے قبل روایات میں مذکور ہے) اور وہ لوگوں جواب دیں گے کہ:

”ہمیں تمہاری ضرورت نہیں ہے تم واپس چلے جاؤ ہم تمہیں تباہ کئے ہیں اور تم لوگوں کو آزار پہنچے ہیں۔“

یہ کچھ کہہ کر وہ لوگ بغیر جنگ کیے منتشر ہو جائیں گے۔

جمعہ کے دن وہ لوگ پھر ملٹ کر آئیں گے اور ایک تیرہ ہینکس گے جو مسلمانوں میں سے ایک شخص کو لگے گا اور وہ مرجائے گا اور لوگ کہیں گے کہ فلاں شخص کو قتل کر دیا گیا یہ سنکر امام قائم علیہ السلام حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علیہ مبارک (کا پرچم) کھولیں گے اور اُس کے فتنہ ہوتے ہی طائفہ بدر نازل ہوں گے، زوالِ آفتاب کے وقت سخت آندھی چلے گی جو سفیانی کی فوج پر حملہ کر دے گی وہ بھاگ کھڑے ہوں گے اور امام علیہ السلام اُن کو قتل کرنا شروع کر دیں گے اور انہیں بھاگ کر کونے کے گھروں میں داخل کر دیں گے۔ پھر ایک منادی اعلان کرے گا کہ ان بھاگنے والوں کا پیچھا نہ کرو اور نہ انہیں قتل نہ کرو۔“ اور آپ ان لوگوں کے ساتھ وہی برتاؤ کریں گے جو حضرت ابوالانسنہ امام علی ابن ابی طالب علیہ السلام نے جنگِ بصرہ (جمل) میں کیا تھا۔“

### سفیانی بیعت کر کے پھر جائے گا

(۲۰۶)

جابر بن زید سے مرفوعاً روایت ہے کہ حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: ”وَإِذَا بَلَغَ السَّفِيَانِيَّ أَنَّ الْقَائِمَ قَدْ تَوَجَّهَ إِلَيْهِ مِنْ نَاحِيَةِ الْكُوفَةِ يَتَجَرَّدُ بَغْيِلِهِ حَتَّى يَلْقَى الْقَائِمَ فَيُخْرِجُ فَيَقُولُ : أَخْرَجُوا إِلَيَّ ابْنَ عَتَّى ، فَيُخْرِجُ عَلَيْهِ السَّفِيَانِيَّ فَيَكْتُمُهُ الْقَائِمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ : فَيُجِئُ السَّفِيَانِيَّ فَيُبَايِعُهُ ثُمَّ يَنْصُرُ إِلَى اصْحَابِهِ“

فیقولون له: ما صنعت ؟

فیقول : اسلمت وبايعت .

فیقولون له : قبح الله رأيك بين ما أنت خليفة متبوع فصورت تابعا

فیستقبله فیقاتله ، ثم یمسون تلك الليلة ، ثم یصبحون  
للقيام علی السلام بالحرب فیقتتلون یومهم ذاك -

ثم ، ان الله تعالى یمنع القائم واصحابه اکتافهم فیقتلونهم حتی  
یفنؤهم حتی ان الرجل یختفی فی الشجرة والحجرة فتقول  
الشجرة والحجرة : یا مؤمن ! هذا رجل کافر فاقتله  
فیقتله -

قال : فتشيع السباع والطيور من لحومهم ، فیقیم بها القائم ،  
ما شاء

ثم یقعد بها القائم علی السلام ثلاث رايات : لواء الى القسطنطينية  
یفتح الله له . ولواء الى الصين فیفتح له ، ولواء الى جبال  
الدائم فیفتح له -

ترجمہ روایت : " جب سفیانی کو یہ خبر پہونچے گی کہ امام قائم علی السلام نے اطراف کو ذرے اٹکی  
طرف کا رخ کیا ہے تو وہ اپنے ساتھیوں کے حلقے کے ساتھ امام علی السلام کے مقابل  
جائے گا ، تو امام علی السلام فرمائیں گے : میرے ابن عم کو میرے پاس بھیجو -

چنانچہ : سفیانی اپنے حلقے سے نکل کر آپ کے پاس آئے گا . امام قائم علی السلام اس سے  
گفتگو فرمائیں گے ، اس کے بعد وہ آگے بڑھ کر آپ کے ہاتھ پر بیعت کرے گا . پھر  
وہ ہلٹ کر اپنے ساتھیوں میں جائے گا تو لوگ پوچھیں گے کہ تم نے کیا کیا ؟

وہ جواب دے گا : میں نے ان کو تسلیم کر لیا ہے اور ان کی بیعت کر لی ہے -

اس کے ساتھ کہیں گے : اللہ تیرا منہ کالا کرے . ابھی تک تو تم خلیفہ تھے اور لوگ تمہارے تابع تھے -  
اب تم تابع بن گئے - تم آگے بڑھ کر ان سے جنگ کرو -

چنانچہ : وہ رات بھر وہیں رہیں گے اور صبح ہوتے ہی جنگ کا آغاز کریں گے اور تمام دن جنگ  
جاری رہے گی -

پھر اللہ تعالیٰ امام قائم علی السلام اور آپ کے اصحاب کو ان لوگوں پر غلبہ عطا فرمائے گا تو یہ  
(اصحاب امام) ان لوگوں کو اس قدر قتل کریں گے کہ وہ فنا ہو جائیں گے اور اگر انہیں

کوئی شخص کسی درخت یا پتھر کی چٹان کے نیچے بھی جا چھپے گا تو وہ درخت اور پتھر آواز

دے گا کہ " اے مؤمن ! ایک کافر یہاں چھپا ہوا ہے آکر اسے قتل کر دے - اور وہ

جا کر اُسے بھی قتل کر ڈالے گا اور ان سب کے گوشت سے درندے اور پرندے

اپنے پیٹ پھریں گے - پھر امام قائم علی السلام جتنے دن چاہیں گے قیام فرمائیں گے

اس کے بعد ، امام قائم علی السلام تین لشکر تیار کریں گے - ایک لشکر قسطنطنیہ روانہ کریں گے اور

اللہ تعالیٰ انہیں فتح دے گا ، ایک لشکر چین روانہ کریں گے اللہ تعالیٰ انہیں بھی فتح

عطا فرمائے گا ، اور ایک لشکر جبال دیم روانہ کریں گے وہ لشکر فتحیاب ہوگا -

### \* اہل روم اسلام قبول کر لیں گے \*

اور اپنے اسناد کے ساتھ مرفوعاً البوصیر نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے

ایک طویل حدیث روایت کی ہے اس میں آپ نے ارشاد فرمایا :

قال " وینہزم قوم کثیر من بنی امیہ حتی یلحقوا بارض الروم

فیطلبوا الی ملکها ان یدخلوا الیہ فیقول لہم الملك :

لا ندخلکم حتی تدخلوا فی دیننا وتکفوا و تنکحوا و تنکحکم و

تأکلوا اللحم الخنازیر و تشربوا الخمر وتعلقوا الصلبان فی

أعناقکم والزنانیر فی اوساطکم - فیقبلون ذلک فیدخلونہم

فیبعث الیہم القائم علی السلام ان : آخرجوا هؤلاء الذین

أدخلتوہم فیقولون : قوم رغبوا فی دیننا وزهدوا فی

دینکم فیقول علی السلام انکم ان لم تخرجوہم وضعنا السیف

فیکم ، فیقولون له : ہذا کتاب اللہ بیننا و بینکم -

فیقول : قد رضیت بہ فیخرجون الیہ فیقرأ علیہم واذا فی شرطہ

الذی شرط علیہم ان یدفعوا الیہ من دخل الیہم مرتدا

عن الاسلام ، ولا یؤدوا الیہم من خرج من عندہم راعبا الی

الاسلام فاذا قرأ علیہم الکتاب وراوا ہذا الشرط لازما

لہم آخرجوہم الیہ ، فیقتل الرجال ویبقر بطون الحبالی !!

ویرفع الصلبان فی الروماح -

قال: والله لَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ وَ إِلَى أَصْحَابِهِ يَقْتَسِمُونَ الدَّانِيَةَ عَلَى الْجَحْفَةِ ثُمَّ تَسْلِمُ الرُّومُ عَلَى يَدِهِ فَيَبْنِي فِيهِمْ مَسْجِدًا وَيَسْتَخْلِفُ عَلَيْهِمْ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِهِ ثُمَّ يَنْصَرِفُ -

(ترجمہ) اپنے ارشاد فرمایا: "اور بنی اُمیہ کی ایک کثیر تعداد شکست کھا کر ہجرت کرے گی اور ملک روم پہنچے گی اور وہ لوگ وہاں کے بادشاہ سے ملک میں داخلے کی اجازت چاہیں گے وہ کہے گا: ہم اس وقت تمہیں داخلے کی اجازت دیں گے جب تم لوگ ہمارا دین قبول کرو، اور تم لوگوں (کی عورتوں) سے نکاح کریں گے اور تم لوگ ہم سے ازدواجی رشتے قائم کرو۔ اور تم لوگوں کو خنزیر کا گوشت کھانا پڑے، شراب پینی ہوگی نگلے میں صلیب اور کمر میں زنار باندھو گے۔

چنانچہ بنی اُمیہ کے وہ لوگ ساری شرطیں قبول کریں گے اور روم میں داخل ہو جائیں گے پھر امام قائم علیہ السلام ان کے پاس پیغام بھیجیں گے کہ جن لوگوں کو تم نے اپنے ملک میں داخل کر لیا ہے انہیں نکالو۔

وہ لوگ جواب دیں گے: اُن لوگوں (بنی اُمیہ) نے تمہارا دین چھوڑ کر ہمارا دین اختیار کر لیا ہے۔ امام فرمائیں گے: اگر تم لوگ اُن سب کو نہیں نکالو گے تو ہم تم ہی لوگوں کو قتل کر دیں گے۔ وہ لوگ کہیں گے: ہمارے اور آپ کے درمیان کتاب خدا ہے۔

آپ فرمائیں گے: مجھے منظور ہے بشرطیکہ تم لوگ اُن سب کو ہمارے حوالے کر دو جو اسلام سے مرتد ہو کر تمہارے پاس آگئے ہیں مگر تم میں سے جو شخص خود اپنی مرضی سے اسلام قبول کر لیا، ہم اس کو بھی واپس نہ کریں گے۔

الغرض: وہ لوگ بنی اُمیہ کو آپ کے حوالے کر دیں گے۔ امام علیہ السلام ان کے مردوں کو قتل کریں گے، حاملہ عورتوں کے بچوں کو بھی ختم کریں گے۔

پھر امام محمد باقر علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:

"گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ امام قائم علیہ السلام کے اصحاب مقام جحفہ پر آپس میں دنیا تقسیم کر رہے ہیں۔ اس کے بعد اہل روم آپ کے ہاتھ پر اسلام قبول کر لیں گے اور ان کے لیے روم میں ایک مسجد تعمیر کرائیں گے اور اپنے اصحاب میں سے ایک شخص کو وہاں پر اپنا نائب مقرر فرما کے وہاں سے واپس ہوں گے۔"

### چار فیصلے چار انبیاء کے مطابق

۲۰۷

ابو بصیر نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ:

قال: ۴: يَقْضِي الْقَائِمُ بِقَضَايَا يَنْكُرُهَا بَعْضُ أَصْحَابِهِ مِنْ قَدْ ضَرَبَ قَدْ أَمَهُ بِالسَّيْفِ وَهُوَ قَضَاءُ آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَيَقْتُلُهُمْ فَيَضْرِبُ أَعْنَاقَهُمْ ثُمَّ يَقْضِي الثَّانِيَةَ فَيَنْكُرُهَا قَوْمٌ آخَرُونَ مِنْ قَدْ ضَرَبَ قَدْ أَمَهُ بِالسَّيْفِ وَهُوَ قَضَاءُ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَيَقْتُلُهُمْ فَيَضْرِبُ أَعْنَاقَهُمْ ثُمَّ يَقْضِي الثَّلَاثَةَ فَيَنْكُرُهَا قَوْمٌ آخَرُونَ مِنْ قَدْ ضَرَبَ قَدْ أَمَهُ بِالسَّيْفِ وَهُوَ قَضَاءُ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَيَقْتُلُهُمْ فَيَضْرِبُ أَعْنَاقَهُمْ ثُمَّ يَقْضِي الرَّابِعَةَ وَهُوَ قَضَاءُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَلَا يَنْكُرُهَا أَحَدٌ عَلَيْهِ -

آپ نے فرمایا: "امام قائم علیہ السلام ایک مقدمے کا فیصلہ حضرت آدم علیہ السلام کے فیصلے کے مطابق کریں گے تو آپ کے کچھ ساتھی اس کی مخالفت کریں گے تو انہیں قتل کر کے اُن کی گردن ماری جائے گی۔ پھر آپ دوسرا فیصلہ حضرت داؤد علیہ السلام کے مطابق کریں گے تو کچھ لوگ اس کی مخالفت کریں گے تو اُن کی بھی گردن ماری جائے گی پھر آپ تیسرا فیصلہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے فیصلے کے مطابق کریں گے تو اُن کی بھی گردن ماری جائے گی، پھر چوتھا فیصلہ آپ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فیصلے کے مطابق کریں گے تو اُس کی کوئی مخالفت نہ کرے گا۔"

### آپ نیکو کار و بدکار کو پہچان لیں گے

۲۰۸

اپنے اسناد کے ساتھ ابن تغلب سے روایت ہے کہ:

قال ابو عبد الله عليه السلام: اذا خرج القائم عليه السلام لم يبق بين يديه احد الا عرفه صالح او طالح -

حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب امام قائم علیہ السلام ظہور فرمائیں گے تو آپ کے سامنے جو شخص بھی آئے گا آپ اُسے پہچان لیں گے کہ صالح و نیک ہے یا غیر صالح و بدکار ہے۔

## ۲۰۹) نبی اور امام کی وحی میں فرق

اپنے اسناد کے ساتھ ابو جبارود سے روایت ہے۔ اُن کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ میں حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے عرض کیا کہ (فرزند رسول!) آپ مجھے حضرت صاحب الامر علیہ السلام کے متعلق بتائیے۔؟

قال ۴: "يَمْسِي مِنْ أَخَوَاتِ النَّاسِ وَيَصْبِحُ مِنْ آمِنِ النَّاسِ يُوْحِي

إِلَيْهِ هَذَا الْإِمْرَ لَيْلٍ وَنَهَارَةً"

قال: قلت: يُوْحِي إِلَيْهِ يَا أَبَا جَعْفَرٍ!؟

قال ۵: يَا أَبَا جَارُود! إِنَّهُ لَيْسَ وَحْيٌ نَبْوَةٌ وَلَكِنَّهُ يُوْحِي إِلَيْهِ كَوَحْيِهِ

إِلَى مُوسَى بَنَتِ عَمْرَانَ وَإِلَى أُمِّ مُوسَى وَإِلَى النَّحْلِ،

يَا أَبَا جَارُود! إِنَّ قَاسِمَ آلِ مُحَمَّدٍ لَعِنْدَ اللَّهِ مِنْ مُوسَى

بَنَتِ عَمْرَانَ وَأُمِّ مُوسَى وَالنَّحْلِ۔"

آپ نے فرمایا: اُن کی شب انتہائی خوف کے عالم میں بسر ہوگی اور اُن کا دن (صبح) انتہائی

امن اور بخوشی کے عالم میں بسر ہوگا۔ ان پر شب و روز وحی نازل ہوتی رہیگی

میں نے عرض کیا: اے ابو جعفر (علیہ السلام)! کیا اُن پر بھی وحی نازل ہوگی؟

آپ نے فرمایا: اے ابو جبارود! اُن پر انبیاء جیسی وحی نہیں ہوگی، بلکہ جس طرح حضرت مریم

بنت عمران اور حضرت موسیٰ کی والدہ، اور شہید کی ہتھی کیطرون وحی نازل

ہوتی تھی۔ (اسی طرح اُن پر وحی نازل ہوگی)

اے ابو جبارود! بلاشبہ حضرت امام قائم علیہ السلام اللہ کے نزدیک جناب

مریم بنت عمران، اُم موسیٰ اور شہید کی ہتھی سے زیادہ مکرم ہیں۔"

## ۲۱۰) تلوار کے سوا کچھ نہ ہوگا

اپنے اسناد کے ساتھ مرفوعاً عبداللہ بن سنان سے روایت ہے کہ:

قال ابی عبد اللہ علیہ السلام: اِذَا خَرَجَ الْقَاسِمُ عَلَیْهِ السَّلَامُ لَمْ یَكُنْ بَیْنَهُ وَبَیْنِ

الْعَرَبِ وَالْفَرَسِ إِلَّا السَّيْفُ لَا حِیْأَ خَظْهَ إِلَّا بِالسَّيْفِ وَلَا

یُعْطِیْهَا إِلَّا بَ۔"

حضرت ابو عبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب حضرت امام قائم علیہ السلام

ظہور کریں گے تو اُن کے درمیان اور اہل عرب و اہل فارس کے درمیان سوائے تلوار کے کچھ نہ ہوگا۔ اور وہ سولے تلوار کے اُن سے کچھ نہ لیں گے اور نہ سولے تلوار کے

انہیں کچھ دیں گے۔"

نیز اُن ہی جناب سے یہ روایت ہے کہ:

"لَا تَذْهَبُ الدُّنْيَا حَتَّى تَنْدَرِسَ أَسْمَاءُ الْقَبَائِلِ وَیَنْسِبَ

الْقَبِیْلَةُ إِلَى رَجُلٍ مِنْكُمْ فَيُقَالُ لَهَا: آلُ فُلَانٍ وَحَتَّى یَقُومَ

الرَّجُلُ مِنْكُمْ إِلَى حَسْبِهِ وَنَسَبِهِ وَقَبِیْلَتُهُ فِیْدَعُوهُمْ

فَإِنْ أَحَابَوْهُ وَإِلَّا ضَرَبَ أَعْنَاقَهُمْ۔"

ترجمہ: "دنیا ختم نہ ہوگی جب تک کہ تمام قبائل کے نام نہ مٹ جائیں اور تم لوگوں

میں سے کسی کی طرف قبیلہ منسوب ہوگا اور کہا جائے گا کہ یہ آلِ فُلان ہے۔ اور

جب کسی کو آلِ فُلان کہہ کر پکارا جائے گا تو اگر اُس نے جواب نہ دیا تو اس کی گردن

مار دی جائے گی۔"

## ۲۱۱) اراضی کا صحیح مفہوم؟

اور اپنے اسناد کے ساتھ ابو خالد کاہلی سے روایت ہے کہ:

قال ابو جعفر علیہ السلام: وَجَدْنَا فِي كِتَابِ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ: أَنَّ الْأَرْضَ لِلَّهِ

يُورِثُهَا مَنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِينَ فَمَنْ أَخَذَ

أَرْضًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَعَمَرُهَا فَلْيُؤَدِّ خِرَاجَهَا إِلَى الْأَمَامِ مِنْ

أَهْلِ بَيْتِي وَلَهُ مَا أَكَلَ مِنْهَا حَتَّى يَنْظُرَ الْقَاسِمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ

(مَنْ أَهْلُ بَيْتِي) بِالسَّيْفِ فَيُخْرِجُهُمْ عَنْهَا كَمَا حَوَّاهَا

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ إِلَّا مَا كَانَ فِي أَيْدِي شِيعَتِنَا

فَإِنَّهُ يَقَاطِعُهُمْ عَلَى مَا فِي أَيْدِيهِمْ وَيَتْرُكُ الْأَرْضَ فِي

أَيْدِيهِمْ۔"

ارشاد فرمایا حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام نے: میں نے کتاب علی علیہ السلام میں

یہ لکھا دیکھا ہے کہ بلاشبہ پوری زمین اللہ تعالیٰ کی ہے، وہ اپنے بندوں میں سے

جو کو چاہے اس کا وارث بنائے اور انجام و عاقبت بخیر متقیوں کے لیے ہے۔"

پس مسلمانوں میں سے اگر کوئی شخص زمین لیکر اسے آباد کرے تو اسے چاہیے کہ اُس کی

مالگذاری ہم اہل بیت میں سے جو امام ہو اُسے ادا کرے اور جب تک ہم اہل بیت میں سے امام قائم علیہ السلام ظہور نہیں کرتے، وہ اس زمین سے کھا تا پیتا ہے کیونکہ جب امام قائم علیہ السلام ظہور کریں گے تو وہ ساری زمین اُن سے ضبط کر لیں صرف ہمارے شیعوں کی زمین مقاطعہ پر شیعوں کے پاس رہنے دیں گے۔“

### دیوار گوش دارد

(۲۱۲)

اور اپنے اسناد کے ساتھ مرفوعاً، جابر سے اور انھوں نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقرؑ سے روایت نقل کی ہے کہ:

قال: "أول ما يبدء القائم عليه السلام بالنكاية فيستخرج منها التوراة من غار فيه عصى موسى وخاتم سليمان -

قال: "واسعد الناس به اهل الكوفة -

وقال: "انما ستمي المهدي لا لله يهدي الى امر حفي حتى انه يبعث الى رجل لا يعلم الناس له ذنب فيقتله حتى ان احدهم يتكلم في بيته فيخاف ان يشهد عليه الجدار -

ترجمہ: آپؑ فرمایا: امام قائم علیہ السلام اپنا عمل انطاکیہ سے شروع کریں گے اور وہاں ایک غار ہے تو ریت نکالیں گے اور اُسی میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کا عصا اور حضرت سلیمانؑ کی انگشتی بھی محفوظ ہیں۔

آپؑ فرمایا: اور سب سے زیادہ خوش قسمت تو اہل کوفہ ہیں۔

پھر فرمایا: امام قائم علیہ السلام کا نام مہدی اس لیے رکھا گیا ہے کہ وہ تمام امور پر تیدہ و خفی کی طرف رہنمائی کریں۔ حدیث ہوگی کہ آپؑ اپنا آدمی بھیجیں گے کہ جا کر فلان شخص کو قتل کر دو اور لوگوں کو معلوم بھی نہ ہوگا کہ اس کا جرم کیا تھا جس پر اسے قتل کیا گیا نیز شخص اپنے گھر میں بھی بات کرتے ہوئے ڈرے گا کہ کہیں اُس کے گھر کی دیوار ہی اُس کے خلاف گواہی نہ دیدے۔“

### \* آپ کی مدت حکومت میں اضافہ

اور آپ (امام محمد باقر علیہ السلام) ہی سے یہ روایت بھی ہے کہ:

قال: "يملك القائم ثلاثمائة سنة ويزداد تسعاً كما لبث

اهل الكوفة في كنفهم يملك الارض عدلاً وقسطاً كما ملئت ظلماً وجوراً فيفتح الله له شرق الارض وغربها ويقتل الناس حتى لا يبقى الا دين محمد (ويسير) بسيرة سليمان بن داود ويدعو الشمس والقمر فيجيبانه، تطوى له الارض ويوحى اليه فيعمل بالوحى بأمر الله۔

حضرت امام محمد باقرؑ نے ارشاد فرمایا:

”امام قائم علیہ السلام تین سو سال تک حکومت کریں گے اور اس میں سول کا اضافہ ہوگا جس طرح اصحاب کیف اپنے غار میں رہے۔

اور وہ زمین کو عدل و قسط سے بھر دیں گے جس طرح وہ ظلم و جور سے بھری ہوگی اللہ تعالیٰ اُن کو شرق و غرب پر فتح و کامرانی عطا فرمائے گا اور وہ (مخالف خدا و رسول) لوگوں کو اتنا قتل کریں گے کہ سوائے دین محمدؐ کے اور کوئی دین باقی نہ رہے گا آپؑ، حضرت سلیمانؑ، ابن داؤدؑ کی سیرت پر عمل کریں گے، آپؑ، سرج اور چاند کو آواز دیں گے اور وہ دونوں آپؑ کی آواز پر بے نیکی کہیں گے۔ آپؑ کے لیے زمین سرٹ جائے گی، آپؑ کی طرف وحی آئے گی اور آپؑ بحکم خدا وحی پر عمل فرمائیں گے۔

### \* ستر ہزار صدیقین آپؑ کے ساتھ ہونگے

نیز آپؑ (حضرت امام محمد باقر علیہ السلام) ہی سے یہ روایت بھی ہے کہ:

”اذا ظمير القائم ودخل الكوفة بعث الله تعالى من ظهر الكوفة سبعين ألف صدیق فيسكونون في اصحابه وانصاره ويرد السواد الى اهلہ، هم اهلہ ويعطى الناس عطایا مرتین فی السنة ویرزقهم فی الشہر رزقین ویسوی بین الناس حتی لا ترى محتاجاً الى الزكاة ویجى اصحاب الزكاة بركاتهم الى المحاويع من شيعته فلا يقبلونہا فیصر ونہا وید ورون فی دورهم، فیخرجون الیہم، فيقولون: لا حاجة لنا فی دراهمکم۔

وساق الحديث الى ان قال: ويجمع اليه اموال اهل الدنيا

كلها من بطن الارض وظهورها . فيقال الناس : تعالوا الى ما قطعتم فيه الارحام وسفكنتم فيه الدماء الحرام وركبتم فيه المحارم ، فيعطى عطاء لم يعطه احد قبله .“  
حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:

”جب حضرت امام قائم علیہ السلام ظہور فرمائیں گے تو اللہ تعالیٰ پشتِ کوفہ سے ستر ہزار صدیقین (آپ کی تصدیق کرنے والوں) کو بھیجے گا اور وہ آپ کے اصحاب اور انصاریں شامل ہوں گے۔ آپ ایک سال میں دو مرتبہ (بظور) لوگوں کو عطایا سے نوازیں گے اور ایک مہینے میں دو مرتبہ (بظور تنخواہ) لوگوں کو اتنا وظیفہ دیں گے کہ کوئی رقمِ زکوٰۃ کا لینے والا نظر نہ آئے گا، زکوٰۃ دینے والے اپنی زکوٰۃ کی رقم لیسکر شیعہ محتاجوں (فرد مندوں) کو تلاش کریں گے، ایک ایک کے گھر پر جا کر آواز دیں گے اور لوگ اپنے گھروں سے نکل کر کہیں گے کہ ہمیں آپ کی رقم کی احتیاج نہیں ہے اور اسی حدیث میں آپ نے اور بہت کچھ بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

”اور ساری دنیا کی دولت خواہ وہ زمین کے اوپر ہو یا زمین کے اندر، سب کی سب امام قائم علیہ السلام کے پاس سمٹ کر آجائے گی اور آپ لوگوں سے فرمائیں گے کہ: ”آؤ، جس دولت کے لیے تم قطع رحم کرتے تھے، آپس میں ایک دوسرے کا خون بہاتے تھے اور اس کے حصول کے لیے ناجائز و حرام طریقے اختیار کرتے تھے وہ آج ہمارے پاس ہے، ہم سے لیجاؤ پھر ان لوگوں کو اتنا عطا فرمائیں گے کہ ان سے قبل کسی نے اتنا مال (وزر) عطا نہ کیا ہوگا۔“

### ذریعہ مواصلات (ٹی وی وغیرہ)

اور اپنے اسناد کے ساتھ مرفوعاً ابن مسکان نے روایت کی ہے کہ میں نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا:

يقول: ”إِنَّ الْمُؤْمِنِينَ فِي زَمَانِ الْقَائِمِ وَهُوَ بِالْمَشْرِقِ لِيُرَى آخَاهُ الَّذِي فِي الْمَغْرِبِ ، وَكَذَا الَّذِي فِي الْمَغْرِبِ لِيُرَى آخَاهُ الَّذِي فِي الْمَشْرِقِ -“

آپ فرمادے گئے کہ امام قائم کے دور میں اگر کوئی مومن مشرق میں ہوگا اور وہ اپنے برادر کو جو مغرب میں ہوگا دیکھنا چاہے گا تو دیکھ لے گا اور اسی طرح مغرب والا مشرق والے کو دیکھ لے گا۔“

### امام قائم کی سواری کا گھوڑا

۲۱۳

کتاب العدد میں حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے: قال: ”كَأَنِّي بِالْقَائِمِ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَى ظَهْرِ النَّجَفِ لَا بَسُّ دُرْعِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَنْتَقِلُصَ عَلَيْهِ ، ثُمَّ يَنْتَفِضُ بِهَا فَيَسْتَدِيرُ عَلَيْهِ ثُمَّ يَغْشَى الدَّارِعَ شَوْبَ اسْتَبْرَقٍ ثُمَّ يَرْكَبُ فَرَسًا لَهُ أَبْلَقُ بَيْنَ عَيْنَيْهِ شِمْرَاخٌ ، يَنْتَفِضُ بِهِ لَا يَبْقَى أَهْلُ بَلَدٍ إِلَّا آتَاهُمْ نَوْرٌ ذَلِكَ الشِّمْرَاخُ حَتَّى يَكُونَ آيَةً لَهُ ، ثُمَّ يَنْشُرُ رَايَةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ إِذَا نَشَرَهَا أَضَاءَ لَهَا مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ -“  
آپ نے فرمایا: ”گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ حضرت امام قائم علیہ السلام پشتِ نجف پر حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زرہ مبارک پہنے ہوئے اور اسے لباسِ استبرق سے ڈھانپے ہوئے ایک ایسے گھوڑے پر سواری ہیں جو ابلق (چمکرا) ہے اور اس کی پیشانی پر ایک سفید لکیر ہے اور اس سفید لکیر سے ایسا نور ساطع ہے جسے تمام اہل شہر دیکھ رہے ہیں، اور یہی ان کی سواری کی نشانی ہوگی۔  
پھر آپ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا علم مبارک لہرائیں گے جس سے سارا مشرق و مغرب روشن ہو جائے گا۔“ (کتاب العدد)

### حضرت حجت کی دعاء

دُعَاء

حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:

”كَأَنِّي بِهِ قَدْ عَبَرْتُ مِنْ وَادِي السَّلَامِ إِلَى مَسِيلِ السَّهْلَةِ“  
علی فرس محجل له شمر اخ يزهر ، يدعو ويقول في دعائه: ”گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ امام قائم علیہ السلام ایسے سفید ٹانگوں والے گھوڑے پر سواری ہیں جس کی پیشانی پر سفید سفیدی لکیر بھی ہے وادی السلام کو عبور کر کے مسجدِ سہل کی طرف روانہ ہیں اور یہ دعاء پڑھ رہے ہیں:

”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ حَقًّا حَقًّا ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ إِيْمَانًا وَصِدْقًا ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ تَعَبُّدًا وَرِقًّا ،

اللَّهُمَّ مَعَزَ كُلِّ مُؤْمِنٍ وَجِيْدٍ ، وَمُذِلَّ كُلِّ

اپنی گردن میں ڈال رکھا ہے اور وہ سب تیری سطوت سے خائف و ترساں ہیں  
(اے میرے پروردگار) میں تجھ سے تیرے اُس اسم پاک کا واسطہ دیکر سوال کرتا  
ہوں جس کے ذریعے سے تو نے اپنی مخلوقات کو پیدا فرمایا، اور ہر مخلوق تیری  
تابع فرمان ہے۔

میں تجھ سے التجا کرتا ہوں کہ تو محمد و آل محمد پر اپنی رحمتیں نازل فرما اور  
میرے کام کو پایہ تکمیل تک پہنچا، میرے لیے فرج و فتح میں تعجیل فرما۔ تو میرے  
لیے کافی بن جا، اور تو مجھے عافیت عطا فرما اور اسی وقت، اسی وقت، اسی شب  
اسی شب میری حاجات کو پورا فرما، بیشک تو ہر شے پر قادر ہے۔“

جَبَّارٍ عَنِيدٍ ، اَنْتَ كُنْتَ حَيًّا تُعَيِّنِي الْمَذْهَبُ ، وَ  
تَضِيئُ عَلَيَّ الْاَرْضُ بِمَا رَحَّبَتْ -  
اَللّٰهُمَّ خَلَقْتَنِيْ وَكُنْتَ غَنِيًّا عَنْ خَلْقِيْ وَلَوْلَا نَصْرُكَ  
اَيَّامِيْ لَكُنْتُ مِنَ الْمَخْلُوْبِيْنَ ، يَا مُنْشِرَ الرَّحْمَةِ مِنْ  
مَوَاضِعِهَا وَخُرُجَ الْبَرَكَاتِ مِنْ مَعَادِنِهَا ، وَيَا مَنْ  
خَصَّ نَفْسَهُ بِشُمُوخِ الرَّفْعَةِ ، فَاَوْلِيَآؤُهُ بِعِزِّهِ  
يَتَعَزَّوْنَ يَا مَنْ وَضَعْتَ لَهُ الْمُلُوْكَ زَيْدَ الْمَذَلَّةِ عَلٰى  
اَعْنَاقِهِمْ ، فَهَمُّهُمْ مِنْ سَطُوْتِهِ خَائِفُوْنَ -  
اَسْأَلُكَ يَا سَمِيْعَ الَّذِيْ فَطَرْتَ بِهِ خَلْقَكَ ، فَكُلُّ  
لَكَ مُذْعِنُوْنَ ، اَسْأَلُكَ اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ  
وَ اَنْ تُجْزِلِيْ اَمْرِيْ وَتُعَجِّلِيْ لِيْ فِي الْفَرَجِ ، وَتَكْفِيْنِيْ  
وَتَقْضِيْ حَوَائِجِي السَّاعَةِ السَّاعَةِ اللَّيْلَةَ اللَّيْلَةَ  
اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۔“

ترجمہ و دعا :-

” کوئی معبود نہیں سوائے اللہ کے وہ حق ہی حق ہے، کوئی معبود نہیں سوائے  
اللہ کے ایمان و تصدیق کے ساتھ، کوئی معبود نہیں ہے سوائے اللہ کے اذروئے  
عبادت اور عاجزی کے۔“

اے اللہ! اے اُس مومن کو عزت بخشے والے جو اکیلا ہے اور ہر ظالم و  
سکرس کو ذلیل کرنے والے، جب مختلف راہوں نے مجھے تھکا دیا ہوا اور زمین اپنی  
وسعت کے باوجود مجھ پر تنگ ہو گئی ہو، تو ایسے وقت پر تو ہی میرے لیے پناہ ہے،  
اے اللہ! (درحقیقت) تو مجھے پیدا کرنے کا محتاج نہ تھا، پھر بھی تو  
نے مجھے خلق فرمایا۔ (یہ تیرا بڑا احسان ہے) اور اگر تیری مدد و نصرت میرے  
شامل حال نہ ہوتی تو میرا شمار بھی یقیناً مغلوب ہو جانے والوں میں ہوتا۔ اے  
مرکز رحمت سے رحمتوں کی بارش کرنے والے اور خیر و برکت کے معدن کے برکتیں  
پیدا کرنے (نکالنے) والے! اے وہ ذات جس نے رفعت و بلندی کو صرف  
اپنی ذات کے لیے مخصوص فرمایا ہے، تیرے اولیاء تیری ہی وجہ سے عزت  
پاتے ہیں۔ اے وہ ذات! کہ جس کے سامنے دنیا کے بادشاہوں نے ذلت کا جوا



# بَحَارُ الْأَنْوَارِ



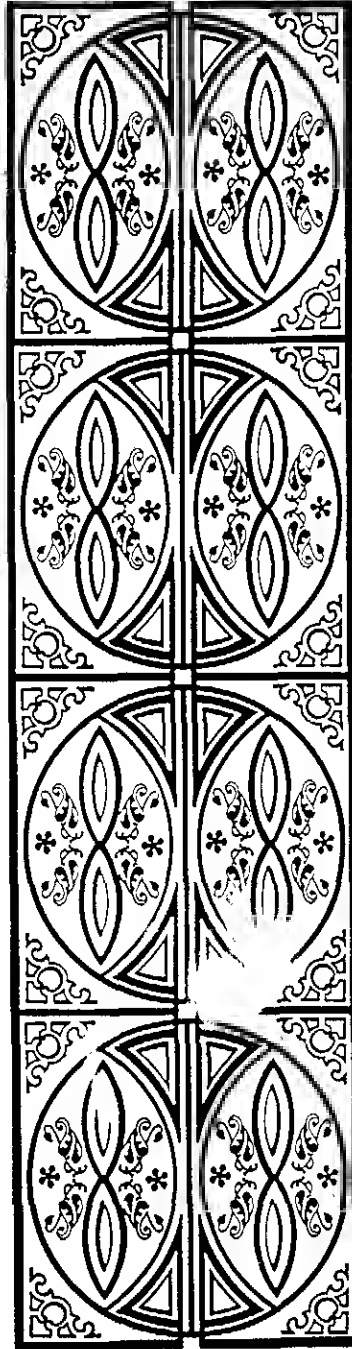
بَابُ

بِسْتِ هِشْتَمِ



ظُهُورِ اِمَامِ عِزِّهِ دَوْتِ كِيَا هُوْكَ؟

بِرَوَايَتِ مِفْضَلِ بْنِ عَمْرِ



## باب ۲۸

### ظہورِ امام کے وقت کیا ہوگا

بروایت مفضل بن عمر ساعت مراد

ہمارے اصحاب نے حسین بن حمدان سے، انھوں نے محمد بن اسماعیل و علی بن عبداللہ الحسینی سے، انھوں نے ابی شعیب (و) محمد بن نصیر سے، انھوں نے عمر بن القزاق سے، انھوں نے مفضل بن عمر سے روایت بیان کی ہے اور مفضل بن عمر کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ میں نے اپنے سید و سردار حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے دریافت کیا کہ: کیا امام مامور منتظر مہدی علیہ السلام کے ظہور کا کوئی وقت مقرر ہے جو لوگوں کو

بتایا جاسکے ؟

آپ نے فرمایا: بخدا میرے گزایا نہیں ہے کہ ان کے ظہور کا ایسا وقت مقرر ہو جو ہمارے شیعوں کو بتایا جاسکے۔

میں نے عرض کیا: میرے سید و سردار! ایسا کیوں ہے ؟

آپ نے فرمایا: یہ وہی وقت و ساعت ہے جس کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

”يَسْأَلُونَكَ عَنِ السَّاعَةِ أَيَّانَ مُوسِمُهَا قُلْ إِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ رَبِّي لَا يُجَلِّيهَا لِوَقْتِهَا إِلَّا هُوَ ثَقُلَتْ فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ“ (سورۃ الاعراف آیت ۱۸)

ترجمہ: ”وہ آپ سے ساعت کے بارے میں سوال کرتے ہیں کہ اس کا ٹھہراؤ کہاں ہے (وہ ساعت کب آئے گی) کہہ دیجیے اس کا علم صرف میرے پروردگار کے پاس ہے کوئی اس کے وقت کو واضح نہیں کر سکتا سوائے اسی کے وہ آسمانوں اور زمین پر بہت ثقیل و گراں ہوگا۔“

قال: (وهو الساعة التي قال الله تعالى) یعنی:

فرمایا: (اور یہی وہ ساعت ہے جس کے متعلق اللہ تعالیٰ نے (سورۃ التازعات ۷۲) میں فرمایا)

”يَسْأَلُونَكَ عَنِ السَّاعَةِ أَيَّانَ مُوسِمُهَا“ (التازعات آیت ۷۲)

ترجمہ: (لوگ آپ سے ساعت کے بارے میں سوال کرتے ہیں کب واقع ہوگی)

نیز فرمایا: ”وَعِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ“ (سورۃ لقمان ۳۴ الزخون ۷۷)

ترجمہ: (اور ساعت کا علم اسی کو ہے)

یعنی: یہ نہیں فرمایا کہ اس کا علم کسی اور کے پاس ہے۔

نیز فرمایا: ”فَقُلْ يَنْظُرُونَ إِلَّا السَّاعَةَ أَنْ تَأْتِيَهُمْ بَغْتَةً وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ“ (سورۃ الزخون ۷۷)

ترجمہ: پس کیا وہ اس چیز کے منتظر ہیں کہ ساعت (قیامت) اچانک ان کو ایک لمحے میں اس کی علامات و آجی میں (سورۃ الزخون ۷۷) پھر فرمایا: ”إِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَالنَّشْقُ الْقِمْرُ“ (القدر مویہ ۱)

(ساعت قریب آ پہنچی اور چاند شق ہو گیا۔)

پھر فرمایا: ”وَمَا يُدْرِيكَ لَعَلَّ السَّاعَةَ تَكُونُ قَرِيبًا“ (اعراب ۷۲)

ترجمہ: (اور تو کیا جانے کہ شاید وہ ساعت قریب ہی ہو)

اور اس سے قبل یہ ہے:

”وَمَا يُدْرِيكَ لَعَلَّ السَّاعَةَ قَرِيبٌ“ (شوری ۷۱)

ترجمہ: (اور تجھے کیا پتہ ہے شاید ساعت قریب ہو)

”يَسْتَعْجِلُ بِهَا الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِهَا وَالَّذِينَ آمَنُوا مُشْفِقُونَ مِنْهَا“ (سورۃ النازعات ۷۲)

”الَّذِينَ يُسَارِعُونَ فِي السَّاعَةِ لِغِي ضَلَالٍ بَعِيدٍ“

(سورۃ شوری آیت ۱۸)

ترجمہ: (جو لوگ اس (ساعت) پر ایمان نہیں رکھتے۔ وہی تو اس میں تعجل چاہتے ہیں اور وہ جو ایمان رکھتے ہیں وہ اس سے ڈرتے ہیں۔ اور وہ جانتے ہیں کہ یقیناً وہ جرح ہے آگاہ ہو جاؤ وہ لوگ جو ساعت کے بارے میں

مشکوک ہیں گراہی میں بہت دور جا چکے ہیں۔)

مفضل کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا کہ ”يُسَارِعُونَ“ کا کیا مطلب ہے ؟

آپ نے فرمایا (یقولون متی ولد ؟ ومن رآی ؟ واین یکون ؟ ومتی یظمی ؟ وکل ذلک استعجالاً لامر الله، وشکاً فی قضائہ و دخولاً فی قدرته اولیک الذین خسرو الدنیا

و ان للکافون لشر مآب “)

یعنی ” وہ لوگ کہتے ہیں کہ وہ پیدا ہی کب ہوئے ہیں ؟ اور انہیں دیکھا بھی کس نے ہے ؟ اور وہ رہتے کہاں ہیں ؟ اور وہ کب ظہور کریں گے ؟ اور یہ تمام باتیں امرِ خدا کے لیے عجلت چاہئے۔ قضاے الہی میں شک کرنے اور قدرتِ الہی میں دخل دینے کی ہیں۔ یہی وہ لوگ ہیں جو دنیا میں گھٹا اٹھانے والے ہیں اور بلاشبہ کافروں کے لیے بُرا ٹھکانہ ہے۔ “

میں نے عرض کیا : تو پھر کیا ان کے ظہور کے لیے کوئی وقت معین نہیں کیا گیا ہے ؟

آپ نے فرمایا :

”یا مفضل! لا اوقت له وقتاً ولا یوقت له وقت ، ان من وقت لمهدینا وقتاً فقد شارك الله تعالیٰ فی علمه و ادعی انہ ظہر علی سرہ ، و ما للہ من سر الا وقد وقع الى هذا الخلق المعکوس الضال عن الله الواغب عن اولیاء الله و ما للہ من خبر الا وهم اخص به لیسرہ و هو عندهم و اتمناً اتقى الله الیہم لیکون حجة علیہم ( اے مفضل! میں ان کے ظہور کے لیے کوئی وقت معین نہیں کرتا اور نہ اس کے لیے کوئی وقت معین کیا گیا ہے اور جو شخص ہمارے مہدی کے لیے کوئی وقت مقرر کرے گا تو گویا وہ خود کو علم میں خدا کا شرک سمجھتا ہے اور اس کا دعویٰ ہے کہ وہ اللہ کے اسرار پر حاوی اور چھایا ہوا ہے نیز کوئی سر الہی عام لوگوں تک نہیں پہنچا جو راہ راست سے بھٹکے ہوئے اور اولیاء اللہ سے غافل ہیں اور اللہ کی خبر سے یہی انفراد مخصوص ہیں اور وہ انہی کے پاس محفوظ ہے اور خدا ان کو اس لئے الہام کرتا ہے تاکہ ان پر حجت تمام ہو جائے۔

مفضل کا بیان ہے کہ میں نے عرض کیا مولا! مہدی علیہ السلام کے ظہور کی ابتداء کس طرح ہوگی اور انھیں لوگ کیسے تسلیم کریں گے؟

آپ نے فرمایا: ”یا مفضل! بیظہر فی شیعۃ لیستین، فیحلو ذکرہ و بیظہر امرہ، و ینادی باسمہ و کنیتہ و نسبہ و“

يكثُر ذلك على أفواه المحققين والمبطلين والموافقين والمخالفين لتلزمهم بمعرفة هم به على أنه قد قصصنا ودللنا عليه ونسبناه وسميناه وكنيناه وقلنا سمى جدّه رسول الله صلى الله عليه وسلم وكنيته لئلا يقول الناس: ما عرفناه اسماً ولا كنية ولا نسباً.

وَاللّٰهُ لِيَتَحَقَّقَ الْاِيضَاحُ بِهِ وَبِاسْمِهِ وَنَسَبِهِ وَكُنْيَتِهِ  
عَلَى السُّتْرَمِ ، حَتَّى لَيْسَ مِنْهُمْ بَعْضُ كُلِّ ذَلِكَ لَزُومُ  
الْحُجَّةِ عَلَيْهِمْ ، ثُمَّ يُظْهِرُهُ اللّٰهُ كَمَا وَعَدَ بِهِ حَبِيبُهُ صَلَّى  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ :  
” هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَى وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ  
عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ “ وَ لَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ . “ (سُورَةُ تَوْه ٣٢)

ترجمہ : اے مفضل ! پہلے لوگ شے میں مبتلا رہیں گے پھر رفتہ رفتہ ان کا ذکر بلند ہوگا  
 آپ نے فرمایا : اے مفضل ! پہلے لوگ شے میں مبتلا رہیں گے پھر رفتہ رفتہ ان کا ذکر بلند ہوگا  
 (آسمان سے) ان کے نام، اُن کی کنیت اور اُن کے نسب کا اعلان ہوگا اور  
 یہ بات اہل حق، اہل باطل، موافقین اور مخالفین سب کی زبانوں پر کثرت سے  
 جاری رہے گی تاکہ خود اُن لوگوں پر حجت قرار پائے اور ہم نے اُن کے حالات اُن کی  
 نشانیاں، اُن کا نام، اُن کی نشانیاں اور اُن کا نسب بیان کر دیا ہے اور کہہ دیا  
 ہے کہ اُن (امام مہدی) کے جدِ اعلیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود ہی اُن کا  
 نام رکھا ہے، اور اُن کی کنیت بتائی ہے تاکہ کوئی شخص یہ نہ کہہ سکے کہ ہم لوگ  
 اُن کے نام سے واقف نہ تھے اور نہ اُن کی کنیت و نسب سے۔

خدا کی قسم پوری وضاحت کے ساتھ ان کا نام اُن کی کنیت اور ان کا نسب لوگوں کی زبانوں پر ہوگا اور ہر ایک دوسرے کو اُن کا نام بتائے گا اور یہی اُن لوگوں پر محبت تمام ہونے کی بڑی دلیل ہوگی۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ آنجناب کے جدِ بنوگدار صلی اللہ علیہ وسلم کے وعدے کے مطابق ان کو ظاہر فرمائے گا۔ چنانچہ وہ خود ارشاد فرماتا ہے کہ:

هو الذي ... المشركون (توبه ٣٢)

ترجمہ: "وہ وہی ذات ہے جس نے اپنے رسول کو دین حق کے ساتھ بھیجا تاکہ اُسے

ہر دین پر غالب کر دے، اگرچہ مشرکین کو کتنا ہی ناگوار گزرے۔  
مفضل کا بیان ہے کہ میں نے عرض کیا: اے میرے مولا و آقا! اللہ کے اس قول:  
”لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ“ دَلِيلًا عَلَى الْإِسْلَامِ”  
ترجمہ: (تاکہ اُسے ہر دین پر غالب کر دے، اگرچہ مشرکین کو کتنا ہی ناگوار گزرے)

کی تفسیر بیان فرمائیے:  
آپ نے فرمایا: اس کی تفسیر اللہ تعالیٰ کے اس قول میں ہے:  
وَرَوَّاعًا لَهُمْ حَتَّىٰ لَا تَكُونَ فِتْنَةٌ وَيَكُونَ الدِّينُ  
كُلُّهُ لِلَّهِ“ (سورہ انفال آیت ۲۹)

ترجمہ: (اور ان سے لرز دیا جائے کہ فساد باقی نہ رہے۔ اور تمام دین  
اللہ کے لیے (خالص) ہو جائے۔)

خدا کی قسم۔ اُس وقت تمام اقوام و مذاہب کے اختلافات برطرف ہو جائیں گے، اور  
سب کا دین ایک ہو جائے گا، جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ”وَإِنَّ الدِّينَ عِنْدَ اللَّهِ الْإِسْلَامُ“ (آل عمران آیت ۱۹)  
ترجمہ: (بیشک دین تو اللہ کے نزدیک اسلام ہی ہے)

— نیز ارشاد ہوتا ہے کہ:  
”وَمَنْ يَبْتَغِ غَيْرَ الْإِسْلَامِ دِينًا فَلَنْ يُقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ  
فِي الْآخِرَةِ مِنَ الْخَاسِرِينَ“ (آل عمران آیت ۸۵)  
ترجمہ: (اور جو کوئی اسلام کے علاوہ کوئی اور دین چاہے گا تو وہ اُس سے ہرگز  
قبول نہ کیا جائے گا، اور وہ آخرت میں نقصان اٹھانے والوں میں ہوگا۔)

### تمام انبیاء کا دین اسلام ہی تھا

مفضل کا بیان ہے کہ میں نے عرض کیا اے میرے سردار و آقا! کیا آپ کے  
آباء و اجداد ابراہیم، نوح، موسیٰ اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سب کا دین اسلام ہی تھا؟  
آپ نے فرمایا: ہاں اے مفضل! ان سب کا دین اسلام ہی تھا۔ کوئی اور نہ تھا۔  
میں نے عرض کیا: اے میرے مولا! کہیں قرآن میں بھی اس کا تذکرہ ملتا ہے؟  
آپ نے فرمایا: ہاں، اول سے آخر تک اس کا تذکرہ قرآن مجید میں موجود ہے۔ سب پہلے تو یہی بات  
کہ: ”إِنَّ الدِّينَ عِنْدَ اللَّهِ الْإِسْلَامُ“ (آل عمران آیت ۱۹)

• پھر اللہ تعالیٰ کا یہ قول: (سورہ الحج آیت ۷۸)  
”مِلَّةَ أَبِيكُمْ إِبْرَاهِيمَ“ هُوَ سَمُّهُ الْمُسْلِمِينَ“  
ترجمہ: (یہ تمہارے باپ ابراہیم کا دین ہے اُس نے تمہارا نام مسلم رکھا ہے)  
• نیز حضرت ابراہیم و حضرت اسماعیل کے قصے میں ارشاد ہوا:  
”رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ لَكَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِنَا أُمَّةً  
مُسْلِمَةً لَكَ“ (سورہ البقرہ آیت ۱۲۸)  
ترجمہ: (اے ہمارے رب! ہم دونوں کو اپنا مسلم بنائے رکھ اور ہماری  
ذریت میں سے ایک گروہ کو اپنا مسلم قرار دینا۔)

• اور فرعون کے قصے میں فرمایا:  
”حَتَّىٰ إِذَا أَدْرَكَهُ الْعَرَقُ“ قَالَ أُمْتُ اٰلِهَ لَا إِلَهَ  
إِلَّا الَّذِيْ أُمْتُ بِهِ بَنُوْا اِسْرَآئِيْلَ وَآتَا مَوْتَ  
الْمُسْلِمِيْنَ“ (سورہ یونس آیت ۹)

ترجمہ: (یہاں تک کہ جب وہ غرق ہونے لگا تو اس نے کہا کہ میں ایمان لایا  
بیشک وہی (معبود) ہے۔ نہیں ہے کوئی معبود سوائے اُس کے جس  
پر بنی اسرائیل ایمان لائے اور میں بھی مسلموں میں سے ہوں۔)

• اور حضرت سلیمان اور بلقیس کے قصے میں ہے:  
”قَبْلَ اَنْ يَّاْتُوْنِيْ مُسْلِمِيْنَ“ (سورہ نمل آیت ۲۸)  
ترجمہ: (قبل اس کے کہ وہ لوگ میرے پاس مسلمین بن کر آئیں)

• اور بلقیس کا یہ قول:  
”وَاسْمُكَ مَعَ سُلَيْمَانَ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ“ (نمل آیت ۲۸)  
ترجمہ: (اور اب سلیمان کے ساتھ رب العالمین کے حضور اسلام  
قبول کرتی ہوں۔)

• اور حضرت عیسیٰ کا قول ہے کہ:  
”مَنْ اٰنْصَرَجَ اِلَى اللّٰهِ قَالَ الْخَوَارِثُوْنَ نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰهِ“  
(مَنْ اٰنْصَرَجَ اِلَى اللّٰهِ وَاسْتَشْهَدَ بِاَنَّا مُسْلِمُونَ“ (آل عمران آیت ۵۲)  
ترجمہ: (اللہ کی طرف میرا مددگاروں ہوگا؟ حواریوں نے کہا: ہم ہیں اللہ کے مددگار  
ہم اللہ پر ایمان لائے اور تو بھی گواہی دے کہ ہم مسلم ہیں۔)

• اور اللہ تعالیٰ کا قول ہے :  
 ”وَلَهُ أَسْكَمُ مِنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ طَوْعًا وَكَرْهًا“  
 (سورۃ آل عمران ۸۳)

ترجمہ : (اور جو کوئی بھی آسمانوں اور زمین میں ہے وہ بخوشی یا جبراً اُسی کے آگے تسلیم خم کیے ہوئے ہیں۔)

• اور حضرت لوطؑ کے نفع میں ہے :  
 ”فَمَا وَجَدْنَا فِيْهَا غَيْرَ بَيْتٍ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ؟“  
 (اور ہم نے اُس (بستی) میں سوائے ایک گھرانے کے کسی کو

مسلم نہیں پایا۔) (سورۃ الذاریات آیت ۲۲) پانہ ۲۴ :  
 • اور اللہ تعالیٰ کا یہ قول :

”تَقُوْا اٰمَنًا بِاللّٰهِ وَمَا اُنْزِلَ اِلَيْنَا وَمَا اُنْزِلَ اِلَى الْاِبْرٰهِيْمَ وَاسْلٰعِيْلَ وَاسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ وَمَا اُوْتِيَ مُوسٰى وَعِيسٰى وَمَا اُوْتِيَ النَّبِيُّوْنَ مِنْ رَبِّهِمْ لَا نَفَرَّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِنْهُمْ بِشَيْءٍ وَنَحْنُ لَهُ مُسْلِمُوْنَ“  
 (سورۃ البقرۃ آیت ۱۲۶)

ترجمہ : ”کہہ دو کہ ہم اللہ پر اور اُس پر ایمان لائے جو ہم پر نازل کیا گیا ہے اور جو کچھ ابراہیمؑ اور اسماعیلؑ اور اسحاقؑ اور یعقوبؑ پر اور ان کی اولاد پر نازل کیا ہے اور جو کچھ موسیٰؑ و عیسیٰؑ کو اور جو کچھ (دیگر) انبیاء کو ان کے رب کی طرف سے دیا گیا ہے ہم ان میں سے کسی ایک کے درمیان کوئی تفریق نہیں کرتے اور ہم اُسی کے مسلم (فرمانبردار) ہیں۔“

### شریعتیں چار ہیں

مفضل کا بیان ہے کہ میں نے عرض کیا : میرے آقا ! ملتیں کتنی ہیں ؟  
 آپؐ نے فرمایا : چار اور اتنی ہی شریعتیں ہیں۔

میں نے عرض کیا : مولا ! آخر مجس کو مجس کیوں کہا جاتا ہے ؟

آپؐ نے فرمایا : لِأَنَّهُمْ تَمَجَّسُوا فِي السَّرْيَانِيَّةِ وَأَدْعَوْا عَلٰى اٰدَمَ وَعَلٰى شَيْثٍ وَهُوَ هِبَةُ اللّٰهِ اَتَهُمَا اَطْلَقَا لَهُم نِكَاحَ الْاَقْمَاتِ

والاخوات والبنات والخالات والعَمَّاتِ وَالْمَحْرَمَاتِ مِنَ النِّسَاءِ وَاتَهُمَا امْرَاهُم اَنْ يَصْلُوْا اِلَى الشَّمْسِ حَيْثُ وَقَفَتْ فِي السَّمَاءِ وَلَمْ يَجْعَلْ اَصْلَاتَهُمْ وَقْتًا ، وَاِنَّمَا هُوَ اِفْتِرَاءٌ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبُ وَعَلٰى اٰدَمَ وَشَيْثٍ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ  
 (ترجمہ)

آپؐ نے فرمایا : ”ان کو سریانی زبان میں مجس اس لیے کہتے ہیں کہ یہ لوگ حضرت آدمؑ اور حضرت شیثؑ ہبۃ اللہ پر افترا کرتے ہیں اور دیکھتے ہیں کہ ان دونوں نے ماؤں، بہنوں، دختروں، خالائوں، پھوپھیوں اور دیگر محرم عورتوں سے نکاح جائز کر دیا ہے اور ان دونوں نے لوگوں کو حکم دیا ہے کہ جب آفتاب طلوع ہو جائے تو اس کی طرف رخ کر کے عبادت کریں ان کے لیے عبادت کا کوئی وقت مقرر نہیں کیا ہے حالانکہ یہ اللہ تعالیٰ پر اور حضرت آدمؑ اور حضرت شیثؑ پر افترا اور جھوٹ ہے۔“

### یہود، نصاریٰ اور صابئی کے معانی ؟

مفضل نے عرض کیا : مولا و آقا اور قوم موسیٰ کو یہود کیوں کہتے ہیں ؟  
 آپؐ نے فرمایا : اس لیے کہ قرآن میں اللہ تعالیٰ نے ان کا قول نقل کیا ہے کہ اِنَّا هَذَا نَا اِلٰهًا  
 یعنی ”ہم نے تیری طرف ہدایت پائی۔“ (سورۃ اعراف ۱۵۶)

پھر لوچھا : اور نصاریٰ کو نصاریٰ کیوں کہتے ہیں ؟

آپؐ نے فرمایا : اس لیے کہ حضرت عیسیٰؑ کا قول قرآن مجید میں ہے کہ : (سورۃ آل عمران : ۵۲)  
 ”مَنْ اَنْصَارِيَّ اِلٰى اللّٰهِ قَالَ الْخَوَارِثُوْنَ نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰهِ“  
 ترجمہ : ”اللہ کی طرف میرا مددگار کون ہے۔ خوارثوں نے کہا کہ ہم اللہ کے مددگار ہیں۔“

تو دین الہی کی نفرت کی وجہ سے ان کا نام نصاریٰ ہو گیا۔

مفضل کا بیان ہے کہ میں نے عرض کیا : مولا و آقا ! صابئوں کو صابئی کیوں کہتے ہیں ؟  
 آپؐ نے فرمایا : اس لیے کہ یہ لوگ انبیاء و مرسلین اور تمام ملتوں اور شریعتوں کے باطل کرنے کی طرف مائل ہیں وہ اللہ تعالیٰ کی توحید، انبیاء کی نبوت، مرسلین کی رسالت اور اوصیاء کی وصایت سے انکار کرتے ہیں یہ ان کی کوئی شریعت ہے نہ کتاب ہے اور نہ کوئی رسول ہے وہ معطلہ ہیں۔

- مفضل نے کہا: سبحان اللہ، کتنا وسیع ہے یہ علم۔
- آپ نے فرمایا: اچھا! مفضل! تم یہ میری باتیں میرے شیعوں کو بھی بتا دینا تاکہ وہ دین میں شک نہ کریں۔
- مفضل نے عرض کیا: مولا! آقا! یہ فرمائیے کہ امام جعفر علیہ السلام زمین کے کس خطے میں ظہور فرمائیں گے۔؟
- آپ نے فرمایا: لا تراہ عین فی وقت ظہورہ الا رأتہ کل عین فمن قال لکم غیر ہذا فکذا بوءہ
- یعنی: (وقت ظہور ان کوئی ایک آنکھ نہیں دیکھے گی، بلکہ ہر آنکھ دیکھے گی اور جو کوئی اس کے علاوہ کچھ کہے اس کو جھوٹا سمجھو۔)
- مفضل نے عرض کیا: مولا! آقا! کیا ان کی ولادت کے وقت بھی کوئی ان کو نہ دیکھے گا؟
- آپ نے فرمایا:

”بلی واللہ، لیروی من ساعۃ ولادۃ الی ساعۃ وفاۃ ابیہ سننین وتسعۃ اشھر اول ولادۃ وقت الفجر من لیلة الجمعة، لثمان خلون من شعبان سنة سبع وخمسين و مائتين الی یوم الجمعة لثمان خلون من ربيع الاول من سنة ستین ومائتین وهو یوم وفاۃ ابیہ بالمدينة التي بشاطئ دجلة ینسبھا المتکبر الجبار المستی باسم جعفر الفضال الملقب بالتوکل وهو المتأکل لعنة الله تعالی وهي مدينة تدعی بسر من رأی وهي ساء من رأی یری شخصه المؤمن المحق سنة ستین ومائتین ولا یراه المشکک المراتب، ویفقد فیہا امره ونسبه ویغیب عنها فیظہر فی القصر صابر بجانب المدينة فی حرم جدہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیلقاه هناك من یسعدہ اللہ بالنظر الیہ ثم یغیب فی آخر یوم من سنة ست وستین ومائتین فلا تراہ عین احد حتی یراہ کل احد وکل عین“

۱۔ صابر بفتح الباء کما جرسکتہ فی مرو قالہ الفیروز آبادی (صابر۔ مرو میں ایک سکہ ہے)

(ترجمہ)

”ہاں، ان کی ولادت سے لیکر ان کے پدر بزرگوار کی وفات تک دو سال نو ماہ، وہ دیکھے جاسکیں گے۔ یعنی وقت ولادت شب جمعہ بوقت فجر ۹ شعبان ۵۷ھ سے لیکر یوم جمعہ ۸ ربیع الاول ۶۷ھ تک جو ان کے والد بزرگوار کی تاریخ وفات ہوگی۔ اور ان کی وفات دریا کے دجلہ کے کنارے ایک شہر میں ہوگی جس کو ایک جابر و متکبر نے آباد کیا ہوگا، جس کا نام جعفر اور لقب متوکل ہوگا، مگر متوکل نہیں بلکہ متاکل ہوگا۔ اس شہر کا نام سر من رأی (یعنی جو دیکھے وہ خوش ہو جائے) ہوگا مگر درحقیقت وہ ساء من رأی (یعنی جو دیکھے وہ غمزدہ ہو جائے) ہے ۶۷ھ تک تو ان کو حقیقی مومن ہی دیکھ سکے گا، ریب و شک کرنے والا نہیں دیکھ سکے گا اور اس عرصے تک ان کے احکامات امر و نہی جاری رہیں گے۔

اس کے بعد وہ وہاں سے غیبت اختیار کریں گے اور پھر اپنے جد بزرگوار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حرم یعنی مریدہ منورہ میں قصر صابر کے اندر ظاہر ہوں گے۔ اور وہاں ان سے وہی ملاقات کر سکے گا جسے اللہ تعالیٰ زیارت کی سعادت نصیب کرے گا۔ پھر ۶۷ھ کے آخری دن اس طرح غائب ہوں گے کہ ان کو کوئی نہ دیکھ سکے گا یہاں تک کہ وہ دن آئے گا کہ ان کو سب لوگ دیکھ سکیں گے

• مفضل نے عرض کیا: مولا! آقا! اس دوران پھر وہ کس سے گفتگو کریں گے اور ان سے کون باتیں کرے گا؟

• حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

”تخاطبہ المسلمکة والمؤمنون من الجن ویخرج امره و نہیہ الی ثقاته وولاته وکلائہ ویقعد ببابہ محمد بن نصیر التمیمی فی یوم غیبتہ بصاہر ثم یظہر ببکۃ وواللہ یا مفضل کأفی أنظر الیہ دخل مکة وعلیہ بردة رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعلی رأسہ عمامة صفراء و فی رجليہ نعلان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المخصوصة و فی

یدہ ہر اوتہ علیہم یسوق بین یدیدہ عازا عجاظا  
حتی یصل بہا نحو البیت۔ لیس ثم احدث یعرفہ و  
یظہر و ہوشاب۔

ترجمہ: ”امام صادقؑ نے فرمایا: اُن سے ملا کہ اور قوم جن میں سے مومنین باتیں کریں  
اور ان کے احکام امر و نہی اُن کے ثقات (معتبر علماء) والیوں اور وکیلوں  
تک پہنچائیں گے۔ اُن کے دربان بروز غیبت محمد بن نصیر میری ہوں گے،  
مقام صابر میں۔ اس کے بعد وہ مکہ میں ظہور کریں گے۔

خدا کی قسم اے مفضل! گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ وہ مکہ میں داخل ہوئے  
ہیں، ان کے پوش پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رواتے مبارک ہے  
سر پر زرد عمامہ ہے، دونوں پاؤں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نعلین  
ہیں جن میں ٹانگے لگے ہوئے ہیں، اُنکے ہاتھ میں آنحضرت کا عصائے مبارک  
ہوگا، اُن کے آگے آگے چند لاغر و کمزور بکریاں ہوں گی جنہیں وہ ہانک کر لے رہے  
ہوں گے۔ اس شان سے وہ خانہ کعبہ کے پاس پہنچیں گے، مگر کوئی ان کو پہچان  
نہ سکے گا اور وہ ظہور کے وقت جوان ہوں گے۔

مفضل نے عرض کیا: مولا و آقا! وہ عالم شباب میں واپس آئیں گے یا بڑھاپے میں  
ظہور کریں گے؟

آپؑ نے فرمایا:

”سبحان اللہ وہل یعرف ذلک؟ یظہر کیف شارباً حی صوراً  
شاء اذا جاء الامر من اللہ تعالیٰ مجبہ وحبل ذکرہ“

ترجمہ: ”پاک ہے اللہ کی ذات، مہلّا انہیں کوئی پہچان بھی سکے گا جب امر خدا ہوگا  
تو وہ جس شان سے چاہیں گے آئیں گے اور جس شکل میں چاہیں گے ظاہر ہوں گے۔“

**ظہور امام قائم علیہ السلام**

مفضل نے عرض کیا: مولا و آقا! وہ کہاں اور کس طرح ظہور کریں گے؟

آپؑ نے فرمایا: ”یا مفضل! یظہر وحدہ و یأتی البیت وحدہ ویلج  
الکعبۃ وحدہ و یحییٰ علیہ اللیل وحدہ فاذا انامت  
العیون وغسق اللیل نزل الیہ جبرئیل و میکائیل علیہما السلام

والملائکۃ صفوفاً فیقول لہ جبرئیل: یا سیدی!  
قولک مقبول، وأمرک جائز فیمسح علیہ السلام یدہ علی  
وجہہ ویقول: الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ صَدَقْنَا وَعَدَهُ وَ  
أَوْثَقَنَا الْأَرْضَ نَبْؤًا مِنَ الْجَنَّةِ حِثْ نَشَاءُ فَنَعْمَ أَجْرُ الْعَمَلِیْنَ“  
(سورۃ الزمر آیت ۲۷)

ویقف بین الرکن والمقام، فیصرخ صرخۃ فیقول: یا  
معاشر نقباء و اہل خاصتی ومن ذخرم اللہ لنصرتی  
قبل ظہوری علی وجہ الارض! اُتونی طاعتین! فتد  
صیحة علیہ السلام علیہم وهم علی محاریبہم، وعلی  
فرشہم، فی شرق الارض وغربہا فیسمعونہ فی صیحة  
واحدة فی اذن کل رجل، فیجیئون نحوہا ولا یبضی  
لکم الا کلمۃ بصر، حتی یکون کلمہم بین یدئہ  
بین الرکن والمقام۔

فیأمر اللہ عز وجل النور فیصیر عموداً من الارض  
الی السماء فیستضي بہ کل مؤمن علی وجہ الارض  
ویدخل علیہ نور من جوف بیتہ، فتفرج نفوس  
المؤمنین بذالک النور وهم لا یعلمون بظہور قائمنا  
اہل البیت علیہ وعلیہم السلام

ثم یصبحون وقوفاً بین یدئہ وهم ثلاثۃ  
وشلاثة عشر رجلاً بعدۃ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ  
یوم بید۔

ترجمہ: ”آپؑ نے فرمایا: اے مفضل! وہ اکیلے ظہور کریں گے، اکیلے خانہ کعبہ تک

آئیں گے، اکیلے کعبہ میں داخل ہوں گے، اکیلے ہی وہاں رات کو رہیں  
گے۔ جب رات گہری ہو جائے گی اور سب لوگ سو جائیں گے تو حضرت  
جبریل و میکائیل، صفوں ملائکہ کے ساتھ نازل ہوں گے اور جبریل  
بڑھ کر عرض کریں گے کہ اے سیدہ سرور! آپ کی وعاد قبول ہوئی اب آپ  
کی حکومت ہوگی۔ یسن کر آپ اپنا ہاتھ اپنے چہرے پر میس کرے اور فرمائیں

”الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي صَدَقْنَا وَعَدَهُ وَأَوْرَثَنَا الْأَرْضَ  
نَسَبُوا مِنَ الْجَنَّةِ حَيْثُ شَاءُوا فَنِعْمَ أَجْرُ الْعَمِلِينَ“ (ترجمہ)  
ترجمہ آیت: ”تمام تعریف اللہ کے لیے ہے جس نے ہم سے اپنا وعدہ پچ کر دکھایا اور  
ہمیں اس زمین کا وارث بنا دیا۔ ہم جنت میں جہاں چاہیں رہیں گے کیا  
ہی اچھا اجر ہے (نیک کام کرنے والوں کے لیے)۔“

پھر وہ رکن و مقام کے درمیان کھڑے ہو کر باواز بلند پکاریں گے: ”اے میرے  
نقیب! اے میرے مخصوص (دوستو!) اور وہ لوگو! جن کو اللہ تعالیٰ  
نے میرے ظہور سے پہلے میری نصرت کے لیے روئے زمین پر بجا رکھا ہے  
میرے پاس فوراً آ جاؤ۔ پس یہ لوگ مشرق و مغرب میں جہاں بھی ہوں گے  
خواہ محراب عبادت میں ہوں یا اپنے بستر پر سو رہے ہوں اس آواز کو سنیں گے  
اُن کی آواز ہر شخص کے کان میں پہنچے گی اور چشم زدن میں سب کے سب  
مکے پہنچ کر اُن کے سامنے رکن و مقام کے درمیان صف بستہ ہو جائیں گے  
پھر اللہ تعالیٰ نور کو حکم دے گا اور زمین سے آسمان تک نور کا ایک ستون  
قائم ہو جائے گا جس سے روئے زمین کے سارے مومنین روشنی حاصل  
کریں گے اور اُن کے گھروں کے اندر بھی اسی نور کی روشنی ہوگی جس سے  
مومنین کے دل خوش ہو جائیں گے مگر انھیں اس کا علم نہ ہوگا کہ ہمارے قائم  
اہل بیت علیہم السلام نے ظہور فرمایا ہے۔

پھر یہ لوگ صبح تک امام مہدی علیہ السلام کے سامنے کھڑے رہیں گے انکی  
تعداد اصحاب بدر کی تعداد کے برابر تین سو تیرہ ہوگی۔

مفضل نے عرض کیا: مولانا آقا! کیا ان لوگوں کے ساتھ وہ بہتر افراد بھی ہوں گے جو  
حضرت امام حسین ابن علی علیہ السلام کے ساتھ قتل کیے گئے تھے؟

امام حسین کے ساتھ بارہ ہزار مومنین

قال: ”يُظهِرُهُمُ ابُو عَبْدِ اللَّهِ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ فِي اثْنَيْ عَشَرَ

الْفَافِ مَوْمِنِينَ مِنْ شِيعَةِ عَلِيٍّ عَلَيْهِ عَمَادَةُ سُدُورِ  
ترجمہ: ”ان میں سے صرف حضرت ابوعبداللہ حسین بن علیؑ ظہور فرمائیں گے جن کے  
ساتھ بارہ ہزار مومنین شیعیان علیؑ میں سے ہوں گے۔ آپ کے سرافق  
پر سیاہ عمامہ ہوگا۔

قال المفضل: يا سيدي فبغير ستة القائم عليه السلام بايعوا  
له قبل ظهوره وقبل قيامه؟

ترجمہ: مفضل نے عرض کیا: اے میرے سردار! کیا امام قائم علیہ السلام کے پہلے بھی  
ان کے لیے بیعت لی جاسکتی ہے؟

فقال: ”يا مفضل كل بيعة قبل ظهور القائم عليه السلام فبيعة كفر

ونفاق وخديعة. لعن الله المبيع لها والمبايع له

بل يا مفضل يسند القائم عليه السلام ظهوره الى الحرم و

يمد يده فترى بيضاء من غير سوء ويقول: ”هذه

يد الله وعن الله وبامر الله، ثم يتلو هذه الآية:

الآية: ”وَرَأَى الَّذِينَ يَبَايِعُونَكَ إِنَّمَا يُبَايِعُونَ اللَّهَ يَدُ اللَّهِ فَوْقَ

أَيْدِيهِمْ فَمَنْ نَكَثَ فَإِنَّمَا يَنْكُثُ عَلَى نَفْسِهِ“

(سورة الفتح آیت ۱۰)

### بیعت کا بیان

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: اے مفضل! ہر وہ

بیعت جو قبل ظہور قائم علیہ السلام کی جائے گی وہ کفر و نفاق ہے، دھوکا ہے، اللہ کی

لعنت ہے اس پر جو اُن کے لیے بیعت لے یا جو اُن سے بیعت طلب کرے۔

”اے مفضل امام قائم علیہ السلام اپنی پشت خانہ کعبہ پر ٹیک کر کھڑے

ہوں گے اور اپنا ہاتھ آٹھے بڑھائیں گے تو کف دست سے ایک نور

ساطع ہوگا، اور فرمائیں: دیکھو! یہی اللہ کا ہاتھ ہے، اللہ کی طرف سے ہے

اور اللہ تعالیٰ بیعت کا حکم دیتا ہے۔ (پھر اس آیت کی تلاوت کریں گے)

آیت (إِنَّ الَّذِينَ... نَفْسِهِ“ (الفتح آیت ۱۰)

ترجمہ آیت (یقیناً وہ لوگ جنہوں نے آپ کی بیعت کی انھوں نے تو اللہ کی بیعت

کی۔ اللہ کا ہاتھ اُن کے ہاتھ پر ہے پس جس کسی نے عہد شکنی کی تو

(وہ) اُس کے اپنے ہی خلاف ہے۔)

ترجمہ روایت: ”پس جو شخص سب سے پہلے ان کی دست بوسی کریں گے وہ جبریل

ہوں گے۔ پہلے وہ بیعت کریں گے اس کے بعد لاکھ اور شرفائے قوم جن

اس کے بعد نقباء (امام کے اصحاب وغیرہ) ان کی بیعت کریں گے اور اہل مکہ



میں ایک شور و غل برپا ہو جائے گا وہ یہ کہیں گے کہ کعبہ کے پہلو میں یہ کون کون شخص ہے اور اس کے ساتھ کون لوگ ہیں، یہ آثار و نشانیاں کیسی ہیں جو ہم نے آج شب میں دیکھی ہیں، ایسی نشانیاں تو ہم نے اس سے پہلے کبھی نہیں دیکھیں۔ پھر لوگ آپس میں کہیں کہ یہ وہی بکریوں کا چرواہا ہے پھر وہ لوگ آپس میں کہیں گے، دیکھو! اس کے ساتھیوں میں سے کسی کو پہچان لو! لوگ کہیں گے کہ نہیں ہم تو صرف اہل مکہ میں سے چار اور اہل مدینہ ہیں صرف چار اشخاص کے سوا اور کسی کو نہیں پہچانتے اور وہ فلان، فلان ہیں۔

اور یہ سب کچھ اس دن اول وقت طلوع آفتاب میں ہوگا۔ اور جب آفتاب پوری طرح چمکنے لگے گا تو چشمہ آفتاب سے ایک منادی انتہائی فصیح زبان میں ندا کرے گا جسے تمام اہل آسمان و زمین سنیں گے کہ اے گروہ خلافت! یہی مہدی آل محمد ہیں جن کا نام بھی وہی ہے جو ان کے جد حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام ہے اور ان کی کنیت (ابوالقاسم) بھی وہی ہے ان کا سلسلہ نسب ان کے پدر بزرگوار گیا رہوں امام حسن عسکری ؑ کے واسطے سے حضرت امام حسین بن علی ؑ سے جا کر ملتا ہے، تم سب لوگ ان کی بیعت کرو، تو ہدایت پاؤ گے، ان کے حکم کے خلاف ہرگز نہ کرو ورنہ گمراہ ہو جاؤ گے۔

اس اعلان کے بعد سب سے پہلے جو ان کی دست دہی کریں گے وہ ملائکہ ہوں گے پھر جن ہوں گے نقباء ہوں گے، اور کہیں گے کہ ہم نے ندائے آسمانی سنی، ہم ان کی اطاعت کرتے ہیں۔ اور مخلوقات میں سے جتنے بھی سننے والے ہیں سب اس ندا کو سنیں گے۔ اور جس ندا کو انھوں نے اپنے کانوں سے سنا اس کے بارے میں آپس میں ایک دوسرے سے استفسار کریں گے خواہ وہ خشکی میں ہوں یا سمندریں، جنگل میں ہوں یا حاضر ہوں۔

پھر جب آفتاب غروب ہونے کے قریب ہوگا تو مغرب کی جانب سے ایک پکار والا پکارے گا کہ اے گروہ خلافت! تمہارے پروردگار نے وادی یابلس میں سرزمین فلسطین پر ظہور کیا ہے اور وہ عثمان بن عنبسہ اموی زبیر بن معاویہ کی نسل سے ہے۔ تم لوگ اس کی پیروی کرو، ہدایت پاؤ گے، اس کی مخالفت نہ کرو ورنہ گمراہ ہو جاؤ گے اور ملائکہ اور جن اور نقباء اس کی روکریں گے اور

اسے جھٹلائیں گے۔ اور کہیں گے کہ ہم نے سنا مگر تمہاری بات نہیں مانتے۔ اُس وقت کوئی شک و شبہ والا منافی و کافر ایسا نہ ہوگا جو اس آخری ندا کو سن کر گمراہ نہ ہو جائے۔ اور ہمارے سید و سردار حضرت امام قائم علیہ السلام کعبہ کی دیوار سے اپنی پشت ٹیکے ہوئے کھڑے ہوں گے اور کہیں گے: اے گروہ خلافت! سنو! ”اے گروہ خلافت! سنو! جو شخص حضرت آدم و حضرت شیث کو دیکھنا چاہے وہ مجھے دیکھے میں وہی آدم و شیث ہوں۔ جو شخص حضرت نوح اور ان کے فرزند سام کو دیکھنا چاہے وہ مجھے دیکھے میں وہی نوح اور سام ہوں۔ اور جو حضرت ابراہیم اور حضرت اسماعیل کو دیکھنا چاہتا ہو وہ مجھے دیکھے، میں وہی ابراہیم و اسماعیل ہوں، اور جو حضرت موسیٰ اور حضرت یوشع کو دیکھنا چاہتا ہو وہ مجھے دیکھے میں وہی موسیٰ و یوشع ہوں، اور جو حضرت عیسیٰ اور حضرت شمعون کو دیکھنا چاہے وہ مجھے دیکھے میں وہی عیسیٰ اور شمعون ہوں۔ آگاہ ہو اور جو شخص حضرت محمد اور حضرت امیر المومنین کو دیکھنا چاہے وہ مجھے دیکھے میں وہی محمد اور امیر المومنین ہوں، آگاہ ہو کہ جو امام حسن و امام حسین کو دیکھنا چاہے وہ مجھے دیکھے میں وہی حسن و حسین ہوں اور جو امام حسین کی اولاد میں سے جو امت عظیم السلام ہیں انھیں دیکھنا چاہے وہ مجھے دیکھے میں وہی امت ہوں، میری پکار پر لبیک کہو اور آؤ میں وہ تمام باتیں تمہیں بتاؤں گا جو بتانی جا چکی ہیں اور وہ باتیں بھی بتاؤں گا جو اب تک نہیں بتائی گئی ہیں۔

### امام قائم صحیفہ آسمانی کی تلاوت کریں گے

اچھا، جو شخص تم میں سے کتب آسمانی اور صحیفہ ہمدانی کو پڑھے ہوئے ہو وہ سنئے۔ میں پڑھتا ہوں۔ (اس کے بعد آپ ان صحیفوں کی تلاوت شروع کریں گے جو حضرت آدم اور حضرت شیث پر نازل ہوتے تھے اور حضرت آدم و حضرت شیث بیتہ اللہ کی امت اُسے سن کر کہیں گے کہ ہاں، واللہ یہی وہ مکمل صحیفہ ہیں جو انھوں نے ہمیں دکھا دیا جو ہم بھی نہیں جانتے تھے یا جو کچھ ہم سے مخفی رہ گئے تھے یا جو ان صحیفوں میں سے ساقط کر دیا گیا تھا اور جو ان میں تحریف اور رد و بدل کر دیا گیا تھا۔ پھر آپ صحیفہ نوح و ابراہیم، و تورات و انجیل اور

زبور کی تلاوت کریں گے تو اہل توریت و انجیل و زبور کہیں گے، واللہ یہی تو واقعاً لوح و اہل ایم کے صحیفے ہیں اور ان میں سے ساقط و حذف کر دیے گئے ہیں اور تبدیل و تحریف کر دیے گئے ہیں واللہ یہی توریت جامع اور مکمل زبور اور انجیل نام ہے اب تک جو ہم لوگ پڑھتے تھے یہ اس سے کہیں بہتر ہے۔ پھر آپ قرآن کی تلاوت فرمائیں گے تو سلمان کہہ اٹھیں گے کہ واللہ درحقیقت یہی وہ قرآن ہے جسے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد ﷺ پر نازل فرمایا تھا۔ اس میں سے چند آیات ساقط کر دی گئی تھیں اس میں تحریف اور تبدیل سے کام لیا گیا تھا۔

### ظہورِ داتہ

پھر رکن و مقام کے درمیان ایک داتہ کا ظہور ہوگا اور وہ موسیٰ کی پیشانی پر لکھ دے گا (یہ موسیٰ ہے) اور کافر کی پیشانی پر لکھ دے گا کہ (یہ کافر ہے) پھر امام قائم کے سامنے ایک شخص آئے گا جس کا چہرہ اس کی پشت کی طرح پھرا ہوا ہوگا اور وہ کہے گا: اے میرے سید و سرور! میں بشیر ہوں اور مجھے ایک فرشتے نے حکم دیا ہے کہ میں آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر صحرا میں لشکرِ سفیانی کی بیداریں ہلاکت کی خوشخبری سنا دوں آپ اس سے فرمائیں گے کہ تم اپنا اور اپنے بھائی کا سارا قصہ بیان کرو۔

### بشیر و نذیر دو بھائیوں کے منہ پھر جانے کا قصہ

وہ (بشیر) بیان کرے گا کہ میں اور میرا بھائی دونوں لشکرِ سفیانی میں تھے۔ ہم لوگ دمشق سے نکل کر زورا۔ پیچھے، اُسے تاراج کیا۔ پھر ہم آگے بڑھے تو کوفہ تباہ کیا، وہاں سے مدینہ پیچھے اُسے برباد کیا، منبرِ رسولؐ کو توڑا، مسجدِ رسولؐ میں گھوڑے باندھے جس میں گھوڑوں نے لیسہ کی۔ پھر ہم لوگ تیرہ ہزار آدمی وہاں سے کعبہ کو سمار کرنے اور وہاں کے بسنے والوں کو قتل کرنے کے ارادے سے نکلے۔ جب ہم لوگ بیدار (صحرا) میں پہنچے، وہاں پڑاؤ ڈالا تو ایک ہاقت نے آواز دی اے صحرا (بیدار)

اس ظالم قوم کو نیست و نابود کر دے۔ چنانچہ زمین شق ہو گئی اور سب کے سب اس میں سما گئے اور ان میں سے اس سرزمین پر میرے اور میرے بھائی کے سوائے اور کوئی نہ بچا۔ حد یہ ہے کہ اونٹ کی ایک رسی تک نہ بچی، سب زمین میں سما گئی۔

پس اسی اثنائے میں ایک مُلک نے ہم دونوں کے منہ پر ایک ایک طلاخبر رسید کیا جس سے ہمارے منہ پشت کی طرف پھر گئے جیسا کہ آپ دیکھ رہے ہیں۔ اور میرے بھائی سے کہا اے نذیر! تو دمشق جا کر دمشق جا کر سفیانی ملعون کو ظہورِ امام مہدیؑ کی اطلاع دیدے اور مجھ سے کہنا، اے بشیر! تم مکہ معظمہ میں جا کر مہدیؑ علیہ السلام سے ملو اور انہیں ظالموں کی ہلاکت کی خوشخبری دے دو۔ اور ان کے سامنے اپنے پچھلے بد اعمال سے توبہ کرو۔ وہ تمہاری توبہ قبول کر لیں گے۔

پس یس کر امام علیہ السلام اس کے چہرے پر اپنا ہاتھ پھیریں گے، اور وہ ٹھیک ہو جائے گا جیسا تھا۔ اور وہ اُن کی بیعت کرے گا اور اُن کے ساتھ ہی رہے گا۔

مفضل نے دریافت کیا: اے میرے سید و سرور! کیا اس زمانے میں فرشتے اور جن، انسانوں کو نظر آئیں گے؟

آپؐ نے فرمایا: اے اے اللہ یا مفضل! ویخاطبونیہم کما یکن الرجل مع حاشیتہ و اہلہ۔

ترجمہ: ”ہاں خدا کی قسم اے مفضل! بلکہ وہ اُن سے اسی طرح بات چیت کریں گے جس طرح اپنے ساتھیوں اور اپنے اہل و عیال سے گفتگو کرتے ہیں۔“

میں نے عرض کیا: اے آقا! پھر وہ لوگ اُن کے ساتھ جائیں گے؟

آپؐ نے فرمایا: ”اے اللہ یا مفضل و لیسنزلن الارض الرجوة مابین الکوفۃ و النجف و عدد اصحابہ علیہ السلام حیث ینزلون و اربعون الفاً من الملائکۃ و ستۃ آلاف من الجن و فی روایۃ اُخری: و مثلہا من الجن بیسم ینصرہ اللہ و یفتح علی یدیہ۔“

ترجمہ: ”(فرمایا) ہاں، خدا کی قسم اے مفضل! وہ کوفہ و نجف کے درمیان سرزمینِ بھر

پر پڑاؤ ڈالیں گے اور اُس وقت آپ کے لشکر میں چھیالیس ہزار فرشتے اور چھ ہزار دوسری روایت کے مطابق چھیالیس ہزار جن ہوں گے ان کے ذریعے سے آپ کو اللہ تعالیٰ فتح و نصرت دے گا۔“

مفضل نے عرض کیا: مولا! پھر اہل مکہ کے ساتھ وہ کیا سلوک فرمائیں گے؟

قال: ”بدعوہم بالحکمة والموعظة الحسنة فیطیعونہ و يستخلف فیہم رجلاً من اہل بیتہ ویخرج یرید المدینة“

ترجمہ: آپ نے فرمایا: آپ انہیں حکمت اور موعظہ حسنہ کے ساتھ اپنی طرف بلائیں گے اور وہ لوگ آپ کی اطاعت کر لیں گے۔ پھر آپ اپنے اہل بیت میں سے ایک شخص کو مکہ میں اپنا نائب بنا کر مینہ جانے کا ارادہ کر کے بھیجیں گے۔“

مفضل نے دریافت کیا: اے سید و سرور! وہ کعبہ کے ساتھ کیا سلوک کریں گے؟

### امام قائم بیت اللہ کی از سر نو تعمیر کریں گے

آپ نے فرمایا: ”ینقضہ فلا یدع منہ الا القواعد الثی“

ہی اول بیت وضع للناس ببکۃ فی عہد آدم ۴۔ و الذی رفعہ ابراہیم واسماعیل ۵ منہا وان الذی بنی بعدہا لمرینہ نبی ولا وصی، ثم ینبئہ کما یشاء اللہ ولیعین آثار الظالمین ببکۃ والمدینۃ و العراق و سائر الاقالیم، ولیمہد من مسجد الکوفۃ ولینبئہ علی بنیانہ الاول، ولیمہد من القصر العتیق ملعون ملعون من بناہ۔“

ترجمہ

”آپ اس کو دفنانے کے بعد مکہ کو منہدم کر کے ان ہی بنیادوں پر اس کی از سر نو تعمیر کریں گے جو بنیاد عہد آدم ۴ میں مکہ کے اندر لوگوں کے لیے رکھی گئی تھی اور جس پر حضرت ابراہیم واسماعیل نے دیواریں بلند کی تھیں۔ اور ان بنیادوں پر تو ان دونوں کے بجائے اس کی تعمیر ہی نہیں کی۔ اس طرح وہ ظالموں کے بنائے ہوئے تمام آثار مٹا دیں گے۔ مکہ میں بھی مینہ میں بھی، بلکہ تمام ممالک میں

اسی طرح وہ مسجد کوفہ کو بھی منہدم کریں گے اور اس کو پہلی بنیاد پر تعمیر کریں گے۔ پھر قصر عتیق (پرانے قصر) کو بھی منہدم کریں گے اس لیے کہ اس کی تعمیر کرنے والے ملعون تھے ملعون تھے۔“

مفضل نے عرض کیا: مولا! آقا! کیا امام مہدی علیہ السلام مکہ ہی میں قیام کریں گے؟

قال: ”لا یا مفضل! بل يستخلف منہا رجلاً من اہلہ فاذا سار منہا وثبوعلیہ فیقتلونہ، فیرجع الیہم فیا تونہ مطعین مقنعی رؤسہم بیکون و تیضرون و یقولون: یا مہدی آل محمد التوبۃ التوبۃ فیعطہم وینذرہم ویحدہم ویستخلف علیہم منہم خلیفۃ ویسیر فیثبون علیہ بعدہ فیقتلونہ، فیرد الیہم انصارہ من الجن والنقباء و یقولون لہم: ارجعوا فلا تبقوا منہم بشراً الا من امن، فلو لا ان رحمۃ ربکم وسعت کل شیء وانا تلك الرحمة لرحبت الیہم معکم، فقد قطعوا الا عذار بینہم و بین اللہ، و بینی و بینہم، فیرجعون الیہم فواللہ لا یسلم من المائۃ منہم واحد لا واللہ ولا من الف واحد۔“

(ترجمہ)

آپ نے فرمایا: نہیں، اے مفضل! بلکہ وہاں اپنے اہل بیت میں سے اپنا نائب مقرر کر کے وہاں سے روانہ ہوں گے اور ان کے روانہ ہوتے ہی اہل مکہ اس پر جمیٹ پڑیں گے اور اُسے قتل کر دیں گے۔ یہ خبر سن کر آپ واپس آئیں گے تو آپ کے سامنے اہل مکہ گردن جھکا کر روتے اور تضرع و زاری کرتے ہوتے آئیں گے اور کہیں گے کہ ”اے مہدی آل محمد! ہم توبہ کرتے ہیں، ہم توبہ کرتے ہیں۔“ آپ ان لوگوں کو نصیحت فرمائیں گے، عذاب سے ڈرائیں گے اور ان میں پھر ایک اپنا نائب مقرر کر کے روانہ ہوں گے، اور ان کے روانہ ہوتے ہی پھر وہ لوگ اس پر تلغار کر کے قتل کر دیں گے۔ تو آپ اپنے انصار میں سے جنوں اور نقیبوں کو وہاں بھیجیں گے اور انہیں حکم دیں گے کہ وہاں جاؤ اور جو ایمان لائے اُسے، چھوڑ دینا اس کے علاوہ ایک فرد کو بھی نہ چھوڑنا، اگر تمھارے رب کی رحمت ہر شیء پر محیط نہ ہوتی اور وہ رحمت مہربان

تو میں بھی تم لوگوں کے ساتھ چلتا۔ ان لوگوں نے اللہ کے درمیان اور میرے اور اپنے درمیان کوئی عذر نہیں چھوڑا۔ پس خدا کی قسم وہ انصار جن مکہ میں آکر تھیں سے ایک ہلکے ہزار میں سے ایک کو بھی نہ چھوڑیں گے۔“  
مفضل نے عرض کیا: مولایہ تو بتائیں کہ امام مہدی علیہ السلام کا بیت الشرف اور مومنین کے اجتماع کی جگہ کہاں ہوگی؟  
قال الصادق علیہ السلام:

”دار ملکہ الکوفة و مجلس حکمہ جامعہا و بیت مالہ و مقسم غنائم المسالین مسجد السهلة و موضع خلوات الذکوات البیض من الغریبین۔“  
ترجمہ: ”امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:  
”اُن کا دارالحکومت کوفہ ہوگا۔ جامع مسجد کوفہ سے اُن کے احکامات نافذ ہوں گے اور مسجد سہلہ ان کا بیت المال اور تقسیم غنائم کی جگہ ہوگی۔“  
مفضل نے عرض کیا: مولا! کیا تمام مومنین اس وقت کوفہ ہی میں رہیں گے؟  
قال علیہ السلام:

”ای والله لا یبقی مؤمن الا کان یہما اوحوالہما و لیبلغن مجالۃ فرس منها الفی درهم و لیوذن اکثر الناس اثناء اشتري شبرا من الارض السبع بشبر من ذهب، والسبع خطۃ من خطط همدان، و لیصیرن الکوفة اربعة و خمسين ميلا و لیجاورن قصورها کربلا و لیصیرن اللہ کربلا معقلا و مقاما تختلف فیہ الملائکة و المؤمنون و لیكونن لها شان من الشان و لیكونن فیہا من البرکات مال و وقت مؤمن و دعا ربه بدعوة لأعطاء اللہ بدعوته الواحدة مثل ملئت الدنيا ألف مرة۔“  
ثم تنفس ابو عبد اللہ علیہ السلام و قال:

”یا مفضل ان بقاع الارض تفاخرت: ففخرت کعبة البیت الحرام علی بقعة کربلا، فادعی اللہ الیہا ان اسکتی کعبة البیت الحرام ولا تفتخری علی کربلا، فانہا البقعة المبارکة التي نودی

موسیٰ منها من الشجرة و انہا الربرة التي اوتیت الیہا مریم و المسيح و انہا الدلیة التي غسل فیہا راس الحسین علیہ السلام و فیہا غسلت مریم عیسیٰ علیہ السلام و اغتسلت من ولادتها و انہا خیر بقعة عرج رسول اللہ ص منها وقت غیبتہ، و لیكونن لشیعتنا فیہا خیرۃ الف ظہور قائمنا علیہ السلام۔“

(ترجمہ)

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: ہاں، خدا کی قسم ہرمون وہاں یا اس کے اطراف میں رہے گا، وہاں ایک گھوڑے کی جگہ کی قیمت دو ہزار درہم تک پہنچ جائیگی اور اکثر لوگوں کی خواہش ہوگی کہ اگر سبع کی ایک بالشت زمین ایک بالشت سونے پر بھی ملے تو خرید لیں اور سبع ہمدان کے خطوں میں سے ایک خطے کا نام ہے۔ اُس وقت کوفہ کی آبادی چون میل تک پھیل جائے گی، اس کے مکانات کربلا سے متصل ہو جائیں گے اور اللہ تعالیٰ کربلا کی عظمت ایسی بڑھا دے گا کہ ہر وقت ملائکہ اور مومنین وہاں آتے جاتے رہیں گے۔ وہاں کی شان عجیب ہی ہوگی، وہاں اتنی برکتوں کا نزول ہوگا کہ اگر کوئی مومن وہاں کھڑا ہو کر اپنے رب کو پکارے گا تو اللہ تعالیٰ اس کی ایک دعا کے عوض دنیا کی بادشاہت کے ہزار گنا برابر شے اس کو عطا فرمائے گا۔

### کعبہ اور کربلا کی منزلت

پھر حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے ایک ٹھنڈی سانس لی اور فرمایا:  
اے مفضل! ایک مرتبہ زمین کے مختلف خطوں نے آپس میں تفاخر کیا چنانچہ کعبہ بیت الحرام نے مرزین کربلا کے مقابلہ پر فخر کیا تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اُس کی جانب وحی ہوئی کہ اے کعبہ بیت الحرام! چپ ہو جا، کربلا کے مقابلے میں فخر کی بات نہ کر۔ یہ وہ مبارک سرزمین ہے کہ جس میں موسیٰ کو شجرہ مبارکہ نے آواز دی تھی، یہ وہ جگہ ہے جہاں مریم اور مسیح نے پناہ لی تھی، یہاں پانی کا وہ گھاٹ ہے جس میں حسین کے سر کو دھویا گیا تھا وہیں مریم نے عیسیٰ کو غسل دلایا تھا اور خود غسل کیا تھا۔ یہ وہی بہترین

سرزمین ہے جہاں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم معراج پر تشریف لے گئے  
اور اس سرزمین میں ظہورِ امام قائم علیہ السلام تک ہمارے شیعوں کے لیے  
بھلائی ہی سہلائی ہے۔“

### مدینہ منورہ میں آمدِ امام قائم

مفضل نے عرض کیا: مولا و آقا! پھر حضرت امام مہدی علیہ السلام کہاں  
تشریف لے جائیں گے؟  
قال الصادق علیہ السلام:

”الحی مدینۃ جدی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، فاذا وردھا  
کان لہ فیہا مقام عجیب یشہر فیہ سرور المؤمنین و  
خزی الکافین۔“

ترجمہ: حضرت امام صادق علیہ السلام نے فرمایا:  
”پھر وہ میرے جد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مدینہ تشریف لے جائیں  
گئے جب وہ وہاں وارد ہوں گے تو قیام کریں گے اور ان کے قیام سے  
مومنین کو عجیب خوشی اور کافروں کو عجیب غم و غصہ ہوگا۔“  
مفضل نے عرض کیا: مولا! وہ خوشی اور غم کس بات سے ہوگی؟

### امام قائمؑ کی کوفہ کی طرف روانگی

اس کے بعد حضرت امام مہدی علیہ السلام کوفہ روانہ ہوں گے اور  
کوفہ و نجف کے درمیان منزل کریں گے، اس وقت آپ کے ساتھ آپ  
کے اصحاب، چھیالیس ہزار فرشتے اور چھ ہزار جن اور نقباء اور تین توتیو  
اصحاب خاص ہوں گے۔  
مفضل نے عرض کیا مولا! اس وقت دارالفا سقین کا کیا حال ہوگا؟

(ترجمہ)  
آپ نے فرمایا: ”اس پر بعثت برستی ہوگی عذاب میں مبتلا ہوگا فتنے اس کو نباہ و برباد کرکے  
چھوڑیں گے۔ زرد رنگ کا جھنڈا اور مغرب کے مختلف جھنڈے حریرے  
سے یلغار کرنے والا، نیز ہر قریب و بعید کے جھنڈے پہنچکر اس پر اور  
وہاں کے رہنے والوں پر مصیبتیں توڑیں گے۔  
خدا کی قسم زمانے کی ابتداء سے لیکر آخر تک متمرّد اور سرکش قویوں پر جس جس قسم کے  
عذاب نازل ہو چکے ہیں وہ سب اس پر نازل ہوں گے بلکہ ایسے ایسے عذاب  
بھی نازل ہوں گے جنہیں نہ کبھی آنکھوں نے دیکھا اور نہ کانوں نے سنا۔  
وہاں تلواروں کا ایک طوفان برپا ہوگا۔ وائے ہو وہاں کے باشندوں پر  
جو وہاں مقیم رہے گا سمجھ لو بڑا بد بخت ہے، اور جو وہاں سے نکل گیا سمجھ لو  
اللہ تعالیٰ نے اُس پر رحم فرمایا۔

خدا کی قسم، وہاں کے رہنے والے اس طرح رہیں گے کہ دیکھنے والے کہیں کہ اسی کا نام  
دنیا ہے۔ ان کے مکانات جیسے جنت کے قصور و محل، ان کی لڑکیاں مثل  
جنت کی حوروں کے اور لڑکے، جیسے جنت میں غلمان ہیں وہ سمجھتے ہوں گے  
کہ اللہ نے بندوں کے لیے جو رزق پیدا کیا ہے وہ تنہا ان ہی لوگوں کے لیے ہے۔  
وہ لوگ اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت پر کمر بستہ ہوں گے ان کے فیصلے  
قرآن کے بغیر ہوں گے، صوفی گویاں، شاپ خوری، فسق و فجور، حرام کی  
کمانی اور کشت و خون وہاں اتنا ہوگا کہ ساری دنیا میں کہیں اتنا نہ ہوگا۔  
پھر اللہ تعالیٰ ان فتنوں اور ان مختلف جھنڈوں کے ذریعے سے اسے اس طرح

تباہ کرے گا کہ اوہ سے گزرنے والا گزرے گا تو یہ کہے گا کہ کبھی اس مقام پر زوراء کی آبادی تھی۔

اس کے بعد ایک خوش شکل جوان حسنی دیم سے غروج کرے گا اور ایک اعلان ہوگا کہ: "اے آلِ محمد! اؤمظلوموں کی مدد کرو" یہ اعلان صریح مبارک کے پاس سے ہوگا۔ اور طالقان میں اللہ کے محفوظ کیے ہوئے غزلانے اس کے لیے بلیک کہیں گے۔ وہ خزانہ چاندی سونے کا نہ ہوگا بلکہ کچھ مرد آہن ہوں گے جو سرخ گھوڑوں پر سوار ہوں گے ان کے ہاتھوں میں حربے ہوں گے جو ظالموں کو قتل کرتے ہوئے وارد کو قہ ہوں گے اور اتنے میں اکثر زین صاف ہو چکی ہوگی اور اب یہ ان کے لیے جاتے پناہ ہوگی۔

اسی دوران اُس مرحسنی اور اُس کے اصحاب کو امام مہدی علیہ السلام کی اطلاع ملے گی اور لوگ اُس مرحسنی سے عرض کریں گے کہ: فرزندِ رسول! یہ کون ہیں جو ہماری سرحد میں داخل ہو رہے ہیں؟

وہ مرحسنی جواب دے گا کہ چلو ہمارے ساتھ دیکھیں کہ یہ کون ہیں اور ان کا کیا ارادہ؟ حالانکہ اس مرحسنی کو علم ہوگا کہ وہ امام مہدی علیہ السلام ہیں مگر اپنے اصحاب سے ان کا تعارف کرنے کے لیے وہ ایسا کرے گا۔

چنانچہ وہ مرحسنی اپنے اصحاب کے ساتھ امام مہدی علیہ السلام کے پاس آئے گا اور کہے گا: اگر آپ امام مہدیؑ ہیں تو پھر آپ کے پاس آپ کے جدِ امجد حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا عصا، انگٹھی، رواتے مبارک، سواری کا دُلہ، ان کا گدھا "یعفور" وہ گھوڑا جس کا نام براق ہے اور حضرت امیر المومنین علیہ السلام کا مصحف، یہ سب تبرکات کہاں ہیں؟

اور امام مہدی علیہ السلام یہ سب چیزیں نکال کر دکھائیں گے۔ اور ان میں سے سب پہلے آپ عصا دکھائیں گے اور اس کو ایک سخت ترین پتھر پر نصب کر دیں گے اور اس میں شاخیں اور پتے نکل آئیں گے۔ اور یہ مرحسنی یہ باتیں اس کے گاتاکہ اپنے اصحاب پر امام مہدیؑ کا فضل و شرف (مبعوضہ) واضح کر دے اور لوگ اسے دیکھ کر ان کی بیعت کر لیں۔

۱۔ آپ کا ناقہ عصیا، عمامہ سماب، اور درع فاضل اور۔

الغرض اس معجزے کو دیکھ کر وہ مرحسنی کہہ اٹھے گا: اللہ اکبر، فرزندِ رسول! آپ اپنا ہاتھ بڑھائیں، میں آپ کی بیعت کرتا ہوں۔ امام مہدیؑ اپنا ہاتھ بڑھائیں گے۔ تو مرحسنی اور اس کے ساتھ اُس کا سارا لشکر امام مہدیؑ کی بیعت کرے گا، سوائے ان چالیس ہزار صاحبانِ مصحف کے جو زید یہ کے نام سے معروف و مشہور ہوں گے۔ وہ لوگ کہیں گے کہ یہ کوئی بڑا جادو ہے۔

اب موافق و مخالف دو لشکرِ بدرِ مقابل ہو جائیں گے اور امام مہدی علیہ السلام پہلے اس مخالف و مخوف گروہ کو سمجھائیں گے اور تین دن تک انھیں دعوتِ حق دیتے رہیں گے، مگر ان کی سرکشی و نافرمانی بڑھتی ہی جائے گی، جب آپ دیکھیں گے کہ یہ لوگ کسی طرح نہیں مانتے تو قتل کا حکم دیں گے اور وہ سب لوگ قتل کر دیے جائیں گے۔ پھر آپ اپنے اصحاب کو حکم دیں گے کہ ان مقتولین کے گلے میں لٹکے ہوئے مصحفوں کو ان کے ساتھ ہی چھوڑ دو۔ نہ لو۔ اور جس طرح انھوں نے مصاحف میں تغیر و تبدل اور تحریف کی ہے اور ان میں جو حکم ہے اس پر عمل نہیں کیا ہے اسی طرح ان پر حمت سبتی رہے۔

مفضل نے عرض کیا: مولانا! پھر اس کے بعد امام مہدی علیہ السلام کیا اقدام فرمائیں گے؟

سفیانی ذبح کر دیا جائے گا

قال: ۴: یشور سرا یا علی السفیانی الی دمشق، فیأخذونه و یذبحونه علی الصخرة  
آپ نے فرمایا: اس کے بعد وہ ایک لشکرِ دمشق کے لیے روانہ کریں گے وہ لشکر دمشق پہنچ کر سفیانی کو گرفتار کرے گا اور اسے صخرہ کے مقام پر ذبح کر دے گا۔

رجعتِ امام حسینؑ اور دیگر اصحاب

ثم یظهر الحسین علیہ السلام فی اثنی عشر الف صدیق و اثین و سبعین رجلاً اصحابہ یوم کربلا فیالک عندھم کثرة زھراء بیضاء

ترجمہ: "اس کے بعد حضرت امام حسین علیہ السلام بارہ ہزار صدیقین اور اپنے  
کرہلا کے بہتر اصحاب کے ساتھ رجعت و ظہور فرمائیں گے اور کیا کہنا  
اُس روشن دور کا۔"

### رجعت حضرت امیر المومنین علیہ السلام

ثُمَّ يَخْرُجُ الصَّدِيقُ الْاَكْبَرُ امِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ  
وَيَنْصَبُ لَهُ الْقَبَّةُ بِالنَّجَفِ وَيَقَامُ اَرْكَانُهَا ، رُكْنٌ بِالنَّجَفِ  
وَرُكْنٌ بِبَهْرٍ وَرُكْنٌ بِصَنْعَاءَ وَرُكْنٌ بِأَرْضِ طَبِيبَةَ لِكُلِّ  
أَنْظُرَ إِلَى مَصَابِيحِهِ تَشْرِيقِي فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ كَأَضْوَاءِ  
الْشَّمْسِ وَالْقَمَرِ ، فَعِنْدَهَا تَبْلَى السَّرَائِرُ ، وَتَذْهَلُ كُلُّ  
مَوْضِعَةٍ عَمَّا أَرْضَعَتْ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ ،  
الْآيَةُ : " تَذْهَلُ كُلُّ مَوْضِعَةٍ عَمَّا أَرْضَعَتْ وَ  
تَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَمَلٍ حَمْلَهَا وَتَرَى النَّاسَ  
سَكَدَى وَمَاهُمْ بِسُكْرَى وَلَكِنَّ عَذَابَ اللَّهِ شَدِيدٌ "  
(سُورَةُ الْحَجِّ آيَتِ ۲)

ترجمہ روایت: "پھر صدیق اکبر حضرت امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام خروج کریں  
اور ان کے لیے ایک قبۃ نجف اشرف میں نصب ہوگا جس کا ایک ستون  
نجف اشرف میں ہوگا ، ایک ستون ہجر میں ، ایک ستون صنعاء میں ، اور  
ایک ستون سرزمین طیبہ میں ہوگا ، گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ اُس قبۃ کے  
چراغ آسمان و زمین کے درمیان اس طرح روشنی دے رہے ہیں جیسے  
آفتاب و ماہتاب کی روشنی ہو۔ اور اسرار کی جانچ پڑتال کی جائے گی۔  
ترجمہ آیت: " ہر دودھ پلانے والی اپنے دودھ پینے والے (بچے) کو بھول  
جائے گی اور ہر حاملہ اپنے حمل کو ساقط کر دے گی اور تو لوگوں کو  
مردہوش دیکھے گا ، حالانکہ وہ نشے میں مردہوش نہیں ہوں گے بلکہ اللہ  
کا عذاب بہت شدید ہوگا ۔"

### رجعت سید اکبر حضرت رسول خدا ص

ثُمَّ يَخْرُجُ السَّيِّدُ الْاَكْبَرُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فِي الْأَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرِينَ وَمِنْ آمَنَ بِهِ وَصَدَّقَهُ وَاسْتَشْهَدَ  
مَعَهُ وَيَحْضُرُ مَكَّةَ بُولًا وَالشَّاكُونَ فِيهِ وَالرَّادُّونَ  
عَلَيْهِ وَالْقَاتِلُونَ فِيهِ أَنَّهُ سَاحِرٌ وَكَاهِنٌ وَمَجْنُونٌ  
وَنَاطِقٌ عَنِ السَّوْءِ وَمِنْ حَارِبِهِ وَقَاتِلِهِ حَتَّى يَقْتَصَّ  
مَنْهُمْ بِالْحَقِّ وَيَجَازُونَ بِأَفْعَالِهِمْ مِنْذُ وَقْتُ ظَهَرِ  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى ظَهْرِ الْمُسْتَدِيِّ مَعَ إِمَامٍ أَمَامَ وَقْتُ  
وَقْتُ ، وَيَحْقُّ تَأْوِيلُ هَذِهِ الْآيَةِ :  
الْآيَةُ " وَتُرِيدُ أَنْ نَمُنَّ عَلَى الَّذِينَ اسْتُضِعُوا فِي الْأَرْضِ  
وَنَجْعَلَهُمْ آيَةً ۖ وَنَجْعَلَهُمُ الْوَارِثِينَ ۚ وَنُكَلِّمُنَا لَهُمْ  
فِي الْأَرْضِ ۖ وَنُرَىٰ فَرَعُونَ ۚ وَهَآمُنَّ وَجُنُودُهُمَا مِنْهُمْ  
مَا كَانُوا يَحْذَرُونَ . " (سُورَةُ الْقَصَصِ آيَتِ ۵-۶)

ترجمہ روایت: "اس کے بعد سید اکبر حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے انصار  
اور مہاجرین کے ساتھ ، نیز ان لوگوں کے ساتھ جو آپ پر ایمان لائے اور  
آپ کی تصدیق کرنے والے اور آپ کے ساتھ غزوات میں شریک ہو کر درجہ  
شہادت پر فائز ہونے والے رجعت فرمائیں گے۔ اور ان لوگوں کو بھی حاضر  
کیا جائے گا جنہوں نے آپ کی تکذیب کی ، آپ کی نبوت میں شک کیا ، آپ  
کی بات نہ مانی اور یہ کہتے رہے کہ یہ جادوگر ہیں ، کاہن ہیں ، مجنون ہیں اور  
اپنے خواہش نفس سے بولتے ہیں۔ نیز وہ لوگ بھی حاضر کیے جائیں گے جنہوں  
نے آپ سے جنگ کی ، مقابلہ کیا ، اور ان سے پورا پورا قصاص لیا جائے گا  
اور ظہور رسول سے لیکر ظہور امام مہدی تک ہر ایک امام کے دور میں جو  
جو مرتبے ان لوگوں نے کی ہیں ، ان سب کا جائزہ لیا جائے گا اور اس آیت  
کی تفسیر بھی ظاہر ہوگی اور تاویل بھی :- (سُورَةُ الْقَصَصِ آيَتِ ۵-۶)  
ترجمہ آیت: " اور ہم نے چاہا کہ جو زمین میں بے بس کیے گئے تھے ان پر احسان کریں ، اور

انھیں امام بنادیں اور انھیں وارث قرار دیں، اور انھیں زمین میں اقتدار بخشیں اور فرعون و ہامان اور ان دونوں کے لشکروں کو وہ دکھادیں جس کا انھیں ڈر تھا۔“

مفضل نے دریافت کیا: مولا! فرعون و ہامان کون؟

فرمایا: فلان و فلان

مفضل نے عرض کیا: اے میرے آقا! کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور امیر المومنینؑ یہ

دونوں بھی امام مہدیؑ کے ساتھ ہوں گے؟

فقال: ”لَا بُدَّ أَنْ يَطَّأَ الْأَرْضَ إِي وَاللَّهِ حَتَّى مَا دَرَا الْخَانُ، إِي

وَاللَّهِ وَمَا فِي الظُّلُمَاتِ وَمَا فِي قَعْرِ الْبَحَارِ، حَتَّى لَا يَبْقَى

مَوْضِعٌ قَدِمَ إِلَّا وَطْئًا وَأَقَامَ فِيهِ الدِّينَ الْوَاجِبَ لِلَّهِ تَعَالَى۔

ترجمہ: ”آپؐ نے فرمایا: ضرور ہے کہ یہ دونوں حضرات ساری روئے زمین پر پہنچیں گے

بخدا یہاں تک کہ کوہ قاف کے چھچھے تک اور ظلمات کے اندر سمندر کی گہرائی

تک۔ غرض کوئی جگہ ایسی نہ ہوگی جہاں ان دونوں کے قدم میمنت لزوم نہ

پہنچیں اور دین الہی کو قائم نہ کریں۔“

ثُمَّ لَكَ فِي النَّظَرِ۔ يَا مَعْزِلُ! أَلَيْسَا مَعَاشِرَ الْأُمَّةِ بَيْنَ يَدَيِ

رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَشْكُو إِلَيْهِ مَا نَزَلَ بِنَاسِ الْأُمَّةِ

بَعْدَهُ، وَمَا نَالْنَا مِنَ التَّكْذِيبِ وَالرَّوْثِ عَلَيْنَا وَسَبِينَا

لَعْنَنَا وَتَخْوِيفِنَا بِالْقَتْلِ، وَقَصْدُوا غَيْتَهُمُ الْوَلَاةَ

لِأُمُورِهِمْ مِنْ دُونِ الْأُمَّةِ يَتَرَحَّلُنَا عَنِ الْحَرَمَةِ إِلَى

دَارِ مَلِكِهِمْ وَقَتْلَهُمْ أَيَّامًا بِالسَّخَرِ وَالْحَبْسِ، فَيَبْكِي

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَقُولُ: يَا بَنِيَّ مَا نَزَلَ بِكُمْ إِلَّا

مَا تَزَلُ بِجِدِّكُمْ قَبْلَكُمْ۔“

ترجمہ: ”پھر گویا اے مفضل! میں دیکھ رہا ہوں، ہم گروہ امت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کے سامنے کھڑے ہیں اور ان کی امت نے ان کے بعد ہم لوگوں پر جو ظالم

ڈھائے اس کی شکایت کر رہے ہیں کہ اس امت نے ہم لوگوں کو کس طرح

جھٹلایا، ہماری باتوں کو رد کیا، ہمیں گالیاں دیں، لعنتیں کیں، قتل سے ڈرایا

اور امت کی آنکھوں کے سامنے اُس وقت کے ظالم و ایان حکومت نے ہم لوگوں کو وطن سے بے وطن کیا اپنے دارالحکومت میں لے گئے، ہمیں قتل کیا، زہر دیا، قید کیا۔

یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رو رہے ہیں اور فرماتے ہیں کہ اے فرزندو!

جو مصیبتیں تم لوگوں پر نازل ہوئی ہیں، وہ سب تم سے پہلے تمہارے جد پر

بھی نازل ہو چکی ہیں۔

### مصائب جناب فاطمہؑ اور امیر المومنینؑ

ثُمَّ تَبْتَدِءُ فَاطِمَةُ عَلَيْهَا السَّلَامُ وَتَشْكُو مَا نَالَهَا مِنْ أَبِي بَكْرٍ

وَعُمَرَ۔ وَأَخَذَ ذَلِكَ مِنْهَا وَشَهِدَ إِلَيْهِ فِي مَجْمَعِ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ

وَالْأَنْصَارِ وَخَطَابَهَا لَهُ فِي أَمْرِ ذَلِكَ، وَمَارَدَ عَلَيْهَا مِنْ قَوْلِهِ:

”إِنَّ الْأَنْبِيَاءَ لَا تَوْرِيثَ وَاحْتِجَا جَمَاعًا بِقَوْلِ زَكْرِيَّا وَيَحْيَىٰ

وَقِصَّةِ دَاوُدَ وَسُلَيْمَانَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ،

وَقَوْلِ عِمْرَ: هَاتِي صَحِيفَتَكَ الَّتِي ذَكَرْتَ أَنَّ أَبَاكَ كَتَبَهَا لِلَّهِ وَ

أَخْرَجَهَا الصَّحِيفَةَ وَأَخَذَهَا أَيَّاهَا مِنْهَا وَنَشَرَهَا لَهَا

عَلَى رُؤُوسِ الْأَشْهُادِ مِنْ قُرَيْشٍ وَالْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ

سَائِرِ الْعَرَبِ وَتَقْلَهُ فِيهَا، وَتَمْنِيْقَهُ أَيَّاهَا وَبَكَتُهَا

رَجُوعَهَا إِلَى قَبْرِ أَبِيهَا رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَمَثَّلَهَا

بِقَوْلِ بِنْتِ صَيْفَى

ترجمہ

سب سے پہلے حضرت فاطمہؑ صلوات اللہ علیہا شکایت شروع کریں گی اور جو اذیتیں

ابوبکرؓ اور عمرؓ نے انھیں پہنچائیں، بیان کریں گی۔ یعنی ذکر کا ضبط کرنا

اور مہاجرین و انصار کے بھرے مجمع میں ان سے اپنا حق طلب کرنا۔ ذکر کے

معانی میں ان سے گفتگو کرنا اور ان کا یہ کہہ کر رکھنا کہ انبیاءؑ کسی کے وارث

ہوتے ہیں نہ ان کا کوئی وارث ہوتا ہے۔ اور ان معظّمہ کا حضرت زکریاؑ و

یحییٰؑ و حضرت داؤد و سلیمان کی وراثت کی دلیل میں قرآن مجید کی

آیتیں پیش کرنا۔



پھر امیر المؤمنین علیؑ کا اُن تمام مصیبتوں کی شکایت کرنا، جو بعد رسولؐ اُن پر ڈھائی گئیں۔

پھر امیر المؤمنین علیؑ کا رسول اللہؐ سے یہ کہنا کہ میرے ساتھ بھی وہی قصہ پیش آیا جو حضرت ہارونؑ کو بنی اسرائیل سے پیش آیا تھا اور میں بھی وہی کہوں گا جو انھوں نے حضرت موسیٰؑ سے کہا تھا کہ:

حوالہ آیت: ”ابْنَ اَمْرِ اِنَّ الْقَوْمَ... قَوْمُ الظَّالِمِينَ“ (الاعراف: ۱۵۰)

ترجمہ آیت: ”میرے مانجائے میری قوم نے مجھے کمزور جانا، اور قریب تھا کہ مجھے قتل کر دیتے۔ پس دشمنوں کو مجھ پر ہنسے (کا موقع) نہ دیجئے اور مجھے ظالم لوگوں کا ساتھی نہ بنائے۔“

چنانچہ۔ یا رسول اللہؐ! میں نے بھی صبر کیا اور ضبط سے کام لیا، راضی بہ رضا خدایا رہا، حالانکہ ان لوگوں پر حجت تمام کی تھی اور وہ عہد جو آپؐ نے ان لوگوں سے لیا تھا وہ اپنے عہد کو توڑ چکے تھے۔

یا رسول اللہؐ! میں نے اتنا برداشت کیا جتنا کسی قوم کے وصیاء میں سے کسی وصی نے اس قدر برداشت کا مظاہرہ نہیں کیا، حد یہ ہے کہ مجھے عبدالرحمان ابن ملجمؑ کی تلوار سے قتل کرایا گیا، اور ان لوگوں نے کس طرح میری بیعت کر کے توڑی اس کو اللہ خوب دیکھنے والا ہے۔

اور طلحہ و زبیرؓ کا عائشہؓ کے ساتھ مکہ جانا اور یہ ظاہر کرنا کہ حج و عمرہ کو جارہے ہیں اور وہاں سے ان لوگوں کا بصرہ جانا، اور میرا ان لوگوں کے پاس جانا۔

اور یا رسول اللہؐ! میں نے انھیں اللہ کا، آپؐ کا اور قرآن کا واسطہ دیا، مگر اس کے باوجود وہ باز نہ آئے۔ نتیجے میں اللہ نے مجھے ان دونوں پر فتح دی اس جنگ میں میں ہزار مسلمانوں کا خون بہا، اونٹ کی مہار پر ستر لاکھ قطع ہوئے یا رسول اللہؐ! وہ بڑا سخت دن تھا، اتنا سخت دن تو آپؐ کے غزوات میں اور اس بعد بھی کبھی مجھے دیکھنا نہیں پڑا، وہ سخت ترین لڑائی تھی جو مجھے لڑنی پڑی وہ بہت ہی ہولناک تھی، وہ بہت اہم تھی، مگر میں نے صبر کیا جب کہ آپؐ نے مجھے صبر کا حکم دیا تھا اور اللہ نے آپؐ کو صبر کا حکم فرمایا تھا کہ:

حوالہ آیت: ”فَاصْبِرْ كَمَا... مِنَ الرَّسُولِ“ (سورہ احقاف آیت ۲۵)

ترجمہ آیت: ”پس صبر کر جس طرح کہ (اولوالعزم رسول صبر کرتے رہے)۔ (احقاف: ۳۵) اور فرمایا: ”وَاصْبِرْ وَمَا صَبْرُكَ اِلَّا بِاللّٰهِ“ (سورہ نحل آیت ۱۲۷) ترجمہ آیت: ”اور صبر کرو، اور آپؐ کا صبر کرنا تو فقط اللہ کی توفیق کے ساتھ ہے۔“

اور درحقیقت یا رسول اللہؐ! اس آیت کی تائید جو اللہ تعالیٰ نے آپؐ کی امت کے لیے نازل فرمائی تھی، آپؐ کے بعد ظاہر ہوئی۔ یعنی:

حوالہ آیت: ”وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُولٌ... اَشْكُرُكُمْ“ (آل عمران آیت ۱۴۴)

ترجمہ آیت: ”اور محمدؐ ایک رسول ہی ہیں، ان سے قبل بھی کئی رسول گذر چکے ہیں پس اگر وہ مرجائیں یا قتل ہو جائیں تو کیا تم اُلٹے پاؤں پلٹ جاؤ گے، اور جو کوئی اپنے اُلٹے پاؤں پلٹ جاتا ہے وہ اللہ کو ذرا بھی نقصان نہیں پہنچا سکتا۔ اور عنقریب اللہ شکر گزاروں کو جزا دے گا۔“

اے مفضل! اس بعد امام حسن علیؑ اپنے جدِ بزرگوار کے سامنے کھڑے ہوں گے اور عرض کریں گے کہ نانا جان! میں امیر المؤمنینؑ کے ساتھ دارالہجرت کو خنہ میں تھا کہ وہ جناب ابن ملجمؑ لعنۃ اللہ علیہ کی تلوار سے قتل کر دیے گئے اور نانا جان! جو وصیت آپؐ نے اُن جناب کو فرمائی تھی وہی وصیت انھوں نے مجھ سے فرمائی اور جب میرے پدر بزرگوار کے قتل کی اطلاع معاویہؓ کو پہنچی تو اُس نے زیادؓ لعین کو ایک لاکھ سچاس ہزار فوج کے ساتھ کوئے بھیجا اور حکم دیا کہ مجھے اور میرے بھائی حسینؓ اور میرے سارے بھائیوں اور میرے تمام خاندان کے افراد اور میرے شیعوں اور دوستوں کو گرفتار کر کے ہم سے معاویہ کے لیے بیعت لی جائے اور جو بیعت سے انکار کرے اُس کا سر کاٹ کر معاویہ کے پاس بھیج دیا جائے۔

جب مجھے یہ اطلاع ملی تو میں اپنے گھر سے جامع مسجد کوفہ پہنچا، نماز پڑھی اور منبر پر گیا لوگ خطبہ سننے کے لیے جمع ہو گئے تو میں نے حمد و ثنائے الہی کے بعد کہا: اے گروہِ مردم! (تم دیکھتے ہو کہ) ملک تباہ ہو رہا ہے سارے آثارِ الہی کو مٹایا جا رہا، کہاں تک صبر کیا جائے، اب تو ان شیاطین کی حرکتیں اور ان خاندان کی حکومت برداشت سے باہر ہے۔ اب خدا کی حجت تمام ہو چکی، نشانی

بالکل واضح ہو گئیں اور اس آیت کی تاویل ہماری توقع کے مطابق سامنے آچکی ہے: "وَمَا تَحْتَدُّ . . . . . انْشَاؤُكَ" (آل عمران آیت ۱۲۲) ترجمہ آیت: "اور محمد ایک رسول ہی ہیں، ان سے قبل بھی کئی رسول گذر چکے ہیں پس اگر وہ مجائیں یا قتل کر دیے جائیں تو کیا تم اُلٹے پاؤں پلٹ جاؤ گے اور جو کوئی اپنے اُلٹے پاؤں پلٹ جائے گا وہ اللہ کو ذرا بھی نقصان نہیں پہنچا سکتا۔ اور عنقریب اللہ شکر گزاروں کو جزا دے گا۔"

واللہ میرے جد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وفات پاچکے اور میرے پدر بزرگوار قتل کیے جا چکے، لوگوں کے دلوں میں وساوس شیطانی آواز دینے لگے، فتنوں کے کتے کاتیں کاتیں کرنے لگے، تم لوگوں نے سنت رسول کی مخالفت کی۔ ہائے افسوس، یہ فتنہ بھی کتنا بہراور اندھا ہے کہ کسی کی بات نہیں سنتا اور کسی آواز پر لبیک نہیں کہتا۔ نفاق کی بات ہر طرف پھیلی ہوئی ہے مخالفین اپنے پرچم ہر طرف بے چکر لگا رہے ہیں مارقین کی فوجیں عراق و شام سے بڑھتی چلی آرہی ہیں۔ لہذا اللہ تم پر رحم کرے واضح روشنی فیض رساں علم، کبھی نہ سمجھنے والے چراغ اور کبھی نہ چھیننے والے حق کی طرف دوڑ پڑو۔

ایہا الناس! خواب غفلت سے چونکو۔ اُس ذات کی قسم جس نے دانے کو شگافتہ اور روٹی بیکار اگایا ہے اور اس کو غفلت کی ردا اڑھائی۔ اگر تم میں سے ایک گروہ بھی صفائی قلب و خلوص نیت سے جس میں نفاق کا کوئی دھبہ اور افتراق کا کھوٹ نہ ہو تو میں قدم قدم پر ان سے تلوار کے ساتھ جنگ کروں گا ان کی تلواروں اور نیزوں اور سواروں کو آگے بڑھنے سے روک دوں گا۔

اللہ تم پر رحم کرے، بولو کیا کہتے ہو؟ سب کے منہ میں جیسے خاموشی کی لجام لگ گئی۔ صرف بیس آدمی جمع سے اُٹھے اور بولے! فرزند رسول! ہمیں صرف اپنی ذات اور اپنی تلواروں پر اختیار ہے، ہم حاضر ہیں۔ آپ کے حکم کی بخوشی تعمیل کریں گے، آپ کی مرضی پر چلیں گے، لہذا آپ ہمیں جو چاہیں حکم فرمائیں۔ میں نے اسے دیکھا، ہائیں نظر دوڑائی تو سوائے اُن بیس آدمیوں کے اور کوئی بھی

لبیک کہنے والا نہ تھا۔ تو میں نے اپنے دل میں کہا کہ اب مجھے اپنے جد بزرگوار کی سنت پر عمل کرنا چاہیے۔ اس لیے کہ ابتدائی دور میں اگرچہ میرا جد امجد کے ساتھ انٹالیٹس آدمی تھے مگر آپ پوشیدہ طور پر عبادت کرتے تھے اور جب چالیس پورے ہو گئے تو آپ نے اظہار نبوت فرما دیا۔ بس اسی طرح جب میرے پاس بھی اتنی ہی تعداد میں لوگ ہو جائیں گے تو میں بھی راہ خدا میں ایسا جہاد کروں گا جو جہاد کا حق ہے۔

پھر میں نے اپنا سر آسمان کی جانب بلند کیا اور عرض کیا: پروردگار! (تو دیکھا ہے) میں نے ان لوگوں کو دعوت حق دی، انہیں ڈرایا، انہیں نیکی کا حکم دیا اور بُرائی سے منع کیا، مگر یہ لوگ میری دعوت حق پر لبیک کہنے کے لیے تیار نہ ہوئے، اور نصرت چھوڑ کر بیٹھ رہے، اور میری اطاعت میں کوتاہی کرنے لگے، اور میرے دشمن کی مدد کرنے لگے۔ اے اللہ! تو ان لوگوں پر اپنا ایسا قہر اور ایسا عذاب نازل کر جو ان ظالموں سے ٹل ہی نہ سکے۔ اور یہ کہہ کر میں منبر سے اُتر آیا۔

پھر میں کوفہ سے نکلا اور مدینہ روانہ ہو گیا۔ اور اب وہ لوگ میرے پاس آئے اور بیان کرنے لگے۔ معاویہ کا لشکر انبار اور کوفہ آیا، اُس نے مسلمانوں کو لوٹا اور ان لوگوں کو قتل بھی کیا جو اُس سے جنگ نہیں کر رہے تھے۔ عورتوں اور بچوں کو تہ تیغ کیا۔

میں نے کہا: تم لوگ بے وفا ہو۔ مگر اس کے باوجود میں نے کچھ لوگ اور ایک فوجی دستہ روانہ کر دیا۔ مگر معلوم ہوا کہ وہ سب بھی میری بیعت کو توڑ کر معاویہ کے ساتھ جا ملے۔ اور وہی ہوا جو میں نے کہا تھا۔

اس کے بعد امام حسین علیہ السلام سراپا خون میں ڈوبے اور اپنی معیت میں قتل ہونے والوں کو اپنے ساتھ لیے ہوئے اُٹھیں گے۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہیں اس حال میں دیکھیں گے تو زار و قطار گریہ فرمانے لگیں گے اور آپ کے گریہ کرنے پر تمام اہل آسمان اور تمام اہل زمین رو پڑیں گے۔ اور جناب فاطمہ زہرا اپنے فرزند کو اس حال میں دیکھ کر ایسی چیخ ماریں گی کہ زمین اور اہل زمین لرز اُٹھیں گے۔ امیر المومنین امام حسین کے دانے جانب مع امام حسن کے ہوں گے اور حضرت فاطمہ زہرا اُن کے بائیں جانب ہوں گی اس طرح

امام حسینؑ آگے بڑھیں گے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کو اپنے سینے سے لگا لیں گے اور فرمائیں گے: "اے حسین میں تم پر قربان اللہ تعالیٰ آنکھیں ٹھنڈی کرے۔" اور امام حسینؑ کے دائیں جانب حضرت حمزہؓ شیر خدا ہوں گے اور بائیں جانب حضرت جعفر طیار ہوں گے اور حضرت خدیجہ بنت خویلد اور حضرت فاطمہ بنت اسد محسن کو لیے ہوئے آئیں گی۔ وہ زار قطار رو رہی ہوں گی اور حضرت محسن کی ماں فاطمہ زہرا کہیں گی: "خواتین! ہذا..... فَوَعَدَنِي" (انبیاء حوالہ آیت: "يَوْمَ تَجِدُ كُلُّ نَفْسٍ مِمَّا امَّا اَبْعَدُهَا" (سورہ آل عمران آیت ۱۰۳) ترجمہ: "یہ ہے تمہارا (وہ) دن جس کا تم سے وعدہ کیا گیا تھا۔" (انبیاء آیت ۱۰۳) ترجمہ: "جس دن ہر نفس ہر نیک عمل کو جو اس نے کیا، اور ہر بُرے عمل کو جو اس نے کیا موجود پائے گا تو وہ آرزو کرے گا کہ اے کاش میرے اس کے مابین ایک طویل دوری ہوتی (اور اللہ تمہیں اپنی ذات سے ڈراتا ہے)

ترجمہ روایت: یہ بیان کر کے امام جعفر صادق علیہ السلام استقدر روئے کہ آپ کی ریش مبارک آنسوؤں سے تر ہو گئی۔ اس کے بعد فرمایا: اللہ تعالیٰ اس آنکھ کو کبھی خوشی دیکھنا نصیب نہ کرے جو اس ذکر پر آنسو نہ بہائے۔

پھر مفضل بھی دیر تک روتے رہے۔ پھر عرض کرنے لگے: مولاد آقا میرے!

ان آنسوؤں کا کیا اجر ہے؟

آپؑ نے فرمایا: بے حساب، اگر یہ آنسو کسی حق شناس کی آنکھوں سے نکلیں۔ مفضل نے پھر عرض کیا: آپ اس آیت "وَإِذَا الْمَوْءُودَةُ سُئِلَتْ" (التکویر: ۱۰) بِأَيِّ ذَنْبٍ قُتِلَتْ؟ (التکویر آیت ۹) کے بارے میں کیا ارشاد فرماتے ہیں؟

ترجمہ آیت: اور جب زندہ درگور لڑکی سے پوچھا جائے گا۔

ترجمہ آیت: کہ وہ کس گناہ کی پاداش میں قتل کی گئی تھی۔

قال ۴: یا مفضل والموءدة "واللہ محسن لانه تملأ غید فمن قال غید

هذا فکذبوه

ترجمہ: آپؑ فرمایا: اے مفضل "موءدة" سے مراد بخدا محسن ہی کوئی اور نہیں اور جو اس خلاق کے اسکو جھوٹا کہے

مفضل نے عرض کیا: اے میرے مولا آقا! پھر اس کے بعد کیا ہوگا؟ قال الصادق ۳: تقوم فاطمة بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیقول: اللہم انجز وعدک وموعدک لی فمن ظلمنی وغصبنی وضربنی وجزعنی بکلی اولادی، فتبکیہا ملائکة السماوات السبع وحملة العرش وسکان السواء ومن فی الدنیا ومن تحت اطباق الثری، صائحین صارحین الی اللہ تعالیٰ، فلا یبقی احد من قاتلنا وظلمنا ورضی بما جرى علینا الا قتل فی ذلک الیوم ألف قتلة دون من قتل فی سبیل اللہ، فانه لا یدوق الموت وهو کما قال اللہ عز وجل:

الایة "وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْواتًا بَلْ أَحْیَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُونَ" (فُرِحْنَ بِمَا آتَاهُمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ وَيَسْتَبْشِرُونَ بِالَّذِينَ لَمْ يَلْحَقُوا بِهِمْ مِنْ خَلْفِهِمْ أَلا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ؟" (سورہ آل عمران ۱۶۹-۱۷۰)

ترجمہ روایت: حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: (اس کے بعد) حضرت فاطمہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عرض کریں گی کہ اے اللہ! تو اپنا وعدہ پورا فرما اور جن لوگوں نے مجھ پر ظلم کیا، میرا حق غصب کیا، اور مجھے زرد و کوب کیا اور مجھے میری ہر اولاد کے غم میں رُلایا تو میرا اور ان کا فیصلہ فرما یہ کلمات سن کر سات آسمانوں کے فرشتے، حاملان عرش، فضائیں رہنے والے (سکّانِ فضا) اور اہل دنیا اور زمین کے طبقات کے نیچے (تحت الثری میں) جتنی مخلوق ہے وہ سب رونے لگے گی اور اللہ تعالیٰ سے فریاد کرے گی۔

پھر جن لوگوں نے ہمیں قتل کیا، ہم پر ظلم کیا یا جو ہمارے قتل پر اور ہم پر ظلم کیے جانے پر راضی رہے ہوں گے وہ سب اس دن ایک ہزار مرتبہ قتل کیے جائیں گے، برخلاف اس کے وہ لوگ جو اللہ کی راہ میں قتل کیے گئے، ان کے لیے موت نہ ہوگی جیسا کہ اللہ تعالیٰ عز وجل نے ارشاد فرمایا ہے:

ترجمہ آیت : اور جو لوگ راہِ خدا میں قتل کیے گئے تم اُن ہرگز مردہ گمان نہ کرو بلکہ وہ زندہ ہیں اور اپنے پروردگار کے پاس سے رزق پاتے ہیں (۱۶۹۵)  
اور وہ اُس سے بہت خوش ہیں جو اللہ نے انھیں اپنے فضل سے عطا فرمایا ہے اور وہ اُن کے بارے میں بہت خوش ہشاش بشاش ہیں جو ابھی اُن سے نہیں ملے اور انکے پیچھے رہ گئے ہیں کہ اُن پر نہ کوئی خون ہوگا اور نہ ہی وہ آزرده خاطر ہوں گے۔ (آل عمران ۱۶۹-۱۷۰)

### رجعت کا ذکر قرآن میں ہے

مفضل نے عرض کیا : مولا ! مگر آپ کے شیعوں میں سے بعض لوگ آپ حضرات کی رجعت کے قائل نہیں ہیں ؟  
فقال ۴ : انما سمعوا قول جدنا رسول الله صلى الله عليه وسلم ونحن سائر الائمة نقول :  
الایة ۵ : وَلَنُذِيقَنَّهُم مِّنَ الْعَذَابِ الْاَوْفَىٰ الَّذِي دُونَ الْعَذَابِ الْاَوْكَبِ (سورة السجدة آیت ۲۱)  
قال الصادق ۶ : العذاب الْاَوْفَىٰ ۷ عذاب الرَّجْعَةِ والعذاب الْاَوْكَبِ عذاب يوم القيامة -  
الایة ۸ : يَوْمَ تَبْدُلُ الْاَرْضُ غَيْرَ الْاَرْضِ وَالسَّمَاوَاتُ وَبَرَزُوا لِلَّهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ - (سورة ابراهيم آیت ۲۸)

ترجمہ روایت : آپ نے فرمایا : حالانکہ انھوں نے ہمارے جد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قول اور ہم تمام ائمہ کا قول اس آیت کے متعلق سنا ہے :  
ترجمہ آیت ۵ : اور یقیناً ہم انھیں عذابِ ادنیٰ کا مزا چکھائیں گے عذابِ اکبر کے علاوہ - (السجدة آیت ۲۱)  
امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ اس آیت میں "عذابِ ادنیٰ" سے مراد رجعت کے زمانے کا عذاب ہے۔ اور "عذابِ اکبر" سے مراد قیامت کے دن کا عذاب ہے۔ جس میں زمین و آسمان بدل دیے جائیں گے : یعنی  
ترجمہ آیت ۸ : جس دن زمین غیر زمین میں بدل دی جائیگی اور آسمان بھی : اور سب کے سب :

مفضل نے عرض کیا : اے میرے مولا ! ہم جانتے ہیں کہ آپ حضرات (دگر وہ ائمہ) اللہ تعالیٰ کے اس قول :

(الایة) "نَرْفَعُ دَرَجَاتٍ مِّنْ شَاءِنا" (سورة النعام ۸۳)

ترجمہ : "ہم جس کے درجات چاہتے ہیں بلند کرتے ہیں۔"  
نیز فرمایا : "اللَّهُ اَعْلَمُ حَيْثُ يَجْعَلُ رِسَالَتَهُ" (النعام ۱۲۴)  
ترجمہ : اللہ ہی سب سے بہتر جانتا ہے کہ وہ اپنی رسالت کو کہاں قرار دیتا ہے اور یہ فرمایا : "اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰى اٰدَمَ وَنُوْحًا وَّ اٰلَ اِبْرٰهِيْمَ وَاٰلَ عِمْرٰنَ عَلٰى الْعٰلَمِيْنَ ۝ ذَرِّيَّةً بَعْضُهُمْ مِّنْ بَعْضٍ" (سورة آل عمران ۳۳-۳۴)

ترجمہ : "تحقیق اللہ نے آدم کو اور نوح کو اور آلِ ابراہیم کو اور آلِ عمران کو تمام جہانوں پر فوقیت دیکر (برگزیدہ) فرمایا۔ اُن میں سے بعض بعضوں کی ذریت ہیں اور اللہ سننے والا جاننے والا ہے۔"  
(ان تمام آیات) کے بموجب اللہ کے منتخب بندے ہیں۔

قال الصادق عليه السلام : يا مفضل ! فأين نحن في هذه الآية ؟  
حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا : اے مفضل ! اس قرآن میں ہمارا ذکر کہاں ہے ؟

مفضل نے عرض کیا : خدا کی قسم ! یہ مندرجہ ذیل آیات بتاتی ہیں :  
پہلی آیت : "اِنَّ اَوَّلٰى النَّاسِ بِاِبْرٰهِيْمَ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ وَهٰذَا النَّبِيُّ وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَاللّٰهُ وَلِيُّ الْمُؤْمِنِيْنَ" (آل عمران ۶۸)  
ترجمہ آیت : بیشک ابراہیم سے قریب ترین انسانوں میں وہی لوگ ہیں جو اُن کی اور اس نبی کی اور اُن کی جو ایمان لائے پیروی کرتے ہیں اور اللہ مومنوں کا دل ہے۔

دوسری آیت : "رِسَالَةٌ اِتٰىكُم اِبْرٰهِيْمُ ۖ هُوَ سَمٰكُمُ الْمُسْلِمِيْنَ ۝ (الحج آیت ۲) : (یہ تمہارے باپ ابراہیم کا دین ہے اُس نے تمہارا نام مسلم رکھا ہے)  
تیسری آیت : قول حضرت ابراہیم ہے : "وَاجْبُدْنِيْ وَبَنِيَّ اَنْ نَّعْبُدَ الْاَصْنَامَ" (سورة ابراهيم ۳۵) یعنی : (اور مجھے اور میرے بیٹوں کو بتی سے اجتناب کی تلقین کر)  
اور ہم لوگوں کو معلوم ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی چشمِ زدن کے لیے بھی بُت و مورت کی پرستش نہیں کی اور نہ کبھی شرک کیا۔ نیز اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے کہ :

”وَإِذْ ابْتَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ رَبُّهُ بِكَلِمَاتٍ فَأَتَمَّهُنَّ ۖ وَقَالَ إِنِّي جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ إِمَامًا ۖ قَالَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِي ۖ قَالَ لَا يَنَالُ عَهْدِي الظَّالِمِينَ ۝“ (سورہ بقرہ: آیت ۱۲۴)  
ترجمہ آیت: ”اور جب ابراہیم کی آزمائش ان کے رب نے چند کلمات سے کی، اور وہ ان میں پورے اترے تو اُس (اللہ) نے فرمایا: بیشک میں نے تمہیں لوگوں کا امام قرار دیا۔ اُنھوں (ابراہیم) نے عرض کیا: اور میری اولاد میں سے (کس کو یہ عہدہ امامت عطا ہوگا؟) اُس (اللہ) نے فرمایا: میرا عہد (یہ عہدہ امامت) ظالموں کو نہیں پہنچے گا۔“

اس آیت میں ”عہد“ سے مراد عہدہ امامت ہے جو کسی ظالم کو نہیں ملے گا۔ آپ نے فرمایا: اے مفضل! تمہیں کیسے معلوم کہ ظالم کو عہدہ امامت نہ ملے گا؟ مفضل نے عرض کیا: مولا! آقا! میرا امتحان نہ لیجیے، اس کی مجھ میں طاقت نہیں ہے میرے علم کو نہ آزمائیے، اس لیے کہ یہ علم تو ہیں آپ ہی حضرات سے ملا آپ حضرات سے تو ہم نے فیض حاصل کیا ہے۔  
حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: اے مفضل! تم سچ کہتے ہو۔ جو نعمت اللہ تعالیٰ نے تمہیں اس سلسلے میں عطا فرمائی ہے اگر تم اس کا اعتراف نہ کرتے تو آج تم ایسے نہ ہوتے۔

پھر فرمایا: اچھا مفضل! یہ بتاؤ کہ قرآن مجید میں یہ کہاں ہے کہ کافر ظالم ہے؟ مفضل نے عرض کیا: جی ہاں اے مولا! اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

”وَٱلْكَافِرُونَ هُمُ الظَّالِمُونَ ۝“ (سورہ البقرہ آیت ۲۵۴)

اور کافروں میں جو ظالم ہیں۔  
”وَٱلْكَافِرُونَ هُمُ ٱلْفَاسِقُونَ ۝“

اور کافری وہ ہیں جو فاسق ہیں۔

اور جس نے کفر اختیار کیا، فسق کیا یا ظلم کیا اُس کو اللہ تعالیٰ لوگوں کا امام نہیں بنائے گا۔

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: اے مفضل! تم نے بڑی اچھی بات کہی۔ اچھا اب یہ بتاؤ کہ تم لوگ ہماری رجعت کے کس طرح قائل ہو جبکہ ہمارے مقدمہ بنی شیعہ اور رجعت کا مطلب یہ سمجھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ دنیاوی ملک و سلطنت واپس دے گا۔

یہ بات نہیں ہے بلکہ سورہ مائدہ کی ۷۴ ویں آیت سے مفہوم لیا گیا ہے

اور امام جعفری علیہ السلام کو بادشاہ بنا دے گا مگر ان لوگوں پر ہمارے ہر سہاری سلطنت اور ہمارا ملک ہم سے چھینا ہی کب گیا جو وہ ہمیں واپس کرے گا۔  
مفضل نے عرض کیا: خدا کی قسم آپ حضرات کی سلطنت اور ملک آپ سے ہرگز چھینا نہیں گیا۔ اس لیے کہ آپ حضرات کا ملک و سلطنت تو نبوت، رسالت اور وصایت اور امامت ہے۔

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: اے مفضل! اگر ہمارے شیعہ قرآن میں تدبر اور غور و فکر کرتے تو ہمارے فضائل میں کبھی شک نہ کرتے، کیا ان لوگوں نے اللہ تعالیٰ کا یہ قول نہیں سنا ہے:

الْأَيَّةُ: ”وَنُرِيدُ أَنْ نَمُنَّ عَلَى الَّذِينَ اسْتُضِعُوا فِي الْأَرْضِ ۖ وَنَجْعَلَهُمْ أَئِمَّةً وَنَجْعَلَهُمُ الْوَارِثِينَ ۖ وَنَمُكِّنَ لَهُمْ فِي الْأَرْضِ وَنُرِي فِرْعَوْنَ وَهَامَانَ وَجُنُودَهُمَا مِنْهُم مَّا كَانُوا يَحْذَرُونَ ۝“ (سورہ القصص آیت ۵-۶)

ترجمہ آیت: ”اور ہم نے چاہا کہ جو زمین میں بے بس کیے گئے تھے اُن پر احسان کریں اور اُنھیں امام بنائیں اور اُنھیں وارث قرار دیں۔ اور ہم اُنھیں زمین میں اقتدار بخشیں اور فرعون اور ہامان اور اُن دونوں کے لشکروں کو وہ (عذاب) دکھائیں جس کا اُنھیں ڈر تھا۔“

واللہ یا مفضل! اِنَّ تَنْزِيلَ هَذِهِ الْآيَةِ فِي بَنِي إِسْرَآئِيلَ وَتَاوِيلَهَا فِينَا وَإِنَّ فِرْعَوْنَ وَهَامَانَ تَيْمٍ وَعَدَىٰ

ترجمہ: خدا کی قسم اے مفضل! مندرجہ آیت اگرچہ بنی اسرائیل کے قصے میں نازل ہوئی ہے مگر اس کی تاویل ہم لوگوں میں ہے اور فرعون و ہامان بنی تیم و عدی کے ہیں (یعنی فلان فلان)

مفضل نے عرض کیا: اے میرے مولا! متع کے متعلق آپ کیا فرماتے ہیں؟  
قال الصادق: المتعة حلال طلق والشاهد سبها قول الله عز وجل  
الآية: ”وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا عَزَّضْتُمْ بِهِ مِنْ خِطْبَةِ النِّسَاءِ أَوْ أَكْنَنْتُمْ فِي أَنْفُسِكُمْ ۖ عَلِمَ اللَّهُ أَنَّكُمْ سَتَذْكُرُونَهُنَّ وَلَكِنْ لَّا تُؤْاَعِدُوهُنَّ سِرًّا إِلَّا أَنْ تَقُولُوا أَفْعَلُ مَعَكُمْ وَلَا تَقُولُوا لَهُنَّ حِلٌّ وَلَا حَرَامٌ ۚ“ (سورہ البقرہ آیت ۲۳۵)

(سورہ البقرہ آیت ۲۳۵)

## اللہ نے متعہ کو اپنی کتاب میں حلال قرار دیا ہے

قال الصادق: "والمُتعة أتت أحلها الله في كتابه واطلقها الرسول عن الله لسائر المسلمين فهي قوله عز وجل: **وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَاءِ إِلَّا مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ** كَتَبَ اللَّهُ عَلَيْكُمْ وَأَحَلَ لَكُمْ مَا وَرَاءَ ذَٰلِكُمْ أَنْ تَبْتَغُوا بِأَمْوَالِكُمْ مُحْصِنِينَ غَيْرَ مُسْفِحِينَ وَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ بِهِ مِنْهُنَّ فَآتُوهُنَّ أُجُورَهُنَّ فَرِيضَةً وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِي مَا تَرَضَيْتُمْ بِهِ مِنْ بَعْدِ الْفَرِيضَةِ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلِيمًا حَكِيمًا"

(سورة النساء آیت ۲۴)

والفرق بين المَرْوُجَةِ والمُتَعَةِ أَنَّ لِلزَّوْجَةِ صَدَاقًا وَلِلْمُتَعَةِ اجْرٌ فَتَمْتَنِعُ سَائِرُ الْمُسْلِمِينَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحَجِّ وَغَيْرِهِ، وَأَيَّامِ آبِي بَكْرٍ، وَأَرْبَعِ سَنِينَ فِي أَيَّامِ عُمَرَ، حَتَّى دَخَلَ عَلَى أُخْتِهِ عَفْرًا فَوَجَدَ فِي حَجَرِهَا طِفْلًا يَرْضَعُ مِنْ ثَدْيِهَا فَنَظَرَ إِلَى دَرَّةِ اللَّبَنِ فِي فَمِ الطِّفْلِ فَأَغْضَبَ وَأَرْعَدَ وَارْبَدَ وَآخَذَ الطِّفْلَ عَلَى يَدِهِ وَخَرَجَ حَتَّى أَتَى الْمَسْجِدَ، وَقَالَ الْمَنْبَرُ وَقَالَ: "نَادُوا فِي النَّاسِ إِنَّ الصَّلَاةَ جَامِعَةٌ، وَكَانَ غَيْرُ وَقْتِ صَلَاةٍ يَعْلَمُ النَّاسُ أَنَّهُ لَا مَرِيرِيْدَةَ عُمَرَ فَحَضَرُوا فَقَالَ: "مَعَاشِرَ النَّاسِ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ وَأَوْلَادِ قَحْطَانَ مِنْكُمْ يَحِبُّ أَنْ يَسِرَى الْمُحَرَّمَاتِ عَلَيْهِ مِنَ النِّسَاءِ وَلَهَا مِثْلُ هَذَا الطِّفْلِ؟ فَدَخَرَ مِنْ أَحْسَانِهَا وَهُوَ يَرْضَعُ عَلَى ثَدْيِهَا وَهِيَ غَيْرُ مُتَبَعِّلَةٍ؟ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ: مَا نَحِبُّ هَذَا؟ فَقَالَ: السُّتَمُ يَعْلَمُونَ أَنَّ أُخْتِي عَفْرًا بِنْتُ خَيْشَمَةَ أُمِّي وَأَبِي الْخَطَّابِ غَيْرُ مُتَبَعِّلَةٍ؟ قَالُوا بَلَى، قَالَ نَأَنِي

دخلت عليها في هذه الساعة، فوجدت هذا الطفل في حجرها فناشدتها أتت لك هذا؟

فقالت: تمتعت -

فاعلموا سائر الناس! أَنَّ هَذِهِ الْمُتَعَةُ الَّتِي كَانَتْ حَلَالًا لِلْمُسْلِمِينَ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ رَأَيْتَ تَحْرِيمَهَا، فَمَنْ أَبِي ضَرِبْتَ جَنْبِيهِ بِالسُّوْطِ فَلَمْ يَكُنْ فِي الْقَوْمِ مُنْكَرُ قَوْلِهِ: وَلَا رَأْيَ عَلَيْهِ، وَلَا قَائِلَ لَا يَأْتِي رَسُولَ بَعْدِ رَسُولِ اللَّهِ أَوْ كِتَابَ بَعْدِ كِتَابِ اللَّهِ. لَا نَقْبِلُ خِلَافَكَ عَلَى اللَّهِ وَعَلَى رَسُولِهِ وَكِتَابِهِ. بَلْ سَلِّمُوا وَارْضُوا."

ترجمہ

"آپ نے فرمایا: متعہ حلال ہے اور جائز ہے، اس کی دلیل قرآن مجید میں موجود ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں اس کو حلال قرار دیا ہے اور رسول اللہ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کی اجازت تمام مسلمانوں کو دی، چنانچہ سورۃ النساء کی آیت ۲۴ میں ہے کہ: **وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَاءِ إِلَّا مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ** جو کسی اور کے نکاح میں ہوں سوا اُن کے جو تمہاری ملکیت ہو جائیں۔ اللہ کے اس تحریری حکم کی پابندی تم پر واجب ہے اس کے ماسوا (سب عورتیں) تم چلا لیں، بشرطیکہ تم انھیں نیک نیتی سے اپنے اموال کے عوض (مہر ادا کر کے) حاصل کرو نہ کہ بدکاری کی غرض سے، اور اُن میں سے جن عورتوں سے تم نے متعہ کیا، انھیں اُن کے مہر جو تم نے مقرر کیے ہیں ادا کر دو۔ اور تم پر کوئی گناہ نہیں اگر تم باہمی رضامندی سے مہر مقرر کرنے کے بعد اس (مہر کے) معاملہ میں کوئی بھوتہ کر لو۔ بیشک اللہ جاننے والا صاحب حکمت ہے۔"

۶

قصہ روایت: اور زین مَرْوُجہ اور زین مَتَوَعہ میں فرق یہ ہے کہ مَرْوُجہ کے لیے مہر ہوتا ہے اور مَتَوَعہ کے لیے اجرت -

انچہ: سارے مسلمان عہدِ رسول اللہ ﷺ میں حج وغیرہ کے موقع پر اور پورے عہدِ حضرت ابوبکرؓ میں اور چار سال تک حضرت عمرؓ بن خطاب کے

دور میں متعہ کرتے رہے، مگر ایک دن حضرت عمرؓ اپنی بہن عفرہ کے پاس پہنچے تو دیکھا کہ اس کی گود میں ایک بچہ ہے جسے وہ دودھ پلا رہی ہے اور اس کی پستان بچے کے منہ میں ہے۔ یہ دیکھ انھیں غصہ آیا اور بہت غرتے اور گرجے اور بچے کو اس کی گود سے لیکر مسجد میں آئے اور منبر پر بیٹھ گئے اور حکم دیا کہ نماز جماعت کے لیے اذان کہو، حالانکہ وہ کسی نماز کا وقت نہ تھا اس لیے لوگ سمجھ گئے کہ حضرت عمرؓ نے کسی اہم کام کے لیے بلایا ہے۔ اس لیے لوگ فوراً جا پہنچے۔ تو انھوں نے مجمع سے کہا:

اے گروہِ مہاجرین و انصار و اولادِ محمدؐ! تم میں سے کون اس بات کو پسند کرے گا کہ ان کی محرم عورتوں (بہن بیٹیوں) کے اس طرح کا لڑکا پیدا ہو اور وہ اس کو دودھ پلائے جبکہ ابھی وہ شوہر دار بھی نہ ہو؟

بعض لوگوں نے کہا: نہیں، ہمیں تو یہ بات پسند نہیں ہے۔  
حضرت عمرؓ لبوے: تمہیں معلوم نہیں کہ میری بہن عفرہ جو میری ماں خیمہ اور میرے باپ خطاب کی بیٹی ہے اور وہ ابھی غیر شوہر دار ہے؟

لوگوں نے کہا: جی ہاں ہمیں معلوم ہے۔  
وہ لبوے: کہ میں ابھی اس کے پاس گیا تھا تو دیکھا کہ یہ بچہ اس کی آغوش میں ہے۔ تو میں نے اس کو قسم دے کر پوچھا کہ یہ بچہ تیرے پاس کہاں سے آیا؟

اس نے جواب دیا کہ میں نے متعہ کیا تھا۔  
اب آپ سب لوگ سن لیں کہ یہ متعہ جو عہدِ رسولؐ میں حلال تھا اس کو میں حرام قرار دیتا ہوں اور جو اس کی حرمت سے انکار کرے گا میں اس کی پشت پر کورے لگا دوں گا لہذا ان کے کوروں کے خوف سے سب نے تسلیم کر لیا کسی کو انکار کی جرأت نہ ہو سکی، اور نہ کسی نے یہ کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کوئی رسول یا قرآن کے بعد کوئی کتاب نہیں آئی جو اس کے حکم کو منسوخ کر دے۔ لہذا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور قرآن مجید کے خلاف تمہارا حکم نہیں مانتے، بلکہ سب نے اسے تسلیم کر لیا اور اس پر راضی ہو گئے۔

مفضل نے عرض کیا: میرے مولا و آقا! متعہ کے لیے کیا شرائط ہیں؟

آنہیں نے فرمایا: اس کے لیے ستر شرائط ہیں جس نے ان میں سے کسی ایک شرط کے بھی خلاف کیا تو مقتدرہ کر۔ اس نے خود نظم کیا۔

الغرض اس کے بعد امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

پھر میرے جد حضرت علی ابن ابیہن اور میرے پدر بزرگوار حضرت امام محمد باقرؑ ائمہیں اور اپنے جد امجد حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ان کی اُمت کے ہاتھوں جو ان پر ظلم ہوئے تھے اس کی شکایت کریں گے۔

پھر میں کھڑا ہو جاؤں گا اور اپنے جد حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جو کچھ میرے ساتھ منصور دوانیقی نے ظلم کیے ہیں ان کی شکایت کروں گا۔

پھر میرے فرزند موسیٰ کھڑے ہوں گے اور اپنے جد حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہارون الرشید نے جو ظلم ان پر روا رکھے اس کی شکایت کریں گے۔

پھر علی بن موسیٰ کھڑے ہوں گے اور اپنے جد حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مامون الرشید نے جو کچھ ظلم ان کے ساتھ روا رکھے اس کی شکایت کریں گے۔

پھر محمد بن علی کھڑے ہوں گے اور اپنے جد امجد حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مامون الرشید کے ظلم و ستم کی شکایت کریں گے۔

پھر علی بن محمد کھڑے ہوں گے اور اپنے جد امجد حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے متوکل کے ظلم و جور کی شکایت کریں گے۔

پھر حسن عسکری بن علی کھڑے ہوں گے اور اپنے جد بزرگوار حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے معتز باللہ کے ظلم و ستم کی شکایت کریں گے۔

پھر مہدی کھڑے ہوں گے جن کا نام میرے جد امجد حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام ہوگا، اور ان کے جسم پر حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قمیض ہوگی جو جنگ میں آپ کے دندان مبارک و دہن مبارک سے جد ہونے کے وقت خون سے تر ہو گئی تھی۔ فرشتے ان کے جلوں ہوں گے اور وہ اگر حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے کھڑے ہوں گے اور عرض کریں گے اے جد بزرگوار! آپ میرے اوصاف بھی (انچا اُمت سے) بیان فرما کر گئے تھے، میرے بارے میں لوگوں کی

رمنائی فرما گئے تھے، میرا نام و نسب بتا دیا تھا، اور آپ نے میری کنیت تک بیان فرمادی تھی مگر اس کے باوجود آپ کی اُمت نے مجھے ماننے سے انکار کیا، سرکشی پر اتر آئی اور لوگ کہنے لگے کہ وہ تو پیدا ہی نہیں ہوئے، وہ کب تھے اور کہاں تھے اور اب کہاں ہیں؟ وہ کب ہوں؟ اور کہاں ہوں گے؟ اور اگر

رہے بھی ہوں گے تو اب تک مر چکے ہوں گے اور اب تو ان کی اولاد بھی کوئی نہیں ہے



اور اگر وہ صبح ہوتے تو اللہ تعالیٰ ان کے ظہور میں تاخیر کیوں کرتا۔ میں یہ سب کچھ سن کر صبر کرتا رہا، مگر اب اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم ظہور دے دیا ہے لے جبر زور! یہ سب کچھ سن کر حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرمائیں گے:

”حمد اس خدا کی جس نے ہم سے اپنا کیا ہوا وعدہ سچ کر دکھایا اور ہمیں ساری زمین کا وارث بنایا اور اب ہم جنت میں جہاں جاہیں گے رہیں گے اور نیک اعمال کرنے والوں کے لیے یہ کتنا عمدہ بدلہ واجر ہے۔“

پھر فرمائیں گے: جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَ الْفَتْحُ : اللہ کی طرف نصرت آگئی اور فتح ہوگی اور اللہ تعالیٰ کا یہ قول سچ و حق ہے: هُوَ الَّذِي ارْسَلَ ..... الْمُرْسَلِينَ (توبہ: ۳۳) ترجمہ آیت: ”وہ وہی ذات (اقدس) ہے جس نے اپنے رسول کو دین حق کے ساتھ بھیجا، تاکہ اُسے ہر دین پر غالب کر دے خواہ مشرکوں کو کتنا ہی ناگوار گذرے۔“

پھر اس آیت کی تلاوت فرمائیں گے: ”اَنَا فَتَحْتُ لَكَ ..... نَصْرًا مَزِيدًا“ (فتح: ۱۰) ترجمہ آیت: ”بیشک تم آپ کو فتح مبین عطا فرمائی، تاکہ اللہ آپ کی اگلی پچھلی خطائیں معاف فرما دے۔ اور اپنی نعمت آپ پر تمام فرمائے اور آپ کو صراطِ مستقیم پر ثابت قدم رکھے۔ اور اللہ آپ کو شاندار کامیابی عطا فرمائے۔“

مفضل نے عرض کیا: میرے آقا! (اس آیت میں) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی گناہ تھا؟ (جس کو اللہ تعالیٰ نے معاف فرمایا۔)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

”یا مفضل! اِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اللَّهُمَّ حَتِّبْنِي ذَنْبًا شَيْعَةً اخِي وَاَوْلَايَ الْاَوْصِيَاءَ مَا تَقَدَّمَ مِنْهَا وَمَا تَاَخَّرَ اِلَيَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، وَلَا تَفْضَحْنِي بَيْنَ النَّبِيِّينَ وَالْمُرْسَلِينَ مِنْ شَيْعَتِنَا فَحْتَمَلَهُ اللَّهُ اَيَّاهَا وَغَفَرَ جَمِيعًا۔“

ترجمہ روایت: ”اے مفضل رسول اللہ ص نے دعا کی تھی کہ اے اللہ! میرے بھائی اور ان کی اولاد اوصیاء شیعوں گناہوں کا بوجھ ناقیامت اگلے اور پچھلے جہد پر ڈال دینا مگر انبیاء و مرسلین کے سامنے مجھے شرمندہ نہ کرنا تو اللہ نے ان کا بوجھ آپ پر ڈال دیا اور پھر تمام گناہوں کو معاف فرما دیا۔“

مفضل کا بیان ہے کہ یہ سن کر میں دیر تک روتا رہا پھر عرض کیا: میرے مولا! اللہ تعالیٰ کا یہ فضل و کرم ہم لوگوں پر آپ حضرات کے صدقے میں ہے۔ آپ نے فرمایا: ”یا مفضل! ما هُوَ اِلَّا اَنْتَ وَاَمْثَالُكَ بَلِيّ يَامُفَضَّلُ! لَا يَحْدِثُ بِهَذَا الْحَدِيثِ اصْحَابُ الرُّحَصِ مِنْ شَيْعَتِنَا فَيَتَكَلَّمُونَ عَلٰی هَذَا الْفَضْلِ ، وَيَتْرَكُونَ الْعَمَلَ فَلَا يَفْعَلُونَ عِنْدَهُمْ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا لَّا تَاْكُمَا قَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی فَيُنَا الْاُيُوبَةُ : ” لَا يَشْفَعُونَ اِلَّا لِمَنْ ارْتَضٰى وَهُمْ مِنْ خَشِيَّتِهِمْ مُشْفِقُونَ“ (سورة الانبياء: ۲۸)

ترجمہ روایت: ”حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: اے مفضل! وہ شیعہ تم اور تم جیسے ہی لوگ ہیں، مگر یہ حدیث ہمارے شیعوں میں سے اصحابِ رخص سے بیان نہ کر دینا، ورنہ وہ عمل ترک دیں گے اور پھر انھیں اللہ کے غضب سے کوئی نہ بچا سکے گا۔ کیونکہ ہم بھی ویسے ہی ہیں جیسے کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے کہ:

ترجمہ آیت: ”وہ سفارش نہیں کرتے مگر اُس کے لیے جس سے وہ راضی ہو اور وہ اللہ کے خوف سے خائف و لرزاں رہتے ہیں۔“ (الانبياء: ۲۸)

مفضل نے عرض کیا: میرے مولا! اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

”لَيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ“ لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (تاکہ وہ تمام ادیان پر غالب آجائے۔) تو تمام ادیان پر غالب نہیں آئے؟

امام صادق نے فرمایا: یا مفضل! لو کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی الدین کلمہ ما کانت مجوسیة ولا یہودیة ولا صابیة ولا نصرانیة ولا فرقة ولا خلافت ولا شیعہ ولا عرق ولا عبدة اصنام ولا اوثان ولا آلات والعزى ولا عبدة الشمس والقمر ولا النجوم ولا النار ولا الحجارة ، وَاَمَّا قَوْلُهُ : ”لَيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ“ فِی هَذَا الْيَوْمِ وَهَذَا الْمَسَدِيِّ وَهَذِهِ الرَّجْعَةِ وَهُوَ قَوْلُهُ : وَقَالُوا لَوْ هُمْ حَتَّى لَا يَكُونُ فِتْنَةٌ وَيَكُونَ الدِّينُ كَلِمَةً لِلَّهِ



(ترجمہ روایت)

”اے مفضل! اگر حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سارے ادیان پر غالب آجاتے تو دنیا میں نہ کوئی یہودی باقی رہ جاتا، نہ کوئی مجوسی، نہ کوئی صابئی، نہ کوئی نصرانی، نہ یہ فرقے رہ جاتے، نہ کوئی مخالف، نہ کوئی شک کرنے والا، نہ کوئی مشرک، نہ کوئی بت پرست، نہ لات و عزی کو پوجنے والا، نہ سورج اور چاند اور ستاروں کی عبادت کرنے والا، نہ آتش پرست اور نہ پتھروں کی پوجا کرنے والا باقی رہتا، بلکہ اللہ تعالیٰ نے جو یہ فرمایا ہے کہ:

لَيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ

”تاکہ وہ تمام ادیان پر غالب آجائے

یہ تو اس دن کے لیے فرمایا ہے جب مہدی کا ظہور ہوگا۔ یہ رجعت ہوگی اور اسی زمانے کے لیے اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ:

”اور ان سے جنگ کرو یہاں تک کہ فتنہ باقی نہ رہے اور دین حق اللہ کے لیے خالص ہو جائے“ (سورہ الفال ۲۹)

”

مفضل نے عرض کیا میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ حضرات کا علم اللہ تعالیٰ کے علم سے ماخوذ ہے آپ حضرات کے پاس اللہ کی عطا کردہ سلطنت و قدرت ہے آپ حضرات اللہ کے حکم سے بولتے ہیں اور اسی کے حکم پر عمل کرتے ہیں۔

انرض اس کے بعد حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

ثُمَّ يَعُودُ الْمَسِيحُ إِلَى الْكُوفَةِ، وَتَمَطُرُ السَّمَاءُ بِمَاءٍ جَارِدًا مِنْ ذَهَبٍ، كَمَا امْطَرَهُ اللَّهُ فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ عَلَى أَيُّوبَ وَيَقْسِمُ عَلَى أَصْحَابِهِ كُنُوزَ الْأَرْضِ مِنْ تَبَرِّهَا وَلُجَجِينَهَا وَجَوْهَرَهَا۔

ترجمہ: ”پھر امام مہدی علیہ السلام کوفہ واپس آئیں گے۔ اور آسمان سے سونے کی ٹڈیوں کی بارش ہوگی جس طرح بنی اسرائیل میں اللہ تعالیٰ نے حضرت ایوب پر اس کی بارش کی تھی۔ اور آپ اپنے اصحاب پر زمین کے خزانے

سونے چاندی اور جو اہل اہل بیت تقسیم فرمائیں گے۔

مفضل نے عرض کیا: میرے آقا و مولا! یہ بتائیں کہ آپ کے شیعوں میں سے اگر کوئی مرجائے اور اس پر انہوں کا یا غیروں کا قرض ہو تو اس کا کیا ہوگا؟

قال الصادق ع: أول ما يبتدئ المسدح عليه السلام أن ينادي في جميع العالم: أَلَا مِنْ لَدُنْ أَحَدٍ مِنْ شِيعَتِنَا دَيْنٌ فَلْيَذْكُرْهُ حَتَّى يَرُدَّ الشُّومَةَ وَالْخُرْدَلَةَ فَضْلًا عَنْ الْقَنَاطِيدِ الْمَقْطَرَةِ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَالْأَمْثَلِكِ فَيُوقِيَهُ إِيَّاهُ۔

ترجمہ: حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: امام مہدی علیہ السلام سب سے پہلا کام یہی کریں گے کہ سارے عالم میں اعلان کر دیں گے کہ ہمارے شیعوں میں سے کسی پر اگر کسی شخص کا کوئی قرض ہے تو وہ بتائے تاکہ اُسے ادا کر دیا جائے چنانچہ ہر شخص کی ایک گانڈھ یا راتی کا ایک دانہ بھی اگر کسی شیعہ کسی کا قرض ہوگا تو وہ ادا کر دیا جائے گا چہ جائیکہ سونے چاندی کی بڑی بڑی رقمیں یا کوئی اور مال ہو وہ سب ادا کر دیا جائے گا۔

مفضل نے عرض کیا: میرے مولا! پھر اس کے بعد کیا ہوگا؟

قال الصادق ع: يَأْتِي الْقَائِمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ بَعْدَ أَنْ يَطْأَ شَرْقَ الْأَرْضِ وَغَرْبَهَا، الْكُوفَةَ وَمَسْجِدَهَا وَيَسْجُدُ الْمَسْجِدَ الذَّعِيَّ بَنَاءَ يَزِيدَ بْنِ مَعَاوِيَةَ لَعْنَةُ اللَّهِ لَمَّا قَتَلَ الْحُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَ(هِيَ) مَسْجِدَ لَيْسَ اللَّهُ مَلْعُونٌ مَلْعُونٌ مِنْ بَنَاهُ

ترجمہ: حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: پھر امام مہدی علیہ السلام سارے مشرق اور مغرب میں گھوم پھر کوفہ اور مسجد کوفہ تشریف لائیں گے اور اس مسجد کو مسامحہ کر دیں گے جس کو یزید بن معاویہ لعنہ اللہ علیہ نے تعمیر کرایا تھا، جب امام حسین علیہ السلام کو قتل کیا گیا تھا۔ وہ مسجد اللہ کے لیے تعمیر نہیں کی گئی تھی ملعون ہے ملعون ہے اس کی تعمیر کرنے والا۔

”

مفضل نے عرض کیا: مولا! حضرت امام قائم علیہ السلام کی مدت حکومت کتنی ہوگی؟

قال ع: ”قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ:

الْأَيُّهُ: ”فَبَيْنَهُمْ شِقَاقٌ وَسَعِيدٌ، فَأَمَّا الَّذِينَ شَقُّوا فَنَارُ لَهْمَزَيْنِهَا زَفِيرٌ وَشَقِيقٌ خَلِيدٌ فِيهَا مَا دَامَتْ

السَّمُوتُ وَالْأَرْضُ إِلَّا مَا شَاءَ رَبُّكَ إِنَّ رَبَّكَ  
فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيدُ • وَأَمَّا الَّذِينَ سُعِدُوا فَفِي  
الْجَنَّةِ خَالِدِينَ فِيهَا مَا دَامَتِ السَّمُوتُ وَالْأَرْضُ  
إِلَّا مَا شَاءَ رَبُّكَ لَا تَعْلَمُ أَرَهُ غَيْرُ الْعَبْدِ وَذِي • (هُوَ آيَات ۵، ۱۰۱)

والمجد وذو المقطوع " اسی عطاء غیر مقطوع عنہم بل  
ہو دائم ابد و ملک لا ینفد و حکم لا ینقطع ، و امر لا  
یبدل الا باختیار اللہ و مشیتہ و ارادہ الی لا یعلما  
الاہو ؛ ثم القیامۃ و ما وصفہ اللہ عزوجل فی کتابہ  
وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَ صَلَّی اللہُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ  
النَّبِیِّ وَاٰلِہٖ الطَّہْرِیْنَ وَاَسَلَمْتُ تَسْلِیْمًا کَثِیْرًا •

ترجمہ : حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے  
ترجمہ آیت : پس اُن میں بعض بد بخت ہوں گے اور بعض خوش نصیب ۔ اور  
وہ لوگ جو بد بخت ہوں گے وہ جہنم واصل ہوں گے اور وہاں اُن کے  
لیے آہیں بسکیاں (چیخ و پکار) ہوں گی اور وہ اُس میں ہمیشہ رہیں گے  
جتک کہ آسمان و زمین قائم ہیں سوائے اس کے کہ جو تیرے پروردگار کو  
منظور ہو۔ بیشک تیرا پروردگار جو چاہے کرنے والا ہے۔  
اور وہ لوگ جو خوش نصیب ہوں گے وہ جنت میں ہوں گے جس میں وہ ہمیشہ رہیں  
جتک کہ آسمان اور زمین قائم ہیں، سوائے اس کے کہ جو کچھ تیرے پروردگار  
کو منظور ہو (اس کی یہ) عطا منقطع نہیں ہوگی۔

اس آیت میں "مجدوذ" کے معنی "مقطوع" کے ہیں یعنی اللہ تعالیٰ کی عطا ان لوگوں  
کے یہ مسلسل اور غیر منقطع ہوگی ، بلکہ دائمی اور ابدی ہوگی۔ ان کی سعادت  
ختم نہ ہوگی ، ان کی حکومت غیر منقطع ہوگی اور بغیر ارادہ و مشیت الہی نہیں  
ختم ہوگی۔ جس کا علم سوائے اللہ کے اور کسی کو نہیں ہے۔

پھر اس نے بد قیامت اے کی جس کا تذکرہ اللہ تعالیٰ نے نبی کتاب میں فرمایا ہے  
اور طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لیے ہے جو تمام عالمیں کا پالنے والا ہے۔ اور  
اللہ کی رحمت ازل موقی رہے اللہ کی بہترین مخلوق حضرت محمد پر  
جو نبی ہیں وراپ کی پاک و طاہر آل پر اور ان حضرات پر سلام بہت بہت سلام

# بَحَارُ الْاَنْوَارِ



## بَاب ۲۹

### بِسْتِ وَنَهْمِ



زَمَانَةُ رَجَعَتِ اَمَامَتَا عَلَیْہِ السَّلَامِ

السَّمُوتُ وَالْأَرْضُ إِلَّا مَا شَاءَ رَبُّكَ إِنَّ رَبَّكَ  
 فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيدُ ۝ وَأَمَّا الَّذِينَ سُعِدُوا فَفِي  
 الْجَنَّةِ خَالِدِينَ فِيهَا مَا دَامَتِ السَّمُوتُ وَالْأَرْضُ إِلَّا  
 مَا شَاءَ رَبُّكَ لَا يَعْطَىٰ غَيْرُ فَحْذُ وَذُ ۝ (هُود آیت ۵، ۱۰، ۱۱)

والمجد وذ المقطوع "ای عطاء غیر مقطوع عنہم بل  
 ہو دائم ابداً و ملک لا ینفد و حکم لا ینقطع، و امر کا  
 یبطل الا باختیار اللہ و مشیتہ و ارادہ الٰہی لا یعلمہا  
 الا هو، ثم القيامة و ما وصفہ اللہ عزوجل فی کتابہ  
 وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَ صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ  
 النَّبِیِّ وَاٰلِہٖ الطَّیِّبِیْنَ الطَّاهِرِیْنَ وَ سَلَّمَ تَسْلِیْمًا کَثِیْرًا کَثِیْرًا  
 ترجمہ : حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے :  
 ترجمہ آیت : پس اُن میں بعض بد بخت ہوں گے اور بعض خوش نصیب۔ اور  
 وہ لوگ جو بد بخت ہوں گے وہ جہنم واصل ہوں گے اور وہاں اُن کے  
 لیے آہیں بسکیاں (چیخ و پکار) ہوں گی اور وہ اُس میں ہمیشہ رہیں گے  
 جب تک کہ آسمان و زمین قائم ہیں سوائے اس کے کہ جو تیرے پروردگار کو  
 منظور ہو۔ بیشک تیرا پروردگار جو چاہے کرنے والا ہے۔  
 اور وہ لوگ جو خوش نصیب ہوں گے وہ جنت میں ہوں گے جس میں وہ ہمیشہ رہیں  
 جب تک کہ آسمان اور زمین قائم ہیں، سوائے اس کے کہ جو کچھ تیرے پروردگار  
 کو منظور ہو۔ (اس کی یہ) عطا منقطع نہیں ہوگی۔"

اس آیت میں "فحذوذ" کے معنی "منقطع" کے ہیں یعنی اللہ تعالیٰ کی عطا ان لوگوں  
 کے لیے مسلسل اور غیر مقطوع ہوگی، بلکہ دائمی اور ابدی ہوگی۔ ان کی سلطنت  
 ختم نہ ہوگی، ان کی حکومت غیر منقطع ہوگی اور بغیر ارادہ و مشیت الٰہی نہیں  
 ختم ہوگی۔ جس کا علم سوائے اللہ کے اور کسی کو نہیں ہے۔

پھر اس نے بد قیامت آئے کی جس کا تذکرہ اللہ تعالیٰ نے ہی کتاب میں فرمایا ہے  
 اور ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لیے ہے جو تمام عالمین کا پالنے والا ہے۔ اور  
 اللہ کی جنت لعل ہوتی رہے اللہ کی بہترین مخلوق حضرت محمد پر  
 جو نبی ہیں و آیت کی پاک و طاہر آل پر اور ان حضرات پر سلام بہت بہت سلام۔

# بحار الانوار



## باب ۲۹

### بست و نہم



زمانہ رجعت نام قائم  
 علیہ السلام

## باب ۲۹ زمانہ رجعت امام قائم علیہ السلام

① رجعت صریح مومن خالص اور خالص مشرکین کے لیے ہے

سعد نے ابن عیینہ و ابن ابی الخطاب سے، انہوں نے البزنطی سے اور انہوں نے حماد بن عثمان سے اور انہوں نے محمد بن مسلم سے روایت کی ہے کہ میں نے حمران بن اعین اور ابوالخطاب دونوں کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ ہم نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا، آپ نے فرمایا:

يقول ۴: "أَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ الْأَرْضُ عَنْهُ وَيَرْجِعُ إِلَى الدُّنْيَا الْحَسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَإِنَّ الرُّجْعَةَ لَيَسَتْ بِعَامَةٍ وَهِيَ خَاصَّةٌ لَا يَرْجِعُ إِلَّا مَنْ مَحَضَ الْإِيمَانَ مُحَضًّا أَوْ مَحَضَ الشُّرْكَ مُحَضًّا"

ترجمہ: "سب سے پہلے جس کے لیے زمین قبر شق ہوگی اور دنیا میں دوبارہ رجعت کریں گے وہ حضرت امام حسین ابن علی علیہ السلام ہوں گے۔ رجعت عام نہیں ہوگی، بلکہ خاص لوگوں کی رجعت ہوگی۔ صریح خالص مومن اور خالص مشرک کی دنیا میں دوبارہ رجعت ہوگی۔" (منتخب البصائر)

② حضرت رسول اللہ اور حضرت امیر المومنین کی رجعت

بہذا الاسناد: حماد سے، انہوں نے بکیر بن اعین سے روایت کی ان کا بیان ہے کہ میں نے ایک ایسی مقدس ذات سے سنا جن کی صداقت میں مجھے شک و شبہ نہیں یعنی حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے۔ آپ نے فرمایا کہ "اِنَّ رَسُوْلًا وَّ عَلِيًّا سَيَرْجِعَانِ" ترجمہ: "حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت علی علیہ السلام دوبارہ دنیا میں واپس آئیں گے۔"

رجعت و طاغوت کا ذکر رجعت چھوڑو  
تالیف انسان کرو۔ دل آزاری نہ کرو

③

بہذا الاسناد: حماد سے، انہوں نے فضیل سے، فضیل نے حضرت ابی جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا:

قال ۲: "لَا تَقُولُوا الْجِبْتِ وَالطَّاغُوتِ، وَلَا تَقُولُوا الرَّجْعَةَ، فَإِنْ قَالُوا لَكُمْ فَاذْكُرْهُمْ قَدْ كُنْتُمْ تَقُولُونَ ذَلِكَ فَقُولُوا: أَمَّا الْيَوْمَ فَلَا نَقُولُ، فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَانَ يَسْأَلُ النَّاسَ بِالْمِائَةِ أَلْفِ دِرْهَمٍ لِيَكْفُوا عَنْهُ فَلَا تَسْأَلُوهُمْ بِالْكَلَامِ ؟"

ترجمہ: "تم لوگ یہ نہ کہو کہ جبت و طاغوت (بے دین اور سرکش) دونوں اس دنیا میں دوبارہ واپس کیے جائیں گے۔ اور اگر کوئی تم لوگوں سے کہے کہ تم تو اسی کے قائل تھے، تو ان سے کہہ دو کہ آج ہم لوگ یہ نہیں کہتے۔ اس لیے کہ خود حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو ایک لاکھ درہم دے کر لوگوں کی تالیف کیا کرتے تھے۔ پھر کیا تم لوگوں کی تالیف کلام و زبان سے بھی نہ کرو گے۔"

(منتخب البصائر)

④ سوالی رجعت قبل از وقت ہے

اسنی اسناد: حماد سے، انہوں نے زرارة سے اور زرارة نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے چند رجعت جیسے اہم مسائل کے بارے میں دریافت کیا۔ تو آپ نے فرمایا:

فقال ۴: "إِنَّ هَذَا الَّذِي تَسْأَلُونَ عَنْهُ لَمْ يَجِءْ وَأَوَانَهُ وَقَدْ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: "بَلْ كَذَّبُوا بِمَا لَمْ يُحِيطُوا بِعِلْمِهِ وَلَمَّا يَأْتِهِمْ تَأْوِيلُهُ" (يونس - ۳۹)

ترجمہ: "آپ نے فرمایا: جو باتیں تم دریافت کر رہے ہو ابھی ان کا وقت نہیں آیا ہے چنانچہ، اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: "بلکہ انہوں نے تو اس کی تکذیب کی جس کے علم کا وہ احاطہ نہیں کر سکتے تھے اور جس کی تاویل ابھی ان کے پاس نہیں آئی تھی۔" (منتخب البصائر)

### ۵) ہر مومن کے لیے رجعت ہے

سعد نے ابن یزید ، و ابن ابی الخطاب و البیہقی و ابراہیم بن محمد جمیعاً سے اور انہوں نے ابن ابی عمیر سے ، انہوں نے ابن اذینہ سے انہوں نے محمد بن الطیار سے ، اور انہوں نے حضرت ابی عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے اللہ تعالیٰ کے اس قول :  
 ” وَ يَوْمَ نَحْشُرُ مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ فَوْجًا “ (سورہ نمل ۸۳)  
 ترجمہ آیت ( اور اس دن ہم ہر امت میں سے ایک بڑے گروہ کو اکٹھا کریں گے )  
 کی تفسیر میں فرمایا : لیس احد من المؤمنین قتل إلا سیرج حتی یموت ولا احد من المؤمنین مات إلا سیرج حتی یقتل ۔“

ترجمہ روایت : ” مومن میں سے ہر ایک اگر وہ قتل کیا گیا ہے تو وہ دوبارہ دنیا میں واپس کیا جائے گا اور پھر وفات پائے گا ، یا اگر وفات پا گیا ہے تو دوبارہ دنیا میں واپس کیا جائے گا اور قتل کیا جائے گا ۔“

(منتخب البصائر)

### ۶) اہل عراق منکرین رجعت ہیں

سعد نے ابن عیسیٰ سے ، انہوں نے الاہوازی سے ، انہوں نے حماد بن عیسیٰ سے ، انہوں نے الحسین بن المختار سے ، انہوں نے ابی بصیر سے روایت کی ہے کہ ابوبصیر کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام نے مجھ سے ارشاد فرمایا : کیا اہل عراق رجعت کے منکر ہیں ؟ میں نے عرض کیا : جی ہاں

آپ نے فرمایا : کیا انہوں نے قرآن مجید کی اس آیت کو نہیں پڑھا ہے ؟

” وَ يَوْمَ نَحْشُرُ مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ فَوْجًا “ (سورہ نمل ۸۳)  
 اور جس دن ہم ہر امت میں سے ایک بڑے گروہ کو اکٹھا کریں گے )

(منتخب البصائر)

### ۷) حمران بن اعین اور میسر بن عبد العزیز کی رجعت

سعد نے ابن عیسیٰ سے ، انہوں نے البزطی سے ، انہوں نے حسین

بن عمر بن یزید سے ، انہوں نے عمر بن ابان سے ، انہوں نے ابن بکیر سے اور ابن بکیر نے حضرت ابی عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ قال ۴ : ” کأَنِّي بَحْمَرَانَ بْنِ أَعِينٍ وَمَيْسَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ يَخْبِطَانِ النَّاسَ بِأَسْيَافِهِمَا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ “  
 آپ نے فرمایا : ” گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ (زمانہ رجعت میں) حمران بن اعین اور میسر بن عبد العزیز صفا و مروہ کے درمیان اپنی تلواروں سے لوگوں کی نظروں کو خیرہ کر رہے ہیں ۔“

(منتخب البصائر)

### ۸) ” قتل فی سبیل اللہ “ سے مراد

سعد نے ابن ابی الخطاب سے ، انہوں نے عبد اللہ بن المغيرة سے انہوں نے ایک شخص سے ، اُس نے جابر بن یزید سے اور جابر نے روایت کی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے قول خدا :  
 ” وَلَئِنْ قُتِلْتُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ مُتُّمْ “ (سورہ آل عمران آیت ۱۵۶)  
 اور اگر تم اللہ کی راہ میں قتل کیے جاؤ یا مرجاؤ  
 کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا :

” یا جابر ! اُتدري ما سبیل اللہ ؟“

اے جابر ! کیا تمہیں معلوم ہے کہ ”سبیل اللہ“ کیا ہے ؟

میں نے عرض کیا : نہیں ، بخدا میں تو اتنا ہی علم ہے جتنا آپ حضرات سے سنا ہے ۔  
 آپ نے فرمایا : القتل فی سبیل علی علیہ السلام و ذریتہ ، فمن قتل فی ولايتہ قتل فی سبیل اللہ . و لیس احد یؤمن بهذه الآية إلا وله قتلة و میسرة ، انه من قتل ینشر حتی یموت . و من مات ینشر حتی یقتل ۔“

ترجمہ : ” قتل فی سبیل اللہ سے مراد فی سبیل علی علیہ السلام اور ان کی

ذریت ہے ۔ جو شخص ان کی دوستی میں قتل ہوا سمجھ لو کہ وہ فی سبیل اللہ

قتل ہوا ، اور جو شخص بھی اس آیت پر ایمان رکھتا ہے اس کے لیے قتل

بھی ہے اور موت بھی ۔ لہذا جو شخص قتل ہوا وہ دوبارہ دنیا میں واپس آئے گا تا ایک

اُس کو موت آئے اور جس کو ان کی دوستی میں موت آئی وہ دنیا میں دوبارہ آئے گا تا قتل ہوا ۔ (منتخب البصائر)

ابن مغیرہ سے بھی اسی کے مثل روایت ہے۔ (تغییر عیاشی)

## ⑨ تمام انبیاء رجعت فرمائیں گے

سعد نے ابن عیینہ سے، انہوں نے محمد بن سنان سے، انہوں نے ابن مسکان سے، انہوں نے فیض بن ابی شیبہ سے روایت کی ہے ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس آیت:

”وَإِذْ أَخَذَ اللَّهُ مِيثَاقَ النَّبِيِّينَ لَمَا آتَيْتُكُمْ مِنْ كِتَابٍ وَحِكْمَةٍ ثُمَّ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مُصَدِّقٌ لِمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهِ وَتَنْصُرُنَّهُ قَالَ أَأَقْرَرْتُمْ وَأَخَذْتُمْ عَلَىٰ ذَٰلِكُمْ إِصْرِي قَالُوا أَقْرَرْنَا قَالَ فَاشْهَدُوا وَأَنَا مَعَكُمْ مِنَ الشَّاهِدِينَ“ (سورہ آل عمران آیت ۸۱)

ترجمہ: ”اور جب اللہ نے انبیاء سے عہد لیا کہ جس کتاب و حکمت سے میں نے تمہیں نوازا ہے۔ پھر جو کچھ تمہارے پاس ہے اس کی تصدیق کرنے والا ایک رسول تمہارے پاس آئے گا تو تمہیں ضرور اس رسول پر ایمان لانا ہوگا اور ضرور اس کی مدد کرنی ہوگی۔ اُس نے کہا، کیا تم اقرار کرتے ہو کہ اس (عہد) پر میرا وجہ اٹھا لو گے۔ انہوں نے کہا۔ ہم اقرار کرتے ہیں۔ اُس نے کہا۔ پس گواہ رہو، اور میں بھی تمہارے ساتھ گواہ ہوں۔“

کی تلاوت کرتے اور فرماتے ہوتے سنا کہ اس آیت میں ”لَيُؤْمِنُنَّ بِهِ“ کا مطلب یہ ہے کہ وہ تمام انبیاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائیں گے اور ”وَلَيَنْصُرُنَّ“ کا مطلب یہ ہے کہ وہ انبیاء امیر المومنین حضرت علی کی مدد فرمائیں گے۔

میں نے عرض کیا: کیا وہ انبیاء حضرات امیر المومنین کی مدد فرمائیں گے؟

قال: نعم والله من لدن آدم فرمائم جبرائیل، فاسم یبعث اللہ نبیاً و لا رسولاً الا رزجیمعہم الی الدنیا حتی یقاتلوا بین یدی علی ابی طالب امیر المومنین علیہ السلام۔“

ترجمہ: ”آپ نے فرمایا: ہاں، خدا کی قسم، حضرت آدم سے لیکر حضرت خاتم تک جتنے

انبیاء کو اللہ نے مبعوث فرمایا ان سب کو اللہ تعالیٰ دوبارہ اس دنیا میں بھیجے گا تاکہ وہ حضرت علی ابن ابی طالب امیر المومنین علیہ السلام کے ساتھ ہو کر کفار سے جہاد کریں۔“

نوٹ: مذکورہ بالا روایت ابی نے ابن ابی عمیر سے، انہوں نے ابن مسکان سے اور انہوں نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے سلسلہ نمبر ۲۳ میں روایت کی ہے۔ جو (تفسیر علی بن ابراہیم) میں بیان ہوئی ہے۔

## ⑩ یَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَأَنْذِرْ کی تفسیر

سعد نے ابن (ابی) الخطاب سے، انہوں نے محمد بن سنان سے، انہوں نے عمار ابن مسروق سے، انہوں نے المنخل بن جمیل سے، انہوں نے جابر بن یزید سے اور انہوں نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے آیت: ”يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَأَنْذِرْ“ (سورہ مدثر آیت ۲۱) کے متعلق روایت بیان کی ہے کہ آپ نے فرمایا:

”بذلك محمدًا صلى الله عليه وآله وقيامه في الرجعة ينذر

فيسأ-

وقوله: ”إِنَّمَا إِلَهُ الْكَافِرِينَ“ (مدثر- آیت ۲۶)

یعنی محمدًا صلى الله عليه وآله ”لَنُيَبِّئَنَّ الْكَافِرِينَ“ فی الرجعة

وفی قوله: ”إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ كَافَّةً لِّلنَّاسِ“ (السبا- آیت ۷۸) (متنقب البصائر)

فی الرجعة۔“

ترجمہ: فرمایا: ”مدثر“ سے مراد محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور ”قُمْ فَأَنْذِرْ“ یعنی

آپ کا قیام زمانہ رجعت میں ہوگا جس میں آپ لوگوں کو ڈرنے

کے لیے کھڑے ہوں گے۔

اور اللہ کا قول: ”إِنَّمَا إِلَهُ الْكَافِرِينَ“ (مدثر- ۳۶)

یعنی: محمد صلی اللہ علیہ وسلم زمانہ رجعت میں بشر کے لیے نذیر ہیں۔

نیز اللہ تعالیٰ کا یہ قول: ”وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا كَافَّةً لِّلنَّاسِ نَذِيرًا“ (سبا آیت ۲۱)

(متنقب البصائر)

یہ بھی زمانہ رجعت کے لیے ہے۔

(متنقب البصائر)

## ⑪ قیامت پہلے دوبارہ حیات پھر موت

ان ہی اسناد کے ساتھ حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ :

” اِنَّ امير المؤمنين صلوات الله عليه كان يقول : اِنَّ  
الْمَدَثْرَ هُوَ كَأَنَّ عِنْدَ الرَّجْعَةِ “

فقال له رجل : يا امير المؤمنين ! أحياء قبل القيامة ثم موت ؟  
قال : فقال له عند ذلك : نعم والله لكفر من الكفر بعد الرجعة  
أشد من كفريات قبلها “

ترجمہ : ” امیر المؤمنین صلوات اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ ” مدثر “ زمانہ رجعت  
میں ہونا ہے “

ایک شخص نے عرض کیا : یا امیر المؤمنین ! کیا قیامت سے پہلے دوبارہ حیات ہے  
اس کے بعد موت ہے ؟

آپ نے فرمایا : ہاں ، خدا کی قسم ، زمانہ رجعت میں پہلے سے زیادہ کفر موجد ہوگا “

( منتخب البصائر )

## ⑫ لشکر امیر المؤمنین اور لشکر ابلیس میں جنگ

سعد نے ابن ابی الخطاب سے انہوں نے موسیٰ بن سعدان سے انہوں نے  
عبد اللہ بن القاسم الحضرمی سے ، انہوں نے عبد الکریم بن عمرو الخثعمی سے  
روایت کی ہے کہ میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا آپ فرماتے تھے  
يقول : ” اِنَّ ابليس قال : ” اَنْظِرْنِي اِلَى يَوْمٍ يُبْعَثُونَ “ (اوائٹ۔ ۱۵)

فاجاب الله ذلك عليه ” فقال اِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِينَ اِلَى يَوْمِ  
الْوَقْتِ الْمَعْلُومِ “ ثم قال ان يوم الوقت المعلوم ، طهر ابليس لعنه الله في  
جميع اشباعه منذ خلق الله آدم الى يوم الوقت المعلوم و  
هي آخر نزة يتركها امير المؤمنين عليہ السلام

فقلت : واشها لك ؟ قال : نعم . اشها لك زلات وكسرات ما من  
امام في قرن الا ويكتر معه البر والفاجر في دهره حتى يدل

الله المؤمن ( من ) الكافر

فاذا كان يوم الوقت المعلوم كثر امير المؤمنين عليہ السلام في  
اصحابه وجار ابليس في اصحابه ، ويكون ميعقاتهم في  
ارض من اراضي الفرات يقال له : الرّوحا قريب من  
كوفتك ، فيقتتلون قتالا لم يقتتل مثله منذ خلق الله  
عز وجل العالمين فكأني انظر الى اصحاب علي امير المؤمنين  
عليہ السلام قد رجعوا الى خلفهم القسقرى مائة قدم وكأني  
انظر اليهم وقد وقعت بعض ارجلهم في الفرات

فعند ذلك يهبط الجبار عز وجل في ظلال من العناب والملائكة  
وقضى الامر رسول الله صلى الله عليه وسلم امامه بيده حربة  
من نور فاذا نظر اليه ابليس رجع القسقرى ناكصا على

عقبه فيقولون له اصحابه : اين تريد وقد طغرت ؟  
فيقول : ” اني اري ملائكة في اخوات الله رب العالمين “

فيلحقه الشيطان صلى الله عليه وسلم فيطعنه طعنة بين  
كتفيه ، فيكون هلاكه وهلاك جميع اشياعه فعند  
ذلك يعبد الله عز وجل ولا يشرك به شيئا ويملك  
امير المؤمنين عليہ السلام اربعا واربعين الف سنة حتى  
يولد الرجل من شيعة علي عليه السلام الف ولد من صلبه  
ذكورا وعند ذلك تظهر الجنة المدها متان عند  
مسجد الكوفة وما حوله بما شاء الله

امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے تھے : ( ترجمہ )

ترجمہ ” ابلیس نے کہا : اَنْظِرْنِي اِلَى يَوْمٍ يُبْعَثُونَ “ (اوائٹ۔ ۱۵)  
( مجھے قیامت کے دن تک کی مہلت دے )

تو اللہ نے اسے منظور کیا اور فرمایا : ” اِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِينَ اِلَى يَوْمِ  
الْوَقْتِ الْمَعْلُومِ “ (اوائٹ۔ ۱۶) یعنی ( تجھے یوم وقت معلوم تک  
کی مہلت ہے ۔ )

لہذا : جب یوم وقت معلوم آئے گا تو ابلیس اپنے تمام لوگوں کو بیکر ظاہر ہوگا  
جو خلقت حضرت آدم سے بیکر یوم وقت معلوم تک اس کی پیروی کر چکے ہوں گے



اور یہ آخری جنگ ہوگی جو حضرت امیر المومنین علیؑ سلام اور ابلیس کے درمیان ہوگی۔

میں نے عرض کیا: کیا اس سے پہلے بھی جنگ لڑی جا چکی ہوگی؟  
آپ نے فرمایا: جنگیں ہوں گی اور برابر ہوں گی، اور ہر امام کے اپنے اپنے دور میں نیکی اور بدی کی جنگ ہوتی رہے گی۔

اور جب یومِ دقت معلوم آئے گا تو حضرت امیر المومنین علیؑ سلام اپنے اصحاب کو لیکر آگے بڑھیں گے اور ابلیس اپنے اصحاب کو لیکر بڑھے گا اور یہ معرکہ تم لوگوں کے کوفہ کے قریب مقام ”روحا“ پر ہوگا جو دریائے فرات کے کنارے واقع ہے اور ایسا گھمسان کا رن پڑے گا کہ جب سے دنیا ہوئی ایسا رن کبھی نہ پڑا ہوگا۔

چنانچہ: مجھے ایسا نظر آ رہا ہے کہ حضرت علی امیر المومنین علیؑ سلام کے اصحاب کو مجبوراً اس وقت قدم پیچھے ہٹنا پڑے گا اور ایسا بھی نظر آتا ہے کہ بعض اصحاب کے قدم پیچھے ملتے ٹپتے دریائے فرات میں اتر جائیں گے۔

اُس وقت خدا تعالیٰ تہار و جبار نصرت کے لیے بادلوں سے فرشتوں کی فوج اتارے گا اور حکم خدا پورا ہوگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آگے آگے ہوں گے اُن کے ہاتھ میں نور کا ایک نیزہ ہوگا جب ابلیس کی نظر آپ پر پڑے گی تو اپنے پیچھے کی طرف بھاگے گا۔ اس کو بھاگتا دیکھ کر اُس کے لشکر والے کہیں گے کہ کیوں بھاگتے ہو تم فتحیاب و ظفریاب ہو رہے ہو؟

وہ جواب دیگا: ”انی اسری ما لاترون انی اخاف اللہ رب العالمین“  
(جو میں دیکھتا ہوں تم نہیں دیکھتے ہیں۔ اللہ رب العالمین سے ڈرتا ہوں اور حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بڑھ کر اس کی پشت پر نیزہ ماریں گے اور وہ ہلاک ہو جائے گا۔ پھر اس کے سارے ساتھی ہلاک ہو جائیں گے۔ اُس وقت صرف اللہ کی عبادت کرنے والے رہ جائیں گے اور شرک کا نام و نشان مٹ جائے گا۔

پھر حضرت امیر المومنین علیؑ سلام جو ابلیس ہزار سال تک حکومت کرتے رہیں گے اور اس عرصے میں شیعیان حضرت علی علیہ السلام میں سے ہر ایک کے صلب ایک ایک ہزار فرزند ترین پیدا ہوں گے اس وقت مسجد کوفہ اور اس کے چاروں طرف

”جنتانِ مدہامتان“ دوسری زو شاداب باغات ظاہر ہوں گے۔“  
(منتخب البصار)

### (۱۳) حضرت امام حسینؑ اور حسابِ خلق

مندرجہ بالا اسناد کے ساتھ عبداللہ بن القاسم سے، انھوں نے حسین بن احمد المنقری سے، انھوں نے یونس بن ظبیان نے اور انھوں نے حضرت ابو عبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ:  
قال ۴: انّ ائذی یلی حساب الناس قبل یوم القیامۃ الحسین بن علی علیہ السلام فاما یوم القیامۃ فاما ہو بعث الی الجنة وبعث الی النار

ترجمہ: آپ نے فرمایا: ”روزِ قیامت سے پہلے ہی حضرت امام حسین ابن علی علیہ السلام تمام لوگوں کا حساب کتاب کر دیں گے پس قیامت کے دن تو صرف لوگوں کو جنت میں بھیجنا یا جہنم میں پہنچا دینا باقی رہ جائے گا۔“  
(منتخب البصار)

### (۱۴) سب سے پہلے حضرت امام حسینؑ رجعت فرمائیں گے

سعد نے ایوب بن نوح اور حسن بن علی بن عبداللہ وغیرہ سے اور انھوں نے عباس بن عامر سے، انھوں نے سعید سے، انھوں نے داؤد بن راشد سے، انھوں نے حران سے اور حران نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت بیان کی ہے کہ:  
قال ۳: ”انّ اول من یرجع لہا رحمہ الحسین علیہ السلام فیملک حتی تقع حاجباہ علی عینیہ من الکبر۔“

ترجمہ: آپ نے فرمایا: ”سب سے پہلے حضرت امام حسین علیہ السلام رجعت فرمائیں گے اور اتنے عرصے تک حکومت کریں گے کہ بوڑھے ہو کر آپ کی بھویں لٹک کر آپ کی آنکھوں پر آجائیں گی۔“  
(منتخب البصار)

\* سعد نے ابن عیسیٰ اور ابن عبد الجبار اور احمد بن الحسن بن فضال سے اور انھوں نے حسن بن فضال سے، انھوں نے ابو المغرا سے، انھوں نے داؤد بن راشد سے مندرجہ بالا روایت کے مثل روایت کی ہے۔  
(منتخب البصار)





ترجمہ: ”امامؑ نے فرمایا: میں اس کے بارے میں وہی کہتا ہوں جو اللہ عزوجل فرماتا ہے

ترجمہ آیت: ”(یہ رجعت تو نقصان دہ ہی رہی) (نازعات ۱۲)  
یعنی جب وہ دنیا میں دوبارہ رجعت کریں گے اور اس میں بھی ان کا  
قصاص پورا نہ ہوگا تو وہ کہیں گے۔ (تلك . . . . . خاسرة)  
میرے والد نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ کے اس قول کا کیا مطلب ہے۔

(آیت) ”فَاِنَّمَا هِيَ شَرْجُوْرَةٌ وَّاحِدَةٌ لِّمَا ذَاكَ اَهُمُّ بِالسَّاهِرَةِ ۚ وَالنَّائِمَاتِ ۙ“  
(ترجمہ آیت) پس وہ تو ایک بھڑکی ہی ہوگی۔ پھر وہ اچانک بیدار ہوں گے  
آپؑ نے فرمایا: وہ ان لوگوں سے انتقام لیں گے اور رقیقہ لوگ ابھی نہ سوتے  
ہوں گے اور نہ ان پر موت طاری ہوگی۔“ (منتخب البصائر)

### زمانہ رجعت میں حکومتِ ائمہؑ

سعد نے ہمارے اصحاب کی ایک جماعت رواقہ سے، اس جماعت نے ابن  
ابو عثمان و ابراہیم بن اسحاق سے، انھوں نے محمد بن سلیمان دلمی سے، انھوں نے اپنے والد سے  
روایت بیان کی ہے اُن کا بیان ہے کہ میں نے ایک دن حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام  
سے قول خدا: ”اِذْ جَعَلْ فِيْكُمْ اَنْبِيَاءً وَّجَعَلْكُمْ مَّلٰوِكًا“ (مائتہ: ۲۰)  
یعنی (جب اُس نے تم میں اپنے انبیاء قرار دیے اور تم کو بادشاہ بنایا۔)

میں متعلق سوال کیا تو آپؑ نے فرمایا:  
”الانبياء رسول الله صلى الله عليه وسلم و ابراهيم واسماعيل و  
ذرّيته، والملوك الائمة عليهم السلام“

قال: فقلت: و اعني ملك اعطيتهم ؟  
فقال: ”ملك الجنة و ملك الكثرة۔“

ترجمہ: ”انبیاء سے مراد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابراہیم و حضرت  
اسماعیل اور اُن کی ذریت ہیں اور ملوک سے مراد ائمہ علیہم السلام ہیں۔  
راوی کا بیان ہے کہ میں نے عرض کیا: مگر آپؑ حضرات کو کونسی ملکیت اور بادشاہت ملی؟  
آپؑ نے فرمایا: جنت کی بادشاہت اور زمانہ رجعت کی حکومت و سلطنت۔“  
(منتخب البصائر)

یہ روایت نمبر ۱۴ پر آچکی ہے۔

### حضرت امیر المومنین صاحب کراتِ رجائیں

کتاب الواحدہ میں محمد بن الحسن بن عبد اللہ اطروش سے، انھوں نے جعفر  
بن محمد بجلی سے، انھوں نے برقی سے، انھوں نے ابن ابوجبران سے، انھوں عاصم بن حمید  
سے اور انھوں نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام روایت بیان کی ہے کہ حضرت  
امیر المومنین علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ:

”اِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اَحَدٌ وَّاحِدٌ تَفَرَّدَ فِي وَحْدَانِيَّتِهِ  
ثُمَّ تَكَلَّمَ بِكَلِمَةٍ فَصَارَتْ نُورًا ثُمَّ خَلَقَ مِنْ ذَلِكَ النُّوْرِ  
مُحَمَّدًا اَصْلًا لِّلَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَخَلَقَنِي وَذُرِّيَّتِي۔“

ثُمَّ تَكَلَّمَ بِكَلِمَةٍ فَصَارَتْ رُوحًا فَاسْكَنَهُ اللهُ فِي ذَلِكَ النُّوْرِ  
وَاسْكَنَهُ فِي اَبْدَانِنَا فَنَحْنُ رُوحُ اللهِ وَكَلِمَاتُهُ فَبِنَا احْتَجَّ  
عَلَى خَلْقِهِ، فَمَا زِلْنَا فِي ظِلِّهِ خُضْرَاءُ، حَيْثُ لَا شَمْسُ  
وَلَا قَمَرٌ وَلَا لَيْلٌ وَلَا نَهَارٌ، وَلَا عَيْنٌ تَطْرُقُ نَعْبَدُهُ  
وَنَقْدِّسُهُ وَنُسَبِّحُهُ۔ وَذَلِكَ قَبْلَ اَنْ يَخْلُقَ الْخَلْقَ وَ  
اَخَذَ مِيثَاقَ الْاَنْبِيَاءِ بِالْاِيْمَانِ وَالنَّصْرِ لَنَا وَ  
لِلْقَوْلِ عَزَّوَجَلَّ ”وَ اِذَا اَخَذَ اللهُ مِيْثَاقَ النَّبِيِّينَ لَمَّا اَتَيْتُكُمْ  
مِّنْ كُتُبٍ وَحِكْمَةٍ ثُمَّ جَاءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ  
لِّمَا مَعَكُمْ لَتَتُؤْمِنُنَّ بِهِ وَلَتَنْصُرُنَّهُ“ (آل عمران: ۸۱)  
یعنی: لَتَتُؤْمِنُنَّ بِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَلَتَنْصُرُنَّ وَصِيَّهُ  
وَسَيِّدُكُمْ جَمِيْعًا۔

وَ اِنَّ اللهَ اَخَذَ مِيْثَاقِيْ مَعَ مِيْثَاقِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ  
بِالنَّصْرِ بَعْضُنَا لِبَعْضٍ، فَقَدْ نَصَرْتُ مُحَمَّدًا اَمْرًا وَ  
جَاهَدْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ، وَ قَتَلْتُ عَدُوَّهُ وَ وَفَيْتُ اللهَ  
بِمَا اَخَذَ عَلَيَّ مِنَ الْمِيْثَاقِ وَالْعَهْدِ وَ النَّصْرِ  
بِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَلَمْ يَنْصُرْنِيْ اَحَدٌ مِّنْ  
اَنْبِيَاءِ اللهِ وَرُسُلِهِ، وَ ذَلِكَ لَمَّا قَبِضَهُمُ اللهُ اِلَيْهِ

وسوف ينصرونني ويكون لي ما بين مشرقها الى مغربها وليبعثن الله احياء من آدم الى محمد صلى الله عليه وسلم كل نبي مرسل، يضرلون بين يدي بالسيف هام الاموات والاحياء والشقلين جميعا فيا عجباً وكيف لا اعجب من اموات يبعثهم الله احياء يلتون زمرة زمرة بالتلبية: لبيك لبيك يا داعي الله قد تخللوا بسلك الكوفة، قد شهروا سيوفهم على عواتقهم ليضرلون بها هام الكفرة وجبايرهم واتباعهم من جبارة الاولين والآخرين حتى ينجز الله ما وعدهم في قوله عز وجل:

الآية: "وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْأَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِينَهُمُ الَّذِي ارْتَضَى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ أَمْنًا يَعْبُدُونَنِي لَا يُشْرِكُونَ بِي شَيْئًا" (سورة النور آيت ۵۵) اي يعبدونني آمنين لا يخافون احداً من عبادي ليس عندهم تقية.

وان لي الكرة بعد الكرة، والرجعة بعد الرجعة وانا صاحب الرجعات والكرات وصاحب الصلوات والنقمة والذوات العجيبات وانا قرون من حديد، وانا عبد الله وأخو رسول الله صلى الله عليه وسلم انا أمين الله وخازنه وعيبة سره وحجابه ووجهه وصراله وميزانه وانا الحاشي الى الله، وانا كلمة الله التي يجمع بها المفترق ويفرق بها المجتمع.

وانا اسماء الله الحسنى وامثاله العليا وآياته الكبرى وانا صاحب الجنة واثارها، اسكن اهل الجنة الجنة و اسكن اهل النار النار، والى تزويج اهل الجنة

والى عذاب اهل النار، والى ايب الخلق جميعاً. وانا الايب الذي يؤوب اليه كل شئ بعد القضاء والى حساب الخلق جميعاً.

واناصاً حب السهبات، وانا المؤذن على الاعراف. وانا بارز الشمس، انا دابة الارض، وانا قسيم النار وانا خازن الجنان وصاحب الاعراف.

وانا امير المؤمنين ويعسوب المتقين وآية السابقين ولسان الناطقين وخاتم الوصيين ووارث النبيين، و خليفة رب العالمين وصراط ربي المستقيم وفساطه والحجة على اهل السماوات والارضين وما فيها وما بينهما وانا الذي اُتخ الله به عليكم في ابتداء خلقكم وانا الشاهد يوم الدين وانا الذي علمت علم المنيا والبلايا والقضايا وفضل الخطاب والانساب واستحفظت آيات النبيين اسبي المستخفين المستحفظين. وانا صاحب العصاء والميسم وانا الذي سخرت لي السحاب والرعد والبرق والظلم والانوار والرياح والجبال والبحار، والنجوم والشمس والقمر، انا القرن الحديدي وانا فاروق الامة وانا السادي وانا الذي اُحصيت كل شئ عدداً بعلم الله الذي اودعني وبسره الذي اسره الى محمد صلى الله عليه وسلم واسره النبي صلى الله عليه وسلم الى وانا الذي انحلني ربي اسمه وكلمته وعلمه وفهمه.

يا معشر الناس اسألوني قبل ان تفقدوني، اللهم اني اشهدك واستعديك عليهم والاحول ولا قوة الا بالله العلي العظيم، والحمد لله متبعين امراً.

ارشاد الميرزا محمد: (ترجمہ)

"بیشک اللہ تعالیٰ احد اور واحد ہے اور وہ اپنی وحدانیت میں بالکل تنہا تھا، پھر اس کے لب قدرت سے ایک کلمہ نکلا اور وہ نور ہو گیا

پھر اُس نور سے اللہ تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اور مجھ اور میری ذریت کو خلق فرمایا۔

پھر لب قدرت سے ایک اور کلمہ نکلا اور وہ روح بن گیا۔ اور اللہ نے اس روح کو اس نور میں ساکن کر کے اُسے ہمارے ابدان میں ودیعت فرمادیا لہذا ہم لوگ روح اللہ اور کلمۃ اللہ ہیں۔ اور ہمیں اللہ نے اپنی مخلوق پر حجت بنایا۔ پھر ہم سب سلسل ایک سبب رنگ کے سائے میں رہے جبکہ نہ ابھی آفتاب تھا نہ ماہتاب، نہ رات تھی نہ دن تھا اور نہ کوئی دیکھنے والی آنکھ تھی۔ ہم لوگ اللہ کی عبادت اور اس کی تقدیس و تسبیح کرتے رہے۔ اور کسی مخلوق کے خلق ہونے سے پہلے کی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انبیاء سے ہم لوگوں پر ایمان لانے اور ہماری نصرت کا عہد و پیمان لیا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ:

”وَإِذْ أَخَذَ اللَّهُ مِيثَاقَ الْنَّبِيِّينَ لَيَكُنَّ الْحِبَّاطَةُ بَيْنَهُمْ وَإِيَّاكُمْ وَلَيُنَاسِخَنَّ مِنْكُمْ آيَاتٌ وَبَعَثَ فِي الْأُمَمِ نَبِيًّا لِيَذَكِّرَ بِهِ مَنِ اتَّبَعَ فَأَتِيَ الْوَعْدَ الْكَبِيرَ“ (سُورَةُ الْاٰنْ: ۱۰۸)

ترجمہ آیت: ”اور جب اللہ نے انبیاء سے ميثاق لیا کہ جو کچھ تمہیں کتاب و حکمت دی جائے، پھر تمہارے پاس کوئی نبی آئے جو تمہارے پاس والی چیز کی تصدیق کرنے والا ہو تو تم ضرور اُس پر ایمان لانا اور ضرور اس کی نصرت بھی کرنا۔“

یعنی: یہ سب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لائیں گے اور یہ سب کے سب ان کے وحی کی نصرت کریں گے۔

اور بیشک اللہ نے مجھ سے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ عہد لیا کہ ہم دونوں باہم ایک دوسرے کی مدد و نصرت کریں گے۔ چنانچہ میں نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدد و نصرت میں اُن کے سامنے جہاد کیا، اُن کے دشمنوں کو قتل کیا اور اللہ تعالیٰ نے جو عہد مجھ سے لیا تھا وہ میں نے پورا کیا، مگر انبیاء اور رسولوں نے میری کوئی نصرت نہیں کی۔ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے اُن کی ارواح قبض کر لی تھی، مگر آئندہ وہ لوگ میری مدد کریں گے اور مشرق و مغرب تک میری حکومت ہوگی اور حضرت آدم سے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک جتنے انبیاء و رسل ہیں ان سب کو اللہ تعالیٰ دوبارہ اس دنیا میں زندہ کر کے بھیجے گا اور وہ ہمارے سامنے تلوار سے جہاد کریں گے۔

مجھے تعجب ہے اور بھلا مجھے کیونکر نہ تعجب ہو کہ اللہ مردوں کو زندہ کر کے مبعوث فرمائے گا جو گروہ درگروہ آگے بڑھیں گے اور کہیں گے کہ بیشک بیشک اے اللہ کی طرف دعوت دینے والے! اور وہ اپنی برہنہ تلواریں اپنے دوش پر رکھے ہوئے کوفہ کی گلیوں اور کوچوں میں پھریں گے تاکہ کافروں اور ظالموں اور ان کے پیروکاروں کے سر قلم کر دیں، خواہ وہ اولین میں سے ہوں یا آخرین میں سے، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اپنے اُس وعدے کو پورا کرے گا جو اُس نے اس آیت میں فرمایا ہے کہ:

ترجمہ آیت: ”اللہ نے تم میں سے اُن (لوگوں) کے ساتھ جو ایمان لائے اور اعمالِ صالحہ بجالائے، وعدہ فرمایا ہے کہ وہ بالضرور اُن کو زمین میں (اپنا) نائب و خلیفہ بنائے گا جس طرح کہ اُن سے پہلوں کو اُس نے (اپنا) نائب و خلیفہ بنایا تھا اور اُن کے دین کو جو کہ اُس نے اُن کے لیے پسند کیا ہے یقیناً مستحکم بنائے گا تاکہ اُن کے خوف کو اس کے ساتھ بدل دے۔ پس وہ میری ہی عبادت کریں اور وہ میرے ساتھ کسی شے کو شریک نہ ٹھہرائیں“ (النور - آیت ۵۵)

یعنی: وہ لوگ بغیر کسی سے ڈرے ہوئے ہماری عبادت کریں۔ انہیں اُس وقت تقیہ کی ضرورت نہ ہوگی۔

اور میرے لیے کرہ بعد کرہ و رجعت بعد رجعت ہوگی۔ میں صاحبِ رجعات اور صاحبِ کرات ہوں۔ میں صاحبِ صولات (دربار) اور طاقت والا ہوں اور بار بار انتقام لینے والا ہوں، میں عجیب و غریب دولت و سلطنت والا ہوں، میں فولادی سینک ہوں، میں اللہ کا بندہ ہوں اور حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بھائی ہوں۔

میں اللہ کا امین اور اس کا خزینہ دار ہوں، میں راز دار الہی ہوں، میں اُس کا حجاب ہوں، میں وجہ اللہ ہوں، میں صراط الہی ہوں، میں میزان الہی ہوں، میں حاشہ خلق ہوں، میں اللہ کا وہ کلمہ ہوں جس سے وہ متفرق کو مجتمع اور مجتمع کو متفرق کرے گا۔

میں اسمائے حسنی الہی ہوں اور اس کی اعلیٰ ترین امثال ہوں، میں اللہ کی آیتِ کبریٰ ہوں میں صاحبِ جنت و نار (تقسیم جنت و جہنم کرنے والا) ہوں۔ میں اہل جنت کو

جنت میں اور اہل جہنم کو جہنم میں داخل کروں گا۔ میں اہل جنت کی تزویج کروں گا اور اہل جہنم کو عذاب میں مبتلا کروں گا۔ ساری مخلوق ہماری طرف پلٹ کر آئے گی۔ میں وہ مرکز ہوں کہ جہاں ہر شے پلٹ کر آئے گی۔ ساری مخلوق کا حساب و کتاب میرے ذمے ہوگا۔ میں کئی ہیئت والا ہوں میں مقام اعراف کا موزن ہوں، میں آفتاب میں ظاہر ہونے والا ہوں، میں دابۃ الارض ہوں، میں تقسیم نار اور خازن جنت ہوں، میں صاحب اعراف ہوں۔

میں ہی امیر المؤمنین، یعسوب المتقین (پرہیزگاروں کا قائد)، سابقین کی نشانی اور لسان ناطقین (حق بولنے والوں کی زبان) و خاتم اوصیاء، اور وارث انبیاء و خلیفہ رب العالمین ہوں، میں اپنے رب کی صراطِ مستقیم ہوں، میں فسطاطِ الہی (خیمہ خدا) میں اہل آسمان و اہل زمین اور ان دونوں کے درمیان جو کچھ ہے ان سب پر حجت الہی ہوں۔

میں وہ ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے میرے ذریعے سے تمہاری ابتداء خلقت میں تم لوگوں پر حجت قائم کی، میں بروز قیامت تم لوگوں پر شاہد ہوں، میں وہ ہوں کہ تمام منایا و بلایا، فصل الخطاب و انساب کا علم مجھے عطا کیا گیا ہے میں انبیاء کی ساری نشانیاں محفوظ کیے ہوئے ہوں۔

میں صاحب عصا اور صاحب میثم ہوں، میں وہ ہوں کہ تمام بادل و رعد و برق و ظلمت و نور و ہوا و پہاڑ و سمندر و نجوم و شمس و قمر میرے لیے مسخر کر دیے گئے ہیں۔ میں قرنِ حدید ہوں، میں فاروقِ امت ہوں میں ہادی ہوں، اللہ کا وہ علم جو مجھے ودیعت ہوا ہے اور وہ اسرار و رموز جو اللہ نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تفویض فرمایا اس کے ذریعے سے ہر شے کی تعداد و شمار سے واقف ہوں۔ میں وہ ہوں کہ مجھے میرے رب نے اپنا اسم اپنا کلمہ اپنی حکمت، اپنا علم اور اپنی فہم عطا فرمایا ہے۔

اے گروہ مردم! مجھ سے جو کچھ پوچھنا ہو پوچھ لو قبل اس کے کہ تم مجھ کو نہ پاسکو۔ اے اللہ! میں تجھے ان لوگوں پر اپنا گواہ بنا تا ہوں۔ اور نہیں ہے کوئی طاقت اور نہیں ہے کوئی قوت مگر خدا کے بزرگ و برتر کی عطا کی ہوئی اور ساری حمد اللہ کے لیے ہے۔ (منتخب البھار)

## وَلَا أَسْلَمَ... كُوهًا. کی تفسیر

(۲۱)

صاحب بن میثم سے روایت ہے۔ ان کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ میں نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے قولِ خدا: (سُورَةُ اَلْاٰمِرَانِ ۸۳) "وَلَا أَسْلَمَ مَنْ فِي السَّمَوَاتِ وَالْاَرْضِ طَوْعًا وَكُوهًا" (اور اسی کے مطیع ہیں آسمانوں اور زمین میں جو کچھ بھی ہے، خوشی سے اور ناخوشی سے) کے متعلق دریافت کیا تو آپ نے فرمایا:

"ذَلِكَ حِينَ يَقُولُ عَلِيُّ عَلَيْهِ السَّلَامُ: "أَنَا أَوَّلِي النَّاسِ بِهَذِهِ آيَةٍ" وَأَقْسَمُوا بِاللَّهِ جَمْدًا أَيْمَانَهُمْ لَا يَبْعَثُ اللَّهُ مِنْ يَمِينِهِ بَلِيَّ وَعَدًّا عَلَيْهِ حَقًّا وَلَكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ" (۳۸) لِيُبَيِّنَ لَهُمُ الَّذِي يُخْتَلَفُونَ فِيهِ وَلِيَعْلَمَ الَّذِينَ كَفَرُوا أَنَّهُمْ كَانُوا كَذِبِينَ" (۲۹) (نحل ۳۸-۲۹)

ترجمہ

(ترجمہ روایت)

امام نے فرمایا کہ یہ اُس وقت ہوگا جب حضرت علی علیہ السلام فرمائیں گے کہ میں لوگوں میں اس آیت کا سب سے زیادہ حقدار ہوں:-

آیت: "وَأَقْسَمُوا... كَذِبِينَ" (نحل ۳۸-۲۹) ترجمہ آیت: "اور وہ اللہ کی پکی قسمیں کھاتے تھے (یہ کہتے ہوئے کہ) جو مر گیا اللہ اس کو نہیں اٹھائے گا۔ یقیناً اُس کے وعدے کی وفا اُس پر واجب ہے لیکن اکثر لوگ یہ نہیں جانتے۔

تاکہ وہ اُن پر وہ بات واضح کر دے جس کے بارے میں وہ اختلاف کیا کرتے تھے اور تاکہ وہ لوگ جنہوں نے انکار کیا جان لیں کہ بیشک وہی جھوٹے تھے۔ (سورہ نحل ۳۸-۲۹) (تفسیر عیاشی)

## حضرت علیؑ زمانہ رحبت میں

(۲۲)

ابن ولید نے صفار سے، اُصفوں نے ابن عیسیٰ سے، اُصفوں نے علی بن حکم سے اُصفوں نے مامر بن معقل سے، اُصفوں نے ابو حمزہ ثمالی سے اور اُصفوں نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے مجھ سے فرمایا: اے ابو حمزہ!

قال لی، یا ابا حنزة ! لاتضعوا علیا دون ما وضعه الله ولا ترفعوا علیا فوق ما رفعه الله، کفی بعلی ان یقاتل اهل الکرة (۱) و ان یشو ج اهل الجنة -

ترجمہ: آپ نے فرمایا: اے ابو حنزه! حضرت علی علیہ السلام کو جس مقام پر اللہ تعالیٰ نے رکھا ہے، اُس سے کم مت کرو اور جو بلندی ان کو اللہ تعالیٰ نے عطا کی ہے اس سے زیادہ اونچا و بلند نہ کرو۔ حضرت علی علیہ السلام کے لیے یہی شرف بہت کافی ہے کہ وہ زمانہ رجعت میں بھی خدا کے دشمنوں سے جنگ کریں گے اور اہل جنت کی تزویج کریں گے۔ (امالی صدوق)

بصائر الدرجات میں بھی ابن عیسیٰ سے اسی کے مثل روایت ہے۔

منتخب البصائر میں بھی عامر بن معقل سے اسی کے مثل روایت ہے۔

یہ روایت قبل ازاں روایت (۹) میں بیان ہو چکی ہے۔

### آنحضرتؐ پر زمانہ رجعت میں سب ایمان لائیں گے

تفسیر علی بن ابراہیم میں اس آیت کے متعلق کہ: "وَإِنْ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ إِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهِ قَبْلَ مَوْتِهِ وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ يَكُونُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا" (النساء: ۱۵۹) ترجمہ آیت: "اور کوئی شخص اہل کتاب میں سے ایسا نہیں رہے گا جو اُس کی موت سے پہلے اس پر ایمان نہ لے آئے گا اور قیامت کے دن وہ ان لوگوں پر گواہ ہوگا۔"

مرفوم ہے کہ: روایت کی گئی ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دوبارہ دنیا میں رجعت فرمائیں گے تو سب کے سب لوگ آپؐ پر ایمان لے آئیں گے۔

(تفسیر علی بن ابراہیم)

قال: وحدثنی ابی، عن القاسم بن محمد، عن سلیمان بن داود المنقری عن ابی حنزة، عن شہر بن حوشب قال: قال لی الحجاج یاشہر! آیتہ فی کتاب اللہ قد اعیثنی۔ فقلت:

قلت: ایہا الامیر آیتہ آیتہ؟ فقال: "وَإِنْ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ إِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهِ قَبْلَ مَوْتِهِ"

واللہ لا اتی لا من بالیہودی والنصرانی فتضرب عنقه ثم أرمقه بعیني فما أراه یحزک شفیتہ حتی یحمل۔

فقلت: اصلاح اللہ الامیر بیس علی ماتا و لت۔

قال: کیف ہو؟ قلت: ان عیسیٰ ینزل قبل یوم القیامۃ اللہ دنیا فلا یبقی اهل ملۃ یسودی ولا غیرہ الا آمن بہ قبل موتہ و یصلی خلف المہدی۔

قال: ویحک انی لك هذا؟ ومن این جئت بہ؟

فقلت: حدثنی بہ محمد بن علی بن الحسین بن علی بن ابی طالب علیہ السلام۔

فقال: جئت واللہ بہا من عین صافیۃ۔

(ترجمہ)

نیز شہر بن حوشب سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ مجھ سے حجاج نے کہا: لے شہر! قرآن کی ایک آیت ہے جس نے مجھے بہت پریشان کر رکھا ہے۔

میں نے عرض کیا: اے امیر! وہ کون سی آیت ہے؟

اس نے کہا: اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

"إِنَّ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ إِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهِ قَبْلَ مَوْتِهِ"

(بیشک کوئی شخص اہل کتاب میں سے ایسا نہیں رہے گا جو اُس کی

موت سے پہلے اس پر ایمان نہ لے آئے گا۔) (النساء: ۱۵۹)

اور بخدا میں یہودی اور نصرانی کی گردن مارنے کا حکم دیتا ہوں ان کی گردن اڑادی

جاتی ہے صرف یہ دیکھنے کے لیے کہ یہ کیسے ایمان لاتے ہیں، مگر ان کے

لبوں پر تو میں کوئی حرکت ہی نہیں دیکھتا۔

میں نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ امیر کا بھلا کرے، اس آیت کی تاویل وہ نہیں ہے جو آپ

سمجھ رہے ہیں۔

اس نے کہا: پھر کیا ہے؟

میں نے عرض کیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام قیامت سے قبل دنیا میں رجعت کریں گے

اور تمام اہل کتاب خواہ وہ یہودی ہوں یا غیر یہودی، سب کے سب ان پر

ایمان لائیں گے اور وہ حضرت امام مہدی کے پیچھے نماز پڑھیں گے۔

حجاج نے کہا: تجھ پر دتے ہو، تو یہ طلب کہاں سے نکال لایا؟  
میں نے کہا: اس آیت کا یہ مطلب مجھ سے حضرت محمد بن علی بن الحسین بن علی  
بن ابی طالب علیہ السلام نے بیان کیا ہے۔

اُس نے کہا: بخدا، یہ پانی تم چشمہ صاف و شیریں سے لائے ہو۔  
(تفسیر علی بن ابراہیم)

## ۲۵) رجعت پر کچھ لوگ ایمان رکھتے ہیں (قرآن)

تفسیر علی بن ابراہیم میں درج ذیل آیت:  
”بَلْ كَذَّبُوا بِمَا لَمْ يُحِيطُوا بِعَلَمِهِ وَلَمَّا يَأْتِهِمْ تَأْوِيلُهُ“  
ترجمہ: (بلکہ انھوں نے تو اس کی تکذیب کی جس کے علم کا وہ احاطہ نہیں کر سکتے تھے اور جس کی تاویل ابھی اُن کے پاس نہیں آئی تھی)

یعنی: اس آیت میں تحریر ہے کہ اُن کے پاس اس کی تاویل نہیں آئی۔  
آیت: ”كَذَلِكَ كَذَّبَ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ“ (یونس: ۳۹)  
ترجمہ: (اسی طرح وہ (بھی) جو اُن سے پہلے تھے تکذیب کرتے رہے۔)

فرمایا: یہ آیت رجعت کے متعلق نازل ہوئی ہے جس کی لوگ تکذیب کرتے ہیں یعنی  
کہتے ہیں کہ رجعت نہیں ہوگی۔ پھر فرمایا:

آیت: ”وَمِنْهُمْ مَّنْ يُّؤْمِنُ بِهِ وَمِنْهُمْ مَّنْ لَا يُّؤْمِنُ بِهِ ط  
وَذَبَّكَ عَنْكُمْ بِالْمُفْسِدِينَ“ (یونس: ۴۰)

ترجمہ: (اور اُن میں سے (بعض) ایسے ہیں جو اُس پر ایمان لاتے ہیں اور (بعض)  
اُن میں سے ایسے بھی ہیں جو اُس پر ایمان نہیں لاتے۔ اور تیرا پروردگار  
فسادیوں کو خوب جانتا ہے۔) (تفسیر علی بن ابراہیم)

## ۲۶) زمانہ رجعت میں لوگ ظلم کا فدیہ دیں گے (قرآن)

تفسیر علی بن ابراہیم میں اس آیت کے بارے میں ہے: (یونس: ۵۵)  
”وَلَوْ اَنَّ لِّكُلِّ نَفْسٍ ظَلَمَتْ“ یعنی دنیا میں جس جس نے  
آل محمد کا حق مارا (ظلم کیا) ہے۔ مَّا فِي الْاَرْضِ لَا فْتَدَتْ بِهِ ط اگر اُن کو  
زمین کا سارا خزانہ مل جائے تو وہ اُس وقت (زمانہ رجعت میں) اس کو بطور فدیہ دینے کو  
تیار ہو جائیں گے۔ (سورہ یونس: آیت ۵۴)

## ۲۶) زمانہ رجعت میں ہر قوم کے کچھ لوگ محشور ہوں گے (قرآن)

تفسیر علی بن ابراہیم میں ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے  
”وَلَا خُدَا:“ ”وَالْيَوْمَ نَحْشُرُ مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ فَوْجًا...“ (نمل: ۸۳)  
ترجمہ: (اور جس دن ہم ہر امت میں سے ایک بڑے گروہ کو اکٹھا کریں گے)  
کے متعلق دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا: لوگ اس آیت کے بارے  
میں کیا کہتے ہیں؟

ادی کا بیان ہے کہ میں نے عرض کیا کہ لوگ کہتے ہیں کہ یہ قیامت کے دن ہوگا۔  
امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: کیا قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ہر قوم میں سے  
ایک گروہ کو محشور کرے گا اور بقیہ کو چھوڑ دے گا۔؟ (ایسا تو نہیں ہے)  
درحقیقت یہ تو زمانہ رجعت میں ہوگا۔ اور قیامت کے بارے میں تو  
آیت ہے: ”وَحَشَرْنَاهُمْ فَلَمْ نُغَادِرْ مِنْهُمْ اَحَدًا...“  
اور ہم اُن کو محشور کریں گے، اُن میں سے کسی ایک کو بھی  
نہ چھوڑیں گے۔ “ (کہتے: ۴۷) (تفسیر علی بن ابراہیم)

## ۲۸) زمانہ رجعت میں ناہیبیوں کا حال (قرآن)

احمد بن ادریس نے احمد بن محمد سے، انھوں نے عمر بن عبدالعزیز سے، انھوں نے  
ابراہیم بن مستنیر سے، انھوں نے معاویہ بن عمار سے روایت کی ہے اُن کا بیان ہے کہ  
میں نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس آیت کے متعلق دریافت کیا:  
”اِنَّ لَّكَ مَجِيشَةً ضَنْكًا“ (طہ: ۱۱۳)

ترجمہ: (اس کی زندگی بہت سختی میں بسر ہوگی)  
آپ نے فرمایا: ”ھ وَاللّٰهُ لِلنَّصَابِ“ بخدا یہ آیت نواصب کے لیے ہے۔  
میں نے عرض کیا: میں آپ پر قربان، مگر میں دیکھتا ہوں کہ وہ لوگ مرتے دم تک بہت  
خوشحالی میں بسر کرتے ہیں۔؟

آپ نے فرمایا: ذَاكَ وَاللّٰهُ فِي الرَّجْعَةِ، یا کُلُوْنَ الْعَذْرَةَ  
بخدا زمانہ رجعت میں اُن کا حال یہ ہوگا کہ وہ گندگی (پاخانہ) کھا کر بسر کریں گے۔



☆ سعد نے احمد بن محمد سے اسی کے مثل روایت کی ہے۔ (منتخب البصار)

## (۲۹) مُعَذِّبُ اقْوَامٍ كِي رَحِيَتٍ نِهِي (قرآن)

ابی نے ابن ابوعبیر سے، اُنھوں نے ابن سنان سے، اُنھوں نے ابوبصیر اور محمد بن مسلم سے اور اُنھوں نے حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے اور حضرت ابوجعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے قرآن مجید کی اس آیت: ”وَحَرَامٌ عَلٰی قَرْيَةٍ اَهْلُكَنَهَا اَتَمُّوْا لَیْرَجِعُوْنَ“ (انبیاء) ترجمہ: (اور جس بستی کو ہم نے ہلاک کیا اُس کے اہل بایاں پر حرام ہے کہ وہ لوٹ کر آسکیں۔)

قالا ۴: ”كُلَّ قَرْيَةٍ اَهْلَكَ اللهُ اَهْلَهُ بِالْعَذَابِ لَا یَرْجِعُوْنَ فِی الرَّجْعَةِ فَهَذِهِ الْاٰیةُ مِنْ اَعْظَمِ الدَّلَالَةِ فِی الرَّجْعَةِ لِاَنَّ احَدًا مِنْ اَهْلِ الْاِسْلَامِ لَا یُنْكَرُ اَنَّ النَّاسَ كُلَّهُمْ یَرْجِعُوْنَ اِلَى الْقِیَامَةِ، مَنْ هَلَكَ وَمِنْ لَمْ یَمْلِكْ: فَقَوْلُهُ ”لَا یَرْجِعُوْنَ“ عَنِ فِی الرَّجْعَةِ فَاَمَّا اِلَى الْقِیَامَةِ یَرْجِعُوْنَ حَتّٰی یَدْخُلُوا النَّارَ۔“ (ترجمہ)

”ہر وہ آبادی جسے اللہ تعالیٰ نے عذاب نازل کر کے ہلاک کر دیا وہ زمانہ رحمت میں دوبارہ دنیا میں نہیں پلٹائے جائیں گے۔ یہ آیت رحمت کی سب سے بڑی دلیل ہے۔ اس لیے کہ اہل اسلام میں سے کسی کو اس امر سے انکار نہیں کہ تمام لوگ قیامت کے دن رحمت کریں گے اور دوبارہ زندہ کیے جائیں گے خواہ وہ لوگ جو عذاب الہی سے ہلاک ہوئے ہوں خواہ ہلاک نہ ہوئے ہوں۔ اور اس آیت میں ”لَا یَرْجِعُوْنَ“ سے مراد زمانہ رحمت ہے اس لیے کہ قیامت میں تو سبھی دوبارہ زندہ ہوں گے تاکہ انھیں جہنم میں داخل کیا جائے۔“ (تفسیر علی بن ابراہیم)

## (۳۰) دَابَّةُ الْاَرْضِ مَرَاتِیْمُ الْمُنِیْنِ

ابی نے ابن ابوعبیر سے، اُنھوں نے ابوبصیر سے اور ابوبصیر نے حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ

ایک مرتبہ حضرت امیر المومنین علیہ السلام مسجد میں فرش پر سو رہے تھے کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے۔

”قد جمع رملًا و وضع راسه علیه، فحرّكه برجله ثم قال: قم یا دابّة الله۔“

فقال رجل من اصحابه: یا رسول الله! انستى بعضنا بعضًا بهذا الاسم؟

فقال: ”لا والله ما هو الا له خاصة وهو الدابة التي ذكر الله في كتابه: (الآية) ”وَإِذَا دُفِعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ أَخْرَجْنَا لَهُمْ دَابَّةً مِّنَ الْأَرْضِ تُكَلِّمُهُمْ أَنَّ النَّاسَ كَانُوا بِآيَاتِنَا لَا يُوقِنُونَ“ (سورة نمل آیت ۸۲)

ثم قال: یا علی! اذ كان آخر الزمان اخرجك الله فی احسن صورة ومعلّم میسم تسم به اعداءك۔ (ترجمہ)

”آپ نے ریت جمع کیا اور اُس کے اوپر اُن کا سر اقدس رکھ دیا، پھر آپ نے اُن کے پیروں کو حرکت دی۔ پھر فرمایا: اُنھوں نے دابّة اللہ!۔“ یہ سن کر آپ کے ایک صحابی نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا ہم لوگ سبھی اس نام سے ایک دوسرے کو پکار سکتے ہیں؟

آپ نے فرمایا: خدا کی قسم، ہرگز نہیں، یہ نام تو صرف ان کے لیے ہی مخصوص ہے۔ یہ وہ دابّة ہے جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں فرمایا ہے:

حوالہ آیت: ”وَإِذَا دُفِعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ أَخْرَجْنَا لَهُمْ دَابَّةً مِّنَ الْأَرْضِ تُكَلِّمُهُمْ أَنَّ النَّاسَ كَانُوا بِآيَاتِنَا لَا يُوقِنُونَ“ (سورة نمل آیت ۸۲) ترجمہ آیت: ”اور جب ان لوگوں پر وعدہ پورا ہو جائے گا تو ہم اُن کے لیے زمین میں سے ایک دابّة نکالیں گے جو اُن سے کلام کرے گا کہ لوگ ہماری آیات (نشانیوں) پر یقین نہیں کرتے تھے۔“

پھر آنحضرت نے فرمایا: یا علی! آخر زمانہ میں اللہ تعالیٰ تم کو بہترین صورت میں نکالے گا اور تمھارے پاس ایک مہر ہوگی جس سے تم اپنے دشمنوں پر نشان لگاؤ گے۔“

حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے ایک شخص نے عرض کیا:



مگر عام توبہ کہتے ہیں کہ اس آیت میں تکلمہم سے مراد زخمی کرنے کے ہیں۔

آپ نے فرمایا: کَلِمَةُ اللَّهِ فِي نَارِ جَهَنَّمَ إِنَّمَا هِيَ تَكَلُّمُهُمْ مِنَ الْكَلَامِ وَ الدلیل علی أَنَّ هَذَا فِي الرَّجْعَةِ قَوْلُهُ: **الْآیَةُ: "وَيَوْمَ نَخْشِرُ مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ فَوْجًا مِمَّنْ يَكْذِبُ بِآيَاتِنَا فَمَهُ يُوزَعُونَ" ۸۲ حَتَّى إِذَا جَاءُوكَ أَكْذَابُكُمْ يَا لَيْتِي وَلَمْ تُخِطُوا بِهَا عِلْمًا أَمَا ذَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ" ۸۳ (سُورَةُ نَمَلٍ ۸۲ ۸۳)**

(ترجمہ)

آپ نے فرمایا: "اللہ انہیں جہنم رسید کرے، ایسا نہیں ہے بلکہ تکلمہم کلام سے ہے جس کے معنی گفتگو کرنے کے ہیں اور رجعت پر دلیل اللہ تعالیٰ کا قول ہے ترجمہ آیت: "اور جس دن ہم ہر امت میں سے ایک بڑے گروہ کو اکٹھا کریں گے جو ہماری نشانیوں کو جھٹلایا کرتے تھے اور ان کو صفت بستہ کیا جائیگا یہاں تک کہ وہ حاضر ہوں گے تو وہ کہے گا کہ کیا تم نے میری آیات کو جھٹلایا تھا جبکہ تم اپنے علم سے ان کا احاطہ نہیں کر سکتے تھے۔ توبہ کیا تھا جو تم کیا کرتے تھے۔"

آپ نے فرمایا: اس آیت میں آیات سے مراد امیر المؤمنینؑ اور ائمہ طاہرینؑ ہیں۔

پس اہل شخص نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا: مگر عوام کا خیال ہے کہ قول خدا: **يَوْمَ نَخْشِرُ مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ فَوْجًا** "سے قیامت میں" حشر مراد ہے۔

آپ نے فرمایا: تو کیا قیامت میں اللہ ہر قوم سے ایک گروہ کو مشور کرے گا اور باقی کو چھوڑ دے گا۔ ایسا نہیں ہے۔ بلکہ یہ تو زمانہ رجعت کے لیے ہے۔

قیامت کے متعلق توبہ آیت ہے:

**"وَحَشَرْنَاهُمْ فَلَمْ نُغَادِرْ مِنْهُمْ أَحَدًا" (رُكُوتُ: ۲۸)**

"

دوسرے اسناد کے ساتھ مفضل سے روایت ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے قول خدا: **"يَوْمَ نَخْشِرُ مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ فَوْجًا"** کی تفسیر میں فرمایا:

قال: "ليس احد من المؤمنين قتل الا يرجع حتى يموت ولا يرجع الا من محض الايمان محضاً او محض الكفر محضاً" فرمایا: یعنی: "ہر وہ مومن جو قتل کیا گیا ہے وہ دوبارہ زندہ ہو کر دنیا میں واپس آئے گا اور اپنی زندگی پوری کر کے مرے گا۔ نیز رجعت ان ہی لوگوں کے لیے ہوگی جو خالص مومن یا خالص کافر ہوں گے۔"

"

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ ایک مرتبہ ایک شخص نے عمار بن یاسر سے کہا: اے ابویقظان! قرآن مجید میں ایک آیت ہے جس سے میرے دل میں فساد اور شک پیدا ہو رہا ہے۔

عمار بن یاسر نے پوچھا: وہ کون سی آیت ہے؟ اس نے کہا: **"وَإِذَا وَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ أَخْرَجْنَا لَهُمْ دَابَّةً مِّنَ الْأَرْضِ تُكَلِّمُهُمْ أَنَّ النَّاسَ كَانُوا بِآيَاتِنَا لَا يُوقِنُونَ" (سُورَةُ نَمَلٍ: ۸۲)**

ترجمہ آیت: "اور جب ان لوگوں پر وعدہ پورا ہو جائے گا تو ہم ان کے لیے زمین میں سے ایک دابہ نکالیں گے جو ان سے کلام کرے گا کہ لوگ ہماری آیات پر یقین نہیں کرتے تھے۔"

اس آیت میں دابہ سے مراد کون ہے؟ یہ کونسا دابہ ہے؟

عمار بن یاسر نے کہا: اچھا، خدا کی قسم جب تک میں تمہیں وہ دابہ نہ دکھالوں گا، نہ تو بیٹھوں گا، نہ کچھ کھاؤں گا، نہ کچھ پیوں گا۔

اس کے بعد عمار اس شخص کو اپنے ساتھ میکہ چلے اور امیر المؤمنینؑ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو دیکھا کہ حضرت امیر المؤمنینؑ کھجوریں مکھن کے ساتھ نوش فرما رہے ہیں۔ امیر المؤمنینؑ نے جب عمار کو دیکھا تو فرمایا:

اے ابویقظان! یہاں آؤ۔

عمار آپ کے پاس جا کر بیٹھ گئے اور آپ کے ساتھ کھجوریں کھانے لگے اس شخص کو بڑا تعجب ہوا اور جب عمار وہاں سے اُٹھے تو اس شخص نے کہا:

اے ابویقظان! واہ واہ، تم نے تو قسم کھائی تھی کہ جب تک کہ دابہ نہ دکھاؤں گے، نہ بیٹھوں گے نہ کھاؤں گی ہمارے جواب دیا: اگر تم میں عقل ہے تو میں نے تمہیں وہ دابہ دکھا دیا۔ (تفسیر علی بن ابیہم)

## اُمّت طاہرین علیہم السلام آیات الہی ہیں

(۳۱)

تفسیر علی بن ابراہیم میں ہے کہ آیت: "سَيُرِيكُمْ آيَاتِهِ فَتَعْرِفُونَهَا" (سورہ غل ۹۳) آیت ترجمہ (عنقریب وہ تمہیں اپنی نشانیاں (آیات) دکھائے گا پس تم ان کو پہچان جاؤ گے۔) (قال امیر المومنین والا تمہیں ۴) اس آیت میں آیات سے مراد امیر المومنین علیہ السلام اور جہاں اُمّت طاہرین علیہم السلام ہیں "إِذَا رَجَعُوا يَعْرِضُ أَعْدَاؤُهُمْ إِذَا رَأَوْهُمْ وَالذَّلِيلُ عَلَى أَنَّ الْآيَاتِ هُمُ الْإِمَّةُ: قول امیر المومنین صلوات اللہ علیہ: "ما للہ آیۃ اعظم منی" فاذا رجعوا الی الدنیا یعرضهم اعداؤهم اذا رآوهم فی الدنیا۔" ترجمہ روایت: "جب یہ رجعت فرمائیں گے ان کے دشمن انہیں دیکھ کر پہچان لیں گے اور اس بات کی دلیل کہ آیات سے مراد اُمّت طاہرین ہیں تو امیر المومنین ۲ کا یہ قول ہے کہ "ما للہ آیۃ اعظم منی" یعنی: (اللہ تعالیٰ کی کوئی بھی آیت مجھ سے بڑی نہیں ہے) جب یہ حضرات دنیا میں رجعت فرمائیں گے تو ان کے دشمن انہیں دیکھ کر پہچان لیں گے۔" (تفسیر علی بن ابراہیم)

## قرآن مجید میں حضرت موسیٰ و فرعون کا قصہ (تمثیلاً)

(۳۲)

تفسیر علی بن ابراہیم میں ہے کہ سورہ قصص میں ہے "طٰسَٓثَہٗ ۝ تِلْكَ اٰیٰتُ الْکِتٰبِ الْمُبِیْنِ ۝" (قصص ۲۰-۱) اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے اپنے نوح علیہ السلام کو خطاب کیا اور فرمایا کہ اے محمد! "تَسْلُوْا عَلَیْکَ مِنْ نَّبِیِّ مُوْسٰی وَفِرْعَوْنَ بِالْحَقِّ لِقَوْمٍ یُّؤْمِنُوْنَ ۝ اِنَّ فِرْعَوْنَ عَلٰی فِی الْاَرْضِ وَجَعَلَ اَهْلًا مَّحٰمًا شَیْعًا یَسْتَضِعُوْنَ طٰٓئِفَۃً مِنْهُمْ یُدِّیْنَ اَبْنَآءَہُمْ وَیَسْتَعِیْ نِسَآءَہُمْ اِنَّہٗ کَانَ مِنَ الْمُنٰفِقِیْنَ ۝ وَنُرِیْدُ اَنْ تَمُنَّ عَلَی الَّذِیْنَ اسْتَضَعُوْا فِی الْاَرْضِ

وَنَجْعَلُہُمْ اٰیٰمَۃً وَنَجْعَلُہُمُ الْوَارِثِیْنَ ۝ وَنَمٰکُنْ لَّہُمْ فِی الْاَرْضِیْنَ وَنُرِیْ فِرْعَوْنَ وَہٰمِنْ وَجُنُوْدَہُمَا مِنْہُمْ مَّا کَانَ اَنْوَیْحَدُ رُوْنَ ۝" (قصص: ۱-۳ تا ۶)

ترجمہ آیات ۳: "ہم تمہیں ایماندار لوگوں کے لیے موسیٰ و فرعون کی سچی خبروں میں سے بڑھ کر سناتے ہیں۔ بیشک فرعون نے (مصر کی) سرزمین میں تکبر کیا اور اس کے باشندوں کو کئی گروہوں میں تقسیم کر دیا۔ ان میں سے ایک گروہ کو عاجز و کمزور کر رکھا تھا، ان کے بیٹوں کو ذبح کر دیتا تھا اور ان کی عورتوں کو زندہ رہنے دیتا تھا۔ بیشک وہ فساد کرنے والوں میں سے تھا۔" (۴) ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے اپنے نوح علیہ السلام کو موسیٰ اور ان کے اصحاب پر فرعون کی طرف سے جو کچھ ظلم اور قتل ہوا اس کی خبر دی ہے تاکہ آپ کی اُمّت کے ہاتھوں آپ کے اہل بیت پر جو کچھ ظلم و ستم ہوگا اس پر ان کو صبر آجائے۔ پھر یقین و صبر کے بعد انہیں خوشخبری بھی سنائی کہ پھر ہم اس کے بعد تمہارے اہل بیت پر اپنا فضل اس طرح ظاہر کریں گے کہ انہیں زمین پر اپنا خلیفہ بنائیں گے اور آپ کی اُمّت پر ان کو امام قرار دیں گے۔ اور ان اُمّت کو ان کے دشمنوں کے ساتھ دوبارہ دنیا میں بھیجیں گے تاکہ وہ اپنے دشمنوں سے اپنا بدلہ و انتقام لیں۔ چنانچہ اس ضمن میں ارشاد فرمایا ہے:

"وَنُرِیْدُ اَنْ تَمُنَّ عَلَی الَّذِیْنَ اسْتَضَعُوْا فِی الْاَرْضِ وَنَجْعَلُہُمْ اٰیٰمَۃً وَنَجْعَلُہُمُ الْوَارِثِیْنَ ۝ وَنَمٰکُنْ لَّہُمْ فِی الْاَرْضِیْنَ وَنُرِیْ فِرْعَوْنَ وَہٰمِنْ وَجُنُوْدَہُمَا

ترجمہ آیت: اور ہم نے چاہا کہ جو زمین میں بے بس کر دیے گئے تھے ان پر احسان کریں اور انہیں امام بنائیں اور انہیں وارث قرار دیں۔ اور ہم انہیں زمین میں اقتدار بخشیں اور فرعون و ہامان اور ان دونوں کے لشکروں کو وہ (عدا) دکھائیں جس کا انہیں خوف تھا۔

یعنی مطلب یہ ہے کہ ہم فرعون و ہامان اور ان دونوں کے گروہوں کو۔ یعنی ان لوگوں کو جنہوں نے آل محمد کا حق غصب کیا ہے "منہم" یعنی آل محمد کی طرف سے "مّا کَانَ اَنْوَیْحَدُ رُوْنَ" یعنی انہیں سزا اور قتل کا منتظر دکھائیں۔ ولوکات هذه الآية نزلت فی موسیٰ و فرعون لقال ونری

فرعون وھامان وجنودھما منہ ما کانوا یحذرون۔  
ای من موسیٰ ولم یقل منہم ، فذلما تقدّم قوله : "وَرُبُّیْ  
أَنْ تَمُنَّ عَلَى الَّذِينَ اسْتَفْعَوْا فِي الْأَرْضِ وَنَجَّيْنَاهُمْ  
أُتْمَةً" ۖ علمنا أنّ المخاطبة للنبی صلی اللہ علیہ وآلہ و  
ما وعد اللہ رسولہ فانما یكون بعدہ والاُتْمَةُ یكونون  
من ولده وانما ضرب اللہ هذا المثل لہم فی موسیٰ وبنی  
اسرائیل وفي اعدائہم بفرعون وجنودہ۔

(ترجمہ)

اور اگر یہ آیت حضرت موسیٰؑ اور فرعون کے لیے ہوتی تو پھر عبارت یہ  
ہوتی کہ "نوحی فرعون وھامان وجنودھما منہ" یعنی ہم فرعون اور  
ہامان اور ان دونوں کے گروہوں یا شکروں کو "منہ" یعنی موسیٰ کی طرف  
سے سزا کا منظر دکھائیں گے۔ اس آیت میں منہم نہ کہا جاتا بلکہ منہ ہوتا۔  
اور اس آیت کی ابتداء میں ہے کہ "اور ہم نے ارادہ کر لیا ہے کہ وہ لوگ جو زمین  
پر کمزور بنا دیے گئے ہیں ان پر فضل و احسان کریں اور انھیں امام بنائیں"۔  
اس سے معلوم ہوا کہ خطاب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہے اور  
اللہ نے جو وعدہ اپنے رسولؐ سے کیا ہے وہ بعد کے لیے کیا ہے۔ (وعدہ  
آئندہ کے لیے ہوتا ہے گذشتہ کے لیے نہیں ہوتا)۔ اور اُتْمَةُ آپ ہی کی  
اولاد میں سے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ نے بطور مثل موسیٰ وبنی اسرائیل کا  
واقعہ پیش کیا ہے۔ یعنی حضرت موسیٰؑ وبنی اسرائیل کی مثال آل محمدؐ سے (دیکھ)  
اور فرعون و ہامان اور ان کے گروہوں سے آل محمدؐ کے دشمنوں کو مراد لیا ہے۔  
فَقَالَ : إِنَّ فِرْعَوْنَ قَتَلَ بَنِي إِسْرَءِيلَ وَظَلَمَ ، فَأَظْفَرُ اللَّهُ مُوسَى  
بِفِرْعَوْنَ وَأَصْحَابِهِ حَتَّى أَهْلَكَهُمْ اللَّهُ وَكَذَلِكَ أَهْلَ بَيْتِ  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصَابَهُمْ مِنْ أَعْدَائِهِمُ الْقَتْلُ وَ  
الْغَضَبُ ، ثُمَّ يَرُدُّهُمْ اللَّهُ وَيَرُدُّ أَعْدَاءَهُمْ إِلَى الدُّنْيَا حَتَّى  
يَقْتُلُوهُمْ۔

وقد ضرب امير المؤمنين صلوات الله عليه في اعدائه مثلاً مثل ما ضربہ

اللہ لہم فی اعدائہم بفرعون وھامان۔  
فَقَالَ : اَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ أَوَّلَ مَنْ بَغَى عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى وَجْهِ  
الْأَرْضِ عَنَاقُ بَنَتِ آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ خَلَقَ اللَّهُ لَهَا عَشْرِينَ  
أَصْبَعًا فِي كُلِّ أَصْبَعٍ مِنْهَا ظُفْرَانٌ طَوِيلَانِ كَالْمَنْجَلَيْنِ  
الْعَظِيمَيْنِ وَكَانَ مَجْلِسُهَا فِي الْأَرْضِ مَوْضِعَ جَرِيْبٍ  
فَلَمَّا بَغَتْ بَعَثَ اللَّهُ لَهَا اسدًا كَالْفِيلِ وَذُبُّبًا كَالْبَعِيرِ  
وَنَسْرًا كَالْحِمَارِ وَكَانَ ذَلِكَ فِي الْخَلْقِ الْأَوَّلِ فَسَلَطَهُمُ  
اللَّهُ عَلَيْهَا فَقَتَلُوها ، أَلَا وَقَدْ قَتَلَ اللَّهُ فِرْعَوْنَ وَهَامَانَ  
وَحَسَنَ بَقَارُونَ وَأَنَّمَا هَذَا امثالٌ لِمِثْلِ أَعْدَائِهِ الَّذِينَ  
عَصَوْا حَقَّهُ فَأَهْلَكَهُمْ اللَّهُ۔

ثم قال على صلوات الله عليه على اثر هذا المثل الذي ضربہ:  
وقد كان لي حق حازه دوني من لم يكن له ولم  
اكن اشركه فيه ولا توبة له الا بكتاب منزل او  
برسول مرسل ، واقت له بالسريالية بعد محمد صلي الله  
عليه وآله ولا نبى بعد محمد ، فاقب يتوب وهم في  
برزخ القيامة ، غرته الاماني وغرته بالله الغرور قد  
اشفى على جرب هار فانهار في نار حسنتهم والله لا يهدي  
القوم الظالمين۔

وكذلك مثل القاسم عليه السلام في غيبته وهربه واستناره مثل  
موسى عليه السلام خالف مستتر الى ان يأذن الله في خروجه  
وطلب حقه وقتل اعدائه في قوله :  
الآية " اُذِنَ لِلَّذِينَ يُقْتَلُونَ بِأَنَّهُمْ ظَلَمُوا وَإِنَّ اللَّهَ  
عَلَىٰ نَصْرِهِمْ لَقَدِيرٌ " الَّذِينَ أُخْرِجُوا مِنْ دِيَارِهِمْ  
بِغَيْرِ حَقٍّ ..... " (سورة حج ۳۹-۴۰)

وقد ضرب بالحسين بن علي صلوات الله عليهما مثلاً في بني  
اسرائيل بادائهم من اعدائهم حيث قال علي بن الحسين  
عليهما السلام لمنهال بن عمرو : اصبحنا في قوما مثل

بنی اسرائیل فی آل فرعون یدبحون ابناءنا ویستحيون نساءنا  
(ترجمہ)

پھر فرمایا: ”فرعون نے بنی اسرائیل کو قتل کیا اور ان پر ظلم کیا تو اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ کو فرعون اور آل فرعون پر ظفریاب فرمایا اور اللہ نے انھیں ہلاک کر دیا۔  
بس اسی طرح حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت کے حقوق ان کے دشمنوں نے غصب کیے اور انھیں قتل کیا ہے تو اللہ تعالیٰ اہل بیت رسول ص اور ان کے دشمنوں کو دوبارہ اس دنیا میں پلٹائے گا تاکہ وہ اپنے دشمنوں کو قتل کریں۔

اور جس طرح اللہ تعالیٰ نے اہل بیت رسول کے دشمنوں کی مثل فرعون و ہامان سے بیان کی ہے اسی طرح حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے بھی اپنے دشمنوں کی مثل بیان کی ہے اور کہا ہے کہ:

اے لوگو! سب سے پہلے روئے زمین پر جس نے اللہ کے حکم سے سربازی کی وہ عناق بنی آدم تھی۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے بیٹے انگلیاں پیدا کی تھیں اور ہر انگلی میں بڑے بڑے اور لمبے لمبے ناخن تھے۔ وہ اتنی بھاری بھر کم تھی کہ ایک جریب زمین میں بیٹھ پاتی تھی مگر جب اُس نے اللہ کے حکم سے سربازی کی تو اللہ نے اس پر ہاتھ جتنے بڑے شیر اور اونٹ جتنے بڑے بھڑے اور گدھے جتنے بڑے گدھے مسلط فرما دیے اور ان سب نے مل کر اس کی نکتہ بونی کر دی۔ یہ ابتدائی دور خلقت کا قصہ ہے۔

پھر اللہ تعالیٰ نے فرعون و ہامان کو ہلاک کیا۔ قارون کے لیے زمین شق ہوئی۔ یہ مثل ہے آپ کے ان دشمنوں کے لیے جنھوں نے آپ کا حق غضب کیا۔

پھر حضرت علی امیر المومنین صلوٰۃ اللہ علیہ نے مندرجہ بالا مثل کے ذیل میں ارشاد فرمایا: ”اور میرا بھی حق تھا مگر وہ میرے علاوہ دوسرے نے ہتھیالیا جو کسی طرح جائز نہ تھا، نہ میں نے اُسے اپنے حق میں شریک بنایا تھا۔ (بہر حال ان کی نجات اس کتاب اور اس شریعت کی رو سے تو ممکن نہیں۔ ہاں کوئی اور کتاب کوئی اور رسول آئے اور شریعت ناقذ کرے تو شاید ممکن ہو) مگر محمد کے بعد تو نہ کوئی رسول آئے والا ہے، نہ کوئی کتاب، نہ کوئی شریعت اس ان کی

تو یہ کہتے قبول ہو سکتی ہے۔ وہ لوگ تو اس وقت ہرزخ قیامت میں ہیں اور ان کو ان کی خواہشات نے دھوکا دیا، وہ لوگ تو اللہ سے چالیں چل رہے تھے مگر اللہ انھیں واصل بہ جہنم کرے گا۔

اس طرح حضرت امام قائم علیہ السلام کے لیے بھی حضرت موسیٰ علیہ السلام کی مثل درست ہوئی۔ اُن کا غیبت اختیار کرنا، گریز کرنا، پوشیدہ ہو جانا جس طرح حضرت موسیٰ علیہ السلام نے خون کے مارے غیبت اختیار کی تھی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ انھیں اذن ظہور دے گا، وہ اپنے حق کا مطالبہ کریں گے، اپنے دشمنوں کو قتل کریں گے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

حوالہ آیت: ”اُذِنَ لِلَّذِينَ... بَعِثُوا...“ (حج: ۳۹-۴۰)  
ترجمہ آیت: ”جن کے خلاف جنگ کی گئی اُن کو قتال کی اجازت دی گئی ہے کیونکہ ان پر ظلم کیا گیا ہے۔ اور بیشک اللہ ان کی نصرت کرنے پر قادر ہے۔“ (۳۹) وہ لوگ جو اپنے گھروں سے ناحق نکالے گئے۔“

ترجمہ روایت: ”اور اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کے قصے میں حضرت امام حسین ابن علی صلوٰۃ اللہ علیہما کی مثل بیان کر دی ہے۔ چنانچہ حضرت امام علی بن الحسین صلوٰۃ اللہ علیہما نے ایک موقع پر منہال سے فرمایا: اے منہال! ہم اہل بیت رسول، اس امت میں بالکل اسی طرح زندگی بسر کر رہے ہیں جیسے بنی اسرائیل، آل فرعون کے درمیان تھے کہ وہ اُن کے بچوں کو قتل کر دیتے تھے اور اُن کی عورتوں کو زندہ چھوڑ دیتے تھے، اسی طرح یہ لوگ ہمارے بچوں (مردوں) کو قتل کرتے ہیں اور ہماری ستورات کو زندہ چھوڑ دیتے ہیں۔“

حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائیں گے (قرآن)

(۳۳)

ابی نے نصر سے، انھوں نے یحییٰ حبشی سے، انھوں نے عبد الحمید طائی سے انھوں نے ابو خالد کابلی سے اور ابو خالد کابلی نے حضرت امام علی ابن الحسین علیہما السلام سے قول خدا: ”اِنَّ الَّذِي فَرَضَ عَلَيْنَا الْقُرْآنَ لَرَّاكَ اِلٰی مَعَادٍ“ (قصص: ۸۵) ترجمہ آیت: (بیشک وہ جس نے تم پر قرآن فرض کیا ہے وہ تجھے تیری معاد کی طرف ضرور لے جائے گا) کی تفسیر

کے متعلق روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا: ”بی جمع الیکم نبیکم صلی اللہ علیہ وآلہہ“  
یعنی: (تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہہ وسلم تمہاری طرف رجعت کریں گے۔)  
(تفسیر علی بن ابراہیم)

(۴۳) "عذاب الودنی" سے مراد

تفسیر علی بن ابراہیم میں ہے کہ آیت نمبر ۲۱ سورۃ السجدہ  
 "وَلَنَذِرَنَّهُمْ مِّنَ الْعَذَابِ الَّذِي فِي دُونِ الْعَذَابِ  
 الْأَكْبَرِ" (سورۃ السجدہ آیت ۲۱)

ترجمہ آیت: "اور یقیناً ہم انھیں بڑے عذاب کے علاوہ بھی عذابِ ادنیٰ (ذیادِ عذاب) کا مزا چکھائیں گے۔"

کے متعلق آپ نے فرمایا: "العذاب الالدنی عذاب الرجعة بالسيف و  
معنی قوله "لَعَلَّكُمْ يَرْجِعُونَ" اے یرجعون فی  
الرجعة حتی یعدّوا۔"

یعنی: ”عذاب الادیٰ“ سے مراد زمانہ رجعت میں تلوار سے عذاب ہے اور اللہ تعالیٰ کے اس قول ”لَعَلَّكُمْ يَرْجِعُونَ“ کا مطلب یہ ہے کہ وہ لوگ زمانہ رجعت میں دوبارہ پلٹائے جائیں گے تاکہ ان کو سزا دی جائے۔“ (تفسیر علی بن ابراہیم)

بنی امیہ وغیرہ کی رحبت (۳۵)

تفسیر علی بن ابراہیم میں ہے کہ آیہ :  
 ” فَلَاذَٰنْزَلْ بِسَاحَتِهِمْ فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِينَ “ (صافات ۳۷)  
 ترجمہ آیت : ” پس جب وہ (عذاب) اُن کے آنگن میں اُتر آئے گا تو جن کو  
 ڈراما چاہے اُن کی وہ بہت بُری صبح ہوگی ۔ “

یعنی: العذاب إذا نزل ببسبب اُمیّة و اشیا عسم فی آخر الزمان “  
 ”عذاب جب آخری زمانہ و رجعت میں اور ان کے ماننے والے دوبارہ  
 لائے جائیں گے۔“

(۳۶) یہ روایت، روایت نمبر ۱۳۹ پر ملاحظہ فرمائیں۔

زمانہ رجعت میں ایمان لانا مفید نہ ہوگا (۳۷)

۳۷) (۳۷) علی بن ابراہیم نے قول خدا: "وَيُرِيكُمْ آيَاتِهِ" کے متعلق کہا کہ:  
یعنی "امیر المومنین والائمة صلوات اللہ علیہم فی الزجۃ  
آیت: "فَلَمَّا رَأَوْهُ بَأْسًا قَالُوا آمَنَّا بِاللّٰهِ وَحْدَهُ وَكَفَرْنَا بِمَا  
كُنَّا بِهِ مُشْرِكِينَ۔" (سورۃ مومن: ۸۴)

آیت : " فَلَمْ يَكُ يَنْفَعُهُمْ إِيمَانُهُمْ لَمَّا رَأَوْا بَأْسَنَا ط  
سُئِلَ اللَّهُ الَّتِي قَدْ حَلَّتْ فِي عِبَادِهِ وَخَصِيصَتُكَ  
الْكَافِرُونَ . " (سورہ یونس : ۸۵)

ترجمہ روایت: امیر المؤمنین اور ائمہ صلوات اللہ علیہم زمانہ رجعت میں آئیں گے  
ترجمہ آیت: پس جب لوگ ہمارا عذاب (اُن کو) دیکھیں گے تو کہیں گے کہ ہم  
خدا کے واحد برائے اور شرک سے انکار کرتے ہیں۔“

یعنی جن لوگوں کو ہم نے شریک قرار دیا تھا اُن سب سے انکار کرتے ہیں۔ مگر ترجمہ آیت: "پس جب انھوں نے ہمارے عذاب کو دیکھ لیا تو اُن کا ایمان لانا سودمند نہ ہوا۔ اللہ کا یہی معمول اُس کے بندوں میں جاری رہا ہے اور وہیں انکار کرنے والے خسارے میں رہے۔" (تفسیر ابن کثیر)

یعنی: اُس وقت اُن کا ایمان لانا انھیں کوئی فائدہ نہ پہنچائے گا۔

کلمہ باقیہ کی تفسیر (۳۸)

”وَجَعَلَهَا كَلِمَةً بَاقِيَةً فِي عَقِبِهِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ“  
(اور اس نے کلمہ باقیہ کو اپنے پیچھے باقی چھوڑا تاکہ وہ پلٹیں) (زخرف: ۲۸)  
یعنی: فائزہم یرجعون یعنی الائمۃ الی الدنیا:  
وہ لوگ جو رجعت فرمائیں گے۔ یعنی ائمہ طاہرین اس دنیا کی طرف رجعت فرمائیں گے۔  
(تفسیر علی بن ابی حمزہ)

دُخَانِ مُبِين کی تفسیر (۳۹)

۱۰ "فَارْتَقِبْ" اے صبر "يَوْمَ نَأْتِي السَّمَاءَ بِدُخَانٍ مُبِينٍ" ۱۱

ترجمہ آیت: "فَارْتَقِبْ" یعنی صبر کرو۔ (انتظار کرو) اُس دن کا جب آسمان سے ظاہر بہ ظاہر دھواں نکلے گا۔

قال: ذلك اذا خرجوا في الرجعة من القبر يغشى الناس كلهم الظلمة فيقولوا هذا عذاب اليميم ربنا اكشف عنا العذاب انا مؤمنون فقال الله ردنا عليهم افي لهم الذكرى في ذلك اليوم وقد جاءهم رسول مبين ثم تولوا عنه وقالوا معلم مجنون

قال: قالوا ذلك لما نزل الوحي على رسول الله صلى الله عليه وسلم واخذوا الغشى فقالوا: هو مجنون. ثم قال: انا اكشفوا العذاب قليلا انكم عائدون يعني الى القيامة ولو كان قوله: "يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُحَانٍ مُبِينٍ" في القيامة، لم يقل انكم عائدون لانه ليس بعد الاخرة والقيامة حالة يعودون اليها ثم قال: "يَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرَى" يعني في القيامة "وَاِنَّا مُنْتَقِمُونَ" (سورة الدخان آیت ۱۷)

ترجمہ روایت مع آیات :-

آپ نے فرمایا: جب زمانہ رجعت میں اپنی قبروں سے نکلیں گے تو تمام لوگوں پر اندھیرا چھا جائے گا۔ یعنی (یغشی الناس) تو لوگ کہیں گے کہ "ہذا عذاب الیمیم" یہ دردناک عذاب ہے۔ "ربنا اکشف عنا العذاب" پروردگار ہمارے، ہم سے عذاب کو دور کر دے: "اِنَّا مُؤْمِنُونَ" تو، ہم (ابھی) ضرور ایمان لے آئیں گے۔ تو اللہ تعالیٰ ان کے جواب میں کہے گا: "اَفِیْ لَهُمُ الذِّکْرٰی" اب ان کے یہ نصیحت کیسی "وَقَدْ جَاءَهُمْ رَسُوْلٌ مُّبِیْنٌ" اور بلاشبہ ان کے پاس تو ایک واضح (صاف صاف) رسول آیا تھا۔ یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تھے۔ "ثُمَّ تَوَلَّوْا عَنْهُ وَقَالُوْا مُعَلِّمٌ مُّجْنُوْنٌ" تو اُس وقت ان لوگوں نے روگردانی کی اور کہا، یہ تو سکھایا پڑھایا ہوا مجنون ہے۔

یہ انھوں نے اُس وقت کہا تھا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر وحی نازل ہوئی اور ان پر غشی طاری ہوئی تو کہا ان پر جنوں سوار ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا: "اِنَّا كَاشِفُو الْعَذَابِ اِنْكُمْ عَائِدُونَ" اچھا ہم تھوڑے دنوں کے لیے عذاب ٹال دیتے ہیں۔ پھر تم لوگ قیامت کی طرف تو پلٹنے والے ہو ہی۔

اب اگر اللہ تعالیٰ نے یہ قیامت کے دن کے لیے کہا کہ اس دن آسمان دھواں دھواں سا ہو جائے گا۔ تو پھر یہ نہ کہتا کہ تم لوگ اُس کی (قیامت کی) طرف پلٹنے والے ہو اس لیے کہ قیامت کے بعد پلٹنے کی کوئی صورت ہی نہیں ہے۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: "يَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرَى اِنَّا مُنْتَقِمُونَ" ہم ان سے سب سے بڑا بدلہ تو اسی (قیامت کے) دن لیں گے۔ (سورة دخان - ۱۰ تا ۱۶) (تفسیر علی ابن ابراہیم)

بیان: قال الطبرسی ج۲: ان رسول الله صلى الله عليه وآله دعا على قومه لما كذبوه فقال: اللهم سنينا كسنى يوسف فاجدبت الارض فاصابت قريشاً المجاعة وكان الرجل لما به من الجوع يرمى بينه وبين السماء كالدخان، واكلوا الميتة والعظام، ثم جاءوا الى النبي صلى الله عليه وآله فسأل الله لهم فكشف عنهم و قيل ان الدخان من اشراط الساعة تدخل في مسامع الكفار والمنافقين، وهو يوم يأت بعد، وانه يأتي قبل قيام الساعة، فيدخل اسماعهم حتى ان رؤسهم تكون كالرأس الحنيد ويصيب المؤمن منه مثل الزكمة وتكون الارض كلها كبيت او قد فيه، ليس فيه خصاض وبيكث ذلك اربعين يوماً

ترجمہ بیان: طبرسی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ: جب قوم قریش نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ کی رسالت کی تکذیب کی تو آپ نے ان کے لیے بددعا کی اور کہا: پروردگار! تو میرے لیے وہی سنت جاری فرما جو حضرت یوسف کے لیے جاری فرمائی تھی چنانچہ قحط سالی آئی اور یہ حالت ہو گئی کہ قریش بھوک سے ٹرپنے لگے۔ آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھا جاتا تھا، آسمان کی طرف دیکھتے تو انھیں دھواں دھواں

تظارنا۔ لو بیت یہاں تک پہنچی کہ مردار کھانے لگے اور بڑیاں چبانے لگے  
تو مجبوراً نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں آئے۔ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
نے دعا رکی اور خشک سالی و قحط دور ہو گیا۔ آنحضرتؐ نے ارشاد فرمایا:  
دیکھو! آسمان کا دھواں دھواں نظر آتا آتا رقیامت میں سے ہے۔ مگر فی الحال  
آسمان سے دھواں ظاہر نہ ہوگا، بلکہ قیام قیامت سے پہلے آسمان دھواں  
ظاہر ہوگا جو کفار و منافقین کے کانوں میں داخل ہو جائے گا تو ان کے سر  
ایسے ہو جائیں گے جیسے آگ میں ڈال کر بھون دیا گیا ہے اور زمین پر صرف  
اتنا اثر ہوگا جیسے انھیں زکام ہو گیا ہے اور ساری زمین ایسے گھر کے مانند  
ہو جائے گی جس میں آگ روشن ہو۔ اور یہ حالت چالیس دن تک رہے گی۔  
(تفسیر علی بن ابراہیم)

(۴۰) آیت: یَوْمَ تَشَقُّ الْأَرْضُ عَنْهُمْ سِيَاطٌ (رقیۃ ۴۴)  
”جس دن زمین ان لوگوں کے لیے اوپر سے پھٹ جائے گی  
اور وہ لوگ فوراً دوڑنے پھرتے ہوئے نکل پڑیں گے۔“

آپ نے فرمایا کہ: فی الرجعة: یعنی یہ زمانہ رجعت میں ہوگا۔ (تفسیر علی بن ابراہیم)

(۴۱) یہ تو رجعت میں ہی پتہ چلے گا کہ...

”حَتَّىٰ إِذَا رَأَوْا مَا يُوعَدُونَ“ (سورہ الحج ۲۲) قال القائم و امیر المؤمنین  
علیہ السلام فی الرجعة۔ ”فَسَيَعْلَمُونَ مَنْ أَضْعَفُ نَاصِرًا وَّ أَقْلًا  
عَدَدًا“ (سورہ الحج ۲۲) قال هو قول امیر المؤمنین لُزْفَر: واللہ یا ابن  
صہاک لولا عہد من رسول اللہ و کتاب من اللہ سبق لعلمت آیتنا  
اضعف ناصراً و اقل عدداً۔ قال فلما اخبرهم رسول اللہ ما یکون  
من الرجعة۔ قالوا: متى یکون هذا؟ قال اللہ: قل یا محمد! ان  
”ان آذری“ اقرب من ان توعدون“ امر یجعل له رقیقاً امداً۔  
وقوله: ”عَالِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلَىٰ غَيْبِهِ احْداً“ (الا من ارتضى  
(سورہ الحج ۲۲) من رَسُوْلٍ فَاِنَّهُ یَسْلُکُ مِنْ بَیْنِ يَدَیْهِ وَمِنْ خَلْفِهِ رَصَدًا)“  
قال: یشیر اللہ رسولہ الذی یرتضیہ بما کان قبلہ من الاخبار، وما یکون بعدہ  
من اخبار القائم علیہ السلام والرجعة والقیامة۔ (تفسیر علی بن ابراہیم)

ترجمہ آیت: ”یہاں تک کہ جب وہ لوگ دیکھیں وہ چیزیں جن کا ان سے وعدہ کیا گیا ہے۔“ (الحج ۲۲)  
ترجمہ روایت: آپؐ نے فرمایا: جب وہ لوگ عالم قائم اور امیر المؤمنین علیؑ کو زمانہ رجعت میں  
دیکھیں گے تو انھیں پتہ چلے گا کہ یہ حیثیت ناصر و مددگار کون کر رہے ہیں اور تعداد  
کس کی کم ہے۔ اور یہی بات ایک مرتبہ جلال میں اگر امیر المؤمنین علیؑ سلام  
کہی کہ اے ابن صہاک! اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وصیت اور پہلے سے  
لکھی ہوئی تحریر نہ ہوتی تو مجھے پتہ چل جاتا کہ ہم میں سے کون یہ حیثیت ناصر کر رہا  
ہے اور تعداد میں کون کم ہے۔

اس کے بعد فرمایا: جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لوگوں کو حالات رجعت کی خبر دی تو لوگوں نے  
پوچھا: یہ رجعت کب ہوگی؟ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے محمد! کہہ دو کہ:

”(ان آذری)..... اَمْدًا“ (سورہ جن ۲۵)

ترجمہ آیت: یعنی ”میں نہیں جانتا کہ جس دن کا تم لوگوں سے وعدہ کیا گیا ہے وہ قریب ہے“

یا اللہ تعالیٰ نے اس کی مدت اور بڑھادی ہے۔

”عَالِمُ الْغَيْبِ..... رَصَدًا“ (سورہ جن ۲۶)

ترجمہ آیت: یعنی ”وہ عالم الغیب ہے اور اپنے غیب پر کسی کو مطلع نہیں فرماتا، لیکن رسولوں

میں سے صرف اس کو جس کو وہ منتخب فرمائے اور اس کے آگے بھیجے

نگہبان فرشتے مقرر فرمادیتا ہے۔“

یعنی اللہ تعالیٰ نے اپنے پسند کردہ اور منتخب رسول کو بتایا کہ ان سے قبل کیا کیا واقعات

ہو چکے ہیں اور ان کے بعد کیا کیا حادثات رونما ہوں گے۔ یعنی ظہور قائم رجعت

اور قیامت۔ (تفسیر علی بن ابراہیم)

(۴۲) کافروں کو تھوڑی مہلت دو۔

قول خدا: ”فَمَالَهُ مِنْ قُوَّةٍ وَلَا نَاصِرٍ“ (الطارق آیت ۱۰)

کے بارے میں جعفر بن احمد نے عبید اللہ بن موسیٰ سے، انھوں نے حسن بن علی بن ابوجرہ سے،

انھوں نے اپنے والد سے اور انھوں نے ابوبصیر سے روایت نقل کی ہے کہ آپؐ نے فرمایا:

”مالہ قوۃ یشقوی بہا علی خالفہ ولا ناصر من اللہ ینصرہ ان

ارادہ سوءاً“ قلت انہم یکیدون کیدا“ قال: کادوا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کادوا علیاً علیہ السلام کادوا فاطمہ



فَقَالَ اللَّهُ يَا مُحَمَّدُ! إِنَّهُمْ يَكِيدُونَ كَيْدًا أَوْ كِيدُ كَيْدًا أَهْلُ قَوْمٍ  
الْكُفْرَيْنِ "أَمْ هَلْهُمْ رُوِيَ" (التلاق: ۱۷۰:۵)

لوقد بعث القاءم على السلام فينتقم لي من الجبارين والطواغيت من  
قولش وبنی اُمیة وسانوا الناس۔ (تفسیر علی بن ابراہیم)  
ترجمہ روایت مع آیات: "فَنَالَهُ..... وَلَا نَاصِرَ" (طارق: ۱۷۰:۵)  
آپ نے فرمایا: اس کا مطلب یہ ہے کہ اس میں اتنی قوت نہ رہ جائے گی کہ  
اللہ کی مخالفت کرے اور نہ اس مخالفت کے لیے اسے کوئی مددگار ملے گا۔  
راوی کا بیان ہے کہ میں نے عرض کیا: اِنَّهُمْ يَكِيدُونَ كَيْدًا "کا کیا مطلب ہے؟  
آپ نے فرمایا: چونکہ ان لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مکہ و حیلہ کیا حضرت  
علی علیہ السلام کے ساتھ مکہ و حیلہ کیا اور حضرت فاطمہ علیہا السلام کے ساتھ  
مکہ و حیلہ کیا، تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے محمد! یہ لوگ اپنی چال چل رہے  
ہیں اور میں اپنی تدبیر کر رہا ہوں (انضم یکیدون..... واکید کیداً!)  
"فَمَقِيلُ الْكُفْرَيْنِ أَمْ هَلْهُمْ رُوِيَ" لہذا اے محمد!  
"ان کافروں کو کچھ دھوکے دے دو۔" جب امام قائم علیہ السلام  
آئیں گے تو وہ میرا انتقام قریش و بنی اُمیہ اور سارے زمانے کے جابروں  
اور سرکشوں سے لے لیں گے۔ (تفسیر علی بن ابراہیم)

### ۴۳ رسول خدا کا آخری دور رجعت ہوگا

مذکورہ بالا اسناد کے ساتھ ابوبصیر نے قول خدا:  
"وَلِلْآخِرَةِ خَيْرٌ لِّكَ مِنَ الْأُولَى" (سورہ البقرہ آیت ۲۱)  
کے متعلق حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت بیان کی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ:  
"یعنی اسکوۃ ہی الآخرة للنبي صلی اللہ علیہ وسلم"  
یعنی "دوبارہ (زمانہ رجعت میں) آنا ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے آخری دور ہے۔  
(جو پہلے دور سے بہتر ہوگا۔) راوی کا بیان ہے کہ میں نے عرض کیا اور  
اللہ تعالیٰ کے اس قول کا کیا مطلب ہے: "وَلِلْآخِرَةِ خَيْرٌ لِّكَ مِنَ الْأُولَى" (یعنی)  
آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ میں تم کو جنت میں سے اتنا دیدوں گا کہ تم خوش  
ہو جاؤ گے۔ (تفسیر علی بن ابراہیم)

### ۴۴ حدیث رسول ہے کہ اے علی!

شیخ طوسی نے اپنے اسناد کے ساتھ فضل بن شاذان سے، انھوں نے  
مرفوع روایت کی ہے بریدہ سلمیٰ سے، اُن کا بیان ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
حضرت علی علیہ السلام سے ارشاد فرمایا:

"يَا عَلِيُّ إِنَّ اللَّهَ أَشْهَدُكَ مَعِيَ سَبْعَةُ مَوَاطِنَ وَسَاقِ الْحَدِيثِ  
إِلَى أَنْ قَالَ: وَالْمَوْطِنُ السَّابِعُ أَنَا نَبِيٌّ حِينَ لَا يَبْقَى أَحَدٌ وَ  
هَلَاكُ الْأَحْزَابِ بِأَيْدِيْنَا" (کنز جاح الفوائد)

ترجمہ: اے علی! اللہ تعالیٰ نے سات مواقع پر تم کو میرے ساتھ رکھا۔ اور وہ  
مواقع بیان کرنے کے بعد فرمایا: اور ساتواں موقع وہ ہوگا کہ ہم باقی رہیں گے  
جبکہ کوئی باقی نہ رہے گا اور ہمارے ہاتھوں اللہ تعالیٰ تمام کر دیں گے  
ہلاک کر لے گا۔ (کنز جاح الفوائد)

### ۴۵ رجعت حق ہے: امام رضا

تہم قریشی نے اپنے والد سے، انھوں نے احمد انصاری سے، انھوں نے حسن بن  
جہم سے روایت کی ہے کہ ایک مرتبہ مامون نے حضرت امام رضا علیہ السلام سے دریافت کیا  
کہ اے ابوالحسن! آپ رجعت کے متعلق کیا فرماتے ہیں؟

فَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: إِنَّهَا الْحَقُّ وَقَدْ كَانَتْ فِي الْأَمَمِ السَّابِقَةِ وَنُطِقَ بِهَا الْقُرْآنُ  
وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكُونُ فِي هَذِهِ الْأُمَّةِ كُلُّ  
مَا كَانَ فِي الْأَمَمِ السَّابِقَةِ حَذًوً وَالتَّحِلُّ بِالتَّحِلِّ وَالتَّقْدَةُ  
بِالتَّقْدَةِ، وَقَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَرَجَ الْمَسْدُ مِنْ  
وَلَدِي تَلَّ عِيسَى بْنُ مَرْيَمَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ فَصَلَّى خَلْفَهُ - وَ  
قَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْإِسْلَامَ بَدَأَ غَرْبًا وَسَيَعُودُ غَرْبًا فَطُوبَى  
لِلْغَرْبِ -

فیل: یا رسول اللہ! شتم یکون ماذا؟

قال: شتم يرجع الحق الى اهله الخبر۔ (عیون الاخبار الرضا)

ترجمہ: پس امام رضا علیہ السلام نے فرمایا: رجعت حق ہے۔ یہ سابقہ آیتوں میں بھی آئی اس کے



متعلق اللہ تعالیٰ کا ارشاد بھی ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی فرمایا ہے کہ: "اِس اُمت میں بھی وہی سب کچھ ہو ہو گا جو سابقہ امتوں میں ہو چکا ہے" نیز فرمایا: کہ میری اولاد میں سے امام مہدیؑ کا ظہور ہو گا تو حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام (آسمان سے) نازل ہوں گے اور امام مہدیؑ کے پیچھے نماز پڑھیں گے۔ پھر آپؐ نے فرمایا کہ: اسلام غریبوں سے شروع ہوا اور غریبوں ہی کی طرف واپس آئے گا؛ پس غریبوں کا کیا کہنا (خوشخبری ہے) آپؐ سے عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! پھر اس کے بعد کیا ہو گا؟ آپؐ نے فرمایا: پھر حق اپنے اہل کی طرف واپس پلٹ آئے گا۔ "انہیر (عیون اخبار الرضا)

### (۳۶) ماہِ جمادی ورجب کے درمیان عجائب کا ظہور ہوگا

ابی نے سعد سے، انھوں نے برقی سے، انھوں نے محمد بن علی کو فی سے، انھوں نے سفیان سے، انھوں نے فراس اور انھوں نے شعبی سے روایت کی ہے کہ شعبی کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ ابن الکواء نے حضرت علی علیہ السلام سے عرض کیا: یا امیر المومنین! آپ کے اس قول کا کیا مطلب ہے کہ: جمادی ورجب کے درمیان عجیب عجیب باتیں ظاہر ہوں گی؟ قال ۴: ویحک یا عور! ہو جمع اشتات و نشر اموات و حصد نبات و هنات بعد هنات، مہلکات مبیرات لست انا ولا انت هناك۔

ترجمہ: "آپؐ نے فرمایا: ولے ہو تجھ پر لے اندھے! اس میں منتشر جمع ہوں گے موت کا ہر طرف دور و دور ہوگا، کھیتیاں کاٹی جائیں گی یہ ہوگا اور یہ بھی ہوگا کہ تباہیاں ہی تباہیاں ہوں گی، ہلاکتیں ہوں گی۔ مگر اس وقت نہ میں ہوں گا نہ تو ہوگا۔" (معانی الاخبار)

### (۳۷) حضرت امیر المومنین صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا

ابن الولید نے صفار سے، انھوں نے احمد بن محمد سے، انھوں نے عثمان بن عیسیٰ سے، انھوں نے صالح بن میثم سے، انھوں نے عباہ اسدی سے روایت کی ہے۔ عباہ اسدی کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امیر المومنین صلی اللہ علیہ وآلہ کو فرماتے ہوئے سنا۔ آپ اس وقت تکبیر (ٹیک) لگاتے ہوئے تھے، اور میں آپ کے سامنے کھڑا تھا۔ آپؐ نے فرمایا:

"لَا بُنَيْنَ بِمِصْرَ مَبْرَأٌ وَلَا نَفَضَتْ دِمَشْقُ حَجْرًا حَجْرًا وَلَا خَرَجَتْ الْيَهُودُ وَالنَّصَارَى مِنْ كُلِّ كُورٍ الْعَرَبِ وَلَا سَوَقَتْ الْعَرَبُ بَعْصَايَ هَذِهِ۔"

قال: قلت له: یا امیر المومنین! کانتک تخبرنا انک تحیی بعد ماتموت؟ فقال ۴: هیہات ہیہات یا عباہ ذہبت فی غیر مذہب یفعلہ رجل متی۔

ترجمہ: "ہم لازماً مصر میں ایک منبر بنائیں گے اور دمشق کی اینٹ سے اینٹ بجا دیں گے اور یہود و نصاریٰ کو عرب کے ہر گوشے سے نکال باہر کریں گے اور سارے اہل عرب کو اپنے اس عصل سے بانگیں گے:

عباہ کا بیان ہے کہ میں نے عرض کیا: یا امیر المومنین! گویا آپ یہ بتانا چاہتے ہیں کہ آپ موت کے بعد پھر زندہ ہوں گے؟

آپؐ نے فرمایا: افسوس افسوس! اے عباہ! تم دوسرے راستے پر چلے گئے۔ یہ کام ایک مرد کرے گا جو مجھ سے ہوگا۔" (معانی الاخبار الرضا)

### (۳۸) مردِ قبر سے بیکل کر کفار کو قتل کریں گے

محمد بن عباس نے علی بن عبد اللہ سے، انھوں نے ابراہیم بن محمد ثقفی سے انھوں نے محمد بن صالح بن مسعود، انھوں نے ابوالجارود سے اور ابوالجارود نے ایک ایسے شخص سے روایت کی ہے جس نے خود حضرت علی علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا۔ یقول: "العجب کل العجب بین جمادی ورجب۔"

فقال جل فقال: یا امیر المومنین! ما هذا العجب الذی لا تزال تعجب منه فقال ۴: شکلتک اُمّک و اُمّی عجب اعجب من اموات یضرلون کلّ عدو لله و لرسوله و لاهل بیتہ، و ذلك تاویل هذه الآية: "يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَوَلَّوْا قَوْمًا غَضِبَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ قَدْ يَكُونُوا مِنَ الْآخِرَةِ كَمَا يَبُشُّ الْكَفَّارُ مِنْ أَصْحَابِ الْقُبُورِ" (سورة المسحنة ۱۳)

فاذا اشتد القتال، قلتهم: مات او هلك او اوت وادسلك و ذلك تاویل هذه الآية:

الْأَيَةُ " ثُمَّ رَدَدْنَا لَكُمْ الْكَرَّةَ عَلَيْهِمْ وَأَمْدَدْنَاكُمْ بِأَمْوَالٍ وَبَنِينَ وَجَعَلْنَاكُمْ أَكْثَرَ نَفِيرًا " (سورہ اسری : ۶)

آپ فرما رہے تھے : ترجمہ روایت : " جمادی اور رجب کے درمیان عجیب عجیب باتیں ظاہر ہوں گی یہ سن کر ایک شخص مجمع سے اٹھا اور بولا یا امیر المؤمنین ! وہ کونسی تعجب خیز باتیں ہیں جن پر آپ سسل تعجب کا اظہار فرما رہے ہیں ؟

آپ نے فرمایا : تیری ماں تیرے ماتم میں بیٹھے ، اس سے زیادہ تعجب خیز بات کہا ہوگی کہ مرد قبروں سے نکل کر خدا و رسول اور اہل بیت رسول کے دشمنوں کو قتل کریں گے اور قرآن کی اس آیت کی تاویل اُس وقت ظاہر ہوگی۔

اشارہ آیت : يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَوَلَّوْا الْكُفْرَ وَالْكَافِرِينَ هُمْ أَعْدَاؤُكُمْ وَأَعْدَاؤُكُمْ هُمْ لَا يَتَّقُونَ (ممتحنہ : ۱۳) ترجمہ آیت : اے ایمان والو ! ان لوگوں سے دوستی نہ کرو جن پر کہ اللہ کا غضب ہوا۔ بیشک وہ آخرت سے اسی طرح مایوس ہیں جس طرح کفار اصحاب قبر سے مایوس ہیں۔

پھر جب قتل کی شدت ہوگی تو تم لوگ کہو گے وہ تو مر گئے یا ہلاک ہو گئے یا کسی وادی میں چلے گئے۔ تو اُس وقت اس آیت کی تاویل ظاہر ہوگی۔

اشارہ آیت : " ثُمَّ رَدَدْنَا لَكُمْ الْكَرَّةَ عَلَيْهِمْ وَأَمْدَدْنَاكُمْ بِأَمْوَالٍ وَبَنِينَ وَجَعَلْنَاكُمْ أَكْثَرَ نَفِيرًا " (سورہ اسری : ۶) ترجمہ آیت : " پھر ہم نے تمہیں اُن پر غلبہ عطا کیا اور تمہارے لیے دن پھر دیے اور ہم نے اموال اور بیٹوں سے تمہاری مدد فرمائی اور تمہیں کثرت افراد عطا کی۔ " (سورہ اسری : ۶)

### آیہ رجعت اور آیہ قیامت

(۴۹)

ابی نے ابن ابی عمیر سے ، انھوں نے حماد سے اور حماد نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے قول خدا : متعلق کیا کہتے ہیں : " وَيَوْمَ نَحْشُرُ مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ فَوْجًا " (نمل : ۱۳) میں نے عرض کیا : لوگ کہتے ہیں کہ یہ قیامت میں ہوگا۔

آپ نے فرمایا : ایسا نہیں ہے جیسا وہ لوگ کہتے ہیں۔ بلکہ زمانہ رجعت میں ایسا ہوگا۔ کیا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ہر قوم میں سے ایک گروہ کو محشر کرے گا اور

بقیہ کو محشر نہیں کرے گا۔ ہرگز ایسا نہ ہوگا ، سب محشور ہوں گے۔ قیامت کے لیے تو یہ آیت ہے : " وَنَحْشُرُ نَاهُهُمْ فَلَمْ نَعْدِ رُفُوسَهُمْ أَحَدًا " (یعنی) اور ہم سب کو محشر کریں گے کسی ایک کو نہ چھوڑیں گے (سورہ صافات : ۴۸)

نیز علی بن ابراہیم کا بیان ہے کہ رجعت پر قرآن کی یہ آیت بھی دلیل ہے : " وَحَرَّمَ عَلٰی قَوْمِيۡۤهٖ اَهْلُكُنَّهَا اَتَعْلَمُوْنَ اَنَّهُمْ لَا يُرْجَعُوْنَ " (الانبیاء : ۲۱) یعنی : اور جس بستی کو ہم نے ہلاک کیا اُس کے اہلیان پر حرام ہے کہ وہ واپس لوٹ کر آسکیں۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ :

ر كل قرية اهلك الله اهلها بالعذاب لا يرجعون في الرجعة فاما الى القيامة فيرجعون ، ومن محض الایمان محضاً وغیرہم ممن لم یملکوا بالعذاب و محضوا الکفر محضاً یرجعون۔

ترجمہ : " جس آبادی کو اللہ تعالیٰ نے عذاب نازل کر کے ہلاک کیا ہے وہ زمانہ رجعت میں نہیں پلٹائے جائیں گے۔ مگر قیامت میں سب پلٹائے جائیں گے۔ زمانہ رجعت میں تو خالص مومن اور خالص کافر اور ان لوگوں میں سے کچھ لوگ جو عذاب سے ہلاک نہیں ہوئے پلٹائے جائیں گے۔ " (تفسیر علی بن ابراہیم)

### زمانہ رجعت میں کون سے ظاہرین وعدہ الہی پورا ہوگا

(۵۰)

ابی نے ابن ابی عمیر سے ، انھوں نے عبد اللہ بن مسکان سے اور انھوں نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے قول خدا : الْآیَةُ " وَإِذْ أَخَذَ اللَّهُ مِيثَاقَ النَّبِيِّينَ لَمَا آتَيْتُكُمْ مِنْ كِتَابٍ وَحِكْمَةٍ ثُمَّ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهِ وَلَتَنْصُرُنَّهُ " (سورہ آل عمران : ۸۱)

کی تفسیر میں فرمایا کہ : ما بعث الله نبياً من لدن آدم إلا ويرجع إلى الدنيا ، فنبصر من المؤمنين وقوله " لَتُؤْمِنُنَّ بِهِ " یعنی رسول اللہ ص

”وَلَتَنْصُرُنَّهُ“ یعنی امیرالمومنین علیہ السلام۔

قال علی بن ابراہیم ومثله كثير مما وعد الله تعالى الاثمة من الرجعة والتصر، فقال ”وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ“  
بامعشر الاثمة ”وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ“ (سورہ نور: ۵۵)  
الی قوله ”لَا يُشْرِكُونَ بِي شَيْئًا“ فمذهبه متى يكون اذا رجعوا  
الی الدنيا، وقوله: ”وَنُرِيدُ أَنْ نَمُنَّ عَلَى الَّذِينَ اسْتُضِعُوا فِي الْأَرْضِ“ وَنَجْعَلَهُمْ أَئِمَّةً وَنَجْعَلَهُمُ  
الْوَارِثِينَ وَنَمَكِّنَ لَهُمْ فِي الْأَرْضِ“ (قصص: ۵)  
فهذا كله متى يكون في الرجعة۔ (تفسير علی بن ابراہیم)

(ترجمہ)

آپ نے فرمایا کہ قول خدا: ”وَإِذَا أَخَذَ..... وَلَتَنْصُرُنَّهُ“ (آل عمران: ۸۱)  
یعنی: (اور جب اللہ نے انبیاء سے عہد لیا کہ جن کتاب وحکت سے میں نے  
تمہیں نوازا ہے۔ پھر جو کچھ تمہارے پاس ہے اس کی تصدیق کرنے  
والا ایک رسول تمہارے پاس آئے گا تو تم ضرور اُس پر ایمان لانا اور  
ضرور اُس کی مدد کرنا۔۔۔۔۔)

اس آیت کی تفسیر میں فرمایا: حضرت آدم سے لیکر اب تک جتنے انبیاء کو اللہ نے مبعوث  
فرمایا ہے اللہ تعالیٰ انہیں دوبارہ دنیا میں پٹائے گا اور وہ پٹے کہ  
آئیں گے تو امیرالمومنین م کی مدد و نصرت کریں گے۔ اللہ تعالیٰ کا  
قول ”لَتُؤْمِنُنَّ بِهِ“ یعنی رسول اللہ پر ایمان لانا ہے۔ اور  
”وَلَتَنْصُرُنَّهُ“ (مے مراد۔) یعنی امیرالمومنین م کی نصرت کرنا ہے  
علی بن ابراہیم کا بیان ہے کہ اس طرح کی قرآن میں بہت سی آیتیں ہیں جن میں اللہ  
تعالیٰ نے امتِ طاہرین سے رجعت کا وعدہ فرمایا ہے:

چنانچہ ارشاد ہے: ”وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ“ اللہ نے وعدہ کیا  
ہے اے گروہِ ائمہ تم سے.... اور اعمال صالح بجالاؤ۔ (نور: ۵۵)  
..... لَا يُشْرِكُونَ بِي شَيْئًا“ (نور: ۵۵) تو اللہ کا یہ وعدہ اس وقت  
پورا ہوگا جب یہ لوگ دنیا میں دوبارہ واپس ہوں گے۔

نیز آیت ”وَنُرِيدُ..... فِي الْأَرْضِ“ (قصص: ۵)۔ یہ سب کچھ زمانہ رجعت میں ہوگا۔

لہ (تفسیر علی بن ابراہیم)

(۵۱) آیت رجعت:

ابی نے احمد بن نصر سے، انھوں نے عمرو بن شمر سے  
اور عمرو بن شمر کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ حضرت ابو جعفر

امام محمد باقر علیہ السلام کے پاس جابر کا ذکر ہوا تو آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ جابر پر رحمت نازل فرما  
ان کا علم اس حد تک جا پہنچا تھا کہ وہ اس آیت کی تاویل جانتے تھے: (قصص: ۸۵)

”إِنَّ الَّذِي فَرَضَ عَلَيْكَ الْقُرْآنَ لَرَأَوْكَ إِلَىٰ مَعَادٍ“  
”بیشک وہ جس نے تجھ پر قرآن فرض کیا، تجھے تیری منزل (معاد)

کی طرف ضرور پہنچا دے گا۔“ (رجعت کی طرف)

یعنی وہ رجعت کو جانتے تھے۔ (تفسیر علی بن ابراہیم)

(۵۲) امام حسین نے قبل از شہادت اپنے  
اصحاب کو رجعت کی تفصیل بتائی

سہل بن زیاد نے ابن محبوب سے، انھوں نے ابن فضیل سے، انھوں نے  
سعد جلاب سے، انھوں نے جابر سے اور جابر نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے  
روایت کی ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا:

قال الحسين عليه السلام لاصحابه قبل ان يقتل: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ قَالَ لِي:  
يَا بَنِيَّ إِنَّكَ سَتَسْبِقُ إِلَى الْعِرَاقِ، وَهِيَ أَرْضُ قَدِ اتَّقَىٰ بِهَا  
النَّبِيُّونَ وَأَوْصِيَاءُ النَّبِيِّينَ، وَهِيَ أَرْضُ تَدْعِي عَمُورًا  
وَأَنَّكَ تَسْتَشْهَدُ بِهَا وَيَسْتَشْهَدُ مَعَكَ جَمَاعَةٌ مِنْ أَصْحَابِكَ  
لَا يَجِدُونَكَ إِلَّا مَسِيًّا الْحَدِيدِ وَتَلَا: ”قُلْنَا يَا نَارُ كُونِي بَرْدًا  
وَسَلَامًا عَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ“ (انبیاء: ۶۹) يَكُونُ الْحَرْبُ بَرْدًا  
وَسَلَامًا عَلَيْكَ وَعَلَيْهِمْ۔

فابشروا، فوالله لئن قتلونا فأتانا نرد على نبينا، قال: ثم امكث  
ما شاء الله فأكون أول من ينشق الأرض عند ما خرج  
خرجة يوافق ذلك خرجة اميرالمؤمنين وقيام قائمنا  
ثم لينزلن على وفد من السماء من عند الله، لم ينزلوا إلى  
الأرض قط ولنزلن إلى جبرئيل وميكائيل واسرائيل  
وجنود من الملائكة ولنزلن محمدًا وعليًا وأبا محسن

وجميع من من الله عليه في حملات من حملات  
الرب خيل بلق من نور لم يركبها مخلوق، ثم لهرزن  
فحمدم لواءه وليد فعتة الى قاتنا مع سيفه، ثم  
انا نكث من بعد ذلك ماشاء الله، ثم ان الله يخرج  
من مسجد الكوفة عيناً من دهن من ماء وعينا من لبن  
ثم ان امير المؤمنين عليه السلام يدفع الى سيف رسول الله صلى الله عليه  
ويعثني الى الشرق والمغرب، فلا آتى على عدو لله  
الا اهرقت دمه ولا ادع سنماً الا احرقت حتى اقح  
الى الهند فافتحها۔

وان دانيال ويوشع يخرجان الى امير المؤمنين فيقولان  
صدق الله ورسوله، ويبعث الله معهما الى البصرة سبعين  
رجلاً فيقتلون مقاتليهم ويبعث بعثاً الى الروم فيفتح  
الله لهم۔

ثم لا تقتلن كل دابة حرم الله لحمها حتى لا يكون على وجه  
الارض الا الطيب واعرض على اليهود والنصارى وسائر  
الملل، ولا خير فيهم بين الاسلام والسيف، فمن اسلم  
منت عليه، ومن كره الاسلام اهرق الله دمه ولا يبقى  
رجل من شيعتنا الا انزل الله اليه ملكاً يمسح عن وجهه  
التراب ويعرفه ازواجه ومنزله في الجنة ولا يبقى  
على وجه الارض اعمى ولا مقعد ولا مبتلى الا كشف  
الله عنه بلاءه بنا اهل البيت۔

ولينزل البوكة من السماء الى الارض حتى ان الشجرة لتقص  
بما يريده الله فيها من الثمرة ولتا كلن ثمرة الشتاء  
في الصيف وثمره الصيف في الشتاء، وذلك قوله تعالى  
”وَلَوْ اَنَّ اَهْلَ الْقُرَى اٰمَنُوا وَاتَّقَوْا فَفَتَحْنَا عَلَيْهِمْ  
بَرَكَاتٍ مِّنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ وَلَكِنَّ كَثُورًا مِّنْهُمْ  
بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ“ (الاعراف: ۹۶)

ثم ان الله ليهب لشيعتنا كرامة لا يخفى عليهم شيء في الارض  
وما كان فيها حتى ان الرجل منهم يريد ان يعلم علم  
اهل بيته فيخبرهم بعلم ما يعملون۔“ (الخراج والخراج)

امام محمد باقر عليه السلام نے ارشاد فرمایا: (ترجمہ)  
”میرے سید الشہد حضرت امام حسین علیہ السلام نے شہادت کے درجے پر فائز ہوئے  
پہلے اپنے اصحاب سے فرمایا سنو! میرے جد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
نے ایک مرتبہ مجھ سے ارشاد فرمایا تھا کہ اے فرزند تم کو عراق کھینچ بلایا جائے گا  
اور یہ وہ سرزمین ہے جہاں انبیاء و اوصیائے انبیاء بھی پہنچیں گے۔ اس  
خطے کا نام عمورا ہوگا وہاں تم اور تمہارے سب ساتھی درجہ شہادت پر فائز  
ہوؤں گے جن کے جسموں پر لوہے کے اسموں کے ضرب کی تکلیف کا کوئی احساس  
نہ ہوگا۔

پھر آپ نے اس آیت کی تلاوت فرمائی: ”يَا نَارُ كُونِي بَرْدًا وَسَلَامًا عَلَىٰ اٰبِرَاهِيْمَ“ (انبیاء: ۶۸)  
یعنی: (اے آگ ٹھنڈی ہو جا اور ابراہیم کے لیے سلامتی کا سبب بن جا۔)  
یہ جنگ تم پر اور تمہارے اصحاب پر (حضرت ابراہیم کی طرح) ٹھنڈی  
اور سلامتی کا سبب ہو جائے گی۔  
لہذا، ریخو شجر بنو! خدا کی قسم جب ہم لوگ قتل کر دیے جاتیں گے تو اپنے  
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت حاضر ہوں گے۔

اس کے بعد امام ۲ قدرے خاموش رہے پھر فرمایا: سب سے پہلے میرے لیے زمین قبر  
شق ہوگی اور میں قبر سے برآمد ہوں گا۔ اور یہ قیام امام قائم ۲ اور امیر المؤمنین ۲  
کی رجعت کے ساتھ ساتھ ہوگا۔ پھر اللہ تعالیٰ کی جانب سے آسمان سے ایسے  
فرشتوں کا ایک گروہ میرے پاس نازل ہوگا جو اس وقت تک زمین پر کبھی  
نہ اترے ہوگا، پھر فرشتوں کی فوج کے ساتھ جبریل و میکائیل و اسرافیل  
میرے پاس نازل ہوں گے اور حضرت محمد و علی ۲ اور میرے برادر  
اور وہ تمام لوگ جن پر اللہ تعالیٰ کا کرم ہے وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھیجے ہوئے  
نورانی و ابلق گھوڑوں پر سوار ہوں گے۔ اس وقت حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم  
اپنا علم مبارک لہرائیں گے اور وہ علم مع اپنی تلوار کے ہمارے امام قائم ۲ کے  
حوالے کریں گے۔ اس کے بعد اللہ جب تک چاہے گا میں زندہ رہوں گا، اور

پھر اللہ تعالیٰ مسجد کوفہ سے تیل اور پانی اور دودھ کے تین چٹھے جاری کرے گا۔ اس کے بعد امیر المؤمنین علیہ السلام مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار دے کر مشرق و مغرب کی طرف روانہ کریں گے اور خدا کے دشمنوں میں سے جو بھی میرے سامنے آئے گا میں اس کا خون بہاؤں گا، جو بھی بُت لے گا اُسے نذر آتش کروں گا تاہم کہ میں ہندو پیچوں کا اور ہند کو فتح کروں گا۔

اور حضرت دانیال اور حضرت یوشع (بن نون) نکل کر امیر المؤمنین علیہ السلام کی خدمت میں آکر عرض کریں گے کہ واقعاً اللہ اور اس کے رسول نے سچ فرمایا تھا۔ پھر اللہ تعالیٰ ان دونوں کو ستر آدمیوں کے ساتھ بصرہ روانہ فرمائے گا، اور وہ دشمنوں کو قتل کریں گے اور ایک لشکر روم کی جانب روانہ ہوگا اور اللہ ان کے ہاتھوں روم کو فتح کرانے گا۔

پھر ہم ہر اُس جانور کو قتل کر دیں گے جس کا گوشت اللہ نے حرام کیا ہے۔ یہاں تک کہ روئے زمین پر چلال جانوروں کے سوا کوئی دوسرا جانور نہ رہے گا۔ اور میں یہود اور نصاریٰ بلکہ تمام قوموں کو دعوتِ اسلام دوں گا کہ یا وہ اسلام قبول کریں، ورنہ پھر تلوار ہے۔ ان میں سے جو اسلام قبول کرے گا اس پر مہربانی کروں گا اور جو انکار کرے گا اللہ اس کا خون بہا دے گا۔

اور ہمارے ہر شیعہ مرد کے پاس اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ نازل فرمائے گا جو اُس کے چہرے سے خاک و گرد صاف کرے گا اور اُس کو جنت میں اس کی منزل اور اُس کی زوجہ کی نشاندہی کرے گا۔ اور روئے زمین پر ہر اندھے، اباہج اور ہر مصیبت زدہ کی مصیبت ہم لوگوں کی وجہ سے دور ہو جائے گی۔

پھر زمین پر آسمان سے اتنی برکتیں نازل ہوں گی کہ اللہ تعالیٰ جس درخت سے جو پھل چاہے گا پیدا کر دے گا اور اتنے پھل پیدا ہوں گے کہ موسمِ سرما کے پھل موسمِ گرما میں اور موسمِ گرما کے پھل موسمِ سرما میں کھائے جائیں گے۔ بخاری اللہ تعالیٰ کا اشارہ ہے: **أَبِيتَ** **وَكُنُوا أَهْلَ الْاَقْرَبِيَّ امْنُوا وَاتَّقُوا** **الْفَتْخَا عَلِيْكُمْ** **بَوَكَّتْ مِنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ وَلَكِنْ كَذَبُوا فَاحْذَرُوهُمْ** **بِمَا كَانُوا يَكْسِبُوْنَ**۔ (سورۃ اعراف: ۹۶)

ترجمہ آیت: ”اور اگر اہل بستی ایمان لے آتے اور تقویٰ اختیار کرتے تو ہم ضرور اُن پر آسمان و زمین برکتیں کھول دیتے لیکن انھوں نے تکذیب کی پس ہم نے اُن کو اس حرکت کی بنا پر کڑی (عداوت) کی۔“

پھر اللہ تعالیٰ ہمارے شیعوں پر ایسا فضل و کرم فرمائے گا کہ زمین اور اس کے اندر کی کوئی شے اُن سے پوشیدہ نہ رہے گی، یہاں تک کہ اگر ایک شخص چاہے کہ یہ معلوم کرے کہ میرے گھر والے کیسے ہیں اور اس وقت کیا کر رہے ہیں تو اُس کو اس کا بھی علم ہو جائے گا۔ (الخروج والجرار)

عبدالحمید حسنی نے اپنے اسناد کے ساتھ سہل سے اسی کے مثل روایت کی ہے۔ (منتخب البہار)

### (۵۳) اَیَّامُ اللّٰہِ تین ہیں

سعد نے ابن ابی الخطاب اور ابن یزید سے، انھوں نے احمد بن حسن مثنیٰ سے انھوں نے محمد بن یحییٰ سے، انھوں نے ابان بن عثمان سے، انھوں نے موسیٰ خنطاط سے روایت کی ہے اور موسیٰ خنطاط کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ آپ نے فرمایا: ”اَیَّامُ اللّٰہِ ثَلَاثَةٌ: یَوْمَ یَقُومُ الْقَائِمُ عَلَیْہِ السَّلَامُ وَ یَوْمَ الْکَرَّةِ، وَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ۔“ (منتخب البہار)

”اَیَّامُ اللّٰہِ تین ہیں، یومِ ظہور قائم، یومِ الکرۃ (رجعت) اور یومِ قیامت“

\* عطار نے سعد سے، سعد نے ابن یزید سے، ابن یزید نے محمد بن حسن مثنیٰ سے اور محمد بن حسن مثنیٰ نے مثنیٰ خنطاط سے اور مثنیٰ خنطاط نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے اسی کے مثل روایت کی ہے۔ (المحصال)

\* ابی نے حمیری سے، حمیری نے ابن ہاشم سے، ابن ہاشم نے ابو عمیر سے اور ابن ابو عمیر نے مثنیٰ سے اسی کے مثل روایت کی ہے۔ (معانی الاخبار)

(۵۴) یہ روایت، روایت نمبر ۱۴ پر ملاحظہ فرمائیں

### (۵۵) مومن کیسے قتل اور موت دونوں ہیں

سعد نے ابن ابی الخطاب سے، انھوں نے محمد بن سنان سے، انھوں نے عمار بن مروان سے، انھوں نے منقل بن حبیل سے، انھوں نے جابر بن یزید سے اور انھوں نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا:

”قَالَ ۲: ”لَیْسَ مِنْ مُّؤْمِنٍ اِلَّا وَلَهُ قَتْلَةٌ وَمَوْتٌ، اِنَّهُ مِنْ قَتْلِ نَشْرَحْتِی

یَمُوتُ، وَمِنْ مَاتَ نَشْرَحْتِی یَقْتُلُ۔“

” ترجمہ: ”آپ نے فرمایا: ہر مومن کے لیے قتل اور موت دونوں ہیں۔ اگر پہلے قتل کر دیا گیا ہے تو وہ دوبارہ اس دنیا میں رجعت کرے گا اور پھر اسے موت آئے گی اور اگر پہلے اسے موت آگئی ہے تو وہ دوبارہ دنیا میں رجعت کرے گا اس کے بعد اسے قتل کیا جائے گا۔“

راوی کا بیان ہے کہ پھر میں نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام کے سامنے اس آیت کی تلاوت کی: ”كُلُّ نَفْسٍ ذَا نِقْمَةٍ الْمَوْتُ“ (سورہ آل عمران ۱۸۵) آپ نے فرمایا: ”و منشورہ“

میں نے عرض کیا: آپ نے جو ”و منشورہ“ فرمایا ہے۔ یہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ”ہکذا انزل بہا جبریل علی محمد صلی اللہ علیہ وسلم“

یعنی: اسی طرح حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر حضرت جبریل لیکر نازل ہوتے تھے کہ ترجمہ: ہر نفس کو موت کا ذائقہ (چکھنا) ہے اور منشورہ

ثم قال: ما فی هذه الامة احد بڑو لا فاجر الا وينشر اما المؤمنون فينثرون الى قرة اعينهم واما الفجار

فينثرون الى خزي الله اياهم، ألم تسمع ان الله تعالى يقول: ”وَلَنذِيقَنَّهُمْ مِنَ الْعَذَابِ الْاَلَدِ فِيْ ذُنُوْبِ الْعَذَابِ الْاَلَدِ“

وقوله: ”يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَأَنْذِرْ“ (سورہ مدثر: ۱) (الشجدة: ۲۱)

یعنی: ”بذلک محمد صلی اللہ علیہ وسلم قیامہ فی الرجعة بینذرفہا“

وقوله: ”إِنَّمَا لِحُدَى الْكُبَرِ نَذِيرًا لِلْبَشَرِ“ (سورہ مدثر: ۲۵-۲۶)

وقوله: ”هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَى وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ“ (توبہ: ۳)

قال: ”يُظْهِرُهُ اللهُ عزَّ وجلَّ في الرجعة“

وقوله: ”حَتَّى إِذَا فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَابًا ذَا عَذَابٍ شَدِيدٍ“ (مومن: ۴۴)

هو علي بن ابي طالب صلوات الله عليه اذا رجع في الرجعة

قال جابر: قال ابو جعفر عليه السلام: قال امير المؤمنين علي السلام في

قوله عز وجل: ”رُبَّمَا يَوَدُّ الَّذِينَ كَفَرُوا كَانُوا مُسْلِمِينَ“ (سورہ البقرہ: ۱۷۵)

قال: ”هو انا اذا اخرجت انا وشيعتي وخرج عثمان بن عفان

وشيعته، ونقتل بنی اُمیة، فعندھا: یَوَدُّ الَّذِینَ کَفَرُوا وَكَانُوا مُسْلِمِینَ۔

(ترجمہ)

پھر فرمایا: اس امت کا شخص خواہ وہ نیکو کار ہو یا بدکار۔ دوبارہ دنیا میں اٹھایا جائے گا لیکن مومن اٹھایا جائے گا تو اس وقت اس کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں گی (وہ خوش ہوگا) اور بدکار اس حالت میں اٹھایا جائے گا کہ اللہ تعالیٰ اسے عذاب میں گرفتار کرے گا۔ کیا تم نے قرآن کی یہ آیت نہیں سنی:

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ”وَلَنذِيقَنَّهُمْ... عَذَابِ الْاَلَدِ“ (سورہ صبحہ: ۲۱) ترجمہ: ”اور یقیناً ہم انہیں بڑے عذاب کے علاوہ بھی ادنیٰ (دنیاوی) عذاب کا مزہ چکھائیں گے۔“

نیز ارشاد فرمایا: ”يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ... قُمْ فَأَنْذِرْ“ (سورہ مدثر: ۱-۲) ترجمہ: ”اے چادر اوڑھنے والے۔ کھڑے ہو جاؤ پس ڈراؤ

یعنی: اے محمد! زمانہ رجعت میں اٹھو اور ان لوگوں کو عذاب سے ڈراؤ۔

پھر ارشاد فرمایا: ”إِنَّمَا لِحُدَى الْكُبَرِ نَذِيرًا لِلْبَشَرِ“ (سورہ مدثر: ۲۵-۲۶) ترجمہ: ”کہ بیشک یہ بڑی نشانیوں میں سے ایک ہے، بشر کو ڈرانے کے لیے“

یعنی: ”زمانہ رجعت میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم سارے عالم بشر کو عذاب خدا سے ڈرائیں گے۔“

پھر اللہ تعالیٰ کا ارشاد: ”هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَى وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ“ (سورہ توبہ: ۳)

ترجمہ: ”وہ وہی ذات ہے جس نے اپنے رسول کو دین حق کے ساتھ بھیجا تاکہ اُسے ہر دین پر غالب کرے اگرچہ مشرکین کو کتنا ہی ناگوار گذرے۔“

یعنی: ”دین اسلام زمانہ رجعت میں تمام ادیان پر غالب آئے گا۔“

پھر ارشاد الہی ہوا: ”حَتَّى إِذَا فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَابًا ذَا عَذَابٍ شَدِيدٍ“ (مومن: ۴۴) ترجمہ: ”یہاں تک کہ ہم نے ان پر عذاب شدید کا دروازہ کھول دیا“

یعنی: ”اس سے مراد حضرت امیر المومنین علی ابن ابی طالب صلوات اللہ علیہ ہیں جو زمانہ رجعت میں دوبارہ واپس آئیں گے۔“

جابر کا بیان ہے کہ حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ امیر المومنین نے اللہ تعالیٰ کے

قول: ” رَبَّنَا يَوْمَ الَّذِينَ كَفَرُوا كُفَرُوا كُفَرًا مُّسْلِمِينَ “ (سورہ حجر: آیت ۱۷)  
ترجمہ: ” شاید وہ جنہوں نے کفر اختیار کیا تمنا کریں گے کہ اے کاش!  
ہم بھی مسلمان ہوتے۔ “

آپ نے فرمایا کہ: (وہ میں ہوں) جب میں زمانہ رجعت میں اپنی قبر سے نکلوں گا اور میرے شیعہ بھی نکلیں گے اور ادھر عثمان بن عفان اور ان کے شیعہ نکلیں گے اور ہم سب ملکر بنی اُمیہ کو قتل کریں گے۔ تو وہ لوگ تمنا کریں گے کہ: اے کاش ہم لوگ (مغلی کو) تسلیم کرنے والوں میں ہوتے۔ (منتخب البصائر)

### ۵۶) زمانہ رجعت کی زندگی زیادہ طویل ہوگی

سعد نے ابن عیسیٰ سے، انھوں نے علی بن حکم سے، انھوں نے ابن عمر سے۔ انھوں نے ابوداؤد سے، انھوں نے بریدہ اسلمی سے روایت بیان کی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

” كَيْفَ أَنْتَ إِذَا اسْتَبَأْسْتَ أُمَّتِي مِنَ الْمَدْعَى فَيَأْتِيهَا

مثل قرن الشمس يستبشر به أهل السماء وأهل الأرض ؟ “ ترجمہ: ” اُس وقت تم لوگوں کا کیا حال ہوگا جب میری امت ظہور مہدی سے باکل باؤس ہو چکی ہوگی، تو وہ قرن شمس (آفتاب کی کرنوں) کی طرح ظہور کریں گے جنہیں دیکھ کر اہل آسمان و اہل زمین خوش ہو جائیں گے۔ “

میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا یہ واقعہ بعد موت ہوگا؟

آپ نے فرمایا: ” وَاللَّهِ إِنَّ بَعْدَ الْمَوْتِ هَدًى وَإِيمَانًا وَنُورًا “

(بعد موت کے بعد رجعت میں) ہدایت، ایمان اور نور سب کچھ ہوگا۔

میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! قبل از موت اور بعد موت والی زندگیوں میں طویل کونسی ہوگی؟ آپ نے فرمایا: آخر بالصّنعف، یعنی: آخری زندگی کئی گنا طویل ہوگی۔ “

(منتخب البصائر)

### ۵۷) وعدہ خدا رجعت میں پورا ہوگا

سعد نے ابن عیسیٰ سے، انھوں نے عمر بن عبدالعزیز سے، انھوں نے جمیل بن وراج سے، اور جمیل بن وراج نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے۔ ان کا بیان ہے کہ میں نے آنحضرت (ابو عبد اللہ) سے اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کے

متعلق دریافت کیا: ” إِنَّا لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا وَالَّذِينَ آمَنُوا فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَيَوْمَ يَقُومُ الْأَشْهَادُ “ (سورہ مؤمن: ۵۱)

ترجمہ آیت: ” بیشک ہم اپنے رسولوں کی اور ایمان والوں کی حیات دنیا میں اور اس دن بھی جس دن گواہ کھڑے ہوں گے ضرور مدد کریں گے۔ “

آپ نے فرمایا: ذلک واللہ فی الرجعة أما علمت أنّ (فی) انبیاء اللہ کثیرا لم یمنصروا فی الدنیا وقتلوا وأئمتہ قد قتلوا ولم یمنصروا فذلک فی الرجعة

قلت: ” وَاسْتَمِعْ يَوْمَ يُنَادِ الْمُنَادِ مِنْ مَّكَانٍ قَرِيبٍ • يَوْمَ يَسْمَعُونَ الصَّيْحَةَ بِالْحَقِّ ذَٰلِكَ يَوْمُ الْخُرُوجِ “ (سورہ قی: ۱۸-۱۹)  
قال: ” ھی الرجعة: “

(سورہ مؤمن: ۵۱) کے متعلق فرمایا: (ترجمہ)

” حیات دنیا میں اللہ کی نصرت زمانہ رجعت میں ہوگی کیا تمہیں معلوم نہیں ہے کہ بہت سے انبیاء خدا جن کی مدد نہیں کی گئی اور انہیں قتل کر دیا گیا اور ائمہ طاہرین کو قتل کر دیا گیا ان کی بھی کوئی مدد نہیں کی گئی لہذا ان سب کی مدد زمانہ رجعت میں کی جائے گی۔ “

میں نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ” وَاسْمِعْ ... يَوْمَ الْخُرُوجِ “ (ق: ۱۸-۱۹) ترجمہ آیت: ” اور غور سے سننا! جس دن کہ ایک پکارنے والا قریب ہی سے پکارے گا جس دن لوگ چنگھاڑ کو بالیقین سن رہے ہوں گے۔ وہی یوم خروج ہوگا۔ “

آپ نے فرمایا: اس سے مراد رجعت ہے۔ (منتخب البصائر)

\* احمد بن ادریس نے ابن عیسیٰ سے بھی تقریباً اسی کے مثل روایت کی ہے۔

(تفسیر علی بن ابراہیم)

### ۵۸) موت اور قتل میں فرق

سعد نے احمد و عبد اللہ ابنی محمد بن عیسیٰ و ابن ابی الخطاب سے جمیعاً اور انھوں نے ابن محبوب سے، انھوں نے ابن ربیع سے، انھوں نے زہرا سے روایت کی ہے کہ مجھے پسند آتا ہے کہ میں حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے صاف صاف رجعت کے متعلق کچھ دریافت کروں، تو میں نے ایک حید سے ایسا سوال کیا کہ جس سے میرا مقصد حاصل ہو جائے۔ میں نے عرض کیا: یہ فرمائیں کہ جو شخص قتل ہو گیا، کیا وہ مگر با۔ (قُتِلَ مَاتَ) ؟



قال ۴: "لا، الموت موت، والقتل قتل - فقلت: ما احدى (بقتل)  
الامات؟ قال: فقال: يا زرارہ! قول الله اصدق من  
قولك قد فرق بين القتل والموت في القرآن - فقال عليه السلام  
آیت: "اَفَاِنْ مَاتَ اَوْ قُتِلَ" (آل عمران: ۱۴۴) وقال "لَكِنْ مَتَّكُمْ  
اَوْ قَتَلْتُمْ لَآلِیَ اللّٰهِ تُحْشَرُونَ" (آل عمران: ۱۵۸) فلیس كما  
قلت يا زرارہ الموت موت، والقتل قتل وقد قال الله عز وجل  
آیت: "اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰی مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَنْفُسَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ بِاَنْ  
لَهُمُ الْجَنَّةُ یَقَارِبُونَ فِی سَبِیْلِ اللّٰهِ فِیُقْتَلُونَ وَیُقْتَلُونَ  
وَعَدًا عَلَیْهِ حَقًّا" (التوبة: ۱۱۱)

قال: فقلت: اِنَّ اللّٰهَ عز وجل یقول: "كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ" (الانبیاء: ۲۵)  
اَفَرَأیت من قتل لم یدق الموت؟ فقال ۴: لیس من قتل  
بالسیف کم مات علی فراشه اِنَّ من قتل لا یدأ ان یرجع  
الی الدنیا حتی یدق الموت۔

(ترجمہ)

آپ نے فرمایا: نہیں، موت، موت ہے اور قتل، قتل ہے (دونوں میں فرق ہے)۔  
میں نے عرض کیا: مگر میرے نزدیک تو کوئی ایسا نہیں جو قتل کیا گیا ہو اور اسے موت نہ آئی ہو؟  
آپ نے فرمایا: لے زرارہ! اللہ تعالیٰ کا قول تمہارے قول سے زیادہ سچ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے  
قرآن میں قتل اور موت کے درمیان فرق رکھا ہے۔ چنانچہ ارشاد فرماتا ہے:  
:(آیت) "اَفَاِنْ مَاتَ اَوْ قُتِلَ" (پس اگر ان کو موت آجائے یا انھیں قتل کر دیا جائے)۔  
نیز فرمایا: (آیت:) "لَكِنْ مَتَّكُمْ اَوْ قَتَلْتُمْ لَآلِیَ اللّٰهِ تُحْشَرُونَ" (آل عمران: ۱۵۸) (آل عمران: ۱۴۴)  
ترجمہ: (خواہ تمہیں موت آجائے یا تم قتل کر دیے جاؤ فرور اللہ کی طرف محشر کیے جاؤ گے)

لہذا لے زرارہ! جیسا کہ تم کہتے ہو ویسا نہیں ہے۔ موت، موت اور قتل قتل ہے۔  
اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: "اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰی مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَنْفُسَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ  
بِاَنْ لَّهُمُ الْجَنَّةُ یَقَارِبُونَ فِی سَبِیْلِ اللّٰهِ فِیُقْتَلُونَ وَیُقْتَلُونَ  
وَعَدًا عَلَیْهِ حَقًّا" (سورہ توبہ: ۱۱۱)

ترجمہ آیت: (تحقیق اللہ نے مومنین سے ان کی جانیں اور ان کے اموال خرید لیے کیونکہ  
ان کے لیے جنت ہے۔ وہ اللہ کی راہ میں قتال کرتے ہیں اور قتل ہو جاتے ہیں یہ اس کا پورا پورا

نہیں نے عرض کیا: مگر اللہ تعالیٰ یہ بھی تو فرماتا ہے "كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ" (الانبیاء: ۲۵)  
یعنی (ہر نفس کو موت کا ذائقہ چکھنا ہے)۔ کیا آپ کی نظر میں جو شخص  
قتل ہوا اس نے موت کا ذائقہ نہیں چکھا؟  
آپ نے فرمایا: جو شخص تلوار سے قتل ہوا وہ اس شخص کے مانند نہیں ہے جس کو اس کے  
بستر پر موت آئی ہو۔ اس لیے کہ جو شخص قتل ہوا ہے اس کے لیے فروری  
ہے کہ دنیا میں دوبارہ آئے تاکہ موت کا ذائقہ چکھے۔ (منتخب اہل بصر تفسیر ائیں)

### ۵۹ مومن کیلئے قتل اور موت دونوں ہیں

سعد نے ابن ابی الخطاب سے، انھوں نے صفوان سے، صفوان نے  
حضرت امام علی رضا علیہ السلام سے روایت کی ہے ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام رضا  
علیہ السلام کو رجعت کے متعلق فرماتے ہوئے سنا کہ:  
"من مات من المؤمنین قتل ومن قتل منهم مات"  
جس کو موت آگئی مومنین میں سے (وہ زندہ ہوگا اور) قتل کیا جائے گا  
اور جو قتل ہوا (وہ بھی دوبارہ زندہ ہوگا) پھر اسے موت آئے گی

### ۶۰ لے قریش! اس وقت تمہارا کیا حال ہوگا؟

سعد نے احمد و عبد اللہ ابنی محمد بن عیسیٰ سے، انھوں نے ابن محبوب سے  
انھوں نے ابو جمیلہ سے، انھوں نے ابان بن تغلب سے، اور ابان بن تغلب نے حضرت  
ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
کو یہ اہل مدینہ کی قریش کے دو خاندان آپس میں گفتگو کرتے ہیں کہ: کچھ ایسا نظر آتا ہے کہ جب  
محمد وفات پائیں گے تو یہ حکومت ان کے اہل بیت کی ہی طرہ پلٹ کر جائے گی۔  
تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قریش کے مجمع میں یہ بات کھول کر سامنے رکھی اور  
ارشاد فرمایا: کیف انتم معاشر قریش وقد کفرتم بعدی ثم رأیتونی  
فی کتیبۃ من اصحابی اضرب وجہکم بالسیف  
قال فنزل جبریل: فقال: یا محمد! قل انشاء اللہ او یکون ذلک  
علی بن ابی طالب علیہ السلام انشاء اللہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور  
یکون ذلک علی بن ابی طالب علیہ السلام انشاء اللہ تعالیٰ فقال جبریل علیہ السلام



واحدة لك واشتات لعلي بن ابي طالب عليه السلام وموعداكم السلام.  
قال ابان: جعلت فداك واين السلام؟  
فقال ٤: يا ابان! السلام من طهر الكوفة.

(ترجمہ روایت)

آنحضرت نے فرمایا: اے گروہ قریش! اس وقت تمہارا کیا حال ہوگا جب تم لوگ میرے بعد کفر اختیار کر لو گے تو تم مجھے دیکھو گے کہ میں اپنے اصحاب کے ایک گروہ کے ساتھ تم لوگوں کے منہ پر ضرب لگا رہا ہوں اور تلوار سے تم لوگوں کی گردنیں اڑا رہا ہوں۔

اتنے میں حضرت جبریل ۲ نازل ہوئے اور انھوں نے کہا: اے محمد! انشاء اللہ کہو! ایسا بھی ہو سکتا ہے کہ یہ کام علی بن ابی طالب علیہ السلام انشاء اللہ انجام دیں۔

پھر جبریل علیہ السلام نے کہا یہ کام ایک مرتبہ تمہارا ہوگا اور دوسری مرتبہ علی بن ابی طالب علیہ السلام کا ہوگا اور آپ حضرات کی وعدہ گاہ "سلام" ہے۔

ابان نے دریافت کیا: مولا! میں آپ پر قربان، "سلام" کہاں ہے؟  
آپ نے فرمایا: اے ابان! "سلام" پشت کوفہ پر ہے۔

### رجعت میں کون اندھا ہوگا؟

سعد بن ابی عیسٰی سے، انھوں نے یقیناً سے، انھوں نے علی بن الحکم سے  
انھوں نے مثنیٰ بن الولید سے، انھوں نے ابوبصیر سے اور ابوبصیر نے حضرت امام محمد باقرؑ  
اور حضرت امام جعفر صادق علیہما السلام میں سے کسی ایک سے روایت ہے کہ آپ نے قول خدا:  
وَمَنْ كَانَ فِي هَذِهِ اَعْمٰی فَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ اَعْمٰی  
وَاَضَلُّ سَبِيْلًا (سورۃ النبی: ۴۲)

کے متعلق فرمایا: (اور جو اس دنیا) میں اندھا ہے پس وہ آخرت میں بھی اندھا اور گمراہ اٹھے گا۔

کے متعلق فرمایا: جو یہاں اندھا ہے وہ آخرت یعنی رجعت میں بھی اندھا ہی ہوگا۔  
(تفسیر عیاشی منتخب البصائر)

### ابھی کچھ لوگ ایسے ہیں

مذکورہ اسناد کے ساتھ علی بن الحکم نے رفاعہ سے، انھوں نے عبداللہ بن عطا سے اور انھوں نے

حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے آپ نے فرمایا کہ میں مقام منیٰ میں بیمار تھا اور میرے پدر عالی قدر میرے پاس تھے کہ آپ کے پاس آپ کا غلام آیا اور عرض کرنے لگا کہ عراقیوں کا ایک گروہ آپ سے ملاقات کی اجازت چاہتا ہے۔ میرے پدر بزرگوار نے فرمایا:  
اچھا، انہیں خیمے میں بٹھاؤ۔

پھر آپ اٹھ کر ان لوگوں کے پاس گئے اور تھوڑی دیر میں، میں نے اپنے پدر بزرگوار کے زور شننے کی آواز سنی تو مجھے کچھ برا محسوس ہوا کہ میں تو اس حال میں ہوں اور میرے پدر بزرگوار قہقہے لگا رہے ہیں۔ اس کے بعد پدر بزرگوار واپس آئے فرمایا: اے ابو جعفر! شاید تمہیں میری ہنسی بڑی معلوم ہوئی ہے میں نے عرض کیا: میں آپ پر قربان، آپ کو ہنسی کیوں آگئی تھی؟

آپ نے فرمایا: یہ عراقیوں کا گروہ تھا جو تمہارے گذشتہ آباء اسلاف کے متعلق ایک بات پوچھ رہے تھے اور ان پر جو کچھ گذرا اس کے بارے میں وہ ایمان بھی رکھتے تھے اور ان کی عظمت کے اقرار کرنے والوں میں سے تھے تو مجھے ان سے ملکر انتہائی خوشی ہوئی جس کی وجہ سے مجھے ہنسی آگئی تھی۔ ابھی دنیا میں کچھ ایسے لوگ موجود ہیں جو اس پر ایمان بھی رکھتے ہیں اور اس کا اقرار بھی کرتے ہیں

میں نے عرض کیا: میں آپ پر قربان! وہ کس بات پر گفتگو کر رہے تھے؟

آپ نے فرمایا: انھوں نے ان وفات یافتہ لوگوں کے متعلق دریافت کیا کہ وہ لوگ کب دنیا میں دوبارہ آئیں گے اور دین کے معاملے پر زندہ لوگوں سے جہاد و قتال کریں گے۔

(منتخب البصائر)

سعد بن سندی بن محمد سے، انھوں نے صفوان سے، صفوان نے رفاعہ سے

اسی کے مثل روایت کی ہے۔

(منتخب البصائر)

ان ہی اسناد کے ساتھ علی بن الحکم نے حنان بن سدر سے، انھوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ میں نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے رجعت کے متعلق دریافت کیا تو آپ نے فرمایا:

”القدریۃ تنکرها“ (قدریہ اس سے انکار کرتے ہیں۔)

(منتخب البصائر)

### بنی اسرائیل میں ایک شخص کی رجعت

سعد بن ابی الخطاب سے، انھوں نے وہیب بن حفص سے، انھوں نے

ابوبصیر سے روایت کی ہے کہ ایک مرتبہ میں حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں

حاضر ہوا اور عرض کیا کہ فرزند رسول! ہم لوگ باہم یہ گفتگو کر رہے تھے کہ عمر بن ذر اُس وقت تک نہیں مرے گا جب تک کہ وہ قائم آلِ محمد سے مقابلہ نہ کرے۔

فَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: "إِنَّ مِثْلَ ابْنِ ذَرٍّ مِثْلَ رَجُلٍ كَانَ فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ يُقَالُ لَهُ: عَبْدُ رَبِّهِ، وَكَانَ يَدْعُو أَصْحَابَهُ إِلَى ضَلَالَةٍ، فَمَاتَ لَيْلًا فَكَانُوا يَلْعَنُونَ بِقَبْرِهِ وَيَتَحَدَّثُونَ عَنْهُ: إِذَا خَرَجَ عَلَيْهِمْ مِنْ قَبْرِهِ يَنْفُضُ التُّرَابَ مِنْ رَأْسِهِ وَيَقُولُ لِمِثْلِهِ: كَيْتٌ وَكَيْتٌ۔"

پس آپ نے فرمایا: ہاں، عمر بن ذر کی مثال ویسی ہی ہے جیسے بنی اسرائیل میں ایک شخص تھا جس کو عبد رب کہہ کر پکارتے تھے۔ وہ اپنے ساتھیوں کو گمراہی کی طرف دعوت دیتا تھا۔ جب وہ مر گیا تو وہ لوگ اس کی قبر پر جمع ہوتے اور وہاں بیٹھ کر باتیں کرنے لگتے کہ اتنے میں ایک دن قبر شق ہوئی اور وہ اپنے سر سے خاک جھاڑتا ہوا قبر سے نکل کھڑا ہوا اور ان لوگوں سے باتیں کرنے لگا۔ (منتخب ابصار)

### شب معراج رجعت پر گفتگو

(۶۵)

سعد نے ابن ہشام سے، انھوں نے برقی سے، برقی نے محمد بن سنان یا کسی اور سے، اس نے عبد اللہ بن سنان سے اور انھوں نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ:

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَقَدْ أَسْرَى بِي رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ فَأَوْحَى إِلَيَّ مِنْ وَرَاءِ حِجَابٍ مَا أَوْحَى وَكَلَّمَنِي بِمَا كَلَّمَنِي بِهِ وَكَانَ مِمَّا كَلَّمَنِي بِهِ أَنْ قَالَ: يَا مُحَمَّدُ! إِنِّي أَنَا اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا عَالَمُ الْغَيْبِ وَالْأَشْهَادَةِ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ إِنِّي أَنَا اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا الْمَلِكُ الْقَدُّوسُ السَّلَامُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيَّمُ الْعَزِيزُ الْبَارُّ الْمُسْتَكْبَرُ سُبْحَانَ اللَّهِ عَمَّا يُشْرِكُونَ. إِنِّي أَنَا اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمَصْطَوِّرُ لِي الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَى، يَسْتَجِبُ لِي مِنْ فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ، وَأَنَا الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ۔

يَا مُحَمَّدُ! إِنِّي أَنَا اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا أَوَّلُ فَلَا شَيْءَ قَبْلِي وَأَنَا الْآخِرُ فَلَا شَيْءَ بَعْدِي، وَأَنَا الظَّاهِرُ فَلَا شَيْءَ فَوْقَ وَأَنَا الْبَاطِنُ

فَلَا شَيْءَ دُونِي وَأَنَا اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ يَا مُحَمَّدُ! عَلَيَّ أَوَّلُ مَا أَخَذَ مِيثَاقَهُ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ، يَا مُحَمَّدُ! عَلَيَّ آخِرُ مَنْ أَقْبَضَ رُوحَهُ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ وَهُوَ الدَّابَّةُ الَّتِي تَكَلِّمُهُمْ۔

يَا مُحَمَّدُ! عَلَيَّ أَظْهَرُهُ عَلَى جَمِيعِ مَا أَوْحِيَهُ إِلَيْكَ لَيْسَ لَكَ أَنْ تَكْتُمَ مِنْهُ شَيْئًا۔

يَا مُحَمَّدُ! بَطْنُهُ الَّذِي أَسْرَتْهُ إِلَيْكَ فَلَيْسَ مَا بَيْنِي وَبَيْنَكَ سَرُّ دُونَهُ يَا مُحَمَّدُ! عَلَيَّ مَا خَلَقْتَ مِنْ حَلَالٍ وَحَرَامٍ عَلَيَّ عَلِيمٌ بِهِ۔ (ترجمہ)

آپ نے ارشاد فرمایا: "میرا رب مجھے شب معراج لے گیا تو پس پردہ سے جو اُس نے وحی کرنی تھی وہ کی، جو گفتگو کرنی تھی وہ مجھ سے کی، منجملہ ان تمام باتوں کے ایک بات یہ بھی تھی کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

اے محمد! میں ہی اللہ اور نہیں ہے کوئی معبود سوائے مجھ عالم الغیب و شہود اور مہربان اور رحم والے کے۔ میں ہی ہوں اللہ نہیں ہے کوئی معبود سوائے میرے۔ میں بادشاہ ہوں، پاکیزہ ہوں، سلامتی دینے والا، ایمان دینے والا، نگاہ رکھنے والا، غلبہ و جبروتیت والا ہوں۔ پاک ہے اور منزہ ہے اللہ ان تمام چیزوں سے جسے لوگ اللہ کا شریک گردانتے ہیں۔ صرف میں ہی ہوں اللہ، نہیں ہے کوئی معبود سوائے میرے۔ میں خالق و پیدا کرنے والا ہوں تصویر بنانے والا ہوں۔ میرے لیے ہی تمام اسماء الحسنیٰ ہیں، اسمائے اور زمین میں جتنی بھی مخلوق ہے وہ سب میرے ہی نام کی تسبیح پڑھتی ہے۔ میں ہی عزت و حکمت والا ہوں اے محمد! میں اللہ ہوں، نہیں ہے کوئی معبود سوائے میرے، مجھ سے قبل کوئی شے نہیں، میں آخر ہوں، میرے بعد کوئی شے نہیں ہے، میں ظاہر ہوں مجھ سے زیادہ ظاہر کوئی شے نہیں ہے، میں باطن ہوں، مجھ سے زیادہ باطن کوئی شے نہیں میں اللہ ہوں میرے سوائے کوئی معبود نہیں ہے، ہر شے کا جاننے والا ہوں۔ اے محمد! علیٰ اول ہیں تمام امت میں جن سے ميثاق لیا گیا ہے۔

اے محمد! علیٰ وہ ہیں کہ جن کی روح تمام امت میں سب سے آخر میں قبض ہوگی۔ وہ وہی دابہ ہیں جو (زمین سے نکل کر) لوگوں سے کلام کریں گے۔

اے محمد! میں نے عسلی پر وہ تمام راز کی باتیں ظاہر کر دی ہیں جو تم کو وحی کے ذریعے سے بتائی ہیں۔ لہذا میرے اور تمہارے درمیان کوئی ایسا راز نہیں جو عسلی کو معلوم نہ ہو۔

اے محمد! عسلی وہ عسلی ہے کہ میں نے جتنی حلال و حرام چیزیں پیدا کی ہیں ان سب کا جاننے والا عسلی ہے۔

(۶۶) ہمارا امر مشکل بلکہ دشوار ترین ہے

سلیم بن قیس ہلالی کی کتاب سے ماخوذ ہے۔ یہ وہ کتاب ہے جس سے ابان بن عیاش روایت کرتے ہیں اور جو اصحاب کے ایک مجمع کی موجودگی میں جس میں ابو طفیل جیسے لوگ تھے حضرت امام علی ابن ابی طالب علیہ السلام کے سامنے اول سے آخر تک پڑھ کر سنائی گئی تو آپ نے فرمایا کہ یہ ہماری صحیح حدیث ہے۔

ابان کا بیان ہے کہ اس کے بعد میں ابو طفیل سے ان کے گھر پر ملاقاتوں میں رجعت کے متعلق وہ چند احادیث بیان کیں جو اصحاب و مسلمان و مقداد و ابی بن کعب سے سنی تھیں ابو طفیل کا بیان ہے کہ میں نے وہ تمام احادیث جو ان لوگوں سے سنی تھیں کونے میں حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام کے سامنے پیش کی تھیں تو آپ نے فرمایا تھا کہ یہ وہ خاص علم ہے جس کی تاب یہ جاہل امت نہیں لاسکتی۔ پھر آپ نے ان تمام حدیثوں کی تصدیق فرمائی جو ان لوگوں نے مجھ سے بیان کی تھیں۔ ان کے علاوہ آپ نے بہت سی آیات کی تلاوت بھی فرمائی اور ان کی ایسی کافی دشانی تفسیر بیان کی جس کی بناء پر قیامت سے زیادہ میرا یقین رجعت پر ہو گیا۔

جو باتیں میں نے حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے عرض کی تھیں ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ میں نے عرض کیا: یا امیر المومنین! یہ بتائیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا حوض دنیا میں ہوگا یا آخرت میں؟ آپ نے فرمایا: نہیں! بلکہ دنیا میں ہوگا۔

میں نے عرض کیا: پھر اس سے لوگوں کو ہنکانے اور بھگانے والا کون ہوگا؟

آپ نے فرمایا: "أنا بیدی فلیردتہ اولیائی و لیصرفنّ منہ اعدائی و فی روایۃ اُخری: "وَلَا وَرَدَ نَهْ اُولِیَائِی وَلَا صَرَفَتْ عَنْہ اَعْدَائِی"

ترجمہ: میں اپنے دوستوں کو اس حوض پر پہنچاؤں گا اور اپنے دشمنوں کو وہاں سے بھگاؤں گا۔

میں نے عرض کیا: یا امیر المومنین! اللہ تعالیٰ کا قول ہے:

(الآیۃ) "وَاِذَا وَقَعَ الْقَوْلُ عَلَیْہُمْ اَخْرَجْنَا لَہُمْ دَابَّةً مِّنْ الْاَرْضِ

تُکَلِّمُہُمْ اَنَّ النَّاسَ کَانُوْا بِالْبَیِّنَاتِ لَا یُوقِنُوْنَ۔ (مائدہ: ۹)

ترجمہ آیت: "اور جب ان لوگوں پر وعدہ پورا ہو جائے گا تو ہم ان کے لیے زمین میں سے ایک دابہ نکالیں گے جو ان سے کلام کرے گا کہ لوگ ہماری آیات پر یقین نہیں کرتے تھے۔"

اس آیت میں "دَابَّة" سے کیا مراد ہے؟

آپ نے فرمایا: اے ابو طفیل! چھوڑو اس بات کو نہ پوچھو۔

میں نے عرض کیا: یا امیر المومنین! میں آپ پر فرمان، یہ تو ضروری بتادیں۔؟

آپ نے فرمایا: ہاں دَابَّة تَا کُلُّ الطَّعَامِ وَ تَمْشِی فِی الْاَسْوَاقِ وَ تَنْکُھُ النِّسَاءَ (یہ وہ دابہ ہے جو کھانا کھاتا ہے بازاروں میں چلتا پھرتا اور عورتوں سے نکاح کرتا ہے)

میں نے عرض کیا: یا امیر المومنین! وہ کون ہے؟

آپ نے فرمایا: "هُوَ زُرُّ الْاَرْضِ الَّذِی تَسْکُنُ الْاَرْضُ بِہ"

(وہ قوامہ ارض ہوگا جس سے زمین ساکن ہے)

میں نے عرض کیا: یا امیر المومنین! وہ کون ہے؟

آپ نے فرمایا: "صَدِیقُ ہَذِهِ الْاُمَّةِ وَ فَا رِدْقُہَا وَ رَبِّیَّہَا وَ ذَو قَرْنِہَا" (وہ اس امت کا صدیق اور فاروق ہوگا اور وہ رب الارض اور اس کا ذوالقرنین ہوگا)

میں نے عرض کیا: یا امیر المومنین! وہ کون ہے؟ ایسا بزرگ

آپ نے فرمایا: "الَّذِی قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی: "یُشٰوِدُہٗ شَہِیْدٌ مِّنْہُ" (ہمیدہ: ۱۴)

وَالَّذِی: "عِنْدَہٗ عِلْمُ الْکِتٰبِ" (رعدہ: ۳۴)

وَالَّذِی: "جَاءَ بِالْصِّدْقِی وَالَّذِی: "صَدَّقَ بِہ" (الزمر آیت: ۳۳)

(جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ: وہ وہی ہے کہ جو:

— (اس کے پیچھے ہی پیچھے آسمان کا ایک گواہ) (ہمیدہ: ۱۴)

— وہ وہی ہے: (جس کے پاس کتاب کا علم ہے) (رعدہ: ۳۴)

— وہ وہی ہے: (جو حق کے ساتھ آیا۔ وہ وہی ہے) (اس کی تصدیق کی) (الزمر آیت: ۳۳)

اور فرمایا: وَالنَّاسَ کُلَّہُمْ کَافِرُوْنَ غَیْرُہ۔ (اور اس کے سوا تمام لوگ کافر ہوں گے)

میں نے عرض کیا: یا امیر المومنین! ان کا اسم گرامی تو بتادیں۔؟

آپ نے فرمایا: "قَدْ سَمِیْتِہ لَکْ یَا اَبَا الطَّغْفِیْل!"

اے ابو طفیل! تجھے نام تو بتا دیا۔

اِنَّہٗ ہُمُ الْمُنْتَقَمُوْنَ ۚ لَہُمْ مَا شَآءُوْنَ عِنْدَ رَبِّہُمْ ۚ ذٰلِکَ جَزَآءُ الْمُحْسِنِیْنَ ۝

پھر فرمایا: وَاللّٰهُ لَوَادْخَلْتُ عَلَىٰ عَامَّةِ شَيْعَتِي الَّذِيْنَ بِهِمْ اِقَاتِلِ  
الَّذِيْنَ اَقْرَوْا بِطَاعَتِيْ وَسَتُوْنِيْ اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَاسْتَحْلَوْا  
جِهَادَ مَنْ خَالَفَنِيْ ، فَحَدَّثْتَهُمْ بِبَعْضِ مَا اَعْلَمُ مِنَ الْحَقِّ  
فِي الْكِتَابِ الَّذِيْ نَزَلَ بِهِ جِبْرِئِيْلٌ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَى مُحَمَّدٍ  
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَتَنْفَرُوا عَنِّيْ حَتّٰى اَبْقٰى فِيْ عَصَابَةِ مَنْ الْحَقُّ  
قَلِيْلَةٌ اَنْتَ وَاشْبَاهُكَ مِنْ شَيْعَتِيْ .

فَفَزَعْتُ وَقُلْتُ : يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنَا وَاشْبَاهِيْ مُتَفَرِّقُونَ عَنْكَ وَنُسِبَتُ مَعَكَ  
قَالَ : بَلْ تَشَبِّهْتُونِ .

ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَيَّ فَقَالَ : اِنَّ اَهْرَاضًا صَعْبًا مُّسْتَصْعَبًا لَا يَعْرِفُهُ وَلَا  
يَقْرُبُهُ اِلَّا ثَلَاثَةٌ : مُلْكٌ مُّقَرَّبٌ ، اَوْ نَجْبٌ مُّرْسَلٌ ، اَوْ عَبْدٌ  
مُّؤْمِنٌ نَّجِيْبٌ اَمْتَحَنَ اللّٰهُ قَلْبَهُ لِلْاِيْمَانِ .

يَا اَبَا الطَّيْفِيْل ! اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّوْا اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبَضَ فَارْتَدَّ النَّاسُ  
صُلَاوًا وَجُمَاوًا اِلَّا مَنْ عَصَمَهُ اللّٰهُ بِنَا اَهْلِ الْبَيْتِ -  
(ترجمہ)

" مگر خدا کی قسم اپنے عام قسم کے شیعوں کے پاس جن کو ساتھ لیکر میں جنگ کر رہا  
ہوں اور جن کو میری اطاعت کا اقرار ہے، اور جو مجھے امیر المؤمنین کہہ کر کیا کرتے  
ہیں اور میرے مخالفین سے جہاد کو حلال جانتے ہیں، میں ان سے اس کتاب  
کی چند باتوں کو جو جبریل نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئے  
بیان کر دوں تو وہ سب کے سب میرا ساتھ چھوڑ کر چلے جائیں گے اور  
حق کے گروہ میں تھوڑے سے رہ جائیں گے۔ تم ہو گے اور میرے شیعوں میں  
سے چند تم جیسے۔ "

راوی کا بیان ہے کہ یسکر میں کانپنے لگا اور عرض کیا: یا امیر المؤمنین! میں اور مجھ جیسے  
چند اور لوگ کیا آپ کا ساتھ چھوڑ دیں گے یا آپ کے ساتھ ثابت قدم رہیں گے؟  
آپ نے فرمایا: نہیں۔ بلکہ تم ثابت قدم رہو گے اور تم جیسے بھی۔

اس کے بعد پھر امیر المؤمنین علیہ السلام میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: دیکھو! ہمارا  
معاملہ بہت سخت اور ناقابل فہم ہے اسے سولے تین قسم کے لوگوں کے  
اور کوئی نہیں سمجھ سکتا۔ یا تو اسے ملک مقرب سمجھ گا یا نبی مرسل سمجھ گا،

مادہ بندہ مومن سمجھے گا جس میں خاندانی شرافت ہوگی اور اللہ نے جس کے قلب کا  
ایمان کے ذریعے سے امتحان لے لیا ہوگا۔

اے ابو طفیل! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے انتقال فرماتے ہی لوگ اپنی جہالت و اوضالات  
کی وجہ سے ہم اہل بیت سے پھر گئے۔ " (منتخب البصائر)

### رحبت میں بھی تھوڑی امیر خلائق ہوں

(۶۷)

سلام بن مستنیر نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے  
آپ نے فرمایا: تم لوگوں اُس نام سے لوگوں کو پرکارنا شروع کر دیا ہے جو نام اللہ تعالیٰ نے سوائے  
حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام کے اور کسی کا نہیں رکھا (یعنی امیر المؤمنین) اور ابھی تو اس کی تاویل  
کے ظاہر ہونے کا وقت بھی نہیں آیا ہے۔

میں نے عرض کیا: میں آپ پر ترابان، اس کا وقت کب آئے گا؟

قال ۴: اِذَا جَاءَتْ جَمْعُ اللّٰهِ اَمَامَهُ النَّبِيِّيْنَ وَالْمُؤْمِنِيْنَ حَتّٰى يَنْصُرُوْهُ وَهُوَ  
قَوْلُ اللّٰهِ : " وَ اِذَا خَذَ اللّٰهُ مِيشَاقَ النَّبِيِّيْنَ لَمَّا اَتَيْنَكُم مِّنْ كِتَابٍ  
وَحِكْمَةٍ ثُمَّ جَاءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ  
بِهٖ وَ لَتَنْصُرُنَّهٗ ط قَالَ عَزَّ اَفْزَرُ ثُمَّ وَاخَذَ ثُمَّ عَلٰى ذٰلِكُمْ  
اَصْرِيْ ط قَالُوْا اَفَرَزْنَا ط قَالَ فَاَنْتُمْ هٰذِهِمْ ذٰلِكَ وَاَنَا مَعَكُمْ مِّنَ  
الشّٰحِدِيْنَ . " (سورہ آل عمران: ۸۱)

آپ نے فرمایا: اُس وقت آئے گا جب اللہ تعالیٰ حضرت علی کے سامنے انبیاء اور مومنین کو جمع فرما سکے  
تاکہ یہ لوگ ان کی نصرت کریں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کا یہ قول (آل عمران ۸۱)

ترجمہ آیت: " اور جب اللہ نے انبیاء سے عہد و میثاق لیا کہ جو کتاب و حکمت میں نے

تم کو عطا کی ہے، پھر جو کچھ تمہارے پاس (کتاب و حکمت) ہے اُس کی تصدیق

کرنے والا ایک رسول تمہارے پاس آئے گا تو تم ضرور اس رسول پر ایمان

لانا اور ضرور اس کی مدد کرنا۔ (پھر) فرمایا کیا تم اقرار کرتے ہو کہ اس پر

میرا (وجہ ذمہ داری) اٹھا لو گے، انھوں نے کہا: ہم اقرار کرتے ہیں۔ (پھر)

فرمایا: پس تم گواہ رہو اور میں بھی تمہارے ساتھ (اس عہد پر) گواہ ہوں۔ "

قال ۴: فَيَوْمَئِذٍ يَدْفَعُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّوْا اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللّٰوَاءَ اِلٰى عَلِيٍّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ  
فَيَكُوْنُ اَسِيْرَ الْخِلَافَةِ كَلَامُ اَجْمَعِيْنَ : يَكُوْنُ الْخِلَافَةُ كَلَامُهُمْ تَحْتَ لَوَاِئِهِ

ویکون هو امیرهم فهذا تأویلہ۔

ترجمہ روایت: "اس روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنا علم مبارک حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام کو عطا فرمائیں گے اور وہ تمام خلافت کے امیر ہوں گے اور تمام خلافت آپ کے علم کے پھر برے کے نیچے ہوگی۔ آپ ان سب کے امیر ہوں گے۔ یہ وقت اس کی تادیل کے ظاہر ہونے کا ہے۔ (تفسیر عیاشی)

(۶۸) زراره نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ

اس آیت: "كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ" کی تفسیر میں فرمایا کہ:

"لَمْ يَذُقِ الْمَوْتَ مَنْ قُتِلَ، وَقَالَ: لَا بَدَ مِنْ أَنْ يَرْجَعَ حَتَّى يَذُوقَ الْمَوْتَ"

یعنی (مگر جو قتل ہوا اُس نے ابھی موت کا ذائقہ نہیں چکھا اور لازمی ہے کہ وہ دوبارہ دنیا میں واپس آئے اور موت کا مزہ چکھے۔) (تفسیر عیاشی)

### (۶۹) رجعت وعدہ الہی ہے

سیر سے روایت ہے اُن کا بیان ہے۔ ایک مرتبہ میں حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا۔ آپ نے مجھ سے فرمایا: لوگ اس آیت کے متعلق کیا کہتے ہیں؟ "وَأَقْسَمُوا بِاللّٰهِ جَمْعًا أَيْمًا نَّهْضًا لَا يَبْعَثُ اللّٰهُ مِنْ يَمُوتُ"؟ (المعقل آیت ۳۸)

میں نے عرض کیا: لوگ کہتے ہیں کہ نہ کوئی قیامت ہے نہ کوئی بعثت ہے، نہ نشور ہے۔

فقال: "كذبوا والله انما ذلك اذا قام القائم وكرمه المسكون فقال اهل خلافكم: قد ظهرت دولتكم يا معشر الشيعة وهذا

من كذبكم تقولون: رجع فلان وفلان لا والله لا يبعث

الله من يموت، ألا ترى انهم قالوا: "وَأَقْسَمُوا بِاللّٰهِ

جَمْعًا أَيْمًا نَّهْضًا"؟ كانت المشركون أشد تعظيماً

للآل والعترة من أن يقسموا بغيرها فقال الله:

(آیت): "بَلَى وَعْدٌ عَلَيْهِ حَقًّا وَلَكِنَّ أَكْثَرِ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ" لَيَسِّنَ لِمَنْ يَشَاءُ اللَّهُ

فِيهِ وَلِيَعْلَمَ الَّذِينَ كَفَرُوا أَتَمَّ كَذِبُهُمْ أَمْ لَا

فَوَلَّى بَشِيًّا إِذَا ارْتَدَّاهُ أَنْ يَقُولَ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ" (محل ۳۸، ۳۹، ۴۰)

ترجمہ روایت: "آپ نے فرمایا: وہ لوگ جھوٹے ہیں۔ خدا کی قسم یہ اُس وقت ہوگا جب امام قائمؑ ظہور کریں گے اور ان کے ساتھ دوبارہ زندہ ہونے والے ہو کر آئیں گے، تو تمہارے مخالفین کہیں گے کہ اے گروہ شیعہ! لو تمہاری حکومت تو آگئی اور تم لوگوں کا یہ جھوٹ کھل گیا کہ فلان فلان رجعت کریں گے۔ واللہ جو مرگیا اُسے اللہ کبھی دوبارہ زندہ نہ کرے گا۔ کیا تم نہیں دیکھتے کہ وہ لوگ سخت قسم کھا کر کہتے ہیں: "اور اہل عرب لات وعزری کا بڑا احترام کرتے تھے اور ان کے سوا کسی اور کی قسم نہیں کھاتے تھے۔ اللہ تعالیٰ اسی کے متعلق ارشاد فرماتا ہے:

"بَلَىٰ وَعْدٌ أَوْفَىٰ كُنْ فَيَكُونُ" (سورہ نمل ۳۰ تا ۳۱)

ترجمہ آیات: "یقیناً اس کے وعدے کی وفا اُس پر واجب ہے لیکن اکثر لوگ یہ نہیں جانتے

تاکہ وہ اُن پر وہ بات واضح کر دے جس کے بارے میں وہ اختلاف کرتے

تھے اور تاکہ وہ لوگ جنہوں نے انکار کیا یہ جان لیں کہ بیشک وہ ہی جھوٹے ہیں

بیشک ہمارا قول تو کسی شے کے لیے ایسا ہی ہے کہ ہم اُس کے لیے ارادہ

کرتے ہیں تو کہتے ہیں کہ "ہو جا" تو وہ ہو جاتی ہے۔"

### (۷۰) رجعت میں کون لوگ ہوں گے؟

سعد نے ابن ابی الخطاب سے، انہوں نے وہیب بن حفص سے، انہوں نے ابو بصیر سے روایت کی ہے۔ اُن کا بیان ہے کہ میں نے ایک مرتبہ حضرت ابو جعفر امام محمد باقر سے اس آیت کی تفسیر دریافت کی:

"إِنَّ اللّٰهَ اشْتَرَىٰ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ أَنْفُسَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ

بِأَنَّ لِمَنْ الْخَيْرَ الْجَنَّةَ يَفْعَلُونَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَيَقْتُلُونَ

وَيُقْتَلُونَ قَدْ وَعَدَ عَلَيْهِ حَقًّا فِي الشَّوْرَةِ وَالْإِنْجِيلِ

وَالْقُرْآنِ وَمَنْ أَوْفَىٰ بِعَهْدِهِ مِنَ اللّٰهِ فَاسْتَبْشِرُوا

بِبَيْعِكُمُ الَّذِي بَايَعْتُمْ بِهِ وَذَٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ

أَلَسَّابُكُونَ الْعَيْدُونَ الْخَمِيدُونَ السَّاجِدُونَ الرَّكْعُونَ

السَّجْدُونَ الْأَمْرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّاهُونَ عَنِ الْمُنْكَرِ

وَالْحَافِظُونَ لِحُدُودِ اللّٰهِ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِينَ" (سورہ التوبہ ۱۱-۱۲)

ترجمہ آیت: بیشک اللہ نے مومنین سے اُن کی جانیں اور اُن کے اموال خرید لیے کیونکہ

(اُس کے عوض میں) جنت ہے اُن کے لیے۔ وہ اللہ کی راہ میں قتال کرتے ہیں، قتل کرتے ہیں اور قتل ہو جاتے ہیں۔ یہ اُس کے ذمے پچا وعدہ ہے تو رات میں انجیل میں اور قرآن میں بھی۔ اور اللہ سے زیادہ وعدہ وفا کرنے والا کون ہو سکتا ہے پس خوشیاں مناؤ اُس سودے پر جو تم نے اُس کے ساتھ کر لیا۔ اور وہ تو بہت ہی بڑی کامیابی ہے۔

(جن سے یہ معاملہ ہوا ہے) وہ توبہ کرنے والے، عبادت گزار، حمد کرنے والے (اللہ کی راہ میں) سیاحت کرنے والے، رکوع کرنے والے، سجدے کرنے والے نیکیوں کا حکم دینے والے، برائیوں سے منع کرنے والے، اور اللہ کی حدود کی حفاظت کرنے والے ہیں۔ پس (ایسے) مومنوں کو بشارت سنا دو۔

آپ نے فرمایا یہ عہد و پیمان ہے۔ اس کے بعد میں نے اَنشَأْتُ بَنُونَ الْعَايِدُونَ کی تلاوت کی تو امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ تم اس طرح اس کی تلاوت نہ کیا کرو، بلکہ یوں تلاوت کرو اَنشَأْتُ الْعَايِدِينَ... ثُمَّ قَالَ: "اِذَا سَأَلْتُمْ هَؤُلَاءَ فَعِنْدَ ذَلِكَ هُمْ الَّذِينَ اشْتَرَوْا مِنْهُمْ اَنْفُسَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ" یعنی (فی) الرجعة۔

ثُمَّ قَالَ ابُو جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ: مَا مِنْ مُؤْمِنٍ اِلَّا وَلَهُ مِائَةٌ وَقَتْلَةٌ، مِنْ مَاتَ بَعَثَ حَتَّى يَقْتُلَ، وَمَنْ قَتَلَ بَعَثَ حَتَّى يَمُوتَ۔

(ترجمہ)

پھر فرمایا: "جب تم ان لوگوں کو زمانہ رجعت میں دیکھو گے تو وہی ہوں گے کہ جن سے اللہ تعالیٰ نے ان کی جان اور ان کے اموال کو خرید لیا ہے۔

اس کے بعد حضرت ابو جعفر علیہ السلام نے فرمایا: ہر مومن کے لیے موت اور قتل دونوں ہیں۔ لہذا جو مر گیا وہ دوبارہ زندہ کر کے اٹھایا جائے گا تاکہ قتل کیا جائے اور جو قتل کر دیا گیا اس کو بھی دوبارہ زندہ کر کے اٹھایا جائے گا تاکہ اس کو موت آئے۔ (ذائقہ موت چکھے) (منتخب ابصار۔ تفسیر عیاشی) \* (یہ روایت عبدالرحمن قیصر سے بھی بیان کی گئی ہے)

## ۴۱ رجعت قدریہ انکار کرتے ہیں

سعد نے ابن عباسی اور ابن عبد الجبار اور احمد بن حسن ابن فضال سب اُنھوں نے

حسن بن علی بن فضال سے، اُنھوں نے حمید بن شنتی سے، اُنھوں نے شعیب خذّاء سے اُنھوں نے ابوالصباح سے روایت کی ہے۔ ابوالصباح کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ میں نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے دریافت کیا اور عرض کیا: میں آپ پر قربان: میں آپ سے ایک بات پوچھنا چاہتا ہوں مگر اس کا نام لینا نہیں چاہتا۔ آپ نے فرمایا: کیا تم رجعت کے متعلق دریافت کرنا چاہتے ہو؟ میں نے عرض کیا: جی حضور۔

فَقَالَ ۶: "تِلْكَ الْقُدْرَةُ لَا يَنْكُرُهَا اِلَّا الْقُدْرِيَّةُ، لَا تَنْكُرُ تِلْكَ الْقُدْرَةُ لَا تَنْكُرُهَا اِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ اَتَى بِقِنَاعٍ مِنَ الْجَنَّةِ عَلَيْهِ عَذَقٌ يُقَالُ لَهُ سَنَةٌ، فَتَنَّا وَلَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ سَنَةً مِنْ كَانَ قَبْلَكُمْ"

پس آپ نے فرمایا: "یہ سب اللہ کی قدرت ہے اور اس سے سوائے فرقہ قدریہ کے کوئی اور انکار نہیں کرتا۔ سنو! حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس جنت سے ایک خوان آیا جس میں کھجوروں کی شکل میں ستائیس تھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس میں سے ایک سنت لے لی جو تم سے پہلے والوں کی تھی۔ (منتخب ابصار)

## ۴۲ حضرت امیر المومنین سے پوچھا گیا کہ:

ابن عباسی نے حسن سے، حسن نے حسین بن علوان سے، حسین نے محمد بن داؤد العبدی سے، اُنھوں نے اصبع بن نباتہ سے روایت کی ہے اصبع کا بیان ہے کہ: ایک مرتبہ عبداللہ بن ابی بکر شکاری نے امیر المومنین سے کھڑے ہو کر عرض کی: یا امیر المومنین! ابھی ابھی ابو معمر نے ایک ایسی بات کہی ہے جس کا مجھے یقین نہیں آتا۔ آپ نے فرمایا: وہ کیا بات ہے؟ میں نے عرض کیا: وہ کہتا ہے کہ آپ نے اُس سے بیان فرمایا تھا کہ آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا، آنحضرت نے فرمایا کہ میں نے ایک ایسے شخص کو دیکھا یا سنا ہے کہ اُس کا سین اُس کے باپ سے زیادہ تھا۔

امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: بس اتنی سی ہی بات بڑی اور ناقابل یقین ہے؟ اُس نے عرض کیا: جی ہاں، کیا آپ کو اس پر یقین ہے اور آپ اس کو جاننے پہنچتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: دے دو مجھ پر لے ابن الکواء مجھ سے پوچھ لیا ہوتا تو میں تجھے بتا دیتا۔

ابو عبداللہ ابن ابی بکر شکاری کی کنیت ابن الکواء تھی اور یہ خارجی تھا۔

پھر فرمایا: "اِنَّ عَزْرِيَّ اُخْرِجَ مِنْ اَهْلِهِ وَاَمْرًا فِي شَهْرٍ وَلَهُ يَوْمًا خَمْسُونَ سَنَةً، فَلَمَّا ابْتَدَاَ اللَّهُ عَزْرَجُلًا بِذَنْبِهِ اَمَاتَهُ مِائَةً عَامًا ثُمَّ بَعَثَهُ، فَرَجَعَ اِلَى اَهْلِهِ وَهُوَ ابْنُ خَمْسِينَ سَنَةً، فَاسْتَقْبَلَهُ ابْنُهُ وَهُوَ ابْنُ مِائَةٍ سَنَةٍ وَرَدَّ اللَّهُ عَزْرِيَّ (اِلَى) الَّذِي كَانَ بِهِ۔

فقال : ما تزيد ؟

فقال له امير المؤمنين عليه السلام : سئل عما بذالك ۔

قال : نعم اِنَّ اُناسًا من اصحابك يزعمون انهم يردون بعد الموت ؟ فقال امير المؤمنين عليه السلام نعم تكلم بما سمعت ولا تنزد في الكلام ، فما قلنا قال : قلت : لا اؤمن بشيء مما قلتم ،

فقال له امير المؤمنين عليه السلام : ويليک اِنَّ الله عزوجل ابتلى قومًا بما كان من ذنوبهم فاما تم قبل آجالهم التي سميت لهم ثم ردهم الى الدنيا ليستوفوا ارزاقهم ، ثم اما تم بعد ذلك قال : فكبر على ابن الكواء ولهم يمتد له ۔

فقال له امير المؤمنين عليه السلام : ويليک تعلم اِنَّ الله عزوجل قال في كتابه (الآية) : "وَاخْتَارَ مُوسَىٰ قَوْمَهُ سَبْعِينَ رَجُلًا لِّمِيقَاتِنَا" (اعرائق: ۲۵) فانطلق بهم معه ليشهدوا له اذ رجعوا عند الملام من بني اسرائيل اِنَّ رَبِّي قد كلمني فلو انهم سلموا ذلك له وصدقوا به لكان خيرا لهم ، ولكنهم قالوا لموسى عليه السلام :

(الآية) : "لَنْ نُؤْمِنَ لَكَ حَتَّىٰ تَرَىٰ اِلٰهَ جَهَنَّمَ" ، (بقرة: ۵۵)

(الآية) قال الله عزوجل : "فَاَخَذَتْكُمْ الصَّاعِقَةُ وَاَنْتُمْ تَنْظُرُونَ" (قوة: ۱۰) ثُمَّ بَعَثْنَا مِنْ بَعْدِ مُؤْتِكُمْ لَعْنَكُمْ تَشْكُرُونَ ۔ (بقرة: ۵۶)

اترى يا ابن الكواء اَنْ هؤلاء قد رجعوا الى منازلهم بعد ما ملأوا ؟

فقال ابن الكواء : وما ذاك ثم اما تم فكأتم ۔

فقال له امير المؤمنين عليه السلام : لا ويليک اوليس قد اخبر الله في كتابه حيث يقول :

(الآية) : "وَعَلَّلْنَا عَلَيْكُمُ الْغَمَّ وَآَنَزَلْنَا عَلَيْكُمُ الْمَنَّاءَ وَالسَّلْوى" (بقرة: ۲۵۶)

فماذا بعد الموت اذ بعثهم ۔

ايضًا مثلهم يا ابن الكواء ، الملام من بني اسرائيل حيث يقول الله تعالى عزوجل (الآية) : "اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِي خَرَجُوا مِنْ دِيَارِهِمْ وَهُمْ اُلُوفٌ حَذَرَ الْمَوْتِ فَقَالَ لَهُمُ اللَّهُ مُوتُوا ثُمَّ اَحْيَاهُمْ" (بقرة: ۲۵۳)

قوله ايضًا في عزير حيث اخبر الله عزوجل : فقال :

(الآية) : "اَوْ كَالَّذِي مَرَّ عَلَىٰ قَرْيَةٍ وَهِيَ خَاوِيَةٌ عَلَىٰ عُرُوشِهَا فَقَالَ اَنِّي يُحْيِي هَذِهِ اللَّهُ بَعْدَ مَوْتِهَا فَاَمَاتَهُ اللَّهُ

وَاحَدَهُ بِذَلِكَ الذَّنْبِ " مِائَةً عَامًا ثُمَّ بَعَثَهُ " ورده الى الدنيا " فَقَالَ كَمَا كُنْتُ ؟ قَالَ كُنْتُ يَوْمًا اَوْ بَعْضَ يَوْمٍ

فَقَالَ بَلْ كُنْتُ مِائَةً عَامًا " (بقرة: ۲۵۹)

فلا تشكك يا ابن الكواء في قدرة الله عزوجل ۔

(ترجمہ)

بے فرمایا: سن: حضرت عزیر ایک مرتبہ اپنے گھر والوں سے رخصت ہو کر چلے تو ان کی زوجہ اُس وقت حاملہ تھیں اور پورا مہینہ تھا۔ اور حضرت عزیر کا سن اُس وقت پچاس سال تھا اور اللہ تعالیٰ نے ایک ترکہ اولیٰ کے سبب اُن کو آزمائش میں ڈال دیا اور سو سال تک ان پر موت طاری کر دی۔ پھر دوبارہ (سو سال کے بعد) اُن کو زندہ کیا اور وہ اپنے اہل خانہ کے پاس پلٹ کر آئے تو اُن کا سن وہی پچاس سال کا تھا مگر اُن کا فرزند اُس وقت سو سال کا ہو چکا تھا۔

ابن کوا نے عرض کیا: کچھ اور پوچھوں ؟

بے فرمایا: جو تیرے دل میں ہے پوچھ ۔

ابن نے عرض کیا: بہتر۔ آپ کے اصحاب میں سے کچھ لوگ کہتے ہیں کہ وہ مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہو کر دنیا میں آئیں گے ؟

اب نے فرمایا: پھر تو نے اُن لوگوں سے کیا کہا ؟

اب نے عرض کیا: میں نے اُن سے کہا: جو تم لوگ کہتے ہو اُس پر مجھے ہرگز یقین نہیں ہے

امیر المؤمنین علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: تجھ پر وائے ہو، اللہ تعالیٰ عزوجل نے ایک گروہ کو

ان کی تقصیر کی بناء پر مبتلائے آزمائش کیا اور ان کی اجل سے پہلے ہی ان پر

موت طاری کر دی پھر انہیں زندہ کر کے اس دنیا میں واپس کر دیا تاکہ وہ اپنی



قسمت کا رزق کھالیں۔ اس کے بعد انہیں موت دے دی۔

یہ بات ابن الکواہ (خارجی) کی سمجھ میں نہ آئی تو امیر المومنین علیؑ نے فرمایا:

”تجھ پر ولے ہو مجھے معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی کتاب میں ارشاد فرماتا ہے: (الآیت) ”وَاحْتَارَ مُوسَىٰ تَوْمَهُ سَبْعِينَ رَجُلًا رِثِيًّا“ (الدعوت: ۱۵۵)

(اور موسیٰ نے اپنی قوم کے ستر آدمیوں کو ہماری میقات (ملاقات)

کے لیے منتخب کیا۔)

پھر موسیٰ ان ستر آدمیوں کو اپنے ساتھ لے گئے تاکہ یہ لوگ جب پلٹ کر آئیں تو

بنی اسرائیل کے سامنے گواہی دیں کہ میرے رب نے مجھ سے کلام کیا۔ اگر یہ

لوگ اس کو تسلیم کر لیں اور اس کی تصدیق کریں تو اس میں ان کے لیے بھلائی ہے

مگر ان لوگوں نے حضرت موسیٰؑ سے کہا کہ ہم ہرگز آپ پر ایمان نہ لائیں گے جب تک

کہ ہم اللہ کو صاف نہ دیکھ لیں۔ یعنی (لَنْ نُّؤْمِنَ... جَہْرًا) (بقوہ ۵۵)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”فَاَخَذْنَا مِنْهُمُ الصَّحِيقَةَ“ (بقوہ ۵۵)

(پس تمہیں بھلی نے آپکڑا اور تم دیکھتے ہی رہے)

(الآیۃ) ”ثُمَّ بَعَثْنَا مِنْهُمُ ابْنَةَ مُوسَىٰ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ“ (بقوہ: ۵۶)

(پھر ہم نے تمہیں موت کے بعد پھر دوبارہ زندہ کیا تاکہ تم شکر ادا کرو)

اور لے ابن الکواہ! وہ لوگ مرنے کے بعد پھر زندہ ہو کر اپنے گھروں کو واپس ہوئے۔ واقعی

یہ تو واقعہ ہے۔

ابن الکواہ نے کہا: یہ کیا ہوا وہ لوگ مر گئے پھر جیسے کے تیسے ہو گئے؟

امیر المومنینؑ نے فرمایا: اچھا تو پھر اللہ ان لوگوں کے متعلق یہ نہیں فرماتا کہ

(الآیۃ) ”وَوَضَعْنَا عَلَىٰ كُفْرِهِمُ الْغَنَامَ“ (الزمر: ۲۴)

(اور ہم نے تم پر ابر کا سایہ کیا اور ہم نے تم پر من و سلویٰ نازل کیا)

یہ اسی وقت کی توہات ہے جب موت کے بعد دوبارہ وہ زندہ ہوئے۔

اور تیز لے ابن الکواہ! ان ہی لوگوں کے مانند بنی اسرائیل کا ایک گروہ اور بھی ہے

جن کے متعلق اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

”الَّذِينَ خَرَجُوا مِنْ دِيَارِهِمْ وَهُمْ أُلُوفٌ

حَذَرَ الْمَوْتِ“ (الزمر: ۲۴)

(کیا تو نے ان کو نہیں دیکھا جو اپنے گھروں سے موت سے ڈر کر نکلے اور وہ

ہزاروں تھے۔ پھر اللہ نے کہا مرحاؤ۔ (وہ مر گئے) پھر انہیں (اللہ نے)

زندہ کر دیا۔“

نیز حضرت عزیرؑ کے متعلق اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

”اَوْ كَالَّذِي مَرَّ عَلَىٰ قَرْيَةٍ وَهِيَ خَاوِيَةٌ عَلَىٰ عُرُوشِهَا“

”قَالَ اَنِّي يُخَيِّ هَذِهِ اللَّهُ بَعْدَ مَوْتِهَا“ (البقرہ: ۲۵۹)

”عَامٍ ثُمَّ بَعَثْنَا“ (بقوہ: ۲۵۹)

ترجمہ (یا اُس شخص کی طرح جو ایک بستی کے پاس سے گذرا، جو بالکل تباہ و برباد

(اپنی چھتوں کے بل) پڑی ہوئی تھی، اُس نے کہا، اللہ بھلا اب اس کو

کیونکر زندہ کرے گا اس کی موت کے بعد۔ پس اللہ نے اُس شخص کو تسویریں

کے لیے موت دی۔ پھر اُس (بستی والوں) کو زندہ کیا۔۔۔“

اللہ تعالیٰ نے حضرت عزیرؑ کو سو سال تک مردہ رکھا تھا۔ پھر انہیں دوبارہ زندہ

کیا اور دنیا میں بھیجا۔ پھر پوچھا:

(الآیت) ”كَمْ كَبِشْتُمْ كَلِمًا اَوْ بَعْضَ يَوْمٍ“ (البقرہ: ۲۵۹)

”مَا تَعْمَلُونَ“

(تم کو اس حال میں کتنا عرصہ گزر گیا۔ انہوں نے کہا، بس ایک دن یا

ایک دن سے کم، اللہ نے فرمایا، (نہیں، بلکہ تم سو سال اسی حالت

میں پڑے رہے۔)

امیر المومنین علیؑ نے فرمایا: لے ابن الکواہ اللہ کی قدرت میں ہرگز کبھی شک نہ کرنا۔

(منتخب البصائر)

یہی روایت، روایت نمبر (۵۹) میں صفوان سے نقل کی جا چکی ہے

اپنے اسناد کے ساتھ ابو خالد قنطاط نے حمران بن اعین سے، انہوں نے

حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے۔ ان کا بیان ہے

کہ ایک مرتبہ میں نے اُن جناب سے عرض کیا کہ: کیا بنی اسرائیل میں کوئی ایسی بات بھی ہوئی

ہے جس کے مثل اس امت میں نہ ہوگی؟

آپ نے فرمایا: نہیں۔

میں نے عرض کیا: پھر اللہ تعالیٰ کے اس قول کے متعلق آپ کیا فرماتے ہیں؟

”الَّذِينَ خَرَجُوا مِنْ دِيَارِهِمْ وَهُمْ أُلُوفٌ حَذَرَ



الْمَوْتِ فَقَالَ لَهُمُ اللَّهُ مُوتُوا فَقَالَ أَلَمْ نَحْيَاهُمْ ط (بقرة: ۲۶)  
ترجمہ: (کیا تو نے اُن کو نہیں دیکھا جو اپنے گھروں سے موت کے خوف سے نکلے  
اور وہ ہزاروں تھے پس اللہ نے اُن سے کہا مر جاؤ۔ پھر اللہ نے)  
انہیں زندہ کر دیا۔ - )

یعنی: (اللہ تعالیٰ نے انہیں موت دی۔ پھر انہیں زندہ کر دیا) یہاں تک کہ لوگوں  
نے دیکھا۔ تو پھر کیا وہ لوگ اُسی دن مر گئے تھے یا دنیا میں پھر واپس آئے ؟  
آپ نے فرمایا: ”بل ردّہم الی الدنیا حتی سکنا الدور واکلوا الطعام  
ونکحوا النساء ولبثوا بذلک ما شاء اللہ، ثم ماتوا  
بالاجال۔“

یعنی (نہیں) بلکہ وہ دنیا میں واپس آئے اپنے گھروں میں سکونت اختیار کی  
کھاتے پیتے رہے، شادی بیاہ کرتے رہے اور جب تک اللہ نے چاہا وہ  
زندہ رہے اور جب ان کی اجل آئی تو مر گئے۔

### (۷۵) امیر المؤمنینؑ کی بار بار رحمت

سعد نے ابن عباسؓ سے، انھوں نے یقیناً سے، انھوں نے حسین بن سفیان سے  
انھوں نے عمرو بن شمر سے، انھوں نے جابر بن یزید سے، انھوں نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادقؑ  
علیہ السلام سے روایت کی ہے:

قال: ”انّ لعلی علیہ السلام فی الارض کثرة مع الحسین ابنہ صلوات اللہ علیہما  
یقبل برایتہ حتی یتقم له من بنی امیہ ومعاویہ وال معادۃ  
ومن شہد حریہ۔“

ثم یبعث اللہ الیہم بالنصارۃ یومئذ من اهل الکوفۃ ثلاثین الفا  
ومن سائر الناس سبعین الفا فیلقاهم بصفین مثل المیزان  
الاولی حتی یقتلہم، ولا یبقی منهم مخبر۔“

ثم یبعثہم اللہ عز وجل فی دحلیم اشد عذابہ مع فرعون وال فرعون  
ثم کثرۃ اخری مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ حتی یکون خلیفۃ فی الارض  
فتکون الامۃ علیہ السلام عمرہ وحتی یبعثہ اللہ علانیۃ،  
فتکون عبادتہ علانیۃ فی الارض کما عبد اللہ سرّاً فی الارض۔

ثم قال: اے واللہ واضعاف ذلک۔ ثم عقد اضعافاً یعط اللہ  
نبیہ صلی اللہ علیہ وآلہ ملک جمیع اهل الدنیا منذ یوم  
خلق اللہ الدنیا الی یوم یفنیہا حتی ینجزلہ موعودہ فی کتابہ  
کما قال:

”لِیُظْهِرَکَ عَلَی الدِّینِ کَلِمَہٌ وَلَوْ کَرِهَ الْمُشْرِکُونَ“ (توبہ: ۳۳)  
(مصدق: ۹)

(ترجمہ روایت)

جابر بن یزید کا بیان ہے کہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ حضرت علی علیہ السلام ایک مرتبہ اپنے فرزند حضرت  
امام حسین علیہ السلام کے ساتھ اپنا علم لہراتے ہوئے پھر اس دنیا میں آئیں گے اور بنی امیہ و معاویہ  
وال معاویہ اور اس کی فوجوں سے انتقام لیں گے۔

اس کے بعد ان کے انصار کے ساتھ اللہ تعالیٰ انہیں پھر (دوبارہ) بھیجے گا اور اس  
مرتبہ آپ کے ساتھ اہل کوفہ میں سے تیس ہزار اور ان کے علاوہ دوسرے لوگوں میں سے ستر ہزار  
افراد ہوں گے اور پہلے کی طرح صفین میں پھر جنگ کریں گے اور اپنے تمام دشمنوں کو قتل  
کریں گے، اُن میں سے ایک بھی نہ باقی رہے گا جو لوگوں کو تباہ کرے کہ ان پر کیا گزری۔  
اس کے بعد اللہ تعالیٰ آپ کے دشمنوں کو پھر زندہ کرے گا اور انہیں فرعون اور آل فرعون کے  
ساتھ شدید عذاب میں مبتلا کرے گا۔

پھر آخری مرتبہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ آئیں گے اور وہ ساری  
روئے زمین کے سلطان ہوں گے (یعنی خلیفۃ فی الارض ہوں گے) اور دیگر امت  
طاہرین علیہم السلام آپ کے عمال ہوں گے، اس وقت اللہ تعالیٰ آپ کو علانیہ  
بعوث فرمائے گا تو روئے زمین پر اللہ تعالیٰ کی عبادت علانیہ ہوگی، جیسا کہ  
اس سے پہلے چھپ چھپا کر ہوا کرتی ہوگی۔

پھر فرمایا: خدا کی قسم، پہلے سے کئی گنا زیادہ عبادت ہوگی، اور اللہ تعالیٰ جیسے دنیا  
خلق ہوتی ہے اُس وقت سے لیکر تا یوم فنا جتنے لوگ پیدا ہوئے ہیں ان سب  
پر اپنے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حکومت عطا فرمائے گا۔ یہاں تک کہ اللہ کا وہ  
وعدہ پورا ہوگا جو اُس نے اپنی کتاب میں فرمایا ہے:

”لِیُظْهِرَکَ عَلَی الدِّینِ کَلِمَہٌ وَلَوْ کَرِهَ الْمُشْرِکُونَ“ (توبہ: ۳۳)  
(تاکہ اسے ہر دین پر غالب کرے اگرچہ مشرکوں کو ناگوار ہی کیوں نہ ہو)

## ﴿۷﴾ صِدِّيقُ أَنْتَ ؟

سعد نے موسیٰ بن عمر سے، انھوں نے عثمان بن عیسیٰ سے، انھوں نے خالد بن یحییٰ سے روایت کی ہے۔ اور خالد بن یحییٰ کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے دریافت کیا کہ: کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکر کا نام صدیق رکھا تھا؟ فقال: نعم انه حيث كان معه ابوبكر في الغار قال رسول الله: اِنِّي لَا رَی سَفِیْنَةً بَنی عَیْدِ الْمَطْلَبِ تَضْطَرُّ فِی الْبَحْرِ ضَالَّةً ، فَقَالَ لَهُ الْوَبَكْرُ : وَانْتَ لَتَرَاهَا ؟ قَالَ : نَعَمْ ! فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ تَقْدِرُ اَنْ تَرِنِیْهَا ؟ فَقَالَ : اَدْنِ مَنیْ ، فَدَنَا مِنْهُ فَمَسَحَ یَدَهُ عَلٰی عَیْنِهِ ثُمَّ قَالَ لَهُ : انْظُرْ فَنَظَرَ الْوَبَكْرُ فَرَأَى السَّفِیْنَةَ تَضْطَرُّ فِی الْبَحْرِ ، ثُمَّ نَظَرَ الْمَخَصُورَ اَهْلَ الْمَدِیْنَةِ . فَقَالَ فِی نَفْسِهِ : الْاَنْ صَدَّقْتَ اَنْتَ سَاجِرٌ . فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ : صِدِّیقُ أَنْتَ . فَقُلْتُ : لِمَ سَمَّیَ عُمَرُ الْفَارُوقُ ؟ قَالَ : نَعَمْ الْاِثْرَیْ اَنَّهُ قَدْ فَرَّقَ بَیْنَ الْحَقِّ وَالْبَاطِلِ وَاخَذَ النَّاسَ بِالْبَاطِلِ . فَقُلْتُ : فَلِمَ سَمَّیَ سَالِمًا الْاَمِیْنُ ؟ قَالَ : لِمَا اَنْ كَتَبُوا الْکِتَابَ ، وَوَضَعُوْهَا عَلٰی یَدِ سَالِمٍ . فَصَارَ الْاَمِیْنُ قُلْتُ : اتَّقُوا دَعْوَةَ سَعْدٍ ؟ قَالَ : نَعَمْ ، قُلْتُ : وَكَيْفَ ذَلِكُ ؟ قَالَ : اِنْ سَعْدًا یَكْرُ فِی قَاتِلٍ عَلِیًّا عَلَیْهِ السَّلَامُ : (ترجمہ)

آپ نے فرمایا: ہاں۔ اس لیے کہ وہ غار میں ان کے ساتھ تو رسول اللہ ص نے فرمایا کہ میں دیکھ رہا ہوں کہ بنی عبدالمطلب کا سفینہ سمندر میں ادھر ادھر بھٹکتا پھر رہا ہے۔ ابوبکر نے کہا: کیا واقعاً آپ نے ایسا دیکھا ہے؟ آپ نے فرمایا: ہاں۔

حضرت ابوبکر نے کہا: یا رسول اللہ! آپ مجھے بھی دکھا سکتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: میرے قریب آؤ۔

جب حضرت ابوبکر قریب گئے تو آپ نے اپنا دست مبارک ان کی آنکھوں پر پھیرا اور فرمایا: اب دیکھو۔

حضرت ابوبکر نے دیکھا کہ ایک سفینہ ہے جو سمندر میں ادھر ادھر بھٹکتا پھر رہا ہے۔ پھر آگے نظر ڈالی تو مدینہ کے مکانات نظر آنے لگے۔ تو حضرت ابوبکر نے اپنے دل میں کہا اب میں سمجھ گیا کہ آپ سچ مچ جادوگر ہیں۔

حضرت رسول خدا نے فرمایا: صدیق تو تم ہو۔

راوی نے دریافت کیا: فرزند رسول ص: اور آنحضرت ص حضرت عمر کو فاروق کیوں کہا؟ آپ نے فرمایا: ہاں، اس لیے کہ کیا تم نہیں دیکھتے کہ انھوں نے حق و باطل کو جدا کر دیا اور لوگوں نے باطل اختیار کر لیا۔

پھر عرض کیا: اور سالم کو امین کیوں فرمایا؟

آپ نے فرمایا: اس لیے کہ جب لوگ کوئی تحریر بھیجتے تو اسے آپ سالم کے حوالے کر دیتے اس لیے وہ امین کہلاتے۔

میں نے عرض کیا: آنحضرت ص نے فرمایا کہ سعد کی آواز پر لبیک کہنے سے بچو؟ ایسا کیوں فرمایا؟ آپ نے فرمایا: ہاں۔ یہ اس لیے فرمایا کہ سعد دوبارہ اس دنیا میں واپس آکر حضرت علی ص سے مقابلہ کرے گا۔

(منتخب البصائر)

## ﴿۸﴾ امام رضا سے پوچھا گیا کہ ...؟

محمد بن حمیری نے اپنے والد سے، انھوں نے علی بن سلیمان بن رشید سے انھوں نے حسن بن علی خزاز سے روایت کی ہے ان کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ علی ابن ابی حمزہ حضرت امام علی رضا علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا: کیا آپ امام ہیں؟ آپ نے فرمایا: ہاں۔

اُس نے کہا: مگر میں نے آپ کے جد حضرت جعفر بن محمد کو فرماتے ہوئے سنا کہ امام وہی ہوگا جس کے کوئی اولاد اور عقب ہو۔ (لا یكون الامام الا وله عقب؟)

فقال: انسیت یا شیخ ام تناسیت؟ لیس ہکذا، قال جعفر اتھا۔

قال جعفر: لا يكون الامام الا وله عقب الا الامام الذي يخرج عليه الحسين بن علي عليه السلام - فانه لعقب له فقال له: صدقت جعلت فداك هكذا سمعت حدك يقول:-

(ترجمہ)

آپ نے فرمایا: اے شیخ کیا تم بھول گئے ہو یا تم نے بھلا دیا ہے؟ یہ قول نہیں ہے حضرت جعفرؑ نے اس کے علاوہ فرمایا ہے۔

حضرت جعفرؑ نے یہ فرمایا ہے کہ: امام وہ نہیں ہو سکتا سوائے اس کے کہ اُس کے پیچھے (اس کے بعد) ایسا امام ہو جو خروج کرے حسین بن علیؑ پر۔ پس اُس کے پیچھے کوئی نہیں ہے۔

اس نے عرض کیا: آپ نے سچ فرمایا، میری جان آپ پر قربان۔ میں نے آپ نے جس سے اسی طرح سنا ہے۔

### ۴۸) سب پہلے امام حسینؑ اور زینبؑ کی رجعت ہوگی

رفاع بن موسیٰ سے روایت ہے کہ حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: "إِنَّ أَوَّلَ مَنْ يَكُونُ إِلَى الدُّنْيَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَاصْحَابُهُ، وَيَزِيدُ بْنُ معاويةَ وَاصْحَابُهُ فَيَقْتُلُهُمْ حَدُّ الْقَذَّةِ بِالْقَذَّةِ -"

ثُمَّ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: "ثُمَّ رَدُّ دُنَا لَكُمْ الْكَرَّةَ عَلَيْهِمْ وَ... أَمْدُ دُنَاكُمْ بِأَمْوَالٍ وَبَنِينَ وَجَعَلْنَاكُمْ أَكْثَرَ نَفِيرًا" (مسند: ۶)

(ترجمہ روایت)

"بلاشبہ سب سے پہلے جو لوگ زندہ ہو کر دنیا میں واپس آئیں گے وہ

حضرت امام حسینؑ ابن علیؑ علیہ السلام اور ان کے اصحاب اور زینبؑ و معون ابن معاویہ اور اس کے ساتھی ہوں گے۔ اور جس طرح ان لوگوں نے ان کو قتل کیا تھا بالکل اسی طرح یہ لوگ ان کو قتل کریں گے۔

اس کے بعد حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے اس آیت کی تلاوت فرمائی:

آیۃ: "أَمْدُ دُنَاكُمْ... نَفِيرًا" (مسند: ۶)

ترجمہ آیت: (پہلے تمہاری مردکی اموال اور اولاد سے اور تمہارے افراد میں کثرت قرار دی)

### ۴۹) حضرت علیؑ سے وعدہ رجعت قرآن میں

حسن بن ابوالحسن دلمی نے اپنے اسناد کے ساتھ محمد بن علی سے اور انھوں نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے اللہ تعالیٰ کے اس قول: (الآیۃ) "وَأَقِمُّوا وَعْدَ اللَّهِ وَأَحْسِنُوا فَعُولًا قَبِيلَهُ" (قصص: ۲۱) کے متعلق روایت کی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ:

"الموعود علی بن ابی طالب، وعدہ اللہ أن ينتقم له من أعدائه في الدنيا ووعده الجنة له ولأوليائه في الآخرة" یعنی: اللہ تعالیٰ نے یہ وعدہ حضرت علیؑ ابن ابی طالب علیہ السلام سے کیا ہے کہ وہ دنیا ہی میں ان کا انتقام ان کے دشمنوں سے دلائے گا اور آخرت میں ان کے دوستوں کو جنت میں داخل کرے گا۔

ترجمہ آیت: "کیا وہ جس سے ہم نے اچھا وعدہ کیا ہے اور وہ اُسے پانے والا ہے"

### ۸۰) رجعت میں اہل بیت علی جمع ہوں گے

کاتب نے زعفرانی سے، انھوں نے ثقفی سے، انھوں نے اسماعیل بن ابان سے، انھوں نے فضل بن زبیر سے، انھوں نے عمران بن میثم نے، انھوں نے عباہ اسدی سے روایت کی ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے حضرت علیؑ کو فرماتے ہوئے سنا: یقول: "أنا سيد الشيب وفي سنة من أيوب والله ليجمعن الله لي اهل كما جمعوا ليعقوب -"

یعنی: "میں سید الشیب ہوں، میرے اندر حضرت ایوبؑ کی ایک سنت ہے بخدا میرے لیے اللہ تعالیٰ میرے اہل بیت کو جمع کرے گا جس طرح اُس یعقوبؑ کے لیے جمع کیا تھا۔" (مجاہد منقید)

### ۸۱) عبد اللہ بن شریک کی رجعت

ابوصالح خلف بن حماد نے سہیل بن زیاد سے، انھوں نے علی بن مغیرہ سے، اور انھوں نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ قال: "كأنني بعبد الله بن شريك العامري عليه عمامة سوداء"

وَذُو ابْنَاهَا بَيْنَ كَتْفَيْهِ ، مَصْعَدًا فِي لَحْفِ الْجَبَلِ بَيْنَ يَدَيْهِ  
 قَالُوا نَحْنُ أَهْلُ الْبَيْتِ فِي أَرْبَعَةِ آلَافٍ مُكَبَّرُونَ وَمَكْرُورُونَ  
 آپ نے فرمایا: ”گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ عبداللہ بن شریک عامری سر پر سیاہ عمامہ اور  
 دونوں کانوں پر لہراتی ہوئی زلفین ایک پہاڑ پر چڑھ رہا ہے۔ اور ہم  
 اہل بیت کے قائم کے ساتھ چار ہزار فوج ہے جو نیکر کتبی ہوئی آگے بڑھ رہی ہیں۔“

### ۱۲) اسماعیل بن امام جعفر کی رحلت

عبداللہ بن محمد نے وِشَّار سے ، وِشَّار نے احمد بن عائد سے ، انھوں نے ابو خدیجہ سے روایت کی ہے ، ابو خدیجہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابو عبداللہ امام جعفر علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا:

يقول: ۴: اِنِّي سَأَلْتُ اللَّهَ فِي اسماعيل اَنْ يَبْقِيَہُ بَعْدِي فَاَبَى وَكَتَبَ  
 قَدْ اَعْطَانِي فِيهِ مَنَازِلَةً اُخْرَى اِنَّهُ يَكُونُ اَوَّلَ مَنْشُورٍ فِي  
 عَشْرَةِ مَنْ اصْحَابِهِ وَمِنْهُمْ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ شَرِيكٍ وَهُوَ صَاحِبُ الْبَيْتِ  
 آپ فرما رہے تھے کہ میں نے دعا کی تھی کہ اللہ تعالیٰ اسماعیل کو میرے بعد باقی رکھے ، مگر  
 اسے اللہ تعالیٰ نے منظور نہیں فرمایا ، مگر اللہ تعالیٰ نے اس کے بدلے مجھے دوسرا  
 شرف یہ عطا فرمایا کہ وہ ( اسماعیل ) ان دس لوگوں میں سے ہوں گے جو اپنے  
 پہلے قبروں سے اٹھائے جائیں گے جن میں عبداللہ بن شریک بھی ہوں گے  
 جو ان کے علمبردار ہوں گے۔“ ( منتخب البصائر ، تفسیر عثمانی )

### ۱۳) اصبح بن نباتہ کی آخری روایت ۹

محمد بن حسن بن بندار قمی نے اپنی کتاب میں لکھا کہ مجھ سے حسن بن احمد مالکی نے  
 انھوں نے جعفر بن فضیل سے بیان کیا ، انھوں نے کہا کہ میں نے محمد بن فرات سے کہا کہ تم  
 اصبح سے بھی ملاقات کی ؟ اس نے کہا کہ ہاں میں اپنے والد کے ساتھ ان سے ملاقات کی تو  
 دیکھا کہ وہ بہت بوڑھے تھے سر اور ڈاڑھی کے بال بالکل سفید تھے میرے والد نے ان سے  
 عرض کیا : آپ کوئی حدیث ایسی بیان فرمائیں جو آپ نے خود حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام سے  
 خود سنی ہو۔  
 انھوں نے کہا کہ میں نے حضرت امیر المؤمنین علی علیہ السلام کو برسرِ منبر فرماتے ہوئے سنا کہ

يقول: ۵: اَنَا سَيِّدُ الشَّيْبِ وَفِي شَبِّهِ مِنْ اَيُّوبَ وَلَيَجْمَعَنَّ اللَّهُ  
 لِي شَمْلِي كَمَا جَمَعَهُ لَآيُّوبَ۔

(ترجمہ) : آپ فرماتے تھے : میں سید الشیب ( بوڑھوں کا سردار ) ہوں ، مجھ میں  
 حضرت ایوبؑ کی کچھ شبابیت ہے ، اللہ تعالیٰ میرے گروہ کو بھی اسی طرح  
 جمع فرمائے گا جس طرح حضرت ایوبؑ کے گروہ کو جمع کر دیا تھا۔  
 محمد بن فرات کا بیان ہے کہ میں نے اور میرے والد نے اصبح سے یہ حدیث سنی اور  
 اس کے تھوڑے ہی دنوں بعد اصبح بن نباتہ کا انتقال ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ  
 اس پر رحم فرمائے۔“ ( رجال کشی )

### ۱۴) داؤد رقی اور رحلت

طاہر بن عینی نے شعباعی سے ، انھوں نے حسین بن بشار سے ، انھوں نے  
 داؤد رقی سے روایت کی ہے ان کا بیان ہے کہ :  
 ” میں نے ان جناب سے عرض کیا کہ میں بہت بوڑھا ہو چکا ہوں ، میری  
 ہڈیاں نکل پتی ہو چکی ہیں مگر میں چاہتا ہوں کہ میری عمر کا خاتمہ آپ  
 حضرات کی راہ میں قتل ہو۔  
 آپ نے فرمایا : یہ تو ہونا ہی ہے اگر جلدی نہیں تو تاخیر سے بھی ، مگر ہو گا ہی ۔“  
 ( رجال کشی )

### ۱۵) عجیب و غریب واقعہ

احمد بن محمد بن رباح نے ، محمد بن عبداللہ بن غالب سے ، انھوں نے  
 محمد بن دعلج سے ، انھوں نے یونس بن یعقوب سے ، انھوں نے عبداللہ بن خفصہ سے  
 انھوں نے کہا مجھ سے ابان بن تغلب سے بیان کیا کہ ایک مرتبہ میں کچھ لوگوں کی طرف سے  
 ہو کر گذرا تو وہ صرف اس بناء پر میری عیب گیری کرنے لگے کہ میں حضرت  
 امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایات اخذ کر کے بیان کرتا ہوں۔  
 تو میں نے ان سے کہا : تم میری عیب گیری کیا کرتے ہو جبکہ میں اس شخص سے  
 روایات اخذ کرتا ہوں کہ جب بھی ان سے کوئی سوال کرتا ہوں وہ کہتے ہیں  
 قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یعنی رسول اللہ کا اس مسئلے میں یہ قول ہے  
 ابھی یہ گفتگو جاری تھی کہ چند لڑکے اُدھر سے یہ جملہ دہرے گاتے ہوئے گزرے کہ:

”العجب كل العجب بين جمادى ورجب“  
میں نے پوچھا، یہ کیا؟ انھوں نے کہا کہ (جمادی اور رجب کے درمیان) مردوں اور  
زندوں میں جنگ ہوگی (رجال کشی)

### حضرت امیر المؤمنین کا خطبہ مخزون علامہ ظہور

(۸۶)

کتاب منتخب البصائر میں ہے کہ مجھے سید رضی الدین علی بن موسیٰ بن طاووس کے ہاتھ  
کا تحسیر پر کردہ ایک مجموعہ خطبہ امیر المؤمنین علیہ السلام دستیاب ہوا جس میں مرقوم تھا کہ حضرت  
امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام نے یہ خطبہ ارشاد فرمایا، اس  
خطبہ کا نام ”مخزون“ ہے:

”الحمد لله الواحد المحمود الذي توحد به ملكه وعلا بقدرته  
احمده على ما عرفت من سبيله والسم من طاعته و  
علم من مكنون حكمته، فانه محمود بكل ما يولى  
مشكور بكل ما يبلى، وأشهد ان قوله عدل وحكمه فضل  
ولم ينطق فيه ناطق بكان الا كان قبل كان.  
وأشهد ان محمدا عبدا لله وسيد عباده خير من اهل اولا و  
خير من اهل آخر، فكلما نسج الله الخلق فريقين  
جعل في خير الفريقين، لم يسهم فيه عاثر ولا نكاح جاهلية  
ثم ان الله قد بعث اليكم رسولا من انفسكم عزيز عليه ما عنتم  
حريص عليكم بالمؤمنين رؤوف رحيم. فاتبعوا ما انزل  
اليكم من ربكم ولا تتبعوا من دونه اولياء قليلا ما  
تذكرون. فان الله جعل للخير اهلا وللحق دعائهم و  
للطاعة عصما يعصم بهم، ويقيم من حقه فيهم على  
ارتضاء من ذلك وجعل لها رعاة وحفظة يحفظونها  
بقوة ويعينون عليها، اولياء ذلك بما ولوا من حق  
الله فيها.

”اما بعد، فان روح البصر روح الحياة الذي لا ينفع ايمان الا به  
مع كلمة الله والتصديق بها، فالكلمة من الروح و

الروح من النور، والنور نور السموات فبايد يكتم  
سبب وصل اليكم منه ايشار واخيار، نعمة الله لا  
تبلغوا شكرها، خصصكم بها، واختصكم لها، وتلك  
الامثال نضر بها للناس وما يعقلها الا العالمون.  
فا بشروا بنصر من الله عاجل، وفتح يسير يقر الله به اعينكم و  
يذهب بجزئكم كفوا ما تناهى الناس عنكم فبات  
ذلك لا يخفى عليكم، ان لكم عند كل طاعة عونا من  
الله، يقول على الالسن ويثبت على الافئدة وذلك  
عون الله لا وليائه يظهر في خفي نعمته لطيفا وقد اثمرت  
لاهل القوى اغصان شجرة الحياة، وان فرقان الله  
بين اوليائه واعدائه، فيه شفاء للصدور وظهور  
للنور يعز الله به اهل طاعته ويذل به اهل المعصية  
فليعد امره لذلك عذته ولا عذته له الا بسبب بصيرة وصدق  
نية وتسليم سلامة اهل الخفة في الطاعة، ثقل  
الميزان، والميزان بالحكمة. والحكمة فضاء للبصر  
والشك والمعصية في النار وليس منا ولا لنا ولا لنا  
قلوب المؤمنين مطوية على الايمان اذا اراد الله اظهار  
ما فيها فتحتها بالوحى، وزرع فيها الحكمة، وان لكل  
شيء ربي لا يبلغه لا يعجل الله بشيء حتى يبلغ اناه ومنتاه.  
فا ستبشروا ببشرى ما بشرتم واعترفوا بقران ما قرب لكم و  
تنجزوا ما وعدكم ان منا دعوة خالصة يظهر الله  
بها حجة البالغة ويتم بها نعمه السابغة وعلى  
بها الكرامة الفاضلة، من استمسك بها اخذ بحكمة،  
منها آتاكم الله رحمته ومن رحمته نور القلوب  
ووضع عنكم اوزار الذنوب. وعجل شفاء صدوركم  
وصلح اموركم وسلام منا دائما عليكم، تعلمون به  
في دول الايام، وقران الارحام، فان الله اختار

لدينه اقواماً انتخبهم للقيام عليه والنصرة له، بهم  
ظهرت كلمة الاسلام وارجاء مفترض القرآن والعمل  
بالطاعة في مشارق الارض ومغاربها -  
ثم ان الله خصصكم بالاسلام واستخلصكم له لانه اسم سلامة  
وجامع كرامة اصطفاه الله فنهجه وبين حججه ، و  
ارت ارفه وحده ووصفه وجعله رضى كما وصفه  
ووصف اخلاقه وبين اطباقه ووكد ميثاقه من  
ظهوره وطقن ذي حلاوة وامن ، فمن ظفر بظاهره  
راى عجائب مناظره في موارده ومصادره ومن  
فطن بما بطن راى مكنون الفطن وعجائب  
الامثال والسنن -

فظاهره انيق ، وباطنه عيبق ، لا تنقضى عجائبه ولا تقفى  
غرائب ، فيه ينابيع النعم ومصابيح الظلم لا تفتح  
الخيرات الا مفتاحه ولا تنكشف الظلم الا بمصابحه  
فيه تفصيل وتوصيل وبيان الاسمين الاعلى اللذين  
جمعاً فاجتماعاً لا يصلحان الا معاً يستيان فيعرفان  
ويوصفان فيجتمعان قيا مهما في تمام احدهما في  
منارهما جرى بهما ولهما نجوم وعلى نجومهما نجم  
سواهما ، تحمى حماه وترعى مراعيه وفي القرآن  
بيانه وحدوده واركانه ومواضع تقادير ما حزن  
بخزائنه ووزن بميزانه ميزان العدل وحكم الفصل  
ان رعاة الذين فرقوا بين الشلق واليقين وحاوا بالحق المبين  
قد بينوا الاسلام تبيناً واستسواله اساساً واركاناً وجاؤا  
على ذلك شهوداً وبرهاناً ، من علامات وامارات فيها  
كفاء لمكتف ، وشفاء لمشتف ، يحمون حماه ويرعون  
مرعاه ، ويصنون مصونه ويهجون مسجوره ويحبون  
محبوه بحكم الله وبره وبغظيم امره وذكره بما يجب

ان يذكر به يتواصلون بالولاية ويتلاقون جسماً بالبرجة  
ويتساقون بكأس الروية ويتراعون بحسن الرعاية  
بصدور بريّة واخلاق سنيّه... وبسلام رضية لا  
يشرب فيه الدنيّه ولا تشرع فيه الغيبة -  
فمن استبطن من ذلك شيئاً استبطن خنقاً سنياً وقطع اصله  
واستبدل منزله بنقصه مبرماً واستحلاله مجزماً  
من عهد معهود اليه وعقد معقود عليه بالبر والتقوى  
وايثار سبيل الهدى على ذلك عقد خلقهم واحا لفتهم  
فعليه يتحابون وبه يتواصلون ، فكانوا كالزروع وقفاصه  
يبقى فيؤخذ منه ويفنى وبيعته التخصيص ويبلى  
منه التخليص فانظر امره في قصر ايامه وقلة  
مقامه في منزله حتى يستبدل منزلاً ليضع منحوه  
ومعارف منقلبه -

فطوبى لذي قلب سليم اطاع من يهديه وتجنب ما يرديه نيل  
مداخل الكرامة فاصاب سبيل السلامة سبيصر بصوره  
واطاع هادى امره ذلك افضل الدلالة وكشف غطاء  
الجمالة المضلة الملهية ، فمن اراد تفكراً او تذكراً  
فليذكر رايه وليبرز بالهدى ، ما لم تغلق البوابه  
وتفتح اسبابه وقبل نصيحة من نصح بضصوع و  
حسن خشوع ، بسلامة الاسلام ودعاء التمام ، وسلام  
بسلام ، تحية دائمة لخاضع متواضع يتنافس  
بالايان ، ويتعارف عدل الميزان ، فليقبل امره و  
اكرامه بقبول وليحذر قارعة قبل حلولها -  
ان امرنا صعب مستصعب لا يحتمله الا ملك مقرب او نبي  
مرسل او عبيد امتحن الله قلبه للايمان لا يعيب  
حديثنا الا حصون حصينة او صدور امينة او احلام  
رزينة يا عجا كل العجب بين جنادى ورجب -

فقال رجل من شرطة الخميس : ما هذا العجب يا امير المؤمنين ؟  
قال : وما لي لا أعجب وسبق القضاء فيكم وما تفقهون الحديث  
الاصوات بينهم موتات ، حصد نبات ونشر اموات  
واعجبا كل العجب بين جمادى ورجب .

قال ايضا رجل يا امير المؤمنين ! ما هذا العجب الذي لا تزال تعجب منه  
قال تلك الآخر امته واعجب يكون أعجب منه اموات يضربون  
هام الاحياء

قال : اني يكون ذلك يا امير المؤمنين ؟

قال : والذي فلق الحبة وبرأ النسمة ، كما في انظر قد تخللوا  
سلك الكوفة وقد شهروا سيوفهم على مناكرهم يضربون  
كل عدو لله ولرسوله وللمؤمنين وذلك قول الله تعالى  
(الآيت) ” يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَوَلَّوْا قَوْمًا غَضِبَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ  
قَدْ يَكْسُوْهُمْ مِنَ الْآخِرَةِ كَمَا يَبْشُرُ الْكَافِرُ مِنَ  
أَصْحَابِ الْقُبُورِ ” (سورة المتحنة : ١٣)

ألا يا ايها الناس ! سلوني قبل ان تفقدوني اتي بطرق السماء  
اعلم من العالم بطرق الارض . أنا يعسوب الدين وغاية  
السابقين وسان المتقين وخاتم الوصيين ووارث  
النبيين وخليفة رب العالمين ، أنا قسيم النار وخازن  
الجنان وصاحب الحوض وصاحب الاعراف وليس منا  
اهل البيت امام الا عارون بجميع اهل ولايته وذلك  
قول الله تعالى ” إِنَّمَا أَنْتَ مُنذِرٌ وَرَبِّكَ تَوَّعُّدٌ ” (رعد)  
ألا يا ايها الناس سلوني قبل ان تشغى برجلها فتنة شرقية  
تطأ في خطاها بعد موت وحياة أو تشب نار بالحطب  
الحزل غربي الارض ، رافعة ذيلها تدعوا يا ويلها بدخلة  
او مثلها .

فاذا استدار الفلك ، قلت : مات او هلك بأعت وادسلك  
فيومئذ تأويل هذه الآية :

(الآية) ” ثُمَّ رَدَدْنَا لَكُمُ الْكَرَّةَ عَلَيْهِمْ وَأَمْدَدْنَاكُمْ  
بِأَمْوَالٍ وَبَنِينَ وَجَعَلْنَاكُمْ أَكْثَرَ نَفِيرًا ” (سورة النمل)

ولذلك آيات وعلامات ، اولهن احصار الكوفة بالرصد والخندق  
وتخريب الزوايا في سلك الكوفة وتعطيل المساجد  
اربعين ليلة وتحقق رايات ثلاث حول المسجد الاكبر  
بشهن بالسدي القاتل والمقتول في النار وقتل كثير و  
موت ذريع وقتل النفس الزكية بظهور الكوفة في سبعين  
والمذبوح بين الركن والمقام وقتل الاسبع المظفر صبرا  
في بيعة الاصنام مع كثير من شياطين الانس .

وخرج السفيا في برابة خضراء وصليب من ذهب اميرها رجل  
من كلب واشى عشر الف عنان من يحمل السفيا في  
متوجها الى مكة والمدينة ، اميرها احد من بني امية  
يقال له خزيمة الطمس العين الشمال على عينه طرفه  
يميل بالدنيا فلا ترد له راية حتى ينزل المدينة فيجمع  
رجالاً ونساء من آل محمد صلى الله عليه فيحبسهم في دار  
بالمدينة يقال لها : دار ابي الحسن الاموي .

ويبعث خيلا في طلب رجل من آل محمد صلى الله عليه قد اجتمع  
عليه رجال من المستضعفين بمكة اميرهم رجل من  
غطفان ، حتى اذا توسطوا الصفائح الابيض بالبيدار  
يخسف بهم فلا ينجو منهم احد الا رجل واحد يحول  
الله وجهه في قفاه لينذرهم وليكون آية لمن خلفه ،  
فيومئذ تأويل هذه الآية :

” وَكَوَيْتُ اِذْ فَرَعُوْا فَلَا قُوَّةَ وَاُخِذُوا مِنْ  
مَّكَانٍ قَرِيْبٍ ” (سورة اسيا : ٥١)

ويبعث السفيا في مائة وثلاثين الفا الى الكوفة فينزلون  
بالزوها والفاروق وموضع مرثم وعيسى بالقادسية  
ويسيرون منهم ثمانون الفا حتى ينزلوا الكوفة موضع

قبر هود بالنخيلة فيهرجموا عليه يوم زينة وامير الناس  
جبار عنيد يقال له: الكاهن الساحر فيخرج من مدينة  
يقال له: الزوراء في خمسة آلاف من الكهنة ويقتل  
على جسرهما سبعين الفاً حتى يحتسى الناس الفرات  
ثلاثة أيام من الدماء وتنن الأجساد ويسبى من  
الكوفة ابكاراً لا يكشف عنهما كفت ولا قناع حتى  
يوضعن في المحامل يزلن بسن الثوية وهي الغريين  
ثم يخرج من الكوفة مائة ألف بين مشرك ومنافق حتى يضربون  
دمشق لا يصدّهم عنها صائد وهي ارم ذات العباد،  
وتقبل رايات شرقي الارض ليست بقطن ولا كتان  
ولا حريز، مخشبة في رؤس القنا بخاتم السيد الاكبر  
يسوقها رجل من آل محمد صلى الله عليه يوم تطير بالمشرق  
يوجد ريحها بالمغرب، كالمسك الاذ فرسير الرعب ماهاشول  
ويخلف ابناء سعد السقاء بالكوفة طالبين بداء آبائهم وهم  
ابناء الفسقة حتى يرجم عليهم خيل الحسين عليه السلام  
يستبقان كاتهما فرسارهان، شعث غبر اصحاب بواكي  
وقوارح اذ يضرب احدهم برجله بالكية، يقول: لا خير في  
مجلس بعد يومنا هذا، اللهم فانا التائبون الخاشعون  
الراكون الساجدون، فسم الأبدال الذين وصفهم الله عز وجل  
(الآية) " إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ التَّوَّابِينَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِينَ " (بقرة: ٢٢٢)  
والمطهرون نظروهم من آل محمد صلى الله عليه وسلم  
ويخرج رجل من اهل نجران راهب يستجيب الامام فيكون  
اقل النصائح اجابة ويهدم صومعته ويدق صليبهما  
ويخرج بالموالي وضعفاء الناس والخيل فيسيرون الى  
النخيلة باعلام هدى، فيكون مجمع الناس جميعاً  
من الارض كلها بالفاروق وهي محجة امير المؤمنين  
وهي ما بين البرس والفرات، فيقتل بعضهم يومئذ فيما

بين المشرق والمغرب ثلاثة آلاف من اليهود والنصارى  
فيقتل بعضهم بعضاً فيومئذ تاويل هذه الآية:  
(الآية) " فَمَا ذَاكَ لَكَ دَعَاؤُهُمْ حَتَّى جَعَلْنَاهُمْ  
حَصِيدًا خَبِثِينَ " (سورة انبياء: ١٥)  
بالسيف وتحت ظل السيف -

ويخلف من بني أشهب الزاجر اللحظ في أناس من غير أبيه  
هرايا حتى يأتون سبطرى عودا بالشجر فيومئذ تاويل هذه  
الآية) " فَلَمَّا أَحَسُّوا بَأْسَنَا إِذَا هُمْ مِنْهَا يَرْكُضُونَ  
لَا تَرْكُضُوا وَارْجِعُوا إِلَى مَا أُتْرِفْتُمْ فِيهِ وَ  
مَسْكِنِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَسْئَلُونَ " (سورة انبياء: ١٢-١٣)  
ومساكنهم الكنوز التي غنموا من اموال المسلمين وياتيهم  
يومئذ الخسف والقذف والسخ، فيومئذ تاويل هذه  
الآية) " وَمَا هِيَ مِنَ الظَّالِمِينَ بِبَعِيدٍ " (سورة آية)  
وينادي مناد في (شهر) رمضان من ناحية المشرق  
عند طلوع الشمس: " يا أهل الهدى اجتمعوا - و  
ينادي من ناحية المغرب بعد ما تغيب الشمس:  
يا اهل الهدى اجتمعوا، ومن الغد عند الظهر بعد  
تكوّر الشمس، فتكون سوداء مظلمة واليوم الثالث  
يفرق بين الحق والباطل، بخروج دابة الارض وتقبل  
الرؤم الى قرية بساحل البحر، عند كفت الفتية وله  
وهما الشاهدان المسلمان للقيام -

فبيعت احد الفتية الى الرؤم، فيرجع بغير حاجة وبيعت  
بالآخر، فيرجع بالفتح فيومئذ تاويل هذه الآية:  
(الآية) " وَلَكِنْ أَسْكَمَ مِنْ فِي السَّمُوتِ وَالْأَرْضِ طَوْعًا  
وَكَرْهًا " (آل عمران: ٨٣)  
ثم يبعث الله من كل أمة فوجاً ليُرِيَهُمْ مَا كَانُوا يُوعَدُونَ  
تاويل هذه الآية:



(الآية) "وَلْيَوْمَ نَحْشُرُ مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ فَوْجًا مِمَّنْ يُكَذِّبُ  
بِآيَاتِنَا فَهُمْ يُوزَعُونَ" (سورة النمل: ٨٣)  
والورع خفقان افسدتهم.

ويسير الصديقين الاكبر براية السدى ، والسيف ذى الفقار والمخضرة  
حتى ينزل ارض الهجرة مرتين وهي الكوفة فيهدم مسجدها  
ويبنيه على بنائه الاول ، ويهدم ما دونه من دور الجبابرة  
ويسير الى البصرة حتى يشرف على بحرها ومعه التابوت  
وعصى موسى فيعزم عليه فيزفر في البصرة زفرة فتصير  
بحراً لجيئاً لا يبقى فيها غير مسجدها كجوجوء السفينة  
على ظم الماء .

ثم يسير الى حروراه حتى يحرقها ويسير من باب بنى اسد حتى  
يزفر زفرة في ثقيف وهم زرع فرعون ، ثم يسير الى  
مصر فيصعد منبره ، فيخطب الناس فتستبشر الارض  
بالعدل ، وتعطى السماء قطرها والشجر ثمرها والارض  
نباتها وتنزى لاهلها ، وتأمن الوحوش حتى ترتعى في  
طرق الارض كأنعامهم ، ويقذف في قلوب المؤمنين العلم  
فلا يحتاج مؤمن الى ما عند اخيه من علم ، فيومئذ  
تأويل هذه الآية :

(الآية) "يَعْنِي اللَّهُ كَلَّا مِنْ سَعَتِهِ" (سورة النصار: ١٣٤)

وتخرج اسم الارض كنوزها ، ويقول القائم :  
(الآية) "كَلَّا وَاشْرِكُوا هَبْنِيَا بِمَا اسْلَفْتُمْ فِي الْيَوْمِ الْخَالِيَةِ"  
فالمسلمون يومئذ اهل صواب للدين ، اذن (الحاقة: ١٧)  
لهم في الكلام فيومئذ تأويل هذه الآية :

(الآية) "وَجَاءَ رَبُّكَ وَالْمَلَكُ صَفًّا صَفًّا" (سورة الفجر: ٢٢)  
فلا يقبل الله يومئذ الا دينه الحق الا الله الذين الخالص  
فيومئذ تأويل هذه الآية :

الآية : "أَوَلَمْ يَرَوْا أَنَّا نَسُوقُ الْمَاءَ إِلَى الْأَرْضِ الْجُرُزِ فَنُخْرِجُ

بِهِ زَرْعًا تَأْكُلُ مِنْهُ أَنْعَامُهُمْ وَأَنْفُسُهُمْ أَفَلَا  
يُبْصِرُونَ . وَيَقُولُونَ مَتَى هَذَا الْفَتْحُ إِنْ كُنْتُمْ  
صَادِقِينَ . قُلْ يَوْمَ الْفَتْحِ لَا يَنْفَعُ الَّذِينَ كَفَرُوا  
إِيمَانُهُمْ وَلَا هُمْ يُنْظَرُونَ . فَأَعْرَضَ عَنْهُمْ فَمِنْهُمْ  
إِنْهُمْ مُنْتَظَرُونَ . (سورة: السجدة : ٢٤ : ٣٠ تا ٣٠)

فيمكث فيما بين خروجه الى يوم موته ثلاثمائة سنة ونيف  
وعدة اصحابه ثلاثمائة وثلاثة عشر منهم تسعة من  
بنى اسرائيل وسبعون من الحجج و مائتان واربعة وثلاثون  
منهم سبعون الذين غضبوا للنبي صلى الله عليه وآله اذ هجمته  
مشركو قريش فطلبوا الى نبي الله أن يأذن لهم في اجابتهم  
فأذن لهم حيث نزلت هذه الآية :

(الآية) "إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَذَكَرُوا اللَّهَ كَثِيرًا  
وَانْتَصَرُوا مِنْ بَعْدِ مَا ظَلَمُوا وَسَيَعْلَمُ الَّذِينَ  
ظَلَمُوا أَيَّ مَنْقَلَبٍ يَنْقَلِبُونَ" (سورة اشعرا: ٢٤٤)

وعشرون من اهل اليمن منهم المقداد بن الاسود ومائتان  
واربعة عشر الذين كانوا بساحل البحر متايلى عدن  
فبعث اليهم نبي الله برسالة فأتوا مسلمين .

ومن افناء الناس الفان وثمانمائة وسبعة عشر ومن  
الملائكة اربعون الفا من ذلك من المسومين ثلثة  
آلاف ، ومن المودفين خمسة آلاف .

فجميع اصحابه عليهم السلام سبعة واربعون الفاً ومائة وثلاثون  
من ذلك تسعة رؤس مع كل رأس من الملائكة  
اربعة آلاف من الحجج والانس ، مدة يوم بدر فبهم  
يقاتل واياهم ينصر الله وبهم ينتصروهم يقدم النصر  
ومنهم نصره الارض .

(كتبتهما كما وجدتها وفيها نقص حرون)

### ترجمہ خطبہ مخزون

”تمام حمد اس خدا کے لیے سزاوار ہے جو احد ہے اور لائق حمد ہے وہ ایسا خدا ہے جو اپنی سلطنت میں یکتا اور اپنی قدرت میں بلند پایہ ہے۔ میں اس کی حمد اس طرح کرتا ہوں کہ گویا اس کی معرفت اس کی سبیل و راہ سے حاصل ہوئی اور اس کی اطاعت کا الہام ہوا ہے اور مکنون و پوشیدہ حکمت کا علم ہو چکا ہے۔ پس وہ ہر چیز جو اُس نے عطا فرمائی ہے اس پر وہ حمد کا سزاوار ہے۔ اور ان تمام آزمائشوں پر جن سے وہ مخلوق کا امتحان لیتا ہے لائق شکر ہے۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اس کا قول عین عدل اور اُس کا حکم عین فضل ہے۔ کوئی بولنے والا اب تک یہ نہ کہہ سکا کہ وہ اہل ہوا ہے سوائے اس کے کہ ہر ایک یہی کہتا ہے کہ وہ تھا قبل اس کے کہ کوئی چیز تھی۔ اور میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمدؐ اللہ کے بندے اور اُس کے تمام بندوں کے سردار ہیں اور اولین و آخرین میں سب سے بہتر ہیں۔ جب کبھی اللہ نے اپنی مخلوق کو دو گروہوں میں تقسیم کیا تو اس نے آنحضرتؐ کو ان دونوں میں سے بہتر گروہ میں رکھا۔ ایسا گروہ کہ جن میں نہ کبھی کوئی بدکاری ہوئی اور نہ کبھی جاہلیت کے زکاح و بیاہ واقع ہوئے۔

پھر اللہ تعالیٰ نے تم میں سے ایک ایسے رسول کو تمہاری طرف بھیجا جسے تم لوگوں کا مشقت اٹھانا گراں گذرتا ہے تم لوگوں کو بہت چاہئے والا ہے اور مومنین پر مہربان اور بہت ہی مہربان ہے۔ لہذا تمہارے رب نے جو احکامات تمہارے لیے نازل کیے ہیں اس کی پیروی کرو اور اس کے علاوہ کسی اور کی اطاعت نہ کرو۔ اللہ کا ذکر کرنے والے اولیاء بہت کم ہیں۔ بیشک اللہ تعالیٰ نے خیر کے لیے کچھ لوگوں کو اہل اور حق کے لیے ستون اور اطاعت کے محافظ بنائے اور ان کو عصیان سے بچاتا ہے اور ان میں اپنا حق اپنی مرضی کے مطابق قائم کرتا ہے۔ اور ان کے لیے نگہبان و محافظ بنائے تاکہ ان کی پوری قوت سے حفاظت کریں اور اس امر میں ان کی اعانت کریں جو اللہ کی طرف سے ان کو سونپا گیا ہے۔

اما بعد: در حقیقت روح بصر وہ روح حیات ہے جس کے بغیر کسی کا ایمان قبول نہیں اس کے ساتھ اللہ کا کلمہ اور اس کی تصدیق بھی ضروری ہے۔ کیونکہ کلمہ روح

سے ہے اور روح نور سے ہے اور نور، نور السموات ہے۔ وہ تمہارے ہاتھ میں ذریعہ و سبب ہے اور تم کو اس کے ساتھ ایثار و اختیار طلب ہے جو نعمت الہی جس کا شکر تم ادا نہیں کر سکتے، اُس نے تم کو اس کے ساتھ اور اس کے لیے مخصوص کیا۔ یہ مثالیں مخلوق کے لیے ہیں جن کو صاحبانِ عمل کے سوا کوئی نہیں جانتا۔

پس تم لوگوں کو بشارت ہو فوری نصرتِ خدا کی اور تمہارے لیے فتح و کشائش آسان ہو جسے دیکھ کر تمہاری آنکھیں ٹھنڈی ہوں، تمہارا حزن دور ہو اللہ تمہیں ان چیزوں سے باز رکھے جن سے مخلوق انتہا کو پہنچ گئی۔ یہ بات تو تم لوگوں پر پوشیدہ نہیں کہ ہر اطاعت کے وقت اللہ کی طرف سے تمہارے لیے مدد آتی ہے جو زبانوں پر مذکور ہوتی ہے اور دلوں میں بیٹھ جاتی ہے۔ یہ بھی اللہ کی مدد ہے اپنے اولیاء کے لیے جس کو وہ اپنی خفی نعمتوں میں لطیف طور پر ظاہر فرماتا ہے۔ اور وہ اہل تقویٰ کے لیے شجر حیات کی شاخوں میں پھیل لاتا ہے اور اللہ کی طرف سے اللہ کے دشمنوں اور اللہ کے دوستوں میں فرق ظاہر ہوتا ہے۔ اس میں دلوں کے لیے شفا ہے۔ نور ایمان کا ظاہر کرنے والا ہے۔ خدا اس کے ذریعے اہل اطاعت کو باعزت اور اہل معصیت کو ذلیل کرتا ہے۔

پس انسان کو چاہیے کہ اپنے لیے توشہ فراہم کرے مگر کوئی توشہ نہیں فراہم ہو سکتا بغیر بصیرت و صدق نیت اور تسبیح و سلامتی کے۔ جو لوگ مقام اطاعت میں مستعد ہیں ظاہر ہوگا کہ یوم قیامت ان کی میزان ثقیل و بھاری ہوگی، اور میزانِ عمل کی سنگینی و اہمیت اُس وقت ہے کہ جب عمل طریقِ حکمت پر ہو۔ قضا جو ان کا دیدارِ باطن حکمت ہے۔ اہل شک و معصیت جنہم میں ہوں گے، نہ وہ ہم سے ہیں نہ ہمارے لیے ہیں، نہ ان کی بازگشت ہماری طرف ہے مومنین کے قلوب ایمان کے ساتھ پیچیدہ ہیں۔ جب خدا چاہتا ہے کہ جو کچھ ان کے دلوں میں ہے وہ ظاہر کرے تو اس کو وحی سے کھول دیتا ہے اور اس میں حکمت بودیتا ہے۔ اور حقیقت یہ ہے کہ ہر کام کے لیے ایک وقت مقرر ہے اس وقت کا انتظار کرنا چاہیے۔ خدا کی قسم اللہ کو عجلت نہیں، جب اُس کا وقت آئے گا وہ آجائے گا۔

پس اس بات پر خوش ہو جاؤ کہ تم کو اس کی بشارت دی جا چکی ہے اور اس کی تصدیق کرو

جو تمہارے قریب ہے اور راہِ خدا میں قربانی کے ساتھ اس کا اعتراف کرو کہ وہ تمہارے قریب ہے اور جو تم لوگوں سے وعدہ کیا گیا ہے اس کے ایسا کی دعاء کرو۔ بیشک ہم لوگوں کی طرف سے مخلوق کو ایسی دعوت دی گئی ہے جو ریا اور نفاق سے پاک ہے۔ اللہ اس سے حجت بالہ کو ظاہر کرے گا اور اپنی نعمت کو تمام فرمانے گا اور جو اس سے متمسک ہو گا اس پر اپنے فضل و کرم کی بارش کرے گا، ان کو حکمت سے سرفراز کرے گا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت میں سے کچھ رحمت تم لوگوں کو عطا کر دی ہے اور اپنی اسی رحمت سے تمہارے قلوب کو پُر کر دیا ہے اور تمہاری گردنوں سے گناہوں کا بوجھ دور کیا، تمہارے سینوں کو جلد شفاء بخشی، تمہارے امور کی اصلاح فرمائی، اور تمہاری جاہ سے تم لوگوں پر ہمیشہ سلام ہو اور اس کی وجہ سے زمانے کی دولتوں میں اور ماؤں کے ارحام میں بھی سلامتی ہو۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے اپنے دین کے لیے ایک قوم کو منتخب کیا اور دین کے قیام اور اس کی نصرت کے لیے چن لیا۔ ان کے ذریعے سے زمین کے مشرق و مغرب میں کلمہ اسلام اور احکام قرآن اور اطاعت الہی بر عمل کرنا ظاہر و آشکار کیا۔

پھر بلاشبہ اللہ نے تم لوگوں کو اسلام سے مخصوص کیا اور تمہیں اس کی وجہ سے خالص کیا کیونکہ وہ سلامتی کا نام اور مجمع کرامت ہے۔ خدا نے اس کو برگزیدہ کیا اور اپنی حجت کو بیان کیا اور اپنی رحمت سے ہر بانی کی۔ اُس کے حدود کو مقرر کیا، اس کا وصف بیان کیا اور کچھ اس طرح قرار دیا کہ مخلوق اس سے راضی و خوش ہو جائے جیسا کہ خود اس نے اس کے اخلاق و فضائل کی توصیف کی۔ اس کے اطوار کو بیان کیا اور ظاہر و باطن میں اس کے عہد و پیمان کو محکم کیا کہ وہ صاحبِ حلاوت و شیرینی اور صاحبِ امن ہے پس جس نے اس کو دیکھا عجبائے نظر کو ان کے مصادر اور مقام و روبرو دیکھا اور جس نے اس کے باطن کو دیکھا اُس نے پوشیدہ مطالب اور عجیب امثال اور طرائق کا مشاہدہ کیا۔

پس اُس کا ظاہر خوش آمد اور اس کا باطن عین ہے اس کے عجبائے تمام نہیں ہوتے اور اس کے غرائب ختم نہیں ہوتے۔ اس میں نعمتوں کے چٹے ہیں اور ظلمتوں کو دور کرنے والے چراغ ہیں۔ خیر و خیرات کے دروازے اسی کی کنجیوں سے

کھلتے ہیں، تاریکیاں اسی کے چراغوں سے زائل ہوتی ہیں۔ اس میں تفصیل و توصیل ہے، اس میں دو عالی مرتبت ناموں (محمد و علی) کا ذکر ہے، جو دونوں ایک جامع ہیں۔ یہ دونوں نام نفع نہیں پہنچاتے مگر (جنتک کہ) دونوں کو ملا کر یعنی اگر ایک کا معتقد اور دوسرے کا منکر ہو تو کوئی فائدہ نہیں اور جب یہ دونوں نام لیے جائیں تو چاہے کہ معرفت کے ساتھ ہوں۔ جب ان کا وصف کیا جائے تو دونوں کو ملا کر کیا جائے۔ ان دونوں کا قیام ان کے مقامات معینہ میں ہر ایک کے تمام ہونے تک باقی ہے۔ اور دونوں کے لیے ستارے ہیں۔ ان دونوں کے ستاروں پر ایک دوسرا ستارہ ہے جو دلائل و براہین سے عبارت ہے۔ قرآن میں اس کا بیان ہے اور اس کے حدود و ارکان مذکور ہیں۔ وہ حاملانِ مشیت ہیں کہ جہاں اس کے فضل نے محزون و مہم ہیں اور اس کے میزانِ عدل کا وزن اور اس کے احکام و فیصلے درج ہیں۔

بدستیکہ حافظانِ دین نے یقین و شک کے درمیان حد فاصل کھینچی ہے، اور حق مبین کے ساتھ آئے اور اسلام کی بنیاد و اساس کی بنا ڈالی، اور اس کے لیے شاہد و برہان قائم کیے جو اکتفا کرنے والے کے لیے اکتفا اور شفاء تلاش کرنے والے کو شفاء بخشی ہے۔ وہ محافظینِ اسلام زمینِ اسلام کو کندن بناتے ہیں، اُس کی کھیتی کی حفاظت کرتے ہیں اور اس کی حفاظت کرنے والے کی بھی حفاظت کرتے ہیں۔ جس چیز سے بچنا ہے اس سے اجتناب کرتے ہیں، جس کو ترک کرنا ہے اُسے چھوڑ دیتے ہیں اور محکمِ خدا اس کے محبوب کو احسان اور اعظم کے ساتھ دوست رکھتے ہیں۔ جن کے ساتھ خدا کا ذکر کرنا واجب ہے ذکر کرتے ہیں، یہ ولایت سے متعلق رہتے ہیں، اچھے لمبے میں گفتگو کرتے ہیں، ایک دوسرے کو اپنے کام سے فکر سے سیراب کرتے ہیں، باہم احسان کرتے ہیں، کشادہ دلی اور اخلاقِ پسندیدہ اور خوشگوار سلامتی کے ساتھ حسنِ مراعات کرتے ہیں۔ اس میں بخیل کے لیے کوئی حصہ نہیں ہے اور غائب کے لیے کوئی راہ نہیں۔ پس جس نے اس گہرائی سے کچھ اپنا لیا، اُس نے گویا پسندیدہ اخلاق کو اپنے اندر سولیا اور یقین حاصل کر لیا اور اپنی منزل کو بری سے بدل کر نیک بنالیا۔

اور اس کے استحلال سے محترم بنا لیا۔ اُس عہدِ محکم کے ذریعے سے جو ایک کیا ہوا معاہدہ ہے جو نیکی اور پرہیزگاری کے ساتھ ہے اور صلہ و استقامت پر گامزن ہے اور اس عہد و پیمان کی بناء پر ایک دوسرے سے مواصمت رکھتے ہیں، یہ اُس زراعت کے مانند ہیں جو حیدر ہو جاتی ہے اس میں سے کچھ زمین پر گر جاتی ہے تو اس کی خوشہ چینی کی جاتی ہے بہانہ کہ وہ سب تمام ہو جائے جس طرح زراعت سے اس کا مالک اور دوسرے لوگ فائدہ حاصل کرتے ہیں اسی طرح حافظانِ دین کا علم ہے جس سے سب فائدہ حاصل کرتے ہیں پس اپنی کوتاہِ مروت اور اپنی منزل کے قلیلِ قیام میں امر و نہی کے منتظر رہو یہاں تک کہ منزل بدل جائے اور مرکز تبدیل ہو سکے اور اس کے معارف منقلب ہو جائیں۔

پس خوشخبری ہے اس صاحبِ قلبِ سلیم کے لیے جو اپنے ہادی و رہنما کی اطاعت کرتا ہے اور دور رہتا ہے اُس سے جو اس کو رد کرے۔ ایسا شخص خدا کے مقامِ کرامت میں داخل ہوتا ہے اور سلامتی کی راہ پر جا پہنچتا ہے، اپنی چشمِ باطن کو بینا کرتا ہے، اپنے ہدایت کرنے والے کی اطاعت کرتا ہے، بہترین دلیلوں سے مدلل بن جاتا ہے، اُس کے سامنے سے پردۂ جہالت جو گمراہ کن اور فتنہ انگیز ہے، اٹھ جاتا ہے۔ لہذا جس شخص نے تفکر و تدبیر کا ارادہ کیا اُس نے اپنے گمان کو سمجھ لیا اور خود کو ہدایت پانے سے آشکار کیا اگرچہ اس کا دروازہ بند نہ ہوا تھا، پھر بھی اس نے اسبابِ ہدایت کو کھول لیا اور نصیحت کرنے والے کی نصیحت کو خشوع و خضوع کے ساتھ قبول کر لیا۔ اس خالص اور متواضع پر دائمی تحیۃ و سلام جو آپس میں ایک دوسرے سے ایمان کے لیے بڑھنے کی کوشش کرتے ہیں، میزانِ عدل کو پہچانتے ہیں، نصیحت کرنے والے کے امر و نصیحت کو قبول کرتے ہیں جب وہ کہتا ہے کہ قبل اس کے کہ روزِ قیامت کا ہول آپہونے، خوف کرو۔

بلاشبہ و یقیناً ہمارا امر دشوار (ہے بلکہ) دشوار تر ہے اس کا متحمل نہیں ہو سکتا سو اُسے مُلکِ مقرب یا نبیِ مرسل کے یا اس مومن کے جن کے قلب کا اللہ نے ایمان کے ذریعے سے امتحان لے لیا ہو۔ ہماری حدیث کی حفاظت نہیں کرتے مگر وہ وہی قلوب جو مضبوط قلب کے مانند ہیں یا ایسے سینے جو نہایت امن ہیں

یا ایسی عقلیں جو باوقار ہیں۔ "تعجب ہے بہت ہی تعجب ہے درمیانِ جمادی و رجب۔"

پس کر شلۃ الخمیس میں سے ایک شخص اٹھا اور بولا: یا امیر المومنین! وہ تعجب کی بات کیا ہوگی؟ آپ نے فرمایا: اور کیوں نہ تعجب کروں جب کہ تمہارے لیے قضائے الہی جاری ہو چکی ہے۔ تم حدیث کا مطلب نہیں سمجھتے۔ آگاہ ہو جاؤ؛ بہت سی آوازیں ہوں گی اور اُن کے درمیان اصواتِ واقع ہوں گی اور لوگوں کے بدن کٹے ہوئے نباتات کی طرح کٹ کٹ کر گرنے لگیں گے۔ اور مردے زندہ کیے جائیں گے۔ یہ تعجب اور پورے تعجب کی بات ہوگی جمادی و رجب کے مابین۔ ایک اور شخص نے کھڑے ہو کر عرض کیا: یا امیر المومنین! آپ بار بار جس بات پر تعجب کا اظہار فرما رہے ہیں وہ کیا ہے؟

فرمایا: اس کی ماں اُس کے غم میں بیٹھی، اس سے زیادہ تعجب خیز بات کیا ہوگی کہ مردے (قبروں سے نکل کر) زندوں کے سروں پر مار لگا رہے ہوں گے۔

پھر کسی نے عرض کیا: یا امیر المومنین! یہ کب اور کس طرح ہوگا؟ فرمایا: اُس ذات کی قسم جس نے دلنے کو شکافۃ کیا اور انسانوں کو پیدا فرمایا، گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ (وہ مردے جو زندہ کیے گئے) وہ کوفے کی گلیوں میں گھوم رہے ہیں، اپنی تلواروں کو نیام سے باہر نکالے ہوئے اپنے کانڈھوں پر رکھے ہوئے ہیں اور اُن تلواروں سے خدا و رسول اور مومنین کے دشمنوں کو قتل کر رہے ہیں۔ چنانچہ اس کے لیے اللہ تعالیٰ کا قول ہے کہ:

الآیت: "يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَوَلَّوْا قَوْمًا غَضِبَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ قَدْ يَكْسِبُوا أَمِّنَ الْآخِرَةِ كَمَا يَكْسِبُ الْكُفَّارُ مِنْ أَصْحَابِ الْقُبُورِ" (ممتنعہ: ۱۳)

ترجمہ آیت: (اے ایمان والو! جس قوم پر خدا نے غضب نازل کیا اُس سے دوستی نہ رکھو، یہ لوگ آخرت سے بالکل اسی طرح مایوس ہیں جس طرح کفار اہل قبور (مردوں) سے مایوس ہیں (یعنی اُن کے زندہ ہونے کا گمان بھی نہیں رکھتے۔)

سنو! اے گروہِ مردم! مجھ سے جو کچھ پوچھنا چاہو پوچھ لو قبل اس کے کہ تم مجھ کو نہ پاؤ کیونکہ میں آسمان کا راہوں سے زیادہ واقف ہوں اُس شخص کی نسبتاً جو زمین کی راہوں سے واقف ہوتا ہے۔ میں یعسوب (سردار) دین ہوں اور

سابقین کا مقصد ہوں، متقین کی زبان ہوں، خاتم الاولیاء ہوں، انبیاء کا وارث ہوں، پروردگار عالمین کا خلیفہ ہوں، میں تقسیم دوزخ ہوں، میں خازن جنت ہوں، میں صاحب حوض (کوثر) ہوں، اور صاحب اعراف ہوں۔ ہم اہل بیت میں سے جو بھی امام ہوگا وہ اپنے تمام اہل ولایت سے واقف ہوگا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

(الآیت): "اِنَّمَّا اَنْتَ مُنْذِرٌ وَّلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ" (رعد: ۸)

(ترجمہ) (اے رسول) سوائے اس کے نہیں ہے کہ تم ڈرانے والے ہو، اور ہر قوم کے لیے ایک ہادی و رہنما ہوتا ہے۔)

اے گروہ مردم! مجھ سے جو کچھ پوچھنا ہو پوچھ لو قبل اس کے کہ مشرق کی جانب سے فتنہ برپا ہوا اور مردے زندہ ہو کر زندوں کو روندتے ہوئے چل پڑیں یا مغرب میں لکڑیوں کے ڈھیر میں آگ لگے اور اُس کے شعلے بلند ہونے لگیں اور فتنہ و عداوت و کینہ کے ساتھ یا اس کے مثل مصیبتیں نازل ہوں اور صلے وادیل بلند ہو۔

اور تم لوگ کہنے لگو کہ وہ (امام زمانہ) یا تو ہلاک ہو گئے یا کسی بیابان کی طرف چلے گئے پس اُس روز اس آیت کی تاویل ظاہر ہوگی:

(الآیت): "ثُمَّ رَدَدْنَا لَكُمُ الْكُرَّةَ عَلَيْهِمْ وَاَمَدَدْنٰكُمْ بِأَمْوَالٍ رَّابِيَةٍ وَّجَعَلْنٰكُمْ اَكْثَرَ نَفِيًّا" (سورہ اسراء: ۶)

ترجمہ آیت: "پھر ہم نے تمہارے لیے اُن پر غلبہ وارد کیا اور اموال و اولاد سے ہم نے تمہاری مدد کی اور تمہارے (دوستوں کی) افرادی تعداد بڑھا دی۔"

مگر اس آیت کی تعبیر کے لیے چند علامات اور نشانیاں ہیں۔ سب سے پہلی علامت کوفے کی قلعہ بندی ہے جو بروج اور خندقوں کے ساتھ کی جائے گی۔ پھر کوفے کی گلیوں مشکون کو پارہ پارہ کرنا اور جلا دیا جانا، چالیس شب مساجر کا معطل رہنا، تین علموں (جھنڈوں) کا مسجد اکبر کے گرد لہانا جو ہر ایت کے علم ہوں گے، لیکن قاتل و مقتول دونوں جہنمی ہوں گے، قتل کی کثرت اور موت عام، نفس زکیہ کا رکن و مقام کے درمیان قتل ہونا اور اُن کے شہر ساتھیوں کو پشت کوفہ پر قتل کیا جانا، اور بطریق صریح مطلقہ کا بہت سے انسانوں کا شہید ہونا کی بیعت کرنے کی وجہ سے

قتل کیا جانا۔ (بطریق صبر کا مطلب یہ ہے کہ ایک ایک کو لیجا کر پھروں اور تیروں سے مارتے جاتیں، یہاں تک کہ قتل ہو جائیں۔)

دوسری علامت سونے کی صلیب اور سبز جھنڈوں کے ساتھ سفیانی کا فروج، اُس کا امیر قبیلہ بنی کلب کا آدمی ہوگا۔ سفیانی بارہ ہزار کا لشکر مکہ اور مدینہ کی طرف بھیجے گا جس کا سردار بنی امیہ کا ایک شخص ہوگا جس کا نام خزیمہ ہوگا جو بائیں آنکھ سے کاننا ہوگا، اور دوسری آنکھ میں خون کا ایک لوتھڑا لٹکا ہوا ہوگا۔ وہ اہل دنیا پر ظلم و جور کرے گا اس کے جھنڈے کو کوئی سرنگوں نہ کر سکے گا یہاں تک کہ وہ مدینہ پہنچ جائے گا اور آلِ محمدؐ میں سے چند مردوں اور عورتوں کو جیج کر کے ابوالحسن اموی کے مکان پر بھیج دے گا۔

اور عہد آلِ محمدؐ میں سے ایک شخص کی تلاش میں فوج روانہ کرے گا جس کے گرد متفحصین (کمزور لوگوں) کا ایک گروہ جمع ہوگا۔ جب سفیانی کا یثکر مقام ہبہ اوپر صفائح ابیض کے قریب پہنچے گا تو یہ سب کا سب لشکر زمین میں دھس جائے گا اُن میں سے سوائے ایک شخص کے کوئی نہ بچے گا اور اللہ تعالیٰ اُس شخص کے چہرے کو اپنی تدرت سے اُس کی پشت کی طرف پھیر دے گا تاکہ اُس کو دیکھ کر وہ لوگ (سفیانی اور اس کا لشکر) ڈریں اور اس کے بعد آنے والوں کے لیے ایک نشانی بن جائے۔ پس اُس روز اس آیت کی تاویل بھی ظاہر ہو جائے گی: (سورہ سبا: ۵۱)

(الآیت): "وَلَوْ تَرَىٰ اِذْ فَرَعُوْا فُلًا فُوتَ وَاُخِذُوا مِنْ مَّكَانٍ قَرِيْبٍ" (ترجمہ) (اور اگر تم دیکھو تو معلوم ہوگا کہ یہ لوگ جزع جزع کر رہے ہیں اور قریبی عذاب میں مبتلا ہیں۔)

نیز سفیانی ایک لاکھ تیس ہزار کا لشکر کوفہ بھیجے گا۔ یہ لوگ مقام روحاء اور فاروق، اور قادسیہ میں مقام مریم و عیسیٰ پر اتریں گے جن میں سے اسی ہزار کوفہ کے اندر محلہ قبر متود میں اور نجفہ میں ٹھہریں گے اور عید قربان کے روز کوفہ میں ایک ہجوم برپا کریں گے۔ اُس وقت وہاں ایک ظالم و جابر اور سرکش حاکم ہوگا ممکن ہے لوگ اس کو ساحر و کاہن کہیں گے وہ شہر زوراء (بغداد) سے پانچ ہزار کا ہوں کو لیکر نیکے گا اور وہاں کے پل پر لوگوں کو اتنا قتل کرے گا کہ تین روز تک دریا کا پانی خون اور لاشوں سے اتنا گندا ہوگا

کہ لوگ اس کا پانی پینا ترک کر دیں گے اور کوفے میں وہ ایسی باکرہ لڑکیوں کو قید کرے گا کہ نہ جن کے کبھی ہاتھ کھلے ہوں گے اور سر سے نہ کبھی معنی اٹھا ہوگا، انہیں محلوں میں بٹھا کر توبہ یعنی غزین (بخت) کی طرف بھیج دے گا۔ اس کے بعد ایک لاکھ کا لشکر جن میں بعض مشرک اور بعض منافق ہوں گے، کوفے سے باہر آئے گا اور دمشق پہنچ کر خمیر زن ہوگا، انہیں کوئی روک نہ سکے گا وہیں باغ شداد ہے۔ پھر مشرق سے چند جھڈے آئیں گے جن کے پھر سے نہ موت کے ہوں گے نہ کتان کے اور نہ ریشم کے اور ان کے چولوں کے سروں پر سید اکبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مہر لگی ہوگی، جن کا قائد آل محمد میں سے ایک شخص ہوگا۔ ان ملکوں کے پھر سے ایسے ہوں گے کہ اگر انہیں مشرق میں کھولا جائے تو ان کی خوشبو مغرب تک پہنچے گی، جیسے مشک ازفر کی خوشبو ہو۔ اور اس کا رعب و خوف ایک ماہ کی راہ کے فاصلے تک دشمنوں کے دلوں میں بیٹھا ہوا ہوگا۔

اور کوفے میں سعد السقار کے بیٹے اپنے آباء و اجداد کے خون کے طالب ہوں گے، مگر یہ فاسقوں کی اولاد ہوگی، کہ اتنے میں شکر حسین علیہ السلام ان کی طرف بڑھے گا۔ دونوں ایک دوسرے کو قتل کرنا چاہیں گے۔ یہ سب بال پریشان خستہ حال ہوں گے۔ ان میں سے ایک شخص اپنا پاؤں زمین پر مار کر روتے ہوئے کہے گا: آج کے بعد کسی مجلس میں خیر و خوبی نہیں ملے خدا ہم توبہ اور خضوع و خشوع سے رکوع و سجود کرنے والے ہیں۔ یہی وہ ابدال ہیں کہ جن کے اوصاف اللہ عزوجل نے ان الفاظ میں بیان فرمائے ہیں:

(الآیت) "إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ التَّوَّابِينَ وَيُحِبُّ الْمُسْتَطِيرِينَ" (بقہ: ۲۲۲)

د بیشک اللہ دوست رکھتا ہے توبہ کرنے والوں کو اور دوست رکھتا

ہے پاکیزہ لوگوں کو۔

اور ایسے پاک و پاکیزہ لوگوں کی نظیر آل محمد میں ہی مل سکتی ہے۔

پھر اہل نجسراں میں سے ایک شخص غرور کرے گا۔ جو اسب ہوگا اور امام کی دعوت کو قبول کرے گا اور گروہ نصاریٰ سے یہ پہلا شخص ہوگا جو امام کی دعوت کو قبول کرے گا۔ اور اپنے صومعہ کو منہدم کر دے گا، صلیب نکال کر پھینکے گا اور غلاموں، غریبوں کے شکر کے ساتھ باہر نکلے گا، علم ہدایت لیے ہوئے ہوگا

اور غیصہ کی طرف بڑھے گا۔ اور زمین کے ہر خطے کے لوگ مقام فاروق میں جمع ہوں گے، یہی امیر المومنین کی حجت ہوگا جو برس و فرات کے دریا واقع ہوگا۔ اس روز مشرق و مغرب کے یہود و نصاریٰ میں سے تین ہزار آدمی مارے جائیں گے۔ اور اس روز اس آیت کی تاویل ظاہر ہوگی:

(الآیت): "فَمَا زَالَتْ تِلْكَ دَعْوَاهُمْ حَتَّىٰ جَعَلْنَاهُمْ حَصِيدًا خَبِثَاتٍ" (سورہ انبیاء: ۱۵)

ترجمہ: "پس ان کی یہ پکار جاری رہی یہاں تک کہ ہم نے انہیں کٹی ہوئی کھیت (اور) بھیجی ہوئی راکھ بنا دیا۔"

ہمیشہ سے ان کا یہ دعویٰ ہوگا یہاں تک کہ تلواروں سے ان کے سر قلم کر دیے جائیں گے اور وہ تلواروں کے نیچے خاموش ہو کر رہ جائیں گے۔ اور صر بنی اشہب کا ایک غصہ در اور برنظر شخص چند لوگوں کے ساتھ باقی رہ جائے گا جو بھاگ کر ان لوگوں کے ہمراہ مقام سبطری (دمشق کے قریب ایک مقام) پر پہنچے گا اور یہ سب ایک درخت کے نیچے آرام کریں گے تو اس روز اس آیت کی تاویل ظاہر ہوگی:

(الآیت) "فَلَمَّا أَحَسُّوا بَأْسَنَا إِذْ هُمْ مِنْهَا يَرْكُضُونَ فَلَا تَرُكُضُوا وَارْجِعُوا إِلَىٰ مِمَّا أَتَرْتُمْ فِيهِ وَصَلَّيْنَاكُمْ بِعَدَّتِمْ تَسْكُونُ" (سورہ انبیاء: ۱۲)

"پس جب انہیں ہمارے عذاب کا احساس ہوا تو وہ وہاں سے بھاگنے لگے مت بھاگو اور لوٹ آؤ اپنے مسکن اور اس عیش و آسائش کی طرف جو تمہیں دیے گئے تھے تاکہ تمہاری جواب طلبی کی جائے"

ان کے مسکن وہ خزانے ہوں گے جن میں مسلمانوں کا مال ہوگا جسے انہوں نے زبردستی حاصل کر کے جمع کیا ہوگا، اور اسی دن وہ سب زمین میں دھنسن جائیں گے اور ان پر سنگباری ہوگی اور وہ مسخ ہو جائیں گے۔ پھر اس آیت کی تاویل ظاہر ہوجائے گی:

(الآیت) "وَمَا هِيَ مِنَ الظَّالِمِينَ بِبَعِيدٍ" (ہود آیت ۸۲)

(اور یہ بات ظالموں سے بعید نہیں)

اور ماہ رمضان میں طلوع آفتاب کے وقت مشرق کی جانب سے ایک منادی نرا دیگا۔

”اے اہل ہدایت جمع ہو جاؤ۔“

پھر بعد غروب آفتاب مغرب کی جانب سے ندا ہوگی کہ: ”اے اہل ہدایت جمع ہو جاؤ۔“

اس کے دوسرے روز ظہر کے وقت آفتاب بالکل بے نور اور سیاہ پڑ جائے گا تیسرے دن اہل حق اور اہل باطل کو جدا جدا کیا جائے گا دآبۃ الارض کے غروج کے ذریعے سے۔ اہل حق کا گروہ روم کی طرف ساحل سمندر پر ایک قریے کی طرف بڑھے گا اور اصحاب کعبہ کے غار کی طرف سے گزریں گے تو اللہ اس وقت اصحاب کعبہ کو زندہ کرے گا جن میں سے ایک ”ملینا“ اور دوسرا ”کسلینا“ ہوگا اور یہ دونوں امام قائم کے گواہ ہوں گے اور انھیں تسلیم کریں گے۔

پھر آپ ان دونوں میں سے ایک کو روم کی طرف بھیج دیں گے اور وہ وہاں سے ناکام ہو کر واپس ہوگا۔ تو پھر دوسرے کو بھیجیں گے اور وہ فتح و نصرت کے ساتھ واپس ہوگا۔ اور اس وقت اس آیت کی تاویل ظاہر ہوگی:

”وَلَا تَرْجُوا عَذَابَ اللَّهِ الْكَبِيرَ“ (الآیت) ”اور زمین و آسمانوں میں جو کوئی بھی ہے (سب) اسی کے سامنے خوشی سے یا جبراً تسلیم کر کے ہوتے ہیں۔“

پھر اللہ تعالیٰ ہر امت سے ایک گروہ کو دوبارہ زندہ کر کے بھیجے گا تاکہ انھیں دکھا دے جو ان سے وعدہ کیا گیا ہے۔ اور اس وقت اس آیت کی تاویل ظاہر ہوگی:

”وَلَا تَرْجُوا عَذَابَ اللَّهِ الْكَبِيرَ“ (سورۃ نعل: ۸۲)

ترجمہ: ”اور اس دن ہم ہر امت میں سے ایک گروہ کو مشور کریں گے جو کہ ہماری نشانیوں کی تکذیب کرتے تھے پس انھیں صفت بستہ کر دیا جائیگا۔“ یہ دیکھ کر ان کے دل لرز اٹھیں گے۔

اور حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ رایت ہدایت و ذوالفقار اور حاضرین کو ساتھ لیکر روانہ ہوں گے، یہاں تک کہ دومرتبہ سرزمین ہجرت پر پہنچیں گے اور یہ مقام کو فہ ہوگا۔ پس وہاں کی مسجد کو منہدم کریں گے اور اسے پہلی بنیاد پر از سر نو تعمیر کریں گے اور ظالمین (بادشاہوں) کے دور میں جو کچھ تعمیر ہوا تھا، سب کو منہدم کر دیں گے۔ اس کے بعد بھرہ تشریف لے جائیں گے۔

سمندر کے قریب پہنچیں گے۔ آپ کے ساتھ تابوت سکینہ اور حضرت موسیٰ کا عصا ہوگا۔ بھرے میں سختی و شدت ہوگی۔ وہاں سے واپس آئیں گے تو مقام طوفانی سمندر بن جائے گا۔ وہاں کوئی جگہ باقی نہ رہے گی سوائے مسجد کے جو سینہ مکشتی کے مانند سمندر میں ابھری ہوئی ہوگی، ہر طرف پانی ہی پانی ہوگا۔

پھر آپ مقام حرور جائیں گے اور اس مقام کو جلا کر خاک کر دیں گے۔ اور دروازہ بنی سعد سے نکل کر قبیلہ ثقیف پہنچیں گے جو زارعان فرعون ہیں۔ اس کے بعد مصر جائیں گے اور وہاں منبر سے لوگوں کو خطاب کریں گے۔ اس کے بعد تمام روئے زمین پر عدل قائم ہو جائے گا۔ آسمان اپنی بارش، درخت اپنے میوے زمین اپنے نباتات اگل دے گی اور زمین سارے اہل زمین کے لیے مرتب و آراستہ ہو جائے گی جنگلی درندے عام چوپایوں کی طرح زمین پر گھومنے پھرنے لگیں گے۔ یمنین کے دلوں میں اتنا علم بھرا جائے گا کہ وہ دوسرے کے محتاج نہ ہوں گے، اس روز اس آیت کی تاویل ظاہر ہوگی۔

”يُغْنِي اللَّهُ كُلَّ مَنْ سَعَتِهِ ط۔۔۔“ (انشار: ۱۳۰)

ترجمہ: ”اللہ ہر ایک کو اپنی وسعت سے (دوسرے) بے نیاز کر دیگا“

زمین ان کے لیے اپنے خزانے اگل دے گی اور امام قائمؑ فرمائیں گے کھاؤ مزے سے، گزشتہ زمانے میں جو کچھ تم نے (زحمت) برداشت کی، اس کے عوض یہ تم کو مبارک ہو۔ پس مسلمان اس روز دین کے لیے راہ ہدایت پر ہوں گے اور انھیں کلام کی اجازت ہوگی۔ پس اس روز اس آیت کی تاویل ظاہر ہوگی۔

”وَجَاءَ رَبُّكَ وَالْمَلَكُ صَفًّا صَفًّا“ (سورۃ الفجر: ۲۲)

ترجمہ: ”اور (اس دن) فرشتے بھی اپنے رب کے سامنے صف بستہ ہوں گے اور اللہ تعالیٰ اس دن اپنے دین حق کے سوا کسی کو قبول نہ کرے گا۔ آگاہ ہوگا اللہ کے لیے دین خالص ہے۔ پھر اس دن اس آیت کی تاویل ظاہر ہوگی:

”أَوَلَمْ يَرَوْا أَنَّا نَسُوقُ الْمَاءَ إِلَى الْأَرْضِ الْجُرُزِ فَنُخْرِجُ بِهِ زَرْعًا تَأْكُلُ مِنْهُ أَنْعَامُهُمْ وَأَنْفُسُهُمْ أَفَلَا يُبْصِرُونَ“ (الآیت) ”وَلَا تَرْجُوا عَذَابَ اللَّهِ الْكَبِيرَ“ (سورۃ نعل: ۸۲)



فَاعْرِضْ عَنْهُمْ وَانْتَظِرِ الْفَكْرَ الْمُنْتَظَرُونَ • (السجدة: ۱۷۴)  
ترجمہ آیت: (اور کیا وہ نہیں دیکھتے کہ ہم نے بنجر زمین کی طرت پانی جاری کیا پس ہم نے اُن سے سبزہ اُگایا جس میں سے اُن کے مویشی کھاتے ہیں اور وہ خود بھی پس کیا وہ دیکھتے نہیں) (غور نہیں کرتے)؟ اور وہ کہتے ہیں کہ اگر تم سچے ہو (تو بتاؤ) کہ یہ فتح کب ہوگی؟ کہہ دیجیے کہ فتح کے دن انکار کرنے والوں کا ایمان کسی کام نہ آئے گا۔ اور نہ ہی اُن کو بہت دی جائے گی پس اُن سے منہ پھیر لو۔ اور انتظار کرو اور وہ بھی منتظر ہیں۔  
پس امام قائم علیہ السلام کے خروج اور ان کے روزِ رحلت و وفات کے درمیان تین سو سال سے زیادہ کا عرصہ ہوگا اور اُن کے اصحاب کی تعداد تین سو تیرہ ہوگی جن میں نو افراد بنی اسرائیل سے ہوں گے، اور بیشتر افراد جنات میں سے اور دوسو چونتیس دوسرے لوگ ہوں گے۔ اُن میں بیشتر وہ بھی ہوں گے جو اُس وقت غضب ناک ہو گئے تھے جب مشرکین نے آنحضرت پر ہجوم کیا تھا اور انھوں نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے خواہش کی تھی کہ وہ ان لوگوں سے جہاد کرنے کی اجازت دیں، مگر آنحضرت نے اجازت نہیں دی تھی اور اُس وقت یہ آیت نازل ہوئی تھی:

(الآیت) ”... إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَذَكَرُوا اللَّهَ كَذِكْرٍ وَإِلَٰهٍ أَنْتُمْ وَأَمِنَ بَعْدَ مَا ظَلَمْتُمْ أَوْ سَيَعْلَمُ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَعَىٰ مُنْقَلَبٍ يَنْقَلِبُونَ • (سورة الشعراء: ۲۲۴)

ترجمہ: ”مگر وہ لوگ جو ایمان لاتے اور انھوں نے اعمالِ صالح انجام دیے اور ذکرِ خدا کثرت سے کیا اور اُن پر ظلم کیے جانے کے بعد اُن کی نصرت کی گئی، اور وہ لوگ جنھوں نے ظلم کیا، جلد ہی جان لیں گے کہ وہ کس کروٹ پلٹتے ہیں (اُن کا انجام کیا ہوگا)۔

اور بیش آدمی اہلِ یمن میں سے ہوں گے جن میں مقداد بن اسود بھی ہوں گے اور دوسرے چودہ افراد ساحلِ سمندر کے قریب عدن کے رہنے والے ہوں گے جن کے پاس حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پیغام بھیجا تھا کہ اسلام قبول کرو اور انھوں نے اسلام قبول کر لیا تھا اور

اور گنہگار لوگوں میں سے ایک ہزار آٹھ سو ستتر افراد ہوں گے اور چالیس ہزار ملائکہ ہوں گے

جن میں تین ہزار مستوین (نشانِ جنگ سے آراستہ) اور پانچ ہزار مرد فین (اسی مقصد کیلئے قطار اندر قطار یعنی صف بستہ) فرشتے ہوں گے۔ اس طرح حضرت امام قائم علیہ السلام کے کل اصحاب کی تعداد سینتالیس ہزار ایک سو تیس (۱۴۱۲۰) ہوگی۔ اور ان میں سرداروں میں نو سردار ملائکہ میں سے ہوں گے، انسانوں اور جنوں میں سے چار ہزار ہوں گے جو یومِ بدر کی تعداد کے برابر ہوں گے یہ سب اللہ کے دشمنوں سے مقابلہ کریں گے اور اللہ ان کی مدد کرے گا فتح و نصرت ان کے ساتھ ہوگی اور ان کا استقبال کرے گی۔ ان میں سے بعض زمین کی زینت ہوں گے، اُن کے چہروں پر تازگی ہوگی۔  
(نوٹ: ) میں نے جیسا لکھا ہوا یا یا ویسا ہی نقل کر دیا، مگر عبارت میں بہت نقص ہے بہت سی تحریف معلوم ہوتی ہے۔ صاحبِ کتاب نے بھی اس قسم کا اعتراف کیا ہے۔ اس کے باوجود چونکہ اس میں بہت سی مفید باتیں ہیں اس لیے اس کو یہاں درج کر دیا ہے۔  
(منتخب البصائر)

### (۸۷) ”صبر کرو زمانہ رجعت میں ظالم افسوس کریں گے“

حسین بن محمد اور محمد بن یحییٰ نے محمد بن سالم بن ابوسلمہ سے، انھوں نے حسن بن شاذان واسطی سے روایت کی ہے، حسن کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ میں نے حضرت امام رضا علیہ السلام کی خدمت میں ایک عریضہ لکھا جس میں شکایت لکھی کہ اہلِ واسط مجھے بہت ستاتے ہیں اور ہرج مرج سے چلے کرتے ہیں خصوصاً عثمانیوں کا ایک گروہ تو مجھے بے ادبیت پہنچاتا ہے ”فوق بخطہ: اِنَّ اللہ جلّ ذکرہ آخذ میثاق اولیائنا علی الصبر فی دولة الباطل، فاصبر بحکم ربک، فلو قد قام سید الخلق لقالوا:

(الآیت: ۴) ”يُولِيْنَا مَنْ بَعَثْنَا مِنْ مَّرْصِدِنَا هَذَا مَا وَعَدَ الرَّحْمٰنُ وَصَدَقَ الْمُرْسَلُونَ • (سورة یونس: ۵۲)  
(ترجمہ روایت)

تو آپ نے اپنے خط میں جواب میں فرمایا کہ: بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے دوستوں سے حکومت باطل میں صبر کا عہد لیا ہے لہذا اللہ کے حکم کی بناء پر صبر کرو جب سید الخلق (امام قائم) کا ظہور ہوگا تو یہی لوگ ہم پر (ترجمہ آیت) ہائے افسوس ہم پر ہمارے قریبیوں کے ساتھ دیا ہے یہی وہ ہے جس کا اللہ نے وعدہ کیا تھا اور سچ کہا تھا۔“



## ۸۸ وعدہ آخرت سے مراد

تفسیر علی بن ابراہیم میں "سورہ اُسرٰی آیت ۷" "قَادًا جَاءَ وَعْدُ الْآخِرَةِ" (سورہ اُسرٰی آیت ۷) (پس جب دوسرے وعدے کا وقت آ پہنچا)

کے متعلق ہے کہ اس وعدے سے مراد امام قائم علیہ السلام اور ان کے اصحاب ہیں "لَيْسَ ذُو جُوهٍ كَمُذَوِّجٍ" یعنی تسوّد و جھم : ان کے چہرے سیاہ پڑ جائیں گے۔ وَلَيَسِدُ خُلُو الْمَسْجِدِ لَمَّا دَخَلُوهُ أَوَّلَ مَرَّةٍ " اور مسجد میں داخل ہو جائیں گے جس طرح پہلی مرتبہ اس میں داخل ہوئے تھے۔"

یعنی: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ و اصحابہ و امیر المومنین و اصحابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ و اصحابہ اور امیر المومنین اور آپ کے اصحاب مراد ہیں۔

آیت: حَتَّىٰ إِذَا اسْرَأَوْا مَا يَوْعَدُونَ " (سورہ ہریم آیت ۷۵) (یہاں تک کہ جب وہ دیکھ لیں گے جن کا وعدہ ان سے کیا گیا ہے)

اس سے مراد: قال ۷: القائم و امیر المومنین صلوات اللہ علیہما فرمایا: امام قائم اور امیر المومنین صلوات اللہ علیہما مراد ہیں۔

## ۹۰ امام حسینؑ کے اصحاب کی شانِ رجعت

صالح بن سہل نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آیت: "ثُمَّ رَدَدْنَا لَكُمُ الْكَوَّةَ عَلَيْهِمْ" (اُسرٰی: ۶) (پھر ہم نے ان پر تمہیں غلبہ دے کر تمہارے دن پھر دیے)

قال ۷: "خروج الحسين عليه السلام في الكوفة في سبعين رجلاً من اصحابه الذين قتلوا معه عليهم البيض المذهبة بكل بيضة و جمان الى آخر ما مر في باب الايات المسأولة بالقائم عليه السلام"

آپ نے فرمایا: اس کا مطلب یہ ہے کہ کرہ (رجعت) میں امام حسین علیہ السلام اپنے ستر اصحاب کے ساتھ دوبارہ آئیں گے اور ان کے سروں پر سونے کے خود ہون ان کے دو رخ ہوں گے (تفسیر عباسی)

## ۹۱ رجعت میں میرا اہل بیت کا اجتماع

مسعد بن صدقہ نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ امیر المومنین علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ:

"أَنَا سَيِّدُ الشَّيْبِ وَفِي سَنَةِ مَنَ أَيُّوبَ وَسَيَجْمَعُ اللَّهُ لِي أَهْلِي كَمَا جَمَعَ لِيَعْقُوبَ شَمْلَهُ وَذَلِكَ إِذَا اسْتَدَارَ الْفَلَكَ ۖ وَقَلْتُمْ مَاتَ أَوْهَلَكُ (الى آخر ما مر في باب اخبار امير المومنين ع بالقائم ع)

امیر المومنین نے فرمایا کہ: میں سید الشیب (بڑھوں کا سردار) ہوں اور میرے اندر حضرت ایوب کی ایک سنت ہے جس طرح اللہ تعالیٰ نے حضرت یعقوب کے مندرگروہ کو جمع کیا تھا اسی طرح میرے اہل بیت کو بھی میرے لیے جمع کر دے گا۔ اور یہ اُس وقت ہو گا جب آسمان کی گردش اس منزل پر پہنچے گی کہ تم لوگ امام قائم ع کے لیے یہ کہنے لگو گے کہ وہ مر گئے یا ہلاک ہو گئے۔" (الارشاد)

## ۹۲ دجال کے دوستوں سے جنگ کی مثال

سعد بن احمد بن محمد و عبد اللہ بن عامر بن سعد سے، انھوں نے محمد بن خالد سے، انھوں نے شمال سے، شمالی نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ حضرت امیر المومنین علیہ السلام فرمایا کرتے تھے کہ:

"مَنْ ارَادَ انْ يِقَاتِلَ شَيْعَةَ الدَّجَالِ فَلْيَقَاتِلِ الْبَاكِيَّ عَلِيَّ دَمَ عَثْمَانَ وَ الْبَاكِيَّ عَلِيَّ اَهْلَ النَّهْرَوَانِ (ان من لقي الله مؤمناً بان عثمان قتل مظلوماً لقي الله عز وجل ساخطاً عليه ولا يدرك الدجال

فقال رجل: يا امير المؤمنين! فان مات قبل ذلك؟

فقال ع: فيبعث من قبوه حتى يؤمن به وإن رغب أنفه

ترجمہ: "جو چاہتا ہو کہ وہ دجال کے دوستداروں سے مقاتلہ و جنگ کرے تو وہ عثمان کے قتل پر رونے والوں اور اہل نہروان پر رونے والوں سے

مقاتلہ و جنگ کرے۔ جو شخص اس امر کا اعتقاد رکھتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرے گا کہ عثمان مظلوم قتل ہوا تو اس کی ملاقات اللہ سے اس حال میں ہوگی کہ اللہ اس پر غضبناک ہوگا خواہ وہ دجال کے زمانے کو نہ پائے ایک شخص نے عرض کیا: یا امیر المؤمنین! خواہ وہ دجال کے زمانے سے پہلے ہی مر جائے؟ آپ نے فرمایا: ہاں وہ دجال کے زمانے میں دوبارہ زندہ کیا جائے گا اور قبر سے اٹھایا جائے گا اور وہ دجال پر ایمان لائے گا تو اس کو ذلیل کیا جائے گا۔“

(منتخب البیہار)

### ۹۳) جناب فاطمہ زہرا کا انتقام لیا جائیگا؟

ما جیلویہ نے اپنے چچا سے، انھوں نے برقی سے، انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے محمد بن سلیمان سے، انھوں نے داود بن نعمان سے، انھوں نے عبد الرحمن بن قیس سے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا کہ محمد سے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام نے بیان فرمایا کہ ”اما لو قد قام قائمنا لقد ردت الیہ الحمیرا حتی یجلدھا الحد و حتی ینتقم لابنة محمد فاطمة منها“

ترجمہ: ”جب ہمارے امام قائم علیہ السلام کا ظہور ہوگا تو حمیرا ان کے پاس لائی جائے گی، وہ اس پر حد جاری کریں گے اور فاطمہ بنت محمد کا اس سے انتقام لیں گے۔“ وغیرہ وغیرہ۔

### ۹۴) جمادی و رجب میں بارش

عبد الکرم ختمی نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی قال ۴: اذا آن قیام التمام مطر الناس جمادی الآخرة وعشرة أيام من رجب مطرا لم تراخوا لئلا یثقلوا فیہم فینبت اللہ ب لرحوم المؤمنین وابد انہم فی قبورہم، وکأن فی انظر الیہم مقبلین من قبیل جبینة، ینقضون شعورہم بالقة من التراب۔“

آپ نے فرمایا: ”جب امام قائم علیہ السلام کے ظہور کا وقت آئے گا تو جمادی الآخرة اور ماہ رجب کی دس تاریخ تک ایسی بارش ہوگی کہ ایسی بارش دنیا نے کبھی

نہ دیکھی ہوگی جس سے قبروں کے اندر مومن کے جسموں پر گوشت اگل آئے گے۔ اور گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ وہ جہنم کی طرف سے اپنے سروں تک خاک جھاڑتے ہوئے چلے آ رہے ہیں۔“ (الارشاد)

### امام قائم کے ساتھ مالک اشتر بھی ہوں گے

۹۵)

مفضل بن عمر نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے قال ۲: ”یخرج مع القائم علیہ السلام من ظہر الکوفة سبع وعشرون رجلا خمسة عشر من قوم موسیٰ علیہ السلام الذین کانوا یمیدون بالحق و بہ یعیدون“ (الاعتراف: ۱۵۹) وسبعة من اهل الکف، و یوشع بن نون و سلمان و البودجانیہ الانصاری و المسقادی و مالک الاشتر، فیکونون بین یدیہ انصارا و حکاما۔“

ترجمہ: ”فلما: امام قائم علیہ السلام کے ساتھ پشت کوفہ سے ستائیس اشخاص ظہور کریں گے جن میں سے پندرہ اشخاص قوم موسیٰ کے ہوں گے جن کے لیے قرآن میں ارشاد ہے: ”وَمِنْ قَوْمِ مُوسَىٰ أُمَّةٌ يَهْدُونَ بِالْحَقِّ وَبِهِ يَعْدِلُونَ“ یعنی (اور موسیٰ کی قوم میں سے ایک گروہ ہے جو حق کے مطابق ہدایت کرتا ہے اور اسی حق کے مطابق انصاف کرتا ہے۔) (اعتراف: ۱۵۹) اور سات اشخاص اصحاب کف کے اور حضرت یوشع بن نون و حضرت سلمان و حضرت البودجانیہ انصاری و حضرت مقداد اور حضرت مالک اشتر علیہم السلام ہوں گے۔ (اعلام الوری - الارشاد)

احمد بن (محمد بن سعید) نے یحییٰ بن زکریا سے، انھوں نے یوسف بن کلیب سے، انھوں نے ابن بطائی سے، انھوں نے ابن حمید سے، اور انھوں نے شمالی سے اور شمالی نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ

قال ۴: لو قد خرج قائم آل محمد لنصرة الله بالملائكة واول من یتبعہ محمد وعلی الثانی الی آخر ما مر۔“ (غنیۃ ثنائی) آپ نے فرمایا: ”جب قائم آل محمد ظہور کریں گے تو اللہ تعالیٰ ملائکہ کو ان کی نصرت کے لیے بھیجے گا۔ اور سب پہلے حضرت محمد اور دوسرے حضرت علی ان کے ساتھ ہوں گے۔“ وغیرہ وغیرہ

## ۹۷ کُرۃ آفتاب میں انسانی جسم

سعد نے حسن بن علی زیتونی اور حمیری دونوں سے ایک ساتھ، انھوں نے احمد بن ہلال سے، انھوں نے ابن محبوب سے اور ابن محبوب نے حضرت امام رضا علیہ السلام سے علاماتِ ظہورِ امام قائم علیہ السلام کے متعلق ایک طویل حدیث بیان کی ہے جس میں آپ نے فرمایا: وَالصَّوْتُ الثَّلَاثُ يَرُونَ بَدَنًا بَارًّا أَنْجُو عَيْنِ الشَّمْسِ: "هَذَا أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ قَدْ كَرَّ فِي هَلَاكِ الظَّالِمِينَ۔ (لوگوں کو کُرۃ آفتاب میں ایک مجسم انسان نظر آئے گا (انسانی جسم نظر آئے گا) جو آواز دینا ہو گا کہ یہ امیر المؤمنین ہیں یہ دشمنوں و ظالموں کو ہلاک کرنے کے لیے دوبارہ دنیا میں آئے ہیں۔" (غیبۃ شیخ)

## ۹۸ ہرمون کی قبر میں کوئی جا کر کہے گا کہ...

فضل نے محمد بن علی سے، انھوں نے جعفر بن بشیر سے، انھوں نے خالد بن ابی عمار سے، انھوں نے مفصل بن عمر سے روایت کی ہے اور مفصل بن عمر کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ ہم آپس میں امام قائم اور ان کے ظہور کا انتظار کرنے والے اپنے ان ساتھیوں کا تذکرہ کر رہے تھے جو مر چکے تھے تو اس وقت حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: "اِذَا قَامَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ فِي قَبْرِهِ فَيَقَالُ لَهُ: يَا هَذَا إِنَّهُ قَدْ ظَهَرَ صَاحِبُكَ! فَإِنْ تَنَشَّأَ أَنْ تَلْحَقَ بِهِ فَإِنْ تَنَشَّأَ أَنْ تَقِيمَ فِي كِرَامَةِ رَبِّكَ فَاقْمِ" یعنی: جب امام قائم ظہور فرمائیں گے تو ہرمون کی قبر میں کوئی آکر کہے گا: اے شخص! تیرے امام نے ظہور فرمایا، اگر تو ان کے ساتھ ملحق ہونا چاہے تو ملحق ہو جا، اور اگر چاہے تو یہیں اللہ کے فضل و کرامت کے سلسلے میں قیام کر۔

## ۹۹ زیارت جامعہ و زیارت دواعین کا ذکر

علی بن احمد بن موسیٰ اور حسین بن ابراہیم بن احمد کاتب نے محمد بن ابی عبد اللہ کوئی سے اور انھوں نے محمد بن اسماعیل برکی سے، انھوں نے موسیٰ بن عبد اللہ نخعی سے انھوں نے

حضرت ابوالحسن ثالث امام علی نقی علیہ السلام سے زیارت جامعہ روایت کی ہے جس میں یہ فقرے بھی مذکور ہیں:

قال: "وَجَعَلَنِي مِمَّنْ يَقْتَصُّ أَثَارَكُمْ، وَيَسْلُكُ سَبِيلَكُمْ وَيَسْتَدِي بِبَهْدِكُمْ، وَيَحْشُرُنِي زِمْرَتَكُمْ وَيَكْرُمُنِي رَجْعَتَكُمْ، وَيَمْلِكُنِي دَوْلَتَكُمْ وَيَشْرَفُنِي عَافِيَتَكُمْ وَيَمْكُنُنِي أَيَّامَكُمْ وَتَقْرُعُ عَيْنَهُ غَدًا بِرُؤْيَيْتِكُمْ"

وفي زيارة الوداع: "وَمَكْنَتِي فِي دَوْلَتَكُمْ وَاحْيَا نِي فِي رَجْعَتَكُمْ" (ترجمہ روایت زیارت جامعہ:)

آپ نے فرمایا: اور (اللہ تعالیٰ) مجھے ان لوگوں کے گروہ میں قرار دے جو آپ حضرات کے آثار کو سامنے رکھیں، اور آپ حضرات کے راستے پر چلیں، اور آپ حضرات کی رہنمائی سے ہدایت حاصل کریں، اور آپ لوگوں کے گروہ میں محشور ہوں اور آپ لوگوں کے ساتھ وہ لوگ بھی دنیا میں دوبارہ رجعت کریں اور آپ لوگوں کی حکومت میں حکومت کریں، آپ لوگوں کے فیض سے مشرف ہوں، اور آپ لوگوں کے دور میں ممکن حاصل کریں اور کل آپ حضرات کو دیکھ کر اپنی آنکھیں ٹھنڈی کریں۔ اور زیارت دواع میں ہے کہ: "اللہ آپ حضرات کے دورِ رجعت میں ہمیں بھی زندہ کرے۔" (من لایحضرہ الفقیہ ص ۳۰ - تہذیب جلد ۲ ص ۲۴)

## ۱۰۰ زیارت اربعین میں رجعت کا ذکر

ہمارے اصحاب میں سے ایک جماعت نے بارون بن موسیٰ تلکبری سے، انھوں نے محمد بن علی بن معمر سے، انھوں نے علی بن محمد بن مسعود اور حسن بن علی بن فضال سے انھوں نے سعدان بن مسلم سے، انھوں نے صفوان بن مہران جمال سے اور صفوان بن مہران جمال نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے زیارت اربعین میں یہ فقرہ نقل کیا ہے: "وَأَشْهَدُ أَلَيْ بِكُمُ مَوْتٌ وَبِأَيَّاكُمْ مَوْقِنٌ بِشَالِحِ دِينِي وَخَوَاتِيمِ عَلِيٍّ" یعنی (اور میں گواہ کرتا ہوں کہ میں آپ حضرات پر ایمان رکھتا ہوں اور آپ حضرات کے دوبارہ دنیا میں آنے کا یقین رکھتا ہوں۔) (تہذیب)

## رجعت کا منکر ہم میں سے نہیں ہے

قال الصادق عليه السلام: "ليس منا من لم يؤمن بكرةتنا  
(و) (لم) يستحل متعتنا"

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: "وہ شخص ہم میں سے نہیں ہے جو ہماری رجعت  
پر ایمان نہ رکھتا ہو اور متعہ کو حلال و جائز نہ جانتا ہو۔"

(من لا یحضرہ الفقیہ ص ۲۶۹)

## ایک گروہ شیعہ کی رجعت

روایۃ کی ایک جماعت نے سہیل بن زیاد سے، انھوں نے محمد بن سلیمان دہلی سے  
انھوں نے اپنے والد سے اور انھوں نے ابوبصیر سے اور ابوبصیر کا بیان ہے کہ میں نے  
حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس آیت کے متعلق دریافت کیا:  
(الآیت) "وَأَقْسَمُوا بِاللَّهِ جَمْدًا أَلِيمًا نَبْعَثُ اللَّهُ مَن  
يَمُوتُ بَلَىٰ وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ  
لَا يَعْلَمُونَ" (سورۃ النحل: ۳۸)

ترجمہ: اور وہ اللہ کی پکی قسمیں کھاتے تھے کہ جو مر گیا اللہ اسے نہیں اٹھائے گا  
یقیناً اُس کے وعدے کی وفا اُس پر واجب ہے لیکن اکثر لوگ یہ نہیں جانتے۔  
فقال لی یا ابابصیر! ما تقول فی هذه الآية؟ قال قلت: ان المشرکین  
یرغمون ویحلفون لوسول اللہ صلو اللہ علیہ وآلہ ان اللہ لا یبعث  
الموتی، قال: فقال: تبنا لمن قال هذا سلام هل کانت  
المشرکون یحلفون بالله ام باللات والعزى. قال قلت:  
جعلت فداک فاصدنیہ، قال: فقال: یا ابابصیر لو قد  
قام قائمنا بعث اللہ الیہ قومًا من شیعتنا قبا ع سیوفهم  
علی عواقبهم. فیبلغ ذلک قومًا من شیعتنا لم یبقوا  
فیقولون: بعث فلان وفلان وفلان من قبورهم وهم مع القائم  
فیبلغ ذلک قومًا من عدونا۔

فَبَقُولُونَ: یا معشر الشیعة ما اكد بکم؟ هذه دولتکم فانتم تقولون  
فیہا الکذب لا والله ما عاش هؤلاء ولا یبعثون الی یوم

القیامة، قال: فحکی اللہ قولہم فقال:  
"وَأَقْسَمُوا بِاللَّهِ جَمْدًا أَلِيمًا نَبْعَثُ اللَّهُ  
مَن يَمُوتُ" (نحل: ۳۸)

(ترجمہ روایت)

آپ نے فرمایا: اے ابوبصیر تمہارا اس آیت کے متعلق کیا خیال ہے؟  
میں نے عرض کیا: کہ مشرکین کا خیال تھا اور رسول اللہ ص سے حلف سے کہتے تھے کہ: اللہ  
تعالیٰ مردوں کو ہرگز زندہ نہیں کرے گا۔

آپ نے فرمایا: افسوس ہے جو اس کا قائل ہو۔ اس سے پوچھو کہ مشرکین اللہ کی قسم کھاتے  
تھے یا لات و عزی کی قسم کھاتے تھے؟

میں نے عرض کیا: اب آپ ہی بتائیے؟  
آپ نے فرمایا: اے ابوبصیر! جب ہمارا امام قائم م ظہور کرے گا تو اللہ تعالیٰ ان کے پاس  
ہمارے شیعوں میں سے ایک گروہ کو زندہ کر کے بھیجے گا جو اپنی تلواروں کا  
قبضہ اپنے اپنے کانڈھوں پر رکھے ہوئے ہوں گے یہ خبر ان شیعوں کو پہنچے  
گی جو اس وقت ابھی زندہ ہوں گے مرنے نہ ہوں گے فلان فلان وفلان اپنی  
قبروں سے زندہ ہو کر نکل آئے اور اب امام قائم م کے ساتھ ہیں اور یہی خیر  
ہمارے دشمنوں تک پہنچے گی تو کہیں گے کہ اے گروہ شیعہ! تم لوگ  
کس قدر جھوٹ بولتے ہو؟ یہ تو تم ہی لوگوں کی حکومت ہے اور اس میں بھی  
یہ جھوٹ نہیں خدا کی قسم نہیں یہ لوگ قیامت تک دوبارہ زندہ نہ ہوں گے  
تو اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں ان ہی لوگوں کے قول کو بیان کیا ہے اور فرمایا:  
"وَأَقْسَمُوا . . . . . أَلِيمًا نَبْعَثُ"

لَا يَبْعَثُ اللَّهُ مَن يَمُوتُ" (نحل: ۳۸)

(اور وہ اللہ کی پکی قسمیں کھاتے تھے (یہ کہتے ہوئے) کہ جو مر گیا اللہ اسے  
نہیں اٹھائے گا۔) (کافی، تفسیر عیاشی ص ۳۵۷)

تفسیر عیاشی میں بھی ابوبصیر سے اسی کے مثل روایت ہے۔

تفسیر قرآن فی اہل بیت م میں شیخ مفید م نے ابن ابی ہریرہ سے، انھوں نے

ابراہیم بن اسماعیل سے، انھوں نے عبد اللہ بن حنظلہ سے، انھوں نے ابوبصیر سے

اور ابوبصیر نے حضرت ابو جعفر م اور حضرت ابو عبد اللہ سے اس کے مثل روایت کی ہے۔

## (۱۰۳) رجعت آئینہ قرآنی میں

عدہ نے سہل سے ، سہل نے ابن شتمون سے ، انھوں نے اہم سے انھوں نے عبداللہ بن قاسم البطل سے ، انھوں نے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام سے قول خدا: ”وَقَضَيْنَا إِلَىٰ بَنِي إِسْرَءِيلَ فِي الْكِتَابِ لَتَقْبِلَنَّ فِي الْأَرْضِ مِائَتِينَ“ (سورہ اسرئیل: ۴)

ترجمہ: اور بنی اسرائیل کے لیے ہم نے کتاب میں فیصلہ دیا کہ تم لوگ سو زمین پر بالضرور دو مرتبہ فساد برپا کرو گے۔

قال: یعنی: قتل علی بن ابیطالب علیہ السلام و طعن الحسن علیہ السلام (در فضیلت کافی) حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام کو قتل کرو گے اور امام حسن کو نیزہ مارو گے (الآیت) ”وَلَتَعْلَبُنَّ عُلُوًّا كَبِيرًا“ (سورہ اسرئیل: ۴)

ترجمہ: (اور تم بہت بڑی سرکشی کے مرتکب ہو گے)

یعنی: (قتل الحسین علیہ السلام ، امام حسین علیہ السلام کو قتل کرو گے۔

(الآیت) ”فَإِذَا جَاءَ وَعْدُ أُولَٰئِهِمَا“

ترجمہ: اور جب ان دونوں (وعدوں) میں سے پہلے وعدے کا وقت آیا

یعنی: ”قتل الحسین ۴“ جب خون حسین کے انتقام کا وقت آئے گا

(الآیت): ”بَعَثْنَا عَلَيْكُمْ عِبَادًا أَنَا أُولَىٰ بِإِيسَ شَدِيدًا فَبَا سُوا خَلَلِ

الَّذِي يَارِطُ

ترجمہ: ”ہم نے تم پر اپنے زبردست جنگجو بندوں کو مسلط کر دیا جو (تباہی مچاتے ہوئے)

گھروں میں گھس گئے۔“

یعنی: ”یہ وہ قوم ہوگی“ قوم یبعثہم اللہ قبل خروج القائم فلا ییدعون و

تَرَا لَاحِدًا مُحَمَّدًا (لَا قَتْلُوهُ“

یعنی: یہ وہ قوم ہوگی جس کو قبل خروج امام قائم اللہ بھیجے گا اور وہ آل محمد کے دشمنوں

میں سے کسی ایک کو بھی قتل کیے بغیر نہ چھوڑیں گے سب کو قتل کر دیں گے۔

(الآیت) ”وَكَانَ وَعْدًا مَّفْعُولًا“ (اور وہ وعدہ (غذاب) پورا ہو کر رہا)

یعنی: خروج القائم علیہ السلام: (وہ وعدہ خروج قائم علیہ السلام ہے)

آیت مسلسل ہے:

الآیت: ”ثُمَّ رَدَدْنَا لَكُمُ الْكَرَّةَ عَلَيْهِمْ“ (اسرئیل: ۶)

ترجمہ: پھر ہم نے تمہیں ان پر غلبہ عطا کر کے تمہارے دن بھر دیے (رجعت میں)

یعنی: ”خروج الحسین علیہ السلام فی سبعین من اصحابہ علیہم البیض

المنقبۃ لکلّ بیضة وجہان المؤمنون الی الناس اثن

هذا الحسین قد خرج حتی لا یشتک المؤمنون فیہ وآث

لیس بدجال ولا شیطان ، والحجة القائم بین اظهرهم

فاذا استقرت المعرفة فی قلوب المؤمنین اثم الحسین

علیہ السلام جاء الحجة الموت ، فیکون الذی

یخسله ویکفنه ویحططه ویلجده فی حفرته الحسین

بن علی علیہ السلام ولا ینال الوصی الا الوصی“

ترجمہ: یعنی: ”امام حسین علیہ السلام اپنے ستر اصحاب کے ساتھ خروج فرمائیں جن کے

سروں پر سونے کے خود ہوں گے اور وہ لوگوں کو بتائیں گے یہ امام حسین

ہیں جنہوں نے رجعت کی ہے اور مومنین کو اس میں کوئی شک نہ رہے

گا اور یہ کہ نہ یہ دجال ہیں اور نہ (معاذ اللہ) شیطان۔ اور حجت قائم ان

لوگوں کے سامنے ہوں گے جب تمام مومنین کے دلوں میں یہ پختہ یقین

ہو جائے گا کہ یہ واقعی امام حسین ۴ ہیں تو پھر حضرت حجت کو موت آجائیگی

اور یہی ان کو غسل دیں گے ، کفن پہنائیں گے ، اور حنوط کریں گے اور یہی

قبر حسین میں انہیں دفن کریں گے۔ اس لیے کہ وصی کی تجہیز و تکفین وغیرہ

وصی ہی کرتا ہے۔“ (کافی)

## (۱۰۴) زیارت امام حسین میں رجعت کا بیان

ہم سے راویوں کی ایک جماعت نے ، انھوں نے ابوعبداللہ محمد بن احمد بن عبد اللہ

بن قضاہ بن صفوان بن مہران جہال نے ، انھوں نے اپنے والد سے ، انھوں نے ان کے

جد صفوان سے روایت کی ہے۔ ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام

سے مولا حسین کی قبر کی زیارت کے لیے اجازت چاہی اور یہ کہ یہ بھی ارشاد فرماتے کہ زیارت امام

کا طریقہ کیا ہوگا ؟ آپ نے سارے طریقے بتائے اور زیارت کی عبارت میں یہ فقرہ بھی بتایا:

”رَأْسُ شَمَلِ اللَّهِ وَمَلَأْكَتُهُ وَأَنْبَاءُ رَسُلِهِ أَلَىٰ بَكْمِ مَوْتٍ وَبِأَيَّامِكُمْ مَوْقِفٌ“ یعنی

”میں گواہ بناتا ہوں اللہ کو اور اُس کے فرشتوں کو اور اُس کے انبیاء اور رسولوں کو، اس بات پر کہ آپ حضرت پر میرا ایمان ہے اور مجھے آپ حضرات کی دوبارہ واپسی (رجعت) کا یقین ہے۔“ (مصباحین)

### ۱۰۵ زیارت حضرت عباسؑ میں رجعت کا ذکر

حضرت عباس علیہ السلام کی زیارت میں بھی یہ فقرہ موجود ہے کہ:

”اِنِّیْ بِکُمْ مُّوْمِنٌ وَّ بِاَیَّامِکُمْ مُّوَقِّنٌ“

یعنی (میرا آپ حضرات پر ایمان ہے اور آپ حضرات کی دوبارہ واپسی (رجعت) کا مجھے یقین بھی ہے۔

### ۱۰۶ حسین بن روح سے منقول زیارت میں رجعت

ایک زیارت ہے جس کی روایت ابن عیاش نے کی ہے۔ ان کا بیان ہے کہ مجھ سے خیر بن عبد اللہ نے روایت کی اور انھوں نے حسین بن روح سے روایت کی کہ انھوں نے کہا کہ تم ماہِ رجب میں جس روز جسے کے قریب ہو اُس کی زیارت کرو اور جب روئے میں داخل ہو تو یہ کہو:

”ویرجعی من حضرتکم خیر مرجع الی جناب مخرج، مخرج و دعة و محل الی حسین الاجل و خیر مصیر و محل فی النعیم الازل و العیش المقتبل و دوام الاکل و سرب الرحیق و السلسبیل و غسل و نمل لاسام منہ و لا ملل و رحمة اللہ و برکاتہ و تعیّاتہ۔ اس کے بعد کافقرہ رجعت کے بارے میں ہے کہ: ”حتی العود الی حضرّتکم و الفوز فی کذّتکم“ یہاں تک کہ اور آپ کو رجعت میں کامیابی ہو۔“

(مصباحین۔ مصباح الارباب)

### ۱۰۷ تیسری شعبان کی زیارت میں رجعت

ابوالقاسم بن علاء سہرانی وکیل حضرت ابو محمد امام حسن عسکری علیہ السلام کے پاس ایک توفیق نکلی کہ حضرت امام حسین علیہ السلام یومِ پنجشنبہ شعبان کو تولد ہوئے لہذا اس روز تم روزہ رکھو اور یہ دعاء پڑھو: پھر دعاء بتائی: ....

قوله ”و سیّد الأسرّة الممدود بالنصر یوم الکثرة المعوض“ اس فقرے میں ”یوم الکثرة“ سے مراد رجعت ہے۔ اور اس دعاء کا سب سے آفری فقرہ: ”و ننتظر اوبتہ آمین رب العالمین۔“ یعنی: اور ہم ان کی واپسی کے منتظر رہیں گے۔

### ۱۰۸ زیارت سرواب میں رجعت کا ذکر

مقام سرواب (تہ خانہ) میں حضرت امام قائم علیہ السلام کی جو زیارت مرقوم ہے اس میں یہ فقرے ہیں: ”و قفّتی یا رب للقیام بطاعتہ و للشوی و خدمتہ و المکث فی دولتہ، و اجتناب معصیتہ“ فان توفّیتنی اللہم قبل ذلک فاجعلنی یا رب فیمن ینکث فی رجعتہ“ ”پروردگارا! مجھے توفیق عطا فرماتا امام قائمؑ کے زمانہ میں ان کی اطاعت کی اور ان کی خدمت و مہمانی کی اور ان کی حکومت میں رہنے اور ان کی معصیت و نافرمانی سے بچنے کی۔ پروردگارا! اور اگر ان کے ظہور سے قبل تو مجھے موت دے تو میرے لیے ان لوگوں میں قرار دے جو ان کے ظہور کے وقت دوبارہ زندہ ہوں۔ اس کے بعد یہ ہے: و یملک فی دولتہ و یتمکن فی آیامہ، و یستظلّ تحت اعلامہ و یحشر فی زمرة و تقرّ عینہ برؤیتہ“

(مصباح الزائر)

### ۱۰۹ ایک دوسری زیارت میں بھی ذکرِ رجعت

اور حضرت صاحب الامر علیہ السلام کی ایک دوسری زیارت میں یہ ہے کہ ”و ان ادرکنی الموت قبل ظہورک فانّی اتوسلّ بک الی اللہ ان یصلّی علی محمد و آل محمد و ان یجعل لی کثرة فی ظہورک و رجعة فی آیامک“ یعنی: ”اے مولا! اگر آپ کے ظہور سے پہلے مجھے موت آجائے تو میں آپ میں آپ ہی کا واسطہ دے کر اللہ سے دعاء مانگتا ہوں کہ وہ محمد و آل محمد پر رحمت نازل فرمائے اور آپ کے ظہور کے زمانے میں مجھے دوبارہ زندہ کر سکے۔“ اس دنیا میں بھیجے اور آپ کے عہدِ حکومت میں میری رجعت ہو۔ لا ینفع من طاعتک سرادی و اشفی من اعدائک فوادى۔“

اطاعت کر کے دلی مراد حاصل کروں اور آپ کے دشمنوں کو قتل ہوتا دیکھ کر  
میرادل ٹھنڈا ہو۔“

### ایک اور زیارت میں رجعت کا بیان

(۱۱۰)

ایک اور زیارت میں یہ فقرہ ہے :

”اللهم أرنا وجه وليتك الميمون في حياتنا وبعد  
المنون . اللهم ارق أدين لك بالرجعة بين يدي صاحب  
هذه البقعة“

یعنی ”یا اللہ! تو مجھے اپنے ولی امر کا مبارک چہرہ دکھا دو خواہ مجھے میری زندگی میں  
دکھا دے یا مرنے کے بعد۔ اے اللہ! میں اس صاحب بقعہ مبارک  
کے سامنے اعتقاد رجعت کے ذریعے سے تجھ سے تقرب چاہتا ہوں۔“  
(مصباح الزائر)

### امام زمانہ کے لشکر میں شرکت کی دعا

(۱۱۱)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو:

”من دعا الى الله اربعين صباحاً بهذا الحمد كان من انصار  
قائماً، فان مات قبله اخرج الله تعالى من قبره واعطاه  
بكل كلمة الف حسنة ومحا عنه الف سيئة وهو هذا:  
ترجمہ ”جو شخص چالیس صبح تک اس عہد کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے دعا کرے گا  
تو اس کا شمار ہمارے قائم کے انصار میں ہوگا اور اگر ان کے ظہور سے پہلے  
مر گیا تو اللہ تعالیٰ اس کو اس کا قبر سے اُس وقت اٹھائے گا۔“ اس دعا  
کے ہر کلمہ کے بدلے اُس کے نامہ اعمال میں ایک ہزار حسنت لکھ دے گا اور  
ایک ہزار گناہ محو فرما دے گا۔ وہ دعا یہ ہے:

### دعائے عہد

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اللَّهُمَّ رَبَّ السَّمَوَاتِ الْعُظْمَى وَرَبَّ الْكَوْكَبِ الرَّفِيعِ  
وَرَبَّ الْبَحْرِ الْمُسْجُورِ وَمُنْزِلَ التَّوْرَةِ وَالْإِنْجِيلِ وَ  
الزَّبُورِ وَرَبَّ الْقُلُوبِ وَالْحُرُوفِ وَمُنْزِلَ الْقُرْآنِ الْعَظِيمِ

لے اور اس کو امام زمانہ ۴ کے انصار میں شامل کرے گا۔ (گوہر یگانہ میں یہ جملہ بھی ہے)

وَرَبَّ الْمَسَلِكَةِ الْمُقَرَّبِينَ وَالْأَنْبِيَاءَ وَالْمُرْسَلِينَ  
اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِوَجْهِكَ الْكَرِيمِ وَبِنُورِ  
وَجْهِكَ الْمُنِيرِ وَمُنْحِكَ الْقَدِيمِ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ أَسْأَلُكَ  
بِاسْمِكَ الَّذِي أَشْرَقَتْ بِهِ السَّمَوَاتُ وَالْأَرْضُونَ وَ  
بِاسْمِكَ الَّذِي يُضِلُّكُمْ بِهِ الْوَلُونَ وَالْأَخْرُونَ يَا حَيُّ قَتْلَ  
كُلِّ حَيٍّ وَيَا حَيُّ بَعْدَ كُلِّ حَيٍّ وَيَا حَيُّ حِينَ لَا حَيٍّ وَلَا حَيٍّ  
الْمَوْتَى وَمُهَيْتَ الْأَحْيَاءِ يَا حَيُّ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ اللَّهُمَّ  
بَلِّغْ مُؤَدِّيَ الْإِمَامِ الْهَادِي الْمُهْدِي الْقَائِمَ بِأَمْرِ  
صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَعَلَى آبَائِهِ الطَّاهِرِينَ عَنْ جَمِيعِ الْمُؤْمِنِينَ  
وَالْمُؤْمِنَاتِ فِي مَشَارِقِ الْأَرْضِ وَمَغَارِبِهَا سَهْلِهَا وَجَبَلِهَا  
وَبَرِّهَا وَبَحْرِهَا وَعَنْ يَدَيْهِ مِنَ الصَّلَوَاتِ زِنَةً  
عَرْشِ اللَّهِ وَمِدَادَ كَلِمَتِهِ وَمَا أَحْصَاهُ عِلْمُهُ وَأَحَاطَ بِهِ  
كِتَابُهُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَحَدٌ ذَلِكُمْ فِي صِدْقَةِ يَوْمِي هَذَا  
وَمَا عَشْتُ مِنْ آبَائِي عَهْدًا أَوْ عَقْدًا أَوْ بَيْعَةً لَهُ فِي  
عُنُقِي لَا أَحُولُ عَنْهَا وَلَا أَرْوُلُ أَبَدًا اللَّهُمَّ اجْعَلْنِي مِنْ  
أَنْصَارِهِ وَأَعْوَانِهِ وَالذَّائِبِينَ عَنْهُ وَالْمُسَارِعِينَ إِلَيْهِ  
فِي قَضَائِ حَوَائِجِهِ وَالْمُتَثَلِّبِينَ لِأَمْرِهِ وَالْمُحَامِلِينَ عَنْهُ  
وَالسَّابِقِينَ إِلَى إِرَادَتِهِ وَالْمُسْتَشْهِدِينَ بَيْنَ يَدَيْهِ  
اللَّهُمَّ إِنَّ حَالَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ الْمَوْتُ الَّذِي جَعَلْتَهُ  
عَلَى عِبَادِكَ حَنْبًا مَقْضِيًّا فَأَخْرِجْنِي مِنْ قَبْرِي مُؤْتَرِّمًا  
كَفَنِي شَاهِرًا سَيَفِي حُجْرِي أَقْنَانِي مُلْتَبِّيًا دَعْوَةَ الدَّاعِي  
فِي الْحَاضِرِ وَالْبَادِي .

اللَّهُمَّ آسِرْنِي بِالطَّلَعَةِ الرَّشِيدَةِ وَالْغُرَّةِ الْحَمِيدَةِ  
وَاجْعَلْ نَاطِقِي بِنَظَرَةٍ مَتْنِي إِلَيْهِ وَعَجِّلْ فَرَجَهُ وَسَهِّلْ  
فَخْرَجَهُ وَأَوْسِعْ مِنْهُجَهُ وَأَسْلِكْ بِي مَحَجَّتَهُ وَأَنْفِذْ  
(أَمْرَهُ) وَأَشْدُدْ أَرْسَهُ وَأَعْمُرْ اللَّهُمَّ بِهِ بِلَادَكَ وَأَخِي  
بِهِ عِبَادَكَ فَإِنَّكَ قُلْتَ وَتَوَلَّكَ الْحَقُّ ظَهَرَ الْفَسَادُ

فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ أَيْدِي النَّاسِ فَإِذَا ظَهَرَ اللَّهُ لَهُ  
لَنَا وَلِإِيكَ وَأَبْنِ بِنْتِ نَبِيِّكَ الْمُسْتَقْبَلِ بِأَسْمِ سَأُولُكَ  
حَتَّى لَا يَنْظُرَ شَيْءٌ مِنْ الْبَاطِلِ إِلَّا مَرْقَةً وَيُحَقِّقَ الْحَقَّ  
وَيُحَقِّقَهُ وَاجْعَلْهُ اللَّهُ مَقْصُورًا لِمَنْظُومٍ عِبَادِكَ وَنَاصِرًا  
لِمَنْ لَا يَجِدُ لَهُ نَاصِرًا غَيْرَكَ وَجِدِّدَ الْمَاعِظِلَ مِنْ أَمْرِكَ بِكَ وَمُسَدِّدَ أَمْرِكَ  
وَسَرِّدَ مِنْ أَعْلَامِ دِينِكَ وَسُنَنِ نَبِيِّكَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ  
وَاجْعَلْهُ اللَّهُ مِنْ حَصْنَتِهِ مِنْ بَاسِ الْمُخْتَدِينَ .  
اللَّهُمَّ وَسِّرْ نَبِيَّكَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ بِرُؤُوسِهِمْ  
وَمَنْ تَبِعَهُ عَلَى دَعْوَتِهِ وَامْرَحِمِ اسْتِكَانَتَنَا بَعْدَهُ .  
اللَّهُمَّ اكْشِفْ هَذِهِ الْعُتَّةَ عَنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ بِحُضُورِهِ  
وَعَجَلِ لَنَا ظُهُورَهُ أَنْتُمْ يَرُونَهُ بَعِيدًا وَنَرَاهُ قَرِيبًا .  
الْعَجَلِ الْعَجَلِ يَا مَوْلَايَ يَا صَاحِبَ السَّمَانِ بِرَحْمَتِكَ يَا  
أَمْرَحِمِ السَّالِحِينَ . اس کے بعد تین بار اپنی دائیں ران پر ہاتھ مارے اور  
ہر مرتبہ ہاتھ مارتے وقت یہ کہے : الْعَجَلِ يَا مَوْلَايَ يَا صَاحِبَ الزَّمَانِ .  
(ترجمہ دعائے عہد)

اللہ کے نام سے جو رحمن ہے نہایت رحم والا ہے  
”اے اللہ اے نورِ عظیم کے پروردگار۔ اے بلند کرسی کے پروردگار“ اے موحی  
مارتے ہوئے سمندر کے پروردگار۔ اے توریت و زبور و انجیل کے نازل کرنے  
والے، اے سائے اور دھوپ کے پروردگار، اور قرآنِ عظیم کے نازل کرنے  
والے۔ اور اے ملائکہِ مقربین اور انبیاء و مرسلین کے پروردگار!  
اے اللہ! بیشک میں تجھ سے تیرے چہرہ (وجہ) کریم کے واسطے سے اور  
تیرے روشن چہرے کے نور کے واسطے سے، تیرے مُملکِ قدیم کے واسطے سے  
سوال کرتا ہوں، اے ہمیشہ زندہ رہنے والے، اے ہمیشہ قائم رہنے والے، میں  
مجھ سے تیرے اُس اسم کے واسطے سے سوال کرتا ہوں جس کے ذریعے سے تمام  
آسمان اور زمین جھک اٹھی، اور تیرے اُس اسم کے واسطے سے جس کے ذریعے  
سے اولین و آخرین نے اصلاح حاصل کی۔ اے ہر زندہ سے قبل اور اے ہر  
زندہ کے بعد زندہ رہنے والے۔ اے وہ زندہ کہ جب کوئی زندہ نہ تھا اور اے مُردوں

کو زندہ کرنے والے اور اے زندوں کو موت دینے والے، اے زندہ! نہیں ہے  
کوئی معبود سوائے تیرے۔

یا اللہ! تو میرے مولا و آقا امام ہادی و مہدی قائم ہیں تیرے حکم سے رحمتیں  
نازل ہوں اللہ کی ان حضرت پر اور ان کے آبائے پاکیزہ پر بھی، کی خدمت  
میں تمام مومنین و مومنات کی طرف سے خواہ وہ مشارق میں ہوں یا زمین کے  
مغرب میں، پہاڑوں کے باشندے ہوں یا ہموار میدانوں کے۔ خشکی میں  
رہنے والے ہوں یا تری کے، ان سب کی طرف سے نیز میری طرف سے  
اور میرے والدین کی طرف سے اتنے درود پہنچا دے جو دوزن میں اللہ  
کے عرش اور اس کے کلمات کی روشنائی کے برابر درود پہنچا دے اتنے  
(بیشمار) تعداد میں جس کا شمار صرف اُس کا علم اور اُس کی کتاب اس کا احاطہ کیے ہو  
پروردگار، میں آج صبح، بلکہ جب تک میں زندہ رہوں گا ہر صبح کو آنجناب سے  
اپنے عہد کی تجدید کرتا ہوں کہ ان کی بیعت کا قلاوہ (یا پھندا) میری گردن  
میں ہمیشہ پڑا رہے گا، میں اس سے کبھی نہ پھردں گا اور نہ میں اس عہد کو  
کبھی توڑوں گا۔

اے اللہ! تو مجھے ان کے انصار و اعوان اور ان کی حفاظت کرنے والوں میں قرار  
دے، اور ان لوگوں میں قرار دے کہ مولا و آقا کو ضرورت ہو تو فوراً دوڑانا ہوا  
اُن جناب کی خدمت میں حاضر ہو جاؤں۔ اور اُن جناب کی ہر خواہش کو پورا  
کرنے کے لیے اُن کے حکم کی تعمیل کرنے والوں، اُن کے دشمنوں کو ان سے  
دفع کرنے والوں، اُن کی منشاء پر چلنے والوں اور اُن کے سامنے مرتبہ  
شہادت پر فائز ہونے والوں میں میرا شمار ہو جائے۔

اے اللہ! اگر میرے آقا کے درمیان وہ موت حاصل ہو جائے جسے تو نے  
اپنے ہر بندے کے لیے حتمی قرار دیا ہے تو پھر ایسا کر کہ میں کفن پہنے ہوئے  
تلاوار کھینچے ہوئے، نیزہ بلند کیے ہوئے پکارنے والے کی آواز پر لبیک کہتا  
ہوا اپنی قبر سے نکل کھڑا ہوں۔

اے اللہ! تو مجھے اُن جناب کی ذیبت کا پُرانا جلد اور اُن کی قابلِ توبین جھلک  
کا شرف حاصل کرادے اور اُن کے نظارے کا سرمہ میری آنکھوں میں لگائے  
اور اُن کی کشادگی میں تعمیل فرما، اُن کے ظہور کو آسان فرما، اُن کے راستے کو کشادہ فرما



اور مجھ اُن کے راستے پر چلا اور اُن امر حکومت کو نافذ فرما اور اے اللہ! اُن کے ذریعے سے اپنے شہروں کو زندہ کر اُن کی کمر بیکار بندوں میں حیات نو ڈال دے۔ اس لیے کہ تو نے ارشاد فرمایا ہے اور تیرا قول حق ہے کہ:

”ظَهَرَ انْفِسَادُ فِي الْبُيُوتِ وَالْبُحُورِ بِمَا كَسَبَتْ اَيْدِي النَّاسِ“ (روم ۴۱)

(فساد پھیلا ہوا ہے تمام خشکی و تری میں جو لوگوں نے خود ہی برپا کیا ہے پس اے اللہ! تو اپنے ولی امر اپنے نبی کی بیٹی کے فرزند جس کا نام تیرے رسول کا نام ہے، کو ہمارے لیے ظاہر فرما دے تاکہ وہ جس چیز کو بھی باطل پائیں اُسے ٹکڑے ٹکڑے کر دیں اور حق کو حق ثابت کر دیں اور اُس کا بول بالا کر دیں۔

اے اللہ! تو انہیں اپنے مظلوم بندوں کا فریاد رس قرار دے اور جس کا کوئی ناصر نہ ہو اُس کا ناصر و مددگار بنادے، اور تیری کتاب کے جو احکام معطل کر دیے گئے ہیں اُن کا مجدد اور تیرے نبی کی سنت اور تیرے اعلام دین کو مستحکم کرنے والا قرار دے۔

اے اللہ! تو اُن کی حفاظت فرما ظالموں کے ظلم سے اور اُن کی زیارت و ودیت سے اپنے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اور اُن کی دعوت کی پیروی کرنے والے کو مسرور و شادان فرما اور ہم لوگوں پر رحم فرما آنحضرت کے بعد ہماری عاجزی اور فروتنی پر۔

اے اللہ! امام قائم علیہ السلام کے ظہور سے تو اس اُمت کے سارے غم و رنج کو دور فرما، اُن کے ظہور میں تعمیل فرما۔ لوگ تو اُن کے ظہور کو بہت دور سمجھتے ہیں مگر ہم اس کو قریب ہی سمجھتے ہیں۔

اے مولا، اے صاحب الزمان تعمیل فرمائیے تعمیل فرمائیے۔ اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے نیچے اپنی رحمت کا واسطہ۔

پھر تین مرتبہ اپنے دل سے زانو پر اپنا ہاتھ مارے اور کہے اور ہر مرتبہ العجل یا مولیٰ یا صاحب الزمان کہے:

آنحضرت اور قورائمتہ کی زیارتیں کر راجعت

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ جو شخص حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قبور کی زیارت دور سے کرنا چاہتا ہے تو یہ کہے۔ پھر آپ نے پوری زیارت

بتائی جس کا ایک جملہ یہ ہے کہ:

”اِنِّي مِنَ الْقَائِمِينَ بِفَضْلِكَ مُقَرَّرٌ بِرَجْعَتِكَ لَانْكَرُ لَكَ قُدْرَةً وَلَا اَزْعَمُ اِلَّا مَا شَاءَ اللَّهُ“

ترجمہ (بیشک میں آپ حضرات کے فضل و شرف کا قائل ہوں، مجھے آپ حضرات کی رجعت کا اقرار ہے مجھے اللہ کی قدرت سے انکار نہیں، میرا تو وہی خیال ہے جو اللہ چاہے۔)

قبض روح مومن اور رجعت

محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، انہوں نے محمد بن سنان سے، انہوں نے عمار بن مروان سے اور عمار بن مروان نے ایک ایسے شخص سے روایت کی ہے جس نے خود ہی حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے ایک طویل حدیث میں قبض روح مومن کے متعلق سنا: قال: ”ثُمَّ يَزُورُ آلَ مُحَمَّدٍ فِي جَنَّةٍ رَضَوِي نِيًّا كُلَّ مَعْمَمٍ مِنْ طَعَامِهِمْ وَيَشْرَبُ مَعْمَمٍ مِنْ شَرَابِهِمْ وَيَتَحَدَّثُ مَعْمَمٍ فِي مَجَالِسِهِمْ حَتَّى يَقُومَ قَائِمُنَا أَهْلَ الْبَيْتِ، فَاَذْأَقَامَ قَائِمُنَا بَعَثَهُمُ اللَّهُ فَاقْبَلُوا مَعَهُ يَلْبُتُونَ زَمْرًا اَزْمَرًا فَعِنْدَ ذَلِكَ يَرْتَابُ الْمَبْطُلُونَ، وَيَضْمَحِلُّ الْمَحْلُوتُونَ، وَقَلِيلٌ مَا يَكُونُونَ، هَلَكْتَ الْمَعَاضِدُ وَنَجَا الْمُقَوَّرُونَ۔“

من اجل ذلك، قال رسول الله صلى الله عليه وآله لعلي عليه السلام: اَنْتَ اخي وميعاد ما بيني وبينك وادي السلام“

ترجمہ روایت در امام نے فرمایا: پھر وہ مومن جنت رضوی میں آل محمد کی زیارت کرتا، کھاتا پیتا ہے اور ان کے ساتھ اُن کی مجالس میں بیٹھ کر ان حضرات سے گفتگو کرتا رہے گا یہاں تک کہ ہم اہل بیت کا قائم ظہور کرے گا اور جب وہ ظہور کرے گا تو اللہ تعالیٰ اُن مومنین کو دوبارہ زندہ کرے دنیا میں بھیجے گا پس وہ گروہ در گروہ بتیک کہتے ہوئے اُن کی خدمت میں حاضر ہوں گے۔ اُس وقت اہل باطل ریب و شک میں مبتلا ہو جائیں گے اور مقررین کو نجات حاصل ہوگی اسی بناء پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے علی! تم میرے بھائی ہو اور ہماری اور تمہاری ملاقات کی جگہ اور وعدہ گاہ وادی السلام ہے۔ (کافی کتاب المنہج)

## امیر المومنینؑ نے ارشاد فرمایا: ۹

کتاب مذکور میں فضل سے، انھوں نے صاحب حمزہ سے، انھوں نے حسن بن عبد اللہ سے، انھوں نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:

” انا الفاروق الکبر وصاحب المیسم ، وانا صاحب النشر الاول ، والنشر الآخر وصاحب الکثرات و دولة الدول و علی ید ی یتم موعدا للہ و تکمل کلمتہ و بی یکمل الذین ۔“

ترجمہ: ” میں فاروق اکبر اور صاحب میسم ہوں، میں صاحب نشر اول و نشر آخر ہوں، میں صاحب کثرات (بار بار رجعت کرنے والا) ہوں، اور دولت الاول ہوں، میرے ہی ہاتھوں اللہ کا وعدہ پورا ہوگا اور اس کا کلمہ تکمیل پر پہنچے گا، میرے ہی ذریعہ دین کامل ہوگا۔ (کتاب المحضر)

## زیارت امام حسینؑ میں رجعت کے فقرے

حسین بن محمد بن عامر نے احمد بن اسماعیل بن سعد سے، انھوں نے سعدان بن مسلم قائد البصر سے، انھوں نے کہا کہ ہمارے اصحاب میں سے ایک نے مجھ سے بیان کیا کہ حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے زیارت امام حسین علیہ السلام کے متعلق یہ فقرہ بھی فرمایا ہے: ” وَنُصْرَتِي لَكُمْ مَعَدَّةٌ حَتَّى يُحْكُمَ اللَّهُ وَ يَبْعَثَكُمْ فَمَعَكُمْ مَعَكُمْ لَا مَعَ عَدُوِّكُمْ ، اِنِّي مِنَ الْمُؤْمِنِينَ بِرُجْعَتِكُمْ لَا اَنْكُرُ لِلَّهِ قُدْرَةً وَلَا اُكْذِبُ لَهُ مَشِيئَةً وَلَا اَزْعِمُ اَنْ مَا شَاءَ لَا يَكُونُ ۔“

ترجمہ: ” مولا! میری نصرت آپ حضرات کے لیے بالکل تیار اور آمادہ رہے گی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہو اور آپ لوگوں کو دوبارہ اس دنیا میں بارہ اللہ بھیجے میں آپ لوگوں کے ساتھ اور صرف آپ حضرات کے ساتھ ہوں اور آپ کے دشمنوں کے ساتھ نہیں ہوں میں آپ حضرات کی رجعت پر ایمان رکھنے والا ہوں مومنین میں ہوں میں اللہ کی قدرت سے منکر نہیں ہوں اور نہ مشیت الہی کی تکذیب کرنے والا ہوں۔“

لے مجھے اس کا وہ ہم تک نہیں کہ جو اللہ چاہے وہ نہ ہو۔ (کامل زیارات)

## ابو حمزہ ثمالی کی روایت ۹

ابو عبد الرحمن محمد بن احمد بن الحسن العسكري اور محمد بن حسن بن حسن بن علی بن مہزیار سے، انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے ابن ابو عمیر سے، انھوں نے محمد بن مروان سے، انھوں نے ابو حمزہ ثمالی سے اور ابو حمزہ ثمالی نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے زیارت امام حسین علیہ السلام میں یہ فقرے منقول ہیں:

” وَنُصْرَتِي لَكُمْ مَعَدَّةٌ حَتَّى يُحْيِيَكُمْ اللَّهُ لَدُنِّيهِ وَيَبْعَثَكُمْ وَأَشْهَدُ اَنَّكُمْ الْحُجَّةَ وَبِكُمْ تَرْجَى الرَّحْمَةُ ، فَمَعَكُمْ مَعَكُمْ لَا مَعَ عَدُوِّكُمْ اِنِّي (بایا) بِكُمْ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ لَا اَنْكُرُ لِلَّهِ قُدْرَةً وَلَا اُكْذِبُ مِنْهُ مَشِيئَةً ۔“

ثُمَّ قَالَ ۴: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى اَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَبْدِكَ وَاخِي رَسُولِكَ اِلَى اَنْ تَقَالَ: اَللّٰهُمَّ اَنْتُمْ اَنْتُمْ بِهٖ كَلِمَاتِكَ وَ اَنْجِزْ بِهٖ وَ عَذَابِكَ وَ اَهْلَاكَ بِهٖ عَذَابِكَ وَ اَكْتُبْنَا فِيْ اَوَّلِيَّاتِهٖ وَ اَحْبَابِهٖ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا شِيعَةً وَاَنْصَادًا وَاَعْوَانًا عَلَى طَاعَتِكَ وَاَعَادَةً رَّسُولِكَ وَمَا وَكَلْتَ بِهٖ وَاسْتَخْلَفْتَهُ عَلَيْهِ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ ۔“

ترجمہ: ” مولا! میری نصرت آپ حضرات کے لیے فراہم ہے۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ آپ حضرات کو اپنے دین کے لیے پھر سے زندہ کرے اور دوبارہ دنیا میں بھیجے میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ لوگ اللہ کی حجت ہیں۔ آپ حضرات کی وجہ سے رحمت خدا کی امید کی جاتی ہے پس میں آپ لوگوں کے ساتھ ہوں آپ لوگوں کے ساتھ ہوں آپ کے دشمنوں کے ساتھ ہرگز نہیں ہوں میں آپ حضرات کی رجعت پر ایمان رکھتا ہوں، میں اللہ کی قدرت سے انکار نہیں کرتا اور نہ اس کی مشیت کی تکذیب کرتا ہوں۔“

پھر فرمایا: اے اللہ! تو رحمت نازل فرما امیر المومنینؑ پر جو تیرے بندے ہیں اور تیرے رسول کے بھائی ہیں۔ یہ کہتے ہوئے کہا: اے اللہ! تو اپنے کلمات ان کے ذریعے سے تمام کر اور اپنا وعدہ ان کے ذریعے سے پورا فرما، اُن کے ذریعے سے اپنے دشمنوں کو ہلاک کر اور ہمیں ان کے دوستوں اور محبتوں میں شام فرما، اور ہمیں اُن کے

شیعوں اور انصار و اعوان و مددگاروں میں اپنی اطاعت اور تیرے رسول کی اطاعت پر قرار دے لے رب العالمین۔

### عروۃ عقرونی کی روایت

(۱۱۷)

ابی اور شیوخ کی ایک جماعت نے محمد بن یحییٰ عطار سے اور مجھ سے محمد بن مت جوہری سب نے بیان کیا ہے اور انھوں نے محمد بن احمد بن یحییٰ سے، انھوں نے علی بن حسان سے، انھوں نے عروۃ بن اخی شعیب عرقونی سے، عرقونی نے کسی شخص سے روایت بیان کی ہے اُس کا بیان ہے کہ حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ تو امام حسینؑ کی قبر کے نزدیک پہنچے تو یہ کہ:

”اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْهُ آخِرَ الْعُسُودِ مِنْ زِيَارَةِ قَبْرِ ابْنِ نَبِيِّكَ  
وَابْعَثْهُ مَعًا مَا تُحْمَدُ اَنْتَ صِرْ بِهِ لِيُيْنِكَ وَتَقْتُلَ بِهِ  
عَدُوْلَكَ فَاَنْتَ وَعَدَّتْهُ وَاَنْتَ الرَّبُّ الَّذِي لَا تُخْلِفُ  
الْمِيْعَادَ -“ کذا لک تقول عند قبور کل الامتة ۴۔

ترجمہ: اے اللہ! میری اس زیارت کو اپنے نبی کے فرزند کی قبر کی آخری زیارت نہ قرار دینا۔ پروردگار! ان جناب کو مقام محمود پر فائز کر اور اُن سے اپنے دین کی مدد لے، ان کے ہاتھوں اپنے دشمنوں کو قتل کرا۔ اس لیے کہ یہ تیرا وعدہ ہے اور تو وہ پروردگار ہے جو اپنے وعدے کے خلاف نہیں کرتا۔  
”اسی طرح تم ہر امام کی قبر پر یہ کہہ سکتے ہو۔“

### دعا و یوم دحو الارض میں رجعت کا ذکر

(۱۱۸)

اقبال الی اعمال میں مرقوم ہے کہ روز دحو الارض یہ دعا پڑھنا مستحب ہے۔ پھر

اس دعا میں یہ بھی ہے کہ:

”وَابْعَثْنَا فِيْ كُلِّ قَوْمٍ نَّكَوْنُ فِيْ زَمَانِهِ مِنْ اَعْوَانِهِ“

اور (پروردگار!) تو! ہر امت کی رجعت کے زمانہ میں ہمیں بھی دوبارہ

دنیا میں بھیج تاکہ ہم آنجناب کے اعوان و انصار میں قرار پائیں۔

(کتاب اقبال الاعمال)

### قَتَلَ الْإِنْسَانَ مَا أَكْفَرَهُ کی تاویل

(۱۱۹)

تفسیر علی بن ابراہیم میں مرقوم ہے کہ قرآن کی اس آیت کی تفسیر میں امام نے فرمایا:  
الآیت: ”قَتَلَ الْإِنْسَانَ مَا أَكْفَرَهُ“ (سُورَةُ عَبَسَ: ۱۷)  
(انسان کو کس خطا پر قتل کیا گیا ہے)

اس سے مراد امیر المومنین ہیں۔ ما اکفرہ کا مطلب یہ ہے کہ آخر امیر المومنین نے کیا خطا کی تھی جس پر انھیں قتل کر دیا گیا ہے۔

اس کے بعد: مِنْ اَمْرِ شَيْءٍ خَلَقَهُ کس چیز سے اُس نے اُسے خلق کیا ہے؟ - مِنْ نُّطْفَةٍ خَلَقَهُ فَقَدَرَهُ شَعْرَ السَّيْلِ يَسْرَهُ یعنی اُس نے اُسے نطفہ سے خلق کیا، پھر اُسے نہایت ہی مناسب بنا دیا۔۔۔۔۔ پھر ہے کہ۔۔۔۔۔

یعنی: ان کے لیے راہ خیر آسان کر دی۔۔۔ پھر ہے کہ۔۔۔۔۔  
ثُمَّ اَمَاتَهُ فَاَقْبَرَہُ ثُمَّ اِذَا شَاءَ اَنْشُرَہُ  
(پھر اُسے موت دی اور قبر میں اتار دیا۔ پھر جب وہ چاہے گا اُسے اُٹھا لگا)

فرمایا: اس سے مراد، دور رجعت ہے۔

”كَذٰلِكَ نَقُضُّ مَا اَمَرْنَا“

(جو حکم اُسے دیا گیا تھا وہ اُسے بجا نہ لاسکا۔

یعنی: امیر المومنین ابھی تک اپنے امر کو پورا نہ کر سکے تو وہ رجعت میں پھر کر اپنے امر کو پورا کریں گے

ابو سلمہ سے روایت ہے۔ اُن کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ میں نے حضرت

امام ابو جعفر، محمد باقر علیہ السلام سے قول خدا قَتَلَ الْإِنْسَانَ مَا أَكْفَرَهُ

کی شان نزول کے بارے میں سوال کیا۔ تو آپ نے فرمایا:

نَعَمْ، نَزَلَتْ فِيْ امِيرِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ۔

(ہاں یہ امیر المومنین علیؑ کے لیے نازل ہوئی ہے۔

”مَا أَكْفَرَهُ“ یعنی بقتلکم آیا ہے۔ ثُمَّ نَسَبَ امير المومنین

نَقَالَ: ”مِنْ اَمْرِ شَيْءٍ خَلَقَهُ“ يَقُولُ مِنْ طِينَةِ الْاَنْبِيَا خَلَقَهُ

یعنی: ان کی خلقت طینتِ انبیاء سے ہے۔ فَقَدَرَهُ لِلْخَيْرِ: یہ خیر کے لیے مقدر ہوئے۔ "ثُمَّ السَّبِيلَ يَسْرُهُ" ہدایت کا راستہ آسان ہوا یعنی سبیل الہدی (ہدایت کا راستہ) "ثُمَّ أَمَّا قَتْلُهُ" میتۃ الانبیاء۔ انبیاء کی طرح ان کی بھی موت ہوئی۔ "ثُمَّ إِذَا شَاءَ أَنْشُرُهُ" میں نے عرض کیا کہ اس کا کیا مطلب ہے؟ "ثُمَّ إِذَا شَاءَ أَنْشُرُهُ"؟  
فرمایا: یسکت بعد قتله فی الرجعة فیقضى ما أمره  
مطلب یہ ہے کہ: وہ اپنے قتل کے بعد زمانہ رجعت میں دوبارہ آئیں گے اور اپنے امر کو پورا کریں گے۔  
(سنن حجام النوادر)

### (۱۲۰) دَابَّةُ الْأَرْضِ سے مراد

محمد بن عباس نے جعفر بن محمد بن احسن سے، انھوں نے عبد اللہ بن عبد الرحمن سے، انھوں نے محمد بن عبد الحمید سے، انھوں نے مفصل بن صالح سے، انھوں نے جابر سے، جابر نے ابو عبد اللہ جدلی سے روایت کی ہے جدلی نے کہا کہ ایک دن میں حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا "أَنَا ذَابَّةُ الْأَرْضِ" میں دَابَّةُ الْأَرْضِ ہوں۔  
نیز: ظہورِ امام قائم علیہ السلام کے متعلق جو علامات امیر المومنینؑ نے بیان فرمائی ہیں ان میں قتل و قاتل کا تذکرہ کرنے کے بعد فرمایا:  
"أَزِلُّنَّ بَعْدَ ذَلِكَ الطَّامَةَ الْكَبْرَى"  
(آگاہ ہو جاؤ اس کے بعد طامۃ الکبریٰ ہے)

ہم نے عرض کیا کہ: یہ (طامۃ الکبریٰ) کیا ہے؟ اے امیر المومنین!؟  
آپ نے فرمایا: "خروج دَابَّةٍ (من) الْأَرْضِ مِنْ عِنْدِ الصَّفَا، مَعَهَا خَاتَمُ سُلَيْمَانَ وَعَصَا مُوسَى، تَضَعُ الْخَاتَمَ عَلَى وَجْهِ كُلِّ مُؤْمِنٍ فَيَنْطَبِعُ فِيهِ: "هَذَا مُؤْمِنٌ حَقًّا" وَيَضَعُهُ عَلَى وَجْهِ كُلِّ كَافِرٍ فَيَكْتَبُ فِيهِ: "هَذَا كَافِرٌ حَقًّا"۔۔۔ الی آخرہ  
(یعنی: دَابَّةُ الْأَرْضِ کا خروج کہ صفا کے پاس ہوگا اس کے پاس سلیمان کی انگوٹھی اور عصا موسیٰ ہوگا وہ اس انگوٹھی کو ہر مومن کی پیشانی پر لگائیں گے تو اس پر نقشِ امیرِ گاہک (حقیقتاً مومن) اور کافر کی پیشانی پر لگائیں گے تو نقشِ امیرِ گاہک لے

لے (حقیقتاً کافر ہے۔) وغیرہ وغیرہ (سنن حجام النوادر)

### (۱۲۱) امام قائم کے بعد حسینؑ کی رجعت

فضل بن شاذان نے حسن بن محبوب سے، انھوں نے عمرو بن ابی المقدام سے انھوں نے جابر جعفی سے روایت کی ہے، اُن کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقرؑ کو فرماتے ہوئے سنا، آپ نے فرمایا:

"وَاللَّهِ يَسْمَلِكُنَّ مِنَّا أَهْلَ الْبَيْتِ رَجُلٌ بَعْدَ مَوْتِهِ ثَلَاثُمِائَةٍ

سَنَةً يَزِيدُادُ تَسْعًا" قلت: متى يكون ذلك؟

قال: بعد القائم۔ قلت: وكم يقوم القائم في عالمه؟

قال: تسعة عشر سنة۔ ثم يخرج المنتصر فيطلب بدم الحسين

وہ دمء اصحابہ فیقتل ویسبی حتی یرجع السفاح۔

فرمایا: یعنی (خدا کی قسم) امام قائمؑ کی وفات کے بعد ہم اہل بیت میں سے ایک شخص تین سو نو سال حکومت کرے گا۔

میں نے عرض کیا: یہ کب ہوگا؟ آپ نے فرمایا: امام قائمؑ کے بعد۔

میں نے عرض کیا: امام قائم علیہ السلام ظہور کے بعد اس دنیا میں کتنے دن حکومت فرمائیں گے؟

آپ نے فرمایا: انیس سال۔ پھر منتصر (امام حسینؑ) رجعت فرمائیں گے اور وہ امام

حسین علیہ السلام اور ان کے اصحاب کے خون کے انتقام میں دشمنوں کو قتل کریں گے

اور قید کریں گے۔ یہاں تک کہ سفاح (امیر المومنین علیہ السلام) رجعت فرمائیں گے۔

(غیبت طوسی)

### (۱۲۲) منتصر اور سفاح سے مراد؟

عمرو بن ثابت نے جابر سے روایت کی ہے اور جابر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت

ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا، آپ فرما رہے تھے کہ:

"خدا کی قسم امام قائم علیہ السلام کی موت کے بعد ہم اہل بیت میں سے ایک شخص

تین سو نو سال تک حکومت کرے گا۔"

میں نے عرض کیا: یہ کب ہوگا؟ فرمایا: امام قائمؑ کی موت کے بعد ہوگا۔

میں نے عرض کیا: امام قائم ظہور کے بعد اس دنیا میں کتنے عرصے تک زندہ رہیں گے؟

آپ نے فرمایا: اپنے ظہور سے لیکر موت تک انیس سال۔

میں نے عرض کیا: پھر ان کی موت کے بعد تو بڑا ہرج و مرج ہوگا؟

آپ نے فرمایا: ہاں، پچاس سال تک۔ پھر منتشر دنیا میں رجعت فرمائیں گے (امام حسینؑ) اور اپنے اور اپنے اصحاب کے خون کا انتقام لیں گے، دشمنوں کو قتل کریں گے اور قید کریں گے، یہاں تک کہ لوگ کہنے لگیں گے کہ اگر یہ ذریت انبیاء میں سے ہوتے تو ہرگز اس قدر قتل نہ کرتے۔ اور ان کے خلاف کالے اور گورے متحد ہو جاتیں گے اور ان پر یلغار کریں گے اور وہ خانہ کعبہ میں پناہ لیں گے، سخت مصائب کا سامنا ہوگا۔ اسی میں منتشر قتل ہو جائیں گے۔ تو ان کے قتل کے بعد سفاح (امیر المومنینؑ) غضبناک ہو کر خروج فرمائیں گے اور ہمارے تمام دشمنوں کو قتل کر ڈالیں گے۔

اور اے جابر! کیا تمہیں معلوم ہے کہ وہ منتشر اور سفاح کون ہیں؟ منتشر (حسین بن علیؑ) اور سفاح سے مراد حضرت علی بن ابی طالب علیہ السلام ہیں۔“

(کتاب الاختصاص)

### حضرت امیر المومنینؑ کا ارشاد: کہ میں...

محمد بن یحییٰ اور احمد بن محمد نے محمد بن حسن سے، انھوں نے علی بن حسان سے انھوں نے ابو عبد اللہ ریاچی سے، انھوں نے ابو صامت حلوانی سے، انھوں نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ حضرت امیر المومنین علیہ السلام کا ارشاد ہے: ”لقد أعطيت السَّيْفَ: علم المنايا والبلايا (و الوصايا) وفصل الخطاب، وإني لصاحب السِّكْرَاتِ ودولة الدول وإني لصاحب العصا والمِيسَمِ والدَّابَّةِ التي تكلم الناس“ ترجمہ: ”مجھے چھ چیزیں عطا کی گئی ہیں۔ علم منایا و بلایا و وصایا، اور فصل الخطاب، اور میں صاحب کرات ہوں اور میں دولت الدول ہوں، میں صاحب عصا و میسم ہوں اور میں وہ دابۃ الارض ہوں جو لوگوں سے گفتگو کرے گا۔“ (کافی۔ بصائر الدرجات)

### میں قسیم الجنة والنار ہوں

محمد بن مہران نے محمد بن علی اور محمد بن یحییٰ سے، انھوں نے احمد بن محمد سے انھوں نے محمد بن سنان سے، انھوں نے مفضل سے اور انھوں نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت نقل کی ہے کہ حضرت امیر المومنین صلوات اللہ علیہ اکثر فرمایا کرتے تھے:

”أنا قسيم الله بين الجنة والنار وأنا الفاروق الأكبر“  
و أنا صاحب العصا والمِيسَمِ“ (کافی)

ترجمہ: ”میں قسیم الجنة والنار ہوں۔ میں فاروق اکبر ہوں، میں صاحب عصا اور میسم ہوں۔“ (نشان ڈالنے والا ہوں) (کافی)

محمد بن سنان سے بھی اسی کے مثل روایت ہے۔ (کافی)

عسلی بن محمد اور محمد بن حسن نے سہل بن زیاد سے، انھوں نے محمد بن ولید شباب حیرفی سے، انھوں نے سعد الاعرج سے اور انھوں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے اسی کے مثل روایت کی ہے۔ (کافی)

### اللہ حق کو اہل حق کی طرف پلٹائے گا

علی نے اپنے والد سے، انھوں نے حماد سے، انھوں نے حریر سے، انھوں نے برید بن معاویہ سے، انھوں نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا:

”وَاللّٰهُ لَا تَذْهَبُ الْاَيَّامُ وَاللَّيَالِي حَتَّىٰ يَحْيِيَ اللَّهُ الْمَوْتَىٰ وَيُمِيتَ الْاَحْيَاءَ وَيُرِدَّ الْحَقَّ اِلَىٰ اَهْلِهِ وَيَقِيمَ دِينَهُ الَّذِي ارْتَضَاهُ لِنَفْسِهِ اِلَىٰ آخِرِ مَا اُورَدَاهُ فِي كِتَابِ الزَّكَاةِ“

ترجمہ: ”خدا کی قسم دن و رات کی آمد و رفت کا سلسلہ ابھی ختم نہ ہوگا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ مردوں کو زندہ کرے گا اور زندوں کو مردہ، اور حق کو اس کے اہل کی طرف پلٹائے گا اور اپنے اس دین کو قائم و غالب کرے گا جسے اُس نے اپنے لیے پسند فرمایا ہے۔ ....“ (کافی، تہذیب)

اس کے اہل کی طرف پلٹائے گا اور اپنے اس دین کو قائم و غالب کرے گا جسے اُس نے اپنے لیے پسند فرمایا ہے۔ ....“ (کافی، تہذیب)

اس کے اہل کی طرف پلٹائے گا اور اپنے اس دین کو قائم و غالب کرے گا جسے اُس نے اپنے لیے پسند فرمایا ہے۔ ....“ (کافی، تہذیب)

اس کے اہل کی طرف پلٹائے گا اور اپنے اس دین کو قائم و غالب کرے گا جسے اُس نے اپنے لیے پسند فرمایا ہے۔ ....“ (کافی، تہذیب)

اس کے اہل کی طرف پلٹائے گا اور اپنے اس دین کو قائم و غالب کرے گا جسے اُس نے اپنے لیے پسند فرمایا ہے۔ ....“ (کافی، تہذیب)

اس کے اہل کی طرف پلٹائے گا اور اپنے اس دین کو قائم و غالب کرے گا جسے اُس نے اپنے لیے پسند فرمایا ہے۔ ....“ (کافی، تہذیب)

اس کے اہل کی طرف پلٹائے گا اور اپنے اس دین کو قائم و غالب کرے گا جسے اُس نے اپنے لیے پسند فرمایا ہے۔ ....“ (کافی، تہذیب)

اس کے اہل کی طرف پلٹائے گا اور اپنے اس دین کو قائم و غالب کرے گا جسے اُس نے اپنے لیے پسند فرمایا ہے۔ ....“ (کافی، تہذیب)

اس کے اہل کی طرف پلٹائے گا اور اپنے اس دین کو قائم و غالب کرے گا جسے اُس نے اپنے لیے پسند فرمایا ہے۔ ....“ (کافی، تہذیب)

اس کے اہل کی طرف پلٹائے گا اور اپنے اس دین کو قائم و غالب کرے گا جسے اُس نے اپنے لیے پسند فرمایا ہے۔ ....“ (کافی، تہذیب)

اس کے اہل کی طرف پلٹائے گا اور اپنے اس دین کو قائم و غالب کرے گا جسے اُس نے اپنے لیے پسند فرمایا ہے۔ ....“ (کافی، تہذیب)

اس کے اہل کی طرف پلٹائے گا اور اپنے اس دین کو قائم و غالب کرے گا جسے اُس نے اپنے لیے پسند فرمایا ہے۔ ....“ (کافی، تہذیب)

(سورة الاحقاف: ۱۵)

### رجعت امام حسینؑ کی خبر

تفسیر علی بن ابراہیم میں اس آیت: ”وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ اِحْسَانًا“ کی تفسیر مرقوم ہے کہ انما عنی الحسن والحسین ثم عطفت علی الحسین

یعنی: اس سے امام حسن و امام حسین کو اللہ تعالیٰ نے، مراد دیا ہے پھر امام حسین کا تذکرہ کیا ہے اور فرمایا ہے: حَسَلَتْهُ اُمُّهُ كَوْحًا وَوَضَعَتْهُ كَوْحًا (اس کی ماں نے تکلیف کے ساتھ اس کا حمل اٹھایا اور تکلیف اُسے جنا)

سے امیر المومنین، رجعت میں لوگوں کی ناک پر نشان ڈالیں گے (جیسے مہر کا نشان)

سے امیر المومنین، رجعت میں لوگوں کی ناک پر نشان ڈالیں گے (جیسے مہر کا نشان)

سے امیر المومنین، رجعت میں لوگوں کی ناک پر نشان ڈالیں گے (جیسے مہر کا نشان)

قال : " وَذَلِكَ أَنَّ اللَّهَ أَخْبَرَ رَسُولَ اللَّهِ وَبَشَّرَهُ بِالْحُسَيْنِ قَبْلَ حَمْلِهِ وَأَنَّ الْإِمَامَةَ يَكُونُ فِي وَلَدِهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ " (اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ کو امام حسین کی قبل حمل ولادت کی بشارت دی ہے اور یہ بھی بتایا کہ امامت تا قیامت اُن کی نسل میں رہے گی۔) ثُمَّ أَخْبَرَهُ بِمَا يَصِيبُهُ مِنَ الْقَتْلِ وَالْمَصِيبَةِ فِي نَفْسِهِ وَوَلَدِهِ ثُمَّ عَوَّضَهُ بِأَنْ جَعَلَ الْإِمَامَةَ فِي عَقْبِهِ وَأَعْلَمَهُ أَنَّهُ يَقْتُلُ ثُمَّ يَرْدُّهُ إِلَى الدُّنْيَا وَيَنْصُرُهُ حَتَّى يَقْتُلَ أَعْدَاءَهُ وَيَمْلِكَهُ الْأَرْضَ وَهُوَ قَوْلُهُ :

(الآية) " وَنُرِيدُ أَنْ نَمُنَّ عَلَى الَّذِينَ اسْتُضِعُوا فِي الْأَرْضِ ... " (سورة القصص آیت ۵) ... وقوله (الآية) " وَلَقَدْ كَتَبْنَا فِي الزُّبُورِ " (سورة الانبياء : ۱۰۵)

فَبَشَّرَ اللَّهُ نَبِيَّهَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ أَهْلَ بَيْتِكَ يَمْلِكُونَ الْأَرْضَ وَيَرْجِعُونَ إِلَيْهَا وَيَقْتُلُونَ أَعْدَاءَهُمْ فَأَخْبَرَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ بِخَبَرِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَقَتْلِهِ ، فَحَمَلَتْهُ كَرِهًا .

ترجمہ روایت : " (پھر یہ بھی خبر دی کہ اُن پر اور اُن کی اولاد پر کیا کیا مصائب یعنی قتل وغیرہ نازل ہوں گے۔

پھر اس کے عوض کے بارے میں بتایا کہ ان کی نسل میں اُن کے بعد امامت کو قرار دیا ہے اور بتایا کہ وہ قتل ہوں گے۔

پھر وہ دنیا میں واپس آئیں گے اور اُن کی مدد کی جائے گی تاکہ وہ اپنے دشمنوں کو قتل کریں اور سارے روئے زمین کے مالک بنیں گے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کا قول ہے :

(الآية) " وَنُرِيدُ أَنْ نَمُنَّ عَلَى الَّذِينَ اسْتُضِعُوا فِي الْأَرْضِ " (اور ہم نے چاہا ہے کہ جو زمین میں کمزور و بے بس کر دیے گئے تھے اُن کے اوپر احسان کریں۔) (قصص : ۵) اور ارشاد ہوا :

(الآية) " وَلَقَدْ كَتَبْنَا فِي الزُّبُورِ " (انبیاء : ۱۰۵) ترجمہ : (اور ہم نے زبور میں (اس کو) لکھ دیا ہے)

ترجمہ روایت : تو اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو یہ خوشخبری دی کہ تمہارے اہل بیت ساری

زمین کے مالک ہوں گے۔ دنیا میں رجعت کر کے آئیں گے اور اپنے دشمنوں کو تہ تیغ کریں گے اور پھر حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہ زہرا علیہا السلام کو امام حسین علیہ السلام کے قتل کی خبر سنائی تو اُن کی یہ جل ناگوار معلوم ہوا۔

اس کے بعد حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا ، بتاؤ : " فصل رایتہم اَحَدًا يَبْشُرُ بُولَدَ ذَكَرٍ فِي حَمْلِهِ كَرِهًا . اُمِّي اِنْهَا اغْتَمَّتْ وَكَسِهَتْ لَمَّا اخْبُرَتْ بِقَتْلِهِ وَوَضَعَتْهُ كَرِهًا لَمَّا عَلِمَتْ مِنْ ذَلِكَ وَكَانَ بَيْنَ الْحُسَيْنِ وَالْحُسَيْنِ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ طَهْرًا وَاحِدًا وَكَانَ الْحُسَيْنُ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ فِي بَطْنِ اُمِّهِ سِتَّةَ اشْهُرٍ وَفَصَالَهُ اَرْبَعَةٌ وَعِشْرُونَ شَهْرًا وَهُوَ قَوْلُ اللَّهِ (الآية) " وَحَمَلَهُ وَفَصَالَهُ ثَلَاثُونَ شَهْرًا : " (۱۱ حَقَّقَتْ : ۱۵)

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا : (ترجمہ روایت)

بیس کیا تم نے کسی عورت کو دیکھا ہے کہ اس کو فرزند کی (اطلا دہنہ کی)

خوشخبری دی جائے اور اُسے وہ حمل ناگوار گذرے ؟ مگر جب (فاطمہ زہرا)

کو اس فرزند کے قتل کی خبر دی گئی تو آپ علیہا السلام ہنسیں اور یہ حمل آپ کو

ناگوار گذرا۔ " وَوَضَعَتْهُ كَرِهًا " یعنی جب آپ کو اُن کے قتل کی خبر

ملی تو پھر وضع حمل بھی ناگواری کے ساتھ ہوا۔ اور امام حسن و امام حسین

علیہما السلام کی ولادت کے درمیان ایک طہر کا فاصلہ رہا۔ امام حسین

بطنِ مادر میں صرف چھ ماہ رہے اور مدتِ رضاعت چوبیس ماہ رہی۔ اسی

بنابر اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ :

" وَحَمَلُهُ وَفَصَالُهُ ثَلَاثُونَ شَهْرًا "

یعنی : (اور اس کے حمل کی مدت اور اُس کے دودھ چھڑانے کی مدت تیس ماہ ہے)

(تفسیر علی بن ابیہم)

عذابِ رحمت کی خبر سورۃ طور آیت : میں ہے

(۱۶۷)

تفسیر علی بن ابیہم میں قول خدا : " اِنَّ لِلَّذِينَ ظَلَمُوا " آلِ مُحَمَّدٍ

حَقَّهُمْ " عَذَابًا دُونَ ذَلِكَ " ، قال : عذاب الرجعة بالسيف "

یعنی : جن لوگوں نے آلِ محمد کا حق غصب کیا ان کیلئے عذابِ آخرت کے سوا عذابِ رحمت میں تلواریں ہوں گی

## آیت سورہ قلم کی تفسیر

(۱۲۸)

تفسیر علی بن ابراہیم میں قول خدا: "إِذَا تَشَلَّى عَلَيْهِ الْيَتَامَا" جب اُس پر ہماری آیات تلاوت کی جاتی ہیں۔ یعنی ثانی پر، تو قال آسَاطِيذُ الْأَوَّلِينَ" (کہتا ہے کہ یہ تو گزرے ہوئے لوگوں کے فقہ کہانیاں ہیں) اسی اکاذیب الاولین "سَنَسِيحُهُ عَلَى الْخُرْطُومِ" (عنقریب ہم اُس کی ناک پر داغ لگا دیں گے) (التکوہ: ۱۵-۱۶)

قال ۴: في الرجعة اذا رجع امير المؤمنين ويرجع اعداؤه فيسبهم بميسم معه، كما توسم البهائم على الخراطيم الالفت والشفطان۔

آپ نے فرمایا: یہ زمانہ رجعت میں ہوگا جب حضرت امیر المؤمنین اور ان کے دشمن دونوں اس دنیا میں بھیجے جائیں گے تو امیر المؤمنین کے پاس نشان ڈالنے کی ایک چیز ہوگی اس سے آپ اُس کی ناک پر نشان لگائیں گے جس طرح جانوروں کی ناک اور سونٹوں پر نشان لگایا جاتا ہے۔

(تفسیر علی بن ابراہیم)

## آیت سورہ مدثر کی تفسیر

(۱۲۹)

تفسیر علی بن ابراہیم میں قول خدا: "قُمْ فَأَنْذِرْ" (مدثر: ۲) (اٹھو اور لوگوں کو ڈراؤ)

قال ۴: هو قيامه في الرجعة ينذر فيها

یعنی: (رسول اللہ رجعت میں لوگوں کو عذاب سے ڈرائیں گے) (تفسیر علی بن ابراہیم)

## رجعت رسول اللہ و امیر المؤمنین و مدت حکومت

(۱۳۰)

مجھ سے سید الجلیل بہاء الدین علی بن عبد الحمید حسینی نے انھوں نے احمد بن محمد ایادی سے مرفوعاً احمد بن عقبہ نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ ایک شخص نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے رجعت کے متعلق سوال کیا کیا کہ کیا رجعت حق ہے؟ آپ نے فرمایا: ہاں۔ پھر دریافت کیا کیا کہ وہ شخص کون ہوگا جو سب سے پہلے رجعت کریگا؟

آپ نے فرمایا: "وہ امام حسین علیہ السلام ہیں جو امام قائمؑ کے ظہور کے بعد سب سے پہلے رجعت کریں گے۔"

میں نے عرض کیا: اور ان ہی کے ساتھ سب حضرات رجعت کریں گے؟

قال: لا بل كما ذكر الله تعالى في كتابه:

"يَوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّورِ فَتَأْتُونَ أَفْوَاجًا" (النبا: ۱۸)

(جس دن صور پھونکا جائے گا اور تم گروہ درگروہ آؤ گے)

یعنی: قوم بعد قوم = (ایک قوم کے بعد دوسری قوم رجعت کرے گی۔)

۶

\* وعنه عليه السلام ويقبل الحسين عليه السلام في اصحابه الذين قتلوا معه ومعه سبعون نبياً كما بعثوا مع موسى النبي بن عمران - فيدفع اليه القائم عليه السلام الخاتم فيكون الحسين عليه السلام هو الذي يلي غسله وكفنه وحنوطه ويواريه في حفرة۔

یعنی: اور ان ہی جناب سے مروی ہے کہ حضرت امام حسین علیہ السلام اپنے ان اصحاب کے ساتھ رجعت میں دوبارہ تشریف لائیں گے جو اصحاب آپ کے ساتھ قتل کیے گئے تھے اور آپ کے ساتھ ستر نبیا بھی اسی طرح مبعوث ہوں گے جس طرح حضرت موسیٰ بن عمران کے ساتھ بھیجے گئے تھے تو اُس وقت حضرت امام قائم علیہ السلام انگوٹھی آپ کے حوالے کر دیں گے۔ پھر امام حسین علیہ السلام ہی امام قائم علیہ السلام کو غسل دیں گے، کفن پہنائیں گے اور حنوط کر کے حفرۂ قبر میں سپرد خاک کر دیں گے۔

۶

\* نیز جابر بن جعفر سے روایت ہے اُن کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا۔ آپ فرما رہے تھے کہ:

"والله ليملكن من اهل البيت رجل بعد موته ثلاثمائة سنة ويزداد تسعا" قلت: متى يكون ذلك؟

قال: بعد القائم عليه السلام: قلت: وكم يقوم القائم في عاله؟

قال: تسع عشرة سنة، ثم يخرج المنتصر الى الدنيا وهو



الحسین علیہ السلام، فی طلب بدہ و دم اصحابہ،  
فی قتل ویسبى حتى یخرج السفاح و هو امیر المؤمنینؑ  
ترجمہ: ”خدا کی قسم امام قائم علیہ السلام کی موت کے بعد ہم اہل بیت میں سے  
ایک شخص تین سو نو سال تک اور زیادہ، دنیا پر حکومت کرے گا۔  
میں نے عرض کیا: یہ کب ہوگا؟

آپ نے فرمایا: امام قائم علیہ السلام کی وفات کے بعد۔  
میں نے عرض کیا: امام قائم علیہ السلام ظہور کے بعد دنیا میں کتنے عرصے رہیں گے؟  
آپ نے فرمایا: انیس سال تک۔ اس کے بعد منتظر یعنی امام حسین علیہ السلام  
رجعت فرمائیں گے اور وہ اپنے اور اپنے اصحاب کے خون کا انتقام  
لیں گے، دشمنوں کو قتل کریں گے، انھیں قید کریں گے، اس کے بعد  
سفاح یعنی حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام رجعت فرمائیں گے۔

اور اسد بن اسماعیل کے طریق سے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت  
ہے کہ آپ نے فرمایا: کہ جس وقت آپ سے اس دن کے متعلق سوال کیا گیا  
جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا ہے کہ: (مائدہ: ۴)  
”فِي يَوْمٍ كَانَ مَقْدَرُهُ خَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ“  
(جس کا ایک دن مقدار میں پچاس ہزار سال کے برابر ہوگا۔)  
آپ نے فرمایا: وہی کثرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فیکون ملکہ فی کثر قہ  
خمسین الف سنة و یملک امیر المؤمنینؑ فی کثر قہ  
أربعة و أربعين ألف سنة۔“

یعنی: یہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رجعت کا دور ہوگا جس میں آپ پچاس  
ہزار سال حکومت فرمائیں گے اور امیر المؤمنین علیہ السلام اپنے دور رجعت میں  
چوالیس ہزار سال حکومت فرمائیں گے۔ (منتخب البعائر)

میں ظہور کے بعد کیا کروں گا: امام قائم کا ارشاد

(۱۳۱)

کتاب ”السلطان الفرج عن الایمان“ مصنف سید جلیل بہار الدین علی بن  
عبدالکریم حسینی میں علی بن مہزیار سے مرفوعاً روایت ہے کہ ایک مرتبہ میں سورہ تہ کہ عالم خواتین

دیکھا کہ ایک شخص مجھ سے کہہ رہا ہے کہ اس سال حج پر جاؤ حضرت صاحب الزمانؑ سے تمہیں ملاقات  
کا شرف حاصل ہوگا۔ اور اس سلسلے میں ایک طویل حدیث بیان کرتے ہوئے کہا کہ:

ثم قال: یا مہزیار! اذ افقد الصین وتحرك المغربی وسار  
العباسی و بوج السفیانی یؤذن یولی اللہ فأخرج بین  
الصفا والمروة فی ثلاثمائة وثلاثة عشر فأجى الى  
الکوفة فأهدم مسجدها وأبنيه علی بنائه الاول و  
أهدم ما حوله من بناء الجبابرة۔

وأجى بالناس حجة الاسلام وأجى الى یثرب، فأهدم  
الحجرة، وأخرج من بہا و ہما طریان، فأمر بمما  
تجاء البقیع وأمر بخشیتین یصلبان علیہما فتورقان  
من تحتہما، فیفتن الناس بہما أشد من الاول  
فینادی مناد الفتنۃ من السماء یا سماء انبذی  
و یا ارض خذی! فیومعذ لا یبقی علی وجه الارض  
الا مؤمن قد اخلص قلبہ للایمان۔

قلت: یا سیدی! ما یكون بعد ذلك؟  
قال: ”الکثرة الکثرة الرجعة، ثم تلا هذه الآية:  
(الآیۃ) ”ثُمَّ رَدَدْنَا لَكُمُ الْکَرَّةَ عَلَيْهِمْ وَأَمْدَدْنَا لَكُمْ  
بِأَمْوَالٍ وَبَنِينَ وَجَعَلْنَاكُمْ أَكْثَرَ نَفِیْداً“ (اشعری: ۶)

پھر فرمایا: اے مہزیار! جب چین مفقود (ختم) ہو جائے گا، مغربی حرکت میں آجائے  
گا، عباسی کوچ کر کے آگے بڑھے گا اور سفیانی کی بیعت کی جائے گی  
تو ولی خدا کو اذن ظہور ملے گا، اور میں صفا و مروہ کے درمیان  
سے تین سو تیرہ اصحاب کے ساتھ فروج کروں گا۔ پھر کوہ آؤں گا اور  
وہاں کی مسجد کو منہدم کروں گا، اور اسے از سر نو پہلی بنیاد پر تعمیر کروں گا  
اور ظالموں و جاہلوں نے اس کے اطراف جو تعمیرات کی ہوں گی انھیں  
مسمار کروں گا۔

اور لوگوں کو اپنے ساتھ لیکر حجة الاسلام کی مناسک ادا کروں گا، پھر وہاں سے



یثرب (مدینہ) آؤں گا، وہاں کے حجرے کو منہدم کروں گا اور اس میں سے ان دونوں کو لٹکاؤں گا جن کی لاشیں تروتازہ ہوں گی اور حکم بدو لگا کر ان دونوں کو بقیع کے سامنے درخت کے دو تنوں پر سولی پر لٹکا دیا جائے۔ جیسے ہی وہ اس پر لٹکائے جائیں گے اُن خشک درخت کے تنوں میں شاخیں اور پتے نکل آئیں گے۔ یہ دیکھ کر لوگ پہلے سے بھی زیادہ اُن کے مقصد ہو جائیں گے تو اتنے میں ایک منادی نداء دے گا کہ اے آسمان! انہیں چھوڑ اور اے زمین انہیں نکلے۔ پھر سوائے موسیٰ خالص کے اُن لوگوں میں سے کوئی نہ بچے گا سبھی کو زمین نکل لے گی۔

میں نے عرض کیا: اے میرے سردار! یہ سب کچھ کب ہوگا؟  
آپ نے فرمایا: رجعت میں رجعت میں۔

پھر آپ نے اس آیت کی تلاوت فرمائی:

﴿الآیۃ﴾ "ثُمَّ رَدَدْنَا لَكُمُ الْكَرَّةَ عَلَيْهِمْ وَأَمْدَدْنَاكُمْ بِأَمْوَالٍ وَبَنِينَ وَجَعَلْنَاكُمْ أَكْثَرَ نَفِيراً" (سورہ اسراء: ۶)

ترجمہ آیت: "پھر ہم نے تم کو اُن کے اوپر غلبہ عطا کر کے تمہارے دن پھیر دیے اور ہم نے اموال اور بیٹوں سے تمہاری مدد کی اور تمہیں کثرت افراد عطا کی۔"

(منتخب البصائر)

حضرت اسماعیل بن حزقیل کی آرزو رجعت

(۱۳۲)

محمد بن جعفر رزاق نے ابن ابی الخطاب اور احمد بن حسن ابن علی بن فضال سے انھوں نے مروان بن مسلم سے، انھوں نے برید بن عبد اللہ سے روایت کی ہے کہ ایک مرتبہ میں نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا: فرزند رسول! یہ ارشاد فرمائیے کہ وہ اسماعیل جن کا ذکر اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اس طرح فرمایا ہے:

"وَإِذْ كُنَّا فِي الْكُتُبِ إِسْمَاعِيلَ إِنَّهُ كَانَ صَادِقَ

الْوَعْدِ وَكَانَ رَسُولًا نَبِيًّا" (سورہ مریم: ۵۲)

ترجمہ آیت: "اور یاد کرو کتاب میں اسماعیل کو، بیشک وہ وعدے کا سچا

اور بھیجا ہوا ایک نبی تھا۔"

کیا یہ اسماعیل بن ابراہیم تھے؟ لوگ تو یہی سمجھتے ہیں کہ یہ اسماعیل بن ابراہیم تھے

آپ نے فرمایا: اسماعیل نے تو حضرت ابراہیمؑ سے پہلے ہی وفات پائی۔ اور حضرت ابراہیمؑ

حجت خدا قائم اور صاحب شریعت تھے پھر اُن کے فرزند اسماعیلؑ کس قوم کی طرف بھیجے گئے تھے۔

میں نے عرض کیا: میں آپ پر قربان، پھر وہ کون سے اسماعیل تھے؟

قال: ذاك اسماعيل بن حزقييل النجفي بعثه الله الى قومه

فكذبوه وقتلوه وسلخوا فروة وجهه، فغضب الله

له عليم فوجبه اليه سطا طائيل ملك العذاب -

فقال له: يا اسماعيل! انا سطا طائيل ملك العذاب وجنبي

رب العزة اليك لأعذب قومك بأنواع العذاب كما شئت

فقال له اسماعيل: لا حاجة لي في ذلك يا سطا طائيل -

فأوحى الله عليه: فما حاجتك يا اسماعيل؟

فقال اسماعيل: يارب! انك اخذت الميثاق لنفسك بالربوبية

ولمحمد بالنبوة ولا وصيائه بالولاية وأخبرت

خلقك بما تفعل أمته بالحسين بن علي عليه السلام

من بعد نبينا وانك وعدت الحسين ان تكثره الى

الدنيا حتى انتقم بنفسه من نفسه من فعل ذلك به

فحاجتي اليك يارب! ان تكثرني الى الدنيا حتى انتقم

من فعل ذلك بي ما فعل كما تكثر الحسين -

فوعده الله اسماعيل بن حزقييل ذلك فمروا بكرم الحسين بن علي

عليهما السلام -

ترجمہ روایت: آپ نے فرمایا: وہ اسماعیل بن حزقیل علیہ السلام تھے اللہ تعالیٰ نے اُن کو اُن کی قوم کی طرف مبعوث فرمایا تو قوم نے اُن کی تکذیب کی اور انھیں قتل

کر دیا اور اُن کے چہرے کی کھال مع بالوں کے اتار لی۔ تو اللہ تعالیٰ اس قوم

پر غضبناک ہوا اور اُن کی طرف فرشتہ عذاب سطا طائیل کو بھیجا تاکہ تم ج طرح

کہو یہ فرشتہ تمہاری قوم پر عذاب کرے۔

چنانچہ سطا طائیل نے آکر کہا: اے اسماعیل! میں سطا طائیل فرشتہ عذاب ہوں

اللہ تعالیٰ نے مجھے تمہارے پاس بھیجا ہے تاکہ جس طرح آپ کہیں میں آپ کی

قوم پر عذاب کروں۔

اسماعیل نے کہا: اے سطا طویل! مجھے اس کی ضرورت نہیں۔

اس پر، اللہ تعالیٰ نے اُن کی طرف وحی کی کہ اے اسماعیل! پھر تم کیا چاہتے ہو؟ اسماعیل نے عرض کیا: پروردگار! تو نے اپنی ربوبیت کا اور محمدؐ کی نبوت اور اُن کے اوصیاء کی ولایت کا عہد و میثاق لیا ہے اور یہ بتایا ہے کہ امت محمدیہؐ نبی کے بعد حسینؑ ابن علیؑ پر کیا گیا ظلم و ستم کرے گی۔ اور تو نے حسینؑ ابن علیؑ سے وعدہ کیا ہے کہ تو انھیں دوبارہ دنیا میں بھیجے گا تاکہ وہ اپنے دشمنوں سے انتقام لیں۔ میں چاہتا ہوں کہ اے میرے پروردگار مجھے دوبارہ بعد موت کے دنیا میں بھیجے تاکہ میں اپنے دشمنوں اور ظالموں سے انتقام لوں جس طرح تو حسینؑ کو دوبارہ بھیجے گا۔

تو اللہ تعالیٰ نے حضرت اسماعیلؑ سے اس کا وعدہ کیا۔ لہذا وہ بھی امام حسینؑ کے ساتھ دوبارہ دنیا میں بھیجے جائیں گے۔  
(کامل الزیارت)

### قبر امام حسینؑ پر ملائکہ رجعت کے منتظر ہیں (۱۳۳)

حیرتی نے اپنے والد سے، انھوں نے علی بن محمد بن سالم سے، انھوں نے محمد بن خالد سے، انھوں نے عبد اللہ بن حماد بصری سے، انھوں نے عبد اللہ بن عبد الرحمن سے، انھوں نے ابو عبیدہ بزاز سے، ابو عبیدہ نے حریر سے روایت کی ہے اور حریر کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ میں نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا کہ مولا! میں آپ پر قرآن، آپ اہل بیت کرام دنیا میں کس قدر کم عرصہ رہتے ہیں اور آپ حضرات سے ایک دوسرے کی موت قریب قریب کیوں ہوتی ہے حالانکہ دنیا کو آپ حقارت کی بڑی ضرورت ہے؟ فقال ۳: "إِنَّ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنَّا صَحِيفَةً فِيهَا مَا يَحْتَاج إِلَيْهِ أَنْ يَعْمَلَ بِهِ فِي مَدَّتِهِ، فَإِذَا انْقَضَى مَا فِيهَا مَتَا مَرِّ بِهِ، عَرَفَ أَنَّ أَجَلَ قَدْ حَضَرَ وَأَتَا النَّبِيَّ يَنْعِي إِلَيْهِ نَفْسَهُ وَأَخْبَرَهُ بِمَا لَهُ عِنْدَ اللَّهِ

وَأَنَّ الْحُسَيْنَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ قَرَأَ صَحِيفَتَهُ الَّتِي أُعْطِيَهَا وَفُتِرَ لَهُ مَا يَأْتِي وَمَا يَنْقُ وَبَقِيَ مِنْهَا أَشْيَاءٌ لَمْ تَنْقُصْ فُخْرِجَ إِلَى الْقِتَالِ وَكَانَتْ تِلْكَ الْأُمُورُ الَّتِي بَقِيَتْ أَنَّ الْمَلَائِكَةَ سَأَلَتْ اللَّهَ فِي نَصْرَتِهِ فَأُذِنَ لِرَسْمِ فَمَكْتُ تَسْتَعِدُّ لِلْقِتَالِ

وَتَسْأَلُ لَذَلِكَ حَتَّى قَتَلَ، فَنَزَلَتْ وَقَدْ انْقَطَعَتْ مَدَّتُهُ وَقَتْلُ صَلَوَاتِ اللَّهِ عَلَيْهِ۔

فَقَالَتِ الْمَلَائِكَةُ: يَا رَبِّ أَذْنُ لَنَا فِي الْإِنْجَادِ وَأَذْنُ لَنَا فِي نَصْرَتِهِ فَأَنْحَدِرْنَا وَقَدْ قَبِضْتَهُ؟

فَأَوْحَى اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى إِلَيْهِمْ أَنْ الزَّمُوا قَبْضَتَهُ حَتَّى تَرَوْهُ قَدْ خَرَجَ فَاَنْصُرُوهُ وَابْكُوا عَلَيْهِ وَعَلَى مَا فَاتَكُمْ مِنْ نَصْرَتِهِ وَأَنْتُمْ خَصَّصْتُمْ نَصْرَتَهُ وَالْبُكَاءَ عَلَيْهِ، فَبَكَتِ الْمَلَائِكَةُ تَقْرَأُ وَجَزَعًا عَلَى مَا فَاتَكُمْ مِنْ نَصْرَتِهِ، فَاذْخِرْ صَلَوَاتِ اللَّهِ عَلَيْهِ يَكُونُونَ أَنْصَارَهُ

ترجمہ روایت: آپ نے فرمایا: ہم میں سے ہر ایک کے پاس ایک صحیفہ ہوتا ہے جس میں یہ تحریر ہوتا ہے کہ اس کو اپنی مدتِ حیات میں یہ کام کرنا ہے۔

چنانچہ جب اُس صحیفے میں جتنے کام اس سے متعلق ہیں ختم ہو جاتے ہیں، تو صاحبِ صحیفہ سمجھ لیتا ہے کہ اب اس کی موت آنے والی ہے اور اس کے پاس نوصی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لاکر اس کی موت کی اطلاع دیدیتے ہیں۔ اور یہ کہ اللہ تعالیٰ کے پاس اُس کے لیے کیا ہے۔

مگر جب امام حسینؑ صلوات اللہ علیہ نے وہ صحیفہ جو انھیں ملا تھا پڑھا تو دیکھا کہ اس میں جو امور تحریر ہیں، ان میں سے کچھ انجام پا چکے ہیں اور کچھ ابھی باقی ہیں۔ اس لیے قتال کے لیے نکلے۔ اور جو امور باقی ہیں اُن میں سے ایک یہ بھی ہے کہ ملائکہ نے اللہ تعالیٰ سے درخواست کی، کہ وہ اُن سب کو امام حسینؑ صلوات اللہ علیہ کی نصرت کی اجازت دے اور اللہ تعالیٰ نے اجازت بھی دے دی لیکن ملائکہ نے اس کے لیے توقف کیا اور قتال کے لیے تیار ہونے لگے اور ادھر امام حسینؑ صلوات اللہ علیہ قتل کر دیے گئے اب ملائکہ آئے تو دیکھا کہ امام حسینؑ صلوات اللہ علیہ قتل ہو چکے ہیں اس لیے کہ اُن کی مدتِ حیات ختم ہو چکی تھی۔

ملائکہ نے یہ دیکھ کر عرض کیا: پروردگار! تو نے ہمیں نازل ہونے اور قتال کی اجازت عطا فرمائی تھی مگر جب ہم دُشمنینِ کربلا پر اُترے تو اُس وقت تو اُن کی روح قبض کر چکا تھا۔ (اب ہمارے لیے کیا حکم ہے؟)

اللہ تعالیٰ نے وحی فرمائی کہ ”اچھا اب تم اُن کی قبر کے پاس رہو یہاں تک کہ وہ دوبارہ دنیا میں واپس آئیں، اور تم اُس وقت، اُن کی نصرت کرنا، اور نصرت کے نہ کرنے پر اُس وقت تک اُن پر بکا و گریہ وزاری کرتے رہو۔ بس ہم نے تمہیں اُن کی نصرت کے لیے اور اُن کی مظلومیت پر گریہ وزاری کے لیے مخصوص فرما دیا۔

چنانچہ اُس وقت نصرت حسینؑ کے فوت ہوجانے کی وجہ سے ملائکہ مسلسل بکا اور جزع فزع کر رہے ہیں۔ پس جب امام حسین صلوٰۃ اللہ علیہ دوبارہ رجعت و خروج کریں گے تو یہ ملائکہ اُن کے انصاروں میں ہوں گے۔“ (کامل الزیارات)

### ۱۳۳) ”یَوْمَ تَرْجُفُ الرَّاحِفَةُ“ کی تاویل

محمد بن عباس نے جعفر بن محمد بن مالک سے، اُنھوں نے قاسم بن اسماعیل سے، اُنھوں نے علی بن خالد عاقولی سے، اُنھوں نے عبدالکریم خثعمی سے، اُنھوں نے سلیمان بن خالد سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے قول خدا: آیت: ”یَوْمَ تَرْجُفُ الرَّاحِفَةُ“ تَنْبَعُهَا الرَّادِفَةُ“ (النَّارُ: ۶) ترجمہ: جس دن زلزلہ کا جھٹکا بری طرح ہلا دلے گا، اس کے فوراً بعد ویسا ہی ایک اور (جھٹکا لگے گا)۔

قال: ”الرَّاحِفَةُ الْحَيَّيْنِ بْنِ عَلِيٍّ وَالرَّادِفَةُ“ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ وَأَوَّلُ مَنْ يَنْفَسُ عَنْ رَأْسِهِ التُّرَابُ الْحَسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ فِي خَمْسَةِ وَسَبْعِينَ أَلْفًا وَهُوَ قَوْلُهُ تَعَالَى:

آیت ”إِنَّا لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا وَالَّذِينَ آمَنُوا فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَيَوْمَ يَقُومُ الْأَشْهُادُ“ يَوْمَ لَا يَنْفَعُ الظَّالِمِينَ مَعْلَدُهُمْ لَقَدْ كَانُوا فِي الْغَيْبِ مُنْكَرًا وَلَهُمْ اللَّعْنَةُ وَلَهُمْ سُوءُ الدَّارِ“ (مُؤْمِن: ۵۱)

ترجمہ ہم اپنے رسولوں کی اور اُن لوگوں کی جو ایمان لائے ہیں حیات دنیا میں اور اُس دن دہی جس دن گواہ کھڑے ہوں گے ضرور مدد کریں گے۔

اُس دن ظالموں کی معذرت انھیں کوئی نفع نہ دے گی اور اُنکے لیے لعنت ہوگی اور اُن کھلے برا ٹھکانہ ہوگا۔“

فرمایا: الرَّاحِفَةُ سے مراد امام حسینؑ اور الرَّادِفَةُ سے مراد حضرت علی بن ابی طالبؑ ہیں۔ اور سب پہلے

امام حسینؑ اپنے سر سے خاک جھاڑتے ہوئے اپنی قبر سے اٹھیں گے اور آپ کے ساتھ پچتر ہزار انصار ہوں گے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”إِنَّا لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا وَالَّذِينَ آمَنُوا فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَيَوْمَ يَقُومُ الْأَشْهُادُ“ (مُؤْمِن: ۵۱-۵۲) یعنی: (امام حسین کی مدد کی جائے گی اور ظالموں کی معذرت فائدہ نہ دے گی) (کنز جامع الفوائد)

### ۱۳۵) ”كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُونَ“ کی تفسیر

کتاب التفریل والتحریف سے، احمد بن محمد سیاری نے محمد بن خالد سے، اُنھوں نے عمر بن عبدالعزیز سے، اُنھوں نے عبداللہ بن نجیح یامانی سے روایت کی ہے کہ ایک مرتبہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا کہ: (آیت: ”ثُمَّ لَنَسْأَلَنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيمِ“ (سُورَةُ النَّكَارَةِ: ۸) ترجمہ: (پھر اُس دن تم سے نعمتوں کے بارے میں بھی ضرور باز پرس ہوگی)

مولا: اس آیت میں نعیم ”سے کیا مراد ہے؟“ آپ نے فرمایا: ”نَعِيم“ سے مراد: ”النَّعِيمُ الَّذِي أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْكُمْ بِهِ مُحَمَّدٌ وَآلُ مُحَمَّدٍ صَلَّيَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ“ یعنی وہ نعمتیں جو اللہ تعالیٰ نے تم پر نازل کیں محمدؐ و آل محمدؐ صَلَّيَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے ذریعے اور وسیلے سے۔ میں نے پھر دریافت کیا: (كَلَّا لَوْ تَعْلَمُونَ عِلْمَ الْيَقِينِ) سے کیا مراد ہے؟ دیکھو! اگر تم یقینی طور پر جانتے

آپ نے فرمایا: المعاینۃ یعنی معانی میں نے عرض کیا: اور ”كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُونَ“ سے کیا مراد ہے؟ (آگاہ ہوجاؤ کہ تم عنقریب جان لو گے)

آپ نے فرمایا: مَرَّةً بِالْكَذِّبَةِ وَ أُخْرَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔ یعنی: ایک مرتبہ زمانہ رجعت میں پھر دوسری مرتبہ قیامت کے دن۔ (منتخب البصائر)

### ۱۳۶) مومن طاق اور البوحنیفہ کی حکایت

مومن طاق اور البوحنیفہ کے درمیان ہونے والے بہت سے قصے مشہور ہیں اُن میں سے ایک قصہ یہ ہے کہ ایک دن البوحنیفہ نے مومن طاق سے کہا: اے البوحنیفہ! تم رجعت کے قائل ہو؟ اُنھوں نے کہا: ہاں۔ البوحنیفہ نے کہا: اچھا تم اپنے کیسے (قبیلے)

سے پانچ سو رینار قرض سے رو بہر جب ہم ادر تم دونوں رجعت میں دوبارہ اس دنیا میں آئیں گے تو میں اُس وقت تمہاری رقم واپس کر دوں گا۔

مومن طاق نے جربہ جواب دیا: مگر اس کے لیے ایک ضامن چاہیے ہے جو اس امر کی ضمانت لے کہ تم انسان ہی کی شکل میں دوبارہ اس دنیا میں آؤ گے۔ میرا تو یہ خیال ہے کہ تم بندر کی شکل میں دوبارہ آؤ گے تو پھر میں اپنا قرض کس سے واپس لوں گا۔ (انفہرست نجاشی)

### ۱۱۳۷ ذوالقرنین کی تعریف

”کتاب الغارات“ مصنف: ابراہیم بن محمد ثقفی میں مرقوم ہے کہ ایک مرتبہ حضرت امیر المومنین علیؑ سے دریافت کیا گیا کہ ذوالقرنین کے بارے میں فرمائیے؟ آپ نے فرمایا: رجل بعثہ اللہ الی قومہ فکذبوہ وضربوہ علی قرنہ فمات، ثم احیاه اللہ، ثم بعثہ الی قومہ، فکذبوہ علی قرنہ الآخر فمات، ثم احیاه اللہ، فهو ذوالقرنین لانه ضوبت قرنہ۔

یعنی: ”وہ ایک مرد تھے جنہیں اللہ تعالیٰ نے اُن کی قوم کی طرف بھیجا تھا مگر اُن کی قوم نے اُن کی تکذیب کی اور اُن کی پیشانی پر ایسی ضرب لگائی کہ وہ مر گئے۔ مگر اللہ تعالیٰ نے انہیں زندہ کر کے پھر اُن کی قوم کی طرف بھیجا تو اُن کی قوم نے اُن کی پھر تکذیب کی اور اُن کی پیشانی کی دوسری طرف پھر ضرب لگائی، اور وہ پھر مر گئے۔ اللہ تعالیٰ نے پھر انہیں زندہ کیا۔ تو وہ ذوالقرنین اس لیے کہلائے کہ اُن کی پیشانی (جس مقام پر جالور کے سبک ہونے ہیں اس مقام) پر دونوں طرف ضرب لگائی گئی تھی۔“

★ ایک اور حدیث میں ہے کہ آپؐ نے فرمایا کہ: ”وفیکم مثله“ یعنی تمہارے درمیان بھی اُن ہی کے مثل ایک (ذوالقرنین) ہے۔ اور اس سے آپؐ نے خود اپنی ذات کو مر لیا۔“

★ اور کتاب مذکور میں یہ بھی ہے کہ عبداللہ بن اسد کندی جو شرطۃ الجہین میں سے تھے انہوں نے اپنے والد سے روایت نقل کی ہے۔ اُن کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ میں حضرت امیر المومنین علیؑ کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا کہ اُس وقت

ابن معز اور ابن نعج دونوں آئے اور اُن کے ساتھ عبداللہ بن وہب تھا اور دونوں عبداللہ بن وہب کی گردن میں چادر کا پھندا ڈال کر کھینچے ہوئے لا رہے تھے۔ ان دونوں نے اکر کہا: یا امیر المومنین! اس شخص کو قتل کریں کیونکہ کاذبوں کے ساتھ ہرگز کوئی نرمی نہ کرے آپؐ نے فرمایا: اس کو میرے پاس لاؤ۔

وہ دونوں اُسے قریب لاتے تو پوچھا کہ شخص کیا کہتا ہے؟ اُن دونوں نے کہا: یہ شخص کہتا ہے کہ آپؐ ذاتیہ الارض ہیں اور آپؐ کی پیشانی پر ضرب لگائی جائے گی جس سے آپؐ کی ریشیں مبارک خون سے تر ہو جائے گی۔

آپؐ نے اُس شخص سے پوچھا: یہ لوگ تمہارے متعلق کیا کہہ رہے ہیں؟ اُس نے کہا: یا امیر المومنین! میں نے عمار بن یاسر سے ایک حدیث سنی تھی، وہی حدیث میں نے ان دونوں سے بیان کر دی تھی۔

قال: ”اتروکہ، فقد روی عن غیرہ یا ابن اُمّ السوداء انک تبقر الحدیث بقراً، خلوا سبیل الرجل فان یلک کاذباً فعلیہ کذبہ وان یلک صادقاً یصیبنی الذی یقول۔“

آپؐ نے فرمایا: اسے چھوڑ دو، یہ اپنی طرف سے نہیں کہتا، دوسرے سے روایت کرتا، اور لے ابن اُمّ سوداء! تم حدیث کا بڑی اچھی طرح تجزیہ کرتے ہو۔ اسے چھوڑ دو، اگر یہ جھوٹا ہے تو اسے خود اس جھوٹ کی سزا ملے گی اور اگر یہ سچا ہے تو میں اسی طرح مجروح ہوں گا جس طرح یہ کہتا ہے۔

(کتاب الغارات)

★ اسی کتاب میں عبا یہ سے روایت ہے اُن کا بیان ہے کہ میں نے حضرت علیؑ کو فرماتے ہوئے سنا:

قال: ”انا سید الشیب وفی سئۃ من ایوب۔ لان ایوب ابتلی ثم عافاه اللہ من بلواہ وآتاه اہلہ ومثلہم معہم، کما حکى اللہ سبحانہ فروى انه احیالہ اہلہ الذین قد ماتوا وكشف ضرّہ وقد صمّ عنہم صلوات اللہ علیہم اِنَّہ:

”كلّ ما كان فی بنی اسرائیل یكون فی عذہ الامۃ مشلہ حذوا النعل بالنعل، والقذۃ بالقذۃ۔“ وقد قال: ان فیہ ۷ شبرہ۔“

وقوله: والله ليجمعن الله لي اهل لي كما جمعوا ليعقوب فان  
يعقوب فرق بينه وبين اهل برهة من الزمان  
ثم جمعو له

فقد حلف عليه السلام ان الله سبحانه وتعالى سيجمع له ولده  
كما جمعهم ليعقوب وقد كان اجتماع يعقوب بولده  
في دار الدنيا فيكون امير المؤمنين عليه السلام كذلك  
في الدنيا يجمعون له في رجعت عليه السلام ولده  
الائمة عليهم السلام وهم المنصوصون على رجعتهم في  
احاديثهم الصحيحة الصريحة: "وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِينَ" (الزمر: 27)

آیت نے فرمایا: "میں بڑھوں کا سردار ہوں۔ اور مجھ میں حضرت ابوب کی ایک سنت ہے،  
اور حضرت ابوب علیہ السلام کے قفقے میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی مصیبتوں  
کو دور کیا، ان کی اولاد جو چکی تھی انھیں پھر سے زندہ کر کے ان سے ملایا  
اور ائمہ علیہم السلام کی روایات صحیحہ میں ہے کہ جو کچھ بنی اسرائیل میں ہوا ہے وہ سب  
بے کم و کاست اس اُمت میں بھی ہوگا۔  
اور امیر المؤمنین علیہ السلام نے یہ بھی فرمایا ہے کہ "بخدا، جس طرح اللہ تعالیٰ نے حضرت  
یعقوب علیہ السلام کے گھروالوں کو جمع فرمایا تھا اسی طرح میرے گھروالوں کو بھی  
جمع فرمائے گا۔"

یعنی یہ کہ بیشک اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے حضرت یعقوب کو ان کے فرزند  
سے دنیا میں ملایا تھا اسی طرح امیر المؤمنین کو بھی آپ کے فرزندوں سے آپ  
کے زمانہ رجعت میں ملائے گا اور آپ اولاد ائمہ طاہرین ۱۲ ہیں جن کی رجعت  
پر احادیث صحیحہ میں مریحہ نص ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے  
وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِينَ " (انجام کار متقین کے لیے (ہی عمہ) ہے  
اور متقین یہی حضرات ہیں۔

ت  
اِنْ تَشَاءُ نُنْزِلْ عَلَيْهِمْ كِتَابًا

کتاب تاویل ما نزل من القرآن فی السجی و آخر صلوات اللہ علیہ و علیہم  
تالیف ابو عبد اللہ محمد بن العباس بن مروان میں ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ کے قول:

(۱۳۸)

(آیت) "اِنْ تَشَاءُ نُنْزِلْ عَلَيْهِمْ مِنَ السَّمَاءِ آيَةً فَظَلَّتْ  
اَعْنَاقُهُمْ لَهَا خَاضِعِينَ" (سورة الشعراء: ۴)  
ترجمہ "اگر ہم چاہتے تو ہم ان پر آسمان سے کوئی آیت نازل کرتے ہیں  
کے سامنے ان کی گردنیں عاجزی کے ساتھ جھک جائیں۔"

اس آیت کی تفسیر میں مندرجہ ذیل احادیث وارد ہوئی ہیں:  
روایت علی بن موسیٰ بن طاووس سے، انھوں نے قتاد بن سعد علوی وغیرہ سے  
انھوں نے شاذان بن جبریل سے، انھوں نے اپنے ہی ایک شخص سے قول خدا  
عز وجل: "اِنْ تَشَاءُ نُنْزِلْ عَلَيْهِمْ مِنَ السَّمَاءِ آيَةً فَظَلَّتْ  
اَعْنَاقُهُمْ لَهَا خَاضِعِينَ" روایت ہے:

(۱) ہم سے بیان کیا علی بن عبد اللہ بن اسد نے، انھوں نے ابراہیم بن محمد سے،  
انھوں نے احمد بن محمد اسدی سے، انھوں نے محمد بن فضل سے، انھوں نے  
کلینی سے، انھوں نے ابوصالح سے، انھوں نے عبد اللہ بن عباس سے آیت  
"اِنْ تَشَاءُ نُنْزِلْ . . . . . خَاضِعِينَ" (شعراء: آیت ۴)  
کے بارے میں روایت بیان کی تو عبد اللہ بن عباس نے کہا:  
هذه نزلت فينا وفي بني امية: يكون لنا عليهم دولة  
فتذل اعناقهم لنا بعد صعوبة و هو ان بعد عن  
یعنی: (یہ آیت ہمارے اور بنی امیہ کے بارے میں نازل ہوئی۔ ان لوگوں پر ہماری  
حکومت ہوگی اور صعوبت و پریشانیوں کے بعد ان کی گردنیں ہمارے سامنے  
جھک جائیں گی۔)

(۲) ہم سے روایت کی حسین بن احمد نے، انھوں نے محمد بن عیسیٰ سے، انھوں نے  
یریس سے، انھوں نے ہمارے بعض اصحاب سے، انھوں نے ابوبصیر سے اور انھوں نے  
حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے، اور ابوبصیر کا بیان ہے کہ میں نے  
آنجناب سے آیت: "اِنْ تَشَاءُ نُنْزِلْ . . . . . خَاضِعِينَ" کے بارے میں  
دریافت کیا تو آپ نے فرمایا:

"تخضع لما رقاب بنی امیة قال: ذلك بارز عند زوال الشمس  
قال: وذلك علي بن ابي طالب صلوات الله عليه يبرز عند زوال  
الشمس على رؤس الناس ساعتئذ يبرز وجهه يعرف

ثم قال: اما ابن بنی امیة لیخین الرجل منهم الی جنب شجرة فتقول: هذا رجل من بنی امیة فاقتلوه۔

ترجمہ: آپ نے فرمایا: بنی امیہ کی گردنیں ہمارے سامنے جھک جائیں گی اور زوالِ شمس کے وقت آیت کے ظاہر ہونے کے ساتھ ہوگا اور وہ آیت امیر المومنین ہیں جو زوالِ شمس کے وقت نمودار ہوں گے اور لوگ انھیں پورے حسب و نسب کے ساتھ پہچانیں گے پھر فرمایا: "اور بنی امیہ میں سے ایک شخص ایک درخت کی آڑ میں جا چھپے گا تو درخت آواز دے گا کہ بنی امیہ میں سے ایک شخص میرے پہلو میں چھپا ہوا ہے پس اسے قتل کریں"

(۳) — ہم سے بیان کیا محمد بن (العباس نے) انھوں نے جعفر بن محمد بن حسن سے

انھوں نے عبد اللہ بن محمد زبایات سے، انھوں نے محمد یعنی ابن جنید سے، انھوں نے مفضل بن صالح سے، انھوں نے جابر سے، انھوں نے ابو عبد اللہ جدلی سے روایت کی ہے اور ابو عبد اللہ جدلی کا بیان ہے کہ ایک دن میں حضرت علی بن ابی طالب علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا:

"أنا دابة الارض" میں دابۃ الارض ہوں۔

(۴) — ہم سے بیان کیا علی بن احمد بن حاتم نے، انھوں نے اسماعیل بن اسحاق راشدی سے، انھوں نے خالد بن مخلد سے، انھوں نے عبد الکریم بن یعقوب جعفی سے،

انھوں نے جابر بن یزید سے، انھوں نے ابو عبد اللہ جدلی سے روایت کی ہے ان کا بیان ہے کہ میں حضرت علی بن ابی طالب علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا: کیوں، کیا میں تم کو وہ تین باتیں بتاؤں جو آتہ پیش آنے والی ہیں؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں، فرمائیں۔

فقال: أنا عبد الله، أنا دابة الارض صدقما وعدلما و اخنيما، وأنا عبد الله ألا أخبرك بأنت المسمى وعينه؟

قال: قلت: نعم۔ فضرب بيده إلى صدره فقال: أنا۔ آپ نے فرمایا: میں اللہ کا بندہ ہوں، میں ہی دابۃ الارض ہوں جس نے حق کہا اور عدل قائم کیا اور میں ہی نبی کا بھائی ہوں، میں اللہ کا بندہ ہوں۔

پھر فرمایا: کیا میں تم کو مہدی کا ناک نقشہ بتاؤں؟

میں نے عرض کیا: جی ہاں، فرمائیں۔

آپ نے اپنے سینے پر اپنا ہاتھ مار کر فرمایا: وہ میں ہوں۔

(۵) — ہم سے بیان کیا محمد بن حسن بن صباح نے، انھوں نے روایت کی حسین بن حسن قشاشی سے، انھوں نے علی بن حکم سے، انھوں نے ابان بن عثمان سے، انھوں نے عبد الرحمن بن سیانہ سے، انھوں نے ابو داؤد سے، ابو داؤد نے ابو عبد اللہ جدلی سے روایت کی ہے کہ میں ایک مرتبہ حضرت علی علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا کہ کیا میں تمہیں سات باتیں بتاؤں جو وقوع پذیر ہونے والی ہیں؟

میں نے عرض کیا: جی ہاں، بیان فرمائیں میں آپ پر قربان

قال: أنت أفت المسمى وعينه؟

قال: قلت: أنت يا امير المؤمنين

قال: وحاجبا الضلالة تب ومخازيبهما في آخر الزمان؟

قال: قلت: أنت والله يا امير المؤمنين أنتما فلان وفلان

فقال: الدابة وما الدابة عدلما وصدقما وموقع بعثما، والله مملك من ظلمها وذكر الحديث۔

ترجمہ: روایت: آپ نے فرمایا: کیا میں تم مہدی علیہ السلام کا ناک نقشہ جانتے ہو؟

میں نے عرض کیا: وہ آپ ہی کا ناک نقشہ ہوگا یا امیر المومنین۔

فرمایا: اور اگر اسی وضاحت کے دونوں دربان جن کی رسوائیاں آخر زمانہ میں ظاہر ہوگی؟ میں نے عرض کیا: یا امیر المومنین! میرا خیال ہے کہ وہ فلان فلان ہیں۔

فرمایا: اور دابۃ اور اس کا صدق وعدل اور اس کی جائے بعثت اور جس نے ان پر ظلم کیا اس کو اللہ تعالیٰ ہلاک کرنے والا ہے۔

اور اس کے بعد پوری حدیث بیان کی۔

(۶) — ہم سے بیان کیا احمد بن محمد بن سعید نے، انھوں نے روایت کی حسن سلمیٰ سے

انھوں نے ایوب بن نوح سے، انھوں نے صفوان سے، انھوں نے یعقوب

بن شعیب سے، انھوں نے عمران بن میثم سے، انھوں نے عباہ سے روایت

کی ہے کہ ایک شخص امیر المومنین علیہ السلام کی خدمت میں آیا اور عرض کیا کہ: کچھ

دابۃ الارض کے متعلق فرمائیں۔

آپ نے فرمایا: تم چاہتے ہو؟

اس نے عرض کیا: کچھ اس کے متعلق معلومات چاہتا ہوں۔

آپ نے فرمایا: وہ دابہ مومن ہوگا، قرآن کی تلاوت کرتا ہوگا، اللہ پر ایمان رکھتا ہوگا، کھانا کھاتا ہوگا اور بازاروں میں چلتا پھرتا ہوگا۔“

(۷) — ہم سے بیان کیا حسین بن احمد نے، انھوں نے روایت کی محمد بن عیسیٰ سے اور انھوں نے صفوان سے بھی اسی کے مثل روایت کی ہے مگر اس میں اتنا اور زیادہ ہے کہ: پھر سائل نے پوچھا، وہ کون ہے یا امیر المومنین؟ آپ نے فرمایا: تیری ماں تیرے غم میں بیٹھے، وہ عسلی ہے۔“

(۸) — ہم سے بیان کیا اسحاق بن محمد بن مروان نے، انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے عبد اللہ بن زبیر قرشی سے، انھوں نے یعقوب بن شعیب سے، انھوں نے عمران بن میثم سے، انھوں نے کہا کہ مجھ سے عباہ نے بیان کیا کہ ایک مرتبہ میں امیر المومنین علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا اور آپ فرماتے تھے کہ میرے بھائی (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے مجھ سے بیان فرمایا کہ:

”أَشْهَ خْتَمُ الْفَنْجِ وَإِنِّي خْتَمْتُ الْفَ وَصِيَّ وَإِنِّي كَلَفْتُ مَا لَمْ يَكْتَفُوا وَإِنِّي لَأَعْلَمُ الْفَ كَلِمَةً مَا يَعْلَمُهَا غَيْرِي وَغَيْرِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْهَا كَلِمَةٌ إِلَّا مِفْتَاحُ الْفَ بَابٌ بَعْدَ مَا تَعْلَمُونَ مِنْهَا كَلِمَةٌ وَاحِدَةٌ غَيْرَ أَنَّكُمْ تَقْرُونَ مِنْهَا آيَةً وَاحِدَةً فِي الْقُرْآنِ“

(آیات) ”وَإِذَا وَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ أَخْرَجْنَا لَهُمْ دَابَّةً مِنْ الْأَرْضِ تُكَلِّمُهُمْ أَنَّ النَّاسَ كَانُوا بِآيَاتِنَا لَا يُوقِنُونَ“ (سُورَةُ النُّحْلِ: ۸۲)

ترجمہ حدیث: ”(رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) میرے بھائی نے مجھ سے بیان فرمایا کہ:

وہ (دبّہ) ایک ہزار انبیاء کے خاتم ہیں اور یہ کہ میں ایک ہزار اوصیاء کا خاتم ہوں۔ اور مجھ پر وہ دابہ داریاں عاید کی گئی ہیں کہ اس سے پہلے وہ دابہ دار یا کسی پر عاید نہیں کی گئیں اور میں ایک ہزار کلمے ایسے جانتا ہوں جسے میرے اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سوا کوئی دوسرا نہیں جانتا اور ان میں سے ہر کلمے سے ایک ہزار باب کھلتے ہیں اور تم لوگ اس میں سے ایک کلمہ بھی نہیں جانتے تو اس کے کہ تم لوگ اس میں سے قرآن کی ایک آیت پڑھتے ہو اور وہ یہ ہے:

وَإِذَا وَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ لَا يُوقِنُونَ“ (نحل: ۸۲) یعنی

ترجمہ آیت: ”اور جب ان لوگوں پر وعدہ پورا ہو جائے گا تو ہم ان کے لیے زمین میں سے ایک دابہ (ذی حیات) نکالیں گے جو ان سے کلام کرے گا (کیونکہ) لوگ ہماری آیات پر یقین نہیں رکھتے تھے۔“

(پھر فرمایا): کیا تم لوگ جانتے ہو کہ وہ (دابہ) کون ہے؟

(۹) — ہم سے بیان کیا احمد بن ادریس نے اور انھوں نے روایت کی احمد بن محمد بن سعید سے، انھوں نے احمد بن محمد بن اسحاق حضرمی سے، انھوں نے احمد بن مستنیر سے انھوں نے جعفر بن عثمان سے اور وہ اس کا چچا ہے۔ اس نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا صباح مزنی اور محمد بن کثیر بن بشیر بن عمیرہ ازدی نے ان دونوں نے کہا کہ ہم سے بیان کیا عمران بن میثم نے، انھوں نے عباہ بن ربیع سے روایت کی ہے اور عباہ نے کہا کہ امیر المومنین علیہ السلام کی خدمت میں پانچ آدمی تھے اور ان میں سے پانچواں میں تھا۔ اور اس کے بعد اس نے اسی کے مثل روایت کی جو مذکور ہوئی۔

(۱۰) — ہم سے بیان کیا حسین بن اسماعیل قاضی نے، انھوں نے عبد اللہ بن ابی حمزوی سے روایت کی، انھوں نے یحییٰ بن ابی بکر سے، انھوں نے ابو حریز سے، انھوں نے علی بن زید بن جذعان سے، انھوں نے خالد بن اوس سے، انھوں نے ابو ہریرہ سے اور ابو ہریرہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تَخْرُجُ دَابَّةُ الْأَرْضِ وَمَعَهَا عَصَى مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ وَحَاتَمُ سُلَيْمَانَ عَلَيْهِ السَّلَامُ تَجْلُو وَجْهَ الْمُؤْمِنِ بَعْضًا مَوْجِيَّ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَتَقْسِمُ وَجْهَ الْكَافِرِ بِحَاتَمِ سُلَيْمَانَ عَلَيْهِ السَّلَامُ۔“

یعنی ”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

(دابہ الارض) (اس حالت میں) برآمد ہوگا کہ اس کے پاس حضرت موسیٰ علیہ السلام کا عصا اور حضرت سلیمان علیہ السلام کی انگوٹھی ہوگی۔ وہ ہر مومن کے چہرے پر عصائے موسیٰ سے اور ہر کافر کے منہ پر حاتم سلیمان سے نشان لگائے گا۔“

(۱۱) — ہم سے بیان کیا احمد بن محمد بن حسن الفقیہ نے، اور انھوں نے احمد بن ناہع سے روایت کی، انھوں نے حسین بن علوان سے، انھوں نے سعد بن طریف سے

انھوں نے اصبح بن نباتہ سے روایت کی ہے اور اصبح بن نباتہ کا بیان ہے کہ میں ایک مرتبہ حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا تو دیکھا کہ آپ روٹی و سرکہ اور روغن زیتون نوش فرما رہے ہیں۔

میں نے عرض کیا: یا امیر المؤمنین! اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

”إِذَا وَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْنَا أَخْرَجْنَا لَهُمْ دَابَّةً مِّنَ الْأَرْضِ تُكَلِّمُهُمْ.....“ (نحل: ۸۲)

ترجمہ: ”جب اُن پر وعدہ پورا ہو جائے گا تو ہم اُن کے لیے زمین میں دابہ نکالیں گے جو اُن سے کلام کرے گا۔“

اس آیت میں ”دابہ“ سے کیا مراد ہے؟

قال: ”ہی دابہ تا کل خبرا و خللا و زیتا“

ترجمہ: امیر المؤمنین نے فرمایا: یہ وہی دابہ ہے جو روٹی و سرکہ و روغن زیتون کھا رہا ہے۔“

(۱۲) — ہم سے بیان کیا حسین بن احمد نے، اور انھوں نے محمد بن عیسیٰ سے روایت کی

اور انھوں نے یونس بن عبدالرحمان سے، انھوں نے سماع بن مہران سے

انھوں نے فضل بن زبیر سے، انھوں نے اصبح بن نباتہ سے روایت کی ہے

اور اصبح بن نباتہ کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ معاویہ نے مجھ سے کہا: لے کر دو پیچہ

”تم لوگوں کا خیال ہے کہ علی دابۃ الارض ہیں؟“

میں نے کہا: ہم لوگ تو اس کے قائل ہیں ہی لیکن یہود بھی اس کے قائل ہیں۔

یہ سکر معاویہ نے راس الجالوت کو بلا بھیجا، جب وہ آیا تو اس سے کہا: واہو

تم لوگوں پر کیا تم لوگوں نے دابۃ الارض کے متعلق اپنی کتابوں میں کچھ لکھا

ہوا دیکھا ہے؟

اُس نے کہا: ہاں۔ پوچھا: وہ کیا؟

راس الجالوت نے کہا: وہ ایک مرد ہے۔

معاویہ نے پوچھا: تمہیں اُس مرد کا نام معلوم ہے؟

اُس نے کہا: ہاں، معلوم ہے۔ اُس کا نام ”ایلیا“ ہے۔

یہ سکر معاویہ میری طرف متوجہ ہوا اور بولا: لے (صبح) لے ہو تجھ پر ”ایلیا“ اور علیا“

آپس میں کس قدر قریب تر ہیں (ملتے جلتے ہیں)

(۱۳) — ہم سے بیان کیا حسین بن احمد نے، اور انھوں نے محمد بن عیسیٰ سے روایت کی،

انھوں نے یونس سے، اور یونس نے اپنے بعض اصحاب سے، انھوں نے

ابو بصیر سے، اور ابو بصیر نے بیان کیا کہ حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام

نے فرمایا: لوگ اس آیت کی تفسیر کیا کرتے ہیں:

”وَإِذَا وَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْنَا أَخْرَجْنَا لَهُمْ دَابَّةً مِّنَ الْأَرْضِ تُكَلِّمُهُمْ“ (سورہ نحل: ۸۲)

ترجمہ: ”اور جب اُن پر وعدہ پورا ہو جائے گا تو ہم اُن کے لیے زمین میں سے

دابہ نکالیں گے جو اُن سے کلام کرے گا۔“

فقال: ”ہو امیر المؤمنین علیہ السلام:

امام نے فرمایا: (حالانکہ) وہ ”دابہ“ تو امیر المؤمنین ہیں۔

(۱۴) — ہم سے بیان کیا محمد بن حسن بن صباح نے، انھوں نے حسین بن حسن سے روایت

کی اور انھوں نے علی بن حکم سے، انھوں نے ابان بن عثمان سے، انھوں نے

عبدالرحمان بن سیابہ اور یعقوب بن شعیب سے، انھوں نے صالح ابن میثم سے

اور صالح بن میثم کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے عرض

کیا کہ مجھ سے کوئی حدیث بیان فرماتیں۔

آپ نے فرمایا: کیا تم نے اپنے والد سے کوئی حدیث نہیں سنی؟

میں نے عرض کیا: نہیں، میں اُس وقت بہت چھوٹا تھا۔ (شاید صحیح یاد نہ ہو) اچھا میں

بیان کرتا ہوں اگر صحیح بیان کروں تو کہہ دیجیے گا ہاں (صحیح ہے) اور اگر میں

غلط بیانی سے کام لوں تو میری غلطی دور فرما دیجیے گا۔

آپ نے فرمایا: ”ما أشتد شغلک“ (یہ شرط تو بہت سخت ہے)

میں نے پھر عرض کیا: میں بیان کرتا ہوں، اگر صحیح بیان کروں تو (ہاں کہنے کے بدلے)

خاموش رہیے گا اور اگر غلط بیان کروں تو اس کی اصلاح فرما دیجیے گا۔

آپ نے فرمایا: یہ بات میرے لیے آسان ہے۔

میں نے عرض کیا: آپ حضرات کا خیال ہے کہ حضرت علیؑ ہی دابۃ الارض ہیں؟

(امام خاموش رہے کچھ نہ فرمایا) یعنی حدیث صحیح بیان کی گئی۔



(۱۵) — ہم سے بیان کیا حمید بن زیاد نے، انھوں نے عبداللہ بن احمد بن نسک سے روایت کی، اور انھوں نے عیسیٰ بن مشام سے، انھوں نے ابان سے، انھوں نے عبدالرحمان بن سیار سے، انھوں نے صالح بن مینم سے اور انھوں نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے۔ صالح بن مینم کا بیان ہے کہ: ایک مرتبہ میں نے اُن جناب سے عرض کیا کہ آپ مجھ سے کوئی حدیث بیان کیجیے۔ آپ نے فرمایا: کیا تم نے اپنے والد سے کوئی حدیث نہیں سنی ہے؟ میں نے عرض کیا: کہ میں اُس وقت کم سن تھا جب میرے والد کا انتقال ہوا تھا۔ (شاید مجھے صحیح طور پر یاد نہ ہو) اچھا میں بیان کرتا ہوں۔ اگر صحیح بیان کروں تو آپ خاموش رہیں اور اگر غلطی کروں تو آپ میری غلطی پر متنبہ فرمادیں۔

آپ نے فرمایا: ہاں! یہ میرے لیے آسان ہے۔  
میں نے عرض کیا: ”فَإِنِّي أَزْعِمُ أَنَّ عَلِيًّا دَابَّةُ الْأَرْضِ“  
یعنی: (میرا اعتقاد ہے کہ حضرت علیؑ دابۃ الارض ہیں)

یہ سن کر آپ خاموش رہے۔  
قال: فقال ابو جعفر علیہ السلام: وَأَرَأَيْكَ وَاللَّهِ سَتَقُولُ إِنَّ عَلِيًّا رَاجِحٌ إِلَيْنَا وَقَرَأَ:

(الآیۃ) ”إِنَّ الَّذِي فَرَضَ عَلَيْكَ الْقُرْآنَ لَرَادُّكَ إِلَى مَعَادٍ“ (۲۷)  
قال: قلت: وَاللَّهِ قَدْ جَعَلْتُمَا فِيمَا أُرِيدُ أَنْ أَسْأَلَكَ عَنْمَا فَتَسْتِمَا۔

فقال: ابو جعفر علیہ السلام: أَفَلَا أَخْبَرُكَ بِمَا هُوَ أَعْظَمُ مِنْ هَذَا؟  
(الآیۃ) ”وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا كَافَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيرًا وَنَذِيرًا“ (۲۸)  
وَتَبَقِيَ أَرْضُ الْيَهُودِ فِيهَا بَشَادَةٌ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ  
وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَشَارَ بِيَدِهِ إِلَى آفَاقِ الْأَرْضِ۔

(ترجمہ:)

اس کے بعد: حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: میں دیکھ رہا ہوں کہ تم اس بات کے قائل ہو کہ حضرت علیؑ سلام دوبارہ اس دنیا میں ہمارے پاس آئیں گے۔ پھر آپ نے اس آیت کی تلاوت فرمائی:

ترجمہ آیت: ”بیشک وہ جس نے آپ پر قرآن فرض کیا وہ آپ کو آپ کی منزل کی طرف ضرور لوٹا دے گا۔“ (قصص: ۲۸)

میں نے عرض کیا: واللہ، میں چاہتا تھا کہ آپ سے یہی بات پوچھوں۔ مگر میں بھول گیا تھا امام نے فرمایا: اچھا تو میں تمہیں اس سے بھی بڑی بات بتا دوں۔ قرآن میں ارشاد ہے: (آیۃ: ۲۸) ”وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا كَافَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيرًا وَنَذِيرًا“ (سبا: ۲۸)  
ترجمہ آیت: اور ہم نے آپ کو تمام انسانوں کے لیے کافی و شافی بنا کر بھیجا ہے خوش خبری دیتے والا اور ڈرلنے (یا تنبیہ) کرنے والا۔“

یعنی زمین کا کوئی خطہ ایسا نہ بچے گا جہاں اس کی گواہی و شہادت نہ دی جائے کہ (دیکھ کا ترجمہ): ”بیشک کوئی معبود نہیں ہے سوائے اللہ کے اور یہ کہ بیشک محمد صلی اللہ علیہ وآلہ اللہ کے رسول ہیں۔“

یہ فرما کر آپ نے اپنے ہاتھ سے زمین کے سارے اطراف کی طرف اشارہ فرمایا:

(۱۶) — ہم سے بیان کیا حسین بن احمد نے، انھوں نے محمد بن عیسیٰ سے روایت کی، اور انھوں نے یونس سے، انھوں نے ابراہیم بن عبدالحمید سے، انھوں نے ابان احمر سے روایت کی اور انھوں نے مرفوعاً حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے نقل کیا کہ آپ نے اللہ تعالیٰ کے اس قول:

”إِنَّ الَّذِي فَرَضَ عَلَيْكَ الْقُرْآنَ لَرَادُّكَ إِلَى مَعَادٍ“ (قصص: ۲۸)  
یعنی ”بیشک وہ جس نے آپ پر قرآن فرض کیا، وہ آپ کو آپ کی منزل کی طرف ضرور لوٹا دے گا۔“

کے متعلق فرمایا: ”ما احسب نبی تکم صلی اللہ علیہ وسلم الا سیطلع علیکم اطلاعة“  
”میں تو یہی سمجھتا ہوں کہ تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک مرتبہ پھر تم لوگوں کے سامنے ظہور فرمائیں گے۔“

(۱۷) — ہم سے بیان کیا جعفر بن محمد بن مالک نے، انھوں نے حسن بن علی بن مروان سے روایت کی، انھوں نے سعید ابن عمار سے، انھوں نے ابو مروان سے روایت اور ابو مروان نے کہا کہ ایک مرتبہ میں نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق سے قول خدا: ”إِنَّ الَّذِي فَرَضَ عَلَيْكَ الْقُرْآنَ لَرَادُّكَ إِلَى مَعَادٍ“ (قصص: ۲۸)  
یعنی ”بیشک وہ جس نے آپ پر قرآن فرض کیا، وہ آپ کو آپ کی منزل کی طرف ضرور پلٹا دے گا۔“ (کے متعلق سوال کیا تو آپ نے فرمایا:

فقال: "لا والله لا تنقضی الدنیا ولا تذهب حتی یجتمع رسول الله  
صلی الله علیه وآله وعلی الثویة فیلتقیان و  
یبنیان بالثویة مسجدًا له اثنا عشر الف باب  
یعنی موضعًا بالكوفة"

یعنی: "خدا کی قسم جب تک حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت علی علیہ السلام  
مقام ثویہ (کوفہ میں ایک مقام کا نام ہے) پر جمع نہ ہوں اور وہاں ایک  
مسجد نہ بنالیں کہ جس میں بارہ ہزار دروازے ہوں اس وقت تک دنیا  
ختم نہ ہوگی۔"

\* ہم سے بیان کیا احمد بن ہودہ باہلی نے، انہوں نے ابراہیم بن اسحاق نہاوندی سے  
روایت کی، انہوں نے عبد اللہ بن حماد انصاری سے، اور انہوں نے ابو مریم  
انصاری سے روایت کی اور ابو مریم انصاری کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابو عبد اللہ  
امام جعفر صادق علیہ السلام سے یہی سوال کیا اور آپ نے اس کا جواب یہی دیا، اور  
اس آیت کی تلاوت فرمائی:  
"وَلَنَذِقَنَّهُمْ مِنَ الْعَذَابِ الْاَوْفٰی دُونَ الْعَذَابِ الْاَكْبَرِ"  
"اور ہم انہیں یقیناً بڑے عذاب کے علاوہ عذابِ ادنیٰ (دنیاوی عذاب)  
کا مزہ اچھائیں گے۔" (سورۃ اسجدہ: ۲۱)

(۱۸) — ہم سے بیان کیا حسین بن محمد نے، انہوں نے محمد بن عیسیٰ سے روایت کی، اور  
انہوں نے یونس سے، انہوں نے مفضل بن صالح سے، انہوں نے زید شحام  
سے اور زید شحام نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی کہ  
کہ آپ نے "الْعَذَابِ الْاَوْفٰی دُونَ الْعَذَابِ الْاَكْبَرِ" کے متعلق فرمایا  
کہ "عذابِ ادنیٰ" سے مراد رجعت ہے۔

\* ہم سے بیان کیا حسین بن محمد نے، انہوں نے محمد بن عیسیٰ سے روایت کی ہے  
اور انہوں نے یونس سے، انہوں نے مفضل بن صالح سے، انہوں نے زید شحام  
اور زید شحام نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی  
کہ آپ نے "الْعَذَابِ الْاَوْفٰی" سے دابۃ الارض مراد لیا ہے۔

(۱۹) — ہم سے بیان کیا ہاشم بن (ابی) خلف نے، انہوں نے ابراہیم بن اسماعیل  
بن یحییٰ بن سلمہ ابن کہیل سے روایت کی اور انہوں نے اپنے والد سے اور  
انہوں نے سلمہ بن کہیل سے، انہوں نے مجاہد سے، انہوں نے ابن عباس سے  
اور ابن عباس نے بیان کیا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے حجتہ الوداع کے  
خطبہ میں ارشاد فرمایا کہ:

"لَا قَتْلَ الْعِمَالِقَةِ فِی کَتِیْبَةِ" فقال له جبریل: اَوْ عَلٰی

قال: اَوْ عَلٰی بن ابی طالب علیہ السلام  
یعنی: "میں ایک دست فوج لیکر عمالقہ سے لازماً مقابلہ کروں گا۔"

جبریل نے عرض کیا: (آپ)، یا علی؟  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: (ہاں میں)، یا علی ابن ابی طالب علیہ السلام۔

(۲۰) — محمد بن یعقوب نے محمد بن یحییٰ سے، انہوں نے کسی اور سے، اس نے حسن بن  
موسٰی خشاب سے، انہوں نے جعفر بن محمد سے، انہوں نے کرام سے، اور کرام نے  
بیان کیا کہ حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:  
"لو کان الناس رجلین لکان احدهما الامام علیہ السلام، و  
قال: ان آخر من یموت الامام علیہ السلام لسلّ یموت احد علیہ  
انہ ترکہ بغیر حجتہ (لہ) علیہ۔"

یعنی آپ نے فرمایا: اگر ساری دنیا کے تمام انسان ختم ہو جائیں اور صرف دو آدمی باقی رہ جائیں  
تو ان دونوں میں سے ایک امام علیہ السلام ہوگا، اور ان دونوں میں بھی جو  
امام علیہ السلام ہوگا وہ بعد میں مرے گا، تاکہ کوئی شخص اللہ کے سامنے یہ  
حجت پیش نہ کر سکے کہ اللہ نے اس (ایک آدمی) کو بھی بغیر اپنی حجت کے  
چھوڑ دیا۔"

(مراد) (سب سے آخر میں حضرت امام حسین علیہ السلام ہی ہوں گے کیونکہ یہ  
گذشتہ احادیث میں گزر چکا ہے کہ حضرت امام حسین علیہ السلام ہی  
حضرت امام مہدی علیہ السلام کو غسل و کفن وغیرہ دیں گے۔ اور امام  
مفترض الطاعت کا ہوگا لازم و ضروری ہے۔)

محمد بن علی بن حسین بن موسیٰ بن بابویہ نے علی بن احمد بن موسیٰ قناری سے، انھوں نے محمد بن ابی عبد اللہ کوفی سے، انھوں نے موسیٰ بن عمران بنی سے، انھوں نے اپنے چچا حسین بن یزید بن فہل سے، انھوں نے علی بن ابو حمزہ سے، انھوں نے اپنے والد سے، اور انھوں نے ابوبصیر سے روایت کی ہے ابوبصیر کا بیان ہے کہ میں نے ایک مرتبہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا کہ فرزند رسول اللہ! میں نے آپ کے پدر بزرگوار کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ امام قائم علیہ السلام کے بعد بارہ امام ہوں گے؟

فقال: قد قال "اثنا عشر مہدیاً" ولم یقل "اثنا عشر اماماً" ولکنہم قوم من شیعتنا یدعون الناس الی مولاتنا ومعوفہ حقنا۔

آپ نے فرمایا: میرے پدر بزرگوار نے ارشاد فرمایا ہے کہ بارہ مہدی ہوں گے۔ یہ نہیں فرمایا کہ بارہ امام ہوں گے۔ لیکن وہ (مہدی) ایسے ہوں گے جو لوگوں کو ہم اہل بیت کی مولات اور ہمارے حق کے پیچھے کی دعوت دیں گے۔

(نوٹ) اعلم ہذا کہ اللہ بے اداء اَنْتَ علم آل محمد لیس فیہ اختلاف بل بعضہ یصدق بعضنا وقد روینا احادیث عنہم صلوات اللہ علیہم جتمۃ فی رجعة الائمة الاثنی عشر فکانہ علیہ السلام عرف من السائل الضعف عن احتمال هذا العلم الخاص الذی خص اللہ سبحانہ من شاء من خاصتہ وتکذم بہ علی من اراد من بریتہ کما قال سبحانہ وتعالیٰ "ذَلِکَ فَضْلُ اللّٰهِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ" (سورۃ الجمعۃ ۴) فأولہ بتأویل حسن بحیث لا یصعب علیہ فینکر قلبہ فیکفر۔

فقد روى فی الحدیث عنہم علیہ السلام ما کلُّ ما یعلم یقال ولا کلُّ ما یقال حان وقته ولا کلُّ ما حان وقته حضر اہلہ وروی ایضاً: لا تقوا الحب والظاعون، و

تقووا الرجعة، فان قالوا: قد کنتم تقولون؟ قولوا انون لانقول وهذا من باب التقیۃ الی تعبد اللہ بہراً عبادة فی زمن الارصیاء۔

ترجمہ: "واجب ہو کہ آل محمد کے علم میں باہمی کوئی اختلاف نہیں بلکہ وہ آپس میں ایک دوسرے کی تصدیق کرتے ہیں اور ہمارے یہاں ائمہ اثنا عشر علیہم السلام کی رجعت کے متعلق کثرت سے احادیث موجود ہیں مگر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جب امام جعفر صادق علیہ السلام نے سائل کے ضعف (ایمان) کو دیکھا اور یہ محسوس کیا کہ یہ شخص ہمارے مخصوص علوم کی تاب نہ لاسکے گا جس کو اللہ سبحانہ نے مخصوص فرمایا جس کو چاہا اور اپنی مخلوق میں جس کو چاہا اس علم سے مکرم فرمایا جیسا کہ خود اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ: الْآیۃ: "ذَلِکَ فَضْلُ اللّٰهِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ" (سورۃ جمعہ: ۴)

ترجمہ: "یہ اللہ کا فضل و کرم ہے اس کو جسے وہ چاہتا ہے عطا کرتا ہے اور اللہ تو بڑا ہی فضل و کرم کرنے والا ہے۔"

تو آپ نے اس کی ایک ایسی عمدہ تاویل فرمائی جسے وہ برداشت کرے اور وہ قلب سے انکار کر کے کفر نہ کرے۔

چنانچہ ائمہ علیہم السلام کی احادیث میں ہے کہ تمام بات جس کا علم ہے وہ کہی نہیں جاتی اور وہ تمام بات جو کہی گئی ہے ایسا نہیں ہے کہ اس کا وقت آگیا ہے اور اب بھی نہیں ہے کہ جس کا وقت آگیا ہے اس کے اہل بھی موجود ہوں اور یہ بھی روایت کی گئی ہے کہ امام علیہ السلام نے فرمایا کہ "حببت و طاعت کا نام نہ تو بلکہ صرف رجعت کہو اور اگر لوگ یہ کہیں کہ پہلے تو تم لوگ یہ کہتے تھے؟ تو تم ان کو جواب دو کہ اب ہم اس کے قائل نہیں ہیں۔ تو آپ نے یہ تقیہ کے پیش نظر کیا جس کا اللہ تعالیٰ نے اوصیاء کے زمانے میں حکم دیا ہے۔

و

(۲۲) کتاب "بشارت" مؤلفہ سید ضی الدین علی بن طاووس میں مرقوم ہے کہ: میں نے ایک کتاب میں دیکھا جو جعفر بن محمد بن مالک کوفی کی تالیف ہے

اس میں اپنے اسناد کے ساتھ حمران سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا:  
 ”عَمَّا لَدُنَّا مِائَةَ أَلْفِ سَنَةٍ لِسَائِرِ النَّاسِ عِشْرُونَ أَلْفَ  
 سَنَةً وَثَمَانُونَ أَلْفَ سَنَةٍ لِأَكْلِ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمُ السَّلَامُ  
 یعنی ”دنیا کی عمر ایک لاکھ سال کی ہے جس میں بیس ہزار سال تمام لوگوں کے لیے  
 ہے اور اسی ہزار سال آل محمد علیہم السلام کے لیے ہیں۔“  
 سید رضی الدین رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مجھے یاد ہے کہ میں نے طبر بن عبد اللہ  
 کی کتاب میں یہ روایت اس سے زیادہ تفصیل کے ساتھ دیکھی ہے۔  
 (نوٹ) یہ تمام روایات کتاب حسن بن سلیمان سے ماخوذ ہیں اور وہ روایات جو محمد  
 بن عباس سے ان کے اسناد سے مروی ہیں وہ کتاب کنز العمال میں مذکور ہیں۔

### رجعت کی مخصوص آیت (۱۳۹)

حسن بن محبوب کی کتاب ”المشیم“ میں اسناد متصل کے ساتھ محمد بن مسلم  
 سے اور انھوں نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے  
 قول خدا: ”رَبَّنَا آمَنَّا بِأَنَّكَ أَنْتَ الْغَنِيُّ وَأَنْتَ الْغَنِيُّ وَأَنْتَ الْغَنِيُّ“ (سورہ مؤمن: ۱۱)  
 ترجمہ ”اے ہمارے پروردگار! تو نے ہمیں دوسری موت دی اور دوسری  
 زندہ کیا۔ پس ہمیں اپنے گناہوں کا اعتراف ہے پس کیا اس سے  
 نکلنے کا کوئی راستہ ہے؟“

قال: ”هُوَ خَاصٌّ لِّأَقْوَامٍ فِي الرَّجْعَةِ بَعْدَ الْمَوْتِ وَيَجْرِي فِي  
 الْقِيَامَةِ فَبَعْدًا لِلْقَوْمِ الظَّالِمِينَ“

آپ نے فرمایا: یہ آیت مخصوص ہے ان اقوام کے لیے جو موت کے بعد دوبارہ رجعت  
 کریں گے۔ اور یہ قیامت تک جاری رہے گی۔ اللہ اس ظالم قوم کو  
 دور رکھے۔“ (منتخب البحار)

### رجعت امام حسین علیہ السلام (۱۴۰)

حسین بن محمد نے معنی سے، انھوں نے ابو الفضل سے، انھوں نے  
 ابن صدقہ سے، انھوں نے مفصل بن عمر سے اور انھوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام

روایت نقل کی ہے کہ امام نے ارشاد فرمایا:

قال: ”كَأَنِّي بِسَيِّدٍ مِنْ نَوَاقِدِ رُحَمَاءِ قَوْمِي وَكَأَنِّي بِأَقْوَمَةٍ مِنْ يَأْقُوتَةَ حِمْرَاءَ مَكَلَّةَ بِالْجَوْهَرِ  
 وَكَأَنِّي بِالْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ جَالِسًا عَلَى ذَلِكَ  
 السَّرِيرِ، وَحَوْلَهُ تِسْعُونَ أَلْفَ قَبَّةٍ خَضْرَاءَ - وَ  
 وَكَأَنِّي بِالْمُؤْمِنِينَ يَزُورُونَهُ وَيَسْأَلُونَ عَلَيْهِ -  
 فَيَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُمْ: أُولَئِكَ سَلَوْنِي! فَمَا لَمْ أَوْذِقْتُمْ  
 وَاضْطَهَدْتُمْ فَلِذَا يَوْمٍ لَا تَسْأَلُونِي حَاجَةً مِنْ  
 حَوَائِجِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ إِلَّا قَضَيْتُهَا لَكُمْ، فَيَكُونُ  
 أَكْلُهُمْ وَشَرِبُهُمْ مِنَ الْجَنَّةِ، فَلِذَا وَاللَّهِ الْكَلَامَةُ -  
 بَيَانٌ: ”سُؤَالَ حَوَائِجِ الدُّنْيَا يَدُلُّ عَلَى أَنَّ هَذَا فِي الرَّجْعَةِ إِذْ هِيَ  
 لَا تَسْأَلُ فِي الْآخِرَةِ“ (کامل الزیارة)

(ترجمہ)

امام نے فرمایا: گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ ایک نور کا تخت رکھا گیا ہے اور اس پر باقر  
 کا ایک قبة نصب ہے جس میں جواہرات جڑے ہوئے ہیں اور یہ دیکھ رہا  
 ہوں کہ اُس تخت پر حضرت امام حسین علیہ السلام تشریف فرما ہیں، اور  
 آپ کے گرد ساٹھ ہزار سبز رنگ کے قبة نصب ہیں۔ اور یہ بھی دیکھ رہا  
 ہوں کہ مومنین اگر آپ کی زیارت سے مشرف ہو رہے ہیں اور آپ کو سلام  
 کر رہے ہیں۔

پس اللہ عزوجل ان سے ارشاد فرماتا ہے کہ: میرے دوستو! تمہیں جو کچھ مانگنا ہو  
 مانگ لو واقعاً تم لوگوں نے ایک عرصہ دراز تک بڑی اذیتیں برداشت  
 کیں اور بہت ظلم سہے مشقتیں برداشت کیں، آج تم دنیا و آخرت میں  
 سے حاجت طلب کرو میں تمہیں عطا کروں۔

پھر ان لوگوں کے کھانے پینے کا سارا انتظام جنت سے ہوگا۔ خدا کی قسم یہ  
 ان پر اللہ تعالیٰ کا بڑا کرم ہوگا۔

(نوٹ): اس حدیث میں حوائج دنیا کی لفظ باقی ہے کہ یہ رجعت کے متعلق ہے اس لیے کہ  
 آخرت میں تو طلب حاجت کا سوال ہی کیا ہے۔ (کامل الزیارت)

(۱۴۱)

حیرى نے جو علیہ السلام کی خدمت میں روانہ کیا اس میں ایک ایسے شخص کے متعلق سوال کیا کہ جو حق کا قائل ہے منہ کو حلال جانتا ہے اور رجب پر یقین رکھتا ہے وغیرہ وغیرہ

### رجعت پر گواہی

(۱۴۲)

ناجیہ مقدمہ سے جو توفیق محمد حیرى کے پاس آئی جس کا ذکر آئندہ تفصیل سے آئے گا۔ اس میں یہ بھی ہے :

”اشهد انك حجة الله انتم الاول والاخر وان رجعتكم حق لا ريب فيها يوم :

(آیت) ”لَا يَنْفَعُ نَفْسًا اِيْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ اٰمَنَتْ مِنْ قَبْلُ اَوْ كَسَبَتْ فِيْ اِيْمَانِهَا خَيْرًا“ (النعام : ۱۵۸)

ترجمہ روایت : ”میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ حجت خدا ہیں، آپ حضرات اول ہیں اور آپ حضرات ہی آخر ہیں۔ اور آپ حضرات کی رجعت حق ہے اس میں کوئی شک نہیں اس دن

ترجمہ آیت : ”اُس شخص کا ایمان لانا اُسے کوئی فائدہ نہ دے گا جو کہ پہلے سے ایمان نہ رکھتا ہو گا یا اُس نے اپنے ایمان کے ساتھ کوئی نیکی نہ کمائی ہوگی۔“

### رجعت کیلئے اللہ کا وعدہ

(۱۴۳)

کتاب ”علل الشرائع“ کے ایک مقدمے میں ہے کہ :

قال : اخبر الله تعالى نبيه صلى الله عليه وسلم في كتابه ما يعيب اهل بيته بعده : من القتل والغصب والبلاء ثم يردّهم الى الدنيا ويقتلون اعداءهم ويملكهم الارض وهو قوله تعالى :

(الآية) ”وَلَقَدْ كَتَبْنَا فِي الزُّبُورِ مِنْ بَعْدِ الذِّكْرِ اَنَّ

الْاَرْضَ يَرْسُهَا عِبَادِيَ الصّٰلِحُونَ“ (سورة انبياء : ۱۰۵)  
وقوله : ”وَعَدَ اللهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ“ (سورة النور : ۵۵)

ترجمہ روایت : ”اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر دی ہے کہ اُن کے بعد اُن کے اہل بیت پر کیا کیا مصائب وارڈ ہوں گے یعنی وہ قتل کیے جائیں گے، اُن کے حقوق غصب کیے جائیں گے اور طرح طرح کی بلاؤں میں مبتلا ہوں گے مگر اس کے بعد وہ دوبارہ دنیا میں بھیجے جائیں گے اور وہ اپنے دشمنوں کو قتل کریں گے اور ساری روئے زمین کے مالک بنائے جائیں گے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے :

آیت : ”وَلَقَدْ كَتَبْنَا فِي الزُّبُورِ مِنْ بَعْدِ الذِّكْرِ اَنَّ الْاَرْضَ يَرْسُهَا عِبَادِيَ الصّٰلِحُونَ“ (سورة انبياء : ۱۰۵)

ترجمہ آیت : اور بیشک ہم نے زبور میں پیغام (ذکر) کے بعد لکھ دیا تھا کہ زمین کے وارث میرے صالح بندے ہوں گے۔“

اور اللہ تعالیٰ کا یہ بھی ارشاد ہے :

(آیت) ”وَعَدَ اللهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لِيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفْنَا الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ“ (سورة النور : ۵۵)  
ترجمہ آیت : ”اللہ نے تم میں سے اُن سے وعدہ کیا ہے جو ایمان لائے اور اعمال صالحہ بجالائے کہ وہ بالضرور اُن کو زمین میں نائب بنائے گا جس طرح اُن سے پہلوں کو اُس نے نائب بنایا تھا اور یقیناً اُن کے لیے دین کو مستحکم بنائے گا۔۔۔“

### قرآن میں رجعت کا ذکر عذاب کے ساتھ

(۱۴۴)

سعد بن عبد اللہ کے رسالہ ”فی انواع الآيات“ میں بروایت ابن قولویہ مرقوم ہے کہ حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ : قول خدا  
الآیت ”وَإِنَّ لِلَّذِينَ ظَلَمُوا عَذَابًا دُونَ ذَلِكَ وَلَكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ“ (سورة النور آیت ۴)

ترجمہ : ”اور بیشک جنہوں نے ظلم کیا اُن لوگوں کیلئے اس کے سوا بھی عذاب ہوگا لیکن اُن کی اکثریت نہیں جانتی۔“ درحقیقت جبریل اس کو اس طرح لیکر نازل ہوا تھا  
”وَإِنَّ لِلظّٰلِمِيْنَ اٰلَ مُحَمَّدٍ عَذَابًا دُونَ ذَلِكَ وَلَكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ“ یعنی زمانہ

سے رجعت کے عذاب کو اکثر لوگ نہیں جانتے۔

## دآبۃ الارض سے مراد

(۱۳۵)

حضرت امام رضا علیہ السلام نے قول خدا:  
آیت ”وَاٰخَرُجْنَا لَهُمْ دَاۤبَّةً مِّنَ الْاَرْضِ تُكَلِّمُهُمْ“ (النمل: ۲۶)  
ترجمہ ”ہم ان کے لیے زمین میں سے ایک دآبۃ نکالیں گے جو ان سے  
کلام کرے گا۔“

کے متعلق فرمایا اس سے مراد حضرت علی علیہ السلام ہیں۔ (مناقب ابن شہر آشوب)  
ابو عبد اللہ جدلی سے روایت ہے کہ حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے  
ارشاد فرمایا کہ: ”میں دآبۃ الارض ہوں۔“

(۱۳۶)

(مناقب ابن شہر آشوب)

## رجعت پر ایمان نہ رکھنے والے

(۱۳۷)

جابر نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے  
قول خدا: ”اَمْوَاتٌ غَيْرُ اَحْيَاءٍ“  
(وہ تو مردے ہیں بغیر زندگی کے) (نمل: ۲۱)  
آپ نے فرمایا: اس سے مراد: کفار غیر مومنین۔

آیت: اور: ”وَمَا يَشْعُرُونَ اِيَّانَ يُبْعَثُونَ“ (نمل: ۲۱)  
(اور وہ نہیں جانتے کہ کس وقت وہ اٹھائے جائیں گے۔)

اس سے مراد: اَنَّهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ وَ اَنَّهُمْ يَشْرِكُونَ: (وہ ایمان نہیں لائیں گے مشرک رہیں گے)  
آیت: اور اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّ اَحَدٌ

(تمہارا معبود، معبود واحد ہے)

مراد: یعنی: فاتہ لما قال الله: تو وہ ایسا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے کہا ہے  
آیت: اور ”قَالَتَيْنِ لَا يُؤْمِنُونَ“

(پس وہ ایمان نہیں رکھتے)

اس کا مطلب یہ ہے کہ: لَا يُؤْمِنُونَ بِالرَّجْعَةِ اَنَّهُ حَقٌّ

یعنی: وہ لوگ رجعت پر ایمان نہیں رکھتے حالانکہ وہ حق ہے۔

(تفسیر عیاشی)

ابو حمزہ نے بھی حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے اسی کے مثل روایت کی ہے۔ (تفسیر عیاشی)

## وَالنَّهَارِ اِذَا جَلَّهَا كِتَابُ

(۱۳۸)

عبد الرحمن بن محمد علوی نے معننا ابن عباس سے روایت کی ہے کہ انھوں  
نے قول خدا: ”وَالنَّهَارِ اِذَا جَلَّهَا“ (سورۃ الشمس: ۲)  
(قسم ہے دن کی جب وہ روشن ہوتا ہے)

کے متعلق فرمایا: ”الائتۃ منا اهل البيت يملكون الارض في آخر  
الزمان فيملونها عدلاً وقسطاً“

اس سے مراد: ”ہم اہل بیت کے ائمتہ ہیں جو آخر زمانہ میں زمین کے مالک ہوں گے اور  
اسے عدل و انصاف سے بھر دیں گے۔“

## منکرین رجعت کیلئے قرآنی آیات رد

(۱۳۹)

تفسیر نعمانی میں ان روایات کے ذیل میں جو حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے  
وارد ہوتی ہیں کہ: ان لوگوں کی رد جو رجعت کے منکر ہیں اللہ تعالیٰ کے یہ قول ہیں:

آیت ”وَلَيَوْمَ نَحْشُرُ مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ فَوْجًا مِّمَّنْ يَكْذِبُ  
بِآيَاتِنَا فَعَمَّ يُوْزَعُونَ“ (سورۃ نمل: ۸۳)

”اور ہم ہر قوم کے ایک گروہ کو محشور کریں گے جو کہ ہماری آیتوں کی  
تکذیب کرتا تھا پس انھیں صف آرا کیا جائے گا۔“

یعنی: اسی دنیا میں محشور کریں گے۔ اور آخرت کے لیے محشور کرنے کے متعلق قرآن کی  
دوسری آیت ہے:

اور قول خدا ”وَحَشَرْنَاهُمْ فَلَمْ نُغَادِرْ مِنْهُمْ اَحَدًا“ (سورۃ الکہف: ۴۷)  
ترجمہ (اور ہم ان سب کو محشور کریں گے کسی ایک کو بھی نہ چھوڑیں گے)

یعنی: ہم آخرت کے لیے محشور کریں گے کسی کو بھی نہ چھوڑیں گے۔

منکرین رجعت کی رد کے لیے دوسری آیت:

(آیت) ”وَحَرَامٌ عَلٰی قَرِيْبَةٍ اَهْلِكُنَّهَا اَنَّهِنَّ لَا يَرْجِعُوْنَ“  
(اور وہ آبادیاں جن کو ہم نے عذاب نازل کر کے ہلاک کیا ہے (الانبیاء: ۱۰۵))

وہ زمانہ رجعت میں دوبارہ پلٹائے نہیں جائیں گے۔

لیکن قیامت میں تو سب ہی پلٹائے جائیں گے کسی کو نہ چھوڑا جائے گا۔

اور ان لوگوں کی رو کے لیے مثال کے طور پر یہ آیت (سورہ آل عمران آیت ۸۱)

”وَإِذْ أَخَذَ اللَّهُ مِيثَاقَ النَّبِيِّينَ لَمَا آتَيْنَاكُمْ مِنْ كَثِيبٍ وَحِكْمَةٍ ثُمَّ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مُصَدِّقٌ لِمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهِ وَلَتَنْصُرُنَّهُ“

ترجمہ: ”اور جب اللہ نے انبیاء سے عہد لیا کہ جس کتاب و حکمت سے میں نے تمہیں نوازا ہے۔ پھر جو کچھ تمہارے پاس ہے اُس کی تصدیق کرنے والا ایک رسول بھی تمہارے پاس آیا ہوا ہے تو تمہیں ضرور اُس رسول پر ایمان لانا ہوگا اور ضرور اس کی مدد کرنی ہوگی۔“

ظاہر ہے کہ انبیاء کا یہ وعدہ نفرت زمانہ رجعت ہی میں پورا ہوگا۔  
نیز یہ آیت جس میں اللہ تعالیٰ نے اُمّت سے نفرت اور دشمنوں سے انتقام کا وعدہ کیا: ”وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْأَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفْنَا الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ“ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِينَهُمُ الَّذِي ارْتَضَىٰ لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ أَمْنًا ط يَعْبُدُونَنِي لَا يُشْرِكُونَ بِي شَيْئًا ط...“ (سورہ النور ۵۵)  
ترجمہ: ”اللہ نے تم میں سے اُن لوگوں سے جو کہ ایمان والے اور اعمال صالح بجالانے والے ہیں وعدہ کیا ہے کہ وہ بالفردان کو زمین میں نائب و خلیفہ بنائے گا جس طرح کہ اُن سے پہلوں کو اُس نے نائب و خلیفہ بنایا تھا اور اُن کے دین کو جو کہ اُس نے اُن کے لیے پسند کیا ہے یقیناً اُن کے لیے مستحکم کرے گا تاکہ اُن کے خوف کو اس سے بدل دے پس وہ میری ہی عبادت کریں گے اور میرے ساتھ کسی شے کو شریک نہ قرار دیں گے۔“

وهذا لا يكون إلا في الرجعة -

(اور یہ وعدہ بھی اُسی وقت پورا ہوگا جب وہ دنیا میں دوبارہ آئیں گے۔ یعنی رجعت میں۔)

علاوہ بری یہ آیت بھی رجعت کے لیے ہے:

(آیت) ”وَنُرِيدُ أَنْ نَمُنَّ عَلَى الَّذِينَ اسْتُضِفُوا فِي الْأَرْضِ وَنَجْعَلَهُمْ أَئِمَّةً وَنَجْعَلَهُمُ النُّورَ ثُمَّ يَأْتِيهِمْ رَسُولٌ مُصَدِّقٌ لِمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهِ وَلَتَنْصُرُنَّهُ“ (سورہ قصص: ۵)

ترجمہ: اور ہم نے چاہا کہ جو زمین میں اُن پر امت مقرر کیے گئے تھے اُن پر احسان کریں اور انہیں امام بنادیں اور اُن پر ایمان لائیں۔“

اور یہ آیت بھی رجعت کیلئے ہے:

(آیت) : ”إِنَّ الَّذِي فَرَضَ عَلَيْكَ الْقُرْآنَ لَرَأْدُكَ إِلَىٰ مَعَادٍ“ (قصص: ۷۵)

ترجمہ: ”بیشک وہ جس نے آپ پر قرآن فرض کیا۔ وہ آپ کو آپ کی منزل (معاد) کی طرف ضرور لوٹا دے گا۔“

ای رجعة الدنیا : یعنی اس دنیا میں دوبارہ واپس آئیں گے۔

ایک مثال اور ہے قول خدا ہے:

(آیت) ”الَّذِينَ خَرَجُوا مِنْ دِيَارِهِمْ وَهُمْ أَلُوفٌ حَذَّاءَ الْمَوْتِ“ فَقَالَ لَهُمُ اللَّهُ مُوتُوا ثُمَّ أَحْيَاهُمْ ط...“ (سورہ البقرة: ۲۴۳)

ترجمہ: ”کیا تو نے اُن کو نہیں دیکھا جو اپنے گھروں سے موت سے ڈر کر نکل کھڑے ہوئے اور وہ ہزاروں تھے پس اللہ نے اُن سے کہا: مر جاؤ (وہ مر گئے) پھر (اللہ نے) اُن کو زندہ کر دیا۔“

ایک اور قول خدا رجعت کے لیے:

(آیت) ”وَاخْتَارَ مُوسَىٰ قَوْمَهُ سَبْعِينَ رَجُلًا رِئَاسَةً“ (سورہ الاعراف: ۱۵۵)  
ترجمہ: ”اور موسیٰ نے اپنی قوم کے ستر آدمیوں کو ہماری میقات (ملاقات) کے لیے منتخب کیا۔۔۔“

(فَوَدَّاهُمْ اللَّهُ تَعَالَىٰ بَعْدَ الْمَوْتِ إِلَى الدُّنْيَا وَشَرِبُوا وَانْكَحُوا وَمِثْلَهُ خَيْرٌ لِّلْعَالَمِينَ -)

(پس اللہ تعالیٰ نے انہیں (ستر آدمیوں کو) موت کے بعد (زندہ کر کے) دنیا میں بھیجا اور وہ دنیا میں رہے۔ انہوں نے کھایا پیا اور نکاح وغیرہ کیے۔) اسی طرح حضرت عزیر کا قصہ ہے جو قرآن میں موجود ہے۔

۱۵۰) امیر المؤمنین نے فرمایا کہ میں صاحب عصا و میسم ہوں

عبداللہ بن محمد نے ابراہیم بن محمد ثقفی سے انہوں نے بعض سے مرفوعاً اور اُس نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ:

قال امیر المؤمنین: (فی لصاحب العصا والمیسم الخبر

امیر المؤمنین نے فرمایا: میں صاحب عصا و میسم ہوں۔ (بعض روایات)

لہ میسم کے معنی ناک پر نشان لگانے والا۔ رجعت میں آیت کفار کی ناک پر نشان

(۱۵۱)

احمد بن محمد و عبد اللہ بن عامر نے ابن سنان سے، انھوں نے مفصل سے  
مفصل نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے  
فرمایا کہ حضرت امیر المومنین علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ:  
” اَنَا صَاحِبُ الْعَصَا وَالْمِيسَمِ “

میں صاحب عصا اور صاحب میسم ہوں۔ (یعنی ناک پر نشان ڈالنے والا ہوں)  
(بصائر الدرجات)

(۱۵۲)

میں بار بار رجعت کرنے والا ہوں

ابو الفضل علوی نے سعد بن عیسیٰ سے، انھوں نے ابراہیم بن حکم ابن ظہیر سے  
انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے شریک بن عبد اللہ سے، انھوں نے عبد الاعلیٰ سے  
انھوں نے ابی وقاص سے، انھوں نے سلمان فارسی سے، اور سلمان فارسی نے حضرت  
امیر المومنین علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ:

” قَالَ ۴ : اَنَا صَاحِبُ الْمِيسَمِ وَاَنَا الْفَارُوقُ الْاَكْبَرُ وَاَنَا صَاحِبُ الْبِكْرَاتِ  
وَدَوْلَةِ الدُّوَلِ “

آپ نے فرمایا: ” میں صاحب میسم ہوں اور میں فاروق اکبر ہوں اور میں صاحب کرات  
(یعنی بار بار رجعت کرنے والا ہوں) اور دولت الدول (حاکموں کا بادشاہ) ہوں  
(بصائر الدرجات)

(۱۵۳)

میری ذریت کے ذریعہ نصرت مومنین

حضرت امیر المومنین علیہ السلام کے قول: ” عَلِيٌّ يَدِي تَقُومُ السَّاعَةِ “  
کا شرح میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے مروی ہے۔ آپ نے فرمایا:  
یعنی: ” الرَّجْعَةُ قَبْلَ الْقِيَامَةِ ، يَنْصُرُ اللَّهُ فِي وَبْدَتِهَا ”  
المومنین۔“

یعنی: (رجعت میں قیامت سے پہلے اللہ تعالیٰ میرے اور میری ذریت  
کے ذریعہ مومنین کی نصرت فرمائے گا۔)

(۱۵۴)

” اِنَّهُمْ يَكِيدُونَ “ کی تفسیر

جعفر بن احمد نے عبید اللہ بن موسیٰ سے، انھوں نے بطنانی سے، بطنانی نے

اپنے والد سے، انھوں نے ابو بصیر سے، اور ابو بصیر نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق  
علیہ السلام سے قول خدا ” اِنَّهُمْ يَكِيدُونَ كَيْدًا “ (طائری: ۱۵)  
” تحقیق وہ ایک چال چلتے ہیں۔ “

” قَالَ ۵ : كَادُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَادُوا  
فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ . فَقَالَ اللَّهُ يَا حَمْدُ ! ” اِنَّهُمْ  
(آیت: ) يَكِيدُونَ كَيْدًا وَكَانُوا كَيْدًا . فَمَعِلُ الْكُفْرَيْنِ  
يَا حَمْدُ ! ” اَمْلَهُمْ رَوَيْدًا “

لَوْ دَبَّحْتَ الْقَائِمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَيَنْتَقِمَ لِي مِنَ الْجَبَّارِينَ وَ  
الطَّوَاعِيتِ مِنْ قَوْلِي وَبَنِي أُمِّيَّةٍ وَسَائِرِ النَّاسِ - “  
آپ نے فرمایا کہ ان لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کید و مکر کیا، حضرت  
علی علیہ السلام سے کید و مکر کیا اور حضرت فاطمہ زہرا علیہا السلام سے  
کید و مکر کیا تو اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

” ترجمہ آیت: ان لوگوں نے کید و مکر کیا اور بڑے سے بڑا کید و مکر کیا مگر تم ان  
کافروں کو چھوڑو۔ (اے محمدؐ) تم انھیں تھوڑی مدت اور دیدو۔ “  
اور جب امام قائمؑ آئیں گے تو وہ میری طرف سے بنی امیہ، قریش اور دیگر  
لوگوں کے جابروں اور طاغوتوں سے انتقام لیں گے۔ “ (تفسیر فرات)

(۱۵۵)

فَدَامَ عَلَيْهِمُ رَحْمَتُكُمْ کی تفسیر

محمد بن عباس نے علی بن محمد سے، انھوں نے ابی جمیل سے، انھوں نے حلبی  
سے اور ایسے ہی رواۃ سے، انھوں نے علی بن حکم سے، انھوں نے ابان بن عثمان سے، انھوں نے  
فضل بن عباس سے، انھوں نے ابو عبد اللہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت  
کی ہے کہ آپ نے قول خدا: ” فَدَامَ عَلَيْهِمُ رَحْمَتُكُمْ بِذُنُوبِهِمْ فَسَوْسَمَاءُ “  
یعنی ” پس ان کے گناہ کے سبب ان کا رب ان پر غضبناک اور انھیں پونہ خاک کر دیا۔ “  
آپ نے فرمایا: یہ رجعت کے وقت ہوگا۔ ” وَلَا يَخَافُ عُقْبَاهُمْ “ (اور اسے اپنے  
انجام کا کوئی خوف نہیں۔)

” قَالَ ۶ : لَا يَخَافُ مِنْ مِثْلِهِمَا إِذَا رَجَعَ - “ یعنی رجعت سے بخون ہے۔ “  
(کنز جامع الفوائد)



## کَلَّا سَوْفَ تَعْمَلُونَ کی تفسیر

(۱۵۶)

تفسیر اہل بیت علیہم السلام میں ہے کہ ہمارے بعض اصحاب نے محمد بن علی سے انھوں نے عمر بن عبدالعزیز سے، انھوں نے عبداللہ بن نجیح سے روایت کی ہے اور عبداللہ بن نجیح کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے آیت: "كَلَّا سَوْفَ تَعْمَلُونَ تَعْمَلُونَ" (الانکار: ۱۳) (آگاہ ہو جاؤ کہ تم جلدی جان لو گے پھر آگاہ ہو جاؤ کہ تم بہت جلد جان لو گے) اس آیت کے متعلق امام نے فرمایا:

"مَسْرَّةٌ فِي السَّكَّةِ وَمَسْرَّةٌ أُخْرَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ"

(ایک مرتبہ تو زمانہ رجعت میں جان لیں گے اور دوسری مرتبہ قیامت کے دن)۔ (کنز جامع الفوائد)

## وَعْدَ كَيْسٍ سے مراد رجعت

(۱۵۷)

مرفوعاً محمد بن خالد سے روایت ہے کہ انھوں نے ابن سہام سے، انھوں نے عبداللہ قاسم سے، انھوں نے محمد بن یحییٰ سے، انھوں نے میسر سے اور میسر نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے قول خدا (آیت) "خَاشِعَةً أَبْصَارُهُمْ تَرْجِعُهُمْ فِي ذَلِكَ الْيَوْمِ" (سورة المعارج: ۲۲) "الَّذِي كَانُوا يُوعَدُونَ" ترجمہ: "اُن کی آنکھیں (شرم سے) جھکی ہوں گی۔ اور ذلت اُن پر چھائی ہوگی، وہی وہ دن ہوگا جس کا اُن سے وعدہ کیا گیا تھا۔" قال ۴: یوم اخروج القائم علیہ السلام:

یعنی: وہ دن جس کا وعدہ کیا گیا ہے وہ ظہور و خروج امام قائم علیہ السلام کا دن ہوگا۔ (کنز جامع الفوائد)

## رجعت کا مکذِّب

(۱۵۸)

احمد بن علی بن کلثوم کا بیان ہے کہ احکم بن نیشا کے سامنے جب رجعت کا ذکر ہوتا تو وہ اس سے انکار کرتا اس لیے ہم لوگ اُس کو مکذِّب میں شمار کرتے تھے۔ (رجال کشی)

## اس آیت کا مطلب جابر کو معلوم ہے

(۱۵۹)

احمد بن علی قمی نے اور بن ابیوب سے، انھوں نے حسین ابن سعید سے، انھوں نے ابن محبوب سے، انھوں نے عبدالعزیز عبدی، انھوں نے زرارہ سے، انھوں نے حضرت ابو جعفر امام باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے۔ کہ آپ نے فرمایا کہ قرآن مجید آیت: "إِنَّ الَّذِي فَرَضَ عَلَيْكَ الْقُرْآنَ لَرَأَوْكَ إِلَىٰ مَعَادٍ" (سورة قصص: ۱۵) بیشک وہ جس نے تم پر قرآن کو فرض کیا ہے، وہ تم کو معاد کی طرف بلاتا دیکھا۔ اس آیت کا مطلب جابر کو معلوم ہے۔ (رجال کشی)

## جابر سدا اس آیت کی تلاوت کرتا ہے

(۱۶۰)

ان ہی اسناد کے ساتھ حسین نے ہشام بن سالم سے، انھوں نے محمد بن مسلم اور زرارہ سے روایت کی ہے کہ ان دونوں کا بیان ہے کہ ہم نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر سے ان احادیث کے متعلق سوال کیا جو ہم جابر سے روایت کرتے ہیں اور کہا کہ ہمیں جابر سے کیا مطلب؟ آپ نے فرمایا: بلغ من ایمان جابر أشه كان يقرأ هذه الآية "إِنَّ الَّذِي فَرَضَ عَلَيْكَ الْقُرْآنَ لَرَأَوْكَ إِلَىٰ مَعَادٍ" (قصص: ۱۵) یعنی: جابر کا ایمان اس باندی پر جا پہنچا ہے کہ وہ اس آیت: "إِنَّ الَّذِي فَرَضَ عَلَيْكَ الْقُرْآنَ لَرَأَوْكَ إِلَىٰ مَعَادٍ" کی سدا تلاوت کرتا رہتا ہے۔

ان ہی اسناد کے ساتھ حسین نے محمد بن اسماعیل سے، انھوں نے ابن اُذینہ سے اور ابن اُذینہ نے زرارہ سے اسی کے مثل روایت کی ہے۔ (رجال کشی)

## مومن کی سدا رجعت پر ایمان ہے

(۱۶۱)

شیخ صدوق علیہ الرحمہ کی کتاب "صفات الشیعة" میں مرقوم ہے کہ علی بن احمد بن عبداللہ بن ابی عبداللہ برفی نے اپنے اسناد کے ساتھ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا: قال ۴: "مَنْ أَقَرَّ بِسَبْعَةِ أَشْيَاءَ فَهُوَ مُؤْمِنٌ وَذَكَرَ مِنْهَا الْإِيمَانَ بِالرَّجْعَةِ" آپ نے فرمایا: "جو شخص سات باتوں کا اقرار کرتا ہے وہ مومن ہے۔ اور منجملہ ان سات کے رجعت پر ایمان کا بھی ذکر فرمایا۔"

اور اسی کتاب میں ہے کہ ابن عبدوس نے ابن قتیبہ سے، انھوں نے فضل بن شاذان سے اور انھوں نے حضرت امام رضا علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ:

قَالَ الرَّضَاءُ: مَنْ أَقْرَبَ تَبَوُّعِ اللَّهِ - وَسَاقِ الْكَلَامِ إِلَى أَنْ قَالَ: وَأَقْرَبَ بِالزَّجَّةِ وَالْمَتَعَتَيْنِ وَأَمِنَ بِالْعَرَاكِ وَالْمَسَاءِلَةِ فِي الْقَبْرِ وَالْجَوْضِ وَالشَّفَاعَةِ وَخَلْقِ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ وَالصَّلَاةِ وَالْمِيزَانِ، وَالْبَعْثِ وَالتَّشْوِيرِ وَالْجَزَاءِ وَالْحِسَابِ فَمَنْ مُؤْمِنٌ حَقًّا وَهُوَ مِنْ شِيعَتِنَا أَهْلَ الْبَيْتِ

ترجمہ: امام رضا علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: جو شخص توحید الہی کا اقرار کرے اور اپنے کلام کو آگے بڑھاتے ہوئے فرمایا: اور رجعت و متعتین کا اقرار کرے نیز معراج و سوال قبر و جوض و شفاعت و خلقت جنت و دوزخ و صراط و میزان و بعث و تشویر و جزاء اور حساب پر ایمان رکھتا ہے وہ حقیقتاً مومن ہے اور وہ ہم اہل بیت کے شیعوں میں سے ہے۔

”تذیل: (نوٹ)

اعلم یا اخي اني لا اظنك تواب بعد ما مهدت وارضعت لك في القول بالرجعة التي اجبت الشيعة عليها في جميع الاعصار واشتهرت بينهم كالشمس في رابعة النهار حتى نظموها في اشعارهم واحتجوا بها على المخالفين في جميع امصارهم وشنع المخالفون عليهم في ذلك واشتبوه في كتبهم واسفارهم۔

منهم الرازي والنيسابوري وغيرهما وقد مر كلام ابن ابي الحديد حيث اوضح مذهب الامامية في ذلك ولولا مخالفة النطويل من غير طائل لا وردت كشياً من كلماتهم في ذلك۔ وكيف يشك مؤمن بحقيقة الاسمة الاطهار عليه السلام فيما لو انزعهم في قوس من مائتي حديث صريح، رواها ثقف واربعون من الثقات العظام والعلماء الاعلام، في ازيد من خمسين مؤلفاً قسم كشقة الاسلام:-

ترجمہ: ہم رجعت کے متعلق جو تہہ پیدیں اور وضاحتیں پیش کی ہیں اس سے میرا تو خیال ہے

کہ اس کو دیکھتے ہوئے بزرگواران اسلام میں سے کسی کو اس رجعت میں کوئی شک و شبہ باقی نہ رہے گا جس پر ہر دور میں شیعوں کا اجماع رہا اور ان کا یہ اعتقاد ان کے درمیان آفتاب کی طرح روشن و مشہور رہا یہاں تک کہ ان لوگوں نے اپنے اشعار میں اس کو نظم بھی کیا اور مختلف دیار و اعمار میں اس پر مخالفین سے بحث کرتے رہے اور مخالفین اس اعتقاد پر طعن زن ہوتے رہے اور یہ لوگ اپنی کتابوں اور تصانیف میں رجعت کو ثابت کرتے رہے اور طعن زن ہونے والوں میں فخر الدین رازی اور نیشاپوری جیسے لوگ ہیں اور ان دونوں کے علاوہ بھی مثلاً ابن ابی الحدید معتزلی ہیں جنہوں نے اپنی کتاب میں مذہب امامیہ کی وضاحت کی ہے۔ اگر نطویل کا خوف نہ ہوتا تو میں ان میں سے اکثر کے اقوال پیش کرتا۔

### رجعت متواتر احادیث سے ثابت

وہ مومن جو اسے اظہار کے حق ہونے کا قائل ہے وہ اس رجعت میں کیسے شک کر سکتا ہے جس کے متعلق ائمہ طاہرین علیہم السلام کی تقریباً دو سو صریح احادیث موجود ہیں جن میں سے چالیس سے زائد کی بڑے بڑے ثقات اور علماء اعلام نے روایت کی اور اپنی پچاس سے زیادہ کتابوں میں تسبیح کیا ہے۔

### وہ علماء و ثقات شیعوں کی رجعت کے متعلق احادیث درج کی ہیں مثلاً:

- ۱۔ ثقة الاسلام محمد یعقوب کلینی
- ۲۔ شیخ صدوق محمد بن بابویہ
- ۳۔ شیخ ابو جعفر طوسی
- ۴۔ سید مرتضیٰ علم الہدی
- ۵۔ نجاشی
- ۶۔ کشی
- ۷۔ عیاشی
- ۸۔ علی بن ابراہیم قمی
- ۹۔ سلیم ہلالی
- ۱۰۔ شیخ مفید علیہ الرحمہ
- ۱۱۔ کراچلی
- ۱۲۔ نعمانی
- ۱۳۔ صفار
- ۱۴۔ سعد بن عبد اللہ
- ۱۵۔ ابن قولویہ
- ۱۶۔ علی بن عبد الحمید
- ۱۷۔ اور ان کے جواز سے صاحب کتاب ”روائد الفوائد“
- ۱۸۔ محمد بن علی بن ابراہیم

۲۰۔ فرات بن ابراہیم مؤلف کتاب "التنزیل والتحریف"

۲۱۔ ابوالفضل طبرسی ۳۲۔ فضل بن شاذان

۲۲۔ ابراہیم بن محمد ثقفی ۳۳۔ شیخ شہید محمد مکی

۲۳۔ محمد بن عباس بن مروان ۳۴۔ حسین بن حمدان

۲۴۔ برقی ۳۵۔ حسن بن محمد بن جہور العمی مؤلف کتاب الواحد

۲۵۔ ابن شہر آشوب ۳۶۔ حسن ابن محبوب

۲۶۔ حسن بن سلیمان ۳۷۔ جعفر بن محمد بن مالک کوفی

۲۷۔ قطب راوندی ۳۸۔ طہر بن عبد اللہ

۲۸۔ علامہ حلی علیہ الرحمہ ۳۹۔ شاذان بن جبریل

۲۹۔ سید بہاء الدین علی بن عبد اللہ عالمی ۴۰۔ صاحب کتاب "الفضائل"

۳۰۔ احمد بن داؤد بن سعید ۴۱۔ صاحب کتاب "العقیق"

۳۱۔ حسن بن علی ابن حمزہ ۴۲۔ صاحب کتاب "الخطب"

ان کے علاوہ اور مؤلفین جن کی کتابیں ہمارے پاس موجود ہیں جن کے مؤلفین کا تعین کے ساتھ نام معلوم نہ ہو سکا، اس لیے رجعت کی احادیث کو ان کی طرف منسوب نہ کر سکا۔ اب اگر اس کے باوجود بھی حدیث رجعت کو متواتر نہ کہا جائے گا تو پھر کس حدیث کے لیے متواتر ہونے کا دعویٰ ممکن ہو سکتا ہے اور اس کے علاوہ تمام قوم شیعہ اس کی ابا عن جد (آباء و اجداد سے) روایت کرتی چلی آتی ہے۔

اور میرا تو خیال ہے کہ جو شخص اس طرح کی حدیث میں شک کرتا ہے وہ درحقیقت ائمہ دین کی امامت ہی میں شک رکھتا ہے مگر مومنین کے خون سے اس کا اظہار نہیں کرتا۔ اور مختلف جیلوں سے ملت حقہ کی تخریب میں اور متضعفین مومنین کو بہکانے میں کوشاں ہے۔

(آیت) یُرِيدُونَ لِيطْفِئُوا نُورَ اللَّهِ بِأَفْوَاهِهِمْ وَاللَّهُ مُتِمُّ نُورِهِ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ (سورہ الصف آیت ۸)

ترجمہ: لوگ تو چاہتے ہیں کہ نور خدا کو بھونکوں سے بجھا دیں، مگر اللہ اپنے نور کو تمام کر کے رہے گا خواہ یہ کافروں کو کتنا ہی ناپسند ہو۔

**وہ علماء جنہوں نے رجعت پر کتابیں لکھیں**

اب ہم تشدید و تاکید کے لیے ان علماء کے اسمائے گرامی تحریر کرتے ہیں جنہوں نے

رجعت پر مستقل کتابیں تحریر کی ہیں:

۱۔ احمد بن داؤد بن سعید جانی۔ جن کے متعلق شیخ طوسی نے اپنی کتاب "الفہرست" میں تحریر کیا کہ ایک کتاب متعہ پر اور ایک کتاب رجعت پر ہے۔

۲۔ حسن بن علی بن ابی حمزہ البطائنی، نجاشی نے ان کو ان لوگوں میں شمار کیا ہے جن کی رجعت پر کوئی مستقل تصنیف ہے۔

۳۔ فضل بن شاذان نیشاپوری۔ شیخ طوسی نے اپنی کتاب "الفہرست" میں اور نجاشی نے تحریر کیا ہے کہ ان کی اثبات رجعت پر ایک کتاب ہے۔

۴۔ شیخ صدوق محمد بن علی ابن بابویہ۔ ان کو بھی نجاشی نے ان لوگوں میں شمار کیا ہے جنہوں نے رجعت پر کوئی کتاب لکھی ہے۔

۵۔ محمد بن مسعود عیاشی۔ شیخ طوسی اور نجاشی نے لکھا ہے کہ رجعت پر ان کی ایک کتاب ہے۔

۶۔ حسن بن سلیمان۔ جیسا کہ ہم نے ان سے احادیث روایت کی ہیں۔

۷۔ شیخ محمد بن حسن مرعاشی نے مبحث رجعت پر ایک ضخیم کتاب تحریر کی ہے جس کا نام:

"الايقاظ من الهجعة بالبرهان على الرجعة"

اس کے علاوہ دیگر ان تمام علماء جنہوں نے غیبت امام قائم کے ثبوت میں کوئی کتاب تصنیف کی ہے اس میں رجعت کا ذکر کیا ہے۔ اگرچہ اس مبحث پر کوئی مستقل کتاب نہیں تصنیف کی ہے۔ اور یہی یاد رہے کہ ہمارے اکثر علماء نے ثبوت غیبت پر مستقل کتاب تصنیف کی ہے اور اس سے پہلے آپ دیکھ چکے ہیں کہ کیسے کیسے جید علماء و اکابر محدثین نے رجعت کیلئے

احادیث روایت کی ہیں جن کی جلالت قدر میں کسی قسم کا کوئی شک و شبہ نہیں کیا جاسکتا۔ علامہ رحمۃ اللہ علیہ کتاب "خلاصۃ الرجال" کے اندر میسر بن عبد العزیز کے

حالات میں تحریر کیا ہے کہ عقیقی کا بیان ہے کہ آل محمد نے ان کی تعریف کی ہے اور یہ وہ ہیں جو مبحث رجعت پر مناظرہ و مجاہدہ کیا کرتے تھے۔

۱۔ تفسیر مجمع البیان "میں شیخ امین الدین طبرسی علیہ الرحمہ قول خدا:

وَرَأٰ ذَا وَقَعِ الْقَوْلِ عَلٰی صَدْرِهِ" کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

یعنی: جب عذاب اور وعید ان پر لازم ہو گیا۔ اور اس کے معنی یہ بھی کہے گئے ہیں: "جب وہ ایسے ہو گئے کہ نہ ان میں سے کوئی فلاح پاسکتا ہے اور نہ ان کے ذلیعہ کسی کو فلاح مل سکتی۔" اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ:

"جب اللہ تعالیٰ ان پر غضبناک ہوا۔" اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ:

گے "لے مومن" اور "لے کافر"۔

اور نبی ﷺ سے یہ بھی روایت کی گئی ہے کہ:

"دآبۃ الارض تین مرتبہ خروج کریگا۔ پہلی مرتبہ وہ اقصائے مدینہ (مدینہ منورہ) سے ظاہر ہوگا اور اس کی خبر تمام صحرائیں پھیل جائے گی۔ مگر ابھی اس کی خبر قریہ یعنی مکہ میں نہیں پہنچے گی، پھر وہ طویل عرصے تک ٹھہرے گا اور اس کے بعد دوسری مرتبہ وہ مکہ کے قریب ظاہر ہوگا، اُس وقت اس کی خبر سارے صحرائیں اور مکہ میں بھی پھیل جائے گی۔

پھر ایک دن لوگ مسجد اعظم (مسجد حرام) میں آئیں گے تو یہ ان لوگوں کو خوف زدہ نہیں کرے گا، بلکہ مسجد کے ایک گوشے میں رہے گا اور قریب بھی آئے گا تو داییں جانب باہر سے حجر اسود اور باب بنی محرم کے درمیان اُسے دیکھ کر لوگ بھاگیں گے اور وہ اپنے سر سے خاک جھاڑتا ہوا لوگوں کے درمیان سے گزرے گا اور اُس کا چہرہ کو کب دُری کے مانند چمکتا ہوگا، پھر وہ زمین کے اندر چلا جائے گا اور اُسے کوئی نہ پاسکے گا اور لوگ اس سے پناہ چاہنے کے لیے نماز ادا کرنے کے لیے کھڑے ہوں گے تو وہ اُن کے پیچھے سے آئے گا اور کہے گا: اے فلان! تم اب نماز پڑھ رہے ہو۔ ذرا آگے بڑھ کر لوگوں کے چہروں پر نشان لگا دے گا اور اس نشان سے مومن اور کافر میں امتیاز ہو جائے گا۔ اسے دیکھ کر لوگ ایک دوسرے کو پکاریں گے کہ لے مومن! یا اے کافر!"

اور وہ ب کا بیان ہے کہ دآبۃ الارض کا چہرہ انسان کا اور سارا جسم طائر کے مانند ہوگا اس کے بعد اللہ تعالیٰ کا قول ہے کہ: "تَكَلَّمَ مُنْقَدًا" یعنی وہ لوگوں سے کلام کرے گا جو لوگوں کو پسند نہ آئے گا، وہ اُن لوگوں سے ایسی زبان میں گفتگو کرے گا جسے وہ سمجھ سکیں گے وہ کہے گا کہ یہ سب لوگ جہنم میں جانے والے ہیں۔ نیز کہا گیا ہے کہ وہ کہے گا کہ یہ مومن ہے اور یہ کافر ہے۔ اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ وہ لوگوں سے کہے گا:

آیت: "إِنَّ آتِئَاتِ سَ كَانُوا بِآيَاتِنَا لَا يُوقِنُونَ" (سورۃ النحل آیت ۱۱) یعنی (بلاشبہ لوگ ہماری نشانیوں پر یقین نہیں رکھتے تھے۔)

"جب قریب ساعت اُن پر عذاب نازل ہوگا تو" أَخْرَجْنَا لَهُمْ دَابَّةً مِّنَ الْأَرْضِ (ہم اُن کے لیے دآبۃ الارض نکالیں گے) اور یہ صفا و مروہ کے درمیان سے برآمد ہوگا اور مومن کے لیے بتائے گا کہ یہ مومن ہے اور کافر کے لیے بتائے گا کہ یہ کافر ہے اُس وقت تکلیف اُٹھ جائے گی، تو یہ کا وقت ختم ہو جائے گا کسی کی توبہ قبول نہ ہوگی اور یہ قیامت کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہوگی۔

\* وقیل: لا یبقی مؤمن إلا مسحتہ ولا یبقی منافق إلا خطمتہ

تخرج لیلۃ جمع والناس یسیرون الی المنی، (عن ابن عمر) اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ کوئی مومن ایسا نہ ہوگا جس کو وہ مسح نہ کرے اور کوئی منافق ایسا نہ ہوگا جس کی ناک پر وہ نشان نہ لگا دے اور وہ شب جمعہ میں برآمد ہوگا جبکہ لوگ منیٰ کی جانب جا رہے ہوں گے۔ (ابن عمر کی روایت ہے)

\* وروی محمد بن کعب القزطی: قال: سئل علی صلوات

الرحمن علیہ عن الدآبۃ: فقال: أما والله ما لسا

ذنب وإن لسا للحیۃ وفي هذا الإشارة الی أنها من الارض اور محمد بن کعب قزطی نے روایت کی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت علی صلوات الرحمن علیہ سے دآبۃ الارض کے متعلق دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا: اُس (دآبۃ) کے دم نہیں ہوگی بلکہ دائرہ ہوگی اور یہ جواب اس امر کی طرف اشارہ ہے کہ وہ انسانوں میں سے ہوگا۔

\* وروی ابن عباس: أنها دآبۃ من دواب الارض لها زغب وریش ولسا اربع قوائم۔

اور ابن عباس سے روایت ہے کہ وہ زمین کے چوپایوں میں سے ایک چوپایہ ہوگا۔ اس کے جسم پر رواں اور بال ہوں گے اور اس کے چار پیر ہوں گے۔

\* اور حذیفہ نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کی ہے۔ آپ نے فرمایا

"دآبۃ الارض ستر لم تھ طویل ہوگا اتنا تیز رفتار ہوگا کہ اس کو کوئی پکڑ

نہ سکے گا اور اُس سے تیز کوئی بھاگ نہ سکے گا۔ وہ مومن کی پیشانی پر مہر

لگائے گا تو اُس پر نقش ہو جائے گا کہ یہ مومن ہے۔ اور کافر کی پیشانی پر مہر

لگائے گا تو اُس پر نقش ہو جائے گا کہ یہ کافر ہے۔ اُس کے پاس حضرت موسیٰ

کا عصا اور حضرت شیمن کی انگوٹھی ہوگی۔ وہ مومن کے چہرے پر عصا سے

اور کافر کی ناک پر انگوٹھی سے نشان لگا دے گا (جسے دیکھ کر) لوگ پکاریں

”وَلَا يَزِيدُ نَحْنُ مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ فَوْجًا مَّمَّنْ يُكَذِّبُ  
بِآيَاتِنَا فَهُمْ يُوزَعُونَ“ (نمل: ۸۲)  
ترجمہ: اور جس دن ہم ہر امت میں سے ایک بڑے گروہ کو اکٹھا کریں گے  
جو کہ ہماری نشانوں کی تکذیب کرتا تھا۔ تو ان کو صف بستہ کیا  
جائے گا۔“

اسی بدفعون، وقیل یحبس اولہم علی اخرہم  
جن لوگوں کا مذہب امامیہ ہے وہ اس آیت سے رجعت کے حق ہونے پر استدلال  
کرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں ”مَّمَّنْ“ میں ”مِنْ“ تبعیض کے لیے ہے۔ یعنی:  
ایک دن ہم ہر قوم میں سے ایک گروہ کو جو ہماری آیات کی تکذیب کرنے والے ہیں  
اُن میں سے بعض ”کو محصور کریں گے۔“ اس سے معلوم ہوا کہ وہ دن قیامت کے  
دن کے علاوہ جس میں بعض محصور ہوں گے جبکہ قیامت میں تو اللہ تعالیٰ سب کو  
محصور کرے گا جیسا کہ ارشاد فرمایا:

”وَحَشَرْنَاهُمْ فَلَمْ نُغَادِرْ مِنْهُمْ أَحَدًا“ (نمل: ۸۴)  
اور جس دن ہم اُن سب کو اکٹھا کریں گے اور ان میں سے کسی  
ایک کو بھی نہ چھوڑیں گے۔“

اور آئمہ اہل بیت علیہم السلام کی احادیث واضح کرتی ہیں کہ ظہور امام قائم علیہ السلام  
کے وقت اللہ تعالیٰ آلِ محمدؐ کے دوستداروں اور شیعوں میں سے ایک گروہ کو جو پہلے  
مرچکے ہیں، اُن کو پھر دنیا میں واپس کرے گا تاکہ وہ امام قائمؑ کی مدد و نصرت کرنے کا  
ثواب حاصل کریں، اور آپ کی حکومت کو دیکھ کر خوش و مسرور ہوں۔

نیز اللہ تعالیٰ اُن کے دشمنوں میں سے بھی ایک گروہ کو دنیا میں دوبارہ  
بھیجے گا، تاکہ اُن سے انتقام لیا جاسکے اور وہ عذاب جس کے وہ تھے ہیں اس میں  
مبتلا ہوں۔ آپ کے شیعوں کے ہاتھوں قتل ہوں۔ امام قائمؑ کے گلے کو بلند دیکھ کر  
ذلت اور مایوسی میں مبتلا ہوں۔

یہ بات بعید از عقل بھی نہیں ہے، اس لیے کہ یہ سب اللہ تعالیٰ کی قدرت  
میں ہے اور فی نفسہ یہ امر محال بھی نہیں ہے کیونکہ گذشتہ امتوں میں اللہ تعالیٰ  
ایسا کر چکا ہے۔ اور قرآن مجید میں مختلف مقامات پر اس کا ذکر بھی موجود ہے۔ جیسے  
حضرت عزیرؑ کا قصہ وغیرہ جس کو ہم اپنے موقع پر بیان کر چکے ہیں۔

اور نبی اکرم ﷺ کی ایک حدیث صحیح میں ہے  
قولہ: ”سیکون فی امتی کلُّ ما کان فی بنی اسرائیل حذو  
النعل بالنعل والقذۃ بالقذۃ حتی لو ان احبہم دخل  
حجر ضب لدخلتموہ“

یعنی: آپؐ فرمایا: عتق رب میری امت میں بھی ہو بہو وہی کچھ ہونے والا ہے جو کہ  
بنی اسرائیل میں ہو چکا ہے۔ یعنی اگر بنی اسرائیل میں سے کوئی شخص کسی  
سوسار کے سوراخ میں داخل ہوا ہے تو تم لوگ بھی اس میں داخل ہو گے۔“  
علاوہ بریں ایک بات دیکھنے کی ہے کہ ”دآبۃ“ کے متعلق مخالفین کے اقوال کیا ہیں  
تو ان کے دہاں کی احادیث سے بھی یہی ظاہر ہوتا ہے کہ دآبۃ صاحب عصا اور صاحب مسیم ہوگا  
جس کی روایت ان لوگوں نے اپنی اکثر کتابوں میں کی ہے۔ پھر یہ دیکھنا ہے کہ حضرت علیؑ اس  
کے متعلق کیا فرماتے ہیں۔ آپؑ نے اکثر مواقع پر فرمایا ہے کہ میں صاحب عصا اور صاحب مسیم ہوں۔

### زمخشری اور حدیث دآبۃ

چنانچہ علامہ زمخشری اپنی تفسیر کشاف میں تحریر فرماتے ہیں کہ:

”انہا تخرج من الصفا ومعها عصا موسى وخاتم سليمان  
فتضرب المؤمن في مسجده او فيما بين عينيه بعصا  
موسى فتنتك نكتة بيضاء فتفشت تلك النكتة في وجهه  
حتى يضي لها وجهه كأنه كوكب دُرّ وتكتب بين عينيه  
مؤمن وتنتك الكافر بالخاتم في أنه تفشت النكتة  
حتى يسود لها وجهه وتكتب بين عينيه كافر۔“  
ترجمہ: ”وہ (دآبۃ) کوہ صفا سے فروج کرے گا اور اس کے ساتھ حضرت  
موسیٰؑ کا عصا اور حضرت سلیمان کی انگوٹھی ہوگی۔ اور وہ موسیٰؑ کی پیشانی  
یا دونوں آنکھوں کے درمیان حضرت موسیٰؑ کے عصا سے نشان لگائے  
گا تو اس کی پیشانی پر ایک سفید نشان ظاہر ہوگا جیسے چمکتا ہوا ستارہ  
اور اس کی پیشانی پر لکھا جائے گا کہ یہ مومن ہے۔ اسی طرح کافر کی  
ناک پر انگوٹھی سے نشان لگائے تو ایک سیاہ نشان اُبھرے گا جو اس کے  
پورے چہرے کو سیاہ کر دے گا اور اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھا جائے گا کہ یہ کافر ہے۔“

ثم قال: وقرئ "تكلّمهم" من الكلم وهو الجرح والمراد به  
الوسم بالعصا والخاتم ويجوز أن يستدلّ بالتخفيف  
على أنّ المراد بالتكليم التجريح انتهى۔

اس کے بعد لکھتے ہیں کہ تکلّمہم کو کلام سے بھی پڑھا گیا ہے جس کے معنی جرح  
اور زخم کے ہیں یعنی وہ ان لوگوں کے زخم لگائے گا مگر اس سے بھی مراد  
عصا اور انگوٹھی سے نشان لگانا ہی ہے۔

## شیخ صدوقؒ اور رجعت پر قرآن سے دلائل

شیخ صدوق علیہ الرحمہ نے رسالہ "عقائد" میں تحریر فرمایا ہے کہ رجعت کے متعلق  
ہمارا اعتقاد یہ ہے کہ رجعت حق ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: (سورہ بقرہ: ۲۲۳)  
(آیت) "أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ خَرَجُوا مِن دِيَارِهِمْ وَهُمْ أُلُوفٌ  
حَذَّ زُمُورُتٍ فَقَالَ لَهُمُ اللَّهُ مُوتُوا فَقَتَلُوا ثُمَّ أَحْيَاهُمْ"۔  
ترجمہ: "کیا تم نے ان کو نہیں دیکھا کہ جو ہزاروں کی تعداد میں تھے اور موت کے خون  
سے اپنے گھروں سے نکلے، پس اللہ تعالیٰ نے ان سے کہا کہ مر جاؤ (وہ مر گئے)  
پھر اللہ نے ان کو زندہ کر دیا۔"

یہ لوگ ستر ہزار خاندان پر مشتمل تھے۔ ان کی آبادی میں ہر سال طاعون کی وبا آیا  
کرتی تھی۔ چنانچہ دولہندہ لوگ تو گھر چھوڑ کر نکل جاتے تھے اور غریب و فقراء وہیں  
رہ جاتے تھے۔ جو لوگ واپس نکل جاتے، ان پر طاعون کا اثر کم ہوتا، لیکن جو فقراء  
وغیرہ رہ جاتے ان پر طاعون کا اثر زیادہ ہوتا تھا، تو فقراء یہ کہتے کہ کاش ہم میں بھی  
استطاعت ہوتی اور یہاں سے نکل جاتے تو طاعون کی وبا سے اتنا متاثر نہ ہوتے  
اور جو لوگ نکل جایا کرتے وہ کہتے کہ اگر ہم لوگ بھی یہاں رہتے تو ہمیں بھی طاعون سے  
اتنا ہی نقصان پہنچتا جتنا ان لوگوں کو پہنچا ہے۔

چنانچہ (اس مرتبہ بھی) سب نے ملکر یہ طے کیا کہ اب طاعون کے موقع پر  
ہم سب آبادی کو چھوڑ کر نکلیں گے۔ چنانچہ جب وہ وقت آیا تو سب کے سب نکلے  
اور بحری ساحل پر جا کر اترے اور ابھی ان لوگوں نے اپنا سامان سوار لوگوں اتار کر رکھا  
ہی تھا کہ اللہ کا حکم ہوا کہ سب کے سب مر جاؤ۔ چنانچہ وہ سب مر گئے۔ اور اس  
راستے سے گزرنے والوں نے ان کے مردہ جسموں کو راستے سے ہٹا کر ایک طرف کر دیا۔

اور جب تک اللہ تعالیٰ نے چاہا وہ یوں ہی مردہ پڑے رہے۔  
پھر ایک دن بنی اسرائیل کے ایک نبی جن کا نام ارمیا تھا اُدھر سے گزرے  
اور ان مردوں کو دیکھ کر بولے: پروردگار! اگر تیری مرضی ہو تو ان مردوں کو  
زندہ کر دے تاکہ یہ جا کر تیری بستیوں کو آباد کریں، ان سے اولادیں پیدا ہوں جو  
تیری عبادت کریں۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے وحی آئی: کیا تم چاہتے ہو کہ میں  
ان کو تمہاری خاطر زندہ کر دوں؟

"ارمیا" نے عرض کیا: ہاں (میرے پروردگار) زندہ کر دے۔  
تو اللہ تعالیٰ نے ان سب کو زندہ کر دیا اور وہ سب ارمیا نبی کے ساتھ واپس  
چلے گئے اور اپنی بستیوں کو آباد کیا۔

تو یہ وہ قوم تھی جو مر گئی تھی اور زندہ ہونے کے بعد دنیا میں واپس آئی اور  
پھر جب ان کی اجل (وقت موت) آئی تو اُس وقت وہ لوگ پھر مر گئے۔

\* (نیز حضرت عزیرؑ کے قصے میں) اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:  
(آیت) "وَأَوْ كَالَّذِي مَرَّ عَلَى قَرْبَةٍ وَهِيَ خَاوِيَةٌ عَلَى عُرُوشِهَا  
قَالَ آتَنِي يُلْحِي هَذِهِ اللَّهُ بَعْدَ مَوْتِهِمْ فَأَمَاتَهُ اللَّهُ  
مِائَةَ عَامٍ ثُمَّ بَعَثَهُ قَالَ كَمْ لَبِثْتَ قَالَ لَبِثْتُ مِائَةً عَامٍ فَأَنْظِرْ  
إِلَيَّ طَعَامَكَ وَشَرِبَكَ لَمْ يَنْسَهُ ۖ وَالنَّظْرُ إِلَى حَارِكٍ  
وَلِجَعَلَكَ آيَةً لِلنَّاسِ وَالنَّظْرُ إِلَى الْعِظَامِ كَيْفَ  
نُنْشِئُهَا ثُمَّ نَكْسُوها لَحْمًا فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهُ ۖ قَالَ  
أَعْلَمْتُ أَنَّ اللَّهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ" (سورہ بقرہ: ۲۵۹)

ترجمہ: "یا اُس شخص کی طرح جو ایک قصبہ کے پاس سے گذرا، جو بالکل تباہ پڑا  
ہوا تھا۔ اُس نے کہا: اللہ کیونکر (ان لوگوں کو) زندہ کرے گا ان کی موت  
کے بعد؟ پس اللہ نے اُس شخص کو سو برس کے لیے موت دے دی۔  
پھر اُس کو زندہ کیا۔ اور فرمایا: تم کتنا عرصہ (اس حالت میں پڑے) رہے؟  
اُس شخص نے عرض کیا: ایک دن یا ایک کا کچھ حصہ (میں یہاں رہا)۔  
فرمایا: (نہیں) بلکہ تم یہاں سو برس تک پڑے رہے۔ ذرا اپنے کھانے  
پینے کی چیزوں کی طرف دیکھو، وہ خراب نہیں ہوئیں اور اپنے گھر کی طرف بھی

دیکھ، اور یہ اس لیے ہے کہ ہم نے تجھے لوگوں کے لیے ایک نشانی قرار دیا ہے اور  
بڑیوں کی طرف دیکھ کہ ہم اب ان کو کیسے زندہ کرتے ہیں، پھر ہم ان کو گوشت کا لباس  
پہناتے ہیں پس جب اس (نبی عزیز) پر یہ سب کچھ واضح کر دیا گیا تو اس نے کہا  
(اعتراف کیا) کہ بیشک میں نے جان لیا کہ اللہ ہر شے پر قدرت رکھتا ہے۔

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى فِي قِصَّةِ الْخَتَّارِ بْنِ قَوْمِ مُوسَى لَمِيقَاتِ رَبِّهِ  
(آیت ۵۶) ”ثُمَّ نَبْعَثُكُمْ مِنْ بَعْدِ مَوْتِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ“ (بقیہ آیت)

(۵۵) ”ذَلِكَ لِمَا سَمِعُوا كَلَامَ اللَّهِ قَالُوا لَا نَصْدَقُ (حَتَّى تَرَى اللَّهُ جَهَنَّمَ)“  
(آیت ۵۵) ”فَأَخَذْتُمُ الْعَصَافَةَ يَنْطَلِقُهَا رِثْرَةٌ نِسَاءً ۱۵۳“ فَمَا قَالُوا

فَقَالَ مُوسَى : يَا رَبِّ مَا أَقُولُ بَنِي إِسْرَائِيلَ إِذَا رَجَعْتَ  
إِلَيْهِمْ ؟ فَأَحْيَاهُمُ اللَّهُ لَهُ ، فَرَجَعُوا إِلَى الدُّنْيَا فَأَكَلُوا  
وَشَرَبُوا وَنَكَحُوا النِّسَاءَ ، وَوَلَدَ لَهُمُ الْوِلْدَانُ ثَمَرَاتُوا  
بِأَجَالِهِمْ۔

وَقَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لِعِيسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ : ”وَإِذْ تُخْرِجُ الْمَوْتَى بِإِذْنِي“ (آیت ۵۷)  
وَجَمِيعُ الْمَوْتَى الَّذِينَ أَحْيَاهُمْ عِيسَى بِإِذْنِ اللَّهِ ، رَجَعُوا  
إِلَى الدُّنْيَا وَبَقُوا فِيهَا ثَمَرَاتُوا بِأَجَالِهِمْ  
(ترجمہ)

نیز اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کا قصہ بیان کیا ہے جو قوم موسیٰ میں سے میقات  
کے لیے منتخب ہوئے تھے۔

(ترجمہ آیت ۵۶) ”پھر ہم نے تمہاری موت کے بعد تم لوگوں کو دنیا میں بھیجا کہ تم کہتے ہو  
شکر گزار بندے بن جاؤ۔“

اور صورت یہ ہوئی کہ جب کوہ طور پر ان لوگوں نے اللہ تعالیٰ کو حضرت موسیٰ سے  
کلام کرتے ہوئے سنا تو انہوں نے کہا ”جب تک ہم اللہ کو ظاہرِ نظر نہ دیکھ لیں گے،  
(بقیہ آیت ۵۵) اس کی تصدیق نہ کریں گے۔“

(ترجمہ آیت ۱۵۳) ”نساء“ اس سرکشی کے سبب، ان پر سزا دی گئی۔ اور وہ سب مر گئے۔

۱۵۳ تو یہ حضرت عزیر تھے جو سو سال تک مرے پڑے رہے پھر دنیا میں زندہ ہو کر واپس آئے اس کے بعد جب  
ان کی اجل آئی تب مرے۔

حضرت موسیٰ نے عرض کیا کہ پروردگار، جب بنی اسرائیل کے پاس واپس جاؤں تو انہیں کیا  
جواب دوں گا؟ حضرت موسیٰ کی درخواست پر اللہ تعالیٰ نے ان سب کو دوبارہ زندہ کر دیا  
اور انہوں نے دنیا میں رجعت کی، دنیا میں کھاتے پیتے رہے، شادی بیاہ کرتے رہے  
اولاد پیدا کرتے رہے اور جب ان کی اجل آئی تو وہ مر گئے۔

وَقَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لِعِيسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ : ”وَإِذْ تُخْرِجُ الْمَوْتَى بِإِذْنِي“ (سورہ مائدہ آیت ۱۵)  
(آیت ۱۵) ”وَجَمِيعُ الْمَوْتَى الَّذِينَ أَحْيَاهُمْ عِيسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ بِإِذْنِ اللَّهِ ، رَجَعُوا إِلَى الدُّنْيَا وَبَقُوا فِيهَا ثَمَرَاتُوا بِأَجَالِهِمْ۔“

وَأَصْحَابُ الْكُفِّ ”لَيْسُوا فِي كُفُّهِمْ ثَلَاثَ مِائَةِ سِنِينَ“  
(آیت ۲۵) ”وَأَزْدَادُوا تِسْعًا“ (سورہ الکہف آیت ۲۵)

ثُمَّ بَعَثْنَاهُمْ إِلَى الدُّنْيَا لِيَسْأَلُوا بَيْنَهُمْ وَقِصَّتُهُمْ مَعْرُوفَةٌ۔  
فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ : إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ :

(آیت ۱۵) ”وَتَحْسَبُهُمْ أَيْقَانًا وَهُمْ رُفُودٌ“ (سورہ کہف آیت ۱۵)  
قِيلَ لَهُ : فَانْتُمْ كَالْوَامِقِ وَقَدْ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ :

(آیت ۱۵) ”قَالُوا يُولَدُ لَنَا مِنْ بَعْدِنَا مَنْ مَرَّقِدْنَا هَذَا مَا وَعَدَ الرَّحْمَنُ  
وَصَدَقَ الْمُرْسَلُونَ“ (سورہ یس آیت ۱۵)

وَأِنْ قَالُوا كَذَلِكَ فَانْتُمْ كَالْوَامِقِ وَمِثْلُ هَذَا كَثِيرٌ۔  
(ترجمہ)

اور اللہ تعالیٰ عَزَّ وَجَلَّ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے فرمایا :

(ترجمہ آیت ۱۵) ”اور جب تو مرے کو (زندہ کر کے قبر سے) میری اجازت سے نکالنا تھا۔“  
چنانچہ وہ تمام لوگ جن کو حضرت عیسیٰ نے باذن خدا زندہ کیا تھا وہ دنیا میں واپس آئے  
ایک عرصے تک زندہ رہے اور پھر جب ان کی اجل آئی تو مرے۔

اور اصحاب کہف کو دیکھئے کہ : (ترجمہ آیت ۱۵) : (وہ اپنے غار میں تین سو سال تک پڑے رہے)  
پھر اللہ تعالیٰ نے انہیں بھیجا اور وہ دنیا میں آئے، ان کا قصہ تو بہت مشہور ہے۔  
اصحاب کہف کے متعلق اگر کوئی یہ کہے کہ وہ مردہ (کہاں تھے) اللہ فرماتا ہے کہ :

(آیت ۱۵) ”وَمَنْ يَسْمَعْهُ يَنْفِرُ كَأَنَّهُ لَمْ يَكُنْ“ (تو جواباً کہا جائے گا کہ وہ  
ہوتے تھے۔ چنانچہ اللہ بزرگ و برتر سورہ یس آیت ۵۲۔ میں ارشاد فرماتا ہے کہ

(ترجمہ آیت ۵) ”یہ کہتے ہوئے کہ ہائے افسوس ہیں ہمارے مرقد سے دوبارہ کس نے اٹھا دیا۔“  
 سچ ہے یہ رحمن کا وعدہ ہے اور تمام رسولوں نے سچ کہا تھا۔“ (سورہ آل عمران)

\* إِنَّ الرَّجْعَةَ كَانَتْ فِي الْأُمَمِ السَّالِفَةِ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 يَكُونُ فِي هَذِهِ الْأُمَّةِ مِثْلُ مَا يَكُونُ فِي الْأُمَمِ السَّالِفَةِ حَذْوًا  
 النَّحْلُ بِالنَّحْلِ، وَالْقِدَّةُ بِالْقِدَّةِ، فَيَجِبُ عَلَى هَذَا الْأَصْلِ  
 أَنْ يَكُونَ فِي هَذِهِ الْأُمَّةِ رَجْعَةٌ۔

\* الغرض رجعت گذشتہ امتوں میں ہو چکی ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جو  
 کچھ پچھلی امتوں میں ہو چکا ہے وہی اس امت میں بھی ہوگا قدم بہ قدم۔ لہذا لازمی ہے  
 کہ رجعت اس امت میں بھی ہو۔

وَقَدْ نَقَلَ خَالِفُونَا أَنَّهُ إِذَا خَرَجَ الْمُهَدَّى نَزَلَ عِيسَى بْنُ مَرْيَمَ  
 فَصَلَّى خَلْفَهُ وَنَزَلَهُ إِلَى الْأَرْضِ رَجُوعَهُ إِلَى اللَّهِ نَبَا بَعْدَ  
 مَوْتِهِ لِأَنَّ اللَّهَ تَعَالَى قَالَ: ”إِنِّي مُتَوَفِّيكَ وَرَافِعُكَ إِلَيَّ“  
 وَقَالَ عَزْرَجَلَّ ”وَحَشَرُنَّهُمْ فَلَمْ تُغَادِرْ مِنْهُمْ أَحَدًا“  
 وَقَالَ عَزْرَجَلَّ ”وَيَوْمَ نَحْشُرُ مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ فَوْجًا مِمَّنْ  
 يَكْذِبُ بِآيَاتِنَا“

فَالْيَوْمَ الَّذِي يَحْشُرُ فِيهِ الْجَمِيعُ عِنْدَ الْيَوْمِ الَّذِي يَحْشُرُ  
 فِيهِ فَوْجٌ۔

آیت: ۳۸ ”وَأَقْسَمُوا بِاللَّهِ جَهْدَ آيَاتِهِمْ لَا  
 يَبْعَثُ اللَّهُ مَنْ يَمُوتُ“ بَلَى وَعَدًا عَلَيْهِ حَقًّا  
 لِّكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ“ (سورہ نمل آیت ۸۰)

یعنی فی الرجعة وذلك انہ يقول  
 آیت: ۱۶ ”لِيُبَيِّنَ لَهُمُ الَّذِي يُخْلِفُونَ فِيهِ“ (نمل آیت ۱۶)  
 وَالتَّبَيِّنُ يَكُونُ فِي الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ وَسَاجِرْدُ  
 فِي الرَّجْعَةِ كِتَابًا أُبَيِّنَ فِيهَا كَيْفِيَّتَهَا، وَالِدَلَالَةُ عَلَى  
 صَحَّةِ كَوْنِهَا إِنْ شَاءَ:

لے آل عمران: ۵۵۔ (سورہ کہف: ۷۷)۔ (سورہ نمل: ۸۰)۔ (سورہ نمل: ۸۱)۔ (سورہ آل عمران: ۵۵)

وَالْقَوْلُ بِالتَّنَاسُخِ بَاطِلٌ، وَمَنْ دَانَ بِالتَّنَاسُخِ فَهُوَ  
 كَافِرٌ، لِأَنَّ فِي التَّنَاسُخِ إِبْطَالَ الْجَمْعَةِ وَالنَّارِ۔

وقال الشيخ المفيد في أجوبة المسائل العنكبوتية  
 آیت: ۵۰: ”حِينَ سُئِلَ عَنْ قَوْلِهِ تَعَالَى: ”إِنَّا لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا  
 وَالَّذِينَ آمَنُوا فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا“ (سورہ مؤمن آیت ۵۰)  
 وَأَجَابَ بِوَجْهِ فَقَالَ: وَقَدْ قَالَتِ الْأَمَامِيَّةُ: أَنَّ  
 اللَّهَ تَعَالَى يَنْجِزُ الْوَعْدَ بِالنَّصْرِ لِلدُّلِيَّاءِ قَبْلَ الْآخِرَةِ  
 عِنْدَ قَامِ الْقَامِ“ وَالْكُذَّةُ الَّتِي وَعَدَ بِهَا الْمُؤْمِنِينَ فِي الْعَاقِبَةِ۔

(ترجمہ صفحہ ۱۳ ج ۵۳)

۵۳-۱۳۰: ”ہمارے مخالفین نے اپنی کتابوں میں لکھا ہے کہ جب امام مہدی علیہ السلام  
 خروج فرمائیں گے تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے نازل ہوں گے اور  
 حضرت امام مہدی علیہ السلام کے پیچھے نماز پڑھیں گے۔ اور ان کا نزول زمین  
 پر ہوگا، وہ وفات کے بعد دنیا میں واپس آئیں گے۔ اس لیے کہ اللہ عزوجل  
 ارشاد فرماتا ہے: ”إِنِّي مُتَوَفِّيكَ وَرَافِعُكَ إِلَيَّ“ میں تم کو وفات دینے  
 والا ہوں اور اپنی طرف اٹھانے والا ہوں۔“ (سورہ آل عمران آیت ۵۵)

نیز اللہ عزوجل ایک اور مقام پر ارشاد فرماتا ہے:  
 ترجمہ آیت: ”اور ہم سب کو محشور کریں گے ان میں سے کسی ایک کو نہ چھوڑیں گے۔“ (کہف: ۱۸)

اور دوسرے مقام اللہ تعالیٰ کا ارشاد درگاہی ہے:  
 ترجمہ آیت ۸۳ ”اُس دن ہم ہر امت میں سے ایک گروہ کو محشور کریں گے جو ہماری آیتوں  
 کی تکذیب کرتا تھا۔“ (سورہ نمل آیت ۸۳)

تو وہ دن جس میں سب کے سب محشور ہوں گے وہ اُس دن کے علاوہ ہوگا  
 جس میں صرف ایک بڑا گروہ محشور ہوگا۔

نیز اللہ تعالیٰ عزوجل ارشاد فرماتا ہے: (سورہ نمل آیت ۸۴)  
 ترجمہ آیت ۱۶: ”وہ لوگ قسم کھا کر کہتے ہیں کہ جو مر گیا پھر اللہ دوبارہ اُس کو نہیں اٹھائے گا  
 اور یقیناً اللہ کا وعدہ سچا ہے جو اُس پر واجب ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔“

یعنی: رجعت میں، اور اسی وجہ سے اس کے ساتھ ہی ارشاد فرماتا ہے کہ:  
 ترجمہ آیت ۱۶: ”تاکہ وہ (اُس) ان لوگوں پر اس بات کو واضح کر دے جس میں وہ اٹھا کر رہے ہیں۔“



اور یہ وضاحت دنیا میں ہو سکتی ہے آخرت میں نہیں ہوگی اور انشاء اللہ تعالیٰ میں بحث رجعت پر ایک مستقل کتاب لکھوں گا جس میں اس کی پوری تفصیلی بحث تحریر کروں گا۔

اور یاد رہے کہ تنازع باطل ہے اور تنازع کا قائل کافر ہے کیونکہ تنازع میں جنت و دوزخ کا بطلان لازم آتا ہے۔

اور شیخ مفید علیہ الرحمۃ نے مسائل عکبرہ کے جوابات میں تحریر فرمایا، ان سے قول خدا ترجمہ آیت: ”ہم اپنے رسولوں کی اور اہل ایمان کی نصرت دنیاوی زندگی میں لازماً کریں گے“ آپ نے اس کے جواب کئی طرح سے دیے۔ آپ نے فرمایا کہ امامیہ اس امر کے قائل ہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنا یہ وعدہ نصرت اپنے دوستوں سے آخرت سے پہلے ہی ظہور امام قائم علیہ السلام اور زمانہ رجعت میں پورا کرے گا جس کا وعدہ اُس نے مومنین سے کیا ہے۔ ”سید حمیری کے دربار منصور میں رجعت پر دلائل

(عبارت) و رُوی قُدس اللہ روحہ فی کتاب الفصول عن الحارث بن عبد اللہ الربیع اَنہ قال: کنت جالساً فی مجلس المنصور وهو بالجسر الکبر، و سوار القاضی عنده و السید الحمیری ینشده:

” اِنَّ الْاِلٰهَ الَّذِیْ لَا شَیْءَ یُشَبِّهُهٗ اَتَاکُمُ الْمَلٰٓئِکَۃَ لِلْ دُنْیَا وَ لِلْ اٰخِرٰتِ  
اَتَاکُمُ اللّٰهُ مَلٰٓئِکَۃً لَا زَوَالَ لَہٗ حَتّٰی یَقَالَ لَیْکُمْ صَاحِبُ الْعِیْنِ  
و صَاحِبُ الْہِنْدِ مَا خُذْ بَرْمَہٗ و صَاحِبُ التُّرْکِ مَجْبُوسٌ عَلٰی هَوٰی  
حَتّٰی اَتٰی عَلٰی الْقَصِیْدَۃَ وَ الْمَنْصُورَ مَسْرُورٌ، فَقَالَ سَوَّارُ:  
اِنَّ هٰذَا وَاَللّٰہَ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ یُعْطِیْکَ بِلِسَانِہٖ مَا لَیْسَ فِی  
قَلْبِہٖ، وَاَللّٰہُ اَنَّ الْقَوْمَ الَّذِیْنَ یَدِیْنُ بِحَبِّہُمْ لَغِیْرِکُمْ وَاِنَّہٗ  
لَیَنْطَوِیْ عَلٰی عِدَاوَتِکُمْ، فَقَالَ السَّیِّدُ: وَاَللّٰہُ اَنّہٗ لَکَاذِبٌ  
وَ اَنْتَ فِی مَدَاحِنِکَ لَصَادِقٌ، وَاِنَّہٗ حَمَلُ الْحَسَدِ اِذْ رَاکَ  
عَلٰی هٰذِہِ الْحَالِ، وَاَنْ اَنْقَطَاعِی اَیْکُمْ وِ مَوَدَّتِ لَکُمْ  
اَهْلَ الْبَیْتِ لَمَعْرِقْ فِیْنَا مِنْ اَبُوِّی، وَاِنَّ هٰذَا وَقُومَہٗ  
لَا عِدَاؤُکُمْ فِی الْجَاہِلِیَّۃِ وَ الْاِسْلَامِ وَ قَدْ اَنْزَلَ اللّٰہُ عَزَّ وَ جَلَّ  
عَلٰی نَبِیِّہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اَنَّہٗ یَاہِلُ بَیْتِہٖ هٰذَا:

” اِنَّ الَّذِیْنَ یُنَادُوْنَکَ مِنْ وَّرَآءِ الْحُجُرٰتِ اَلْاَکْثَرُھُمْ لَا یَعْقِلُوْنَ ”

(ترجمہ عبارت) سید حمیری کے دربار منصور میں رجعت پر دلائل

نیز آپ نے اپنی کتاب الفصول میں حارث بن عبد اللہ ربیع سے روایت کی ہے اُس کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ منصور جبراً کبر (بڑے پُل) پر تھا اور اس بھی اسکی مجلس میں تھا۔ سوار قاضی بھی منصور کے پاس بیٹھا ہوا تھا۔ اور سید حمیری (شاعر) منصور کی مدح میں یہ قصیدہ پڑھ رہا تھا:

ترجمہ اشعار (۱) بیشک وہ اللہ جس کا کوئی مثل نہیں اُس نے آپ لوگوں کو دین و دنیا دونوں کی حکومت عطا فرمائی ہے۔

(۲) آپ لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے وہ حکومت عطا فرمائی ہے جس کو کبھی زوال نہیں فغفور چین بھی آپ لوگوں کے پاس کھینچ کر لایا جائے گا۔

(۳) ہندوستان کا مہاراجہ بھی پکڑا جائے گا اور بادشاہ ترک بھی مجبوس ہوگا

سید حمیری منصور کی مدح میں اشعار سناتا رہا اور منصور خوش ہو رہا تھا۔ یہ سہماں دیکھ کر سوار قاضی سے رہا نہ گیا اور کہنے لگا: یا امیر المؤمنین! جو کچھ اس کی زبان پر ہے وہ اس کے دل میں نہیں ہے۔ یہ آپ لوگوں کے علاوہ دوسروں سے محبت رکھتا ہے اور آپ لوگوں سے دل میں عداوت رکھتا ہے۔

سید حمیری نے کہا: خدا کی قسم یہ جھوٹا ہے میں تو آپ کی سچی تعریف کر رہا ہوں میرے اشعار پر آپ کو خوش و مسرور دیکھ کر اس کو حسد پیدا ہو گیا ہے۔ میں تو سب کو چھوڑ کر آپ لوگوں سے وابستہ ہوں بلکہ آپ اہل بیت کی محبت تو باپ دادا سے ہم لوگوں کے رگ و پے میں سمائی ہوئی ہے۔ اور یہ سوار اور اس کی قوم تو ایام جاہلیت اور اسلام دونوں میں آپ لوگوں سے عداوت رکھتے چلے آ رہے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے اس اہل بیت کے لیے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر یہ آیت نازل فرمائی ہے: اِنَّ الَّذِیْنَ لَا یَعْقِلُوْنَ: (سورہ حجرات آیت ۴)

ترجمہ آیت: ”جو لوگ آپ کو تجروں کے باہر سے پکارتے ہیں بلاشبہ ان کی اکثریت عقل سے عاری ہے۔“

(عبارت) فقال المنصور: صدقت، فقال سوار: یا امیر المؤمنین اِنَّہٗ یَقُولُ

بِالرَّجْعَةِ، وَ یَتَنَاوَلُ الشَّیْخَیْنِ بِالسَّبِّ وَ الْوَقِیْعَةِ فِیْہِمَا

ترجمہ: منصور کہا: تم سچ کہتے ہو۔ سوار بولا: اے امیر المؤمنین! یہ رجعت کا قائل ہے اور شیخین کو برا بھلا کہتا ہے اور

(عبارت) فَقَالَ السَّيِّدُ: أَمَّا قَوْلُهُ إِنِّي أَقُولُ بِالرَّجْعَةِ، فَإِنِّي أَقُولُ بِذَلِكَ عَلَى مَا قَالَ اللَّهُ تَعَالَى:

(آیت ۱۸۸ نمل) "وَيَوْمَ نَحْشُرُ مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ فَوْجًا مِمَّنْ يَكْذِبُ بِآيَاتِنَا فَهُمْ يُوزَعُونَ" (سورہ نمل آیت ۸۳)

وَقَالَ فِي مَوْضِعٍ آخَرَ: "وَحَشَرْنَاهُمْ فَلَدْنَاهُمْ مِنْهُمْ أَحَدًا" (کتاب آیت ۲۷) فَحَلَمْنَا أَنَّ هَهُنَا حَشَرِينَ، أَحَدَهُمَا عَامَرٌ وَالْآخَرُ خَاصِمٌ.

وَقَالَ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى: (آیت ۱۱ مؤمن) "رَبَّنَا آمَنَّا بِأَنَّكَ أَنْتَ الْغَنِيُّ الْغَنِيُّ" فَاعْتَرَفْنَا بِذُنُوبِنَا فَهَلْ إِلَى خُرُوجٍ مِنْ سَبِيلٍ" (مؤمن آیت ۱۱)

وَقَالَ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى (آیت ۲۵۹ بقرہ) "فَأَمَّا تَهُ اللَّهُ مِائَةَ عَامٍ ثُمَّ بَعَثَهُ"

وَقَالَ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى: (آیت ۲۴۳ بقرہ) "الَّذِينَ إِلَى الَّذِينَ خَرَجُوا مِنْ دِيَارِهِمْ وَهُمْ أُلُوفٌ حَذَرَ الْمَوْتِ" فَقَالَ لَهُمُ اللَّهُ مُوتُوا ثُمَّ أَحْيَاهُمْ" (سورہ البقرہ آیت ۲۴۳)

فَسَدَّ كِتَابَ اللَّهِ - وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "يَحْشُرُ الْمُتَكَبِّرُونَ فِي صُورَةِ الذِّئْرِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ"

وَقَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَدِي جُفَى فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ شَيْءٌ إِلَّا وَهُوَ يَكُونُ فِي أُمَّتِي مِثْلَهُ، حَتَّى الْخُسْفُفُ وَالْمَسْخُ وَالْقَذْفُ" - وَقَالَ حَذِيفَةُ: وَاللَّهِ مَا أَبْعَدَانِ يَمْسُخُ اللَّهُ عِزَّ وَجَلَّ كَثِيرًا مِنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ قِرْدَةً وَخَنَازِيرَ.

فَالرَّجْعَةُ الَّتِي أَذْهَبَ إِلَيْهَا مَا نَطَقَ بِهِ الْقُرْآنُ وَجَارَتْ بِهِ السُّنَّةُ وَإِنِّي لَا أَعْتَقِدُ أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَرْدُّ هَذَا يَعْنِي سَوَارًا إِلَى الدُّنْيَا كُلِّهَا أَوْ قِرْدًا أَوْ خَنَزِيرًا أَوْ ذَرَّةً فَإِنَّهُ وَاللَّهِ مُتَجَبِّرٌ مُتَكَبِّرٌ كَافِرٌ قَالَ: فَضَحَكَ الْمَنْصُورُ وَأَنْشَأَ السَّيِّدُ - - إِلَى آخِرِ الْإِبْرَاءِ:

(ترجمہ روایت) سید حمیری نے کہا: تیرا یہ کہنا کہ میں رجعت کا قائل ہوں تو وہ اس لیے قائل ہوں کہ اللہ عز و جل ارشاد فرماتا ہے:

ترجمہ آیت ۱۸۸ "اور جس دن ہم ہر امت میں سے ایک بڑے گروہ کو اکٹھا کریں گے جو کہ ہماری آیتوں کی تکذیب کرتا تھا، تو ان کو صفت آرا کیا جائے گا۔" (نمل آیت ۸۳) اور دوسرے مقام پر اللہ سبحانہ و تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

ترجمہ آیت ۱۱ "اور ہم ان (سب) کو اکٹھا کریں گے اور ان میں سے کسی ایک کو بھی نہ چھوڑیں گے۔" (مؤمن آیت ۱۱) ان دونوں آیتوں سے معلوم ہوا کہ حشر و طرح کا ہوگا۔ ایک حشر عام اور دوسرا خاص۔ اور تیسری جگہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا قول ہے:

ترجمہ آیت ۲۵۹ "اے ہمارے پروردگار! تو نے ہمیں دو مرتبہ موت دی اور دو مرتبہ ہمیں زندہ کیا پس ہم اپنے گناہوں کا اعتراف کرتے ہیں، کیا نکلنے کی کوئی سبیل ہو سکتی ہے؟" چوتھی جگہ ارشاد فرماتا ہے:

ترجمہ آیت ۲۵۹ "پس اللہ نے اس کو سو برس کے لیے موت دی، پھر اس کو زندہ کیا" پانچویں جگہ ارشاد فرماتا ہے:

ترجمہ آیت ۲۴۳ "سبیا تو نے ان کو نہیں دیکھا جو اپنے گھروں سے موت کے خوف سے نکل بھاگے اور وہ نہراؤں تھے، پس اللہ نے ان سے کہا کہ مر جاؤ، (وہ مر گئے) پھر (اللہ نے) ان کو زندہ کیا۔۔۔"

رجعت کے ثبوت میں یہاں تک قرآن کی آیتیں تھیں۔

(حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم) اب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: "قیامت کے دن متکبر لوگ چھوٹی جیڑی کی شکل میں محسوس ہوں گے۔"

(حدیث) نیز آنحضرت نے ارشاد فرمایا: "جو کچھ بنی اسرائیل میں ہو چکا ہے اسی کے مانند میری امت میں بھی ہوگا یہاں تک کہ زمین کا شق ہونا، لوگوں کا مسخ ہونا، لوگوں پر پتھروں کا برسنا وغیرہ وغیرہ"

اور حذیفہ کہتے ہیں، خدا کی قسم کوئی بعید نہیں جو اللہ تعالیٰ اس امت کے اکثر لوگوں کو بندہ اور سُوروں کی شکل میں مسخ کر دے۔ لہذا جس رجعت کا میں قائل ہوں اُس کے لیے تو قرآن بھی کہتا ہے اور حدیث رسول سے بھی ثابت ہے اور میرے تو یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ اس شخص (سوار) کو دنیا میں دوبارہ کہے، بندہ، سوار یا جیڑی کی شکل میں بھیجے گا اس لیے کہ نظام و جابر و متکبر اور کافر ہے۔ سید حمیری کی یہ تقریر مسکرتہ منہ سے نکلا اور سید نے بعدہ تصدیق فرمائی۔

## ایک معتزلی کا اعتراض اور شیخ مفید علیہ الرحمۃ کا جواب

شیخ مفید علیہ الرحمۃ اپنی کتاب الفصل  
میں تحریر فرماتے ہیں کہ ایک معتزلی نے  
ایک اہل علم و فہم کے مجمع میں ہمارے

امامیہ میں سے ایک بزرگ سے پوچھا، اُس وقت میں بھی وہاں موجود تھا۔ اُس نے کہا:  
”وتم لوگ اس بات کے قائل ہو کہ آخرت سے پہلے زمانہ ظہور قائم میں چند کافروں کو اللہ تعالیٰ  
دوبارہ اس دنیا میں بھیجے گا تاکہ اُن سے انتقام لیا جائے جیسا کہ تم لوگوں کے مطابق نبی ابراہیم  
کے ساتھ ہوا تھا، اور اس واقعے کو تم لوگ قرآن کی اس آیت سے متعلق کرتے ہو کہ:

”ثُمَّ رَدَدْنَا لَكُمُ الْكَرَّةَ عَلَيْهِمْ وَأَمْدَدْنَا لَكُمْ بِأَمْوَالٍ  
وَبَنِينَ وَجَعَلْنَاكُمْ أَكْثَرَ نَفِيرًا“ (سورہ بنی اسرائیل آیت ۶)

ترجمہ: ”پھر ہم نے تمہیں اُن پر غلبہ عطا کر کے تمہارے دن پھر دے دیے اور ہم نے اموال  
اور بیٹوں سے تمہاری مدد کی، اور تمہیں کثرت افراد عطا کی۔“

تو یہ بتاؤ کہ اگر یزید و شمر و عبدالرحمن ابن ملجم دوبارہ دنیا میں بھیجے گئے اور انہوں نے  
اپنے کفر و ضلالت کو چھوڑا تو یہ کرلی اور امام قائمؑ کے مطیع و فرمانبردار ہو گئے تو پھر تم پر  
ان سب کی دوستی واجب ہوگی اور وہ ثواب کے مستحق قرار پائیں گے اُس وقت تم کیسے  
بچ سکو گے، شیعوں کے مذہب میں سب سے بڑا نقص تو یہی ہے۔“

پہلا جواب: شیخ مفید علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ اس اعتراض کے ہمارے پاس دو جواب  
ہیں۔ پہلا جواب تو یہ کہ ہمارے ائمہ طاہرین کی روایات میں یہ ہے کہ یہ سب ہمیشہ  
ہمیشہ کے لیے جہنم میں جائیں گے ان کا انجام بھی بالکل ویسا ہی ہوگا جو فرعون و ہامان  
اور قارون کا ہوگا، جس طرح فرعون و ہامان و قارون تا ابد ایمان نہیں لائے اسی طرح

یہ سب بھی ایمان نہیں لائے تھے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:  
”وَلَوْ أَنَّنَا نَزَّلْنَا إِلَيْهِمُ الْمَلَكَةَ وَكَلَّمَهُمُ الْمَوْتَى  
وَحَشَرْنَا عَلَيْهِمْ كُلَّ شَيْءٍ قُبُلًا مَا كَانُوا لِيُؤْمِنُوا إِلَّا  
أَن يَشَاءَ اللَّهُ...“ (سورہ الانعام آیت ۱۱۱)

ترجمہ آیت: ”اور اگرچہ ہم اُن کی طرف فرشتوں کو بھی نازل کر دیتے، اور مردے بھی اُن سے  
کلام کرتے اور ہم اُن کے سامنے ہر چیز جمع کر دیتے جب بھی ایمان لانے  
والے نہ تھے سوائے اس کے کہ اللہ کو منظور ہوتا۔“

اور ان کے لیے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:  
”إِن شِئْنَا لَآتِيَاكَ اللَّهُ الشُّمُّ الْبُكْمُ الَّذِينَ لَا  
يَعْقِلُونَ ۚ وَلَوْ عَلِمَ اللَّهُ فِيهِمْ خَيْرًا لَّأَسْمَعَهُمْ  
وَلَوْ أَسْمَعَهُمْ لَتَوَلَّوْا وَهُمْ مُعْرِضُونَ“ (سورہ انفال آیت ۲۲)

ترجمہ آیت: ”بیشک اللہ کے نزدیک بدترین خلاق وہی ہیں جو ہرے اور گونگے اور  
جو عقل سے کام نہیں لیتے۔ اور اگر اُن میں کوئی بھی بھلائی دیکھتا تو اُن کو  
ضرور سُنا دیتا اور اگر وہ اُنہیں سُنا بھی دیتا تو بھی وہ بے رُخی سے منہ  
پھیر لیتے۔“

پھر اللہ جل جلالہ ان ہی لوگوں کے متعلق ابلیس سے کہتا ہے: (سورہ ص آیت ۸۵)  
”لَا مَلَأْتُ جَهَنَّمَ مِنْكَ وَمِمَّن تَبِعَكَ مِنْهُمْ أَجْمَعِينَ“  
ترجمہ آیت: ”کہ میں تجھ سے، اور جو تیری پیروی کریں گے اُن سب سے جہنم کو بھر دوں گا“  
پھر اللہ تعالیٰ کا یہ قول کہ:

آیت: ”وَإِنَّا عَلَىٰكَ لَعَنَتِي إِلَىٰ يَوْمِ الدِّينِ“ (سورہ ص آیت ۸)  
ترجمہ آیت: ”اور بلاشبہ تجھ پر ایم جزا تک کے لیے میری لعنت ہے“  
نیز اللہ تعالیٰ کا یہ قول:

سورہ لہب: ”تَبَّتْ يَدَا أَبِي لَهَبٍ وَتَبَّ ۚ مَا أَغْنَىٰ عَنْهُ مَالُهُ  
وَمَا كَسَبَ ۚ سَيَصْلَىٰ نَارًا ذَاتَ لَهَبٍ“ (سورہ لہب)

ترجمہ آیت: ”الوہب کے ہاتھ ٹوٹ جائیں اور وہ خود بھی غارت ہو جائے، نہ اُس کا  
مال ہی اُس کے کام آیا اور نہ جو اُس نے کمایا، جلد ہی وہ بھڑکتی ہوئی آگ  
میں داخل ہوگا۔“

ان آیات سے معلوم ہوا کہ یہ سب دوزخی ہیں یہ ایسا کام ہرگز نہ انجام دے سکیں گے  
کہ ثواب کے مستحق قرار پائیں۔ اس سے معتزلی کا شبہ باطل ہو گیا۔

## دوسرا جواب:

معتزل کے اس شبہ کا دوسرا جواب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کافروں کو دو رجعت میں دوبارہ  
دنیا میں بھیجے گا، صرف اس لیے کہ اُن سے انتقام لیا جائے۔ اُن کی توبہ اس وقت قبول نہیں ہوتی  
ان کے لیے سہی وہی حکم جاری ہوگا جو فرعون کے لیے جاری ہوا تھا کہ جب وہ غرق ہونے لگا تو بولا کہ:  
”أَمِنْتُ أَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا الَّذِي آمَنْتُ بِهِ بَنُو إِسْرَءِيلَ وَآنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ“ (سورہ یونس آیت ۹۰)

ترجمہ آیت ۹: ” (فرعون نے کہا) میں ایمان لے آیا بیشک کوئی معبود نہیں سوائے اُس معبود جس پر بنی اسرائیل ایمان لائے اس لیے میں بھی اطاعت گزاروں میں سے ہوں۔  
تو اللہ نے فرعون کے جواب میں فرمایا:

سورہ یونس آیت ۲: ” اَلَيْسَ الَّذِي كُنْتَ مِنْ الْمُفْسِدِينَ “  
ترجمہ: ” کیا اب (ایمان لایا ہے) حالانکہ اس سے پہلے تو نافرمانی کرچکا ہے اور تو فساد برپا کرنے والوں میں سے تھا۔ “

یعنی اللہ تعالیٰ نے اُس کے اس منزل معصیت پر پہنچنے کے بعد خوف سے ایمان لانے کو روک دیا اور اُس وقت اُس کی یہ پکار اور توبہ کچھ کام نہ آسکی، جس طرح آخرت میں کسی کی توبہ کام آئے گی اور نہ ندامت سے کام چلے گا۔ اور حکمت الہی کا تقاضا بھی یہی ہے کہ ان کی تابعدار توبہ و ندامت قبول نہ کی جائے۔

اور یہ دوسرا جواب مذہب امامیہ کی بنیاد پر بالکل صحیح ہے۔ اور اس کے متعلق آل محمد علیہم السلام سے بہت سی حدیثیں وارد ہوئی ہیں۔ چنانچہ قول خدا:

(آیت) ” يَوْمَ يَأْتِي بَعْضُ آيَاتِ رَبِّكَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا اِيْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ اٰمَنَتْ مِنْ قَبْلُ اَوْ كَسَبَتْ فِيْ اِيْمَانِهَا حَرًّا “  
اَنْظِرُوْا اِنَّا مُنْتَظِرُوْنَ “ (سورہ انعام آیت ۱۵۸)

ترجمہ آیت ” جس دن تیرے پروردگار کی بعض نشانیاں آئیں اُس دن کسی ایسے شخص کا ایمان لانا اُس کو فائدہ نہ دے گا جو کہ پہلے سے ایمان نہ رکھتا ہو گا یا اُس نے اپنے ایمان میں کوئی نیکی نہ کمائی ہوگی۔ کہیے۔ تم (آنے والے وقت کا) انتظار کرو ہم بھی انتظار کر رہے ہیں۔ “

اس آیت کی تفسیر میں ائمہ طاہرین علیہم السلام نے فرمایا کہ اس سے مراد حضرت امام قائم علیہ السلام ہیں۔ اُن کے ظہور کے بعد مخالفین میں سے کسی کی توبہ قبول نہ ہوگی۔ اس جواب سے معترض معتزلی نے اپنے اعتراض کی بنیاد جس پر رکھی تھی وہ ختم ہوگئی۔ اور یہ خیال کہ یہ کافر اگر دنیا میں دوبارہ بھیجے جائیں گے تو شاید توبہ کر لیں اور برائیوں سے باز آجائیں۔ تو اللہ تعالیٰ نے اس خیال کی رد اس طرح کر دی ہے:-

آیت: ” وَ لَوْ تَرَى اِذْ وَقَفُوْا عَلٰى النَّارِ فَقَالُوْا يٰ لَيْتَنَا نُرَدُّوْا  
لَا نَكْذِبُ بِآيَاتِ رَبِّنَا وَ نَكُوْنُ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ “  
لَهُمْ مَا كَانُوْا يَخْفَوْنَ مِنْ قَبْلُ وَ لَوْ رَدُّوْا لَعَادُوْا

لَمَّا نَهَوْا عَنْهُ وَ اَتَتْهُمْ لَحْنُ بُوْنُ “ (سورہ انعام آیت ۲۷)  
ترجمہ آیت: ” اور اگر آپ ان کا مشاہدہ اُس وقت کریں جب وہ دوزخ پر کھڑے کر دیے جائیں گے تو کہیں گے (افسوس) کاش ہم واپس لوٹا دیے جائیں تو اپنے پروردگار کی آیتوں کو نہ جھٹلاتیں گے اور مومنین میں سے ہو جائیں گے۔ بلکہ (اب تو) اُن پر یہ ظاہر ہو گیا ہے جو وہ اس سے پہلے چھپایا کرتے تھے۔ اور اگر وہ واپس لوٹا بھی دینے جائیں، تب بھی وہ اسی کام کو دوبارہ کریں گے جس سے منع کیے گئے تھے اور یقیناً وہ توجھوٹے ہیں۔ “

یعنی: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر ان لوگوں کو جہنم میں سے نکال کر دنیا میں بھیج دیا جائے تو پھر بھی یہ لوگ وہی کریں گے جو اس سے قبل کر چکے ہیں، یعنی کفر سے باز نہ آئیں گے۔ باوجودیکہ یہ لوگ عذاب قبر و محشر کا اور جہنم کے عذاب کا مشاہدہ کر چکے ہوں گے۔  
☆ نیز مسائل سروتیہ میں شیخ مفید علیہ الرحمۃ نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے ایک روایت نقل کی ہے: آپؑ نے فرمایا:

” لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يَقُلْ يَمْتَعِنَا وَيَوْمَ مِنْ يَدِ جَعْتَنَا “

یعنی: وہ شخص ہم میں سے نہیں ہے جو متعہ کا قائل نہ ہو اور رجعت پر ایمان نہ رکھتا ہو۔

جب آپؑ سے رجعت کے بارے میں پوچھا گیا کہ رجعت کے معنی کیا ہیں؟ کیا قیامت سے پہلے دنیا میں مرنے مخصوص مومنین بھیجے جائیں گے یا دوسرے ظالم و جاہل لوگ بھی؟

شیخ علیہ الرحمۃ نے مسئلہ متعہ کا جواب دینے کے بعد تحریر کیا: امام کا یہ قول ہے  
” مَنْ لَمْ يَقُلْ يَرْجِعْنَا فَلَيْسَ مِنَّا “

” جو شخص ہماری رجعت کا قائل نہیں وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ “  
تو اس سے مراد آپ کا وہ مخصوص قول ہے کہ اللہ تعالیٰ امت محمدیہ میں سے چند لوگوں کو مرنے کے بعد قیامت کے دن سے پہلے قبروں سے اٹھائے گا، اور یہ آل محمد علیہم السلام کا مخصوص مذہب ہے اور اس پر اللہ تعالیٰ کا کلام شاہد ہے

چنانچہ وہ حشر اکبر (قیامت) کے متعلق ارشاد فرماتا ہے:

آیت: ” وَ حَشَرْنَاهُمْ فَلَمْ نُغَادِرْ مِنْهُمْ اَحَدًا “ (سورہ کہف آیت ۲۷)

ترجمہ آیت: ” اور ہم ان سب کو حشر کریں گے کسی ایک کو بھی ان میں سے نہ چھوڑیں گے۔ “

اور حشر رجعت کے متعلق ارشاد فرماتا ہے :  
آیت " وَ يَوْمَ نَحْشُرُ فِي كُلِّ أُمَّةٍ فَوْجًا مِّمَّنْ يَكْذِبُ بِآيَاتِنَا  
فَهُمْ يُؤْرَعُونَ " (سورہ نمل آیت ۸۳)

ترجمہ آیت: وہ اور جس دن ہم ہر امت میں سے ایک بڑے گروہ کو اکٹھا کریں گے جو کہ  
ہماری آیتوں کی تکذیب کرتا تھا تو ان کو مصفت آرا کیا جائے گا۔

اس سے معلوم ہوا کہ حشر و قسم کے ہیں۔ حشر عام اور حشر خاص اور وہ ظالم لوگ  
جو حشر خاص (رجعت) اور حشر عام (قیامت) دونوں میں محسوس ہوں گے۔ وہ  
حشر اکبر (قیامت) کے دن کہیں گے۔

آیت: " رَبَّنَا اٰمَنَّا بِاٰثْنَتَيْنِ وَاٰخِيَّتَيْنِ اٰثْنَتَيْنِ فَاَعْتَرَفْنَا  
بِذُنُوبِنَا فَهَلْ اِلٰی خُرُوجٍ مِّنْ سَبِيلٍ " (سورہ مؤمن آیت ۱۷)

ترجمہ آیت: ہمارے پروردگار تو نے ہمیں دو مرتبہ موت دی اور دو مرتبہ تو نے  
ہمیں زندگی دی، پس ہم اپنے گناہوں کا اعتراف کرتے ہیں تو کیا اس  
(عذاب جہنم) سے نکلنے کی کوئی راہ ہے۔ ؟

### سید مرتضیٰ علم الہدی کے رجعت پر دلائل

سید مرتضیٰ علم الہدی کے پاس شہر رے سے چند مسائل جواب کے لیے آئے  
اس میں حقیقتِ رجعت کے متعلق بھی ایک سوال تھا، اس لیے کہ بعض شاذ و نادر علماء و امامیہ  
کی یہ رائے تھی کہ رجعت سے مراد یہ ہے کہ امام قائم علیہ السلام کے زمانے میں ائمہ طاہرین کی طرف  
حکومت پلٹ کر آئے گی خود ائمہ طاہرین جسمانی طور پر پلٹ کر نہیں آئیں گے۔  
آپ نے اس سوال کے جواب میں تحریر فرمایا کہ:

شیعہ امامیہ کا مذہب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ظہور امام زمانہ محمدی علیہ السلام کے  
وقت شیعوں میں سے ایک گروہ کو جو پہلے مرچکے ہوں گے ان کو دوبارہ زندہ کر کے  
دنیا میں بھیجے گا تاکہ وہ امام زمانہ علیہ السلام کی مدد اور نصرت کا بھی ثواب حاصل  
کریں اور ان کی حکومت کو بحیثیت خود مشاہدہ کر کے مسرور ہوں۔ نیز اللہ تعالیٰ ان کے  
دشمنوں میں سے بھی ایک گروہ کو دوبارہ زندہ کر کے دنیا میں بھیجے گا تاکہ شیعہ  
مومنین ان سے اپنا انتقام لیں اس سے لطف اٹھالیں اور حق کے کلمے کو بلند ہو جائے۔

اور اس اعتقادِ رجعت کی دلیل جس سے کوئی صاحبِ عقل انکار نہیں کر سکتا ہے۔ یہ  
رجعت جو اللہ کی قدرت میں ہے اس کی قدرت سے باہر نہیں ہے۔ یہ عقلاً محال  
نہیں ہے۔ ہم اپنے مخالفین کو دیکھتے ہیں کہ وہ رجعت سے اس طرح انکار کرتے  
ہیں جیسے یہ فی نفسہ عقلاً محال ہے ناممکن ہے اور اللہ کی قدرت سے باہر ہے۔  
بہر حال جب یہ طے پا گیا کہ رجعت تحت قدرتِ الہی ہے اور ممکن ہے تو اب اس کے  
 وقوع کو ثابت کرنے کے لیے اجماعِ امامیہ کافی ہے، اس لیے کہ مسئلہ رجعت پر  
امامیہ میں سے کسی کو اختلاف نہیں ہے اور میں اپنے محل پر بتا چکا ہوں کہ ہم امامیہ کا  
اجماع حجتِ اس لیے ہے کہ اس میں قولِ معصوم شریک ہے اور وہ بات جس میں کسی  
معصوم کا قول داخل و شریک ہو وہ لازماً درست اور صحیح ہے۔

اب ہمارے کچھ اصحاب کا یہ خیال کہ رجعت کا مطلب ائمہ طاہرین کی حکومت اور ان کے  
اوامر و نواہی پلٹ آئیں گے۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ ائمہ طاہرین زندہ ہو کر جسمانی  
طور پر دنیا میں آئیں گے۔ تو یہ وہ اصحاب ہیں جو رجعت کے امکان اور جو ان کے  
ثبوت سے عاجز ہو گئے اور انھوں نے رجعت کے متعلق جو روایات ہیں ان کی اس  
طرح تاویل کر دی اور یہ درست نہیں ہے۔ اس لیے کہ مفہوم و معنی رجعت پر پورے  
فوقہ امامیہ کا اجماع ہے کہ اللہ تعالیٰ امام قائم علیہ السلام کے ظہور کے وقت ان کے  
دوستوں اور ان کے دشمنوں میں سے ایک گروہ کو دوبارہ زندہ کر کے دنیا میں بھیجے  
گا۔ پھر اب اس میں تاویل کی کوئی گنجائش ہی نہیں ہے۔

### سید ابن طاووس علیہ الرحمۃ اور بحثِ رجعت

سید ابن طاووس علیہ الرحمۃ نور اللہ فریک، اپنی کتاب "الطرائف" میں تحریر فرماتے  
ہیں کہ:

روى مسلم في صحيحه في اوائل الجزء الاول باسنادہ الى الجراح  
بن مليح قال: سمعت جابرًا يقول عندی سبعون ألف  
حدیث، عن ابی جعفر محمد الباقر علیہ السلام عن النبی  
صلی اللہ علیہ وآلہ، ترکوا کلمتا ثم ذکر مسلم فی صحيحه باسنادہ الى

محمّد بن عمرو الرازی قال: سمعت حریزاً یقول: لقیّت جابر بن یزید الجعفی فلم اکتب عنه لانه کان یؤمن بالرجعة۔

ثم قال: انظر رحمک اللہ کیف حرموا انفسهم الانتفاع بروایة سبعین الف حدیث عن نبیہم صلی اللہ علیہ وآلہ و سلم بروایة ابی جعفر علیہ السلام الذی ہون اعیان اہل بیتہ الذین امرہم بالتمسک بہم۔

ثم وان اکثر المسلمین او کثرہم قد رووا احیاء الاموات فی الدنیا وحديث احیاء اللہ تعالیٰ الاموات فی القبور للمساءلة وقد تقدمت روايتہم عن اصحاب الکف و هذا کتابہم (آیت: بقرہ ۲۳۳) یتضمن " اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِیْنَ خَرَجُوا مِنْ دِیَارِہُمْ وَهُمْ اَنْفُؤْ حَذَرَ الْمَوْتِ فَقَالَ لَهُمُ اللّٰهُ مَوْتُوْا ثُمَّ اَحْیَاہُمْ " والسبعون الذین اصابتہم الصاعقة مع موسیٰ علیہ السلام وحديث العزیر علیہ السلام ومن احیاء عیسیٰ بن مریم علیہما السلام وحديث جریج الذی اجمع علی صحته ایضاً وحديث الذین یحییہم اللہ تعالیٰ فی القبور للمساءلة فائی فرق بین هؤلاء و بین ما رواہ اہل البیت علیہم السلام و شیعتہم من الرجعة و ائی ذنب کان لجابر فی ذلک حتی یسقط حدیثہ

ترجمہ روایت از سید بن طاووس علیہ الرحمۃ:

" مسلم نے اپنی صحیح کے جز اول کے اوائل میں اپنے اسناد کے ساتھ روایت کی ہے کہ جراح بن ملیح کا بیان ہے کہ میں نے جابر بن یزید کو کہتے ہوئے سنا کہ میرے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ و سلم کی ستر ہزار احادیث حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام کی بیان کردہ موجود ہیں مگر لوگوں نے ان میں سے ایک بھی نہیں لی سب کو چھوڑ دیا۔

نیز مسلم نے اپنی صحیح میں اپنے اسناد کے ساتھ محمد بن عمر رازی سے روایت کی ہے کہ میں نے حریز کو کہتے ہوئے سنا: اُس کا بیان ہے کہ میں نے جابر بن یزید جعفی سے ملاقات کی، مگر اُن سے ایک حدیث بھی قلمبند نہیں کی اس لیے کہ وہ رجعت پر ایمان رکھتا تھا۔

اس کے بعد سید ابن طاووس علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ ارحم الراحمین، ذرا دیکھو تو کہ ان لوگوں نے خود اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ و سلم کی ستر ہزار احادیث سے انتفاع کیونکر اپنے اوپر حرام کر لیا، صرف اس بنا پر کہ حدیثیں حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام نے بیان کی ہیں، حالانکہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ و سلم کے ان اہل بیت کے اعیان میں سے ہیں جن سے تمسک کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ و سلم نے حکم دیا ہے اور مزید لطف یہ کہ اکثر مسلمین بلکہ تمام مسلمین نے دنیا میں مردوں کے زندہ ہونے کی بہت سی روایتیں نقل کی ہیں۔ نیز یہ حدیث بھی روایت کی ہے کہ اللہ تعالیٰ قبر میں مردوں کو سوال و جواب کے لیے زندہ کرتا ہے۔

اس سے پہلے ہم نے ان کی ان روایات کو بیان کیا ہے جو ان کی کتابوں میں موجود ہیں اور ان کی کتابوں میں اس آیت کی تفسیر میں مردوں کے زندہ ہونے کا ذکر موجود ہے کہ:

آیت: اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِیْنَ - - - - - ثَمَّ اَحْیَاہُمْ " (سورہ بقرہ آیت ۲۵۵)

ترجمہ آیت: " کیا تم نے اُن کو نہیں دیکھا جو اپنے گھروں سے موت کے خوف سے نکل بھاگے اور وہ تھے بھی ہزاروں (کا تعداد میں) تو اللہ نے اُن سے کہا کہ مر جاؤ (تو وہ سب کے سب مر گئے) پھر (اللہ نے) انہیں زندہ کر دیا۔ - - - "

• نیز وہ ستر آدمی جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ کوہ طور پر گئے تھے، اُن پر عجلی گری اور وہ مر گئے، اس کے بعد اللہ نے ان کو بھی زندگی بخشی۔

• پھر حضرت عزیر علیہ السلام موت کے بعد زندہ ہوئے۔

• اور حضرت عیسیٰ بن مریم نے قہر سے آدمیوں کو اللہ کے اذن سے زندہ کیا۔

• اور جریج والی حدیث جس کی صحت پر سب متفق ہیں۔

• اور وہ احادیث جن میں یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ قبروں میں مردوں کو سوال و جواب کے لیے زندہ کرتا ہے۔ یہ سب ان کی کتابوں میں مرقوم ہیں اور اسے تسلیم کرتے ہیں۔

ذرا غور تو کیجیے کہ ان مردوں کے زندہ ہونے میں اور حسب روایات اہل بیت رجعت کے اندر دوبارہ زندہ ہونے والوں میں کیا فرق ہے۔ اور بے چارے جابر بن یزید کا کیا قصور تھا جن کی روایات قلمبند نہیں کی گئیں؟

• سید بن طاووس علیہ الرحمۃ اپنی کتاب "سعد السعود" میں تحریر فرماتے ہیں کہ:

شیخ طوسی نے اپنی تفسیر "تبیان" میں اس آیت کے ذیل میں ثَمَّ تَعْلَمُکُمْ مَنْ بَعَثَکُمْ مِّنْ بَعْدِکُمْ تَعْلَمُکُمْ تَشْکُرُوْنَ " (سورہ بقرہ آیت ۲۵۵) میں تحریر فرمایا ہے کہ

ترجیہ آیت: ”پھر ہم نے تم کو تمہاری موت کے بعد زندہ کیا تاکہ تم شکر گزار بنو“

کہ ہمارے اصحاب میں سے کچھ لوگوں نے اس آیت سے جواز رجعت پر استدلال کیا ہے تو اگر اس آیت سے صرف جواز امکان رجعت پر استدلال کیا جائے تو درست ہے اور جو اس کو نہ مانے قرآن اس کی تکذیب کرے گا اور اگر اس آیت سے وجوب رجعت پر استدلال کیا جائے تو درست نہیں ہے۔

### سید ابن طاووسؒ نے حدیث ثقلین پیش کی

”اس کے بعد سید رحمۃ اللہ فرماتے ہیں کہ واضح ہو کہ وہ حضرات جن کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ: ”انہی مخلصین۔۔۔ الخوض“ (۱) کہ میں تم میں دو گرانقدر چیزیں چھوڑ رہا ہوں کتاب خدا اور میری عترت اہل بیت یہ دونوں ہرگز ایک دوسرے سے جدا نہ ہوں گی یہاں تک کہ میرے پاس حوض کوثر پر وارد ہوں ان لوگوں نے اس بات میں کوئی اختلاف نہیں کیا ہے کہ اس امت میں سے چند لوگوں کو اللہ تعالیٰ مرنے کے بعد زندہ کرے گا اور دنیا میں بھیجے گا۔ اور اس کی تائید ان تمام احادیث سے ہوئی جو مخالف و موافق سب نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

چنانچہ مخالفین میں سے حمید بن عمارؒ نے ”صحیح بن الصمیمین“ میں ابوسعید خدری سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تم لوگ ان سنتوں کی ضرورت آسبا کرو گے جو تم سے پہلی امتوں میں گزر چکی ہیں، ایک ایک بالشت اور ایک ایک لڑتھ یہاں تک کہ اگر اس میں سے کوئی سو سوار کے سوراخ میں داخل ہوا ہوگا تو تم لوگ بھی داخل ہو گے“

ہم لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آخر پہلی امتیں کون یہود و نصاریٰ آپ نے فرمایا: وہ نہیں تو پھر کون؟

زنجشیری نے اپنی تفسیر ”کشاف“ میں حذیفہ سے روایت کی ہے کہ: آنحضرتؐ نے فرمایا: ”تم لوگ عادات و اطوار میں بنی اسرائیل سے بہت مشابہ ہو اور وہی کرو گے جو بنی اسرائیل نے کیا“ ان کے بالکل قدم بہ قدم چلو گے۔ بس میں یہ نہیں کہہ سکتا کہ تم لوگ ان کی طرح گو سالہ پرستی بھی کرو گے یا نہیں۔“

اس کے بعد سید ابن طاووسؒ فرماتے ہیں جب پچھلی امتوں یعنی بنی اسرائیل کی اتباع

کے متعلق یہ روایات موجود ہیں تو اب دیکھئے قرآن مجید اور احادیث متواتر یہ کہتی ہیں کہ پچھلی امتوں میں سے یہود کے ایک گروہ نے جب یہ کہا کہ:

آیت: ”لَنْ نُّؤْمِنَ لَكَ حَتَّىٰ نَرَىٰ اللَّهَ جَهَنَّمَ ۚ فَمَا تَسْأَلُهُمْ إِلَّا أَن يَحْيَاهُمْ“ (سورہ بقرہ آیت ۸۵)

(اے نبی)

ترجیہ آیت: ”ہم ہرگز ایمان نہ لائیں گے یہاں تک کہ اللہ کو واضح طور پر نہ دیکھ لیں“ پس اللہ نے ان لوگوں کو موت دے دی، پھر انھیں زندہ کر دیا۔

تو پھر اس کے مطابق اس امت میں بھی تو کچھ لوگ ایسے ہوں گے جنہیں اللہ تعالیٰ اس دنیا میں موت دے کر پھر زندہ کرے گا۔

اور شیعہ کے اقوال کے علاوہ میں نے ان لوگوں کی روایتوں میں بھی اس بات کی طرف اشارہ دیکھا ہے کہ حضرت علی علیہ السلام بھی ابن ملجم کی ضربت اور موت کے بعد اس دنیا میں دوبارہ اسی طرح آئیں گے جس طرح ذوالقرنین دوبارہ دنیا میں آئے تھے۔

چنانچہ زنجشیری نے اپنی تفسیر ”کشاف“ میں ذوالقرنین کے متعلق حضرت علی علیہ السلام سے یہ حدیث تحریر کی ہے کہ:

”ذوالقرنین کے لیے بادل مسخر تھے۔ ان کے اسباب و ذرائع پھیلے ہوئے تھے، ان کے لیے نور بچھا ہوا تھا۔ تو اس کے متعلق پوچھا گیا کہ ایسا کیوں تھا؟ تو فرمایا آپ نے فرمایا

کہ وہ اللہ سے محبت کرتے تھے اور اللہ ان سے محبت رکھتا تھا۔

اور ابن الکواثر نے پوچھا: ذوالقرنین کون تھے؟ یہ کوئی بادشاہ تھے یا کوئی نبی تھے؟

آپ نے فرمایا: مذہب بادشاہ تھے اور مذہب نبی تھے بلکہ وہ ایک عبد صالح تھے، وہ اطاعت الہی میں مصروف تھے کہ ان کی داسنی طرف پیشانی پر ضرب لگائی گئی اور وہ مر گئے تو اللہ تعالیٰ

نے انھیں زندہ کر کے دوبارہ دنیا میں واپس بھیجا تو ان کی بائیں جانب پیشانی کی طرقت

پھر کسی نے ضرب لگائی۔ اللہ تعالیٰ نے اس دفعہ بھی موت کے بعد پھر زندہ کر کے دنیا

میں پھر بھیجا (اور چونکہ پیشانی کے دونوں جانب ضربیں لگائی گئیں) اسی لیے ان کا نام

ذوالقرنین (دو ضربوں والا) پڑ گیا۔ اور تم لوگوں میں بھی ذوالقرنین کے مانند ایک شخص ہے

نیز ہم نے مخالفین کی کتب احادیث میں اکثر مسلمانوں کے لیے دیکھا ہے کہ وہ مرنے کے

بعد قبل از دفن اور بعد دفن دنیا میں پھر ملے آئے۔ گفتگو اور کلام کیا اور اس کے بعد مر گئے

۱۔ فزون کے معنی سینک کے بھی ہیں۔ انسان کے سر کو وہ جگہ جہاں پر سینک نکلتی ہے نیز تلواریں بھی

منجد ان واقعات کے ایک واقعہ حاکم نیشاپوری نے اپنی تاریخ میں لکھا ہے کہ:

"حسام بن عبدالرحمن نے اپنے باپ سے اور انھوں نے اس کے دادا سے جو نیشاپور کے قاضی تھے روایت بیان کی ہے کہ ایک شخص میرے پاس آیا لوگوں نے کہا، اس شخص کا ایک عجیب واقعہ ہے۔ میں نے کہا وہ کیا؟ اس شخص نے کہا کہ میں ایک گورکن تھا، قبر کھودا کرتا تھا، ایک دن ایک کا انتقال ہوا تو دفن کے وقت میں اس کی قبر پر پہنچا تاکہ قبر اچھی طرح پہچان لوں اور وہاں جا کر میں نے اس کی نماز میت پڑھی۔ پھر جب رات بالکل تاریک ہو گئی تو میں اس کی قبر پر پہنچا، قبر کھودی اور اس کے کفن پر ہاتھ ڈالا تاکہ کفن کھینچ لوں۔ تو اس عورت نے آواز دی "سبحان اللہ" ایک جنتی مرد ایک جنتی عورت کا کفن کھینچے؟ اس کے بعد اس نے کہا تم جانتے ہو

کہ تم نے مجھ پر ناز پڑھی ہے اور اللہ جل جلالہ نے ان تمام لوگوں کو بخش دیا ہے جنہوں نے مجھ پر ناز پڑھی ہے۔

ستیدرحۃ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک نیشاپور کی قبر کی روایت تو ان لوگوں نے اپنی کتابوں میں درج کر دی اور علمائے اہل بیت کی روایات احیائے اموات کو چھوڑ دیا۔ اور یہ عورت بھی کسی اہم کام کے لیے زندہ نہیں ہوتی تھی۔ مگر وہ رجعت جس کا اعتقاد علماء اہل بیت اور ان کے شیعہ رکھتے ہیں یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے آیات معجزات سے ہے۔ آنحضرت کی منزلت تو حضرت موسیٰ و حضرت عیسیٰ و حضرت دانیال سے جہور مسلمین کے سامنے بھی کم نہیں۔ اور ان کے ہاتھوں بھی بہت سے مردے زندہ ہو چکے ہیں۔"

### رجعت کے متعلق سلمان فارسی کی روایت

شیخ حسن بن سلیمان نے اپنی کتاب "المختصر" میں روایت نقل کی ہے، جو سید جلیل حسن بن کبش کی کتاب سے ماخوذ ہے اور انھوں نے کتاب "مقتضب" سے اپنے اسناد کے ساتھ سلمان فارسی سے روایت کی ہے۔ ان کا بیان ہے کہ:

ترجمہ حدیث: "سلمان فارسی کا بیان ہے،

"ایک دن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت بابرکت میں حاضر ہوا، جب آپ کی نظر مجھ پر پڑی تو ارشاد فرمایا: اے سلمان! اللہ عزوجل نے جس نبی یا رسول کو مبعوث فرمایا اس کے بارہ نقیب قرار پائے۔

میں نے عرض کیا: جی ہاں یا رسول اللہ! یہ بات ہمیں نصاریٰ و یہود دونوں اہل کتاب سے معلوم ہوئی ہے۔ آپ نے فرمایا: اے سلمان! مگر تمہیں معلوم ہے کہ میرے بارہ نقیب کون کون ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے میرے بعد امامت کے لیے منتخب فرمایا ہے؟

میں نے عرض کیا: یہ تو اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔

آپ نے فرمایا: اے سلمان سنو! اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنے خاص نور سے پیدا فرمایا، پھر مجھے بلایا یعنی آوازی۔ میں نے اس کی آواز پر لبیک کہا۔ پھر اس نے میرے نور سے علی کو پیدا فرمایا اور ان کو بھی آوازی، انھوں نے بھی اس کی آواز پر لبیک کہا، پھر میرے اور علی کے نور سے فاطمہ کو پیدا فرمایا، ان کو بھی آوازی، انھوں نے بھی اللہ تعالیٰ کی آواز پر لبیک کہا۔ پھر اللہ بزرگ و برتر نے میرے، اور علی اور فاطمہ کے نور سے حسن و حسین کو پیدا فرمایا اور ان دونوں کو بھی آوازی، اللہ کی آواز پر ان دونوں نے بھی لبیک کہا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے پانچ اسماء سے متعلق زمانہ ہمارے نام رکھے۔ یعنی اللہ محمود ہے اور میں محمد ہوں، اللہ علی ہے اور یہ علی ہیں، اللہ فاطمہ ہے اور یہ فاطمہ ہیں، اللہ ذوالاحسان ہے اور یہ حسن ہیں، اللہ محسن ہے اور یہ حسین ہیں۔

پھر اللہ تعالیٰ نے ہمارے نور سے اور حسین کے نور سے نور سے نور کو پیدا فرمایا اور انھیں بھی آوازی، ان سب نے بھی اس کی آواز پر لبیک کہا۔ اور یہ اس وقت سے بھی پہلے کی بات ہے جب اللہ تعالیٰ نے آسمان کو بنایا، یا زمین کو بچھایا، یا ہوا یا پانی یا فرشتوں یا انسانوں کو پیدا فرمایا، ہم سب اس کے علم میں الوار کی شکل میں تھے اس کی تسبیح کیا کرتے تھے، اس کی بات سنتے اور اس کی اطاعت کرتے تھے۔

سلمان نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان! جو لوگ ان کی معرفت رکھتے ہوں ان کے لیے کیا اجر و ثواب ہے؟

آنحضرت ارشاد فرمایا: اے سلمان! جو ان سب کی کماحقہ معرفت رکھتا ہو، ان کی اقتدا کرتا ہو ان کے دوستوں کو دوست اور ان کے دشمنوں سے دشمنی و برأت کا اظہار کرتا ہو



تو خدا کی قسم وہ ہم میں سے ہے، جہاں ہم سب جائیں گے وہیں وہ بھی جائے گا،  
جہاں ہماری سکونت ہوگی وہیں وہ بھی ساکن ہوگا۔“  
سلمان کا بیان ہے کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا ان سب کا نام و نسب معلوم ہوتے بغیر  
اُن پر ایمان ہو سکتا ہے؟  
آپ نے فرمایا: نہیں اے سلمان!

میں نے عرض کیا: پھر میں ان پر کیسے ایمان رکھوں؟  
آپ نے فرمایا: تم حسین تک (سب ہی) کو جانتے ہو، تو حسین کے بعد سید العابدین علی  
ابن حسین ہوں گے، پھر اُن کے فرزند محمد بن علی باقر علم الاولین والاخرین بن  
النبیین والمرسلین، پھر جعفر بن محمد سان اللہ الصادق، پھر موسیٰ بن جعفر کاظم  
جو اللہ کے معاملے میں صبر و ضبط سے کام لیں گے، پھر علی بن موسیٰ الرضا، پھر  
محمد بن علی المختار پھر علی بن محمد الہادی، پھر حسن بن علی صامت اور دین الہی  
کے امین، پھر (م ح م د) ابن حسن المہدی ناطق وقائم ہوں گے۔“  
سلمان کا بیان ہے کہ یہ سن کر میں رونے لگا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! افسوس کہ سلمان کو  
ان حضرات کا عہد کہاں نصیب ہوگا؟

آنحضرت نے فرمایا: اے سلمان! نہ گھبراؤ، تم اور تم جیسے اور وہ لوگ جو اُن سے محبت رکھنے والے  
ہوں گے در آنحالیکہ ان کی حقیقی معرفت رکھتے ہوں گے وہ اُن حضرات کا عہد  
ضرور پائیں گے۔  
یہ سن کر میں نے اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ادا کیا۔ پھر عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا میں ان حضرات کے  
عہد تک زندہ رہوں گا؟

آنحضرت نے ارشاد فرمایا: اے سلمان! ذرا قرآن مجید کی یہ آیت تو پڑھو:  
”فَاِذَا جَاءَ - - - - - اَكْتَفُوْا نَفْسُكُمُوهَا“ (سورہ نبی سرائی آت ۷۵)  
ترجمہ آیات: ”اور جب اُن دونوں وعدوں میں سے پہلے وعدے کا وقت آیا تو ہم نے  
تم پر اپنے زبردست جنگجو بندوں کو مسلط کر دیا جو (تباہی مچاتے ہوئے)  
گھروں میں گھس گئے۔ اور وہ وعدہ پورا ہو کر رہا۔  
پھر ہم نے تمہیں اُن پر غلبہ عطا کر کے تمہارے دن پھر دیے اور ہم نے  
مال اور اولادوں سے تمہاری مدد کی اور کثرت افراد عطا کی۔“

لے حضرت امام جعفر صادقؑ نے مذکورہ آیات کی تائید میں فرمایا کہ پہلے فساد سے مراد قتل امیر المؤمنین اور در سر فساد سے مراد امام کا  
کے خلاف بغاوت اور عیسیٰ سرکشی سے مراد امام حسینؑ کا قتل۔ اور وعدہ خدا امام قائمؑ کے ہاتھوں

سلمان کا بیان ہے کہ یہ سن کر میرا گریہ و فورا اشتیاق سے اور شدید ہو گیا، پھر میں نے  
عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا یہ آپ کا وعدہ ہے؟  
آنحضرت نے فرمایا: ”ای وَالَّذِیْ اَرْسَلَ مُحَمَّدًا اِنَّهٗ لَبَعْدُ مَتٰی وَلَعَلَّ  
وفاطمة والحسن والحسین وتسعة اثمة وكل من  
هو منّا ومظلوم فینا ای واللہ یا سلمان! ثم لیحضرت  
ابلیس وجنودہ وكل من محض الایمان (محضاً) ومحض  
اکفر محضاً حتی یؤخذ بالقصاص والاوتار والشارات  
ولا یظلم ربک احدًا ونحن تأویل هذه الایة:  
(آیت ۲۸) ”وَنُرِیْدُ اَنْ تَمَنَّٰ عَلَی الَّذِیْنَ اسْتَضَعُّوْا فِی  
الْاَرْضِ وَنَجْعَلَهُمْ اِثْمَةً وَنَجْعَلَهُمُ الْوَارِثِیْنَ  
وَنُکَلِّفَ لَهُمْ فِی الْاَرْضِ وَشُرَیْ فِرْعَوْنَ وَهَامَانَ  
وَجُنُودَهُمْ مِّنْهُمْ مَا کَانُوْا یَحْذَرُوْنَ“ (سورہ قصص آیت ۲۸)  
قال سلمان: ففقت من بین یدی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ و ما یالی  
سلمان متی نقی الموت او لقیہ۔

(ترجمہ حدیث)

آنحضرت نے فرمایا: ”ہاں، اس ذات کی قسم جس نے محمدؐ کو رسول بنا کر بھیجا ہے، یہ میرا وعدہ ہے  
عسلی کے لیے، فاطمہ کے لیے، حسن و حسین کے لیے اور ان کے بعد  
نواثم کے لیے، بلکہ ہر مومن کے لیے اور مظلوم کے لیے کہ یہ سب رجعت  
کریں گے۔ پھر ابلیس اور اس کا لشکر لایا جائے گا اور خالص مومن اور  
خالص کافر بھی پٹائے جائیں گے تاکہ ان سے قصاص و انتقام و بدلہ لیا  
جائے اور اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے کسی پر بھی ظلم نہیں کرے گا، اور ہم ہی  
اس آیت کی تاویل ہیں:

ترجمہ آیات: ”اور ہم نے چاہا کہ جو زمین میں بے بس و کمزور بنا دیے گئے تھے اُن پر احسان کریں  
اور انہیں امام بنادیں۔ اور انہیں وارث قرار دیں۔ اور ہم اُن کو زمین میں اقتدار  
بخشیں اور فرعون و ہامان اور اُن دونوں کے لشکروں کو وہ دکھائیں جس کا انکو  
خوف تھا۔“۔۔۔۔۔ سلمان کا بیان ہے کہ اس کے بعد میں رسول اللہ کے سامنے  
سے اٹھا تو مجھے قطعاً پرواہ نہ رہی کہ سلمان سے موت کب ملاقات کرے گی یا میں اُس سے کب ملوں گا۔

☆ ابن عیاش نے اپنی کتاب "المقتضب" میں احمد بن محمد بن جعفر صولی نے عبدالرحمن بن صالح سے، اُخفوں نے حسین بن حمید بن ربیع سے، اُخفوں نے اعش سے، اعش نے محمد بن خلف طاطری سے، اُخفوں نے شاذان سے شاذان نے سلمان سے اسی کے مثل روایت بیان کی ہے۔  
نیز اُخفوں نے صالح بن حسین نوفلی سے روایت کی ہے کہ اُن کا بیان ہے کہ ابوسہل نیشابانی نے اپنے والد مصعب بن وہب کے یہ اشعار پڑھ کر مجھے سنائے:

### ☆ مصعب بن وہب کے اشعار

- ۱۔ فان تسألانی ما الذی انا دائنٌ ۖ بہ فالذی اُبدیہ مثل الذی اُخفی  
اگر تم مجھ سے پوچھو کہ تیرا دین کیا ہے۔ تو جس طرح اب تک میں اس کو چھپائے ہوئے تھا اب آگے ظاہر کر رہا ہوں۔
- ۲۔ اَدین بَانَ اللہ لاشیء غیریہ ۖ قومی عزیز باری الخلق من صنعہ  
سنو! میرا ایمان یہ ہے کہ اللہ کے سوا کوئی قوی و عزیز اور باری الخلق نہیں ہے۔
- ۳۔ وَاَنَّ رسولَ اللہ افضل مرسل ۖ بہ بشی الماصون فی محکم الصحف  
اور یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم افضل الرسلین ہیں جن کے آنے کی بشارت گذشتہ انبیاء نے اپنی اپنی کتابوں میں دی ہے۔
- ۴۔ وَاَنَّ عَلِیًّا بعدہ احد عشر ۖ من اللہ وعد لیس فی ذالک من خلف  
اور یہ کہ علی اور ان کے بعد اگیارہ یہ اللہ کا وعدہ ہے اس کے خلاف نہیں ہو سکتا۔
- ۵۔ اَسْمَتْنَا المادون بعد محمد ۖ لہم صفو دی ما حیت لہم اصفی  
یہ بارہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ہمارے ائمہ اور بادی ہیں جب تک میں زندہ رہوں گا ان کی خالص محبت کا دم بھرتا رہوں گا۔
- ۶۔ ثمانیۃ منہم مَضُوا السَّیْلَیم ۖ واربعۃ یدرجون للعبد والموف  
ان بارہ میں سے آٹھ تو گزر گئے، اب چار اور رہ گئے ہیں جو اس بارہ کے عدد کو پورا کریں گے۔
- ۷۔ ولی ثقۃ بالترجۃ الحق مثل ما ۖ وثقت برجم الطرف منی الی الطرف  
اور میں پورے وثوق و یقین سے کہتا ہوں کہ رجعت حق ہے جس طرح میں پورے وثوق و یقین کے ساتھ ایک طرف دوسری طرف پھرنے کا یقین و وثوق رکھتا ہوں۔

## بَحَارُ الْاُخْوَارِ

### بَابُ سِی

حضرت امام قائمؑ کے بعد  
بارہ مہدی ہوں گے

## باب

### ① حضرت امام قائمؑ کے بعد بارہ مہدی ہوں گے

دقاق نے اسدی سے (اُنھوں نے غنی سے اُنھوں نے نوفلی سے) اُنھوں نے علی ابن ابی حمزہ سے، اُنھوں نے ابوبصیر سے، اور ابوبصیر کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا کہ فرزند رسول! میں نے آپ کے پدگراہی سے سنا ہے وہ فرماتے تھے کہ امام قائمؑ کے بعد بارہ مہدی ہوں گے۔

ک: قال الصادق: انما قال: اثني عشر مديًا ولد يعل اثنا عشر امامًا، ولكنهم قوم من شيعتنا يدعون الناس الى موالاةتنا ومعرفة حقنا۔ (کمال الدین و تمام النفعہ)  
(ترجمہ) امام صادقؑ نے فرمایا: ہاں، اُنھوں نے بارہ مہدی کہا تھا، بارہ امام تو نہیں کہا تھا لیکن یہ وہ گروہ ہمارے شیعوں میں سے ہوگا جو لوگوں کو ہماری ولایت اور ہمارے حق کی معرفت کی طرف بلائے گا۔

### ② بعد امام قائمؑ بارہ مہدی امام حسینؑ کی نسل سے ہوں گے

محمد حمیری نے اپنے والد سے، اُنھوں نے محمد بن عبد الحمید، و محمد بن عیسیٰ سے، اُنھوں نے محمد بن فضیل سے، اُنھوں نے ابوحمزہ سے، اُنھوں نے حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے ایک طویل حدیث روایت کی ہے جس میں آپؑ نے فرمایا: "يا ابا حمزة انّ متابعي القائم احد عشر مديًا من ولد الحسين"

”اے ابوحمزہ! امام قائمؑ علیہ السلام کے بعد ہم میں سے اولاد امام حسینؑ علیہ السلام سے بارہ مہدی ہوں گے۔“  
(غیبہ طوسی)

### امام قائمؑ کے بعد ایک شخص تین سو سال حکومت کرے گا

③

فضل نے ابن محبوب سے، اُنھوں نے عمرو بن ابومقدام سے، اُنھوں نے جابر سے، اور جابر جعفی کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابوجعفر امام محمد باقر علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا۔ یقول: واللہ لیملکنّ منّا اهل البیت رجل بعد موتہ ثلاثمائة سنة یزاد تسعاً۔ قلت: متى یکون ذلک؟ قال: بعد القائم۔ قلت: وکم یقوم القائم فی عالمہ؟ قال: تسع عشرة سنة، ثم یرجی المنتصر فیطلب بدم الحسین ودماء اصحابہ، فیقتل ویسبی حتی یرجی السّاق۔ (غیبہ طوسی)

ترجمہ روایت: ”آپؑ نے فرمایا: خدا کی قسم امام قائمؑ علیہ السلام کے بعد ہم اہل بیت میں سے ایک شخص تین سو سال تک حکومت کرے گا۔“

میں نے عرض کیا: یہ کب ہوگا؟

آپؑ نے فرمایا: امام قائمؑ علیہ السلام کے بعد۔

میں نے عرض کیا: اور خود امام قائمؑ علیہ السلام ظہور کے بعد کتنے عرصے دنیا میں رہیں گے؟

آپؑ نے فرمایا: انیس سال رہیں گے۔ پھر منتشر خروج کرے گا جو امام حسینؑ اور ان کے اصحاب

کے خون کا بدلہ لے گا، لوگوں کو قتل کرے گا، اور قید کرے گا یہاں تک کہ سفاک

خروج کرے گا۔“  
(غیبہ طوسی)

### ④ قیامت کے چالیس دن قبل امام قائمؑ کی رحلت

(الارشاد) ”لیس بعد دولة القائم لأحد دولة إلا ماجأت به الرواية من قیام ولده انشاء الله ذلک، ولم یرد علی القطع والثبات واكثر الروایات انه لن یمضی احدی الامّة الا قبل“

القيامة بأربعين يوما يكون فيها الهرج وعلامة خروج الاموات ، وقيام الساعة للحساب والجزاء - والله اعلم -  
ترجمہ روایت : ” کتاب الارشاد “ شیخ مفید رحمۃ اللہ علیہ میں ہے کہ امام قائم علیہ السلام کی حکومت کے بعد کسی شخص کی حکومت نہ ہوگی ، صرف روایت میں یہ ہے کہ ان کے بعد ان کی اولاد انشاء اللہ قائم رہے گی ۔ اور اکثر روایات میں یہ ہے کہ مہدی امت امام قائم علیہ السلام قیامت سے صرف چالیس دن پہلے دنیا سے رحلت فرمائیں گے ، جس کے دوران دنیا میں ہرج و مرج واقع ہوگا ، مرنے والوں سے قبروں سے نکلیں گے اور حساب و کتاب اور جزاء کے لیے قیامت قائم ہوگی ۔ (رواۃ اعلم)

(نوٹ)

علامہ طبرسی علیہ الرحمۃ اپنی کتاب ” اعلام الوری “ میں تحریر فرماتے ہیں کہ :  
” روایات صحیحہ میں یہ وارد ہوا ہے کہ امام قائم مہدی علیہ السلام کی حکومت کے بعد کسی شخص کی حکومت نہ ہوگی ، صرف ان کے فرزند ان کے قائم مقام ہوں گے ، انشاء اللہ اور اکثر روایات میں یہ ہے کہ قیامت سے چالیس دن پہلے امام قائم علیہ السلام دنیا سے اٹھیں گے اور اس میں مردوں کے قبروں سے خروج کی علامتیں ظاہر ہوں گی اور قیامت برپا ہو جائے گی ۔ اور اللہ بہتر جاننے والا ہے ۔

شیخ صدوق علیہ الرحمۃ اپنی کتاب کمال الدین جلد ۱ ص ۳۳۹ باب اتصال الوصیۃ میں اپنے اسناد کے ساتھ عبد اللہ بن سلیمان عامری سے اور انھوں نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے ۔ آپ نے فرمایا کہ زمین پر ہمیشہ کوئی نہ کوئی خدا کی حجت ضرور رہے گی تاکہ وہ حرام و حلال بتائے اور سبیل الہی کی طرف لوگوں کو دعوت دے ۔ اور اس حجت کا سلسلہ (تعلق) زمین سے قیامت کے برپا ہونے سے صرف چالیس دن پہلے منقطع ہوگا ۔ (اور جب زمین سے حجت خدا اٹھ جائے گی تو باب توبہ بھی بند ہو جائے گا ۔  
” فَكَذَلِكَ نَنْفَعُ نَفْسًا اِيْمَانًا نَهَاكَ تَكُنْ اَمِنَتْ مِنْ قَبْلُ “ (سورۃ الانعام آیت ۱۵۸)  
” اور اُس وقت کسی کا ایمان لانا نفع نہ پہنچائے گا جبکہ وہ پہلے سے ایمان نہ لائے ہوئے ہو “  
اس دوران جو لوگ ہوں گے وہ بدترین خلق ہوں گے اور قیامت ان ہی کے لیے برپا ہوگی ۔

• نیز برقی نے محاسن ” میں کتاب مصابیح النظم باب ۲۲ حدیث ۲۳۶ میں قورق فرق کے ساتھ اسی کے مثل روایت کی ہے ۔ اور اس سے ظاہر ہے کہ صدر اول میں شیعوں کا یہی اعتقاد تھا ۔

چنانچہ علامہ کلینی علیہ الرحمۃ نے اصول کافی میں باب ” ان لوگوں کے نام جنھوں نے آپ کو دیکھا ہے “ جلد ۱ ص ۳۲۹ میں عبد اللہ بن جعفر حمیری سے روایت کی ہے ان کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ ہم اور شیخ ابو عمر رحمۃ اللہ علیہ احمد بن اسماعیل کے پاس جمع ہوئے تو احمد بن اسماعیل نے مجھے آنکھ کے اشارے سے کہا کہ ان سے حضرت امام خلف قائم کے متعلق کچھ دریافت کرو ۔ میں نے عرض کیا : اے ابو عمر ! میں آپ سے ایک بات پوچھنا چاہتا ہوں اگرچہ مجھے اس میں کوئی شک نہیں ہے پھر بھی آپ سے دریافت کرنا بہتر سمجھتا ہوں ۔  
سنیے : میرا اعتقاد اور دین یہ ہے کہ زمین حجت خدا سے صرف قیامت برپا ہونے سے چالیس دن پہلے خالی ہو جائے گی ۔ جب وہ وقت آئے گا تو حجت زمین سے اٹھ جائیگی اور باب توبہ بند ہو جائے گا ۔  
” فَكَذَلِكَ نَنْفَعُ نَفْسًا اِيْمَانًا نَهَاكَ تَكُنْ اَمِنَتْ مِنْ قَبْلُ اَوْ كَسَبَتْ فِي اِيْمَانِهَا خَيْرًا اِنَّا وَلِيكَ شَرَارَ مَنْ خَلَقَ اللّٰهُ “ (الحدیث)

یعنی : اس وقت کسی کا ایمان لانا مفید نہ ہوگا درحالیکہ وہ پہلے سے ایمان نہ لے آیا ہو اور اس دوران اُس نے اپنے ایمان کے زمانے میں نیک عمل کیا ہو ۔ اور یہ لوگ (جو ایمان نہیں لائے) بدترین خلق خدا ہوں گے ۔

بہر حال ان روایات سے ثابت ہے کہ زمین کبھی حجت خدا سے خالی نہ رہے گی بس صرف چالیس دن قیامت برپا ہونے سے پہلے زمین سے حجت اٹھ جائے گی اور وہ حجت مدبری منتظر ہوں گے جن کی حکومت کے سات سال بعد قیامت برپا ہوگی ۔ لہذا ضروری ہے کہ اس عرصے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم و امت ظاہرین رجعت فرمائیں گے ۔ (تاکہ زمین حجت خدا سے خالی نہ رہے) تاکہ اسلام کا درخت سرسبز ہو ، دین کے شجر میں پھل آئیں تقویٰ اور مسلم کی شاخوں میں پتے نکلیں آئیں اور زمین اپنے رب کے نور سے چمک اٹھے ، اور اس میں کوئی ہرج نہیں اگر انھیں مہدی کہا جائے جیسا کہ روایات میں آیا ہے ۔

### ۵ خروج منصرف و سفاح اور ان سے مراد

عن جابر قال : سمعت ابا جعفر علیہ السلام یقول : واللہ لیملکتن رجل منا اهل البیت الارض بعد موتہ ثلاث مائۃ سنۃ ویزداد تسعا قال : فمشی ذلک ؟ قال : بعد موت القائم ، قال : قلت :

وكم يقوم القائم في عالمه حتى يموت ؟ قال : تسع عشرة سنة ، من يوم قياه الى موته قال : قلت فيكون بعد موته هرج ؟ قال : نعم خمسين سنة ۔

قال : ثم يخرج المنصور الى الدنيا فيطلب دمه ودم اصحابه فيقتل ويسبي حتى يقال لو كان هذا من ذرية الانبياء ، ما قتل الناس كل هذا القتل ، فيجتمع الناس عليه ابيضهم واسودهم ، فيكثرون عليه حتى يلجؤونه الى حرم الله فاذا اشتد البلاء عليه ، مات المنتص وخرج السفاح الى الدنيا غضبا للمنتص ، فيقتل كل عدونا جائر ويملك الارض كلها ويصلح الله له امرة ويعيش ثلاثمائة سنة ويزداد تسعا ۔

ثم قال ابو جعفر عليه السلام : يا جابر وهل تدري من المنتص والسفاح ؟ يا جابر المنتص الحسين والسفاح امير المؤمنين صلوات الله عليهم اجمعين ( رواه العياشي في تفسيره ج ۲ صفحہ ۳۲۶ )

( ترجمہ روایت ۵ )

” جابر سے روایت ہے ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا ، آپ فرما رہے تھے کہ خدا کی قسم امام قائم علیہ السلام کی وفات کے بعد ہم اہل بیت میں سے ایک شخص اس زمین پر تین سو سال تک حکومت کرے گا بلکہ نو سال اور زیادہ ( یعنی ۳۰۹ سال ) ۔

میں نے عرض کیا ( فرزند رسول ! ) یہ کب ہوگا ؟

آپ نے فرمایا : امام قائم علیہ السلام کی وفات کے بعد ۔

میں نے عرض کیا : اور امام قائمؑ ظہور کے بعد کتنے عرصے تک دنیا میں رہیں گے ۔ اور اس کے بعد کب ، وفات پائیں گے ؟

آپ نے فرمایا : انیس سال ان کے ظہور سے وفات کے درمیان کا عرصہ ہوگا ۔

میں نے عرض کیا : پھر ان کی وفات کے بعد تو بڑا ہرج ( افراتفری کا عالم ) ہوگا ؟

آپ نے فرمایا : ہاں ، پچاس سال تک ۔ اس کے بعد منصور دنیا میں آئے گا اور وہ اپنے اور

اپنے اصحاب کے خون کا بدلہ لے گا اور اتنا قتل کرے گا اور لوگوں کو قیدی بنا لے گا کہ لوگ کہنے لگیں گے کہ اگر یہ ذریت انبیاء میں سے ہوتا تو اس بیدردی سے لوگوں کو قتل نہ کرتا ۔ پھر تمام کالے اور گورے جمع ہو کر اس پر یلغار کریں گے اور اسے حرم خدا میں پناہ یعنی پڑے گی ۔ اس پر ہر طرف سے مصیبت ٹوٹ پڑے گی اور منتصر کا انتقال ہو جائے گا تو دنیا میں سفاح غضبناک ہو کر آئے گا اور وہ ہمارے تمام دشمنوں اور ظالموں کو قتل کرے گا اور پوری روئے زمین پر اپنی حکومت قائم کرے گا ، اللہ اس کے تمام امور کو درست کر دے گا ۔ پھر وہ تین سو نو سال تک حکومت کرے گا ۔

اس کے بعد امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا : اے جابر ! تمہیں معلوم ہے وہ منتصر اور وہ سفاح کون ہے ؟ اے جابر منتصر تو حضرت امام حسین علیہ السلام ہیں اور سفاح حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام ہیں ۔

( اس حدیث کی روایت تفسیر عیاشی جلد ۲ صفحہ ۳۲۶ میں موجود ہے )

بارہویں امام کے بعد ان کے فرزند پہلے مہدی ہوں گے

(۶)

خط : ( غیبہ طوسی ) راویوں کی ایک جماعت نے بزوزی سے ، انھوں نے علی بن منان موصی سے ، انھوں نے علی بن الحسین سے ، انھوں نے احمد بن محمد بن خلیل سے ، انھوں نے جعفر بن احمد مہری سے ، انھوں نے اپنے چچا حسین ابن علی سے اور انھوں نے اپنے والد سے ، انھوں نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے اور آپ نے اپنے پدر عالی قدر سے ، اور آنحضرت نے حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام سے اور حضرت امیر المؤمنینؑ نے فرمایا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی وفات حسرت آیات کی شب ارشاد فرمایا کہ اے ابو الحسن ایک صحیفہ اور دو ات قلم لے آؤ ۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنا وصیت لکھواتے ہوئے اس منزل پر پہنچے اور فرمایا :

قال رسول الله ص : يا علقم انك سيكون بعدى اثنا عشر اماما ومن بعدهم اثني عشر مهديا فانت يا علقم اول الاثني عشر الامام

وساق الحديث الى ان قال : وليسلمها الحسن عليه السلام الى ابنه محمد المستحفظ من آل محمد صلى الله عليه وعلیہم ، فذلك اثني عشر اماما

ثُمَّ يَكُونُ مِنْ بَعْدِهِ اثْنَا عَشَرَ مَهْدِيًّا فَاذَا حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ فَلْيَسْلَمْهَا  
إِلَى ابْنِهِ أَوَّلَ الْمَهْدِيِّينَ لَهُ ثَلَاثَةُ اسْمَاءٍ اسْمُ كُلِّ سَمَى وَاسْمُ الْبِي  
وَهُوَ عَبْدُ اللَّهِ وَاحْمَدُ وَالْإِسْمُ الثَّلَاثُ الْمَهْدِيُّ وَهُوَ أَوَّلُ الْمُؤْمِنِينَ -

(ترجمہ حدیث ۷۷)

پھر حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے عیسیٰ! میرے بعد بارہ امام ہوں گے اور ان کے  
بعد بارہ مہدی ہوں گے اور تم اے عیسیٰ! ان بارہ اماموں میں سے پہلے امام ہو۔  
پھر ایک بعد دیگرے تمام ائمہ کے نام بتاتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ اور جس نے یہ عہدہ امامت  
اپنے فرزند م ح م د کے سپرد کر دیں گے جو آل محمد میں سے محفوظ اور باقی رہیں گے اور  
اس طرح یہ بارہ امام پورے ہو جائیں گے اور اس کے بعد بارہ مہدی ہوں گے، جب  
بارہویں امام کا وقت وفات قریب ہوگا تو آپ یہ کارِ ہدایت اپنے فرزند کے سپرد کر کے جائیں  
گے اور اس طرح وہ پہلے مہدی ہوں گے اور ان کے تین نام ہوں گے ایک میرا نام، ایک  
میرے پدر بزرگوار کا نام اور وہ عبداللہ اور احمد ہوگا اور میرا نام مہدی ہوگا، اور وہ اول  
المؤمنین ہوں گے۔

### ④ امام قائم کے بعد بارہ مہدی ہوں گے

سید علی بن عبد الحمید نے اپنے اسناد کے ساتھ حضرت امام جعفر صادق  
علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ: آپ نے فرمایا:  
"أَنَّ مَتَى بَعْدَ الْقَائِمِ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ اثْنَا عَشَرَ مَهْدِيًّا مِنْ وَلَدِ الْحُسَيْنِ"  
امام قائم علیہ السلام کے بعد اہل بیت میں سے اولاد امام حسین علیہ السلام  
سے بارہ مہدی ہوں گے۔ (منتخب البصائر)

### ⑤ مسجد سہل منزل امام قائم ہوگی

ابی نے سعد سے، سعد نے جاموزانی سے، جاموزانی نے حسین بن سیف سے  
حسین نے اپنے والد سیف سے، سیف نے حضری سے، اور حضری نے حضرت ابو جعفر اور  
حضرت ابو عبد اللہ علیہما السلام سے روایت کیا ہے کہ دونوں حضرات نے ارشاد فرمایا کہ وہ کہے  
بارے میں: فِيمَا مَسْجِدَ سَبِيلِ الْكَذِّبِ لَمْ يَبْعَثِ اللَّهُ نَبِيًّا إِلَّا وَقَدْ صَلَّيْ فِيهِ  
وَمِنْهَا يَنْظُرُ عَدْلُ اللَّهِ، وَفِيهَا يَكُونُ قَائِمُهُ وَالْقَوَامُ مِنْ بَعْدِهِ

وَهُي مَنَازِلُ النَّبِيِّينَ وَالْأَوْصِيَاءِ وَالصَّالِحِينَ -

ترجمہ روایت: "وہاں ایک مسجد سہل ہے ایسی کہ اللہ تعالیٰ نے دنیا میں جس نبی کو بھی بھیجا اُس نے  
وہاں آکر اس مسجد میں نماز پڑھی۔ وہیں سے عدل الہی ظاہر ہوگا اور اسی میں امام قائم  
ہوں گے اور ان کے بعد اور بہت سے قائم ہوں گے وہ مسجد انبیاء و اوصیاء اور  
صالحین کی منزل ہے۔

بیان: هذه الاخبار مخالفة للمشهور وطريق التاويل احد وجهين  
الاول: ان يكون المراد بالاثني عشر مهديًا النبي صلى الله عليه وسلم وسائر  
الائمة سوى القائم عليه السلام بان يكون ملكهم بعد القائم ثم وقد  
سبق ان الحسن بن سليمان اولها بجميع الائمة وقال برجعة  
القائم عليه السلام بعد موته وبه ايضا يمكن الجميع بين بعض  
الاخبار المختلفة التي وردت في مدة ملكه عليه السلام -  
والثاني ان يكون هؤلاء المهديون من اوصياء القائم هاديين للخلق  
في زمن سائر الائمة الذين رجعوا السكنا يخلو الزمان من  
حجة، وان كان اوصياء الانبياء والائمة ايضا حججا  
والله تعالى يعلم -

ترجمہ: نوٹ: مندرجہ بالا تمام روایات مشہور کے خلاف ہیں جن کی تاویل اس طرح ہو سکتی ہے  
پہلی صورت: یہ کہ بارہ مہدی سے مراد نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور سارے ائمہ سوائے  
امام مہدی علیہ السلام کے ہیں۔ اس لیے کہ ان لوگوں کی حکومت امام قائم کے  
بعد ہوگی۔ چنانچہ اس سے جو روایت ہے اس میں حسن بن سلیمان نے بھی سارے  
ائمہ مراد لیے ہیں اور بعد وفات قائم ان کی رجعت کے قائل ہیں۔  
دوسری صورت: یہ ہے کہ یہ سارے مہدی امام قائم کے اوصیاء میں سے ہوں گے جو ائمہ  
ظاہرین کے دور رجعت میں ہدایت خلق پر مامور ہوں گے تاکہ زمانہ کہیں حجت سے  
خالی نہ رہے۔ اگرچہ اوصیاء انبیاء اور ائمہ ظاہرین بھی بہر حال حجت الہی ہیں۔  
واللہ تعالیٰ بہترین جاننے والا ہے۔

❖ ❖ ❖

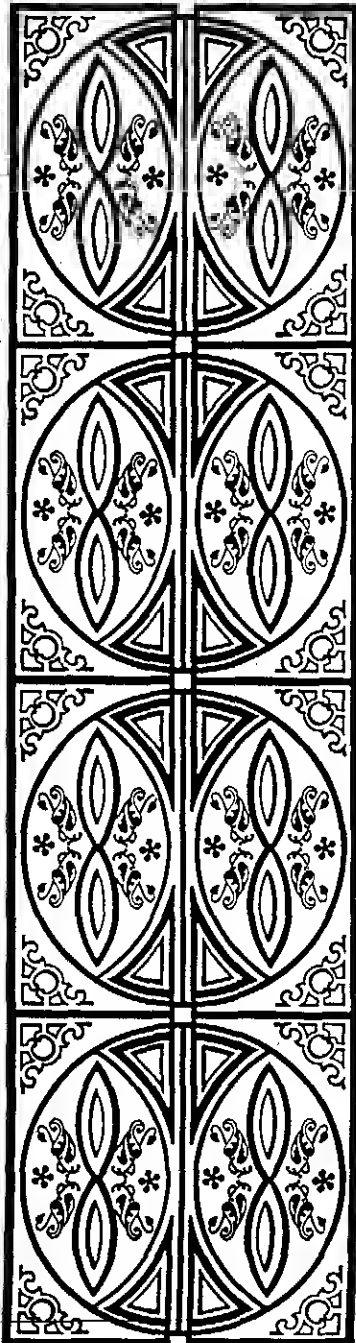
# بحار الانوار



## باب سی ویک



اہل شسم کا ایک خط  
توقع کی تصدیق کے لیے



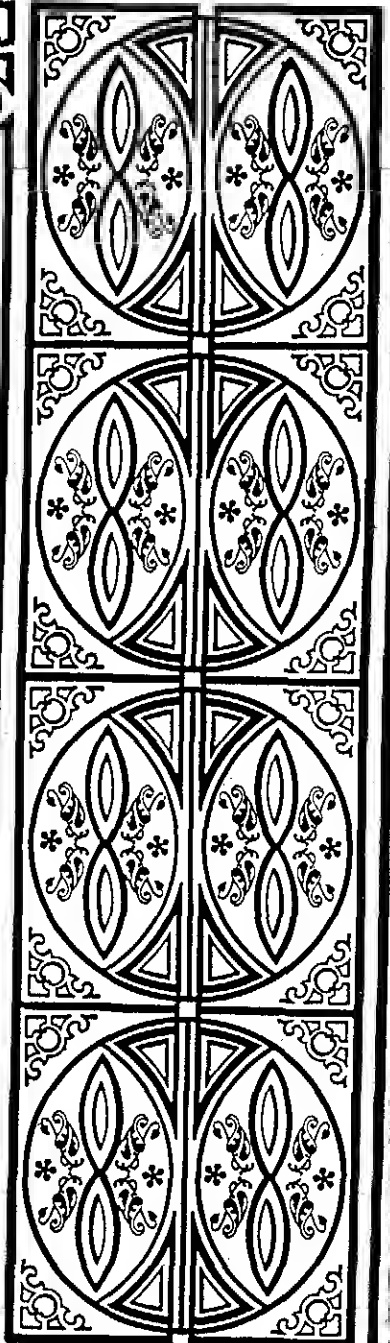
# بَحَارُ الْاَنْوَارِ



## باب سی ویک



اہلِ شَم کا ایک خط  
توقع کی تصدیق کے لیے





## باب

### ① اہل قلم کا ایک خط توفیق کی تصدیق کیلئے

ایک جماعت نے ابوالحسن محمد بن احمد بن داؤد قتی سے روایت کی ہے اُنکا بیان ہے کہ میں نے ایک قلمی نسخہ پایا جو احمد بن ابراہیم نوخستی کے ہاتھ کا لکھا ہوا اور ابوالقاسم حسین بن روح کا لکھا یا اور املا کرایا ہوا تھا، اُس کتاب کی پشت پر تحریر تھا کہ اس میں ان مسائل کے جوابات ہیں جو تم سے بھیجے گئے تھے اور پوچھا گیا کہ آیا یہ جوابات فقیہ علیہ السلام (امام قائمؑ) کے تحریر کردہ ہیں یا محمد بن علی شلمغانی کے ہیں۔ اس دریافت کا سبب یہ ہے کہ لوگ بیان کرتے ہیں کہ شلمغانی کہتا ہے کہ ان مسائل کے جوابات میں نے تحریر کیے ہیں۔ تو ان مسائل کے مجموعے کی پشت پر یہ لکھ دیا گیا،

”بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ قَدْ وَقَفْنَا عَلٰی هَذِهِ الرِّقْعَةِ وَمَا تَضَمَّنَتْهُ ، فَجَمَعْنَاهُ جَوَابَنَا وَلَا مَدْخَلَ لِلْمَخْذُولِ اِلَّا الضَّالَّ الْمَضِلَّ الْمَعْرُوفَ بِالْعِزِّ الْقَرِیْبِ لَعْنَةُ اللّٰهِ فِیْ حُرُوفٍ مِنْهُ وَقَدْ كَانَتْ اَشْیَاءُ خَرَجَتْ اِلَيْكُمْ عَلٰی يَدِیْ اَحْمَدَ بْنِ هِلَالٍ وَغَیْرِهِ مِنْ نَظَرَانِهِ وَكَانَ مِنْ ارْتِدَادِهِمْ عَنِ الْاِسْلَامِ مِثْلَ مَا كَانَ مِنْ هَذَا عَلَيْهِمْ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَغَضَبُهُ

ترجمہ و توفیق۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ ہم اس رقعے اور اس کے مضمون پر مطلع ہوئے، یہ سب ہمارے جواب ہیں اس میں ایک حرف بھی اس مخدول و مضل (رانڈہ و رگاہہ) اگر اور گمراہ کن) کا نہیں ہے اور اس سے پہلے چند چیزیں احمد بن ہلال اور اس کے نائب دیگر لوگوں کے ہاتھوں تم لوگوں تک پہنچی تھیں مگر ان سب کا بھی اسلام سے مرتد ہونا ایسا عجیب ہے جیسے یہ (شلمغانی) مرتد ہو گیا۔ ان سب پر اللہ لعنت کرے اور پناہ غضبناک فرمائے

(مسائل نے اس خط کے آخر میں لکھا کہ اس کی تصدیق میں پہلے بھی کراچا ہوں) فخرج المجواب الا من استثبت فانہ لا ضرر فی خروج ما خرج علی ایدیسہم وان ذلک صحیح۔

و روى قدیما عن بعض العلماء علیہم السلام والصلوة انتہ سئل عن مثل هذا ابینہ فی بعض من غضب اللہ علیہ وقال علیہ السلام ”العلم علمنا ، ولا شیء علیک من کفر من کفر فمما صحّ لکم مما خرج علی یدہ بروایۃ غیرہ من الثقات رحمہم اللہ ، فاحمد واللہ واقبلوہ وما شککم فیہ او لم یخرج الیکم فی ذلک الا علی یدہ فردوہ الینا لنصتھہ او نبطلھ ، واللہ تقدّست اسماءوہ وجلّ ثناؤہ ولت توفیقکم وحسبنا فی امورنا کلّھا ونعم الوکیل۔

(ترجمہ) پس اس کے جواب میں یہ لکھا ہوا آیا کہ ”جس توفیق کی تمہیں پہلے تصدیق ہو چکی ہے اگر ان لوگوں کے ذریعے سے بھی وہی چیز آتی ہے تو اس میں ضرر نہیں وہ صحیح ہے۔ اور بعض علمائے اہل بیت علیہم السلام کے متعلق قدیم سے یہ روایت چلی آرہی ہے کہ ان سے بھی اسی طرح کا سوال کسی ایسے کے لیے کیا گیا تھا جو مغضوب الہی تھا تو آپ نے اس کے جواب میں فرمایا تھا کہ علم تو ہمارے پاس ہی ہے اس سے جو انکار کرے وہ کرتا رہے تم لوگوں پر اس کا کیا اثر ہے۔ اگر کوئی ایسی روایت اس کے ذریعے سے تم لوگوں تک پہنچے جس کی تصدیق و توثیق اپنے ثقات سے کر چکے ہو تو اللہ کا شکر ادا کرو اور اسے قبول کرلو۔ اور جس میں تم لوگ شک کرتے ہو یا وہ روایت اس کے علاوہ اور کسی مرویہ سے تم تک پہنچی ہو تو اس کے لیے ہماری طرف رجوع کرو تم بتائیں گے کہ وہ صحیح ہے یا غلط ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے اسماء بہت ہیں، اُس کی حمد و ثناء بہت جلیل ہے، وہی تمہاری توفیقات کا مالک ہے اور تمام امور میں ہم لوگوں کے لیے کافی ہے اور بہترین وکیل و کارساز ہے۔“

② ابن روح کا بیان ہے کہ سب سے پہلے ابوالحسن محمد بن علی بن تمام نے بیان کی، انہوں نے کہا کہ میں نے یہ توفیق اس قلمی کتاب سے نقل کی جو ابوالحسن بن داؤد کے پاس تھی

اور جب ابوالحسن بن داؤد تشریف لائے تو میں نے وہ نقل انہیں پڑھ کر سنائی۔ اور انہوں نے یہ بھی کہا کہ اسی نسخے کو بعینہ اہل قم نے شیخ ابوالقاسم حسین بن روح کو بھیجا تھا اور اس کی پشت پر اس کا جواب احمد بن ابراہیم نوخستی کے ہاتھ کا لکھا ہوا آیا، اور یہ نسخہ ابوالحسن بن داؤد کے پاس سے حال ہوا۔

### ○ وہ نسخہ کتاب جواب اہل قم نے توثیق کیلئے روانہ کیا تھا

مسائل محمد بن عبد اللہ بن جعفر حمیری :

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ اللہ تعالیٰ آپ کو عزت بخشنے، آپ کی مدد فرماتے، سعادت و سلامتی نصیب فرماتا رہے، اپنی نعمتوں سے نوازتا رہے آپ کی نیکیوں میں اضافہ فرماتا رہے، اُس کا بہترین فضل و کرم آپ پر رہے، اگر آپ کو کوئی گزند و غیو پہنچنے والی ہو تو وہ مجھے پہنچ جائے۔ لوگ قرب و منزلت کے لیے ایک دوسرے سے آگے بڑھنا چاہتے ہیں مگر آپ جسے قبول فرمائیں وہی مقبول ہے اور جسے رد فرمائیں وہی رد ہے۔ اور ہم اس بات سے اللہ کی پناہ چاہتے ہیں۔ خدا آپ کا بھلا کرے ہمارے شہر میں بھی ذخیرہ و سربرآوردہ لوگوں کی ایک جماعت ہے جو قرب و منزلت کے لیے ایک دوسرے پر متناسف و رغبت رکھنے والے اور سبقت کرنے کے خواہش مند اور متقابل ہیں۔

نیز اللہ تعالیٰ کی تائید آپ کے شامل حال رہے۔ آپ کا ایک خط ان میں سے کچھ لوگوں کو ملا۔ (جواب) یہ صحیح ہے۔

نیز علی بن محمد بن حسین بن مالک المعروف بہ مالک بادوکہ نے ایک تحریر دکھائی جس سے اس کو صدمہ ہوا اور مجھ سے اُس نے درخواست کی ہے کہ میں آپ کو مطلع کروں کہ اُسے کیا دکھ ہوا۔ اگر میرا یہ لکھنا کوئی گناہ ہے تو میں اللہ تعالیٰ سے معافی چاہتا ہوں، اور اگر نہیں، تو پھر میں اُس سے ایسی بات کروں جس سے اُس کی تشفی ہو جائے انشاء اللہ تعالیٰ،۔ (توثیق) ”لم نکاتب الا من کاتبنا“

(ترجمہ توثیق) ”ہماری جس سے خط و کتابت ہے بس اُسی سے ہوتی ہے کسی اور سے نہیں ہے۔“ سوال : نیز اللہ تعالیٰ آپ کا بھلا کرے آپ نے مجھے اپنے فضل و کرم کا عادی بنا دیا ہے۔ اس لیے میری جسارت معاف فرمائیں گے۔ آپ کے پیش نظر فقیہ ہیں میں چاہتا ہوں کہ آپ ان سے یہ پوچھ کر بتائیں کہ ہم سے بیان کیا جاتا ہے کہ:

عالم علیہ السلام (امام موسیٰ کاظم علیہ السلام) سے ایک مرتبہ سوال کیا گیا کہ: سوال : ”ایک پیش نماز لوگوں کو نماز پڑھا رہا تھا کہ دوران نماز اس پر کوئی حادثہ ہو گیا (مرگیا) تو اب جو لوگ اس کے پیچھے نماز پڑھ رہے تھے وہ کیا کریں؟ جواب : ”آپ نے جواب میں ارشاد فرمایا:“ ”بیوٹخر ویقدم بعضہم ویتتم صلاتہم ویغتسل من مستہ“

یعنی: اُس کو پیچھے کر دیا جائے گا اور ماموین میں سے ایک آگے بڑھ کر لوگوں کی نماز پوری کرائے گا۔ اور جس جس نے مردہ امام کو مس کیا ہے وہ غسل میں میت کرے گا۔

توثیق : ”لیس علی من نحاہ الا غسل الید واذا لم تحدث

حادثة تقطع الصلوة تتم صلاتہ مع القوم :“

ترجمہ : جن لوگوں نے اس کو اٹھا کر پیچھے کیا ہے وہ صرف اپنے ہاتھ دھولیں۔ اور اگر کوئی ایسا حادثہ نہ ہوا ہو جس سے نماز قطع ہو گئی ہو تو وہی امام قوم کے ساتھ نماز کو تمام کرے گا۔

سوال : نیز عالم علیہ السلام سے روایت ہے کہ جو شخص کسی میت کو چھو لے درآنحالیکہ ابھی اس میں حرارت باقی ہو، تو وہ اپنے ہاتھ دھو لے۔ اور اگر اُس نے میت کے مرد ہونے کے بعد اُسے چھو لیا ہے تو اس پر غسلِ میت واجب ہوگا۔ اور یہ امام جماعت (جو نماز جماعت کے دوران مرگیا ہے ظاہر ہے کہ اس میں ابھی حرارت باقی ہوگی اور اس کو چھونا حرارت باقی رہنے کے دوران ہوگا لہذا عمل وہی ہوگا۔) (یعنی صرف ہاتھ دھولینا) اور زیادہ قرن قیاس یہ ہے کہ اس کو لوگ کپڑوں سمیت اٹھائیں گے لہذا ان پر غسلِ میت کیسے واجب ہوگا۔

توثیق : ”اذا مَسَّ عَلٰی هَذِهِ الْحَالِ لَمْ یَکُنْ عَلَیْهِ الْوُضُوْءُ“ ترجمہ : ”جب میت کو اس حالت میں مس کرے کہ اس میں حرارت باقی ہو، تو سولے ہاتھ دھولینے کے اور کچھ نہیں ہے۔“

سوال : ”اگر کوئی شخص نماز جعفر طیار پڑھتے ہوئے قیام یا قعود یا رکوع یا سجود میں تسبیح (ذکر) بھول جائے اور اسی نماز میں آگے بڑھ کر یاد آجائے، تو کیا جہاں یاد آئے وہیں وہ بھولی ہوئی تسبیح پڑھ لے یا اسے چھوڑ کر آگے بڑھ جائے (نماز پڑھا رہے)؟ توثیق : اذا هو سرہا فی حالة من ذلک ثم ذکر فی حالة آخری ففعل ما فاتہ فی الحالة التی ذکر۔“

ترجمہ توفیق : ”جب اس سے ان حالتوں میں سے کسی حالت میں سہو ہوا ہے اور اسی نماز میں اُسے آگے بڑھ کر یاد آیا تو جہاں اُس کو یاد آیا ہے وہیں جو چیز فوت ہو گئی ہے اُس کو بجالائے۔“

سوال : ایک عورت کے شوہر کا انتقال ہو گیا تو کیا وہ اُس کے جنازے میں شریک ہو سکتی ہے ؟

توفیق : بخرج فی جنازتہ۔

ترجمہ : (ہاں) وہ جنازے میں شریک ہو سکتی ہے۔

سوال : کیا وہ زمانہ عدۃ میں اپنے شوہر کی قبر کی زیارت کے لیے جاسکتی ہے ؟

توفیق : تنزور قبر زوجها ، ولا تبیت عن بیتہا۔

ترجمہ : اپنے شوہر کی قبر کی زیارت کو جاسکتی ہے ، مگر شب اپنے گھر میں بسر کرے۔

سوال : کیا وہ کوئی حق ادا کرنے کے لیے جو اس پر لازم ہے گھر سے نکل سکتی ہے یا وہ گھر سے جب تک عدۃ میں ہے باہر نہیں نکل سکتی ؟

توفیق : اذا كان حق خرجت وقضته ، واذا كانت لہا حاجة لم یکن لہا من ینظر فیہا خرجت لہا حتی تقضى ، ولا تبیت عن منزلہا۔

ترجمہ : ”اگر کوئی حق ہے تو اس کو ادا کرے ، بلکہ اگر اُسے کوئی ضرورت ہو اور اس کا کوئی دیکھنے والا نہ ہو تو وہ اپنے گھر سے نکل کر اپنی ضرورت پوری کرے گی ، مگر شب اپنے گھر میں بسر کرے گی کہیں اور نہیں۔“

سوال : نماز ہائے فریضہ وغیرہ میں قرآن پڑھنے کے ثواب میں عالم علیہ السلام (حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام) سے روایت کی گئی ہے کہ آپ نے فرمایا :

”عجباً لمن لم یقرأ فی صلاة“ (اَنَا اَنْزَلْنَاهُ فِی لَیْلَةِ الْقَدْرِ) ”کیف تقبل صلاة وروی ما ذکت صلاة لم یقرأ فیہا بقول هو الله احد“ وروی۔ اَنْ مَنْ قَرَأَ فِی فَرَاغٍ اَلْهُمَزَةُ ”اُعْطِی مِنَ الدُّنْیَا“

فهل يجوز ان یقرأ الهمزة ، ویدع هذه السور التي ذکرناها ؟ مع ما قد روی انه لا تقبل الصلاة ولا تزكو الا بها۔

ترجمہ سوال : (امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا) : مجھے تعجب ہے ، اُس شخص پر جو اپنی نماز میں اَنَا اَنْزَلْنَاهُ فِی لَیْلَةِ الْقَدْرِ ”نہیں پڑھا اس کی نماز کیسے قبول ہوگی اور دوسری روایت میں یہ ہے کہ : ”اس شخص کی نماز کبھی پاک و پاکیزہ نہ ہوگی جو اُس میں قُلْ هُوَ اللهُ اَحَدٌ (سورۃ اخلاص) نہیں پڑھا۔ تیسری روایت میں یہ ہے کہ جو شخص اپنی نماز ہائے فریضہ میں سورۃ الھمزۃ ”کی تلاوت کرے گا اُس کو دنیا عطا کی جائے گی۔“

اب دریافت طلب امر یہ ہے کہ کیا کسی شخص کے لیے یہ جائز ہے کہ وہ نماز میں سورۃ الھمزۃ ”کی تلاوت کرے اور مذکورہ بالا سورتوں کو چھوڑ دے ، جبکہ روایت میں یہ ہے کہ اس کی نماز قبول نہ ہوگی ، یا اُس کی نماز پاک و پاکیزہ نہ ہوگی ؟

توفیق : ”الثواب فی السور علی ما قد روی واذا ترک سورۃ مافیہا الثواب وقرا قل هو الله احد ، وَاَنَا اَنْزَلْنَاهُ ، لفضلہما اُعْطِی ثواب ما قرأ وثواب السورة التي ترک ويجوز ان یقرأ غیرہا تین السورتین وتكون صلاة تامة ، ولكن یكون قد ترک الفضل۔“

ترجمہ توفیق : ”روایت میں سورتوں کی قرأت کا جو ثواب بتایا گیا ہے وہ درست ہے لیکن جن سورتوں کے پڑھنے میں ثواب ہے اگر انہیں چھوڑ کر قل هو الله احد اور اَنَا اَنْزَلْنَاهُ پڑھا جائے جس کی روایت وارد ہوئی ہے تو پڑھنے والے کو اُس سورتے کا ثواب بھی عطا ہوگا جس کو اُس نے پڑھا ہے اور اس سورتے کا ثواب بھی عطا ہوگا جس کو اُس نے ترک کیا ہے ۔ ویسے ان دونوں سورتوں کے علاوہ کوئی اور سورہ پڑھا بھی جائز ہے اور اس کی نماز پوری ہو جائے گی ، مگر یہ ہوگا کہ اُس نے افضل کو ترک کر دیا۔“

سوال : وداع ماہ رمضان کب ہوگا ؟ ہمارے اصحاب کا اس میں اختلاف ہے۔ کوئی کہتا ہے کہ دعائے وداع ماہ رمضان اس کی آخری شب میں پڑھی جائے ، کوئی کہتا ہے کہ جب سوال کا چاند دیکھ لے اُس وقت پڑھے۔

توفیق : العمل فی شہر رمضان فی لیلایہ و الوداع یقع فی آخر لیلۃ منہ ، فان خاف ان ینقص جعلہ فی لیلتین۔

ترجمہ توفیق : ماہ رمضان کے اعمال اس کی شبوں میں ہوتے ہیں۔ لہذا وداع ماہ رمضان کی دعا ،

سوال : اُس کی آخری رات میں ہوگی ، ہاں اگر دُرس ہے کہ کمی نہ واقع ہو تو آخر کی دو راتوں میں پڑھے : **قَوْلِ خُذْ اِنَّهُ لَقَوْلُ رَسُولٍ كَرِيمٍ** (سُورَةُ تَكْوِيْنِ) اِس سے مراد تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔ پھر "ذِي قُوَّةٍ عِنْدَ ذِي الْعَرْشِ مَكِيْنٍ" یہ قوت کیا ہے۔ **مُطَاعٍ ثَمَرًا مِيْنٍ** (تکوین) یہ اطاعت کیسی ہے اور وہ کہاں ہے ؟

خدا نے عزوجل آپ کی عزت و بزرگی کو بلند فرمائے۔ براہِ کم میرے یہ تمام مسائل آپ کسی موثق فقیہ سے دریافت کر کے مجھے مطلع کریں اور محمد بن حسین بن مالک کے متعلق بھی وضاحت کے ساتھ تحریر کریں تاکہ اس کو اطمینان ہو اور میرے بھائیوں کے لیے دنیا و آخرت کی بھلائی کے لیے دعا فرمائیں۔

توقيع : **جمع الله لك ولاخوانك خير الدنيا والاخرة**  
ترجمہ : اللہ تمہارے لیے اور تمہارے بھائیوں کے لیے دنیا و آخرت دونوں کی بھلائی جمع کرے۔

اللہ آپ کی عزت ہمیشہ قائم رکھے ، آپ کی مدد کرے ، کم کرے ، آپ پر اپنی نعمت تمام کرے اور اگر آپ کو کوئی گزند پہنچتا ہو تو آپ کے بدلے مجھے پہنچ جائے۔ الحمد للہ رب العالمین و صلی اللہ علی محمد وآلہ اجمعین۔

### حضرت امام زمانہ کی خدمت میں ایک اور خط

ایک دوسری کتاب میں ایک اور خط ہے جس میں مندرجہ ذیل سوالات ہیں جو نوٹ ہیں میں سے کسی کو لکھا گیا تھا۔

سوال : اللہ تعالیٰ آپ کی قدر عزت دائم و قائم رکھے۔ آپ میرے لیے کسی فقیہ (امام قائم) سے یہ مسائل دریافت فرما کر مطلع کیجیے :

سوال : جب کوئی مصلیٰ (نماز گزار) پہلے تشہد سے تیسری رکعت کے لیے اُٹھے تو کیا اُس پر تکبیر کہنا واجب ہے ؟ اِس لیے کہ ہمارے بعض اصحاب کہتے ہیں کہ اس پر تکبیر کہنا واجب نہیں ، بلکہ اُس کے لیے جائز ہے کہ وہ بحولِ اللہ وقوتہ اقوّم و اقعد کہہ لے۔

جواب : (قال) : **انّ فيه حدیثین** : اما احدهما فانه اذا انتقل من حالة الى حالة اخرى فعليه تكبير ، واما الاخر فانه

روى انه اذا رفع رأسه من السجدة الثانية فكبر ثم جلس ثم قام ، فليس عليه للقيام بعد القعود تكبير ، وكذلك التشهد الاول ، يجزى هذا المجزى ، وبأيهما أخذت من جهة التسليم كان صواباً۔

سوال : جب کوئی مصلیٰ پہلے تشہد سے تیسری رکعت کے لیے اُٹھے تو کیا اس پر تکبیر کہنا واجب ترجمہ : ہے ؟ اِس لیے کہ ہمارے بعض اصحاب کہتے ہیں کہ اس پر تکبیر واجب نہیں ، بلکہ اس کے لیے جائز ہے کہ وہ بحولِ اللہ وقوتہ اقوّم و اقعد کہہ لے۔

جواب : آپ نے اس کا یہ جواب دیا کہ اِس سلسلے میں دو روایتیں ہیں : پہلی روایت تو یہ کہ : "جب مصلیٰ نے دوسرے سجدے سے سر اٹھایا تو تکبیر کہے گا ، پھر بیٹھے گا ، پھر کھڑا ہوگا تو قعود کے بعد قیام کے لیے اس کو تکبیر کہنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اسی طرح تشہد اول کا بھی یہی حکم ہے۔ اب ان دونوں میں سے جس کو لے لیا جائے وہ درست ہے۔

سوال : وعن الفصّ الخما هن هل تجوز فيه الصلاة اذا كان في اصبعه ؟

الجواب : فيه كراهة ان يصلي فيه ، وفيه اطلاق ، والعمل على الكراهية۔

ترجمہ : سوال : نیز یہ بھی دریافت فرمائیں کہ وہ انگوٹھی جس میں حجر الحدید کا نگینہ جڑا ہوا ہو کیا اس کو اپنی انگلی میں پہن کر نماز پڑھ سکے ہیں ؟

ترجمہ : جواب : ایسی انگوٹھی کو پہن کر نماز پڑھنا مکروہ ہے اور جو ایسا کرتا ہے وہ امر مکروہ کرتا ہے سوال : وعن رجل اشتوى هدياً لرجل غائب عنه ، وسأله ان ينحر عنه هدياً بمنى فلما أراد نحر السدي نسي الرجل ونحر السدي ، ثم ذكره بعد ذلك أيجزى عن الرجل أم لا ؟

الجواب : لا بأس بذلك وقد أجزأ عن صاحبه۔

ترجمہ : سوال : اور یہ بھی پوچھنا ہے کہ ایک شخص کسی شخص غائب کے لیے قربانی کا جانور خریدا اُس شخص غائب نے اُس سے یہ کہا تھا کہ تم میری جانب سے منیٰ میں قربانی کر دینا۔

لیکن جب اُس شخص نے قربانی کرنے کا ارادہ کیا تو اُس شخص غائب کا نام بھول گیا اور قربانی کے بعد اُسے یاد آیا ، تو کیا یہ اُس شخص غائب کی طرف سے قربانی ہو گئی ؟

ترجمہ جواب : اس میں کوئی ہرج نہیں، اُس شخص غائب کی طرف سے قرآنی ہو گئی۔

السؤال : وعندنا حاکمة مجوس يأكلون الميتة ، ولا يغتسلون من الجنابة وينسجون لنا نيا بآ فهل يجوز الصلاة فيها من قبل أن يغسل ؟

الجواب : لا بأس بالصلاة فيها۔

ترجمہ سوال : ہمارے یہاں کچھ مجوسی جلا ہے (کپڑا بننے والے) ہیں جو مردار کھاتے ہیں اور غسل جنابت نہیں کرتے، تو ان کے بنے ہوئے کپڑوں میں بغیر پاک کیے ہوئے نماز پڑھی جاسکتی ہے ؟

ترجمہ الجواب : ان کپڑوں کے اندر نماز پڑھنے میں کوئی ہرج نہیں۔

السؤال : وعن المصلي يكون في صلاة الليل في ظلمة فاذا سجد يغلط بالسجادة ، ويضع جبهته على مسح أو نطح فاذا رفع رأسه وجد السجادة ، هل يعتد بسجدة السجدة ام لا يعتد بها۔

ترجمہ سوال : ایک شخص تاریکی (اندھیرے) میں نماز شب پڑھ رہا ہے جب سجدے میں جاتا ہے تو غلطی سے اُس کی پیشانی سجدہ گاہ کے علاوہ کسی اور چیز جیسے فرش وغیرہ پر پڑ جاتی ہے اب جب سر اٹھاتا ہے تو اُسے سجدہ گاہ مل جاتی ہے۔ دریافت طلب امر یہ ہے کہ وہ اُس سجدے کو شمار کرے یا نہیں ؟

الجواب : مالم يستو جالساً فلا شيء عليه في رفع رأسه لطلب الخسرة ترجمہ : جب تک بالکل سیدھا ہو کر نہیں بیٹھ جاتا ہے تو سجدہ گاہ تلاش کرنے کے لیے سر اٹھا سکتا ہے۔

السؤال : وسأله عن القنوت في الفريضة اذا فرغ من دعائه أن يركع يديه على وجهه وصدره للحديث الذي روى أن الله عز وجل أجل من أن يركع عبده صفراً بل يملأها من رحمة ام لا يجوز ؟ فان بعض اصحابنا ذكر أنه عمل في الصلاة۔

ترجمہ سوال : جب کوئی شخص نماز فريضة میں دعائے قنوت پڑھ کر فارغ ہو تو کیا وہ اپنے ہاتھوں کو اپنے چہرے اور اپنے سینے پر پھیرے ؟ اس لیے کہ ایک حدیث میں ہے کہ اللہ عزت وجلال والا اس سے کہیں بلند و برتر ہے کہ وہ اپنے بندے کو خالی ہاتھ واپس کر دے، بلکہ جو دعا کرتا ہے وہ اُس کے ہاتھ کو رحمت سے بھر دیتا ہے۔ یا یہ ہاتھ پھیرنا جائز نہیں ہے اس لیے کہ ہمارے بعض اصحاب کہتے ہیں کہ سر اور سینے پر ہاتھ پھیرنا نماز میں ایک زائد عمل ہے۔

الجواب : (فأجاب عليه السلام) رَدَّ اليدين من القنوت على الرأس والوجه غير جائز في الفرائض والذي عليه العمل فيه اذا رفع يده في قنوت الفريضة ، وفرغ من الدعاء أن يركع بطن راحتيه مع صدره تلقاء ركبتيه على تمسك ويكبر ويكبر والخبر صحيح وهو في نوافل النهار والليل ، دون الفرائض والعمل به فيها افضل۔

ترجمہ جواب : پس امام علیہ السلام نے جواب میں ارشاد فرمایا: نماز فريضة کے قنوت کی دعا سے فارغ ہو کر چہرے اور سر پر ہاتھ پھیرنا جائز ہے۔ وہ چیز جس پر عمل ہے وہ یہ کہ جب نماز فريضة میں انسان دعائے قنوت سے فارغ ہو تو اپنے ہاتھوں کی ہتھیلیاں اپنے سینے سے ملاتا ہوا گھٹنوں پر رکھے۔ تکبیر کہے اور رکوع کرے۔ اور حدیث مذکور صحیح ہے اور وہ نوافل شب و روز کے لیے ہے فرائض کے لیے نہیں اور اس میں اس پر عمل افضل ہے۔

السؤال : وسأل عن سجدة الشكر بعد الفريضة ، فان بعض اصحابنا ذكر أنها بدعة فهل يجوز أن يسجد لها الرجل بعد الفريضة وإن جاز ففي صلاة المغرب هي بعد الفريضة أو بعد الأربع ركعات النافلة۔

ترجمہ سوال : نمازِ فریضہ کے بعد سجدہ شکر بجالانا اس کے متعلق ہمارے بعض اصحاب کہتے ہیں کہ یہ بدعت ہے ؟ دریافت یہ کرنا ہے کہ کیا کسی شخص کا نمازِ فریضہ کے بعد سجدہ شکر بجالانا جائز ہے ؟ اور اگر جائز ہے تو یہ نمازِ مغرب کے تین رکعتوں کے بعد ہی سجدہ شکر بجالانے یا چار رکعت نافلہ مغرب کے بعد ؟

السؤال: وسأل أن لبعض إخواننا ممن تعرفه ضيعة جديدة يجنب ضيعة خراب للسلطان فيها حصّة واكرته ربها زرعوها حدودها ، وتؤذيهم عمّال السلطان ، ويتعرّض في الأكل من غلات ضيعة وليس لها قيمة لخرابها ، وأنما هي بائرة منذ عشرين سنة ، وهو يتحرّج من شرائها لأنّه يقال: إنّ هذه الحصّة من هذه الضيعة ، كانت قبضت عن الوقت قديماً للسلطان ، فإن جاز شرائها من

السلطان ، وكان ذلك صواباً كان ذلك صلاحاً له وعمارته  
لرضيعة وإنه يزرع هذه الحصة من القرية البائرة  
لفضل ما رضيعة العامرة ، وينحسم عنه طمع أولياء  
السلطان ، وإن لم يجر ذلك عمل بما تأمره إن شاء الله -

الجواب : آپ نے جواب فرمایا : فَأَجَابَ عَلَيْهِ السَّلَامُ :  
 "لَا يَجُوزُ ابْتِئَاعُهَا إِلَّا مَنْ مَالِكُهَا أَوْ بَأْمَرٍ وَرِضَا مِنْهُ .  
 ترجمہ جواب : آپ نے جواب میں فرمایا : کوئی زمین اُس کے مالک کی اجازت یا اس کی مرضی کے بغیر  
 نہیں خریدی جاسکتی ۔"

السؤال: وسأله الدعاء له  
ترجمہ: اور ایک شخص کے لیے آیت سے دعا کی درخواست کی گئی۔

الحجاب : فخرج الجواب : حاد الله عليه بما هو أهله ايجابناحقه .....  
ترجیہ : پس جواب آیا : اللہ تعالیٰ اس کو وہ عطا فرمائے جس کا وہ اہل ہے  
... وَاَنْ يُّصْلَحَ لَهُ مِنْ اَمْرِ دِينِهِ وَوُفِيَاهُ مَا يَعْجُبُ صَاحِبَهُ اَنْدَوْلَىٰ قَدِير  
اور اس کے تمام دینی و دنیاوی امور کو درست فرمائے اس لیے کہ وہ ولی قدير ہے

۴۴ چند مسائل جو شہ ۳۸ میں دریافت کیے گئے

ششہ میں حضرت امام صاحب الزمانؑ کو ایک عریفہ لکھا گیا جس میں آپؑ سے چند مسائل دریافت کیے گئے۔ وہ عریفہ یہ تھا۔

(وہ عریفیہ) بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ - اِطْلُ اللّٰهُ بِقَآءِکَ وَاِدا م عَزَّکَ وَا  
کَرا مَتَّکَ وِسَعَادَتَکَ وِسَلَامَتَکَ وَاَتَمَّ نَعْمَتَہٗ عَلَیْکَ وَاَزَادَ فِی  
اِحْسَانِہٖ اِلَیْکَ - وَجَمِیْلَ مَوَہِبَہٖ لَدَیْکَ وَفَضْلَہٗ عَلَیْکَ وَجَزَلَ  
قِسْمَہٗ لَکَ وَجَعَلَنی مِّنَ السَّوْءِ کَلَمَہٗ فَاِذَاکَ وَقَدْ مَنی قَبْلَکَ اِنْ  
قَبْلُنَا مَشَآئِخَ وَعَجَازَ یَصُومُونَ رَجَبَ مِثْلَ ثَلَاثِیْنَ سَنَہٗ وَاکْثَرَ  
وِیَصْلُونَ شَعْبَانَ بِشَہْرِ رَمَضَانَ، وَرَوٰی لِمَسْمُوعٍ بَعْضُ اَصْحَابِنَا  
اَنَّ صَوْمَہٗ مَعْصِیَۃٌ -

ترجمہ عریفیہ : اللہ کے نام سے جو مہربان ہے نہایت رحم والا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو عزت و  
بزرگی و سعادت و سلامت کے ساتھ طول عمر عطا فرمائے، اور آپ پر اپنی نعمتیں نام  
فرمائے، آپ پر اپنا فضل و احسان رکھے، ہرگز نہ و آسیب سے آپ کو محفوظ رکھے اور  
مجھے آپ پر فخر کرے۔

سوال : دریافت یہ کرنا ہے کہ یہاں کچھ لوٹھے مرد اور لڑکی عورتیں تیس سال بلکہ اس سے بھی زیادہ  
عرصے سے ماہِ رجب میں روزے رکھتی ہیں اور شعبان میں روزے رکھ کر اسے ماہِ رمضان سے  
ملا دیتی ہیں مگر ان سے بعض ہمارے اصحاب نے کہا ہے کہ یہ روزے معصیت ہے۔

الجواب : فأجاب : قال الفقیہ علیہ السلام : یصوم منہ اَیَّامًا اِلٰی خَمْسَۃِ عَشْرَہٗ  
ثُمَّ یَقْطَعُہٗ اِنْ اَنْ یَّصُومَہٗ عَنِ الثَّلَاثَۃِ الْاِیَّامِ الْفَاتَۃِ لِلْحَدِیْثِ  
اَنْ " نَعْمَ شَہْرُ الْقَضَاءِ رَجَبٌ "

ترجمہ : فقیہ علیہ السلام (حضرت صاحب الزمان علیہ السلام) نے جواب دیا کہ وہ ماہِ رجب میں  
زیادہ سے زیادہ پندرہ دن روزے رکھیں پھر چھوڑ دیں الا یہ کہ وہ اپنے تین دن کے  
قضا روزے رکھیں، اس لیے کہ حدیث میں ہے کہ ماہِ رجب قضا روزوں کے لیے بہتر مہینہ ہے۔

السؤال : وسأل عن رجل یكون فی محملہ والشالج کثیر بقامۃ رجل یتعوی  
ان نزل الغوص فیہ ، وربما یسقط الشالج وهو علی تلک الحال  
ولا یستوی لہ ان یلبث شیئاً منہ لکثرتہ وترا فته ، هل  
یحوز لہ ان یمسک فی المحمل الفریضۃ ؟ فقد فعلنا ذلک  
ایاماً فسل علینا فی ذلک اعادة ام لا ؟

الجواب : لا بأس بہ عند الضرورة والنشدۃ - اگر برنجاری اتنی ہی شدید ہے اور ضروری ہے کہ تو کوئی حرج نہیں ہو

السؤال : وسأل عن الرجل یلحق الامام وهو راكع ، فیکرع معه ویحتسب  
تلک الركعة ، فان بعض اصحابنا قال : ان لم یسمع تکبیرۃ  
الركوع فلیس لہ ان یعتد بتلک الركعة -

ترجمہ : آپ سے دریافت کیا گیا کہ ایک شخص نماز جماعت میں اُس وقت شریک ہو جاتا ہے کہ امام رکوع  
میں تھا، اُس نے بھی امام کے ساتھ رکوع کیا اور وہ اس کی اپنی رکعت شمار کرتا ہے مگر  
بعض لوگ کہتے ہیں کہ اگر اُس نے رکوع کی تکبیر نہیں سنی تو وہ اس کو اپنی رکعت  
شمار نہیں کر سکتا ؟

الجواب : فأجاب علیہ السلام اِذَا الْحَقَّ مَعَ الْاِمَامِ مِنْ تَسْبِیْحِ الرُّكُوعِ تَسْبِیْحَہٗ  
وَاحِدَۃً اَعْتَدَ بِثَلَاثِ الرُّكُوعِ ، وَاِنْ لَمْ یَسْمَعْ تَکْبِیْرَہٗ اِلَّا رُكُوعَ  
تَرْجَمَہٗ : اَکْرَمَہٗ جَمَاعَتُہٗ اِنْ اَمَامَہٗ اَلرُّكُوعَ کِی تَسْبِیْحُہٗ اِیْکَ تَسْبِیْحُہٗ مِنْ مِیْمَنِ شَرِکِہٗ یَا کُلُّو  
وہ اس کی رکعت شمار ہوگی خواہ اُس نے تکبیر رکوع نہ سنی ہو یا نہ سنی ہو۔

السؤال : وسأل عن رجل صلی الظهر ودخل فی صلاة العصر ، فلما  
ان صلی من صلاة العصر رکعتین استیقن انہ صلی الظهر  
رکعتین ، کیف یصنع ؟

ترجمہ : ایک شخص ظہر کی نماز پڑھ کر عصر کی نماز پڑھنے لگا، ابھی دو ہی رکعت پڑھی تھیں  
کہ اس کو یقین آگیا کہ اس نے ظہر کی دو ہی رکعت پڑھی تھیں ایسی صورت میں کیا کرے ؟

الجواب : فأجاب علیہ السلام ان کان احدث حادثۃ جعل الرکعتین  
الْاٰخِرَتَیْنِ تَتِمُّہٗ لَصَلَاةِ الظُّہْرِ وَصَلَّى الْعَصْرَ بَعْدَ ذٰلِکَ -

ترجمہ : آپ نے جواب میں فرمایا : اگر دونوں نمازوں کے درمیان کوئی ایسی بات ہوگئی تھی کہ  
جس سے نماز قطع کرنی پڑھی تھی تو نماز ظہر کا اعادہ کرے گا اور اگر ایسا نہیں ہوا تھا تو  
اس آخری دو رکعتوں کو وہ نماز ظہر کا متمم قرار دے دے اس کے بعد نماز عصر پھر  
سے پڑھے۔

السؤال : وسأل عن اهل الجنة ، هل یتوالدون اِذَا دَخَلُوْہَا اَمْ لَا ؟  
ترجمہ : اور اہل جنت کے بارے میں سوال کیا گیا کہ جب وہ جنت میں داخل ہوں گے تو  
وہاں ان میں تولد و تناسل ہوگا ؟

الجواب : فَأَجَابَ عَلَيْهِ السَّلَامُ : إِنَّ الْجَنَّةَ لَأَحْمَلُ فِيهَا لِلنِّسَاءِ وَلَا وَلَادَةَ  
وَلَا طَمِثَ ، وَلَا نَفَاسَ ، وَلَا شَقَاءَ بِالْطَّفُولِيَّةِ ، وَفِيهَا مَا  
تَشْتَهِيهِ الْأَنْفُسُ ، وَتَلَذُّهُ الْأَعْيُنُ ، كَمَا قَالَ سُبْحَانَهُ فَإِذَا اشْتَمَى  
الْمُؤْمِنُ وَلَدًا أَخْلَقَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِغَيْرِ حَمَلٍ وَلَا وَلَادَةٍ عَلَى الصُّورَةِ  
الَّتِي يَدْرِيكَ كَمَا خَلَقَ آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَبْدًا .

الجواب ترجمہ : جب میں نے کوئی عورت حاملہ ہوگی اور نہ اس کے بطن سے ولادت ہوگی نہ انہیں  
حیض آئے گا ، نہ نفاس ، نہ بچوں کی پرورش کی شقت ۔ وہاں وہی ہوگا جو  
اللہ تعالیٰ نے فرمایا : ”اور اُس میں وہی ہوگا جس کی اُن کے نفس خواہش  
کرے اور جس سے اُن کی آنکھوں کو لطف آئے گا“  
لہذا اگر کوئی بندہ مومن (پسینے لیے) اولاد کی خواہش ظاہر کرے گا تو اللہ عزت وجلال  
والا اس کے لیے بغیر حمل اور بغیر وضع حمل کے لڑکا پیدا کر دے گا جس طرح  
اُس نے آدم کو پیدا کیا ہے ۔

۶

السؤال : وسأل عن الأبوص والمجدوم وصاحب الغاليج هل يجوز  
شهادتهم ؟ فقد روي لنا أنهم لا يؤمنون الأصحاء ؟  
ترجمہ : کیا مبروس و مجذوم و مفلوج کی گواہی جائز ہے اس لیے کہ روایت میں ہے  
کہ یہ تندرست لوگوں کی امانت نہیں کر سکتے ؟

الجواب : فَأَجَابَ عَلَيْهِ السَّلَامُ : إِنْ كَانَ مَا بَرَسَ حَادِثٌ جازت شهادتهم ، و  
ان كانت ولادة لم تجز .

ترجمہ : اگر یہ مرض ان لوگوں کو کسی حادثے کی بنا پر ہو گیا ہے تو ان کی شہادت جائز ہے  
اور اگر پیدائشی ہے تو ان کی شہادت جائز نہیں ہے ۔

۷

السؤال : وسأل عن رجل ادعى على رجل ألف درهم ، أقام بها البينة  
العادلة ، وادعى عليه أيضاً خمسمائة درهم في صلح آخر  
وله بذلك كآه بينة عادلة وادعى عليه أيضاً ثلاث  
مائة درهم في صلح آخر ، وماتت في صلح آخر ، وله  
بذلك كآه بينة عادلة ويزعم المدعى عليه أن هذه

الصكوك كلها قد دخلت في الصلح الذي بألف درهم  
والمدعى ينكر أن يكون كما زعم ، فهل تجب عليه  
الألف الدرهم مرة واحدة أو يجب عليه كما يقيم البينة  
به ؟ وليس في الصكوك استثناء وإنما هي صكوك على وجهها ؟  
ترجمہ : ایک شخص نے کسی شخص پر ایک ہزار درہم کا دعویٰ کیا اور اس کیلئے ثبوت پیش کیا پھر  
اس پر پانچ سو درہم کا دعویٰ کیا اور اُس کے لیے بھی دستاویز اور ثبوت پیش کیا پھر  
تین سو درہم کا دعویٰ کیا اور اس کے لیے بھی دستاویز اور ثبوت پیش کیا پھر دو سو درہم  
کا دعویٰ کیا اور اس کے لیے بھی دستاویز اور ثبوت پیش کیا مگر مدعا علیہ کہتا ہے  
کہ یہ سب رقوم مل کر ایک ہزار درہم کی دستاویز میں داخل ہیں اور مدعی اس سے انکار  
کرتا ہے تو اب وہی ایک ہزار درہم مدعا علیہ پر واجب ہے یا ان دیگر دستاویزات  
کی مندرجہ رقم بھی اس پر واجب الادا ہے ؟

الجواب : فَأَجَابَ عَلَيْهِ السَّلَامُ : يُوْخَذُ مِنَ الْمَدْعَى عَلَيْهِ أَلْفٌ دَرَاهِمَ ، وَهُوَ الْقِيَمَةُ  
لَا شَبَهَةَ فِيهَا وَتَرُدُّ الْيَمِينُ فِي الْأَلْفِ الْبَاقِي عَلَى الْمَدْعَى فَإِنْ  
نَكَلَ فَلَا حَقَّ لَهُ .

ترجمہ : مدعا علیہ سے ایک ہزار کی رقم تو مدعی وصول کرے گا جس میں کوئی شک و شبہ  
نہیں ۔ باقی رہ گئی ایک ہزار کی متفرق رقمیں تو اس کے لیے مدعی سے حلف لیا  
جائے اگر وہ حلف سے انکار کرتا ہے تو اُس کا کوئی حق نہیں ۔

۸

السؤال : وسأل عن طين القبر ، يوضع مع الميت في قبره ، هل  
يجوز ذلك أم لا ؟

ترجمہ : میت کے ساتھ قبر میں خاک شفاء (درہلکی خاک) رکھی جاتی ہے ، یہ جائز ہے یا نہیں ؟  
الجواب : فَأَجَابَ عَلَيْهِ السَّلَامُ : يَوْضَعُ مَعَ الْمَيِّتِ فِي قَبْرِهِ وَيَخْلَطُ بِحَنُوطِ  
النَّشَاءِ اللَّهُ .

ترجمہ : میت کے ساتھ قبر میں خاک شفاء (درہلکی خاک) رکھی جائے اور اس خاک کو حنوط  
میت میں بھی شامل کر لیا جائے ۔

۹

السؤال : وسأل فقال روى لنا عن الصادق عليه السلام أنه كتب على ازار



(اسماعیل ابنہ) (اسماعیل یشہد ان لا الہ الا اللہ)۔

فہل یجوز لنا ان نکتب مثل ذلک بطین القبر ام غیرہ ؟  
ترجمہ : حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے متعلق روایت ہے کہ آپ نے اپنے فرزند حضرت اسماعیل کے کفن پر لکھ دیا تھا کہ (اسماعیل گواہی دیتا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے) کیا ہم لوگوں کے لیے بھی یہ جائز ہے کہ خاک شفا یا کسی دوسری چیز سے کفن پر لکھ دیا کریں ؟

الجواب : فأجاب علیہ السلام : یجوز ذلک ۔

ترجمہ : آپ نے جواب میں لکھا : "یہ جائز ہے۔"

السؤال : وسأل هل یجوز أن یسبح الرجل بطین القبر وهل فیہ فضل ؟

ترجمہ : کیا خاک شفا کی تسبیح پر تسبیح پڑھنا جائز ہے اور کیا اس میں فضیلت ہے ؟

الجواب : فأجاب علیہ السلام : یستحب بہ ، فمما من شئ من التسبیح افضل منه ومن فضله أن الرجل ینسی التسبیح ویدیر السبحة فیکتب لہ التسبیح ۔

ترجمہ : خاک شفا کی تسبیح سے افضل کوئی تسبیح نہیں، اور اس کی ایک فضیلت یہ ہے کہ اگر کوئی شخص تسبیح پڑھنا بھول جائے مگر خاک شفا کی تسبیح (کے دانوں کو) اپنے ہاتھ میں گھماتا رہے تو تسبیح پڑھنے کا ثواب اس کے نامہ اعمال میں لکھ دیا جائے گا۔

السؤال : وسأل عن السجدة علی نوح من طین القبر وهل فیہ فضل ؟

ترجمہ : کیا خاک شفا کی سجدہ گاہ پر سجدہ کرنا جائز ہے اور اس میں کوئی فضیلت ہے ؟

الجواب : فأجاب علیہ السلام : یجوز ذلک وفیہ الفضل

ترجمہ : آپ نے جواب دیا کہ "ہاں خاک شفا کی سجدہ گاہ پر سجدہ جائز ہے اور اس میں فضیلت بھی ہے۔"

السؤال : وسأل من الرجل یزور قبور الامم علیہم السلام هل یجوز أن یسجد علی القبر ام لا ؟

ترجمہ : ایک شخص امام علیہم السلام کی قبور کی زیارت کرتا ہے اس کے لیے قبر پر سجدہ کرنا جائز ہے یا نہیں ؟

ترجمہ : یا نہیں ؟

وهل یجوز لمن صلی عند بعض قبورهم علیہم السلام ان یقوم وراء القبر ویجعل القبر قبلہ ام یقوم عند رأسہ اور جلینہ وهل یجوز ان یتقدم القبر ویصلی ویجعل القبر خلفہ ام لا ؟

ترجمہ : نیز جو شخص قبور ائمہ علیہم السلام کے پاس نماز پڑھتا ہے کیا اس کے لیے جائز ہے کہ وہ قبر کے پیچھے کھڑا ہو اور قبر کو آگے رکھے یا قبر کے سر بالین یا قبر کے بائیں کھڑا ہو ؟ اور کیا اس کے لیے جائز ہے کہ قبر کے آگے کھڑا ہو اور قبر کو پیچھے کر دے اور نماز پڑھے ؟

الجواب : فأجاب علیہ السلام : اما السجود علی القبر فلا یجوز فی نافلة ولا فریضة ولا زیارة والذی علیہ العمل ان یضع حدہ الایمن علی القبر واما الصلاة فانہا خلفہ ویجعل القبر امامہ ولا یجوز ان یصلی بین یدیه ولا عن یمینہ ، ولا عن یسارہ لان الامام علیہ السلام لا یتقدم علیہ ولا یساوی ۔

ترجمہ : قبر کے اوپر سجدہ جائز نہیں ہے، نہ نافلہ میں اور نہ فریضہ میں اور نہ زیارت میں جو معمول ہے وہ یہ ہے کہ اپنا داہنا چہرہ (رخسار) قبر پر رکھے۔

اب رہ گئی نماز تو اس کے لیے یہ کرے کہ قبر کو سامنے رکھے اور خود قبر کے پیچھے کھڑا ہو قبر کو پیچھے رکھنا یا اس کے دلہنے یا بائیں کھڑے ہو کر نماز پڑھنا جائز نہیں، اس لیے کہ امام علیہ السلام کے نہ کوئی آگے کھڑا ہو سکتا ہے اور نہ اس کے برابر۔

السؤال : وسأل فقال : هل یجوز للرجل اذا صلی الفریضة أو النافلة وبیدہ السبحة أن یدیر ہا وهو فی الصلاة ؟

ترجمہ : کیا کسی شخص کے لیے یہ جائز ہے کہ وہ نماز فریضہ یا نماز نافلہ پڑھ رہا ہو اور اس کے ہاتھ میں تسبیح ہو اور حالت نماز میں اسے گھماتا ہو ؟

الجواب : فأجاب علیہ السلام : یجوز ذلک اذا خاف السهو والغلط

ترجمہ : اگر اس سے بھولنے یا غلطی کرنے کا خوف ہو تو اس کے لیے جائز ہے۔

السؤال : وسأل هل يجوز أن يدير السبحة بيده اليسار إذا سبّح  
أولاً يجوز ؟

ترجمہ : کیا بائیں ہاتھ سے تسبیح (کے دانے گھمانا) پڑھنا جائز ہے یا ناجائز ؟  
الجواب : فأجاب عليه السلام : يجوز ذلك والحمد لله  
ترجمہ : آپ نے جواب دیا : یہ جائز ہے ۔ اور حمد اللہ کے لیے ہے ۔

۶

السؤال : وسأل فقال : روى عن الفقيه في بيع الوقوف خبر ما ثور  
” إذا كان الوقف على قوم بأعيانهم وأعتابهم فاجتمع أهل  
الوقف على بيعه وكان ذلك أصح ، لهم أن يبيعه “  
فهل يجوز أن يشتري من بعضهم أن لم يجتمعوا كلهم  
على البيع ؟ أم لا يجوز إلا أن يجتمعوا كلهم على ذلك  
وعن الوقف الذي لا يجوز بيعه ۔

ترجمہ : مال وقف کے فروخت کرنے کے متعلق سوال کیا گیا کہ جب وقف چند لوگوں کی  
ذات اور ان کی اولاد پر ہوا اور تمام اہل وقف اس کے فروخت کرنے پر متفق و مجتمع ہو  
جائیں کہ اس مال وقف کا فروخت کرنا ہی مناسب و بہتر ہے تو اگر سب اہل وقف  
راضی نہ ہوں اور بعض اہل وقف فروخت کرنا چاہیں تو کیا ان سے خریدنا جائز ہے  
یا جائز نہیں ہے تا وقتیکہ سب اہل وقف راضی نہ ہو جائیں ۔ اور وہ مال وقف کونسا  
ہے جس کا فروخت کرنا جائز نہیں ؟

الجواب : فأجاب عليه السلام إذا كان الوقف على إمام المسلمين فلا يجوز  
بيعه ، وإن كان على قوم من المسلمين ، فليبيع كل قوم ما  
ما يقدر على بيعه مجتمعين ومتفرقين إن شاء الله  
ترجمہ : اگر وقف امام المسلمین کے لیے ہے تو اس کا فروخت کرنا جائز نہیں ہے اور اگر  
وقف مسلمانوں میں سے چند لوگوں کے لیے ہے تو ان میں سے ہر ایک فروخت  
کر سکتا ہے خواہ اجتماعی طور پر یا انفرادی طور پر ۔

۷

السؤال : وسأل هل يجوز للمحرم أن يصير على إبطه المرتك أو التوتيا  
لريح العرق - أم لا يجوز ؟

ترجمہ سوال : کیا محرم کے لیے یہ جائز ہے کہ وہ اپنے زیر بغل پسینہ کی بدبو سے بچنے کے لیے  
مردار سنگ یا توتیا رکھے یا جائز نہیں ہے ؟

الجواب : فأجابہ يجوز ذلك ۔  
ترجمہ : یہ جائز ہے ۔

۸

السؤال : وسأل عن الضرير إذا أشهد في حال صحته على شهادة  
ثم كُفَّ بصره ولا يرى خطه فيعرفه ، هل تجوز شهادته  
(وبالله التوفيق) أم لا وإن ذكر هذا الضرير الشهادة هل  
يجوز أن يشهد على شهادة أم لا يجوز ؟

ترجمہ : دریافت کیا : ایک شخص ہے کہ جب اس کی آنکھوں میں بصارت تھی کسی دستاویز پر  
گواہ بنا یا گیا ، اس کے بعد اس کی آنکھیں جاتی رہیں اب دیکھ ہی نہیں سکتا ، تاکہ  
تحریر کو دیکھ کر اپنے دستخط پہچانے اب اس کی شہادت جائز ہے یا نہیں ، اور  
اگر اس نابینا کو وہ شہادت یاد ہو تو اس کی شہادت جائز ہے یا نہیں ؟

الجواب : فأجاب عليه السلام : إذا حفظ الشهادة وحفظ الوقت جازت شهادته  
ترجمہ : آپ نے جواب دیا : اگر اس کو اپنی شہادت اور شہادت کا وقت یاد ہے تو اس کی  
گواہی جائز ہے ۔

۹

السؤال : وسأل فقال : يتخذ عندنا ربُّ الجوز لوجع الحلق والبجحة  
يؤخذ الجوز الرطب من قبل أن ينقع ويدق دقاً ناعماً  
ويعصر ماؤه ، ويصفى ويطبخ على النصف ، ويترك يوماً  
ليلاً ، ثم ينصب على النار ، ويلقى على كل ستة أربال  
منه رطل عسل ، ويغلى وينزع رغوته ، ويسحق من التوشاد  
والشَّبَّ اليماني من كل واحد نصف مثقال ، ويداف بذلك  
إلى الماء ، ويلقى فيه درهم زعفران مسحوق ويغلى ويؤخذ  
رغوته ، ويطبخ حتى يصير مثل العسل ثخيناً ثم ينزل  
عن النار ، ويبرد ويشرب منه قهليل يجوز شربه  
أم لا ۔

ترجمہ سوال: ہمارے یہاں حلق کے درد اور آواز کی گرفتگی (آواز بیٹھ جانے) کے علاج کیلئے  
افروٹ کا ایک رُب (شیرہ) تیار کیا جاتا ہے وہ اس طرح کہ بالکل کچے کچھ افروٹ  
جس میں ابھی مغز نہ بیٹھ ہوں لیے جاتے ہیں اسے نرم نرم کوٹتے ہیں پھر اسے پھونک کر  
اس کا عرق نکال لیتے ہیں اور حچان کر صاف کر لیتے ہیں پھر اسے نیم بخت کر کے ایک  
شب و روز چھوڑ دیتے ہیں اس کے بعد اسے آگ پر رکھتے ہیں اور اگر وہ چھوڑ کر  
تو اس میں ایک شیر شہر ڈالتے ہیں جب اس میں اُبال آتا ہے تو اس کا جھاگ وغیرہ  
نکال دیتے ہیں۔ پھر نصف مشقال نوشاد اور نصف مشقال شُب یانی لیکر اسے  
پانی میں کھل کر لیتے ہیں پھر ایک درہم زعفران کھل کرتے ہیں اور یہ سب اس میں ڈال  
دیتے ہیں۔ اب اس کو آگ پر رکھ کر پکاتے ہیں اس میں اُبال آتا ہے تو اس کا جھاگ  
وغیرہ دور کرتے رہتے ہیں اور اتنا پکاتے ہیں کہ وہ بالکل شہد کی طرح گاڑھا ہو جائے  
پھر اسے آگ پر سے اتار لیتے ہیں وہ ٹھنڈا ہو جاتا ہے تو اس میں سے تھوڑا تھوڑا  
پیتے ہیں۔ سوال یہ ہے کہ اس کا پینا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب: فأجاب عليه السلام إذا كان كثيره يسكر أو يغث فليس له  
و كثيره حرام، وإن كان لا يسكر فهو حلال.  
ترجمہ: اگر اس کی کثیر مقدار پینے سے نشہ آجائے یا تغیر پیدا ہو تو پھر اس کی کثیر مقدار پر  
یا قلیل مقدار سب کا پینا حرام۔ اور اگر نشہ نہ آتا ہو تو حلال ہے۔

السؤال: وسأل عن الرجل تعرض له حاجة مما لا يدرى أن يفعلها  
أم لا؟ فيأخذ خاتمين فيكتب في أحدهما "نعم افعل"  
وفي الآخر "لا تفعل" فيستخير الله مراراً ثم يبرى فيهما  
فيخرج أحدهما فيعمل بما يخرج، فهل يجوز ذلك أم لا؟  
والعامل به والتارك له أهو (يجوز) مثل الاستخارة أم  
هو سوى ذلك؟

ترجمہ: ایک شخص کو کوئی کام درپیش آئے مگر جب اس کی سمجھ میں نہیں آتا کہ وہ اسے کرے  
یا نہ کرے تو وہ دو انگوٹھیاں لیتا ہے ایک پر لکھتا ہے "ہاں کرو" دوسری پر لکھتا  
ہے "نہ کرو" پھر کوئی بار دعا و استخارہ پڑھتا ہے اس کے بعد ان انگوٹھوں  
میں سے ایک کو اٹھاتا ہے اور اس پر جو لکھا ہوا ہوتا ہے اس پر عمل کرتا ہے۔

الجواب: فأجاب عليه السلام الذي سئله العالم عليه السلام في هذه الاستخارة  
بالزقاع والصلوة (اليه) واقعاً على ما علم أن استخاره ذات الزقاع أو نماز کو سنت قرار دیا ہے۔  
السؤال: وسأل عن صلاة جعفر بن أبي طالب عليه السلام في أوقاتهما  
أفضل أن تصلى فيه وهل فيها قنوت؟ وإن كان نفى  
أعت ركعة منها؟

ترجمہ: نماز حضرت جعفر طبار بن ابی طالب علیہ السلام کس وقت پڑھنا افضل ہے اور کیا  
اس نماز میں قنوت ہے؟ اور اگر ہے تو اس کی کس رکعت میں قنوت ہے؟

الجواب: فأجاب عليه السلام: أفضل أوقاتها صدر النهار من يوم الجمعة  
ثم في أعت الأيام شئت، وأعت وقت صلاتها من ليل أو نهار  
فهو جائز، والقنوت مرتان في الثانية قبل الركوع والرابعة.  
ترجمہ: آپ نے جواب میں فرمایا: اس نماز کے پڑھنے کا افضل ترین وقت بروز جمعہ ہے اور  
دن کے ابتدائی حصے میں ہے ویسے جس دن چاہے اور صبح یا شام جس وقت چاہے  
اس کا پڑھنا جائز ہے۔ اس نماز میں دومرتبہ قنوت ہے۔ ایک دوسری رکعت میں  
قبل از رکوع اور دوسرا قنوت چوتھی رکعت میں۔

السؤال: وسأل عن الرجل ينوي إخراج شيء من ماله، وأن يدفعه  
إلى رجل من إخوانه، ثم يجد في أقربائه محتاجاً أيصرف ذلك  
عن لواء له إلى قريبه؟

ترجمہ: ایک شخص نے یہ نیت کی کہ وہ اپنے مال میں کچھ رقم نکال کر اپنے فلاں برادر ایمانی کو  
دے گا، مگر بعد میں دیکھا کہ خود اس کے اقربا میں ایک شخص محتاج ہے تو کیا اب وہ  
اس برادر ایمانی کو چھوڑ کر اپنے اس قریب راکر کو دے سکتا ہے؟

الجواب: فأجاب عليه السلام: يصرفه إلى أذناهما وأقربهما من مذهبه  
فإن مذهبه، فإن ذهب إلى قول العالم عليه السلام "ولا يقبل  
الله الصدقة وذو رحم محتاج فليتنفسم بين القرابة وبين  
الذي نوى حتى يكون قد أخذ بالفضل كله۔

ترجمہ: ان دونوں میں جو شخص اس کے مذہب سے زیادہ قریب ہے اس کو دے اور اگر  
اس کے پیش نظر عالم علیہ السلام کا یہ قول ہے کہ "اللہ تعالیٰ وہ صدقہ قبول نہیں کرے گا  
جو اپنے محتاج قریب راکر کو چھوڑ کر کسی دوسرے کو دیا جائے" تو پھر ایسا کرے کہ اس رقم

کو ان دونوں میں تقسیم کر دے تاکہ دونوں کا ثواب اسے حاصل ہو جائے۔

السؤال : وسأل فقال : قد اختلف اصحابنا في مهر المرأة فقال بعضهم : اذا دخل بها سقط المهر ، ولا شيء لها ، وقال بعضهم : هو لازم في الدنيا والاخرة ، فكيف ذلك ؟ وما الذي يجب فيه ؟ ترجمہ : ہمارے اصحاب نے عورت کے مہر میں اختلاف کیا ہے بعض کہتے ہیں کہ جب شوہر نے اپنی زوجہ سے ہمبستری کر لی تو مہر ساقط - اب شوہر کے ذمے کچھ نہیں رہا - اور بعض یہ کہتے ہیں کہ عورت کا مہر دنیا و آخرت دونوں میں واجب الادا ہے دریافت طلب امر ہے کہ اصل صورت کیا ہے اور اس میں واجب کیا ہے ؟

الجواب : فأجاب عليه السلام : ان كان عليه بالمهر كتاب فيه دين فهو لازم له في الدنيا والاخرة ، وان كان عليه كتاب فيه ذكر الصدقات سقط اذا دخل بها ، وان لم يكن عليه كتاب فاذا دخل بها سقط باقي الصدقات

ترجمہ : آپ نے جواب میں فرمایا : اگر مہر کے سلسلہ میں کوئی تحریر ہے جس میں مہر فرض لکھا گیا تو پھر اس کا ادا کرنا دنیا میں بھی لازم ہے اور آخرت میں بھی - اور اگر اس تحریر میں مہر کا ذکر ہے (کہ اتنی رقم ہے) مگر اس میں یہ نہیں لکھا ہے کہ یہ قرض ہے تو پھر ہمبستری کے بعد مہر ساقط ہے - اور اگر کوئی تحریر نہیں ہے تو ایسی صورت میں بھی ہمبستری کے بعد مہر ساقط ہو جائے گا۔

(نوٹ) یہ اس لیے کہ اس زمانے میں مہر نقد ادا کیے بغیر ہمبستری نہیں ہوتی تھی جب ہمبستری ہو گئی تو اس کا مطلب یہ ہے کہ مہر ادا ہو چکا۔

السؤال : وسأل عن المسح على الرجلين بايهما يبدأ باليمين او يمسح عليهما جميعا ؟

ترجمہ : - وضو میں پاؤں پر مسح کرتے وقت پہلے کس پاؤں سے شروع کیا جائے یا دونوں پاؤں پر ایک ساتھ مسح کر لیا جائے ؟

الجواب : فأجاب عليه السلام : يمسح عليهما جميعا معا فان بدأ باحدهما قبل الاخرى فلا يبتدئ الا باليمين -

ترجمہ : دونوں پاؤں پر ایک ساتھ مسح کیا جائے اور نہ پہلے دائیں پاؤں سے شروع کیا جائے۔

السؤال : وسأل عن صلاة جعفر هل يجوز ان تخطي أم لا ؟ ترجمہ : دوران سفر نماز حضرت جعفر طیارؑ پڑھنا جائز ہے یا نہیں ؟ الجواب : فأجاب عليه السلام : يجوز ذلك - ترجمہ : آپؑ نے فرمایا : بجا ہے۔

السؤال : وسأل عن تسبيح فاطمة عليها السلام من سها فجاز التكبير اكثر من اربع وثلاثين هل يرجع الى اربع وثلاثين او يستأنف ؟ واذا استبح تمام سبعة وستين هل يرجع الى ستة وستين او يستأنف ؟ وما الذي يجب في ذلك ؟

ترجمہ : آپؑ سے پوچھا گیا کہ تسبیح فاطمہ سلام اللہ علیہا پڑھتے وقت ایک شخص چونتیس مرتبہ سے زیادہ اللہ اکبر کہے کیا - اب وہ چونتیس پر واپس آئے یا از سر نو چونتیس بار اللہ اکبر کہے - اور اگر وہ شخص بھول کر ۶۷ مرتبہ سبحان اللہ کہہ گیا ، کیا وہ ۶۷ پر پلٹ آئے یا از سر نو سبحان اللہ کہنا شروع کرے - ؟

الجواب : فأجاب عليه السلام : اذا سها في التكبير حتى تجاوز اربع وثلاثين عاد الى ثلاث وثلاثين ويبنى عليها ، واذا سها في التسبيح فتجاوز سبعا وستين تسبيحة ، عاد الى ست وستين وبنى عليها ، فاذا جاوز التحميد مائة فلا شيء عليه -

ترجمہ : آپؑ نے جواب میں فرمایا : اگر کوئی شخص بھول کر چونتیس دافوں سے زیادہ پر اللہ اکبر کہہ گیا ہے تو وہ چونتیس پر واپس آئے دوبارہ از سر نو اللہ اکبر کہنے کی ضرورت نہیں - اور اگر بھول کر سبحان اللہ کہنے میں ۶۷ سے تجاوز کر گیا ہے تو ۶۷ پر رجوع کرے اور اگر الحمد للہ کہنے میں سو سے تجاوز کر گیا ہے تو کوئی حرج نہیں ہے۔

## ۵ زیارت امام زمانہ علیہ السلام

محمد بن عبد اللہ بن جعفر حمیری سے روایت ہے ان کا بیان ہے کہ ناجیہ مقدسہ سے ایک توفیق (تحریر) برآمد ہوئی جس میں چند مسائل کے جوابات کے بعد یہ تحریر تھا : بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ تَعَالٰی ، وَلَا مِنْ اَوْلِیَآئِهِ تَقْبَلُوْنَ وَرَحْمَةً بِالْعَمَةِ ، فَمَا تَغْنِيْ السُّدْرُ عَنْ قَوْمٍ لَا یُؤْمِنُوْنَ " اَللّٰمَّ عَلَیْنَا وَعَلٰی

عباد اللہ الصالحین۔ "اذا اردتم التوجه بنا الى الله تعالى والينا فقولوا كما قال الله  
"اگر تم لوگ ہمیں وسیلہ بنا کر اللہ کی طرف اور ہماری طرف متوجہ ہونے کا ارادہ کرو  
تو پھر وہ کہو جو اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے کہ:

(۱) سَلَامٌ عَلَىٰ آلِ يُسُفَ ، اَسْلَامٌ عَلَيْكَ يَا دَاعِيَ اللَّهِ وَرَبَّانِي آيَاتِهِ  
اَسْلَامٌ عَلَيْكَ يَا بَابَ اللَّهِ وَذِيَّانِ دِينِهِ ، اَسْلَامٌ عَلَيْكَ يَا  
خَلِيفَةَ اللَّهِ وَنَاصِرَ حَقِّهِ ، اَسْلَامٌ عَلَيْكَ يَا حُجَّةَ اللَّهِ وَدَبِيلَ  
اِرَادَتِهِ ، اَسْلَامٌ عَلَيْكَ يَا تَالِيَّ كِتَابِ اللَّهِ وَتَرْجُمَانِهِ اَسْلَامٌ  
عَلَيْكَ فِي اَنَاؤِ لَيْلِكَ وَالطَّرَافِ نَهَارِكَ ، اَسْلَامٌ عَلَيْكَ يَا  
بَقِيَّةَ اللَّهِ فِي اَرْضِهِ ، اَسْلَامٌ عَلَيْكَ يَا مِثْقَالَ اللَّهِ الَّذِي  
اَخَذَهُ وَوَكَّدَهُ ، اَسْلَامٌ عَلَيْكَ يَا وَعْدَ اللَّهِ الَّذِي ضَمَنَهُ  
اَسْلَامٌ عَلَيْكَ اَيُّهَا الْعَلَمُ الْمَنْصُوبُ وَالْعَلَمُ الْمَصْنُوبُ  
(۲) وَالْغَوْثُ وَالرَّحْمَةُ الْوَاسِعَةُ وَعَدَّ غَيْرُ مَكْدُوبٍ ، اَسْلَامٌ  
عَلَيْكَ حِينَ تَقُومُ ، اَسْلَامٌ عَلَيْكَ حِينَ تَقْعُدُ ، اَسْلَامٌ  
عَلَيْكَ حِينَ تَقْرَأُ وَتَسْمَعُ

(۳) اَسْلَامٌ عَلَيْكَ حِينَ تَصَلِّي وَتَقْنَتَ ، اَسْلَامٌ عَلَيْكَ  
تَزَكَّي وَتَسْجُدُ ، اَسْلَامٌ عَلَيْكَ حِينَ تَحْمَدُ وَتَسْتَغْفِرُ ، اَسْلَامٌ  
عَلَيْكَ حِينَ تَسَلُّ وَتَكْبُرُ ، اَسْلَامٌ عَلَيْكَ حِينَ تَصْبِحُ وَ  
تَمْسِي ، اَسْلَامٌ عَلَيْكَ فِي اللَّيْلِ اِذَا لَغِثَى وَالنَّهَارِ اِذَا اَجَلَى  
اَسْلَامٌ عَلَيْكَ اَيُّهَا الْاِمَامُ الْمَأْمُونُ ، اَسْلَامٌ عَلَيْكَ  
اَيُّهَا الْمُفَقَّدُ الْمَأْمُولُ ، اَسْلَامٌ عَلَيْكَ بِجَوَامِعِ السَّلَامِ

(۵) اَشْهَدُ مَوَالِيَ اَنِّي اَشْهَدُكَ يَا مَوْلَايَ اَنِّي اَشْهَدُ  
اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ ، وَاَنْتَ مُحَمَّدٌ عَبْدُهُ  
وَرَسُولُهُ ، لَا حَبِيبَ اِلَّا هُوَ وَاهْلُهُ وَاشْهَدُكَ اَنْ اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ  
حُجَّتَهُ وَالْحَسَنَ حُجَّتَهُ وَالْحُسَيْنَ حُجَّتَهُ وَعَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ  
حُجَّتَهُ وَمُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ حُجَّتَهُ وَجَعْفَرَ بْنَ مُحَمَّدٍ حُجَّتَهُ  
وَمُوسَى بْنَ جَعْفَرٍ حُجَّتَهُ وَعَلِيَّ بْنَ مُوسَى حُجَّتَهُ وَنُجَّةً  
بَن عَلِيٍّ حُجَّتَهُ وَعَلِيَّ بْنَ مُحَمَّدٍ حُجَّتَهُ وَالْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ حُجَّتَهُ

(۶) وَ اَشْهَدُ اَنَّكَ حُجَّةُ اللَّهِ ، اَنْتُمْ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَاَنْ  
رَجَعْتُمْ حَقَّ لَا رَيْبَ فِيْهَا ، يَوْمَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا اِيْمَانُهَا لَمْ  
تَكُنْ اٰمَنَتْ مِنْ قَبْلُ اَوْ كَسَبَتْ فِي اِيْمَانِهَا خَيْرًا وَاَنْ الْمَوْتَ  
حَقٌّ وَاَنْ نَارَكُمَا اَوْ تَكْيُوهَا حَقٌّ

(۷) وَ اَشْهَدُ اَنَّ النُّشْرَ وَالْبُعْثَ حَقٌّ ، وَاَنْ الصِّرَاطَ وَالْمُرْصَا  
حَقٌّ ، وَالْمِيزَانَ وَالْحِسَابَ حَقٌّ وَالْجَنَّةَ وَالنَّارَ حَقٌّ وَالْوَعْدَ  
وَالْوَعْدَ بِهَمَّا حَقٌّ

(۸) يَا مَوْلَايَ شَقِي مَنْ خَالَفَكَ ، وَسَعِيدٌ مَنْ اطَاعَكَ فَاشْهَدْ  
عَلَيَّ مَا اَشْهَدُكَ عَلَيْهِ وَاَنَا وَلِيٌّ لَكَ بَرِيٌّ مِنْ  
عَدُوِّكَ فَالْحَقُّ مَا رَضِيتُمُوهُ وَالْبَاطِلُ مَا سَخَطْتُمُوهُ وَ  
الْمَعْرُوفُ مَا اَمَرْتُمُ بِهِ وَالْمُنْكَرُ مَا نَهَيْتُمُ عَنْهُ ، فَتَقْسِي  
مُؤْمِنَةً يَا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَبِرَسُولِهِ وَبِاَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ  
وَبِكُلِّ مَوْلَاكَ اَوْ لَكَ وَآخِرُكُمْ ، وَتُصَرِّفِي مَعْدَةً لَكُمْ  
وَمَوْدِقِي خَالِصَةً لَكُمْ اَمِيْنٌ اَمِيْنٌ

ترجمہ زیارت:

(۱) سلام ہو آلی یس، سلام ہو آپ پر، سلام ہو آپ پر، اللہ کے دعوت دینے والے  
اور اس کی آیات ربانی، سلام ہو آپ پر، باب الہی اور اس کے دین کے  
محقق، سلام ہو آپ پر، خلیفہ الہی اور حق کے ناصر، سلام ہو آپ پر شب و روز  
ہر وقت، سلام ہو آپ پر، اللہ کی زمین پر اللہ کے باقی رکھے ہوئے، سلام ہو  
آپ پر اے وہ میثاق الہی جس کا اس نے عہد لیا ہے اس کی تاکید کی ہے سلام  
ہو۔ آپ پر، اللہ کے وہ وعدے جس کے پورا کرنے کا وہ خود ضامن ہے۔

(۲) سلام ہو آپ پر، اللہ کے نصب کردہ پرچم و علم اور اس کے نازل کردہ  
علم اور غوث (مددگار) و رحمت واسعہ اور وہ وعدہ جو کبھی جھوٹا نہ ہوگا۔ سلام  
ہو آپ پر چب آپ کھڑے ہوں، سلام ہو آپ پر چب آپ بیٹھ جائیں، سلام ہو  
آپ پر چب آپ قرآن کی تلاوت فرمائیں اور اس کی تفسیر بیان فرمائیں۔

(۳) سلام ہو آپ پر چب آپ نماز پڑھیں اور قنوت پڑھیں، سلام ہو آپ پر  
جب آپ رکوع کریں اور سجدہ کریں، سلام ہو آپ پر چب آپ اللہ کی حمد کریں، اور

استغفار کریں، سلام ہو آپ پر جب آپ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کہیں اور اللہ اکبر کہیں، سلام ہو آپ پر جب آپ صبح کریں اور شام کریں، سلام ہو آپ پر جب رات بھر طواف چھا جائے، سلام ہو آپ پر جب دن نکل آئے۔

(۴) سلام ہو آپ پر اے امام صاحبِ امان، سلام ہو آپ پر اے مقدم اور منتظر، سلام ہو آپ پر بڑی طرح کی سلامتی کے ساتھ۔

(۵) میرے مولیٰ! آپ گواہ رہیں کہ میں اس امر کی گواہی دیتا ہوں کہ "نہیں ہے کوئی معبود سوائے اس اللہ کے جو بیکتا ہے جس کا کوئی شریک نہیں اور محمد اس کے عبد اور اس کے رسول ہیں اور اللہ کے حبیب سوائے ان کے اور ان کی آل کے کوئی نہیں ہے اور گواہی دیتا ہوں کہ امیر المؤمنین اللہ کی حجت ہیں، اور امام حسن حجت ہیں اس کی اور امام حسین اس کی حجت ہیں اور علی ابن الحسین اس کی حجت ہیں اور محمد بن علی اس کی حجت ہیں اور جعفر بن محمد اس کی حجت ہیں اور موسیٰ بن جعفر اس کی حجت ہیں اور علی بن موسیٰ اس کی حجت ہیں اور محمد بن علی اس کی حجت ہیں اور حسن بن علی اس کی حجت ہیں۔

(۶) اور میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ بھی حجت خدا ہیں اور آپ ہی حضراتِ اول بھی ہیں آخر بھی۔ اور آپ حضرات کی رجعت حق ہے جس میں کوئی شک و شبہ نہیں اور جو شخص پہلے ایمان نہ لایا تھا کہ ہوگا اور دائرۃ ایمان میں رہتے ہوئے کسب خیر نہ کر چکا ہو اس رجعت کے بعد اس کا ایمان لانا اس کو کوئی نفع نہ دے گا۔ تیز گواہی دیتا ہوں کہ موت حق ہے اور منکر و نکیر حق ہیں۔

(۷) اور گواہی دیتا ہوں کہ نشر و حشر حق ہیں، صراط حق ہے، مرصاد حق ہے، میزان حق ہے، احصاب حق ہے، جنت حق ہے، جہنم حق ہے اور ان دونوں کا وعدہ اور وعید حق ہے۔

(۸) میرے مولیٰ! جو آپ حضرات کی مخالفت کرے وہ شقی و بد بخت ہے اور جو آپ حضرات کی اطاعت کرے وہ سعید و خوش نصیب ہے۔ جن باتوں پر میں نے آپ کو گواہ بنایا ہے اس پر گواہ رہیں، میں آپ کا دوستدار ہوں، آپ کے دشمن سے برأت کا اظہار کرتا ہوں، حق وہ ہے جس پر آپ حضرات کی رضا و خوشنودی ہے اور باطل وہ ہے جس پر آپ حضرات کی نافرمانی ہے، نیکی وہی ہے جس کا آپ حضرات حکم دیں اور بُرائی وہی ہے جس سے آپ حضرات منع کریں۔ میں دل سے اللہ واحد و یکتا جس کا کوئی شریک نہیں ہے پر

اور اس کے رسول پر اور امیر المؤمنین پر اور آپ حضرات پر ایمان رکھتا ہوں، اور آپ حضرات کے اول پر بھی اور آپ حضرات کے آخر پر بھی میں آپ حضرات کی نصرت کے لیے بالکل تیار ہوں اور میں آپ حضرات سے خالص محبت رکھتا ہوں۔ آمین آمین (اللہ ایسا ہی کرے)

اس زیارت کے بعد یہ دعا ہے:

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ بِرَحْمَتِكَ لَعَلَّكَ اللَّهُ! میں تجھ سے التجا کرتا ہوں کہ تو اپنی رحمت نازل فرما محمد پر جو تیرے نبی رحمت ہیں وَ كَلِمَةً نُورِيَّةً وَأَنْ تَمْلِكَ قَلْبِي نُورَ الْيَقِينِ وَ صَدْرِي أَوْ رَتِيرَ كَلِمَةٍ نُورِيَّةٍ أَوْ رِيَّةٍ كَوْنِيَّةٍ قَلْبِي نُورَ الْيَقِينِ وَ صَدْرِي نُورَ الْإِيمَانِ وَ فِكْرِي نُورَ الْإِثْبَاتِ وَ عَزْجِي نُورَ الْعِلْمِ وَ نُورِ الْإِيمَانِ سے اور میری فکر کو نور ثبات سے اور میرے عزم کو نور علم سے، اور قُوَّتِي نُورَ الْعَمَلِ وَ لِسَانِي نُورَ الصِّدْقِ، وَ دِينِي نُورَ الْبَصَائِدِ میری قوت کو نور عمل سے اور میری زبان کو نور صدق سے اور میرے دین کو نور بصیرت سے مِنْ عَشِيدِكَ وَ بَصُرِي نُورَ الصِّبْيَاءِ وَ سَمْعِي نُورَ الْحُكْمَةِ اپنی جانب سے بھڑکے۔ اور میری آنکھ کو نور ضیاء سے اور میرے کانوں کو نور حکمت سے وَ مَوَدَّتِي نُورَ الْمَوَالَاةِ لِمُحَمَّدٍ وَ آلِهِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ اور میری مودت کو محمد و آل محمد کے نور موالات سے بھر دے ان سب پر سلام ہو حَتَّى الْفَنَاءِ وَ قَدْ وَفَيْتَ بِعَهْدِكَ وَ مِيثَاقِكَ فَتَعَشِّينِي یہاں تک کہ میں تیرے عہد اور تیرے میثاق کو پورا کرے تو تجھ سے ملاقات کر دوں پس تو مجھ پر چھا رَحْمَتِكَ يَا وَلِيَّ يَا حَمِيدُ

اپنے دامنِ رحمت میں لے میرے ولی لے قابلِ تعریف۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ بِرَحْمَتِكَ فِي أَرْضِكَ وَ خَلْقِكَ فِي بِلَادِكَ وَ الدَّاعِيَ إِلَى سَبِيلِكَ تیری زمین میں اور تیرے خلیفہ میں تیرے شہروں میں اور تیری راہ کی طرف سب کو بلانے والے میں وَ النَّقَّابِ بِقِسْطِكَ وَ السَّائِرِ بِأَمْرِكَ وَ لِيْلَتِ الْمُؤْمِنِينَ اور تیرے عدل کو قائم کرنے والے اور تیرے حکم پر چلنے والے مومنین کے ولی ہیں

وَبَوَارِ الْكَاذِبِينَ وَمُجَلِّى الظُّلُمَاتِ، وَ مُنِيرِ الْحَقِّ  
اور کافروں کو تہس نہس کرنے والے اور ظلمت کو دور کرنے والے اور حق کو روشن کرنے والے  
وَالنَّاطِقِ بِالْحِكْمَةِ وَالصِّدْقِ وَكَالِمَتِكَ الشَّامِتَةِ فِي  
اور سچائی اور حکمت کے ساتھ کلام کرنے والے اور تیرے کلمہ تمام و آخر میں  
أَرْضِكَ الْمُتَرَقِّبِ الْخَائِفِ وَالْوَلِيِّ النَّاصِحِ سَفِينَةِ  
تیری زمین میں، تیرے حکم کے منتظر دشمنوں کا خوف ہے اور ولی ناصح ہیں، سفینہ  
النَّجَاةِ وَ عِلْمِ الْهُدَى وَ نُورِ الْأَبْصَارِ الْكُورَى وَ خَيْرُ مَن  
نجات اور ہدایت کے علم ہیں اور اہل عالم کی آنکھوں کے نور ہیں اور سب سے بہتر ہیں  
تَقْصَصَ وَ ارْتَدَى وَ مُجَلِّى الْغَمَاتِ، الَّذِى يَمْلِكُ الْأَرْضَ  
قیص پہننے والوں اور ردا اور غصے والوں اور سب کے غموں کو دور کرنے والے یہ وہی ہیں جو زمین  
عَدْلًا وَ قِسْطًا كَمَا مِلْتُمْ ظُلُمًا وَ جَوْرًا  
کو عدل و انصاف سے اس طرح بھر دیں گے جس طرح وہ ظلم و جور سے بھری ہوئی ہوگی۔  
إِنَّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ۔

بیشک تو ہر شے پر مکمل قدرت رکھنے والا ہے۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى وَبَيْتِكَ وَابْنِ أَوْلِيَايَكَ الَّذِينَ  
اے اللہ! تو رحمت نازل فرما اپنے ولی پر اور اپنے اُن اولیاء کے فرزند پر جن کی  
فَرَضْتَ طَاعَتَهُمْ وَ أَوْجَبْتَ حَقَّهُمْ وَ أَذْهَبْتَ عَنْهُمْ  
اطاعت کو تو نے فرض کیا ہے اور اُن کے حق کو تو نے واجب کیا اور ان کو تو نے دور ہی رکھا  
الرَّجْسَ وَ طَهَّرْتَ لَهُمْ طَهْرًا

اُن کو رجس (پلیدی) سے اس طرح جو دور رکھنے کا حق ہے

اللَّهُمَّ انصُرْهُ وَ انصُرْ بِهِ لِدِينِكَ وَ انصُرْ بِهِ  
اے اللہ! تو اُن کی مدد فرما اور اپنے دین کے لیے اُن سے مدد لے اور اُن کے  
أَوْلِيَايَكَ وَ أَوْلِيَاءَهُ وَ شِيعَتَهُ وَ انصَارَهُ وَ اجْعَلْنَا مِنْهُمْ  
ذریعے سے تو اپنے اولیاء اور اُن کے اولیاء کی اور اُن کے شیعوں کی اور اُن کے انصار کی مدد فرما  
اور اس گروہ میں ہیں بھی قرار دے۔

اللَّهُمَّ اَعِزَّهُ مِنْ شَرِّ كُلِّ بَاغٍ وَ طَاغٍ وَ مِنْ شَرِّ  
اے اللہ! تو اُن کو اپنی پناہ میں رکھ ہر باغی و سرکش کے شر سے اور شرارت سے پناہ دے

جَمِيعِ خَلْقِكَ، وَ احْفَظْهُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَ مِنْ  
اپنی تمام مخلوق کی۔ اور حفاظت فرما اُن کے سامنے سے، اور اُن کے  
خَلْفِهِ وَ عَنْ يَمِينِهِ وَ عَنْ شِمَالِهِ وَ احْصِرْهُ  
پچھے سے اور اُن کے واسطے سے اور اُن کے بائیں سے اور اُن کی نگہبانی فرما  
امْنَعَهُ مِنْ أَنْ يُوصَلَ إِلَيْهِ بِسُورٍ وَ احْفَظْ فِيهِ رَسُولَكَ  
تاکہ اُنھیں کبھی کوئی گزند نہ پہنچے۔ کیونکہ اس میں حفاظت ہے تیرے رسول کی  
وَ اَلِ رَسُولَكَ، وَ اظْهِرْ بِهِ الْعَدْلَ

اور تیرے رسول کی آل کی حفاظت ہے۔ اور اُن کے ذریعے سے عدل کو ظاہر فرما  
وَ آيَتُهُ بِالنَّصْرِ وَ انْصُرْ نَاصِرِيهِ وَ احْذِلْ خَاذِلِيهِ  
اور انکی تائید فرما نصرت سے اور ان کے مددگاروں کی مدد فرما اور انکو چھوڑنے والوں کو  
وَ اقْصِمْ بِهِ جَبَابِرَةَ الْكُفْرِ وَ اقْتُلْ بِهِ  
تو بھی چھوڑ دے۔ اور قلعہ فتح کر دے ان کے ذریعے سے ظالموں کافروں کا اور قتل کر دے  
الْكُفَّارَ وَ الْمُنَافِقِينَ وَ جَمِيعَ مُلْحِدِينَ حَيْثُ كَانُوا

اُن کے ذریعے سے کفار اور منافقوں کو اور تمام ملحدوں کو۔ خواہ وہ ہوں

مِنْ مَشَارِقِ الْأَرْضِ وَ مَغَارِبِهَا بَرًّا وَ بَحْرًا  
زمین کے مشرقوں میں اور یا اس کے مغربوں میں، خشکی میں ہوں یا تری میں ہوں  
وَ امْلَأْ بِهِ الْأَرْضَ عَدْلًا وَ اظْهِرْ بِهِ دِينَ نَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ  
اور اُن کے ذریعے سے زمین کو عدل سے بھر دے اور اپنے نبی محمد کے دین کو غالب کر دے  
وَ اجْعَلْهُمُ اللَّهُمَّ مِنْ انصَارِهِ وَ اعْوَانِهِ وَ انصَابِهِ  
اور اے اللہ! تو مجھے اُن کے انصار اور مددگاروں اور اتباع کرنے والوں میں

وَشِيعَتِهِ۔ وَ اَرِنِي فِي آلِ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ

اور اُن کے شیعوں میں قرار دے اور مجھے دکھا دے آل محمدؑ میں  
مَا يَأْمُرُونَ وَ فِى عَدُوِّهِمْ مَا يَحْذَرُونَ

جس کا وہ انتظار کر رہے ہیں۔ اور اُن کے دشمنوں میں وہ دکھا دے جس سے وہ ڈرتے ہیں

إِلَهُ الْحَقِّ آمِينَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ يَا أَرْحَمَ

اے حق معبود! تو میری دعا کو قبول فرما۔ اے بزرگی والے اور کرامت والے اے سب سے

الرحمین زیادہ رحم کرنے والے۔ (تو ایسا ہی کرے)

## بارہ رکعت نماز زیارت حضرت امام زمانہ

(۶)

کتاب "مزار" میں احمد بن ابراہیم سے روایت ہے ان کا بیان ہے کہ میں نے ایک مرتبہ ابو جعفر محمد بن عثمان سے حضرت امام قائم علیہ السلام کی زیارت کی تمنا کا اظہار کیا تو انھوں نے کہا: کیا تم کو واقعی ان کے دیدار کا اشتیاق ہے؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں۔ فرمایا: اللہ تمہیں تمہارے اس اشتیاق کا اجر دے اور تمہیں بخیر و عافیت ان کے چہرے کی زیارت کرانے، مگر بے بندہ خدا تم انھیں دیکھنے کی خواہش نہ کرو۔ اس لیے کہ زمانہ غیبت میں صرف ان کے دیکھنے کے اشتیاق کا اظہار ہی کیا جاسکتا ہے، ان سے ملاقات کی استدعا نہیں کی جاسکتی۔ یہ اللہ کی مشیت ہے اور اس کے سامنے تسلیم غم کرنا ہے اور یہی بہتر ہے۔ مگر ہاں توجہ یہ زیارت ضرور کرو اور وہ کس طرح کرو۔ یہ میں نے محمد بن علی کو لکھوا دیا ہے اس سے نقل کرو۔ وہی امام صاحب الزمان علیہ السلام کی زیارت ہے جو بارہ رکعت نماز کے بعد پڑھی جائے گی۔ یہ نماز دو دو رکعت کر کے پڑھی جائے گی اور ہر رکعت میں (سورۃ فاتحہ کے بعد) سورۃ اخلاص یعنی قل ہو اللہ احد پڑھو۔ اس کے بعد محمد و آل محمد پر درود پھرو کہ جو اللہ تعالیٰ نے کہا ہے کہ سَلِّمْ عَلٰی اٰلِ یَسَیْنِ۔ یہ اللہ کی جانب سے صاف صاف فضل و شرف ہے۔ جو انھیں ملا ہے اور اللہ تعالیٰ بڑا فضل والا ہے۔ اس کی طرف سے امام وہ ہے جو اس کے سیدھے راستے کی طرف ہدایت کرتا ہے لے آئی یاسین اللہ تعالیٰ نے آپ حضرات کو اپنی خلافت عطا فرمائی ہے۔

## شیخ مفید کے نام امام زمانہ کا ایک خط

(۷)

کتاب "الاحتجاج" میں مرقوم ہے کہ ماہ صفر ۳۲۹ھ میں ناحیہ مقدسہ سے شیخ ابی عبد اللہ محمد بن محمد بن نعمان کے نام ایک تحریر آئی۔ پہونچانے والے نے بتایا کہ وہ تحریر ناحیہ متصل بہ حجاز سے لایا ہے۔ اس عبارت یہ ہے:

لِلْاَخِ السَّيِّدِ وَالْوَلِيِّ الرَّشِيدِ الشَّيْخِ الْمُفِيدِ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ النُّعْمَانِ اَدَامَ اللَّهُ اَعْزَاةَ مَنْ مَسْتَدْوَعُ الْعَمَدِ الْمَاخُودِ عَلَى الْعِبَادِ

سچے بھائی اور ہدایت یافتہ دوست شیخ مفید ابی عبد اللہ محمد بن محمد بن نعمان کے نام اللہ تعالیٰ ان کے اعزاز کو قائم و دائم رکھے۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ۔ اَمَّا بَعْدُ، سَلَامٌ عَلَيْكَ اَيُّهَا الْوَلِيُّ

المخلص في الدين المخصوص فينا باليقين، فانا نحمد اليك الله الذي لا اله الا هو، ونسأله الصلاة على سيّدنا ومولانا نبينا محمّد وآله الطاهرين ونعلمك ادام الله توفيقك لنصرة الحق واجزل مشوبتك على نطقك عنا بالصدق، انّك قد اذن لنا في تشريفك بالمكاتبة وتكليفك ما تؤدّيه عنا الى موالينا قبلك اعزهم الله بطاعته وكفاهم المرسّم برعايته لهم وحراسته۔

(۷)

فقف أمّك الله بعونه على اعدائه المارقين من دينه على ما نذكرك واعمل في تأديته الي من تسكن اليه بما نرسمه إن شاء الله، نحن وان كنا ثاوين بمكاننا الثاني عن مساكن الظالمين حسب الذي أرانا الله تعالى لنا من الصلاح، ولشيعتنا المؤمنين في ذلك مادامت دولة الدنيا للفاسقين، فانا يحيط علمنا بأبائكم ولا يعزب عنا شيء من اخباركم ومعرفتنا بالزلل الذي اصابكم منذ جنح كشير منكم الى ما كان السلف الصالح عنه شاسعا ونبيذ والعهد الماخوذ منهم وراعظورهم كما نهم لا يعلمون

(۸)

انا غير مسلمين لمراعاتكم ولا ناسين لذكركم ولولا ذلك لنزل بكم اللاواء واصطلمكم الاعداء فاتقوا الله جلّ جلاله وظاهرونا على انتباهكم من فتنة قد انافت عليكم يهلك فيها من حمّ اجله ويحصى عليه من أدرك أمّله وهي اماراة لا زون حركتنا ومباثتكم بأمرنا ونهينا، والله متمّ نوره ولنؤكّره المشركون۔

(۹)

اعتصموا بالثقيّة من شيب نار الجاهليّة يحششها عصب أمويّة تسول بها فرقة ممدية انازعيم بنجاة من ليريوم منها المواطن الخفيّة وسلك في الطعن منها السيل الرضيّة، اذا حلّ جبادى الأول من سنتكم هذه فاعتبروا بما يحدث فيه واستيقظوا من رقدتكم لما



يكون من الذي يليه ، ستظهر لكم من السماء آية جلية  
ومن الأرض مثلاً بالسوية ويحدث في أرض المشرق ما  
يحزن ويقلق ويغلب من بعد على العراق طوائف من الإسلام  
مراق ، يضيق بسوء فعالهم على أهل الزناق .

(۵) ثم تنفخ الغمة من بعده ، ببوار طاعت من الأشرار  
يسر بسلامه المتقون الاختيار ويتفق لمريدي الحج من  
الافاق ما يملونه على توفير غلبة منهم واتفاق ولنا في  
تيسير حجتهم على الاختيار منهم والوفاق ، شأن يظهر على  
نظام واتفاق فيعمل كل امرئ منكم ما يقرب به من  
محبتنا وليتجنب ما يدينه من كراهيتنا وسخطنا  
فان امرأ يبعثه فجأة حين لا تنفعه توبة ولا ينجي  
من عقابنا ند على حوبة ، والله يدر ماك الرشيد ويلطف  
لكم بالتوفيق برحمته .

ترجمہ خط :

اللہ کے نام سے جو مہربان ہے نہایت رحم والا ہے ۔ اس کے بعد ، تم پر  
سلام ہوئے دوستدار لئے دین میں مخلص اور ہمارے بارے میں خصوصی یقین  
رکھنے والے ہم اُس خدا کی حمد کرتے جس کے سوا کوئی خدا نہیں ہے اور اسی سے  
لمتجی ہیں کہ وہ اپنی رحمتیں نازل فرمائے ہمارے آقا و مولیٰ اور ہمارے نبی اور ان کی  
آل پاک پر ۔ اللہ تعالیٰ حق کی نصرت کے لیے تمہاری توفیق ہمیشہ قائم رکھے اور ہماری  
طرف سے ہمارے ماننے والوں کو جو پرچم باتیں پہنچاتے ہو اللہ تعالیٰ تمہیں اس کی  
بڑی جزا و خیر عنایت فرمائے تمہیں معلوم ہو کہ مجھے اُزن دیا گیا ہے کہ میں تمہیں  
خط و کتابت کا شرف بخشوں جس طرح تم سے پہلے ہمارے ماننے والوں میں سے کچھ لوگ  
اس سے شرفیاب ہوئے ہیں ۔

(۲) تم اللہ کے دشمنوں اور دین سے خارج ہو جانے والوں کے مقابلے پر ثابت  
رہو اللہ تمہاری نصرت و مدد کرے گا اور جو کچھ ہم انشاء اللہ لکھیں گے اُسے اُن لوگوں  
تک پہنچاؤ جن پر تمہیں اطمینان ہو ۔ ہم ظالموں کی آبادی سے دور اپنے مقام پر مقیم  
قیام پذیر ہیں اس لیے کہ اللہ کے پیش نظر اس میں ہماری اور ہمارے شیعوں کی بہتری ہے ۔

کہ جب تک حکومت دنیا فاسقوں کے پاس ہے ہم اُن کی قلمرو (دسترس) سے دور  
رہیں ، مگر اس کے باوجود تم لوگوں کے حالات کا علم ہمیں ہونا چاہیے اور تم لوگوں کی  
کوئی بات ہم سے چھپی نہیں رہتی ہے ہمیں تم لوگوں کی غرضوں کا علم اُس وقت سے ہے  
جب سے تم میں سے اکثر اس طرف مائل ہو گئے جس سے اسلام و الحین ہمیشہ دور رہے  
اور جو اُن سے عہد لیا گیا تھا انھوں نے اُس کو چھوڑ دیا ، اور ایسا پس پشت ڈال دیا  
جیسے ان کو اُس عہد کی خبر ہی نہیں ۔

(۳) پھر بھی ہم نے تم لوگوں کو بھی لایا نہیں ہے ، تمہاری رعایت نہیں چھوڑی ہے  
اور اگر ایسا نہ کرتے تو دشمن تمہیں ختم ہی کر دیتے ۔ لہذا تم لوگ اللہ سے ڈرو اور ان  
قنوں میں پڑنے سے بچو جو تم پر چھپا جانے والا ہے اور جس میں وہ شخص جس کی اجلی گئی  
ہے وہ مر جائے گا ، جو اپنی مراد کو پہنچنے والا ہے وہ بچ جائے گا ۔ اور وہی ہمارا اقدام  
کی ابتداء کی نشانی ہوگی اور ہمارے امر و نہی کا اجر ہوگا ۔ اللہ اپنے نور کو پایہ تکمیل  
تک پہنچا کر رہے گا چاہے مشرکوں کو ناگواری گزرے ۔

(۴) تم لوگ جاہلیت کی آگ کے شعلوں سے جیسے بنی امیہ کے تعصب نے بھرا دیا ہے  
بچنے کے لیے تقیہ سے کام لو ۔ اس سال جب ماہ جمادی الاولیٰ آئے گا تو اس میں جو حادثات  
روما ہوں گے اس سے سبق حاصل کرنا اور اس کے فوراً بعد جو کچھ ہوئے دیکھ کر خرافات  
سے بیدار ہو جانا ۔ تم لوگوں کے لیے ایک واضح نشانی نمودار ہوگی آسمان سے ، اور اسی  
طرح بالکل اس کے برابر زمین سے بھی ۔ سرزمین مشرق میں ایسے حادثات ہوں گے  
جنہیں دیکھ کر رنج و قلق ہوگا اور اس کے بعد عراق پر وہ گروہ غالب آجائے گا جو اسلام  
سے خارج ہو چکا ہوگا اُن کی بد اعمالیوں سے اہل عراق کی روزی تنگ ہو جائے گی ۔

(۵) اس کے بعد ہم کی کھٹا چھٹ جائے گی اور شریر و مشرک تباہ ہو جائیں گے اُنکی ہلاکت  
پر متقی اور نیکو کار لوگوں کو خوشی ہوگی اور تمام اطراف ارض سے لوگ حج کے ارادے  
پر متفق ہوں گے ۔ تم میں سے ہر شخص کو چاہیے کہ وہ ایسا عمل کرے جو ہمارے نزدیک  
پسندیدہ ہے ، وہ عمل نہ کرے جو ہمیں ناپسند ہے ۔ اس لیے کہ ہماری حکومت یک بیک  
آئے گی اور اُس وقت کسی کی توبہ قبول نہ ہوگی خواہ کوئی کتنی ہی مذمت کا اظہار کرے  
سزا سے نہیں بچے گا ۔ اللہ نے تمہاری ہدایت الہام کے ذریعے سے کی ہے اور اپنے  
لطف و مہربانی سے تم لوگوں کو ہدایت کی توفیق دی ہے ۔

نسخة التوقيع باليد العليا على صاحبها السلام  
 یہ نسخہ توفیق خود صاحب الزمان علیہ السلام کے دست مبارک سے لکھی ہوئی ہے۔  
 ”ہذا کتابنا الیک ایہما الآخر الولی والمخلص فی وقینا  
 الصفی والناصر لنا الوفی حرسک اللہ بعینہ الّتی لاتنام فاحفظ  
 بہ ولا تنظر علی خطینا الّذی سطرناہ بمالہ صمناہ أحدًا و  
 اذ ما فیہ الی من تشک الیہ وأوص جماعتہم بالعمل علیہ  
 انشاء اللہ، وصلى الله على محمد وآله الطاهرين۔

ترجمہ: ”اے میرے برادر دوست، ہماری محبت میں باصفاء، باخلاص، مددگار  
 وفادار! اللہ ہی اُن آنکھوں سے تمہاری نگرانی کرے جو کبھی نہیں سوتیں۔ یہ میرا خط  
 ہے تمہارے نام۔ اس تحریر کو کسی پر ظاہر نہ کرنا۔ اور اس کے مضمون پر صرف اُن لوگوں  
 کو مطلع کرنا جن پر تمہیں اطمینان ہو۔ اور انھیں عمل کی ہدایت کرنا۔ اللہ کی رحمت نازل  
 ہو محمدؐ اور اُن کی آلِ اطہار پر۔

### ۸۔ شیخ مفید کے نام امام زمانہ کا دوسرا خط

امام صاحب الزمان علیہ السلام کی جانب سے ایک دوسرا خط بھی پنجشنبہ ۳ ہجری ۱۱۲۸  
 میں شیخ مفید علیہ الرحمۃ کے پاس وارد ہوا (جو یہ ہے)۔

من عبد الله السرايطي سبيله الى ملائمت الحق ودليله  
 ایک مسافر راہِ خدا بندہ خدا کی طرف سے اُس شخص کے نام جس کو اللہ نے حق کا علم  
 دیا ہے اور وہ حق کی دلیل ہے۔

”بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ - سَلَامٌ عَلَيْكَ أَيُّهَا  
 الناصر للحق الداعي إلى كلمة الصدق - فَإِنَّا نَحْمَدُ اللَّهَ  
 إِلَيْكَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الرَّحْمَنُ وَالْهَ الْبَاقِي الْأَوَّلِينَ وَ  
 نَسْأَلُهُ الصَّلَاةَ عَلَى نَبِيِّنَا وَسَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ خَاتَمِ  
 النَّبِيِّينَ وَعَلَى أَهْلِ بَيْتِهِ الطَّيِّبِينَ الطَّاهِرِينَ۔

وبعد: فقد كُنَّا نُنظرُنا منّا جانك عصبك الله  
 بالسبب الذي وهبك من أوليائه وحرسك من  
 كيد أعدائه وشفّعنا ذلك الزّوج من مستقرّنا ينصب

الشمر أخ بهما، صرنا إليه أنفاً من غمائل ألبأ إليه السباريت  
 من الايمان، ويوشك أن يكون هبوطنا منه إلى صحصح  
 من غير بعد من الدهر ولا تطاول من الزمان ويأتيتك  
 نبأاً بما يتجدد لنا من حال، فتعرف بذلك ما تعتمدہ  
 من الترفلة الينا بالأعمال والله موفّقك لذلك برحمته

(۳) فلتكن حرسك الله بعينه الّتی لاتنام أن تقابل  
 بذلك، ففيه تبسل نفوس قوم حرثت باطلاً لاسترهاب  
 المبطلين وتستهج لدمارها المؤمنون، ويحزن لذلك  
 المجرمون۔

(۴) وأية حركتنا من هذه اللوثة حادثة بالحرم المعظم  
 من رجب منافق مذمّم، مستحلّ للدم المحرّم يعمد  
 بكيدة أهل الايمان ولا يبلغ بذلك غرضه من الظلم  
 لهم والعدوان، لأننا من وراء حفظهم بالدعاء الذي  
 لا يحجب عن ملك الأرض والسماء، فليطمئن بذلك  
 من أوليائنا القلوب وليثقوا بالكفاية منه، وإن راعيتهم  
 برسم الخطوب، والعاقبة لجميل صنع الله سبحانه تكون  
 حميدة لهم ما اجتنبوا المنهى عنه من الذنوب۔

(۵) ونحن نعهد اليك ايها الولي المخلص المجاهد  
 فينا الظالمين، أيّدك الله بنصره الذي أيّد به السلف  
 من اوليائنا الصالحين، أنته من اتقى ربه من إخوانك  
 الذين وخرج عليه بما هو مستحقّه كان أمّا من  
 الفتنة المظلمة ومحزها المظلمة المضلّة ومن بخل  
 منهم بما أعاده الله من نعمته على من أمره بصلته  
 فأنه يكون خاسراً بذلك لأولاه وأخوته ولوائنا  
 اشيائنا وققسم الله لطاعته على اجتماع من القلوب  
 في الوفاء بالعهد عليهم لما تأخر عنهم اليمن ببقائنا  
 ولتعجلت لهم السعادة بمشاهدتنا، على حق المعرفة

و صدقہا منہم بنا ، فما یحبسنا عنہم الا ما یتصل بنا  
مما نکرہہ ولا نؤثرہ منہم ، واللہ المستعان وهو  
حسبنا ونعم الوکیل و صلواتہ علی سیدنا البشیر  
التذیر محمد وآلہ الطاہرین وسلم ، و کتب فی غزوة  
شوال من سنة اثنتی عشرة واربعمائة

### ترجمہ خط :

اللہ کے نام کے ساتھ جو مہربان ہے نہایت رحم والا ہے ۔  
سلام ہو تم پر اے حق کے مددگار ، کلمہ صدق کی طرف لوگوں کو دعوت  
دینے والے ۔ میں حمد کرتا ہوں اُس اللہ کی جس کے سوا کوئی اللہ نہیں وہی  
ہمارا اللہ ہے اور ہمارے آباؤں کا اللہ ہے اور اُسی سے التجار کرتا ہوں کہ  
وہ رحمت نازل فرماتے ہمارے نبی ، ہمارے سید و سردار حضرت محمد خاتم الانبیاء پر  
اور اُن کی پاک و پاکیزہ آل پر ۔

(۲) اس کے بعد ۔ اللہ تعالیٰ ہر بلا سے بچاتے اور دشمنوں کے کید و مکر سے  
محفوظ رکھے ۔ تمہاری مناجات پر ہماری نظر تھی اور تمہاری دعا کی قبولیت کے لیے  
ہم نے شفاعت بھی کی ۔ اس وقت میں تمہیں اپنے خیمہ گاہ سے خط لکھ رہا ہوں  
جو ایک غیر معروف پہاڑی پر نصب ہے ۔ میں ابھی یہاں پروادی سے چل کر آیا ہوں  
ہو سکتا ہے کہ کچھ عرصے بعد میں اس ویران پہاڑی سے اُتر کر آبادی میں پہنچوں ۔ میرے  
حالات نئی کرٹ لیں اور ہماری خبر تم تک پہنچے اور اعمال کے ذریعے سے جو ہمارا  
قرب چاہتے ہو وہ نصیب ہو جائے ۔ اللہ تعالیٰ تمہیں اس کی توفیق دے ۔

(۳) اللہ اپنی اُن آنکھوں سے تمہاری نگرانی کرے جو کبھی نہیں سوتیں ۔ تمہیں چاہیے  
کہ تم ان حالات کا مقابلہ کرو ، اسی اثناء میں باطل کی کاشت کرنے والی قوم کو پائال  
کر دیا جائے گا جس سے مومنین کو مسرت اور مجاہدین کو حزن و غم ہوگا ۔

(۴) اور ہمارے اقدام کی نشانی وہ حادثہ ہوگا جو حرم معظم میں ایک اور قابلِ فخر  
منافع کے ہاتھوں رونما ہوگا ۔ وہ محترم خون کو حلال کرے گا ۔ پھر بھی اہل ایمان پر  
ظلم کر کے اپنے مقصد کو حاصل نہ کر سکے گا اس لیے کہ اُن مومنین کی پشت پناہی میں  
ہماری دعا رہے گی جسے نہ کوئی آسمانی فرشتہ روک سکتا ہے اور نہ زمین کا فرشتہ ۔ لہذا  
اس سے ہمارے دوستوں کے دل مطمئن رہیں ۔ اور جو اللہ کرتا ہے اس کا انجام بہتر

ہوتا ہے جب تک کہ لوگ منہیات اور گناہوں سے پرہیز کرتے رہیں گے ۔  
اے میرے مخلص دوستدار اور ہمارے لیے ظالموں سے جہاد کرنے والے !

(۵) اللہ اپنی مدد و نصرت سے تمہاری اسی طرح تائید کرے جس طرح اُس نے ہمارے گذشتہ  
اولیاء صاحبین کی تائید فرمائی ہے ۔ سو ! میں تم سے عہد کرتا ہوں کہ تمہارے برادرانِ  
ایمانی میں سے جو شخص اپنے رب سے ڈرتا رہے گا اور اپنے مال میں سے جب قدر نکالنا  
چاہے نکالتا رہے گا وہ تاریک فتنوں اور اس کے گزند سے محفوظ رہے گا ۔ اور وہ شخص  
جس کو اللہ تعالیٰ نے چند روزہ مال دیا ہے اگر اس کے نکالنے میں بخل کرے گا اور جس کے  
ساتھ صلہ رحم کرنے کا حکم ہے نہ کرے گا تو وہ دنیا و آخرت دونوں میں محروم اور  
نا کامیاب رہے گا ۔ اور اگر ہمارے متبعین (اللہ ان کو اطاعت کی توفیق دے) سب  
یک دل ہو جائیں کہ جو اُن سے عہد ہے وہ اسے پورا کریں گے تو ہماری طرف سے ہماری  
طرف سے شرفِ ملاقات بخشنے میں کوئی تاخیر نہ ہوگی اور جلد از جلد وہ ہماری زیارت  
سے شرف یاب ہوں گے اس لیے کہ وہ ہماری سچی معرفت رکھتے ہوں گے ۔ ہم اُن لوگوں  
سے ملنے میں اس لیے پرہیز کرتے ہیں کہ ہم تک اُن کی ایسی باتیں پہنچتی رہتی ہیں جو ہمیں  
نا پسند ہیں اور اللہ ہی مددگار ہے اور وہ بہترین وکیل و کار ساز ہے ۔ اُس کی رحمت ہو  
ہمارے سید و سردار ، بشیر و نذیر محمدؐ اور اُن کی آلِ اطہار پر اور سلام ہو ۔

کتبہ یکم شوال ۴۱۲ھ

بیہ توقیع امام زمانہ صلوات اللہ علیہ کے دست مبارک سے تحریر کی ہوئی ہے ۔  
هَذَا كِتَابُنَا الْبَيْتُ الْاَيْمُنُ الْمَلِكُ الْحَقُّ الْعَلِيُّ بَامَلَانَا  
وخط ثقتنا فأخذه عن كل واحد واحد وأطوه وأجعل له نسخة يطلع  
عليها من تسكن الى امانته من اوليائنا ، سلامهم الله ببيروتنا  
(ودعائنا) ان شاء الله والحمد لله والصلاة على سيدنا محمد  
وآله الطاهرين ۔

اے میرے دوستدار جس کو اللہ نے اپنی طرف سے حق کا علم عطا کیا ہے تمہارے نام یہ میرا  
ہے جسے میں بولتا گیا ہوں اور ہمارا ایک باہر و شخص لکھا گیا ہے ۔ اس خط کو سب چھپانا اور  
کر کے رکھ دینا اس کی نقل کر لینا اور ہمارے دوستداروں میں سے جس کی امانت و دیات پر تمہیں  
اعتماد ہو اس کو دکھا دینا ۔ اللہ تعالیٰ ہمارے ذریعے سے تمہارے گروہوں میں اتحاد و اتفاق پیدا کرے گا انشاء اللہ  
اور ہر طرح کی حمد اللہ بخیتے ہے اور رحمت نازل ہو تمہارے سید و سردار حضرت محمدؐ اور اُن کی آلِ پاک پر ۔

یہ توفیق ان لوگوں کیلئے برآمد ہوئی جو  
امام زمانہ کے وجود میں شک کرتے تھے

(۹)

شیخ موقی ابو عمر عامری کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ ابن ابی غاتم قرظینی اور شیعوں کے ایک گروہ کے درمیان امام زمانہ علیہ السلام کے متعلق بحث ہوئی۔ ابن ابی غاتم قرظینی نے کہا کہ حضرت ابو محمد امام حسن عسکری علیہ السلام نے وفات پائی اور انھوں نے کوئی اولاد نہیں چھوڑی۔ تو گروہ شیعہ نے ایک خط اس کے متعلق لکھ کر ناحید مقدس کی طرف روانہ کیا اور اس خط میں بتایا کہ آپ کے وجود کے متعلق یہاں یہ بحث ہے۔ اس خط کے جواب میں خود امام زمانہ کے ہاتھ کی لکھی ہوئی یہ تحریر توفیق (برآمد ہوئی)۔

(۱) بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ۔

عَاثَانَا اللَّهُ وَإِيَّاكُمْ مِنَ الْفِتَنِ، وَوَهَبْ لَنَا وَلَكُمْ رُوحَ الْبَاقِينَ وَاجَارْنَا وَإِيَّاكُمْ مِنْ سُوءِ الْمُنْقَلَبِ، إِنَّهُ أَسْوَأُ الْحَسَنِ رَتَابَ جَمَاعَةٍ مِنْكُمْ فِي الدِّينِ وَمَا دَخَلَكُمْ مِنَ الشَّكِّ وَالْحَيْرَةِ فِي وِلَاةِ أَمْرِهِمْ، فَغَمْنَا ذَلِكَ لَكُمْ لَنَا وَسَاوْنَا فِيكُمْ لَا فِينَا لَأَنَّ اللَّهَ مَعَنَا فَلَا فَاقَةَ بِنَا إِلَى غَيْرِهِ، وَالْحَقُّ مَعَنَا فَلَنْ يُوحِشَنَا مَنْ تَعَدَّ عَلَيْنَا وَنَحْنُ صَانِعُ رَبِّنَا وَالْخَلْقُ بَعْدَ صِنَانَعُنَا۔

(۲) يَا هَؤُلَاءِ مَا لَكُمْ فِي الرَّيْبِ تَتَرَدَّدُونَ فِي الْحَيْرَةِ تَنْعَكِسُونَ أَوْ مَا سَمِعْتُمْ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ: "يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَاطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ" (نساء: ۵۹) أَوْ مَا عَلِمْتُمْ مَا جَاءَتْ بِهِ الْآثَارُ مَتَابِ كُونَ وَيُحْدِثُ فِي أَنْتُمْ عَلَى الْمَاضِينَ وَالْبَاقِينَ مِنْهُمْ عَلَيْهِ السَّلَامُ؟ أَوْ مَا رَأَيْتُمْ كَيْفَ جَعَلَ اللَّهُ لَكُمْ مَعَاقِلَ تَأْوُونَ إِلَيْهَا وَأَعْلَامًا تَهْتَدُونَ بِهَا مِنْ لَدُنْ آدَمَ إِلَى أَنْ ظَهَرَ الْمَاضِي عَلَيْهِ السَّلَامُ كُلَّمَا غَابَ عِلْمُ بَدَأَ عِلْمٌ وَإِذَا أَفْلَ نَجْمٌ طَلَعَ نَجْمٌ، فَلَمَّا قَبِضَهُ اللَّهُ إِلَيْهِ ظَنَنْتُمْ أَنَّ اللَّهَ أَبْطَلَ دِينَهُ وَقَطَعَ السَّبَبَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ خَلْقِهِ، كَلَّا مَا كَانَ ذَلِكَ وَلَا يَكُونُ حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ

وَيُظْهِرُ أَمْرَ اللَّهِ وَهُمْ كَارِهُونَ۔

(۳) وَإِنَّ الْمَاضِي عَلَيْهِ السَّلَامُ مَضَى سَعِيدًا أَفْقِيدًا أَعْلَى مِنْهَا جِزْأَهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ حَذْوًا لِنَعْلٍ بِالنَّعْلِ وَفِينَا وَصِيَّتَهُ وَعَلَيْهِ وَمَنْ هُوَ خَلْفُهُ وَمَنْ يَسُدُّ مَسَدَهُ وَلَا يَنَازِعُنَا مَوْضِعَهُ إِلَّا ظِلَامٌ أَشْمٌ، وَلَا يَدْعِيهِ دُونَنَا إِلَّا جَاهِدُ كَافِرٌ وَلَوْلَا أَنَّ أَمْرَ اللَّهِ لَا يَغْلِبُ، وَسِرُّهُ لَا يُظْهِرُ وَلَا يَحِلُّ لِنَظَرٍ لَكُمْ مِنْ حَقِّنَا مَا تَبْهَرُ مِنْهُ عَقُولُكُمْ، وَيُزِيلُ شُكُوكَكُمْ، لَكِنَّهُ مَا شَاءَ اللَّهُ كَانُ، وَكُلُّ أَجَلٍ كِتَابُ۔

(۴) فَاتَّقُوا اللَّهَ وَسَلِّمُوا لَنَا، وَرَدُّوا الْأَمْرَ إِلَيْنَا، فَعَلِينَا الْأَصْدَارَ كَمَا كَانَ مَتَا الْإِيرَادِ وَلَا تَحَاوُلُوا كَشْفَ مَا عَطَى عَنْكُمْ وَلَا تَمِيلُوا عَنِ الْيَمِينِ، وَتَعَدُّوا إِلَى الْبِيسَارِ، وَاجْعَلُوا قَصْدَكُمْ الْبِنَا بِالْمَوْدَةِ عَلَى السَّنَةِ الْوَاضِحَةِ، فَقَدْ نَصَحْتُكُمْ وَاللَّهُ شَاهِدٌ عَلَيَّ وَعَلَيْكُمْ، وَلَوْلَا مَا عِنْدَنَا مِنْ مَحَبَّةٍ صَلَاحِكُمْ وَرَحْمَتِكُمْ وَالْإِشْفَاقِ عَلَيْكُمْ لَكُنَّا عَنْ مَخَاطِبَتِكُمْ فِي شُغْلٍ مَتَمَاقِدِ امْتَحَنًا مِنْ مَنَازِعَةِ الظَّالِمِ الْعَتَلِ الْقِتَالِ الْمُتَابِعِ فِي غِيَّتِهِ الْمُنَادِ لِرَبِّهِ، الْمُدَّعَى مَا لَيْسَ لَهُ، الْجَاهِدِ حَقٌّ مِنْ افْتِرَاضِ اللَّهِ طَاعَتَهُ، الظَّالِمِ الْغَاصِبِ۔

(۵) وَفِي ابْنَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ لِي أُسُوةٍ حَسَنَةٍ وَسِيرَةٍ الْجَاهِلِ رِدَاةٍ عَمَلَةٍ وَسَيَعْلَمُ الْكَافِرُ لِمَنْ عَقِبَى الدَّارِ، عَصَمَنَا اللَّهُ وَإِيَّاكُمْ مِنَ الْمِهَالِكِ وَالْأَسْوَارِ وَالْأَفَاتِ وَالْعَاهَاتِ كُلِّهَا بِرَحْمَتِهِ فَإِنَّهُ وَلِيَ ذَلِكَ وَالتَّوَادُّ عَلَى مَا يَشَاءُ وَكَانَ لَنَا وَلَكُمْ وَلِيًّا وَحَافِظًا وَالسَّلَامُ عَلَى جَمِيعِ الْأَوْصِيَاءِ وَالْأَوْلِيَاءِ وَالْمُؤْمِنِينَ، وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ وَسَلَّمْ تَسْلِيمًا۔

ترجمہ توفیق :-

اللہ کے نام کے ساتھ جو رحمن ہے رحیم ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اور تمہیں دونوں کو قتلوں سے محفوظ رکھے اور ہمیں اور تمہیں دونوں کو روح یقین عطا فرمائے۔ تم لوگوں کے دلوں

میں جو اپنے والیان امر کے متعلق شک ہے تو یہ خود تمہارے لیے مضر ہے ہمارے لیے نہیں۔ اس کا گزند تمہیں پہنچے گا ہمیں نہیں۔ کیونکہ اللہ ہمارے ساتھ ہے اور ہمیں کسی کی ضرورت نہیں، حق ہمارے ساتھ ہے۔ اب جو بھی ہمیں چھوڑ کر بیٹھ رہے ہیں اس کی پرواہ نہیں۔ ہم لوگوں کو ہمارے پروردگار نے (پیلے) بنایا ہے اور ساری مخلوق ہمارے بعد بنائی گئی ہے۔ (صنعت رتبنا و الخلق بعد صناعتنا) لے لوگو! تمہیں کیا ہو گیا ہے تم کیوں شک و حیرت میں مبتلا ہو۔ کیا تم نے اللہ تعالیٰ کا یہ قول نہیں سنا ہے، وہ ارشاد فرماتا ہے کہ:

"يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَ أَطِيعُوا الرَّسُولَ وَ أُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ" (سورۃ النساء آیت ۵۹)

(اے اہل ایمان! اللہ کی اطاعت کرو اور اطاعت کرو رسول کی اور جو تم سے اولی الامر ہیں ان کی اطاعت کرو)۔

کیا تم یہ نہیں جانتے کہ اس کے لیے احادیث صحیحہ وارد ہوئی ہیں جن میں تمہارے گذشتہ اور آئندہ امت کے لیے بتا دیا گیا ہے۔

کیا تم یہ نہیں دیکھتے کہ از حضرت آدم تا امام حسن عسکری جن کی وفات ہوئی ہے اللہ نے پناہ گاہیں بنادی ہیں جہاں تم لوگ اگر پناہ لو اور علم نصب کر دیے ہیں جس سے تم لوگ ہدایت حاصل کرو۔ جب ایک علم ٹھنڈا ہوتا ہے تو دوسرا علم نمودار ہو جاتا ہے جب ایک ستارہ ڈوبتا ہے تو دوسرا ستارہ اُس کی جگہ نمودار ہوتا ہے مگر جب حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام کی وفات ہوئی تو تم لوگوں نے سمجھا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے دین کو باطل کر دیا اور اللہ اور اُس کی مخلوق کے درمیان جو رشتہ و تعلق تھا وہ منقطع ہو گیا۔ مگر ایسا نہیں ہے اور نہ ہوگا جب تک قیامت برپا نہ ہو جائے امر الہی کا ظہور ہو کر رہے گا خواہ لوگ اُسے ناپسند کریں

(۳) اور بلاشبہ وہ (امام حسن عسکری علیہ السلام) گذرنے والے اپنے آباء و اہل کے دستور کے مطابق بالکل قدم بہ قدم کامزن رہے اور گذر گئے، مگر اُن کی وصیت میرے لیے ہے، اُن کا علم میرے پاس ہے، میں اُن کا فرزند ہوں، اُن کا قائم مقام ہوں۔ اُن کی قائم مقامی کے متعلق ہم سے وہی اُلجھے گا جو ظالم اور گنہگار ہوگا اور میرے سوا دعوئے امامت وہی کرے گا جو کافر و جاحد ہوگا۔ اگر اللہ کا یہ حکم نہ ہو جاتا کہ اللہ کا راز ظاہر نہ ہو اور نہ اُس کا اعلان ہو تو میری امامت اس طرح ظاہر ہوتی جس کو دیکھ کر

تمہاری عقلیں دنگ رہ جائیں اور تمہارا یہ سارا شک و شبہ دور ہو جاتا، مگر جو اللہ چاہتا ہے وہی ہوتا ہے اور ہر کام کے لیے ایک وقت مقرر ہے۔

(۴) تم لوگ اللہ سے ڈرو اور ہمیں سلیم کرو اور یہ امر امامت ہماری طرف پلٹاؤ۔

کیونکہ صدور اور ورود سب ہمارے لیے ہے اور وہ بات جو تم سب سے پوشیدہ رکھی گئی ہے اس کے انکشاف کی کوشش نہ کرو۔ نہ تم لوگ داپنے کی طرف مڑو نہ بائیں طرف مڑو بلکہ موت کے ساتھ سنت واضح اختیار کرو اور سیدھے ہماری طرف آؤ۔ یہ نصیحت ہم نے تمہیں کی اور اللہ ہم پر بھی گواہ ہے اور اگر ہمیں تمہاری اصلاح کی خواہش نہ ہوتی، ہمیں تم سے ہمدردی نہ، ہمیں تم پر ترس نہ آتا تو ہم تم لوگوں سے (اس وقت) مخاطب نہ ہوتے اور خاموش ہی رہتے جس طرح ہم نے اس ظالم و مکرش سے کوئی جھگڑا نہیں کیا جو اپنی کجروی میں بہا جا رہا ہے اپنے رب کا مخالف ہے، اُس شے کا عویدار ہے جو اُس کے لیے نہیں ہے اور جن کی اللہ نے اطاعت فرض کی ہے اُن کے حق کا منکر ہے وہ ظالم ہے غاصب ہے۔

(۵) اور اسی سلسلے میں میرے لیے بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی

سیرت بہترین نمونہ عمل ہے۔ وہ جاہل اپنی بد اعمالی سے تباہ ہوگا اور کافر غنغریب جان لے گا کہ آخرت کا گھر کس کے لیے ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اور تم لوگوں کو مہلکوں اور بُرائیوں اور ہر طرح کے آفات و بلیات سے محفوظ رکھے کیونکہ وہی مالک و مختار ہے اور ہر شے پر مکمل قدرت رکھنے والا ہے، وہ ہمارا اور تمہارا سب کا والی و حافظ اور نگہبان ہے اور جمیع اوصیاء و اولیاء اور مومنین پر سلام ہو اور اللہ کی رحمتیں و برکتیں ہوں۔ اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ پر درود و سلام ہو۔

☆ غیبیہ طوسی میں بھی ابن ابی غانم کا اس سلسلے میں بحث و مباحثہ مذکور ہے۔

## ۱۰) اسحق بن یعقوب کے مسائل کے جوابات

کتاب "الاحتجاج" میں محمد بن یعقوب کلینی سے اور انھوں نے اسحاق بن یعقوب سے روایت ہے، اُن کا بیان ہے کہ میں نے ایک مرتبہ محمد بن عثمان عمری رحمۃ اللہ علیہ سے درخواست کی کہ وہ میرا ایک خط جس میں بہت سے مشکل مسائل درج ہیں مولیٰ تک پہنچا دیں تو مولیٰ و آقا صاحب الزمان علیہ السلام کے دست مبارک کی لکھی ہوئی یہ تحریر و توفیق میرے پاس آگئے۔ وہ توفیق یہ ہے:

”اَمَّا مَا سَأَلْت عَنْهُ ارَّشِدَكَ اللهُ وَثَبَّتَكَ مِنْ اَمْرِ  
الْمُنْكَرِ لِي مِنْ اَهْلِ بَيْتِنَا وَبَنِي عَمَّنَا ، فَاَعْلَمْ اَنْتَ لَيْسَ  
بَيْنَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَبَيْنَ اَحَدٍ قَرَابَةٍ ، مَنْ اَنْكَرَنِي فَلَيْسَ  
مَعِيَ وَسَبِيلُهُ سَبِيلُ ابْنِ نُوْحٍ ، وَ اَمَّا سَبِيلُ عَمِّي جَعْفَرُ  
وَلَدُهُ فَسَبِيلُ اخُوَّةِ يُوْسُفَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَ اَمَّا الْفُقَّاعُ فَشَرِبَهُ  
حَرَامٌ وَلَا بَأْسَ بِالشُّلُبِ وَ اَمَّا اَمْوَالُكُمْ فَمَا نَقَبَلُهَا اِلَّا  
لِتَطَهَّرَ وَافِنْ شَاءَ فَلْيَقْطَعْ فَمَا اَتَانَا اللهُ خَيْرَ  
مِمَّا اَتَاكُمْ ۔

اللہ تمہیں ہدایت پر قائم رکھے تم نے ان لوگوں کے متعلق دریافت کیا ہے  
جو ہمارے اہل خاندان میں سے ہیں اور میرے بنی اعمام (چچیرے بھائی) ہیں تو  
واضح ہو کہ : اللہ تعالیٰ کی کسی شخص سے کوئی قرابت نہیں ہے جو بھی ہم سے انکار کرے  
وہ ہم میں سے نہیں ہے اور اس کا حشر بھی وہی ہوگا جو پسر نوح کا ہوا تھا۔ اب رہ گیا  
میرے چچا جعفر اور ان کی اولاد کا معاملہ تو ان کا معاملہ بالکل ایسا ہی ہے ، جیسے  
برادران یوسف کا معاملہ۔ جو کہ شراب حرام ہے۔ آپ شلم میں کوئی حرج نہیں ہے۔  
ہم تم لوگوں کے بھیجے ہوئے اموال صرف اس لیے قبول کر لیتے ہیں تاکہ تم لوگ پاک و  
طاہر ہو جاؤ۔ اب جس کے جی میں آئے بھیجے اور جس کے جی میں آئے نہ بھیجے جو کچھ  
بھی تم لوگ بھیجتے ہو اس سے کہیں بہتر و زائد وہ ہے جو اللہ نے ہمیں عطا فرمایا ہے  
وَ اَمَّا ظُهُورُ الْفَرْجِ فَانْتَهَ اِلَى اللهِ وَ كَذَبَ الْوَقَّاتُونَ ۔  
اور ظہور فرج کا سوال تو یہ اللہ کے اختیار میں ہے اس کا وقت معین کرنے  
والے جھوٹے ہیں۔

وَ اَمَّا قَوْلُ مَنْ زَعَمَ اَنَّ الْحُسَيْنَ لَمْ يُقْتَلْ ، فَكُفْرٌ وَ تَكْذِيبٌ وَ ضَلَالٌ  
اور کسی شخص کا یہ کہنا کہ امام حسین علیہ السلام قتل نہیں ہوئے۔ یہ کفر و تکذیب اور  
گمراہی ہے۔

وَ اَمَّا الْحَوَاتِ الْوَاقِعَةُ فَارْجِعُوا فِيهَا اِلَى رِوَاةِ حَدِيثِنَا  
فَاَنَّهُمْ حَجَّتْ عَلَيْنَا وَ اَنَا حَجَّةُ اللهِ عَلَيْهِمْ ۔

اور حواری واقعات کے بارے میں یہ کہہ ہماری احادیث کے راویوں سے رجوع کیا کرو  
وہ لوگ تم پر ہماری طرف سے حجت ہیں اور ہم ان لوگوں پر (راویوں پر) حجت ہیں

وَ اَمَّا مُحَمَّدُ بْنُ عَثْمَانَ الْعُمَرِيُّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَعَنْ أَبِيهِ مِنْ قَبْلِ  
فَاتَنَّهُ ثَقَّتِي وَ كِتَابَهُ كِتَابِي ۔

اور محمد بن عثمان عمری رضی اللہ عنہ اور ان سے پہلے ان کے والد ہمارے ثقہ  
(باہر و سہ) ہیں اور ان کی تحریر ہماری تحریر ہے۔

وَ اَمَّا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ هِزْيَانَ الْهُوَارِيُّ فَسَيُصْلِحُ اللهُ قَلْبَهُ  
وَيُزِيلُ عَنْهُ شَكَّهُ

اور محمد بن علی بن ہزیا راہواری، تو اللہ تعالیٰ عنقریب اس کے قلب کی  
اصلاح کر دے گا۔ اور اس کا شک بھی دور ہو جائے گا۔

وَ اَمَّا مَا وَصَلْتَنَاهُ فَلَا يَقْبُولُ عِنْدَنَا اِلَّا الْمَطَابَ وَ طَهْرَ  
وِثْمَنِ الْمَغْنِيَةِ حَرَامٌ ۔

اور جو چیز ہمارے پاس بھیجی گئی ہے تو ہمارے یہاں وہی چیز قبول ہے جو  
طیب و طاہر ہو۔ اور گانا گانے والی کی اجرت حرام ہے۔

وَ اَمَّا مُحَمَّدُ بْنُ شَاذَانَ بْنِ نَعِيمٍ فَانْتَهَ رَجُلٌ مِنْ شِيعَتِنَا  
اهْلُ الْبَيْتِ ۔

اور محمد بن شاذان بن نعیم یہ ہم اہلبیت کے شیعوں کی ایک فرد ہے۔

وَ اَمَّا ابُو الْخَطَّابِ مُحَمَّدُ بْنُ ابِي زَيْنَبٍ الْجَدْعُ فَانْهَ مَلْعُونٌ  
وَ اصْحَابُهُ مَلْعُونُونَ فَلَا تَجَالِسْ اَهْلَ مَقَالَتِهِمْ فَانِّي مِنْهُمْ  
بَرِيءٌ وَ اَبَائِي عَلَيْهِ السَّلَامُ مِنْهُمْ بَرَاءٌ ۔

اور ابوالخطاب محمد بن ابی زینب جدع، تو وہ ملعون اور اس کے اصحاب  
ملعون ہیں ان لوگوں کی صحبت میں نہ بیٹھو ہم بھی ان لوگوں سے برأت و بیزاری  
کرتے ہیں اور ہمارے آباء کرام بھی ان لوگوں سے برأت کرتے تھے۔

وَ اَمَّا الْمُتَلَبِّسُونَ بِاَمْوَالِنَا فَمَنْ اسْتَحْلَّ شَيْئًا مِنْهَا فَالْكَاهِلُ  
فَاتَمَّا يَأْكُلُ النَّيْرَانَ ۔

اور جو لوگ ہمارے اموال سے متعلق ہیں تو جو شخص اس میں سے ذرا سی چیز بھی  
لپٹنے لیے حلال کر لے، اور اسے کھائے تو سمجھ لو کہ اس نے آگ کھائی۔

وَ اَمَّا الْخَمْسُ فَقَدْ أُبِيحَ لِشِيعَتِنَا وَ جَعَلُوا مِنْهُ فِي  
حِلِّ اِلَى وَقْتُ ظُهُورِ امْرِئِ الْطَيْبِ وَ لَكُمْ وَ لَكُمْ وَ لَكُمْ

اور خمس، تو یہ میں اپنے شیعوں کے لیے مباح کرتا ہوں اور ہمارے ظہورِ اِم  
تک اُن کے لیے حلال ہے تاکہ اُن کی ولادت پاک و پاکیزہ رہے اور گندری نہ ہو۔  
\* — وَأَمَّا نِدَامَةُ قَوْمٍ شَكُّوا فِي دِينِ اللَّهِ عَلَى مَا وَصَلُونَاهُ،  
فَقَدْ أَقْلَنَّا مِنْ اسْتِقَالٍ وَلَا حَاجَةَ لَنَا إِلَى صَلَهِ الشَّاكِّينَ۔  
اور وہ گروہ جسے دینِ خدا میں شک ہے اور وہ اپنے بھیجے ہوئے مال پر زام ہیں  
تو جو واپس لینا چاہے واپس لے لے ہیں شک کرنے والے گروہ کے مال کی  
ضرورت نہیں ہے۔

\* — وَأَمَّا عِلَّةُ مَا وَقَعَ مِنَ الْغَيْبَةِ فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ:  
”يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَسْأَلُوا عَنْ أَشْيَاءٍ إِنْ تُبْدَ لَكُمْ  
تَسْأَلُكُمْ“ (سُورَةُ الْمَائِدَةِ آيَةُ ۱۱)

اور یہ سوال کہ غیبت کیوں واقع ہوئی، تو اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

”اے اہل ایمان! ایسی باتیں نہ پوچھا کرو کہ اگر وہ تمہیں بتادی جاتیں تو تم کو بُرا  
معلوم ہو۔“ (مائدہ آیت ۱۱)

\* — إِنَّهُ لَمْ يَكُنْ أَحَدٌ مِنْ آبَائِي إِلَّا وَقَدْ وَقَعَتْ فِي عُنُقِهِ بَيْعَةٌ  
بِطَاعِيهِ زَمَانَهُ وَإِنْ أَخْرَجَ وَلَا بَيْعَةَ لِأَحَدٍ مِنَ الطَّوْغَاتِ  
فِي عُنُقِي۔

سنو! بلاشبہ ہمارے آباء و اِکرام میں سے کوئی ایسا نہیں جس پر اُن کے زمانے کے  
ظالم کی بادشاہت نہ رہی ہو۔ لہذا یہ غیبت اس لیے ہے کہ جب میں ظہور کروں گا  
تو مجھ پر کسی طاغوت و ظالم کی بادشاہت نہ رہے۔

\* — وَأَمَّا وَجْهُ الِانْتِفَاعِ بِي فِي غَيْبَتِي فَكَالِانْتِفَاعِ بِالشَّمْسِ  
إِذَا غَيَّبَهَا عَنْ الْإِبْصَارِ السَّحَابُ، وَإِنِّي لَا مَانَ لِأَهْلِ  
الْأَرْضِ كَمَا أَنَّ النُّجُومَ أَمَانَ لِأَهْلِ السَّمَاءِ فَاعْلَمُوا  
أَبْوَابَ السُّؤَالِ عَمَّا لَا يَعْنِيكُمْ وَلَا تَتَكَلَّفُوا عِلْمَ مَا قَدْ  
كَفَيْتُمْ وَأَكْثَرُوا الدُّعَاءَ بِتَعْجِيلِ الْفُرُجِ، فَإِنَّ ذَلِكَ  
فَرَجُكُمْ، وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا إِسْحَاقَ بْنَ يَعْقُوبَ وَ  
عَلَيْكُمْ أَتَّبِعُ الْهَدْيَ۔

اور یہ سوال کہ زمانہ غیبت میں مجھ سے انتفاع (نفع و فائدہ) کی صورت کیا ہے

تو یہ انتفاع و نفع ویسا ہی ہے جیسے آفتاب بادلوں میں چھپا ہوتا ہے اور لوگ  
اُس سے منتفع ہوتے ہیں۔ میں اہل زمین کے لیے اسی طرح امان ہوں جس طرح ستارے  
اہل آسمان کے لیے امان ہیں۔ لہذا ایسے سوالات کے دروازے بند کرو جس سے تمہیں  
کوئی مطلب نہیں۔ اور وہ بات معلوم کرنے کی کوشش نہ کرو جس کی تمہیں ضرورت  
نہیں۔ اور تعجیلِ فرج (کشادگی میں عجلت) کے لیے زیادہ سے زیادہ دعا کیا کرو۔ کیونکہ  
اسی میں تمہاری کشادگی ہے۔ اے اسحاق بن یعقوب تم پر سلام ہوا اور اُن لوگوں پر بھی  
سلام جو جو ہدایت پر گامزن ہوں۔“

\* — ”غیبتِ طوسیٰ میں بھی اسحاق بن یعقوب سے اسی کے مثل روایت مرقوم ہے۔  
\* — ”اکمال الدین“ میں بھی اسحاق بن یعقوب سے اسی کے مثل روایت مرقوم ہے۔

## ⑪ ابوالحسن محمد بن جعفر اسدی کے چند مسائل

ابوالحسن محمد بن جعفر اسدی کا بیان ہے کہ ہم نے چند مسائل حضرت صاحب الزمانؑ سے  
دریافت کیے تھے تو شیخ ابوجعفر محمد بن عثمان عمری قدس اللہ روحہ کی طرف سے میرے پاس یہ جواب  
تحصیراً موصول ہوا۔

\* — أَمَّا مَا سَأَلْتَ عَنْهُ مِنَ الصَّلَاةِ عِنْدَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَ  
عِنْدَ غُرُوبِهَا، فَلَمْ تَنْ كُنْ كَمَا يَقُولُونَ إِنَّ الشَّمْسَ  
تَطْلُعُ مِنْ بَيْنِ قَرْنَيْ شَيْطَانٍ، وَتَغْرِبُ بَيْنَ قَرْنَيْ شَيْطَانٍ  
فَمَا أَرْغَمَ أُنْفُ الشَّيْطَانِ بَشْيَءَ مِثْلِ الصَّلَاةِ، فَصَلِّهَا وَ  
أَرْغَمَ أُنْفُ الشَّيْطَانِ۔

ترجمہ: تم نے طُلُوعِ و غُرُوبِ آفتاب کے وقت نماز پڑھنے کے لیے جو سوال کیا ہے، تو  
اگر ویسا ہی ہے جیسا کہ لوگ کہتے ہیں کہ آفتاب شیطان کے دونوں سینگوں کے  
درمیان سے طلوع ہوتا ہے اور اُس کے دونوں سینگوں کے درمیان غروب  
ہوتا ہے تو پھر نماز سے بہتر اور کوئی شے ہے جس سے شیطان کی ناک زمین پر  
رگڑا دی جائے۔ لہذا ان اوقات میں نماز پڑھو اور شیطان کی ناک رگڑ دو۔

\* — وَأَمَّا مَا سَأَلْتَ عَنْهُ مِنْ أَمْرِ الْوَقْفِ عَلَيَّ نَاحِيَتِنَا وَمَا  
يَجْعَلُ لَنَا شَيْءَ يَحْتَاجُ إِلَيْهِ صَاحِبُهُ، فَكُلُّ مَا لَمْ يَسْلَمْ  
فَصَاحِبُهُ فِيهِ بِالْخِيَارِ وَكُلُّ مَا سَلَّمَ فَلَا خِيَارَ لِرَاصِحِهِ فِيهِ

ترجمہ: احتاج اولم بیحتج ، افتقر الیہ أو استغنی عنه۔  
اور تم نے اُس وقت کے متعلق دریافت کیا ہے جو کسی نے ہمارے پرکھا اور  
کوئی چیز ہمارے لیے قرار دی۔ پھر اُس کے مالک کو اُس چیز کی ضرورت ہوئی  
تو اُس کا جواب یہ ہے کہ اگر کسی کے مالک نے وہ چیز ابھی سپرد نہیں کی ہے  
تو پھر اُسے اختیار ہے اور اگر سپرد کر دی ہے تو پھر اُسے کوئی اختیار نہیں، خواہ  
اُس کو اُس چیز کی احتیاج ہو یا نہ ہو، خواہ وہ اُس شے کا ضرورت مند ہو یا اُس  
سے مستغنی ہو۔

— \* — وَأَمَّا مَا سَأَلْت عَنْهُ مِنْ أَمْرٍ مِنْ يَسْتَحِلُّ مَا فِي بَيْدِهِ  
مِنْ أَمْوَالِنَا أَوْ يَتَصَرَّفُ فِيهِ تَصَرُّفَهُ فِي مَالِهِ مِنْ غَيْرِ  
أَمْرِنَا، فَمِنْ فَعَلٍ ذَلِكَ فَهُوَ مُلْعُونٌ وَنَحْنُ خَصَمَاؤُهُ  
يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَقَدْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:  
"الْمُسْتَحِلُّ مَنْ عَتَرَنِي مَا حَرَّمَ اللَّهُ مُلْعُونٌ عَلَى لِسَانِي وَ  
لِسَانِ كُلِّ نَبِيٍّ مُجَابٍ، فَمَنْ ظَلَمْنَا كَانَ فِي جِلْمَةِ الظَّالِمِينَ  
لَنَا وَكَانَتْ لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ،" لِقَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ، أَلَّا لَعْنَةُ اللَّهِ  
عَلَى الظَّالِمِينَ (سورة هود ۱۸)

ترجمہ: اور اُس شخص کے متعلق سوال جس کے قبضے میں ہمارے اموال ہیں وہ اُسے  
اپنے لیے حلال کیے ہوئے ہے یا بغیر ہماری اجازت کے وہ اُسے اس طرح صرف  
کر رہا ہے جیسے اپنا مال صرف کیا جاتا ہے تو اُس کا جواب یہ ہے کہ جو شخص ایسا  
کرتا ہے وہ ملعون ہے اور ہم قیامت کے دن اُس کے خلاف مدعی ہوں گے۔ چنانچہ  
نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خود سزا گئے ہیں کہ جو شخص میری عترت کے اُس مال کو اپنے  
لیے حلال کرے جسے اللہ نے حرام قرار دیا ہے وہ میری زبان پر اور ہر نبی مستجاب  
کی زبان پر ملعون ہے۔ جو شخص ہم پر ظلم کرے گا اُس کا شمار بھی ان ظالمین میں  
ہوگا جو ہم پر ظلم کر چکے ہیں اور جن پر اللہ عَزَّ وَجَلَّ نے لعنت کی ہے چنانچہ اللہ  
تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے أَلَّا لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الظَّالِمِينَ۔ (سورة هود ۱۸)  
آگاہ ہو کہ ظالموں پر اللہ کی لعنت ہے۔

— \* — وَأَمَّا مَا سَأَلْت عَنْهُ مِنْ أَمْرِ الْمَوْلُودِ الَّذِي نَبَتَ قَلْفَتُهُ  
بَعْدَ مَا يَخْتَنُ هَلْ يَخْتَنُ مَرَّةً أُخْرَى ؟ فَاتَّهَ يَجِبُ

ترجمہ: اَنْ تَقْطَعَ قَلْفَتَهُ (مَرَّةً أُخْرَى) فَإِنَّ الْأَرْضَ تُضَيِّجُ إِلَى اللَّهِ  
عَزَّ وَجَلَّ مِنْ بَوْلِ الْأَغْلَفِ اَرْبَعِينَ صَبَاحًا۔  
تم نے ایک ایسے مولود کے متعلق دریافت کیا ہے جس کی ختنہ کے بعد کھال  
پھر سے اُگ آئی (بڑھ گئی) کیا دوبارہ اس کا ختنہ کیا جائے گا ؟  
اُس کا جواب یہ ہے کہ اُس کا دوبارہ ختنہ کیا جائے گا کیونکہ زمین اُس شخص کے  
پیشاب کرنے سے جس کا ختنہ نہ ہوا ہو اللہ کی بارگاہ میں چالیس دن تک فریاد  
کرتی رہتی ہے۔

— \* — وَأَمَّا مَا سَأَلْت عَنْهُ مِنْ أَمْرِ الْمَصْلِيِّ، وَالنَّارِ وَالصُّورَةِ وَ  
السَّرَاجِ بَيْنَ بَيْدِيهِ هَلْ تَجُوزُ صَلَاتُهُ ؟ فَإِنَّ النَّاسَ  
اِخْتَلَفُوا فِي ذَلِكَ قَبْلَكَ ؟ فَاتَّهَ جَائِزٌ لِمَنْ لَمْ يَكُنْ مِنْ  
أَوْلَادِ عِبَادَةِ الْأَوْثَانِ وَالنِّيرَانِ، يَصَلِّي وَالصُّورَةَ وَالسَّرَاجِ  
بَيْنَ بَيْدِيهِ، وَلَا يَجُوزُ ذَلِكَ لِمَنْ كَانَ مِنْ أَوْلَادِ عِبَادَةِ  
الْأَوْثَانِ وَالنِّيرَانِ۔

ترجمہ: تم نے سوال کیا ہے کہ ایک شخص نماز پڑھ رہا ہے اور اُس کے سامنے آگ یا  
تصویر یا چسراغ ہے، کیا اُس کی نماز جائز ہے ؟ اس لیے کہ اس میں لوگوں  
کو اختلاف ہے ؟

ترجمہ: اِس کا جواب یہ ہے کہ یہ اُس شخص کے لیے جائز ہے جو بُت پرست یا آتش پرست  
کی اولاد نہ ہو۔ اگر اُس کے سامنے تصویر یا چسراغ ہے تو وہ نماز پڑھ سکتا ہے  
مگر وہ شخص جو بُت پرست یا آتش پرست کی اولاد ہے اُس کے لیے یہ جائز نہیں ہے۔  
— \* — وَأَمَّا مَا سَأَلْت عَنْهُ مِنْ أَمْرِ الضَّيَّاعِ الَّتِي لَنَا حَيْثُنَا  
هَلْ يَجُوزُ الْقِيَامُ بَعْدَ رَتْبَتِهَا وَأَدَاءُ الْخُرَاجِ مِنْهَا وَصَوْرُ  
مَا يَفْضُلُ مِنْ دَخْلِهَا إِلَى النَّاحِيَةِ احْتِسَابًا لِلْأَجْرِ وَ  
تَقَرُّ بِالِايِّكُمْ فَلَا يَحِلُّ لِأَحَدٍ أَنْ يَتَصَرَّفَ فِي مَالٍ غَيْرِهِ  
بَغَيْرِ إِذْنِهِ، فَكَيْفَ يَحِلُّ ذَلِكَ فِي مَالِنَا، مِنْ فَعَلٍ شَيْئًا  
فَانْشَاءً كُلِّ فِي بَطْنِهِ نَارًا وَسَيَّصِلِي سَعِيرًا۔

ترجمہ: تم نے ہمارے ناحیہ کی زمینوں کے لیے دریافت کیا ہے کہ کیا یہ جائز ہے کہ  
کوئی ناحیہ کی کسی غیر آباد زمین کو آباد کرے، اُس کی مالگداری ادا کرے اور



اُس کی فاضل پیداوار اپنے صرف میں لائے یہ سمجھتے ہوئے کہ یہ میری حق الممت اور مزدوری ہے اور تم لوگوں سے تقرب حاصل کرے؟  
اس کا جواب یہ ہے کہ جب ایک شخص کو کسی کے مال پر بغیر اُس کی اجازت کے تصرف ہی جائز نہیں تو پھر ہمارے اموال کے لیے یہ کیسے جائز ہو جائے گا؟  
لہذا جو شخص بغیر ہماری اجازت ایسا کرے گا، اُس نے گویا اُس چیز کو حلال کر لیا جو اس کے لیے حرام ہے اور جو ہمارے اموال میں سے ذرا سا بھی کھا گا، گویا وہ آگ سے اپنا پیٹ بھر رہا ہے اور وہ جہنم کی آگ میں جلے گا۔

وَأَمَّا مَا سَأَلْتَ عَنْهُ مِنْ أَلْثَمَارِ مِنْ أَمْوَالِنَا يَمْرُؤَ الْبَنَاتِ، فَيَتَنَاوَلُ مِنْهُ وَمَأْكُلُ هَلْ يَحِلُّ لَهُ ذَلِكَ؟  
فَأَنَّهُ يَحِلُّ أَكْلُهُ وَيَحْرَمُ عَلَيْهِ حَمْلُهُ۔

ترجمہ: تم نے یہ بھی سوال کیا ہے کہ ہمارے (ناجیہ کے) باغات اور درختوں کی طرف سے ایک گزرنے والا گزر رہا ہے وہ اس میں سے پھل توڑتا ہے اور کھاتا ہے کیا اس کے لیے یہ جائز ہے؟

جواب یہ ہے کہ توڑ کر کھالینا تو جائز ہے مگر توڑ کر لے جانا حرام ہے۔ (اجتہاد)  
اکمال الدین میں بھی محمد بن جعفر اسدی سے اس کے مثل روایت مرقوم ہے۔

### مالِ امام جو کسی پر حرام ہو

(۱۲)

ابو جعفر محمد بن محمد خزاعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم سے بیان کیا ابو العلی ابن ابی حمزہ اسدی نے اور انھوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے اُن کا بیان ہے کہ شیخ ابو جعفر محمد بن عثمان قدس اللہ روحہ کے ذریعے بغیر میرے کچھ پوچھے ہوئے یہ تحریر موصول ہوئی۔  
بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ لعنة الله واللائكة والناس اجمعين على من استحل من اموالنا درهما۔

ترجمہ: اللہ کے نام سے جو رحیم ہے رحیم ہے۔ جو شخص ہمارے اموال میں سے ایک درہم جو اس کے لیے حرام ہے اپنے لیے حلال کرے اُس پر اللہ اور اُس کے ملائکہ اور تمام انسانوں کی لعنت ہے۔

ابو جعفر محمد بن محمد خزاعی کا بیان ہے کہ میں نے یہ توثیق دیکھی اور پڑھی۔ (اکمال الدین)  
کتاب الاجتہاد میں بھی ابوالحسن اسدی کی یہی روایت مرقوم ہے۔

### مجمع میں میرا نام نہ لیا جائے

۱۳

مطہر علوی نے ابن عیاشی اور حیدر بن محمد سے، انھوں نے عیاشی سے، انھوں نے آدم بن محمد بلخی سے، انھوں نے علی بن حسین دقاق اور ابراہیم بن محمد سے، اور انھوں نے علی بن عاصم کوئی سے روایت کی ہے اور علی بن عاصم کوئی کا بیان ہے کہ حضرت صاحب الزمان علی اکثر توقیعات میں یہ جسد نکلا ہے کہ:

"مَلْعُونٌ مَلْعُونٌ مَنْ سَمَّاهُ فِي مَحْفَلٍ مِنَ النَّاسِ"  
"ملعون، ملعون، وہ شخص جو لوگوں کے مجمع میں میرا نام لے"

(کمال الدین - الاجتہاد)

### میرا نام ظاہر نہ کرو۔

۱۴

محمد بن ابراہیم بن اسحاق کا بیان ہے کہ میں نے ابو علی محمد بن ہمام کو کہتے ہوئے سنا، اور ابو علی محمد بن ہمام کا بیان ہے کہ میں نے محمد بن عثمان عری قدس اللہ روحہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ حضرت صاحب الزمان علیہ السلام کی دست مبارک سے لکھی ہوئی تحریریں جس کو میں پہچانتا ہوں یہ ہے کہ:

"مَنْ سَمَّاهُ فِي مَجْمَعٍ مِنَ النَّاسِ بِاسْمِي فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ"  
جو شخص لوگوں کے مجمع میں میرا نام لے اُس پر اللہ کی لعنت۔  
نیز میں نے ایک عریفہ لکھ کر ظہور فرج کے متعلق پوچھا تو جواب آیا:

"كَذَبَ الْوَقَاتُونُ"

اس کا وقت معین کرنے والے جھوٹے ہیں۔ (اکمال الدین)

### سورۃ سبا کی آیت کی وضاحت

۱۵

ابن ابی اور ابن ولید نے حیری سے، حیری نے محمد بن صالح ہمدانی سے روایت کی ہے کہ ہمدانی کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ میں نے حضرت صاحب الزمان علیہ السلام کے پاس عریفہ بھیجا اس میں لکھا کہ میرے خاندان والے مجھے ستاتے ہیں اور آپ کے آباء کرام کی اس حدیث کو پیش کرتے ہیں جس میں اُن حضرات نے فرمایا ہے کہ "ہمارے قوام اور خدام شری ترین خلق خدا ہیں۔" آپ نے اس کے جواب میں تحریر فرمایا: "وَيُحْكَمُ أَمَّا قُرْآنُ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ، وَجَعَلْنَا بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ الْقُرَى الَّتِي بَارَكْنَا فِيهَا قُورُسُ ظَاهِرًا" (سبا آیت ۲۲)

قَوْلًا مَنَا وَخَدًا مَنَا شَدَاخَلَوُا اللَّهُ

ترجمہ تم پر انسوس ہے کیا تم نے اللہ تعالیٰ کا یہ قول نہیں پڑھا :  
ترجمہ آیت : " اور ہم نے اُن لوگوں کے اور اس قریہ کے درمیان جس میں ہم نے برکتیں نازل کی  
ہیں ایک ظاہری قریہ بھی قرار دیا ہے ۔ "

تو بخدا ہم لوگ وہ قریہ ہیں جس میں برکتیں ہیں اور تم لوگ "قریہ ظاہرہ" ہو۔  
عبداللہ بن جعفر کا بیان ہے کہ مجھ سے یہ حدیث علی بن محمد مکی نے بیان کی ہے  
اور انھوں نے محمد بن صالح سے اور انھوں نے حضرت امام صاحب الزمان سے  
روایت کی ہے ۔

### محمد بن ابراہیم مہزیار کو تنبیہ

(۱۶)

ابن ولید نے سعد سے ، سعد نے علان سے ، علان نے محمد بن جبریل سے ، محمد  
بن جبریل نے ابراہیم اور محمد پسران فرج سے ، انھوں نے محمد بن ابراہیم مہزیار سے روایت کی  
ہے کہ وہ مرتد ہو کر اور شک میں مبتلا ہو کر وارد عراق ہوا تو وہاں ایک توفیق برآمد ہوئی جس میں یہ  
تفسیر تھا کہ : قل للمہزیار قد فرمنا ما حکیتہ عن موالینا بنا حیتکم

فقل لہم اما سمعتم اللہ عز وجل یقول :  
مہزیار سے کہہ دو کہ تم نے اپنے اطراف میں بسنے والے ہمارے شیعوں کے متعلق جو کچھ بیان کیا ہے  
وہ میں سمجھ گیا مگر تم اُن لوگوں سے پوچھو کہ کیا تم نے یہ قرآن کی آیت نہیں سنی ہے جس میں اللہ فرماتا ہے :  
"وَبَايَعُوا الَّذِينَ آمَنُوا لِطَبْعِ وَاللَّهِ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ" (نساء ۵۹)  
اے اہل ایمان اللہ کی اطاعت کرو اور رسول اور اولی الامر کی اطاعت کرو ۔

ہل امر الابیہا ہو کائن الی یوم القیامۃ اولم تروا ان  
اللہ عز وجل جعل لہم معاقل یا دون الیہا واعلاما یبندون  
بہا من لدن آدم الی ان ظہر الماضی صلوات اللہ علیہ کلما  
غاب علمہ بدا علمہ ، واذا اقل نجم طلع نجم فلما قبضہ اللہ  
عز وجل الیہ ، طنتم ان اللہ قد قطع السبب بینہ و بین  
خلقہ ، کلما کان ذلک ، ولا یکون حتی تقوم الساعۃ  
ویظہر امر اللہ وہم کما ہون ۔

(۲) یا محمد بن ابراہیم لا یدخلک الشک فیما قد مت لہ  
فان اللہ لا یخفی الارض من حجة الیس قال لك البول قبل

وفاته احضر الساعة من يعبر هذه الدنيا التي عندي  
فلما ابطأ ذلك عليه ، وخاف الشيخ على نفسه الوسا  
قال لك : عیروا علی نفسك واخرج الیک کیسا کبیرا  
وعندک بالحضرة ثلاثة اکیاس وصیوة فیہا دنانیر  
مختلفة النقد ، فعیرونها وختم الشيخ علیہا بخاتمة  
وقال لك اختم مع خاتمی فان امش فانا احق بہا ، وان  
آمت فاتق اللہ فی نفسك اولآثم فی فخلصنی ، وکن  
عند ظنتی بلک ۔

(۳) اخرج رحمک اللہ الدنانیر التي استفضلتها من  
بین النقدين من حسابنا وهي بضعة عشر دینارا و  
استودع من قبلک فان الزمان اصعب ما کان وحسبنا اللہ ونعم الوکیل ۔  
ترجمہ :

یہ اولی الامر بیت وہی تو ہے جو قیامت چلتی رہے گی ۔ اور کیا تم نہیں دیکھتے  
کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے پناہ گاہیں بنادی ہیں جہاں تم پناہ لے سکو علم نصب  
کر دیے ہیں جن سے تم ہدایت حاصل کرو اور یہ سلسلہ حضرت آدم سے لیکر (میرے والد)  
جو گذر گئے ، ان تک مسلسل جاری رہا جب ایک سلم ٹھنڈا ہوا تو دوسرا علم اُس کی جگہ  
نصب ہو گیا ، ایک ستارہ ڈوبا تو دوسرا اُس کی جگہ نمودار ہو گیا مگر جب میرے والد گذر  
گئے تو تم لوگ سمجھتے ہو کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے اور اپنی مخلوق کے درمیان کا واسطہ منقطع  
کر دیا حالانکہ ہرگز ایسا نہیں ہوا اور نہ ہو گا جب تک کہ قیامت برپا نہ ہو جائے امر الہی  
ظہور کر کے رہے گا خواہ اس سے لوگ کتنی ہی کراہت کریں ۔

(۲) لے محمد بن ابراہیم ! جس مقصد کے لیے تم یہاں آئے ہو اس میں شک نہ کرو کہ اللہ تعالیٰ  
زمین کو حجت سے خالی نہیں چھوڑے گا ۔ یہ بتاؤ کیا تمہارے والد نے اپنی وفات سے  
پہلے تم سے یہ نہیں کہا تھا کہ ابھی ابھی کسی ایسے شخص کو بلاؤ جو ہمارے پاس رکھے ہوئے  
دیناروں کو شمار کر سکے ، مگر جب ایسے کسی شخص کے آنے میں تاخیر ہوئی اور اس  
بزرگ کو خطرہ محسوس ہوا کہ کہیں اسی آشنا میں اپنا دم نہ نکل جائے تو تم سے کہا کہ اب تم  
خود ہی ان دیناروں کو گن لو اور یہ کہہ کر انھوں نے ایک بڑا سا کیسہ (تھیلہ) نکالا  
اور اُس وقت تمہارے سامنے تین کیسے (تھیلے) اور ایک تھیلی تھی جس میں مختلف

اوزان کے دینار تھے تم نے اُن کو گنا اور اُن بزرگ نے اُن تھیلوں پر اپنی ہر گائی اور تم سے کہا کہ تم بھی اس پر اپنی ہر گائی اگر میں زندہ رہ گیا تو مجھے اس کا زیادہ حق ہے اور اگر مر گیا تو سب سے پہلے تم اپنے لیے اللہ سے ڈرنا اور میرے لیے اور مجھے اس کی ذمہ داری سے نجات دلانا اور وہ کرنا جو میں تم سے امید رکھتا ہوں۔

لہذا اللہ تم پر رحم کرے وہ دینار جو تم نے اُن نقدیات میں سے ہمارے حساب سے فاضل سمجھا تھا اسے نکالو اور وہ دس سے زیادہ دینار تھے اور اُسے واپس کرو اس لیے کہ زمانہ پہلے سے زیادہ صعب و سخت ہے اور ہمارے لیے اللہ کافی ہے اور وہ بہترین وکیل و کار ساز ہے۔ (اکمال الدین)

### جعفر بن حمدان کے مسائل

(۱۷)

حسین بن اسماعیل کندی کا بیان ہے کہ جعفر بن حمدان نے امام زمانہ کو عریفہ لکھ کر یہ سند دریافت کیا کہ میں نے ایک کینز کو اپنے لیے حلال کیا مگر اُس کینز سے یہ شرط کی کہ اُس کے کوئی لڑکا پیدا نہ ہوگا۔ جب اُس کو ایک مدت گزر گئی تو ایک دن اُس کینز نے کہا مجھے تو حمل قرار پا گیا ہے میں نے کہا، یہ کیسے؟ مجھے تو یاد نہیں کہ میں نے تجھ سے اولاد چاہی ہو۔ غرض اس کے بعد میں کچھ دنوں کے لیے باہر چلا گیا۔ جب واپس آیا تو وہ کینز کو دین ایک فرزند کو لیے ہوئے آئی۔ اور اس سے پہلے میں اپنی ساری جائیداد اپنی دوسری اولادوں پر وقف کر چکا تھا۔ جب وہ فرزند لیا کر آئی تو اُس کے لیے میں نے وصیت کر دی کہ اگر میں مر جاؤں تو جب تک یہ چھوٹا ہے اس کے اخراجات پورے کیے جائیں لیکن جب بڑا ہو جائے تو ہماری جائیداد سے اس کو یکسخت دس دینار دے دیے جائیں اور اس رقم کے ادا کر دینے کے بعد اس کا اس وقت سے کوئی مطلب نہیں۔

اب دریافت طلب مسئلہ یہ ہے کہ اُس فرزند کے لیے جو حکم ہوا اُس پر عمل کیا جائے؟ جواب آئیگا:

”أَمَّا الرَّجُلُ الَّذِي اسْتَحْلَلَ بِالْجَارِيَةِ وَشَرَطَ عَلَيْهِمَا أَنْ لَا يَطْلُبَ وَلَدَهَا فَسَبْحَانَ مَنْ لَا شَرِيكَ لَهُ فِي قُدْرَتِهِ شَرْطَ عَلَى الْجَارِيَةِ شَرْطَ عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ؟ هَذَا مَا لَا يُؤْمِنُ أَنْ يَكُونَ وَحْيًا عَرَضَ فِي هَذَا الشَّيْءِ وَلَيْسَ يَعْرِفُ الْوَقْتُ الَّذِي آتَاهَا فِيهِ فَلَيْسَ ذَلِكَ بِمُوجِبٍ لِبَرَاءَةِ فِي وَلَدِهِ وَأَمَّا إِعْطَاءُ الْمَسَائِي دِينَارٍ وَخَرَجِهِ مِنَ الْوَقْفِ فَالْمَالُ مَالُهُ فَعَلَّ فِيهِ مَا أَرَادَ۔“

ترجمہ جواب: وہ شخص جس نے کینز کو اس شرط پر اپنے لیے حلال کیا کہ اُس کے اولاد نہ ہو تو پاک ہے وہ ذات کہ جس کی قدرت میں اس کا کوئی شریک نہیں۔ یہ شرط تو کینز سے نہ ہوئی بلکہ اللہ تعالیٰ سے ہو گئی۔ اب رہ گیا اس (فرزند) کو دو سو دینار دینا اور اسے وقف میں شریک نہ کرنا اور وقف سے خارج کر دینا، تو جائیداد تو اُس کی ہے وہ جو چاہے کرے۔

### دُعَاءُ بَرَزَانَةِ غَيْبَتِ إِمَامِ زَمَانِهِ عَلَيْهِ السَّلَام

(۱۸)

ابو محمد حسن بن محمد مکتب کا بیان ہے کہ مجھ سے ابوعلی ہام نے (اس دُعاء کی روایت کی اور کہا کہ شیخ قدس اللہ روحہ نے اس دُعاء کو املا کر لیا اور فرمایا کہ یہ دُعاء پڑھا کرو:

### دُعَاءُ:

اَللّٰهُمَّ عَرِّفْنِيْ نَفْسَكَ فَاِنَّكَ اِنْ لَّمْ تُعَرِّفْنِيْ  
لَا اَعْرِفُكَ (پروردگار) تو مجھے اپنی ذات کی معرفت عطا فرما کیونکہ اگر تو نے مجھے معرفت نہ دی  
نَفْسَكَ لَمْ اَعْرِفُكَ رَسُوْلَكَ۔  
اپنی ذات کی تو میں تیرے رسول کی معرفت حاصل نہ کر سکوں گا۔  
اَللّٰهُمَّ عَرِّفْنِيْ رَسُوْلَكَ فَاِنَّكَ اِنْ لَّمْ تُعَرِّفْنِيْ رَسُوْلَكَ  
دُرُوْدِ گار) اے اللہ! مجھے اپنے رسول کی معرفت عطا فرما اس لیے کہ اگر تو نے مجھے اپنے رسول کی معرفت  
لَمْ اَعْرِفُكَ حُجَّتَكَ۔

نزدی تو میں تیری حجت کی معرفت حاصل نہ کر سکوں گا۔  
اَللّٰهُمَّ عَرِّفْنِيْ حُجَّتَكَ فَاِنَّكَ اِنْ لَّمْ تُعَرِّفْنِيْ حُجَّتَكَ  
دُرُوْدِ گار) اے اللہ! تو مجھے اپنی حجت کی معرفت عطا فرما اس لیے کہ اگر تو نے مجھے اپنی حجت کی معرفت  
صَلَّيْتُ عَنْ دِينِيْ۔

نزدی تو میں اپنے دین سے گمراہ و بے دین ہو جاؤں گا۔  
اَللّٰهُمَّ لَا تُكْمِلْنِيْ مِثْلَةَ جَاهِلِيَّةٍ، وَلَا تُزِغْ قَلْبِيْ  
دُرُوْدِ گار) اے اللہ! تو مجھے جاہلیت کی موت نہ مارنا۔ اور میرے دل کو سوز نہ ہونے  
بَعْدَ اِذَا هَكَذَا يَسْنِيْ۔

دینا جبکہ تو نے مجھے ہدایت دی ہے۔

اللَّهُمَّ فَكَمَا هَدَيْتَنِي بِوَلَايَةِ مَنْ قَرَضْتَ طَاعَتَهُ  
 پروردگار! اے اللہ! جس طرح تو نے میری ہدایت فرمائی اپنے رسول کے بعد اپنے ان والیان امر کی  
 عَلَيَّ مِنْ وِلَاةِ أَمْرِكَ بَعْدَ رَسُولِكَ صَلَوَاتِكَ عَلَيْهِ وَآلِهِ  
 طرف جن کی اطاعت مجھ پر فرض ہے چنانچہ میں تیرے والیان امر جناب امیر المؤمنین و  
 حَتَّى وَالْيَتَّى وِلَاةِ أَمْرِكَ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ وَالْحَسَنِ وَ  
 سے (درود و سلام ہو تیرا ان پر) تو لا رکھتا ہوں اور امام حسن و  
 الْحُسَيْنِ وَ عَلِيًّا وَ مُحَمَّدًا وَ جَعْفَرًا وَ مُوسَى وَ  
 امام حسین سے اور علیؑ اور محمد باقر سے اور جعفر صادق اور موسی کاظم سے اور  
 عَلِيًّا وَ مُحَمَّدًا وَ عَلِيًّا وَ الْحَسَنِ وَ الْحُجَّةَ الْقَائِمَ  
 امام علی رضا اور محمد تقی سے اور علی نقی و حسن عسکری سے اور حجت قائم  
 الْمُهَدِّی صَلَوَاتِكَ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِينَ۔

امام مہدی سے تیری رحمتیں نازل ہوں ان سب حضرات پر۔  
 اللَّهُمَّ فَتَشَيْتَنِي عَلَى وِلَايَتِكَ وَ اسْتَعْمَلَنِي  
 پروردگار! اے اللہ! پس تو مجھے اپنے دین پر ثابت قدم رکھ اور مجھے عمل کی توفیق بخش  
 بِطَاعَتِكَ وَ كَيْتَن قَلْبِي لِوَلَايَةِ أَمْرِكَ وَ  
 رکھ اپنی اطاعت کے ساتھ اور میرے دل کو نرم رکھ اپنے ولی امر کے لیے اور  
 عَافِنِي مِمَّا امْتَحَنْتُ بِهِ خَلْقَكَ وَ تَشَيْتَنِي  
 مجھے اپنی مخلوق کی طرف سے آزمائشوں سے محفوظ رکھ۔ اور مجھے ثابت قدم رکھ  
 عَلَيَّ طَاعَتِهِ وَ لِي أَمْرِكَ الَّذِي سَتَرْتَهُ عَنْ خَلْقِكَ  
 اپنے اس ولی امر کی اطاعت پر جس کو تو نے اپنی مخلوق سے پوشیدہ رکھا ہے  
 فَبِإِذْنِكَ غَابَ عَنْ بَرِّكَتِكَ وَ أَمْرِكَ يَنْتَظَرُ  
 پس وہ تیرے حکم و اجازت سے تمام لوگوں سے غائب ہے اور تیرے حکم کے منتظر ہیں  
 وَ أَنْتَ الْعَالِمُ غَيْبُ مَعْلَمٍ بِالْوَقْتِ الَّذِي فِيهِ صَلَاحُ  
 اور تجھے کون بتائے والا ہے تو خود ہی عالم ہے کہ تیرے ولی امر کے لیے اذن ظہور  
 أَمْرٍ وِلَايَتِكَ فِي الْأَذْنِ لَكَ، بِإِظْهَارِ أَمْرِهِ وَ كَشْفِ سِرِّهِ  
 دنیا میں کب مناسب ہے۔ (اور تو یہ بھی جانتا ہے کہ) امر اور زار کب ظاہر ہونا چاہیے

وَصَبَوْنِي عَلَى ذَلِكَ حَتَّى لَا أَحِبَّ تَعْجِيلَ مَا أَخَّرْتَ  
 اور تجھے صبر عطا فرما تاکہ میں اس امر (کے ظہور) کو جلدی نہ چاہوں جس کو تو نے مؤخر کیا  
 وَلَا تَأْخِيرَ مَا عَجَّلْتَ وَلَا اكْشِفْ عَمَّا سَتَرْتَهُ  
 اور جس امر کو تو جلدی چاہتا ہے اس میں تاخیر نہ چاہوں۔ اور نہ ظاہر کرو جس کو تو نے چھپایا ہے  
 وَلَا أَبْحَثْ عَمَّا كَتَمْتَهُ وَلَا أَنَايُصِكَ فِي تَذَلُّلِكَ  
 اور نہ تلاش کروں اس کو جسے تو پوشیدہ رکھا ہے۔ اور تیری تدبیر پر بحث نہ کروں۔  
 وَلَا أَقُولُ لِمَ وَ كَيْفَ؟ وَمَا بَالُ وَلِيٍّ أَمْرٍ اللَّهُ لَا يَنْظُرُ؟  
 اور یہ نہ کہوں کہ یہ کیوں ہے اور کیسے ہے؟ اور ولی امر الہی کیوں ظہور نہیں فرماتے  
 وَقَدْ امْتَلَأَتِ الْأَرْضُ مِنَ الْبُحُورِ، وَ أَقْوَصُ أُمُورِي  
 حالانکہ زمین تو ظلم و جور سے بھر چکی ہے۔ . . . . اور میں سپرد کروں اپنے امور  
 كَلَّهَا إِلَيْكَ۔

کل کے کل تیری طرف۔  
 اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ أَنْ تُرِيَنِي وَلِيَّ أَمْرِكَ ظَاهِرًا  
 پروردگار! اے اللہ! میں تجھ ہی سے درخواست کرتا ہوں کہ تو مجھے اپنے ولی امر کی زیارت کا شرف بخش دے  
 نَافِذًا لِأَمْرِكَ مَعَ عَلِيِّ بْنِ لُكَّ السُّلْطَانِ وَ  
 تاکہ میں دیکھوں کہ وہ تیرے حکم کو نافذ فرما رہے ہیں۔ یہ جانتے کھیلے کہ تو ہی سلطان ہے اور  
 الْقُدْرَةُ وَ الْبُرْهَانُ وَ الْحُجَّةُ وَ الْمَشِيَّةُ وَ الْإِرَادَةُ  
 تو ہی صاحب قدرت و برہان و حجت و مشیت و ارادہ  
 وَ الْحَوْلُ وَ الْقُوَّةُ فَافْعَلْ ذَلِكَ بِي وَ بِجَمِيعِ الْمُؤْمِنِينَ  
 اور طاقت اور قوت ہے۔ لہذا تو میرے لیے اور تمام مومنین کے لیے ایسا کر دے  
 حَتَّى نَنْظُرَ إِلَى وَلِيَّتِكَ ظَاهِرِ الْمَقَالَةِ وَ أَضْحَ الدَّلَالَةِ  
 تاکہ ہم لوگ تیرے ولی امر کو ظاہر ظاہر ہو سکیں۔ واضح طور پر پہچانی کر سکیں  
 هَادِيًا مِّنَ الضَّلَالَةِ، شَافِيًا مِّنَ الْجَهَالَةِ،  
 لوگوں کو گمراہی سے ہدایت کی طرف لاتے ہوئے، جہالت سے بچا کر نکالتے ہوئے دیکھیں۔  
 أَبْرَزُ يَا رَبِّ مَشَاهِدَهُ وَ ثَبَّتْ قَوَاعِدَهُ وَ اجْعَلْنَا مِمَّنْ  
 اے میرے پروردگار! تو ان کے مشاہد کو نمایاں کر، اور ان کے قواعد کو استوار کر اور ہمیں تراز دان  
 لوگوں میں

نَقَرُ عَيْنِنَا بِرُؤْيَيْهِ ، وَاقْمَنَا بِخُدْمَتِهِ وَتَوَفَّنَا  
جوان کی زیارت سے اپنی آنکھیں ٹھنڈی کریں گے اور مجھے اُن کی خدمت پر قائم رکھ اور مجھے تُو  
عَلَى مِلَّتِهِ ، وَاحْشُرْنَا فِي ذِمَّتِهِ ۔

وہ اُن ہی کی ملت پر اور ہمیں اُن ہی کے ذمے (گروہ) میں محصور فرما۔  
اللَّهُمَّ اَعِزَّهُ مِنْ شَرِّ جَمِيعِ مَا خَلَقْتَ وَبَرَأْتَ وَاسْتَنَاتَ  
پروردگار! اے اللہ! تو اُن (طاہر) کو محفوظ فرما اُن تمام چیزوں کے شر سے جنہیں تو نے پیدا کیا اور  
وَصَوَّرْتَ ۔

(جنہیں) جسے تو نے بالا جسے تو نے ایجاد کیا جس کی تو نے صورت بنائی۔

وَاحْفَظْهُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهِ وَعَنْ يَمِينِهِ  
اور تو اُن کی حفاظت فرما اُن کے سامنے سے اور اُن کے پشت سے اور اُن کے دائیں جانب  
وَعَنْ شِمَالِهِ وَمِنْ فَوْقِهِ وَمِنْ تَحْتِهِ

اور اُن کے بائیں جانب ، اور اُن کے اوپر سے اور اُن کے نیچے سے  
بِحَفِظَتِكَ الَّذِي لَا يَضِيعُ مِنْ حَفِظَتِهِ بِهِ  
اور تو اپنی اُس حفاظت سے کام لے جس کے بعد کسی کو کوئی آسیب و گزند نہیں پہنچ سکتا ،  
وَاحْفَظْ فِيهِ رَسُولَكَ وَوَصِيَّتَ رَسُولِكَ ۔

اور اُن کی حفاظت کر کے تو اپنے رسول اور اپنے رسول کے وصی کی حفاظت فرما۔

اللَّهُمَّ وَمَدِّ فِي عُمُرِهِ وَزِدْ فِي أَجَلِهِ

(پروردگار) اے اللہ! تو اُن جناب کی عمر دراز فرما اور اُن کی مدت حیات کو زیادہ فرما

وَاعِزَّهُ عَلَى مَا أَوْلَيْتَهُ وَاسْتَرْعَيْتَهُ

اور وہ ذاتے داریاں جو آنجناب کو تو نے سپرد کی ہیں اُن میں اُن کی اعانت فرما

وَزِدْ فِي كَرَامَتِكَ لَهُ فَإِنَّهُ الْهَادِي الْمُهْدِي

(پروردگار) اور اُن کی بزرگی میں اضافہ فرما کیونکہ وہی ہادی ، ہدی

النَّارِ الْمُهْدِي الطَّاهِرِ الثَّقِيِّ الْبَرِّ

قائم مہدی ، پاک و پاکیزہ (طاہر) ، صاحب تقویٰ ، پاکیزہ اور  
الْزَّكِيِّ الصَّابِرِ الْمُجْتَهِدِ الشَّكُورِ ۔

راضی بردار خدا صبر کرنے والے ، دین میں کوشش کرنے والے ، بہت شکر کرنے والے ہیں

اللَّهُمَّ وَلَا تَسْلُبْنَا الْيَقِينَ لِطَوْلِ الْأَمَدِ فِي غَيْبَتِهِ  
پروردگار! اگرچہ یہی مدت غیبت طویل ہو چکی ہے اور انکی کوئی خبر بھی نہیں ہو چکی  
وَاقْطَعْ خَبْرَهُ عَنَّا

اس کے باوجود ہمارے یقین کو (جوان کے بارے میں ہے) ہم سے سلب نہ کر لینا۔

وَلَا تَسْنَأْ ذِكْرَهُ وَانْتَظَرَهُ وَالْإِيمَانُ بِهِ وَقُوَّةُ الْيَقِينِ

اور اُن کے ذکر اُن کے انتظار اُن پر ایمان ، اُن کے ظہور پر پختہ یقین

فِي ظُهُورِهِ وَالْإِعَادَةُ لَهُ وَالصَّلَاةُ عَلَيْهِ

اور اُن کے لیے دعا اور اُن پر درود کو ہم سے نہ بھلا دینا۔

حَتَّى لَا يَقْطُنَا طَوْلُ غَيْبَتِهِ مِنْ ظُهُورِهِ وَقِيَامِهِ

تاکہ اُن کی طویل غیبت کی وجہ سے اُن کے ظہور و قیام سے ہم لوگ مایوس نہ ہو جائیں۔

وَيَكُونُ يَقِينُنَا فِي ذَلِكَ كَيْفِيَّتِنَا فِي قِيَامِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ

اور اُن کے ظہور پر ہمارے یقین بالکل ویسا ہی رہے جیسے رسول اللہ کی بعثت اور

وَمَا جَاءَ بِهِ مِنْ وَحْيِكَ وَتَنْزِيلِكَ تَوْفَاقُونَا

جیسا کہ تیری وحی اور تیری تنزیل پر ہم لوگوں کا یقین ہے اور ہمارے قلوب کو توت

عَلَى الْإِيمَانِ بِهِ حَتَّى تَسْلُكَ بِنَا عَلَى يَدِهِ مِنْهَا جَافِ

عطا فرما اُن پر ایمان رکھنے کے سلسلے میں تاکہ تو اُن کے ہاتھوں میں راہ ہدایت

الْمُهْدَى وَالْمَحْجَّةَ الْعُظْمَى ، وَالطَّرِيقَةَ الْوَسْطَى

اور حجت عظمیٰ اور میانہ روی و طریقہ وسطیٰ پہنچائے۔

وَقَوِّنَا عَلَى طَاعَتِهِ ، وَثَبِّتْنَا عَلَى مَشَايِعَتِهِ

پروردگار! تو ہم لوگوں کو آنجناب کی اطاعت کی توت عطا فرما اور اُن کی پیروی میں ہمیں ثابت قدم رکھ

وَأَجْعَلْنَا فِي حَرْبِهِمْ وَأَعْوَانِهِمُ وَالنَّصَارَةِ وَالزَّالِمِينَ

اور ہمیں آنجناب کے گروہ اور اُن کے اعوان و انصار میں شامل فرما اور یہ کہ ہم اُن کے ہر اعدا میں

بِفِعْلِهِمْ وَلَا تَسْلُبْنَا ذَلِكَ فِي حَيَاتِنَا وَلَا عِنْدَ وَفَاتِنَا

راضی رہیں۔ اور یہ سب نہ تو ہم لوگوں سے ہماری زندگی میں سلب کرنے وقت وفات

حَتَّى تَتَوَفَّانَا وَنَحْنُ عَلَى ذَلِكَ شَاكِلِينَ وَلَا نَاكِلِينَ وَلَا

تاکہ جب ہمیں موت آئے تو اُس وقت بھی اُن کے متعلق نہ کوئی شک رکھیں نہ شبہ رکھیں نہ اُن کے

مُؤْتَايِينَ وَلَا مُكْذِبِينَ ۔ عہد کو توڑیں نہ اُن کی تکذیب کریں۔

اَللّٰهُمَّ عَجِّلْ فَرَجَهُ وَاَيِّدْهُ بِالنَّصْرِ  
(پروردگار) یا اللہ! تو آنجناب کے ظہور و فرج و کشادگی میں تعجیل فرما اور اپنی نصرت انکی تائید فرما  
وَالنَّصْرُ نَاصِرٌ بِهِ وَاِخْذُلْ لِحَاذِ لِيْهِ وَدَمْدَمْ عَلٰی مَنْ  
اور ان کی نصرت کرنے والوں کی نصرت فرما ان کو چھوڑنے والوں کو چھوڑ دے اور جو لوگ ان کی  
نَصَبَ لَهُ وَكَذَّبَ بِهِ  
دشمنی پر کمر بستہ ہوں اور ان کی تکذیب پر آمادہ ہوں ان کو نیست و نابود کر دے  
وَاطْهَرُ بِهِ الْحَقَّ وَاُمِتْ بِهِ الْجَوْرَ  
اور آنجناب کے ذریعے سے حق کو ظاہر فرما اور ظلم و جور کو ان کے ذریعے سے مٹا دے  
وَاسْتَنْقِذْ بِهِ عِبَادَكَ الْمُتَوَمِّينَ مِنَ الدَّلٰلِ  
اور آنجناب کے ذریعے سے مومنین کو ذلت و رسوائی سے رہائی کرا دے۔  
وَانْعِشْ بِهِ الْيَسَادَ وَاَقْتُلْ بِهِ الْجَبَابِرَةَ الْكَافِرَةَ  
اور ان جناب کے ذریعے سے شہروں کو آباد و شاد کر دے اور جباروں اور کافروں کو ان سے قتل کرا دے  
وَاقْصِمْ بِهِ رُؤُسَ الْفٰسِقِيْنَ وَدَلِّلْ بِهِ الْجَبَّارِيْنَ وَالْكَافِرِيْنَ  
اور ان کے ذریعے سے گمراہیوں کے سر کچل دے اور ان کے ذریعے سے جباروں اور  
کافروں کو ذلیل کرا دے

وَاَبْرِ بِهِ السَّافِقِيْنَ وَالسَّاحِشِيْنَ وَجَمِيعَ الْمُخَالِفِيْنَ  
اور تہمتیں نہس کرانے ان جناب کے ذریعے سے منافقوں اور سبت کو توڑنے والوں اور تمام مخالفوں کو  
وَالْمُتَحِدِيْنَ فِيْ مَشَارِقِ الْاَرْضِ وَمَغَارِبِهَا وَبَحْرِيْهَا وَبَرِّيْهَا  
اور تمام ملحدوں کو برابر کرانے خواہ وہ زمین کے مشرقوں میں ہوں یا مغربوں میں خواہ وہ تریوں میں ہوں یا  
وَسَهْلِيْهَا وَجَبَلِيْهَا حَتّٰى لَا تَدْعَ مِنْهُمْ دِيَارًا وَلَا  
خشکی میں، خواہ وہ میدانوں میں ہوں یا وہ پہاڑوں پر چڑھیں کہ ان کا کوئی گھر باقی نہ رہے اور  
تَبْقٰى لَهُمْ اَشَارًا وَتَطْهَرُ مِنْهُمْ بِلَادُكَ  
ان کا نام و نشان تک نہ رہے دے اور ان سے اپنے شہروں کو پاک کر  
وَاشْفِ مِنْهُمْ صُدُوْرَ عِبَادِكَ  
اور ان لوگوں کو برابر کر کے اپنے بندوں کے دلوں کو شفا بخش۔

وَجَبِّدْ بِهِ مَا اُمْتَحَا مِنْ دِيْنِكَ  
اور آنجناب کے ذریعے سے تیرے دین سے جو محو کر دیا گیا ہے اُس کی تجدید فرما۔

وَاَصْلَحْ بِهِ مَا بَدَّلَ مِنْ حُكْمِكَ وَغَيَّرَ مِنْ سُنَّتِكَ  
اور تیرے احکامات میں جو تبدیلی کی گئی ہے اور تیری سنت میں جو تغیر کیا گیا ہے اُن جناب کے  
ذریعے سے اُن سب کی اصلاح فرما۔  
حَتّٰى يَعُوْدَ دِيْنُكَ بِهِ وَعَلٰى يَدَيْهِ عَضًا جَدِيْدًا صَحِيْحًا  
بہائشک کہ تیرا دین اُن جناب کے ذریعے سے پھر سے پلٹ آئے جدید اور صحیح انداز میں،  
لَا عَوَجَ فِيْهِ وَلَا بَدْعَ مَعَهُ حَتّٰى تُطْفِئَ بِعَدْلِهِ  
اس طرح کہ اُس میں نہ کوئی کجی ہو اور نہ اُس کے ساتھ کوئی بدعت ہو، بہائشک کہ اُن کے  
رَيْدَانِ الْكَافِرِيْنَ۔

عدل و انصاف کی وجہ سے کافروں کی بھڑکائی ہوئی آگ۔

فَاِنَّكَ عَبْدُكَ الَّذِي اسْتَخْلَصْتَهُ لِنَفْسِكَ  
اس لیے کہ بلاشبہ وہ تیرے ایسے عبد ہیں کہ جنہیں تو نے اپنے لیے منتخب فرمایا ہے  
وَارْتَضَيْتَهُ لِنُصْرَةِ دِيْنِكَ وَاَصْطَفَيْتَهُ لِعِلْمِكَ  
اور تو نے اُن جناب کو اپنے دین کی نصرت کے لیے پسند فرمایا ہے اور اپنے علم کیلئے اُن کو چنا ہے  
وَعَصَيْتَهُ مِنَ الذُّنُوْبِ وَبَرَأْتَهُ مِنَ الْعُيُوْبِ  
اور تو نے اُن جناب کو گناہوں سے پاک اور عیوب سے دور رکھا ہے

وَاطْلَعْتَهُ عَلَى الْعُيُوْبِ، وَاَنْعَمْتَ عَلَيْهِ

اور تو نے اُن جناب کو اپنے غیب کی باتوں پر مطلع فرمایا ہے اور ان پر اپنا انعام کیا ہے  
وَطَهَّرْتَهُ مِنَ الرَّجْسِ وَنَقَيْتَهُ مِنَ الدَّنَسِ۔

اور تو نے اُن جناب کو ہر جس سے پاک رکھا ہے اور ہر نجاست و پلیدی سے دور ہی رکھا ہے۔  
اَللّٰهُمَّ فَضِّلْ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰبَائِهِ الْاَوْثَمَةَ الطَّاهِرِيْنَ وَ  
(پروردگار) اے اللہ! اب تو اُن جناب پر رحمت نازل فرما اور ان کے آباء و ائمه طاہرین اور

عَلٰى شَيْعَتِهِمُ الْمُتَّحِيْنِيْنَ وَبَلِّغْهُمْ مِنْ اَمَالِهِمْ اَفْضَلُ  
ان کے منتخب شیعوں پر۔ اور ان کی امیریں اس سے بھی زیادہ پوری کر جتنی انھیں  
مَا يَأْمُرُوْنَ۔ وَاَجْعَلْ ذٰلِكَ مَنَاقِلًا مِّنْ كُلِّ شَيْءٍ وَ  
پوری ہونے کی امیر ہے۔ اور ہماری اس دعا کو بالکل خالص شک و شبہ سے پاک  
شِبْهَةً وَرِيَاءً وَسَمْعَةً حَتّٰى لَا تُرِيْدَ بِهِ غَيْرُكَ  
اور ریا و شہرت سے میرا قرار دے تاکہ تم تیرے سوا کسی غیر کا ارادہ نہ کریں

وَلَا نَطْلُبُ بِهِ إِلَّا وَجْهَكَ -

اور ہم تیری رضا کے علاوہ اور کچھ نہ چاہیں۔

اللَّهُمَّ إِنَّا نَشْكُو إِلَيْكَ فَقْدَ نَبِينَا وَغَيْبَةَ وَلِيِّنَا  
(پروردگار! اے اللہ! ہم لوگ اپنے نبی کے جدا ہونے کی تجھ سے شکایت کرتے ہیں اور اپنے ولی (عمر  
و شہداء الزمان عَلَيْنَا وَوُقُوعَ الْفِتَنِ رَبَّنَا)

کی غیبت کی، اور زمانے کی سختیوں کی، اور ہر طرف فتنوں کے برپا ہونے کی،  
و تَظَاهَرَ الْأَعْدَاءِ وَكَثْرَةَ عَدُوِّنَا وَقِلَّةَ عَدَدِنَا  
اور دشمنوں کے غلبے کی، اعداء کی کثرت اور زیادتی کی، اور اپنی تعداد میں کمی کی (شکایت کرتے ہیں)

اللَّهُمَّ فَدِّجْ ذَلِكَ بِفَتْحِ مِنْكَ تَعَجَّلْهُ وَبَصْبِرْ  
(پروردگار! اے اللہ! اپنی طرف سے اُن کی کثرت اور زیادتی کو جلد کھول دے اور اپنی طرف سے عطا کردہ  
مِنْكَ تَيْسَرَهُ وَامَامَ عَدْلٍ تَظَهَّرَهُ إِلَهَ الْحَقِّ رَبِّ الْعَالَمِينَ  
صبر کے ذریعے سے آسانی پیدا کر دے اور امام عادل کو ظاہر فرمائے معبودِ حق عالمین کے پروردگار!)

اللَّهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ أَنْ تَأْذِنَ لِيَوْلِيَّتِكَ فِي الظَّهَارِ  
(پروردگار! اے اللہ! ہم تجھ سے التجار کرتے ہیں کہ تُو اپنے ولی (عمر) کو اذن دیکر کہہ دے تیرے  
عَدْلِكَ فِي عِبَادِكَ وَفَقْلِ أَعْدَائِكَ فِي بِلَادِكَ

بندوں پر تیرے عدل کا اظہار کریں۔ اور تیرے شہروں میں تیرے دشمنوں کو قتل کریں۔  
حَتَّى لَا تَدْعَ لِلْجَوْرِ دَعَاةَ إِلَّا قَضَيْتُهَا وَلَا بَنِيَّةَ  
یہاں تک کہ ظلم و جور کے کسی ستون کو بغیر گرائے ہوئے، اور اُس کی کسی عمارت کو بغیر

إِلَّا أَقْبَيْتُهَا وَلَا قُوَّةَ إِلَّا أَوْهَنْتُهَا وَلَا رُكْنًا إِلَّا هَدَيْتُهَا  
سما کیے ہوئے، اور کسی قوت کو بغیر کمزور کیے ہوئے، اور نہ کسی رکن کو بغیر ڈھلے  
وَلَا حَدًّا إِلَّا فَلَائَتْهُ، وَلَا سَلَا حًا إِلَّا كَلَلَتْهُ، وَلَا نَائِيَةً  
ہوئے، اور نہ کسی طوار کی دھار کو بغیر گندھ کیے ہوئے، اور نہ کسی اسلم کو بغیر ناکارہ کیے ہوئے

إِلَّا نَكَّسَتْهَا، وَلَا شَجَاعًا إِلَّا أَقْتَلْتَهُ  
اور نہ کسی جھڈے کو بغیر سرنگوں کیے ہوئے، اور نہ کسی بہادر کو بغیر قتل کیے ہوئے  
وَلَا حَيًّا إِلَّا خَذَلْتَهُ

اور نہ کسی شکر کو بغیر شکست دیے ہوئے چھوڑیں۔

إِذْهُمْ يَا كَيْتَ بِحَجْرِكَ الدَّامِغِ وَاضْرِبْهُمْ بِسَيْفِكَ الْقَاطِعِ

اے میرے پروردگار! تُو اُن (دشمنوں) پر اپنا پتھر برسسا۔ اور اپنی تیز تلوار سے اُن پر ضرب لگا

وَبِأَسِيكَ الْبَازِي لَا يَرُدُّ عَنْ الْقَوْمِ الْمَجْرُمِينَ  
اور اُن پر اپنا ایسا حملہ کر جو مجرم قوم سے کبھی پسپا نہ کیا جاسکے۔

وَعَذَابُكَ أَعْدَاءُكَ وَأَعْدَاءُ دِينِكَ وَأَعْدَاءُ رَسُولِكَ  
اور عذاب نازل کر اپنے دشمنوں پر اور اپنے دین کے دشمنوں پر اور اپنے رسول کے دشمنوں پر  
بِيَدٍ وَلَيْتَ وَأَيُّدِي عِبَادِكَ الْمُؤْمِنِينَ -

اپنے ولی (عمر) کے ہاتھ سے اور اپنے مومن بندوں کے ہاتھوں سے۔

اللَّهُمَّ اكْفِ وَلِيَّتِكَ وَحُجَّتِكَ فِي أَرْضِكَ هَوْلَ عَدُوِّهِ  
(پروردگار! اے اللہ! تُو اپنے ولی اور اپنی زمین میں اپنی حجت کی حفاظت کر اُن کے دشمن کے

وَكَدِّ مِنْ كَادِهِ وَأَمْكُرْ بَيْنَ مَكْرَبِهِ

خوف سے۔ اور جو اُس سے کید و مکر کرے تو بھی اُس کید کو اور جو اُس مکر کرے تو بھی

وَأَجْعَلْ دَائِرَتَهُ السُّوءِ عَلَى مَنْ أَرَادَ بِهِ سُوءًا

اُس سے مکر کر۔ اور اُن سے بُرائی کا ارادہ کرے تُو اُسے دائرۂ مصائب میں گرفتار کر

وَأَقْطَعْ مَا دَتَهُمْ وَأَرْعَبْ بِهِ قُلُوبَهُمْ

اور اُن کی بنیادوں کو قطع کر دے اور اُن کے قلوب پر آہنجاب کا رعب بٹھا دے

وَزَلْزَلْ لَهُ أَقْدَامَهُمْ وَخُذْهُمْ جَهْدَةً وَبَعَثْ

اور اُن کے قدموں کو لرزہ پیدا کر دے اور اُنہیں ظاہر اور باطنی طور پر گرفت میں لے

شَدِّدْ عَلَيْهِمْ عِقَابَكَ وَأَخْزِهِمْ فِي عِبَادِكَ

اُن پر اپنا شدید عذاب کر اور اُنہیں اپنے بندوں میں رُسوا کر

وَالْعَنَّهُمْ فِي بِلَادِكَ وَأَسْلَنْهُمْ أَسْفَلَ نَارِكَ

اور اُن کے اوپر اپنے شہروں میں لعنت برسوا اور اُنہیں جہنم کے نیچے والے درجے میں ڈال

وَأَحْطِ بِهِمْ أَشَدَّ عَذَابِكَ وَأَصْلَهُمْ نَارًا وَاحِشًا

اور اُن کیلئے اپنے عذاب کو بہت سخت کر دے اور اُن کو جہنم میں جلا دے اور اُن کے

قُبُورَ مَوْتَاهُمْ نَارًا وَأَصْلَهُمْ حَرَّ نَارِكَ فَإِنَّهُمْ

مردوں کی قبروں کو آتشِ جہنم سے بھر دے اور اُنہیں جہنم کی میں چھوڑ دے کیونکہ اُنہوں نے

مُردوں کی قبروں کو آتشِ جہنم سے بھر دے اور اُنہیں جہنم کی میں چھوڑ دے کیونکہ اُنہوں نے

أَصَاغُوا الصَّلَاةَ وَاتَّبَعُوا الشَّهَوَاتِ وَأَذَلُّوا عِبَادَكَ  
نماز کو ضائع کیا اور اپنے خواہشات کی پیروی کی اور تیرے بندوں کو ذلیل کیا۔  
اللَّهُمَّ وَأَحْبِبْ بِوَلِيِّكَ الْقُرْآنَ ، وَارِنَا نُورَهُ سَرْمَدًا  
(پروردگار، اے اللہ! تو اپنے ولی (عمر) کے ذریعے سے قرآن میں روح تازہ بینک اور ہمیں اس کا  
لَا ظِلْمَةَ فَبَيْنَهُ ، وَأَحْبِبْ بِهِ الْقُلُوبَ الْمُسَيِّئَةَ  
وہ سرمدی نور دکھا جس میں ظلمت نام کو نہ ہو۔ اور ان کے ذریعے سے مردہ دلوں کو زندہ کر  
وَأَشْفِ بِهِ الصُّدُورَ الْوُغَىةَ وَاجْمَعْ بِهِ الْأَهْوَاءَ الْمُخْتَلِفَةَ  
اور ان کے ذریعے سے لوگوں کے دلوں کی آگ کو بجھا۔ اور لوگوں کے مختلف خیالات کو حق پر جمع  
عَلَى الْحَقِّ ، وَأَقِمْ بِهِ الْحُدُودَ الْمَعْطَلَةَ وَالْأَحْكَامَ الْمُهْلَلَةَ  
کرو۔ اور ان کے ذریعے سے معطل حدود اور غیر موثر کیے ہوئے احکام کو پھر سے قائم کر دے  
حَتَّى لَا يَبْقَى حَقٌّ إِلَّا ظَهَرَ وَلَا عَدْلٌ إِلَّا زَهَرَ  
تاکہ کوئی حق بغیر ظاہر ہوتے باقی نہ رہ جائے اور کوئی عدل بغیر نمایاں ہوتے نہ رہے  
وَأَجْعَلْنَا يَا رَبِّ مِنْ أَعْوَانِهِ وَمِمَّنْ يَقْوَى سُلْطَانَهُ  
اور پروردگار ہمیں آنجناب کے اُن اعوان میں قرار دے جن سے آنجناب کی سلطنت کو تقویت ملے  
وَالْمُسْتَعِينِينَ لَا مُدِيرَ وَالْمُتَصَلِّينَ يَفْعَلِهِ  
اور جو آنجناب کے حکم کو جاری کرنے والے ہیں اور ان کے ہر فعل پر راضی ہوں گے  
وَالْمُسْلِمِينَ لِأَحْكَامِهِ وَمِمَّنْ لَّا حَاجَةَ بِهِ إِلَى التَّقِيَّةِ  
اور ان کے احکامات کو تسلیم کریں گے اور ہمیں اُن لوگوں میں شامل فرما جن کو تقیہ کی ضرورت نہ  
مِنْ خَلْقِكَ۔

رہے گی تیری مخلوق میں۔

أَنْتَ يَا رَبِّ الَّذِي تَكْشِفُ السُّوءَ وَتَجِيبُ الْمُضْطَرَّ  
اے میرے پروردگار! تو مصیبتوں کو مٹاتا ہے اور تو ہی قبول کرتا ہے جبہ مضطر  
إِذَا دَعَاكَ وَتَنْجِي مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيمِ  
تجہ سے دعا کرتا ہے۔ اور تو ہی اُسے کربِ عظیم (بڑی مصیبت) سے نجات دیتا ہے  
فَاكْشِفْ أَمْرًا عَنْ وَلِيِّكَ وَاجْعَلْهُ خَلِيفَتَكَ  
لہذا تو اپنے ولی (عمر) کی مصیبت کو دور کر۔ اور ان کو قرار دے اپنا خلیفہ اپنی  
فِي أَرْضِكَ كَمَا صُنَّتَ لَهُ۔ زمین پر جس کا تو خاص بنا ہے۔

اللَّهُمَّ وَلَا تَجْعَلْنَا مِنْ خَصَمَاءِ آلِ مُحَمَّدٍ  
(پروردگار، اے اللہ! اور تو ہمیں آلِ محمد کے مخالفین میں قرار نہ دینا  
وَلَا تَجْعَلْنَا مِنْ أَعْدَاءِ آلِ مُحَمَّدٍ

اور (پروردگار!) تو ہمیں آلِ محمد کے دشمنوں میں شمار نہ کرنا  
وَلَا تَجْعَلْنِي مِنْ أَهْلِ الْحَقِّ وَالْعَيْظِ عَلَى آلِ مُحَمَّدٍ  
اور (پروردگار!) تو مجھے اُن لوگوں میں شامل نہ کر جو آلِ محمد سے بغض و عداوت رکھنے والے ہیں  
فَإِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ ذَلِكَ فَاعِزَّنِي  
میں بلاشبہ میں اس بات سے تیری ہی پناہ چاہتا ہوں اس لیے تو مجھے پناہ دے  
وَأَسْتَجِيرُ بِكَ فَاجْزِنِي۔

اور میں تیرا واسطہ دیتا ہوں کہ تو مجھے بچالے اور مجھے اجر عطا فرما۔  
اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَاجْعَلْنِي  
(پروردگار، اے اللہ! تو محمد و آلِ محمد پر اپنی رحمتیں نازل فرما اور مجھے شامل فرما (قرار دے)  
بِهِمْ فَإِنَّا عِندَكَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَ  
اُن کے صدقے سے اپنے نزدیک کامیاب، دنیا اور آخرت میں۔ اور  
مِنْ الْمُقَرَّبِينَ۔  
مجھے (اپنے) مقرب بندوں میں (شامل کرے)۔ (قرار دے۔  
(اکمال الدین)

### ۱۹) عمری اور ان کے فرزند کے نام

کتاب "اکمال الدین" میں مرقوم ہے کہ شیخ ابو جعفر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے  
سعد بن عبد اللہ کے ہاتھ کی لکھی ہوئی یہ روایت پائی کہ امام زمانہ علیہ السلام کی ایک توفیق عمری  
اور ان کے فرزند رضی اللہ عنہما کے پاس آئی جو مندرجہ ذیل ہے :-

" وَفَقَّكُمَا اللَّهُ لِعَاقِبَتِهِ ، وَثَبَّتَكُمَا عَلَى دِينِهِ ، وَأَسْعَدَكُمَا  
بِمَرْضَاتِهِ ، أَنْتَهُمَا لِيُنَا مَا ذَكَرْتُمَا أَنَّ الْمِشْمَةَ أَخْبَرَ كَمَا مِنْ  
الْمُخْتَارِ ، وَمَنَاظِرَتَهُ مِنْ لَقَى ، وَاحْتِجَاجِهِ بِأَنْ لَا يَخْلَفَ غَيْرَ  
جَعْفَرِ بْنِ عَلِيٍّ وَتَصَدِيقِهِ إِيَّاهُ وَفَهْمَتِ جَمِيعَ مَا كَتَبْتُمَا بِهِ  
مِمَّا قَالِ



فانه عز وجل يقول :

" اَلَمْ أَحْصِبِ النَّاسُ اَنْ يُّتْرَكُوْا اَنْ يَقُوْلُوْا  
اٰمَنَّا وَهُمْ لَا يُفْتَنُوْنَ " (سورة عنكبوت آیت ۲)

(۲) کیف یتساقطون فی الفتنۃ و یتردّدون فی الحیرۃ ، و  
یاخذون یمیناً و شمالاً فارقوا دینهم ام ارتابوا ام عاندوا  
الحقّ ام جہلوا ما جاءت بہ الروایات الصادقة والاخبار  
الصّحیحۃ ، او عملوا ذلک فتناسوا ، اما تعلمون انّ الارض  
لا تخلو من حجۃ امانا ظاہراً و امانا مخموراً ، اولم یعلموا  
انتظام اتّمتهم بعد نبیّہم صلی اللہ علیہ وسلم یدعی الی الحقّ  
والی طریق مستقیم ۔

(۳) کان نوراً ساطعاً وقمرًا ذہراً ، اختار اللہ عز وجلّ لہ  
ما عنده ، فمضى علی منہاج آباءہ علیہم السلام واخذوا النعل بالنعل  
علی عمد عمدہ و وصیۃ اوصی بہا الی وصی سترہ اللہ عز  
وجلّ بامر الی غایۃ و اخفی مکانہ بمشیئہ للقضاء السابق  
القدر النافذ و فیما موضعہ و لنا فضلہ و لو قد اذن اللہ  
عز وجلّ فیما قد منعه و ازال عنہ ما قد جرى بہ من  
حکمہ لا راہم الحقّ ظاہراً باحسن حلینہ ، و ابین دلالة  
و اوضح علامۃ و لا بان عن نفسہ و قام بحجّہ و لکن  
اقدار اللہ عز وجلّ لا تغالب و ارادۃ لا تردّ و توفیقہ لا یسبق ۔

(۴) فلیدعوا عنہم اتباع الرّسول ، و لیقیموا علی اصلہم  
الذی کانوا علیہ ، و لا یبحثوا عما ستر عنہم فیا شمو و لا  
یکشفوا ستر اللہ عز وجلّ قیندوا ، و لیعلموا انّ الحقّ  
معنا و فینا ، لا یقول ذلک سوانا الا کذاب مفتر و لا یدعیہ  
غیرنا الا ضالّ غویّ فلیقتصروا مّا علی ہذہ الجملۃ دون  
التفسیر ، و یقنعوا من ذلک بالتعریض دون التصریح انشاء اللہ

ترجمہ :

اللہ تعالیٰ تم دونوں کو اپنی اطاعت کی توفیق عطا فرماتے اور تمہیں اپنے دین پر

ثابت قدم رکھے اور اپنی مرضی پر چلنے کی سعادت بخشے۔ ہم تک اس کی اطلاع پہنچ چکی  
جیسا کہ تم دونوں نے بھی اس کا تذکرہ کیا ہے کہ نبیؐ نے تم دونوں کو مختار اور اس کے  
مناظرے کے متعلق بتایا اور یہ کہ اُس نے مخالف کے دلائل کو تسلیم کر لیا کہ جعفر بن علیؑ کے  
سوا کو خلع نہیں۔ نیز اس کے متعلق تم دونوں کے اصحاب جو کچھ کہتے ہیں تم نے لکھا اور  
میں سمجھ گیا۔ خدا کی پناہ اگر کوئی بیٹا ہونے کے بعد نابینا ہو جاتے اور ہدایت پا جانے  
کے بعد گمراہ ہو جائے ، برے اعمال اور تباہ کن فتنوں سے اللہ بچائے ، اللہ عز وجلّ  
خود ارشاد فرماتا ہے :

" اَلَمْ أَحْصِبِ النَّاسُ اَنْ یُّتْرَکُوْا اَنْ یَّقُوْلُوْا اٰمَنَّا  
وَهُمْ لَا یُفْتَنُوْنَ " (سورة عنكبوت آیت ۲)

" ان لام یم ۔ کیا لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ وہ صرف اس قول پر چھوڑ دیے جائیں گے  
کہ ہم ایمان لائے " اور وہ آزمائے نہ جائیں گے۔ "

(۲) یہ لوگ کیسے فتنے میں پڑے جارہے ہیں اور حیرانی کے عالم میں ادھر ادھر گھوم رہے  
ہیں کبھی دلہنے جانب جاتے ہیں کبھی بائیں جانب ۔ کیا ان لوگوں نے دین کو چھوڑ دیا یا  
اس میں انھیں شک لاحق ہے ، یا واقعاً دشمن حق ہیں یا اس کے متعلق جو بھی روایات  
اور احادیث صحیحہ آئی ہیں اس کو نہیں جانتے یا جانتے ہیں مگر نفسانیت میں مبتلا ہیں ۔ کیا  
ان لوگوں کو نہیں معلوم کہ زمین کبھی حجت خدا سے خالی نہیں رہے گی ، خواہ وہ ظاہر ہو  
یا پوشیدہ ۔ کیا انھیں معلوم نہیں کہ ان کے نبیؐ کے بعد ان کے امت کا سلسلہ ایک کے  
بعد ایک ہم یہاں تک وہ ( میرے والد بزرگوار ) گزرنے والے یعنی حسن بن علیؑ تک  
پہنچا اور وہ اپنے آباء کرام کے قائم مقام رہے ۔ حق اور مظلوم مستقیم کی طرف لوگوں کی  
ہدایت فرماتے رہے ۔

(۳) وہ ایک نور ساطع اور روشن چاند تھے ، مگر اللہ تعالیٰ نے انھیں اپنے یہاں  
کے لیے منتخب کر لیا ، وہ بھی چلے گئے اور اپنے آباء کرام کے دستور کے بالکل مطابق  
اپنا عہدہ اور اپنی وصیت ایک ایسے کے حوالے کی جس کو اللہ عز وجلّ نے ایک مدت  
تک کے لیے چھپایا اور اپنی مشیت سے اُس کی جائے قیام کو مخفی رکھا ہے اور اپنے  
سابقہ فیصلے اور جاری شدہ حکم کے مطابق اب یہ عہدہ اور یہ شرف میرے پاس ہے  
ہاں اگر اللہ عز وجلّ کا اذن ہوتا جس کے لیے اُس نے منع کر دیا ہے اور اپنے جاری کردہ  
حکم کو ختم کر دیتا ، تو میں حق کو بہترین شکل میں ظاہر کر دیتا اور اُس کی علامات و دلائل کو

واضح کر دیتا، لیکن قضا و قدر الہی کسی کالس نہیں اور اُس کے ارادے کو مسترد بھی نہیں کیا جاسکتا۔

(۴) لہذا یہ لوگ اپنی خواہشات کی پیروی کو چھوڑیں اور اپنے اصل دین پر چلے جائیں جہاں وہ تھے اور جس چیز کو اللہ نے اُن سے پوشیدہ رکھا ہے اُس کے لیے بحث نہ کریں گنہگار نہ ہوں گے۔ اللہ کے ڈالے ہوئے پرورے کو اُٹھانے کی کوشش نہ کریں نامد ہوں گے اور یہ جان لیں کہ حق ہمارے ساتھ ہے اور ہم میں ہے اور اس کا دعویٰ ہمارے سوا جو بھی کرے گا وہ کذاب اور مغتری ہوگا۔ ہمارے سوا یہ دعویٰ جو بھی کرے گا وہ گمراہ اور غادی ہوگا۔ تم لوگ ہمارے اس جملے کو کافی سمجھو، تفسیر و تفصیل میں نہ جاؤ جو کچھ اشارہ کہا گیا ہے اسی پر قناعت کرو۔ انشاء اللہ تفریح کی ضرورت نہ ہوگی۔ (اکمال الدین)

## ۲۰ ایمان ابوطالب بحساب جبل

محمد بن مطرف مری نے محمد بن احمد داؤدی سے، اُنھوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے۔ اُن کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ میں ابوالقاسم حسین ابن روح کی خدمت میں موجود تھا کہ ایک شخص نے اُن سے سوال کیا کہ حضرت عباس (عم رسول) نے جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا تھا کہ آپ کے چچا ابوطالب جبل کے حساب سے اسلام لائے تھے اور اپنے ہاتھ کی گریہوں سے ۶۳ کی عدد کا اشارہ کیا۔ اس کا کیا مطلب ہے؟ تو اُنھوں نے فرمایا کہ اُنھوں نے اس سے مراد لیا تھا کہ:

- الف سے مراد ۱  
ل سے مراد ۳۰  
ہ سے مراد ۵  
الف سے مراد ۱  
ح سے مراد ۸  
د سے مراد ۴  
ج سے مراد ۳  
و سے مراد ۶  
الف سے مراد ۱  
د سے مراد ۴ = جس کا مجموعہ ۶۳ ہوتا ہے۔

## ۲۱ حضرت امام زمانہ کی طرف سے توثیق جعفر بن علی کا دعویٰ امامت اور

راویوں کی ایک جماعت نے تلعکبری سے، اُنھوں نے احمد بن علی سے، اُنھوں نے اسری سے، اُنھوں نے احمد بن اسحاق رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے، اُن کا بیان ہے کہ اُن کے پاس ایک مرتبہ اُن کے اصحاب میں سے کوئی شخص آیا اور اُس نے کہا کہ جعفر بن علی نے اُن کو ایک خط لکھا ہے اور اس میں اپنا تعارف کرایا ہے اور دعویٰ کیا کہ اپنے والد کے بعد وہی قائم ہے اور اس کے پاس حلال حرام بلکہ وہ تمام علوم ہیں جن کی لوگوں کو ضرورت ہے۔ احمد بن اسحاق نے کہا بیان ہے کہ جب میں نے جعفر بن علی کا خط پڑھا تو حضرت صاحب زمانہ علیہ السلام کو خط لکھا اور جعفر کے خط کو اپنے خط کے ساتھ لٹا دیا۔ تو آنجناب کی طرف سے میرے پاس یہ جواب آیا:

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اتانی کتابک ابقاک اللہ، والکتاب الذی انفذت درجہ، واحاطت معرفتی بجمیع ما تضمنہ علی اختلاف الفاظہ وتکرر الخطاء فیہ، ولوت بدبرتہ توقفت علی بعض ما وقفت علیہ منہ، والحمد للہ رب العالمین حمداً لا شریک لہ علی احسانہ الینا وفضلہ علینا، ابی اللہ عز وجل للحق الا اتماماً وللباطل الا زهوفاً، وهو شاہد علی بما اذکر، ولی علیکم بما اقولہ، اذا اجتمعنا لیوم لا ریب فیہ، ویسألنا عما نحن فیہ مختلفون، انہ لمد یجعل لصاحب الکتاب علی المکتوب الیہ، ولا علیک ولا علی احد من الخلق جمیعاً امامة مفترضة، ولا طاعة ولا ذمة وسابین لکذمة تکتفون بہا ان شاء اللہ۔

(۲) یا ہذا یرحمک اللہ ان اللہ تعالیٰ لم یخلق الخلق عبثاً ولا اہملہم سُدی، بل خلقہم بقدرتہ وجعل لہم اسماعاً واربصاراً وقلوباً واسباباً، ثم بعث الیہم النبیین علیہم السلام مبشرين ومنذرين، یا مرونہم بطاعة

فانه عز وجل يقول:  
 "الْحَسْبُ النَّاسُ أَنْ يَبْتَغُوا أَنْ يَقُولُوا  
 آمَنَّا وَهُمْ لَا يُفْتَنُونَ" (سورة عنكبوت آیت ۲)

(۲) کیف یتساقطون فی الفتنة ۚ یتتردون فی الحيرة ، و  
 یأخذون یمینا و شمالا فارقوا دینهم أم ارتابوا ام عاندوا  
 الحق أم جھلوا ما جاءت به الروایات الصادقة والاخبار  
 الصریحة ، أو عملوا ذلک فتناسوا ، أما تعلمون أن الارض  
 لا تخلو من حجة إما ظاهراً و إما مخموراً ، أولم یعلموا  
 انتظام ائمتهم بعد نبیهم صلی اللہ علیہ وسلم یدی الی الحق  
 والی طریق مستقیم -

(۳) کان نوراً ساطعاً وقبراً زهراً ، اختار الله عز وجل له  
 ما عنده ، فمضى علی منہاج آباءہ علیہم السلام یأخذوا النحل بالتعل  
 علی عمد عمده ووصیة أوصی بہا الی وصی سترہ الله عز  
 وجل بامرہ الی غایة و أخفی مکانہ بمشیئہ للقضاء السابق  
 القدر النافذ و فیما موضعہ و لنا فضله ولو قد اذن الله  
 عز وجل فیما قد منعه و أزال عنہ ما قد جرى بہ من  
 حکمہ لأراهم الحق ظاهراً بأحسن حلیة ، و ابین دلالة  
 و أوضح علامة و لا یان عن نفسه وقام بحجته و لكن  
 اقدار الله عز وجل لا تغالب و إرادتہ لا ترد و توفیقہ لا یسبق -

(۴) فلیدعوا عنہم اتباع الرئی ، و لیقیموا علی أصلهم  
 الذی کانوا علیہ ، و لا یبحثوا عما ستر عنہم فیاثموا و لا  
 یکشفوا ستر الله عز وجل فیندعوا ، و لیعلموا أن الحق  
 معنا و فیما ، لا یقول ذلک سوانا الا کذاب مفترو لا یدعیہ  
 غیرنا الا ضال غوی فلیقتصروا ما علی ہذہ الجملة دون  
 التفسیر ، و یقنعوا من ذلک بالتعویض دون التصریح الشاء الله

ثابت قدم رکھے اور اپنی مرضی پر چلنے کی سعادت بخشے۔ ہم تک اس کی اطلاع پہنچ چکی  
 جیسا کہ تم دونوں نے بھی اس کا تذکرہ کیا ہے کہ بیٹھی نے تم دونوں کو مختار اور اس کے  
 مناظرے کے متعلق بتایا اور یہ کہ اس نے مخالف کے دلائل کو تسلیم کر لیا کہ جعفر بن علی کے  
 سوا کو خلف نہیں۔ نیز اس کے متعلق تم دونوں کے اصحاب جو کچھ کہتے ہیں تم نے لکھا اور  
 میں سمجھ گیا۔ خدا کی پناہ اگر کوئی بیٹا ہونے کے بعد نابینا ہو جاتے اور ہدایت پا جانے  
 کے بعد گمراہ ہو جائے ، برے اعمال اور تباہ کن فتنوں سے اللہ بچائے ، اللہ عز وجل  
 خود ارشاد فرماتا ہے:

"الْحَسْبُ النَّاسُ أَنْ يَبْتَغُوا أَنْ يَقُولُوا آمَنَّا  
 وَهُمْ لَا يُفْتَنُونَ" (سورة عنكبوت آیت ۲)

"الٹ لام میم۔ کیا لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ وہ صرف اس قول پر چھوڑ دیے جائیں گے  
 کہ ہم ایمان لائے" اور وہ آزمائے نہ جائیں گے۔"

(۲) یہ لوگ کیسے فتنے میں پڑے جا رہے ہیں اور حیرانی کے عالم میں ادھر ادھر گھوم رہے  
 ہیں کبھی دہستے جانب جاتے ہیں کبھی بائیں جانب۔ کیا ان لوگوں نے دین کو چھوڑ دیا یا  
 اس میں انھیں شک لاحق ہے ، یا واقعاً دشمن حق ہیں یا اس کے متعلق جو بھی روایات  
 اور احادیث صحیحہ آئی ہیں اس کو نہیں جانتے یا جانتے ہیں مگر نفسانیت میں مبتلا ہیں۔ کیا  
 ان لوگوں کو نہیں معلوم کہ زمین کبھی حجت خدا سے خالی نہیں رہے گی ، خواہ وہ ظاہر ہو  
 یا پوشیدہ۔ کیا انھیں معلوم نہیں کہ ان کے نبی کے بعد ان کے ائمہ کا سلسلہ ایک کے  
 بعد ایک یہاں تک وہ (میرے والد بزرگوار) گزرنے والے یعنی حسن بن علی تک  
 پہنچا اور وہ اپنے آباء کے کرام کے قائم مقام رہے۔ حق اور حلال مستقیم کی طرف لوگوں کی  
 ہدایت فرماتے رہے۔

(۳) وہ ایک نور ساطع اور روشن چاند تھے ، مگر اللہ تعالیٰ نے انھیں اپنے یہاں  
 کے لیے منتخب کر لیا ، وہ بھی چلے گئے اور اپنے آباء کے کرام کے دستور کے بالکل مطابق  
 اپنا عہدہ اور اپنی وصیت ایک ایسے کے حوالے کی جس کو اللہ عز وجل نے ایک مدت  
 تک کے لیے چھپا لیا اور اپنی مشیت سے اس کی جائے قیام کو مخفی رکھا ہے اور اپنے  
 سابق فیصلے اور جاری شدہ حکم کے مطابق اب یہ عہدہ اور یہ شرف میرے پاس ہے  
 ہاں اگر اللہ عز وجل کا اذن ہوتا جس کے لیے اس نے منع کر دیا ہے اور اپنے جاری کردہ

## حضرت امام زماں کی طرف سے توثیق

(۲۱)

راویوں کی ایک جماعت نے تلکیری سے، انھوں نے احمد بن علی سے، انھوں نے اسدی سے، انھوں نے احمد بن اسحاق رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے، اُن کا بیان ہے کہ اُن کے پاس ایک مرتبہ اُن کے اصحاب میں سے کوئی شخص آیا اور اُس نے کہا کہ جعفر بن علیؑ نے اُن کو ایک خط لکھا ہے اور اس میں اپنا تعارف کرایا ہے اور دعویٰ کیا کہ اپنے والد کے بعد وہی قائم ہے اور اس کے پاس حلال حرام بلکہ وہ تمام علوم ہیں جن کی لوگوں کو ضرورت ہے۔ احمد بن اسحاقؑ کا بیان ہے کہ جب میں نے جعفر بن علیؑ کا خط پڑھا تو حضرت صاحبِ زمانہ علیہ السلام کو خط لکھا اور جعفر کے خط کو اپنے خط کے ساتھ لٹا فی من ڈال دیا۔ تو آنجناب کی طرف سے میرے پاس یہ جواب آیا:

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اتانی کتابک ابقاک اللہ، والکتاب الذی انفذتہ درجہ، واحاطت معرفتی بجمیع ما تضمنتہ علی اختلاف الفاظہ وتکرر الخطاء فیہ، ولوتدبرتہ لوقفت علی بعض ما وقفت علیہ منہ، والحمد للہ رب العالمین حمداً لا شریک لہ علی احسانہ اینا وفضلہ علینا، اَبی اللہ عزوجلّ للحق الا اتصاماً وللباطل الا زهوفاً، وهو شاهد علی بما اذکر، ولی علیکم بما اقولہ، اذا اجتمعنا لیوم لا ریب فیہ، ویسألنا عما نحن فیہ مختلفون، انہ لم یجعل لصاحب الکتاب علی المکتوب الیہ، ولا علیک ولا علی احد من الخلق جمیعاً امامة مفترضة، ولا طاعة ولا ذمة وسابین کذمة تکتفون بہا ان شاء اللہ۔

(۲۲)

یا ہذا یرحمک اللہ ان اللہ تعالیٰ لم یخلق الخلق عبثاً ولا اھملھم سُدی، بل خلقھم بقدرتہ، وجعل

واضح کر دیتا، لیکن قضا، و قدر الہی کسی کا بس نہیں اور اُس کے ارادے کو مسترد بھی نہیں کیا جاسکتا۔

(۲۳)

لہذا یہ لوگ اپنی خواہشات کی پیروی کو چھوڑیں اور اپنے اصل دین پر چلے جاسوں جہاں وہ تھے اور جس چیز کو اللہ نے اُن سے پوشیدہ رکھا ہے اُس کے لیے بحث نہ کریں گنہگار ہوں گے۔ اللہ کے ڈالے ہوئے پردے کو اٹھانے کی کوشش نہ کریں نام ہوں گے اور یہ جان لیں کہ حق ہمارے ساتھ ہے اور ہم میں ہے اور اس کا دعویٰ ہمارے سوا جو بھی کرے گا وہ کذاب اور مفتری ہوگا۔ ہمارے سوا یہ دعویٰ جو بھی کرے گا وہ گمراہ اور غاوی ہوگا۔ تم لوگ ہمارے اس جملے کو کافی سمجھو، تفسیر تفصیل میں نہ جاؤ۔ جو کچھ اشارہ کہا گیا ہے اسی پر قناعت کرو۔ انشاء اللہ تصریح کی ضرورت نہ ہوگی۔ (اکمال الدین)

## ایمان ابو طالب بحساب جمل

(۲۰)

محمد بن مظفر مصری نے محمد بن احمد داؤدی سے، انھوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے۔ اُن کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ میں ابو القاسم حسین ابن روح کی خدمت میں موجود تھا کہ ایک شخص نے اُن سے سوال کیا کہ حضرت عباسؑ (عم رسولؐ) نے جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا تھا کہ آپ کے چچا ابو طالب جمل کے حساب سے اسلام لاتے تھے اور اپنے ہاتھ کی گریبوں سے ۶۳ کی عدد کا اشارہ کیا۔ اس کا کیا مطلب ہے؟ تو انھوں نے فرمایا کہ انھوں نے اس سے مراد لیا تھا کہ:

اِلٰہُ اَحَدٌ جَوَادٌ اور اس کی تفسیر یہ ہے:

الف سے مراد ۱

ل سے مراد ۳۰

۵ سے مراد ۵

الف سے مراد ۱

ح سے مراد ۸

د سے مراد ۴

ج سے مراد ۳

و سے مراد ۶

وينهونهم عن معصيته ، ويعترفونهم ما جهلوه من  
امر خالقهم ودينهم ، وأنزل عليهم كتاباً وبعث اليهم  
ملائكة يأتين بينهم وبين من بعثهم اليهم بالفضل  
الذي جعله لهم عليهم وما آتاهم من الدلائل الظاهرة  
والبراهين الباهرة ، والآيات الغالبة -

(٣) فمنهم من جعل النار عليه برداً وسلاماً واتخذة  
خليلاً ، ومنهم من كلمته تكليماً وجعل عصاه ثعباناً  
مبيناً ومنهم من أحيا الموتى بأذن الله وأبرء الأكمه والابرص  
بأذن الله ومنهم من علمه منطق الطير وأوتى من كل  
شئ ثم بعث محمداً صلى الله عليه وآله رحمة للعالمين و  
تتم به نعمته وختم به انبياءه وارسله الى الناس  
كافة ، واظهر من صدقه ما اظهر (وبين) من آياته  
وعلاماته ما بين -

(٤) ثم قبضه صلى الله عليه وآله حميداً فقيداً سعيداً و  
جعل الامر بعده الى اخيه وابن عمه ووصيه ووارثه  
علي بن ابي طالب عليهما السلام ثم الى الاوصياء من ولده  
واحداً واحداً : أحيا بهم دينه وأتم بهم نوره و  
جعل بينهم وبين اخوانهم وبنى عمهم والادنين  
قالا دين من ذوى أرحامهم فرقاناً بيننا يعرف به الحجة  
من المحجج والامام من المأموم ، بأن عصمهم من  
الذنوب وبرأهم من العيوب وطهرهم من الدنس  
ونزّهمهم من اللبس ، جعلهم خزان علمه ومستودع  
حكيمته وموضع سرّه وأيدهم بالدلائل ولولا ذلك  
لكان الناس على سواه ولا دعى امر الله عز وجل كل  
أحد ولما عرفت الحق من الباطل ولا العالم من الجاهل -  
(٥) وقد ادعى هذا المبطل المفتري على الله الكذب  
بما ادّعى ، فلا أدري بأية حالة هي له رجاء أن

يتم دعواه ، أبغقه في دين الله ؟ فوالله ما يعرف حلالاً  
من حرام ولا يفرق بين خطاء وصواب ، أم يعلم فما  
يعلم حقاً من باطل ولا محكماً من متشابه ولا يعرف  
حد الصلاة ووقتها ، أم يورع فالله شهيد على تركه  
الصلاة الفرض أربعين يوماً يزعم ذلك لطلب الشهوة  
ولعل خبره قد تأذى اليكم وهاتيك ظروف مسكرة  
منصوبة ، وآثار عصيان الله عز وجل مشهورة قائمة  
أم بأية نليات بها أم بحجة فليقمها ، أم بدلالة  
فليذكرها -

(٦) قال الله عز وجل في كتابه :

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ . حَسْبُكَ تَنْزِيلُ الْكِتَابِ  
مِنَ اللَّهِ الْعَزِيزِ الْحَكِيمِ . مَا خَلَقْنَا السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ  
وَمَا بَيْنَهُمَا إِلَّا بِالْحَقِّ وَأَجَلٍ مُّسَمًّى . وَالَّذِينَ كَفَرُوا  
عَمَّا أَنْزَلُوا مُعْرِضُونَ . قُلْ أَرَأَيْتُمْ مَا تَدْعُونَ  
مِنْ دُونِ اللَّهِ أَرُونِي مَاذَا خَلَقُوا مِنَ الْأَرْضِ أَمْ لَهُمْ  
شِرْكٌ فِي السَّمَوَاتِ . إِيْتُونِي بِكِتَابٍ مِّنْ قَبْلِ هَذَا أَوْ  
أَثَرٍ مِّنْ عِلْمٍ إِن كُنْتُمْ صَادِقِينَ . وَمَنْ أَضَلُّ  
مِمَّن يَدْعُوا مِن دُونِ اللَّهِ مَن لَّا يَسْتَجِيبُ لَهُ إِلَى يَوْمِ  
الْقِيَامَةِ وَهُمْ عَن دُعَائِهِمْ غَفِلُونَ . وَإِذَا حُشِرَ  
النَّاسُ كَانُوا لَهُمْ أَعْدَاءً وَكَانُوا بِعِبَادَتِهِمْ  
كَفَرِينَ . (سورة الاحقاف آيت ٦٤)

(٤) فالتمسى تولى الله توفيقك من هذا الظالم وما  
ذكرت لك ، وامتحنه وسله عن آية من كتاب  
الله يفسرهما أو صلاة فريضة يبين حدودها وما يجب  
فيها - لتحل حاله ومقداره ويظهر لك عواره و  
نقصانه ، والله حسيبه -

حفظ الله الحق على أهله وأقره في مستقره

وَقَدْ أَجَبَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ أَنْ سَكُونِ (الامامة) فِي أَخَوَيْنِ  
بَعْدَ الْحُسَيْنِ وَالْحُسَيْنِ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ وَإِذَا أَاذَنَ اللَّهُ لَنَا  
فِي الْقَوْلِ ظَهَرَ الْحَقُّ وَاضْمَحَلَّ الْبَاطِلُ وَانْحَسَرَ عَنْكُمْ  
وَالِی اللَّهِ أَدْعُبُ فِي الْكُفَايَةِ ، وَجَمِیلُ الصَّنْعِ وَالْوَلَايَةِ  
وَحَسْبُنَا اللَّهُ وَنَعْمَ الْوَكِيلُ وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ

۶

ترجمہ : اللہ کے نام کے ساتھ جو رحمن ہے رحیم ہے ۔

اللہ تم کو زندہ و سلامت رکھے تمہارا خط ملا اور وہ خط بھی لا جو تم  
نے نفاق میں رکھ دیا تھا میں اس کے مضمون پر مطلع ہوا۔ اس میں جگہ جگہ تضاد اور  
جگہ جگہ غلطیاں ہیں۔ اگر تم غور سے پڑھتے تو تمہیں بھی محسوس ہو جاتا۔ اُس اللہ  
رب العالمین کی حمد اور ایسی حمد کہ جس میں اُس کا کوئی شریک نہیں کہ اُس نے  
ہم لوگوں پر اپنا احسان اور اپنا فضل کیا۔ اللہ عزوجل کو اس کے سوا کچھ منظور  
نہیں کہ حق کو اتمام تک پہنچائے اور باطل کو مٹا دے اور جس کا میں ذکر  
کر رہا ہوں اور جو کچھ کہہ رہا ہوں اس پر گواہ رہے گا اُس دن کہ جس کے آنے میں  
شک ہی نہیں۔ وہ ہم لوگوں سے پوچھے گا اس امر کے متعلق جس میں ہم لوگ اختلاف  
کر رہے ہیں۔ اُس نے اس خط کے لکھنے والے کو مکتوب (ایہ یعنی مجھ) پر اور تم  
پر اور تمام مخلوق میں سے کسی شخص پر امام نہیں، نہ اُس کی اطاعت فرض کی نہ کوئی  
ذمے داری سونپی ہے۔ اب میں اس کی ذرا وضاحت کروں تاکہ وہ انشاء اللہ تم  
لوگوں کے لیے کافی ہو۔

(۲) اے احمد بن اسحاق ! اللہ تم پر رحم فرمائے۔ سنو! اللہ نے کسی مخلوق کو بیکار  
خلق نہیں کیا، اور نہ خلق کرنے کے بعد اُس نے مہمل چھوڑ دیا، بلکہ ان  
سب کو اُس نے اپنی قدرت سے خلق کیا، اُنہیں کان دیے، آنکھیں دیں اور  
دل و دماغ عطا فرمائے۔ پھر اُس نے انبیاء علیہم السلام کو خوشخبری دینے والا اور  
ڈرانے والا بنا کر اُن کے پاس بھیجا تاکہ وہ لوگوں کو اللہ کی اطاعت کا حکم دیں اور اُسکی  
نافرمانی سے منع کریں، اپنے خالق اور اپنے دین کے متعلق جو کچھ یہ لوگ نہیں جانتے  
وہ اُنہیں بتائیں۔ اور اُن انبیاء پر صحیفے نازل فرمائے اور اُن کے پاس فرشتے بھیجے  
تاکہ عوام الناس اور اُن کے درمیان فرق رہے اور انبیاء کا عام لوگوں پر فضل و شرف

ثابت ہو۔ پھر انبیاء کو معجزات و کرامات عطا کیے اور بہت سی نشانیاں عنایت فرمائیں۔  
(۳) چنانچہ ان میں سے کسی کے لیے آگ کو ٹھنڈا کر دیا اور اُن کو اپنا خلیل بنالیا۔  
کسی سے کلام کیا اور اُن کے عصا کو اثر دیا بنادیا، اُن میں سے کسی نے خدا کے اذن سے  
مردوں کو زندہ کیا اور مجنوم اور مبروص کو اچھا کر دکھایا، کسی کو چتر یوں (پرندوں)  
کی زبان کا علم عطا فرمایا، ہر شے میں سے تھوڑا بہت اُنہیں دیا، پھر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم  
کو عالمین کے لیے باعث رحمت بنا کر بھیجا اور آنحضرت پر اپنی نعمتوں کو تمام کر دیا، اُن  
پر نبوت کو ختم کر دیا۔ اور تمام عالم انسانیت کے رسول بنایا۔ چنانچہ اُن سے جو سچائیاں  
ظاہر ہوئیں وہ سب پر بخوبی واضح و روشن ہیں اور جو معجزات و علامات ظہور میں آئے  
اُن سے سب ہی واقع ہیں۔

(۴) پھر اللہ تعالیٰ نے آنحضرت کی روح قبض فرمائی اور اُن کے بعد یہ امر ہدایت اُن  
بھائی اُن کے ابن عم، اُن کے وصی اور اُن کے وارث حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام  
کے سپرد کیا، اور پھر اُن جناب کے بعد یہ امر ہدایت اُن کی اولاد میں سے اُن کے اوصیاء  
ایک کے بعد ایک کو سونپا گیا تاکہ اُن حضرات کے ذریعے سے وہ اپنے دین کو زندہ رکھے  
اور اپنے نور کو درجۂ اتمام تک پہنچائے۔ اور اُن اوصیاء اور اُن کے بھائیوں و بنی اعمام و  
قرابتداروں کے درمیان واضح فرق رکھا تاکہ حجت خدا اور غیر حجت خدا اور امام و ماموم میں  
امتیاز کیا جاسکے اور وہ اس طرح کہ اُن اوصیاء و ائمہ کو گناہوں سے پاک اور ہر عیب  
سے منزہ، ہر پلیدی سے دور رکھا اور اُنہیں اپنے علم کا خزانہ دار اور اپنی حکمت کا امین اور  
اپنا راز دار بنایا اور معجزات و دلائل سے اُن کی تائید بھی فرمائی اور اگر ایسا نہ کرتا تو تمام لوگ  
برابر ہو جاتے اور سب لوگ صاحب امر الہی ہونے کا دعویٰ کرتے، پھر حق و باطل میں  
کوئی تمیز اور عالم و جاہل کی کوئی شناخت نہ رہ جاتی۔

(۵) اور اُس مبطل اور مغتری نے یہ دعویٰ کر کے اللہ پر افتراء و جھوٹ الزام لگایا  
ہے۔ میں نہیں سمجھتا کہ وہ کس طرح اپنے دعویٰ کی سچائی ثابت کر سکے گا۔ کیا وہ دین الہی  
کے علم و فقہ سے اپنی سچائی ثابت کرے گا، تو خدا کی قسم اُس کو تو یہ تک نہیں معلوم کہ  
حلال کیا ہے اور حرام کیا ہے، غلط کیا ہے اور صحیح کیا ہے، حق کیا ہے اور باطل کیا ہے  
حکم کیا ہے اور متشابہ کیا ہے۔ وہ نماز اور اُس کے حدود و اوقات تک کو تو جانتا نہیں۔  
پھر کیا وہ ورع و تقویٰ سے اپنے دعویٰ امامت کو ثابت کرے گا؟ تو اللہ گواہ ہے کہ  
اُس نے تو چالیس دن تک شعبہ بازی سیکھنے کے لیے نماز فرضہ کو ترک کیا اور شاید کہ

اس خبر سے تم لوگوں کو اذیت ہو کہ اس کے گھر میں شراب نوشی کے ظروف اور مصیبت الہی کے آثار موجود ہیں۔ پھر کیا وہ کسی معجزے سے (پناہ دعویٰ ثابت کرے گا۔ اگر ایسا ہے تو وہ کوئی معجزہ پیش کرے یا اس کے پاس کوئی اور امانت کی دلیل و حجت ہو تو بتائے۔

اللہ تعالیٰ قبر آن مجید میں ارشاد فرماتا ہے: (ترجمہ آیت)

اللہ کے نام سے جو رحمن ہے رحیم ہے۔

(۶)

حٰ، میم۔ کتاب کا نزول اللہ زبردست صاحب حکمت کی طرف سے ہے اور ہم نے آسمانوں اور زمین کو اور جو ان کے درمیان ہے ایک مقررہ مدت تک کے لیے حق کے ساتھ پیدا کیا اور جنھوں نے کفر اختیار کیا وہ اسی بات سے اعراض کرتے ہیں جس سے کہ ان کو تنبیہ کی جاتی ہے۔ (اے حبیب!) کہہ دیجیے کہ تم لوگ ذی سوچ تو یہی کہ جن کو تم اللہ کے سوا (معبود سمجھ کر) پکارتے (عبادت کرتے) ہو (وہ کیا ہیں) مجھے دکھاؤ تو کہ انھوں نے زمین کس چیز کو پیدا کیا ہے یا آسمانوں میں ان کی کوئی مشارکت و شرکت ہے۔ اگر تم ہی سچے ہو تو میرے پاس اس سے پہلے والی کوئی کتاب یا علی آثار لا کر دکھاؤ۔ بھلا اُس سے زیادہ بھی کوئی گمراہ ہو سکتا ہے جو اللہ کو کے بجائے انیسویں کو پکارے جو قیامت کے دن تک اُس کا جواب ہی نہ دے سکیں، حالانکہ ان کو تو ان کی پکار کا شعور تک نہیں۔ اور جب لوگوں کو یکجا جمع کیا جائے گا تو وہی ان کے دشمن ہوں گے اور ان کی عبادت کا انکار کریں گے۔ (سُورَةُ احْقَابِ آیت ۱۷)

(۷) تو اللہ تمہیں توفیق دے اُس ظالم سے پوچھو جو میں نے تمہیں بتایا ہے اور کا

امتحان نوا اور قرآن مجید کی کسی ایک کی بھی اُس سے تفسیر دریافت تو کرو۔ یا نماز فریضہ کے حدود کیا ہیں یہ دریافت کر کے دیکھ لو کہ اس میں کیا واجب ہے تاکہ تمہیں اس کا حال اور علمی قابلیت کا پتہ چل جائے اور تمہیں اس کے نقص و عیب کا پتہ چل جائے۔

اللہ تعالیٰ نے حق کو اُس کے اہل میں محفوظ کر دیا ہے اور اس کو اُس کے اصل مستقر پر رکھا ہے۔ اور اللہ کو یہ منظور نہیں کہ امام حسن اور امام حسین علیہما السلام کے بعد امامت کا عہدہ دہائیوں کو ملے۔ اور جب اللہ عز و جل نہیں بولنے کی اجازت دے گا تو حق ظاہر ہوگا اور باطل مٹ جائے گا، اور میں اللہ تعالیٰ سے کفایت چاہتا ہوں (بس) وہ ہمارے لیے کافی ہے اور بہترین وکیل ہے اور اللہ اپنی رحمت نازل فرمائے

محمد وآل محمد

(غیبۂ طوسی)

یہ۔

## (۲۲) امام زمانہ کی تلاش میں ہلاکت و شرک ہے

(روایت کی) ایک جماعت نے شیخ صدوق علیہ الرحمۃ سے اور انھوں نے عمار بن حسین بن اسحق سے انھوں نے احمد بن حسن بن ابی صالح جندی سے روایت کی ہے کہ وہ حضرت صاحب الزمان کی تلاش و طلب میں بہت سرگرداں تھا، اس کے لیے اُس نے مختلف شہروں کے چکر لگائے بالآخر اُس نے شیخ ابوالقاسم حسین بن روح تڑس اللہ روحہ کے ذریعے سے حضرت صاحب الزمان کو ایک خط لکھا جس میں اُس نے اپنے تعلق خاطر کا اظہار کیا اور یہ کہ میں آپ کی تلاش میں سرگرداں اور مارا مارا پھر رہا ہوں تو وہاں سے ایک توفیق برآمد ہوئی جس کا مضمون یہ تھا۔

”مَنْ بَحَثَ فَقَدْ طَلَبَ، وَمَنْ طَلَبَ فَقَدْ دَلَّ، وَمَنْ دَلَّ فَقَدْ أَشَاطَ، وَمَنْ أَشَاطَ فَقَدْ أَشْرَكَ۔“

ترجمہ: ”جس نے بحث کی، اُس نے طلب و تلاش کیا، جس نے طلب و تلاش کیا اُس نے دلیل قائم کی اور جس نے دلیل قائم کی اُس نے خود کو ہلاک کیا، اور جس نے خود کو ہلاک کیا اُس نے شرک کیا۔“

راوی کا بیان ہے کہ اس توفیق کے بعد میں نے آنجناب کی طلب و تلاش ترک کر دی دل کو سکون ہو گیا اور الحمد للہ خوش خوش اپنے وطن واپس آیا۔ (غیبۂ طوسی)

## (۲۳) ابوالحسن خضر بن محمد کے چند مسائل

احمد بن ابی روح سے روایت ہے۔ اُن کا بیان ہے کہ میں ابوالحسن بن محمد کی کچھ رقم لیکر بغداد روانہ ہوا اور حکم یہ ہوا تھا کہ یہ رقم ابو جعفر محمد بن عثمان عمری کے حوالے کر دوں اور یہ کہ میرے لیے دعا کی درخواست کرو میں بیمار ہوں اور یہ بھی پوچھنا کہ کیا پیشینہ پہننا جائز ہے؟

چنانچہ جب میں بغداد پہنچ کر عمری کی خدمت میں حاضر ہوا تو انھوں نے وہ رقم لینے سے انکار کیا اور کہا یہ رقم ابو جعفر محمد بن احمد کے پاس لے جاؤ ان کے حوالے کر دو میں نے اُن سے کہہ دیا ہے۔ اور تمہارے سوالات کے جوابات آگئے ہیں تم کو وہاں سے مل جائیں گے۔ لہذا میں ابو جعفر کے پاس پہنچا اور وہ رقم انھیں پہنچائی۔ انھوں نے ایک رقعہ لکھا جس میں یہ تحریر تھا۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ۔ سَأَلْتُ الدَّعَا عَنْ الْعَلَّةِ

الَّتِي تَجِدُهَا، وَهَبَ اللَّهُ لَكَ الْعَافِيَةَ وَدَفَعَ عَنْكَ الْآفَاتِ

وَصَرَفَ عَنْكَ بَعْضَ مَا تَجِدُهُ مِنَ الْحَرَارَةِ، وَعَافَاكَ وَصَحَّ

جسمک وسألت ما یحلّ أن یصلی فیہ من الوبر والسمور  
والسنباب والفتک والدلق والحواصل ، فامّا السمور  
والسنباب فحرام علیک وعلى غیر الصلاة فیہ ویحلّ لک  
حلود المأكول من اللحم إذا لم یکن فیہ غیوہ ، وان لم  
یکن لک ما تصلی فیہ ، فالحوصل جائز لک ان تصلی  
فیہ الفرا متاع الغنم ما لم یذبح بأرمنیة یدبّحه  
النصارى علی الصلیب ، فجائز لک أن تلبسه إذا ذبحه أخ  
لک (أو مخالف تشق به)۔

ترجمہ : تم نے اپنے مرض سے شفا کیلئے درخواست کی ہے تو اللہ نے تمہیں صحت دی اور  
تمہارا مرض دور ہو گیا ، اور تم اپنے اندر حرارت (دخا) پاتے تھے وہ بھی دور ہو گئی تم اچھے ہو گئے  
تمہارا جسم کو صحت ملی اور تم نے پوچھا ہے کہ کیا پیشینہ سمور و سنباب و لومڑی کی کھال اور نیولے کی  
کھال اور حواصل میں نماز جائز ہے ؟ تو سنو ! سمور اور لومڑی کی کھال میں تمہارے لیے اور دوسروں  
کیلئے نماز میں حرام ہے اور وہ جالورجن کا گوشت کھانا حلال ہے ان کی کھال (یا بال) پہنتا تمہارے لیے  
جائز ہے بشرطیکہ اس میں کوئی اور چیز نہ ملی ہو۔ اور حواصل میں تمہارے لیے نماز جائز ہے۔ گورخو  
گوسفند بشرطیکہ وہ آرمینیہ (جرمنی) میں ذبح نہ ہوا ہو، اس لیے کہ وہاں نصاری صلیب پر  
ذبح کرتے ہیں۔ اگر تمہارے برادر دینی یا وہ کہ جس پر تمہیں وثوق ہو اُس نے ذبح کیا ہے تو اُس کا  
پہنتا تمہارے لیے جائز ہے۔ (الخارجہ والخراج)

(نوٹ) کتاب غیبت میں جو کچھ میں نے تحریر کرنے کا ارادہ کیا تھا وہ یہاں ختم ہوا۔ اللہ تعالیٰ سے میری دعا ہے  
کہ وہ مجھے حضرت محمد علیہ السلام کے انصاریں سے قرار دے اور ان کے دین پر قائم رکھے۔ نیران کے اعوان  
میں جو ان کے زیر علم شہید ہوں گے۔ اور یہ بھی التجا ہے کہ آنجناب کے دیار سے میری اور میری والدہ کی میر کھائیوں کی  
اور میرے سارے کنبے کی اور تمام مومنین کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں اور اللہ ان کے اصحاب کے سواروں کے یا ان کی خاک  
کو ہم لوگوں کی آنکھوں کا سرمہ بنائے اس لیے کہ اُس سے ہر خیر و فضل کی دعا کی جاتی ہے۔

اس کتاب کا مطالعہ کرنے والوں سے التماس ہے کہ وہ میرے لیے اللہ سے رحم کی دعا فرمائیں اور میری حیات میں  
اور بعد موت میرے لیے طلبِ مغفرت فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ کی حمد اول ہی اور آخر ہی اور اللہ رحمت نازل فرمائے محمد اور اُنکے  
اہل بیت طاہرین پر گنہگار ہاتھوں سے لکھا گیا۔ مولف احقر العباد محمد باقر بن محمد تقی اللہ ان دونوں کو نبی اور انبی  
مکرم آل کے صدقے میں اپنے دامنِ غفوس میں جگہ دے۔ (الرقوم ماہِ رجبِ ۱۳۸۵ھ)۔